پھینک دیں گے لیکن اسلام ایک ترو تازہ میوہ دار درخت کی مانند ہے۔ جس کو سائنس اور حقیقی فلسفہ کا پانی خوشنما بنا دیتا ہے اس سے میری یہ مراد نہیں کہ اسلام فلسفہ کا محتاج ہے یا اسے سائنس کی ضرورت ہے بلکہ میری مثال کا مطلب یہ ہے کہ سائنس کے نئے نئے تجارب اور نئے نئے علوم اپنی زبردست گواہیوں سے دن بدن اسلام کی صداقت کو بڑھا رہے ہیں (اللّٰہم زد فزد) وہ علوم اور وہ حکمتیں جو آج یوروپ اور امریکہ والے ہزاروں حادثوں صدہا تکلیفوں اور برسوں کے تجربوں اور تحقیقاتوں سے بصد مشکل دریافت کرتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض مفید عام اور مفید بنی نوع انسان حکمتیں آج سے تیرہ سو برس پہلے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلیں۔ مجھے مثال دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ ایک دو باتیں ہوں تو آدمی مثال بھی دیدے۔ مگر جہاں لاکھوں کروڑوں کا حساب ہو وہاں مثال دینا بھی بے فائدہ ہے اور جو چیز اظہر من الشمس ہو اس کے متعلق لمبے چوڑے دلائل دینے بھی تحسین کے قابل نہیں۔ مگر اس خیال سے کہ شائد کوئی روح فائدہ اٹھا لیوے میں مختصر طور پر چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں۔ جن سے بمصداق مشتے نمونہ از خروارے کچھ نہ کچھ پتہ لگ جاویگا۔

(مثال اوّل) ملک جرمنی کا ایک عالم اور ڈاکٹر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات لکھتا ہوا ایک عجیب بات لکھتا ہے۔ چنانچہ وہ اس طرح رقمطراز ہے۔

"میں ایک (حدیثوں کی) کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک حدیث میری نظر سے گزری۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسل سبعہ مرات اُولٰھن بالتراب - ترجمہ - فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو کہ جب چاٹ جائے کتا تم میں سے کسی کا برتن۔ پس چاہیئے کہ دھووے اس کو پانی سے سات دفعہ - اور جن میں سے ایک دفعہ مٹی سے دھو جب میں نے اس حدیث کو پڑھا - تو میرے دل میں آیا کہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو بہت عظیم الشان آدمی گزرا ہے۔ لغو اور مہمل اور بے فائدہ بات کہنی اس کی شان کے شایان نہیں۔ برتن کو مٹی سے دھونے میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی پر از منفعت حکمت ہوگی۔ تب ہی تو ایسے بزرگ اور عظیم الشان مصلح نے تاکید فرمائی۔ اس بات کو دل میں رکھتے ہوئے میں نے مختلف قسم کی مٹیوں کو تجربہ میں لا کر اچھی طرح ان کے اجزاء کا امتحان کیا امتحان کے بعد جو میں نے نتیجہ نکالا وہ یہ تھا۔ کہ تمام مختلف الاقسام مٹیوں میں مشترکہ چیز جو ہر ایک قسم کی مٹی میں پائی جاتی ہے وہ نوشادر ہے۔ پھر میں نے نوشادر سے سگ گزیدوں کا علاج کیا۔ جسمیں مجھے بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور میرے دل میں اس بات سے رسول عربی کی عظمت بیٹھ گئی"

یہ ہے وہ مثال جو میں نے آپکے سامنے پیش کی ہے۔ اللہ اللہ کیا مطہر و منزہ وہ وجود تھا۔ جو آج تک اپنے روحانی فیضوں سے ہماری روحوں کی بیماریوں کو دھوتا چلا آیا بلکہ قیامت تک وہ پاک رسول اپنا روحانی فیض پہونچاتا رہے گا (اللّٰہم صل علی محمد و بارک وسلم) ہماری روحیں قربان ہوں اُس پر۔ کیا ہی سرور اور خوشی اور سچا اطمینان ہماری رُوحوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن جیسے علوم سے بھرے ہوئے ملک میں ایک نہائت متبحر عالم اور فاضل ڈاکٹر جو ہر قسم کے طبی اور طبعیات کے علوم میں ماہر ہے۔ بڑی دقتوں سے اور بڑا سامان مہیا کر کے مدتوں میں ایک تجربہ کرتا ہے (وہ بھی حدیث کو دیکھ کر) کہ نوشادر کتے کے زہر کو دور کرتا ہے اور اس کا ازالہ کرتا ہے۔ لیکن ایک شخص ہے کہ عرب جیسے جاہل ملک میں رہنے والا نوشت و خواند سے ناآشنا جہالت کے زمانہ میں فرماتا ہے۔ جب کتا برتن چاٹ جاوے۔ تو ایک دفعہ مٹی سے دھویا کرو تاکہ کتے کے موہنہ کا اثر مٹی کے نوشادری اجزا سے زائل ہو جاوے۔ سبحان اللہ! کیا عظیم الشان حکمت ہے اور کیا ہی مفید اور سہل علاج ہے۔ اگر آپکے اقوال پر غور سے نظر کریں۔ تو ہر ہر لفظ حکمت سے بھرا ہوا نظر آتا ہے اور ہر ہر فقرہ بلاؤں سے بچنے کے لئے ایک کاری حربہ ہے انسان کہاں تک بیان کرے عقلمندوں اور اہل حق کے نزدیک ایک مثال ہی کافی ہے اور اسلام کے خروارے سے نمونہ کے طور پر ایک مُشت ہی کافی ہے۔ لیکن دنیا میں مختلف الطبائع لوگ ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو طرز دیکھ کر حق اور غیر حق کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ اور بعض کو ایک نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب ان کو کوئی نمونہ نظر آتا ہے تو وہ اسی پر اکتفا کرتے ہیں لیکن کچھ ایسے لوگ بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں جو ایک ہی نمونہ یا ایک مثال کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ان کی طبیعت کچھ اس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ وہ معاملہ کو صفائی سے اور بالکل صاف طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کے لئے جو تیسری قسم کے لوگ ہیں ایک مثال کافی نہیں ہوتی۔ میں شائد اس ایک مثال پر ہی بس کرتا اگر مجھے تیسری قسم کے لوگوں کا خیال نہ آتا۔ اس لئے میں بجائے کسی اور مثال کے آج کل کے ایک نہائت عظیم الشان عالم فرقان کی فرمائی ہوئی ایک مثال پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں طاعون نے دس بارہ سال سے اُدھم مچایا ہوا ہے اور ایک سخت خوفناک طور پر وباء عام کے رنگ میں برابر ہر سال غضب ڈھاتی ہے۔ یوروپ کے حکماء علماء اور ڈاکٹروں نے بہت علاج تجویز کئے بہت گولیاں ایجاد کیں۔ بہت مکسچر طیار کئے۔ مگر جانثار وکلا کسی طرح بھی تخفیف نہ ہوئی ایک ٹیکہ بھی تجویز کیا گیا اور فائدہ بھی اس سے ہوا۔ مگر بسبب کسی قدر نقصان ہو جانے کے اور بسبب اطمینان کا علاج نہ ہونے کے اور بسبب تمام ڈاکٹروں کا پورا اتفاق نہ ہونے کے وہ بند کیا گیا لیکن بھی کوشش برابر جاری رہی۔ حتےٰ کہ یوروپ اور امریکہ کے تمام ڈاکٹروں نے کلی اتفاق سے یہ بات پاس کی کہ طاعون کا اصل سبب چوہے ہیں اور اگر چوہے مروائے جاویں تو یہ وبا دور ہو جاوے گی۔ تمام ڈاکٹروں نے متفق ہو کر یہ بات پاس کی تھی۔ خود گورنمنٹ کی طرف سے ایک ٹریکٹ "وبا سے بچو" چھپا تھا۔ جو پنجاب کے مدرسوں کے تمام طلباء کو ایک ایک کاپی دیگئی تھی۔ اس میں صرف اسی بات پر زور دیا گیا تھا کہ چوہے جہاں پاؤ۔ مار ڈالو اور یہ چوہے ہی طاعون کی جڑ ہیں۔ غرض کہ تمام ٹریکٹ کا یہی خلاصہ تھا اور ادھر یہ ٹریکٹ چھپا ادھر گورنمنٹ نے لاکھوں روپے کے خرچ سے مخلوق الٰہی کے آرام کے لئے لوہے کے پنجرے چوہوں کے پکڑنے کے لئے بنوائے . . . . اور شہر بشہر ان کو تقسیم کر دیا گیا۔ تاکہ لوگ ان سے اپنے مکانوں کے چوہے مار ڈالیں بلکہ گاؤں میں بھی لوگوں کو پنجرے دیے گئے اور تاکیداً یہ حکم دیا گیا کہ چوہے مار ڈالو اب دیکھو کہ تمام دنیا کے ڈاکٹر ملکر بڑے بڑے تجارب کر کے ہزاروں تدبیروں کے بعد بد تہائے دراز میں اس بات کا فتویٰ دیتے ہیں کہ جہاں چوہے ملیں مار ڈالو۔ کیونکہ یہ بہت خوفناک چیز ہے ادھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال پر نظر دوڑاتے ہیں۔ تو بخاری جیسی معتبر کتاب میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خمسٌ من الدواب لاحرج من تقتلھن الغراب والحدأۃ الفأرۃ والعقرب والکلب العقور۔ ترجمہ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص احرام باندھے ہوئے حج کرتے ہوئے مار ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ کوا - چیل - چوہا - بچھو اور باؤلا کتا۔ وہ پاک مقام یعنے مکہ جہاں گھاس کاٹنے کی اجازت نہیں۔ درخت کاٹنے کی اجازت نہیں۔ اور پھر وہ مقدس ایام احرام کے جن دنوں میں حج ہوتا ہے اور پھر یہ کہ پاک مقام مکہ میں اور خاص اُن دنوں میں جبکہ حاجی کو ایک جُوں مارنی بھی منع اور بال کٹوانے منع۔ شکار کرنا منع۔ سوا کپڑا پہننا منع درخت کاٹنا منع گھاس کاٹنا منع ایسے مقدس مقام پر پھر ایسے پاک ایام میں ایک حاجی کہ جس کو جُوں مارنی بھی منع ہے ایک چوہا مل جاتا ہے کیا اس کو چھوڑ دے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم ہے کہ چوہا جہاں ملے مار ڈالو اگر احرام باندھا بھی ہو۔ تو تو بھی بے شک مار ڈالو۔ کیونکہ یہ بیماری کے پھیلنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ اللہ کیسی تاکید ہے اور کیسا کڑا حکم ہے کہ ہرگز ہرگز مت رکو جہاں سے

اس ناپاک کو مار ڈالو اور دنیا کو اس سے پاک و صاف کرو۔ سبحان اللہ! آپ کی کیسی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک مومن کے سینے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑجاتی ہے اور کیسی ایک خوشی دل میں محسوس ہوتی ہے جب دیکھتے ہیں کہ وہ بات جو آج سے تیرہ سو برس پہلے آپنے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیان فرمائی وہی آج بڑی بھی تحقیقاتوں کے بعد ضروری اور لابدی ظاہر کی جاتی ہے وہ حکمت جو تمام علماء ملکر نکال رہے ہیں پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال میں درج ہوتی ہے اس سے بڑھکر بین دلیل کسی کی سچائی کی کیا ہوسکتی ہے اور اس سے زیادہ واضح صداقت کس مذہب میں ملسکتی ہے؟ ان خصوصیات کا مورد صرف اسلام ہی ہے جن سے تمام مذاہب باطلہ عاری ہیں اور اس بات کی ہمیں خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسے مذہب کے لئے چن لیا۔ جو واقعی طور پر حقیقی علوم کا مجموعہ اور حکمتوں سے بھرپور خزانہ ہے والحمد للہ رب العالمین

الراقم سید از قادیان

بدرِ خواتین

کیا ہُوا ہاتھ میں گہنے کو جو پہنا بی بی
علم سیکھو کہ یہی دل کا ہے گہنا بی بی

زیور

ہندوستان کی عورتوں کو زیور کا اس قدر وحشیانہ شوق ہے کہ محققانِ باتمیز نے ہندوستان کے افلاس کا اسے ایک بہت بڑا سبب ظاہر کیا ہے میں اس کی تائید میں کچھ لکھنا چاہتی ہوں لیکن اس سے پہلے ہندوستان کی بیبیوں پر یہ بات جتانی مناسب ہے کہ زیور پہننا شائستگی اور تہذیب سے بہت دور ہے خصوصاً ایسا زیور جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں پہنا جاتا ہے۔ رسم و رواج ہم لوگوں پر اس قدر غالب ہے کہ اس کی موٹی سے موٹی خرابی بھی ہمیں نظر نہیں آتی۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم رسم و رواج سے قطع نظر کریں تو ہمیں صاف معلوم ہونے لگیگا کہ اپنے جسم کو چھیدنا ناک اور کان میں سوراخ کرنے ہاتھ اور پاؤں اور گلے میں وزن لادے پھرنا کون سی انسانیت اور معقولیت ہے۔

صحرائے افریقہ میں بعض قومیں ایسی وحشیانہ ہیں کہ مہذب دنیا کے سیاح جب اُدھر جاتے ہیں تو رنگین شیشوں کے ٹکڑے ان کے لئے تحفتہً لے جاتے ہیں ان ٹکڑوں کو وہ لوگ بڑے شوق سے ان کے ہاتھوں سے چھین لیتے ہیں اور اپنے کان یا ناک یا کسی اور حصہ جسم میں چھید کرکے ڈال لیتے ہیں اس احسان کے عوض میں سیاحوں کی بہت خدمت کرتے ہیں اور چونکہ طلائی کانیں اس طرف بکثرت ہیں ان کے معاوضہ میں ان کو سونا چاندی لاکر مالا مال کر دیتے ہیں اسی طرح امریکہ کے وحشی اپنے جسموں کو مختلف رنگوں سے رنگتے ہیں اور سروں پر پر وغیرہ لگائے پھرتے ہیں ایسے ہی جاننے دیجئے۔ شہر کی تیز دار عورتیں گاؤں والیوں کے بھاری زیورات پر نام دھرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ گنواریاں اتنا بھاری زیور پہنتی ہیں کہ اپنے کان ناک کاٹ لیتی ہیں لیکن اگر ان کے نزدیک یہ گنواریاں قابل اعتراض ہیں تو اس اعتراض سے وہ خود کیونکر الگ ہوسکتی ہیں فرق تو صرف اتنا ہی ہے کہ ان کا زیور ذرا بھاری ہوتا ہے اور ان کا ہلکا۔ گاؤں کی عورتیں بہ نسبت شہری عورتوں کے سخت مضبوط اور قوی بھی تو زیادہ ہوتی ہیں جس بات کو وہ بخوبی ہنسی خوشی برداشت کرلیتی ہیں شہری عورتیں اس کو اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتی ہیں لیکن مہذب اور شائستہ عورتوں کی نگاہ میں ہندوستانی عورتیں کتنی زیادہ قابل اعتراض ہیں جتنی کہ ان کے نزدیک گنواریاں۔ اس لئے کہ وہ اپنے جسم میں کئی سوراخ کرتی ہیں جو صریح ایک ناشائستگی اور وحشت کی علامت ہے۔ دنیا کے کسی حصہ میں کسی قوم کی عورتوں کو زیور کا اتنا عشق نہیں ہے جتنا کہ ہندوستانی عورتوں کو ہے۔ ان کا عشق تو جنون کے درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ جان ایمان اور دنیا کی ہر ایک شئے کی محبت سے زیور کی محبت ان کو زیادہ ہوتی ہے۔ اور اب تو یہ بطور نمود اور اظہار تمول اور خوشحالی کے لئے زیادہ تر اور زیب و زینت کی نظر سے کمتر پہنا جاتا ہے۔ لیکن اس کا رواج غالباً اس طرح ترقی کرگیا ہے کہ زمانہ جہالت میں جبکہ نہ بنک گھر تھے نہ ڈاکخانہ میں روپیہ حفاظت کے لئے جمع ہوسکتا تھا نہ اصول تجارت سے لوگ واقف تھے نہ روپے سے فائدہ اٹھانے کی صورت لوگوں کو کوئی معلوم تھی نہ کفایت شعاری کے فائدوں سے لوگ آشنا تھے اسلئے عموماً لوگوں کا ایسا خیال تھا کہ نقد روپیہ خرچ ہوجاتا ہے اس کے پس انداز اور اندوختہ کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہو کہ کوئی زیور بنوا لیا جاوے یہ رواج بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھ گیا کہ اب تو نمود و نمائش جہالت اور بےعقلی کا خاصہ ہوگیا پہلے تو عورتیں زیورات زیب اور آرائش کے لئے پہنتی تھیں۔ لیکن بے علم ہونے کی وجہ سے چونکہ بے عقل بھی تھیں اس لئے نمود کا مادہ بڑھ گیا اور زیور کو بیک کرشمہ دو کار سمجھنے لگیں۔ روپیہ کا روپیہ ہُوا جو آسانی سے خرچ نہیں ہوسکتا۔ زینت زیبائش جدا ہوگئی اور لوگوں کو اپنی آسودگی جتانے کا عمدہ ذریعہ ہاتھ لگا۔ غرض یہی اسباب جمع ہوگئے۔ جنھوں نے ہند کی عورتوں کی نظروں میں زیور کو ایسا عزیز بنا دیا اور اس کے پہننے کی کافی گنجائش نکالنے کے لئے انہوں نے اپنے جسم میں سوراخ کرنے شروع کردئے یہ محبت صاف ظاہر ہے کہ زیور پہننے کی خوشی میں اس تکلیف کی وہ بالکل پرواہ نہیں کرتیں۔ جو ان کے کان اور ناک چھیدنے میں ان کو پہنچتی ہے لیکن اگر زیور کے سوائے ان کو کوئی اس قدر رنجیدہ دیکر یہ کہے کہ وہ اپنے جسم میں کسی اور جگہ ایک چھوٹا سا چھید کرلینے دیں تو شاید کوئی عورت بھی اس پر خوشی سے راضی نہ ہوگی۔ حالانکہ زیور پہننے کی خوشی میں وہ آگے رہ کر بعض حالتوں میں اپنے ہاتھ سے کان ناک چھید لیتی ہیں اور تمام عمر یہ تکلیف سہا کرتی ہیں کبھی ان کے کان پک جاتے ہیں کبھی درد ہوتا ہے۔ پیپ جاری ہوجاتی ہے کبھی سوراخ بڑھتے بڑھتے اس حصہ کو بالکل کاٹ دیتے ہیں اور ان کے چہرہ کو بدنما کردیتے ہیں زیور کا پہننا ان کے لئے ایک مصیبت ہوتا ہے لیکن وہ سب کچھ برداشت کرتی ہیں۔

اس بات پر مہذب قومیں کتنا سخت اعتراض ان پر کرتی ہیں اور انہیں نیم وحشی اور غیر شائستہ بتاتی ہیں اور ان کا اعتراض ہے بھی درست۔ ہندوستان کی تعلیم یافتہ اور اعلیٰ سوسائٹی کی بیبیوں کو جنہیں میموں اور یورپین لیڈیوں سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ ان کے زیور کتنے سبک، نازک اور خوبصورت اور مختصر ہوتے ہیں اور زیور پہننے سے ان کا مقصد صرف زیبائش ہوتا ہے نہ کہ کچھ اور۔ نہ ان کے ناک کان چھید ہوتے ہیں نہ وہ بھاری بھاری گہنوں سے لدی ہوئی ہوتی ہیں اور ان ہندوستانی لیڈیوں سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپین عورتیں ہندوستانیوں کے ان زیورات پر دل سے نفرت اور حقارت کرتی ہیں۔

ہندوستان کی عورتوں کو زیور کی اس قدر ہوس ہوتی ہے کہ اگر انہیں خود میسر نہیں ہوتا تو شادی بیاہ میں وہ زیور کو مانگ کر پہن جاتی ہیں اگر کسی طرح یہ بات ظاہر ہوجاتی ہوگی اور ممکن نہیں کہ نہ کھلی ہو تو ان کو اس جھوٹی شیخی اور نمائش پر ہم چشموں میں شرم تو نہ آتی ہوگی لیکن یہ بات اس قدر عام اور معمول رواج کی طرح جاری ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل معیوب نہیں خیال کی جاتی اور کیوں معیوب سمجھی جاوے جبکہ سب عورتوں کی نظروں میں زیور کی یکساں عزت ہو سب عورتیں جانتی ہیں۔ کہ زیور ایسی ہی چیز ہے کہ اس کا مانگ کر بھی پہننا عیب نہیں ہوسکتا۔ لہذا ایک دوسری کو معذور سمجھتی ہیں اور برا نہیں جانتیں۔ مگر میری پیاری بہنو۔ یاد رکھو۔ اصلی اور حقیقی جواہرات اور سچے نگدار گہنے علم ہے علم حاصل کرنے میں کوشش کرو۔ آپ کا دل خود بخود بتادیگا کہ اصل گہنا کون سا ہے۔ اپنا تو قول ہے۔ ؎

کیا ہُوا ہاتھ میں گہنے کو جو پہنا بی بی
علم سیکھو کہ یہی دل کا ہے گہنا بی بی

اگر بہنوں نے میرے اس مضمون کو پسند کیا تو دوسرے جلسہ میں شمار اور اعداد کی رو سے زیور کے مالی اور جانی نقصان بیان کروں گی۔

آپ بہنوں کی خادمہ
فاطمہ بیگم

مکتوبات خلیفۃ المسیح

(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کسی عورت کا اپنے شوہر سے پہلی عورت کا طلاق شرط کرنا عام طور پر شرع اسلام میں ناپسند ہے خاص طور پر نظر ہذٰا جب ایک عورت دوسری بی بی کو پسند نہ کر سکے تو اس عورت کو اختیار ہے خود طلاق لے لے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ خدا کے بندے ہو کر رسول کی اُمت ہو کر لوگ زنا جھوٹ شراب خوری۔ فریب اور دغا سے باز نہیں آتے۔ احمدی کیونکر ان کو روک سکتا ہے۔ میرے نزدیک تو ایسے معاہدات سرے سے بُرے ہیں۔ احمدی کرے یا غیر احمدی کرے۔ نام سے کیا بنتا ہے جب کام اچھے نہ ہوں۔ والسلام۔ نورالدین۔ ۱۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وضو کی آیت کریمہ اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین پر عملدرآمد کرنا فرض الٰہیہ ہے اور حدیث شریف پر عمل درآمد کرنا اس سے کم پایہ پر سنت اور مستحب ہے۔

حدیث کے حکم کے مطابق ابتدا وضو میں ہاتھ دھونا اور آیۃ ... کے رو سے پہلے مونہہ کا دھونا اور ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا اور پاؤں کا ٹخنوں تک ملنا اور دھونا اور حدیث کے رو سے پاؤں پر پانی تین بار ڈالنا ثابت ہے۔

شیعہ لوگ بھی الفاظ قرآنی پر زیادتی کرتے ہیں جیسے کہ ابتدائے وضو میں ہاتھ دھوتے ہیں اور سر کے مسح کے واسطے پانی لیتے ہیں اور بعض وضو سے پہلے پاؤں دھو لیتے ہیں حالانکہ یہ سب قرآن شریف کے الفاظ پر زیادتی ہے۔ اب ان سے پوچھیں کہ پہلے پہل ہاتھ ابتٗ میں کہاں ہیں اور سر کے مسح کے لئے پانی سے ہاتھ تر کرنا اور مسح پاؤں کے ... [illegible]

(۳) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حکم۔ حاکم کے تابع ہوتا ہے۔ اور علم معلوم کے تابع۔ جناب الٰہی کا علم بتاتا ہے کہ فرعون اور ابوجہل باوجود طاقت اور استطاعت کی خراب ہوئے اور خاتم النبیین کا انکار کریں گے۔ پس وہ سزا کے قابل ہیں آپ اگر تکلیف فرما کر ایک بار مجھ سے مل سکیں تو آپ کو بتفصیل عرض کروں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر بھی ایسے بہت ہیں جو جان مال کو صرف الٰہی رضامندی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ہزاروں عیسائی۔ یہودی اور ہندو ایسے موجود ہیں آپ ان کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ نورالدین ۲۰ اپریل

تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی

کا معاملہ نظر آدیں۔ والسلام۔ ۲۰ر جون سنہ ۱۹۰۹ء

المفتی

(۱) اگر توبہ کریں تو توبہ ہمیشہ قبول ہے (۲) چھاتی سینہ پر ہاتھ باندھنا صرف مسنون یا مستحب ہے اور یہ حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے اور آثار میں یہ بھی آیا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے تھے نماز آپ پوری پڑھا کریں (سوال یہ تھا کہ مجھے ہمیشہ ریل میں بوجہ ملازمت سفر رہتا ہے) (۴) جرابوں پر مسح جائز ہے۔

مناجاتِ ناصر

میں مشکلات میں ہوں مشکل کشا تو ہی ہے ٭ محتاج ہوں میں تیرا حاجت روا تو ہی ہے
دکھ درد ہیں ہزاروں کس کس کا نام لوں میں ٭ بندہ ہوں میں تو عاجز میرا خدا تو ہی ہے

سچے رسول تیرے سچی تری کتابیں
صدہا طبیب حاذق لاکھوں ہی ہیں دوائیں
کچھ بھی ہمیں تو آتا تجھ بن نظر نہیں ہے
تیرے سوا نہیں ہے معبود کوئی ہرگز
ماں باپ بھائی بہنیں بیوی ہو یا کہ بچے
جو تیرے پاس آیا اس نے ہی لطف پایا
جس نے نہ تجھ کو دیکھا ہے عقل کا وہ اندھا
جس خوش ادا پہ ہوتے قربان ہیں سب رنگیلے
ڈر ہے تو تیرا ڈر ہے امید ہے تو تجھ سے
جس دل کا تیرے غم میں ہوتا ہے خون پیارے
تیرے نقد کرم سے پاتا ہے کوئی تجھ کو
سب سے عظیم تو ہے اور سب سے تو ہے اعلیٰ
لوگوں نے جو ہے سمجھا وہ تو نہیں ہے ہرگز
مومن ہیں تیرے شیدا اس میں نہیں ذرا شک
ہے قرب تیرا دولت دوری تری فقیری
شاہوں کا شاہ تو ہے سب کی پناہ تو ہے
تو ہم کو ہے کھلاتا اور تو ہی ہے پلاتا
دکھ درد سے رہائی دیتا ہے تو ہی ہم کو
سامان زندگی کا تو نے دیا ہے ہم کو لو
تو پھول ہے کھلاتا اور پھل ہی ہے لگاتا
پُر عیب کل بشر ہیں بے عیب ذات تیری
ناصر کی کر مدد تو تیرا ہے نام ناصر
جب سرکشی سے بندے ہوتے ہیں تجھ سے باغی
رکھنے کے جو ہیں قابل رکھتا ہے انکو تو ہی
توبہ قبول کرنا تیرا ہی کام ہے بس
دل میں خیال نیکی آتا ہے جب ہمارے
بدیوں سے پھیر لاتا رہ ہم کو ہے دکھاتا
ہم ہیں فقیر تیرے تو ہے غنی ہمارا
اولاد و مال تو نے ہم کو دیا ہے بے شک
تو ہم کو پالتا ہے آفات ٹالتا ہے
تو محنتیں ہماری کرتا نہیں ہے ضائع
پھنستے ہیں ہم الم میں پڑتے ہیں قید غم میں
تجھ کو فنا نہیں ہے ہم کو بقا نہیں ہے
چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں بچے ہوں یا کہ بڈھے
تبدیل کر رہا ہے جنگل کو بستیوں میں
کر قوم پر ہماری الطاف یا الٰہی لو

سب گر ہوں کا لیکن اک رہنما تو ہی ہے
لیکن مرے پیارے دل کی دوا تو ہی ہے
پوشیدہ بھی تو ہی ہے اور برملا تو ہی ہے
قربان جس پہ دل ہیں وہ دلربا تو ہی ہے
ہیں چار دن کے ساتھی لیکن سدا تو ہی ہے
کل بے وفا ہے دنیا اک باوفا تو ہی ہے
آنکھوں کا نور تو ہے دل کا دیا تو ہی ہے
ہیں تیرے منہ کے صدقے وہ خوش ادا تو ہی ہے
ہے جلتے خوف تو ہی جائے رجا تو ہی ہے
انجام کار اس کا بس خون بہا تو ہی ہے
ہر چیز کی ہے قیمت اک بے بہا تو ہی ہے
ہر شے کی انتہا ہے بے انتہا تو ہی ہے
ہم مانتے ہیں تجھ کو بیشک خدا تو ہی ہے
کافر کے بھی تو دل کا بس مدعا تو ہی ہے
دل کو غنا ہو جس سے وہ کیمیا تو ہی ہے
ہے شاہ تو بناتا کرتا گدا تو ہی ہے
بیمار ہم جو ہووین دیتا شفا تو ہی ہے
اور دور ہم سے کرتا ہر اک اذا تو ہی ہے
کپڑے تو ہی پہناتا دیتا غذا تو ہی ہے
میوے ہمیں کھلاتا یہ بامزا تو ہی ہے
سب پُر خطا ہیں بندے اک بے خطا تو ہی ہے
منظور عاجزوں کی کرتا دعا تو ہی ہے
ان کی سزا کی خاطر لاتا وبا تو ہی ہے
جو ہیں فنا کے لائق کرتا فنا تو ہی ہے
تو ہے قریب ہم سے سنتا دعا تو ہی ہے
تو اس کا ہے محرک دیتا ندا تو ہی ہے
ہم کرتے ہیں بُرا ہی کرتا بھلا تو ہی ہے
ہم لیتے ہیں جو قرضہ کرتا ادا تو ہی ہے
احسان ہم پہ کرتا صبح و مسا تو ہی ہے
اور ہم سے دور کرتا ہر اک بلا تو ہی ہے
خدمات کا ہماری دیتا صلا تو ہی ہے
آخر مصیبتوں سے کرتا رہا تو ہی ہے
دیتا ہے زندگی تو کرتا فنا تو ہی ہے
جب چاہتا ہے ہم پر لاتا قضا تو ہی ہے
شہروں کے شہر دم میں کرتا صفا تو ہی ہے
تیرے ہی ہیں یہ بندے ان کا خدا تو ہی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

محاسن اسلام

نمبر ۱

ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ

کیسی مقدس ذات اور کیسا مقدس وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا کہ زندگی تو زندگی وفات کے بعد بھی تیرہ سو برس سے وہ حقائق ومعارف اور وہ امور خارق عادت اور وہ نئی نئی صداقتیں آپ کے ارشادات اور آپکے اقوال سے ظاہر و باہر ہو رہی ہیں کہ جن کا شمار طاقت سے باہر اور جن کی گنتی عقل سے بالا تر ہے جتنے مذاہب باطلہ ہیں وہ ہمیشہ فلسفہ اور علم طبعیات اور تمام حقیقی علوم سے کمزور اور شکست خوردہ ثابت ہوئے ہیں اور جہاں کہیں ایسے علوم کی اشاعت ہوئی ہے وہاں ہمیشہ مذہب کے متعصب طرفداروں نے ایسے علوم کے استیصال پر وہ وہ کارروائیاں کی ہیں کہ الاماں ہمیں اس بات اور اسکے متعلق واقعات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے اور عیسائی پادریوں اور یونان کے متعصب مذہبی لوگوں کے کارنامے ہمیں لمبے چوڑے ... سکدوش کرتے ہیں لیکن اسلام ہی ایک ایسا پاک ان کے مخالف ہمیں ترغیب دیتا ہے کہ ہم ایسے علوم سے مستفید ہوں جیسا کہ وہ فرماتا ہے اوّل افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت و الی السماء کیف رفعت و الی الجبال کیف نصبت و الی الارض کیف سطحت - ان مذکورہ بالا آیتوں میں خدا تعالیٰ نے ہمیں چار علوں کے حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت ترجمہ پس کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح اس کی بناوٹ ہوئی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ہم ایسے علوم پر تدبر کریں اور ایسے علوم سے مستفید ہوں جو کہ حیوانات کی بناوٹ اور اس کے متعلق تمام باتوں پر حاوی ہوں اونٹ کا ذکر بطور نمونہ کے ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ اس آیت کے ارشاد کے مطابق جہاں تک ہو سکے۔ بناوٹ وساخت حیوانات کے علوم حاصل کریں (جن سے آجکل یورپ مستفید اور مالامال ہو رہا ہے)

دوم - و الی السماء کیف رفعت - ترجمہ - اور کیا انہوں نے آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے - اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے نظام عالم پر توجہ دلائی ہے کہ کیوں نہیں آسمان کی طرف دیکھتے کہ وہ کس طرح اونچا کیا گیا۔ یعنے اس کی بناوٹ مقدار کشش اور آسمان کے متعلق اجرام یعنی سورج - چاند - سیارے - ستارے وغیرہ وغیرہ تمام نظام شمسی وقمری کا علم اور روشنی اور کشش اور حرارت اور برودت غرض ہزارہا علوم کی طرف اشارہ ہے کہ کیوں نہیں لوگ اس طرف توجہ کرتے بجائے اس کے کہ قرآن یا اسلام علم نظام عالم کا مخالف یا متناقض ہوتا خود تنبیہہ فرماتا ہے کہ کیوں نہیں علم نظام عالم پر توجہ کرتے اور کیوں نہیں سیاروں۔ ستاروں کی گردشوں اور حرکات اور حوادثات کا مطالعہ کرتے۔ قرآن شریف تو فرماوے کہ تم سائنس پڑھو اور قوانین قدرت کا مطالعہ کرو۔ اور سلسلہ نظام عالم پر غور کرو۔ مگر مسلمان ہیں کہ ذرا کسی نے ایسی باتوں سے دلچسپی ظاہر کی بس اس پر کفر کا فتوے لگ گیا مگر یہ نہیں دیکھتے کہ کافر وہ ہے جو خدا تعالےٰ کے احکام کو پاؤں کے نیچے روندے نہ کہ وہ جو اس کے حکم سے اسکے افعال کا مشاہدہ کرے جس قوم پر ادبار آ جاتا ہے ہر شے میں تنزل ہی تنزل ہوتا جاتا ہے وہ مہتم بالشان باتوں کو معمولی اور معمولی باتوں کو مہتم بالشان ہونے کا جامہ پہنا دیتے ہیں اور افسوس کہ یہی ادبار اور ذلت کی نشانی ہے حکم تو مسلمانوں کو تھا کہ تم علم نظام کا مطالعہ کرو مگر عمل کریں یورپ والے

سوم - والی الجبال کیف نصبت - ترجمہ - اور کیوں نہیں دیکھتے پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح یہ زمین میں نصب کئے گئے ہیں - اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پتھروں اور پہاڑوں کے متعلق جو علوم ہیں اور جو حکمتیں ان سے وابستہ ہیں ان سے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پہاڑوں کے متعلق صدہا علوم ہیں کہیں تو پہاڑ کاٹنے کا علم ہے اور ان کے اسباب کے علوم ہیں اور کہیں پہاڑی نباتات اور پہاڑی جانوروں اور برف اور بادلوں کا علم ہے۔ غرض ہر ایک ایسی شے جس کا پہاڑ سے کوئی تعلق ہے سب پہاڑ کے متعلق ہے۔ اسی طرح زلزلوں کے متعلق علم بھی پہاڑ کے تحت میں آتا ہے صدہا اور ہزارہا علوم پہاڑوں سے وابستہ ہیں اگر انسان ان کو حاصل کرے اور ان کا مطالعہ کرے تو قطع نظر دنیاوی فوائد کے روحانی فوائد کے ایک سلسلہ کا وہ مورد ہو سکتا ہے مثلاً خدا کی قدرت پر ایک خاص ایمان آتا ہے۔ جب انسان سینکڑوں میل لمبے چوڑے قطعات اور پہاڑوں کے سلسلہ پر نظر دوڑاتا ہے اور ان کے مہیب نظارہ پر نظر کر کے خدا کی صنعت کی خوبی اور اس کی قدرت اظہر من الشمس دیکھتا ہے مگر اس علم میں مسلمان پیچھے رہ گئے ہیں تمام بڑے بڑے انجینئر جو پہاڑ کے کاٹنے کے عالم ہوتے ہیں تمام یورپین ہی ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی مسلمان اس کام میں معتد بہ علم اور مہارت رکھتا ہوا نظر نہیں آیا۔ غرض پہاڑوں کے متعلق ہر قسم کے علوم سے مسلمان بے بہرہ ہیں۔ ان یورپ والے رات دن پہاڑوں کے کھودنے اور کاٹنے اور ان میں سوراخ کرنے راستہ بنانے اور ان کی نباتات کا مطالعہ کرنے اور ان کے چشموں کی سردی اور برودت اور صفائی کے حیرت انگیز کرشموں پر غور کرنے ان کے ندی نالوں دریاؤں کو توجہ سے دیکھنے اور ان کے عجیب عجیب قسم کے حیوانات اور اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے میوہ جات اور عمدہ سے عمدہ اشیاء سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہوئے ہیں مگر مسلمان ہیں کہ خواب غفلت میں پڑے سوتے ہیں - افسوس صد افسوس -

چہارم - والی الارض کیف سطحت - ترجمہ - اور کیوں نہیں دیکھتے کہ کس طرح زمین بچھائی گئی - اس آیت میں ایک نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ لفظ کیف سطحت سے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے - فرماتا ہے کہ کس طرح بچھائی گئی یعنے یہ بھی عظیم الشان قدرتوں سے ہے - زمین تو ہم نے بنائی گول - مگر جہاں دیکھو سطح والی نظر آتی ہے . . . . یعنی حاصل مطلب یہ ہے کہ زمین تو گول ہے - مگر ہماری قدرت کاملہ نے اسے اتنا بڑا جسم دیا کہ وہ ایک سطح کے رنگ میں ہو گئی اور لوگ اس پر کام کرنے کے لائق ہو گئے - اس آخری آیت میں خدا تعالیٰ نے مجموعی طور پر ہر قسم کے علم حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اوّل خود زمین کے متعلق کہ وہ کس مادہ سے بنی ہے - اور اس کے اجزا ترکیبی کیا ہیں پھر اس کے اندرونی حالات اس کی مختلف کیفیتیں اس کے خواص اور ان تمام اشیاؤں کے خواص اور ان کی قوتیں جو زمین میں ہوتی ہیں - مثلاً نباتات کے متعلق ان کے موسموں کے متعلق - پودوں کے پیوند کے متعلق - پھولوں ... میووں ... ترکاریوں کے متعلق - زہروں کے متعلق - غرض نباتات کی صدہا مختلف شاخوں کے متعلق اسی طرح حیوانات حشرات الارض اڑنے والے - رینگنے والے - چوپائے - پانی میں رہنے والے جانوروں کے متعلق علم اور ان کے خواص اور ان کے فوائد - غرض حیوانات کی ہزارہا مختلف اقسام کے متعلق جو علوم ہیں وہ اس آیۃ کریمہ سے مراد ہیں - جمادات - سمندر اور سمندر کے عجائبات اور لاکھوں اشیاء کا علم جو سمندر میں موجود ہیں ارض کے تحت میں ہے - کانیں اور دفینے اور سونے اور چاندی اور اور دھاتوں کے نکالنے کا بھی علم ارض کے ماتحت ہے - غرض میں کہاں تک بیان کروں کہ زمین کے متعلق کون کون سے علم ہیں نہ تو میں ان کی واقفیت رکھتا ہوں اور نہ ہی کوئی فرد بشر ان کا احاطہ کر سکتا ہے . . . . کیونکہ عجائب طلسمات اور ایجادات کا سلسلہ بڑی تیزی سے دنیا میں ترقی کر رہا ہے - غرض یہ آیت تمام علوم دنیاوی پر دلالت کرتی ہے اور سائنس اور فلسفہ اور علم طبعیات کے حاصل کرنے کا حکم دیتی ہے - پھر بھلا ایسے علوم کس طرح قرآن شریف یا اسلام کے متناقض قرار دئے جا سکتے ہیں - تمام مذاہب باطلہ خشک اور سوکھی لکڑی کی مانند ہیں جس کو فلسفہ کی بھسم کر دینے والی اور سائنس کی خاک کر دینے والی بجلی ہر وقت خطرہ میں ڈال رہی ہے اور وہ وقت قریب ہے - جب کہ آگ لکڑی کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی - یا لکڑی والے خود لکڑی کو

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ۶؍ (بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم باتو گر آئی بہار قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸	وامینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ضمیمہ درس قرآن شریف ۱۲؍)

جلد ۹ — مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۲۸ سنہ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ سنہ ء مطابق ۱۵ ماگھ سمت ۶۶ — نمبر ۱۴ (پیشگی چار روپے)

سارے جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا	اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ قیمت ۴؍

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ۔ آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۶؍

سر الشہادتین ۔ مصنفہ فاضل امروہی ۔ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے ۔ قیمت ۱؍

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہین ۔ قیمت ۷؍

غلامی ۔ غلامی کے متعلق تمام اعتراضون کے جوابات اور فیصلہ کن بحث ۔ قیمت ۲؍

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۱؍

تشحیذ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی عیسائیون کے رد مین ۔ قیمت ۳؍

کاسر احمدی ۱؍ ۔ نظم مستورات ۱؍

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین ۔ قیمت ۲؍

الاستخلاف ۔ شیعون کی رد قرآن سے ایک نئی طرز مین قیمت ۳؍

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم مین ۔ قیمت ۲؍

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم قیمت ۷؍

مور کھہ سیا حد ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراضات ہین ان کے جوابات قیمت ۸؍

اسلام کی پہلی کتاب ۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب بچون کے لئے قیمت ۴؍

حضرت اقدس کے دعاوی اور ان پر اعتراضون کے متعلق مدلل و مکمل

عیسائی مذہب ۔ عیسائیون کے رد مین اور مسیح کے صلیب سے بچکر کشمیر پہونچنے کا ثبوت ۔ قیمت صرف ۱؍

معیار حق ۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارے مین ۔ قیمت ۱؍

لیکچر مہر سنگھ ۔ جسمین باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے ۔ قیمت

القول الصحیح ۔ میان ہدایت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت مین ۔ قیمت ۱؍

سری نہہ کلنک ۔ جسمین حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے حجم ۱۷۲ صفحے ۔ قیمت ۸؍

کرشن لیلا ۔ ایک ہندی نظم ۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت قیمت صرف آدھ آنہ ۔

فتح الدین ۔ مسیح کی وفات کے ثبوت مین آیات و احادیث کی پنجابی نظم مین تفسیر ۔ قیمت ۴؍

سیر پرند ۔ شکاری لوگون کے لئے بہت مفید ہے ۔ قیمت ۱۲؍ بجائے چار روپے کے ۔

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح ۔ و دافع بو اسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ مقدار دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرین ۔ قیمت فی تولہ عہ ۔ ایک تولہ سے کم روانہ ہوگی ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ملنے کا پتہ مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر ۔ قادیان

اعلان ۱/۲۴

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی کشمیری دلوئی و عینک پیبل کرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھسے طلب کرین فائدہ رہیگا انشاء اللہ شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلان راول پنڈی ۔ وی پی یا قیمت پیشگی شرط ہے ۔

---

۲۰ و ۱۳ جنوری کے پرچون مین صفحہ ۷، ۸، ۹، ۱۰ کوئی نہین صفحہ ۱۱ کی بجائے صفحہ ۷ پڑھیئے ۔ کاتب نے صفحے لگانے مین غلطی کی ہے ۔

اس ہفتہ ضمیمہ درس قرآن چھاپا گیا کیونکہ وجہ ابر و باران کئی دن درس نہین ہوا ۔ اس تفسیر کے متعلق یہ امر یاد رہے کہ صرف انہی الفاظ کی تشریح لکھی جاتی ہے جو معمولی ترجمون مین نہ ہو یا حضرت مولانا کوئی نکتہ بتائین اور چھپنے سے پہلے اکثر نظر ثانی کرالی جاتی ہے بعض اوقات آپ کے آگے جو عبارت ہوتی ہے

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشرز کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع گشت)

(کتبہ عاجز محمد حسین مہدی)

بدعات محرم

عراق کے مجتہد مطلق حضرت میرزا حسین نوری طبرسی علیہ الرحمہ نے عزاداری کی موجودہ حالت کی برائیوں میں لولو و مرجان کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو سید ناصر حسین صاحب کے اہتمام سے لکھنؤ میں چھپی ہے۔ اس میں میرزا نے طبرسی اس رونے رُلانے کے متعلق ایک نہایت لطیف قصہ لکھتے ہیں جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"میں ایک مرتبہ مشہد مقدس کو بیابان کے اس راستے سے روانہ ہوا۔ جو بڑی تکلیف و مشقت کا راستہ ہے۔ خراسان کے ایک گاؤں میں نیشاپور کے قریب پہونچ کر اُترا۔ چونکہ مسافر تھا اس لئے وہاں کی مسجد میں جا کر فروکش ہوا۔ مغرب کا وقت ہوا۔ تو گاؤں کے لوگ جمع ہو گئے۔ خدمتگار نے چراغ جلایا۔ نمازی آئے اور سب نے مغرب و عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی۔ اس سے فراغت ہوئی تو پیش نماز (امام) صاحب منبر پر چڑھے۔ مسجد کا ملازم کنکر پتھر سے دامن بھرے ہوئے منبر کے پاس پہونچا اور اس خریطہ کو امام صاحب کے حضور میں رکھدیا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کس غرض کے لئے ہے۔ حضرت نے مرثیہ خوانی شروع کی ابھی چند ہی کلمے پڑھے تھے کہ خدمتگار اُٹھا اور چراغ بجھا دیا۔ میرا تعجب اور بھی زیادہ ہوا۔ ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ منبر پر سے پتھر اور ڈھیلے آرہے ہیں اور حاضرین پر زور شور سے سنگباری ہو رہی ہے۔ شور و فریاد بلند ہوئی ایک کہتا ہے ہائے میرا سر۔ دوسرا کہتا ہے۔ ہے ہے میرا بازو۔ تیسرا سینے پر چوٹ لگنے کی فریاد کر رہا ہے۔ غرض کہ اسی طرح ہر طرف سے رونے چیخنے کی آواز بلند ہوئی۔ تھوڑی دیر ہوئی۔ پھر ختم ہونے مرثیہ خواں نے دُعائے فاتحہ شروع کی اور چراغ روشن کیا گیا۔ لوگ زخمی سر لہولہان جسم۔ آنسو بہاتی ہوئی آنکھیں لئے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ میں ان بزرگ کے قریب گیا اور پوچھا کہ یہ کیا حرکت تھی انہوں نے مجھے جوابدیا۔ کہ میں مرثیہ خواں ہوں یہاں کے لوگ ایسے سخت مزاج ہیں کہ جب تک اس طرح کی کارروائی نہ کی جاوے۔ کسی طرح نہیں روتے ناچار ان لوگوں کو میں اسی طریقے سے رُلاتا ہوں۔ (لولو و مرجان صفحہ ۱۴)

واستوت علی الجودی

انجیل کے مؤرخ نے حضرت نوحؑ کی کشتی کے ارارات پر ٹھہرنے کا بیان کلدانیوں کی داستانوں سے لیا ہے جنہیں اس کا ارارت پر ٹھہرنا مذکور ہے لیکن مقامی روایات۔ جو عیسائی۔ اہل اسلام اور یزیدی (بھوت پریت کے پوجنے والے) سب فرقوں میں معتبر مانی جاتی ہیں۔ کشتی کے جبل جودی پر ٹھہرنے کا پتہ دیتی ہیں۔ جو عراق میں ایک ۷ ہزار فیٹ بلند سنگین پشتہ ہے۔ قرینۂ عقل بھی یہی چاہتا ہے کہ نشیبی علاقہ میں سیلاب فرو ہوتے وقت کشتی غالباً اُنچے پشتہ پر جو میدان کے ایک سرے پر واقع ہے۔ ٹھہری ہوگی نہ کہ ایک الگ تھلگ چوٹی پر جو میدانی علاقہ سے صدہا میل دور ہے اور بہت سے اونچے اونچے پہاڑ بیچ میں واقع ہیں۔ لکچرار کا خود بھی خیال تھا کہ مقامی روایت زیادہ صداقت پر مبنی ہے جبل جودی کے اوپر ایک بڑی زیارت (خانقاہ) ہے۔ جہاں ہر سال ماہ اگست میں ایک بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اور ہزاروں عیسائی مسلمان اور یزیدی ۷ ہزار فیٹ کی دشوار چڑھائی پر جو اکثر جگہ بالکل سیدھی ہے۔ خوشی خوشی چڑھ کر حضرت نوحؑ پر فاتحہ پڑھتے اور نذر نیاز چڑھاتے ہیں۔ (دکیل)

دیہاتی پنچائتیں

ہز آنر نے کہا کہ انہیں معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ دیہاتی پنچائتیں قائم کرنا چاہتی ہے جن کو خفیف دیوانی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اگر اس طریقے میں کامیابی ہوئی تو انہیں کچھ فوجداری اختیارات بھی تفویض کئے جاوینگے آپنے فرمایا کہ موجودہ حالت میں مجھے کواپریٹو بنکوں سے بڑھ کر زمینداروں کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوتی۔

عمل حقنہ

حقنہ کا موجد بقراط ہے اور وہ اس طرح ہوا کہ ایک طائر نے مچھلی بہت کھائی ہوئی تھی اور اس کو درد شکم ہوا۔ کنارہ دریائے شور پر جا کر چونچ میں پانی لیا اور دُبر میں پہونکا۔ آدھ گھنٹے کے بعد پانی کو فضلہ سمیت باہر نکالا اور نجات پائی اور پرواز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ عمل حقنہ کو عمل طائر بولتے ہیں۔

ایرانی بلوچستان

بلوچستان کا وہ حصہ جو ایران کے قبضہ میں تھا چند دنوں سے بالکل سرخود ہو گیا ہے۔ مثل افغانوں کے بلوچی لوگ بھی نئی بندوقوں سے کافی طور پر مسلح ہو گئے ہیں کیونکہ مسقط سے بہت سستی بندوقیں ان کو ملتی ہیں اگر گورنمنٹ ایران نے وہاں اپنا دخل از سر نو قائم کرنے کی کوشش کی تو ایرانی بلوچی سردار لڑنے کو آمادہ ہونگے گویا ایران کا ایک صوبہ ایران سے علیحدہ ہو گیا۔ بلوچی بمقابلہ ایرانیوں کے زیادہ جنگجو ہیں۔ صرف [illegible] یاری ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں آجکل ایرانی فوج میں زیادہ تر معمولی آبادی کے لوگ ہیں اگر بلوچیوں پر چڑھائی کی گئی تو نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

صبح کا بھولا ہُوا گھر آگیا ہے شام کو

ایک مسلمان ایک ہندو کے ہمراہ کسی مندر کو دیکھنے کو لے گیا۔ ہندو کی ہدایت تھی کہ چپ چاپ میرے ساتھ چلے آؤ۔ مسلمان نے جب نقش و نگار اور بعض عجائبات دیکھے تو بے اختیار اس کے مونہہ سے نکل گیا سبحان اللہ اور راز کھل گیا۔

۲۔ ایک جولاہے صاحب کے نقب لگائی۔ صبح تھانیدار آیا اور تفتیش شروع ہوئی۔ آپ بھی جا پہونچے۔ اور کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ چور اس راستہ سے اندر داخل ہوا ہے اور یوں مال اسباب چرا کر پھر دیوار پھاند کر جو اُترنے لگا ہے تو اسباب ادہر اور تین ادہر جا پڑا۔

میں نے یہ دو باتیں اس لئے لکھی ہیں کہ انسان کی فطرت میں صداقت اور فرمانبرداری ہے۔ مگر ملکی و قومی و خاندانی رسوم و حالات و عادات بعض اوقات انسان کو جادۂ اعتدال سے منحرف کر دیتی ہیں۔ بعض آریوں کے دماغ میں کچھ فتور آگیا تھا اور وہ لگے گورنمنٹ کے خلاف تدابیر کرنے۔ آخر جب گورنمنٹ اس سڈیشس کیڑے کو نکالنے کی طرف متوجہ ہوئی تو آریہ سماج نے اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے اب ضرورت ارجن نام ایک اخبار نکلوایا ہے۔ جس کی اڈیٹری کے لئے دہرم پال ہی موزوں سمجھا گیا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اخبار اپنے حلقہ میں ہندوستان پر کاش کی طرح مقبولیت حاصل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر اس اخبار نے آریہ سماج کی پوزیشن کو صاف کر دیا۔ تو بہر غنیمت۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے مندرجہ ذیل چار سکولوں کی بابت حکم دیا کہ ان کا کوئی طالب علم کسی سرکاری یا امدادی مدرسہ میں نہ لیا جاوے کیونکہ یہاں قابل اعتراض باتیں لڑکوں کو سکھلائی جاتی ہیں جو مفسدانہ اور بچوں کے خیالات کو بگاڑنے والی ہیں (۱) سارتھ بدیالہ گاؤں (۲) مہاراشٹر بدیالہ پونا (۳) مستفید داریل شالا دہرن گاؤں۔ اور (۴) ریویٹ اینگلو ورنیکلر سکول اپرندلی۔ حکم مذکور یکم جنوری سے عمل کریں گو۔

نہایت مسرت سے لکھا جاتا ہے کہ ہماری انصاف شعار گورنمنٹ نے کمال فیاضی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے محکمۂ مال میں بجائے کل یوروپین اور کل ہندوستانیوں کے پورے نصف ہندوستانی و نصف یوروپین رکھے جایا کریں۔ گورنمنٹ رفتہ رفتہ اپنی رعایا کو بہت کچھ دے رہی ہے۔ (آریہ سماج کے متعلق مسٹر نوولاٹ صاحب کی رائے)

اس کے جواب میں مجھے یہ کہنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ سر لوئیس ڈین اس امر کو پوشیدہ نہیں [illegible] چاہتے کہ بہت سے حکام کی رائے آریہ سماج کے برخلاف ہے [illegible] اور اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ سماج ہذا کو اگر دانشمندی سے نہ چلایا [illegible] تو یہ بہت کچھ خرابی پیدا کر سکتی ہے۔ خصوصاً ایسے مقامات پر جہاں اس کا انتظام ایسے اشخاص کے ہاتھ میں ہو جن کے خیالات باغیانہ ہوں لیکن سر لوئیس ڈین کو اس بات کا یقین ہے کہ آریہ سماج اس وقت تک بہ حیثیت مجموعی غیر وفادار اور باغی نہیں ہے اور وہ یقین کرتے ہیں کہ سماج کے بہت سے ممبر دیانتداری سے اصلاح کے لئے کام کر رہے ہیں۔

تبت کے دلائی لامہ جو گذشتہ مہم کے موقعہ پر فرار ہو گئے تھے اور ایک مدت تک چین و روس میں بطور پناہ گیر منڈلاتے پھرتے تھے خبر ہے کہ آخرکار پایہ تخت لہاسہ میں واپس آگئے اب ملک تبت براہ راست چین کے قبضہ میں جا پڑا جس نے دلائی لامہ کو یہاں کے انتظام پر بحال کر دیا ہے۔

اخبارات بڑی مشینیں اخبار حسب ذیل شرح پر چھاپ سکتی ہیں۔ ۸ صفحہ کا اخبار ۹۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۱۰ صفحہ کا اخبار ۷۲ ہزار کاپی فی گھنٹہ ۱۶ صفحہ کا اخبار ۴۸ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۲۰ صفحہ کا اخبار ۳۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۲۴ صفحہ کا اخبار ۲۴ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔

قسطنطنیہ کے شاہی محل چراغان کا جلکر راکھ ہونا ایک قومی مصیبت سے منسوب کیا جاتا ہے افسوس ہے یہ عظیم تاریخی عمارت نہایت قیمتی تھی۔ تمام شاہی کاغذات جل گئے۔ نیا پارلیمنٹ تعمیر کرنا ہوگا۔

آسٹریلیا کے شمالی اضلاع میں عظیم طوفان طغیانی سے بڑی بھاری

فرمودۂ امیر

فرمایا۔ مومن کبھی مباحثات کی ابتداءً خواہش نہ کرے اپنے علم پر اپنی زبان پر کسی قسم کا گھمنڈ دل میں نہ لائے۔ اور خدا کے حضور گر پڑے اور نفسانی جوش کا مطلق دخل نہ ہو۔ بلکہ جو کچھ کہے پاک ہو کے کہے تو پھر وہ شخص ابراہیم بن جاتا ہے۔ اور خدا اپنے فضل خاص سے اسکا معلم بن جاتا ہے۔ اور اسے وقت پر وہ باتیں سمجھاتا ہے جو اسکے وہم و گمان میں بھی نہ گزری ہوں۔ دوسرا موقعہ تبلیغ و وعظ کا ہے۔ اسمیں پہلے بقدر اپنی طاقت کے مضمون سوچے مگر پھر بھروسہ اللہ پر رکھے کیونکہ اس تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے پھر خدا تعالےٰ اس شخص کی بات کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص یہاں آیا۔ جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے اسسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا۔ اگر کوئی شخص قل ہو اللہ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو ۹ سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اسپر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔ دیکھو ہماری بات ضائع نہ گئی۔ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ مولوی عبد القدوس صاحب کی گود میں پانچ خوبصورت لڑکے بیٹھے ہیں۔ جو میں نے اچک لئے ہیں۔ ان سے میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ تو وہ بولے کھیعص۔

ایک مرتد نے ترک اسلام میں مقطعات قرآن پر اعتراض کیا نماز میں غالباً بین السجدتین دعا کرنے پر ایک پل میں ان کا راز مجھ پر کھل گیا۔

یہب لمن یشاء اناثا کو پہلے رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا فضل ہے۔ فرمایا۔ ہماری بہت سی اولاد مری بھی ہے لیکن ہم نے ہر حالت میں اللہ کا شکر کیا۔ یہاں بھی اولاد کی ضرورت ہے اور آگے بھی۔ جو یہاں کے لائق نہ تھا خدا نے اسے آگے بطور فرط رخصت فرما دیا۔

فرمایا۔ محسن بن جاؤ۔ تا تم پر بھی حضرت ابراہیم سے انعام ہوں اور تم کو ایسی اولاد دیوے۔ جو ان کو ملی۔ حسین بی بی سے تو خود بخود محبت کی جاتی ہے۔ حکم یہ ہے۔ کہ بیوی بدصورت یا بری بھی ہو تو بھی اسکے ساتھ نیک معاشرت کرو۔ کیونکہ فرمایا وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا

المفتی ۲۱۸	(۱) پرانی مسجد کا اسباب جسقدر نئی پر لگ سکے۔ لگاؤ باقی بیچ کر اس کے بدلے اور لے لو۔ (۲) پہلی مسجد

پر بضرورت دوسرا مکان بشرطیکہ زمین کی قیمت دوسرے پر لگائی جاوے۔ جائز ہے۔ منافقوں کی مسجد مسجد الٰہی نہ تھی۔ بلکہ شرارت تھی۔ اس جگہ کو پاخانہ بنایا گیا۔

(انوار امین)

چند سوالات کے جواب

(۱) جن اور شیطان کا لفظ قرآن شریف میں بہت معانی پر بولا گیا ہے۔ بعض قوموں کو بھی جن اور شیطان کہا گیا ہے بعض جرم (بار یک کیڑے) کے لئے بھی جن کا لفظ بولا گیا ہے فی زمانہ طاعون ہیضہ وغیرہ کے جرم جو خوردبین سے دیکھے جاتے ہیں۔

کھوسنا اور چیڑیل کو ہمارے ملک کے لفظ ہیں۔ مگر میں ان کے معانی نہیں جانتا۔ البتہ میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ بعض بیمار بیماری کے ظہور سے پیشتر بھیانک اور دہشتناک شکلیں خواب میں دیکھتے ہیں۔ پھر بیمار ہوتے ہیں۔ گویا ان ڈراونی شکلوں کا نقشہ ایسا ہوتا ہے۔ جیسے سندہ وسفا ان کی پرانے مذہب میں بھوت چڑیل کی شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ مثال کے لئے کابوس کے مریض پر غور کرو۔

(۲) جادو نام ہے سحر کا۔ سحر کے اقسام بہت ہیں۔ دلربا تقریر اور طب کے علم کو بھی سحر کہا گیا ہے۔ خوش تقریر خطیبوں کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی کافروں نے ساحر کہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے آنئر پیارے بندوں کو دنیا والوں نے ساحر کہا ہے چنانچہ ہمارے مرزا صاحب کو بھی لوگوں نے ساحر کہا۔ دقیق النظر ذہین آدمی کو بھی ساحر کہا گیا ہے اور ان علوم سے لوگوں کو نفع ان بھی پہونچ سکتا ہے۔

(۳) شیخوں کے بیٹے شیخ اور راجپوتوں کے بیٹے راجپوت سیدوں کے سید ہوتے ہیں۔ اسکو نوشا بیدا آپ مانتے ہی ہونگے بس آدم کا بیٹا آدم ہوا۔ چونکہ میں بھی آدم کا بیٹا ہوں اس لئے میں بھی آدم ہوں۔ مجھکو تو اپنے شیطان کا فکر رہتا ہے۔ بعض ابلیس کی شراروں کو بیٹے طبی دو کانوں میں دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کو آتشک کا مرض ہوتا ہے۔ جو آتش سے مشتق ہے سوزاک ہوتا ہے جس میں سوز اور سوزش یا سوختگی موجود ہے غضبی بخار بھی لوگوں کو چڑھتا ہے میں نے اپنے شیطان کو دیکھا بھی ہے۔ مجھکو تو وہ آتشی کا شرارا ہی نظر آیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ آپکا شیطان بھی کوئی آتشی کا پرکالہ ہو۔ آپ لاحول اور استغفار سے کام لیں۔ اور اپنے آپکو شیطان کا جلوہ گاہ بنانے سے بچائیں۔

(۴) نبی کریم شفیع ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ولو انہم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ اسمیں صاف بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ گنہگاروں کیلئے اگر رسول بھی استغفار کرے تو معافی مل سکتی ہے۔ اور سورہ زخرف میں ہے۔ ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شہد بالحق وھم یعلمون یہاں صاف ظاہر ہے کہ شفیع وہ شخص ہے جس نے حق کی گواہی دی اور مکہ والے اس کو جانتے ہیں۔ یعنی حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۵) شبہ اور یہ لکھا ہے کہ آدم کا بیٹا آدم ہوتا ہے۔ آدم کو خدا تعالےٰ نے کچھ حکم کئے تھے۔ اور کچھ مناہی۔ مثلاً اسکن انت وزوجک الجنۃ اور ساتھ ہی لاتقربا فرما دیا تھا۔ اسطرح مجکو بھی کچھ اوامر اور نواہی فرمائے ہیں۔ جب میں نواہی کا ارتکاب کرتا ہوں۔ تو میری روح مقام آرام سے نکل جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو شخص بادشاہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ اس بادشاہ کے آرام کے مقام میں نہیں رکھا جاتا۔ آدم کا جنت اسی دنیا میں تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ قرآن شریف میں کہیں گناہ (جناح) کا لفظ آدم کی نسبت نہیں آیا۔ جناح اور ذنب کے لفظ قرآن شریف میں آدم کی نسبت جتنک مجکو کہیں نظر نہیں آئے آپ لکھتے ہیں کہ وہ پیغمبر تھے۔ مجکو ایسی بھی کوئی آیت معلوم نہیں۔ جسمیں بیان فرمایا ہو۔ کہ آدم پیغمبر تھے۔

(اکبر شاہ خاں بحکم امیر المومنین)

المفتی ۲۱۹	متوفی عنہا زوجہا (بیوہ) کی دو عدتیں قرآن میں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قل کل من عند اللہ۔

(۱) متوفی عنہا زوجہا غیر حاملہ اسکی عدۃ چار ماہ دس دن ہے اور اسکے لئے وصیت ہو کہ سال تک خود نہ نکالنا سورۃ البقرہ

(۲) بیوہ حاملہ اسکی عدت وضع حمل ہے۔ گو اسیدن بچہ جن دے جسدن خاوند مرا یا چند روز چار ماہ دس روز کے اندر یا فرض کرو۔ خاوند مرنے سے نو ماہ دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو جب پیدا ہو تب ہی عدت پوری ہوگی یہ سورۃ طلاق کا حکم ہے۔

وکل من عند اللہ۔ فمالھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً۔

مطلق مطلقہ کی تین عدۃ ہیں۔

(۱) اول جنکو حیض آتا ہے۔ انکے لئے ثلثۃ قروء کا حکم ہے۔

(۲) جنکو حیض نہیں آئی آتی ہی نہیں یا بوڑھی ہو گئیں حیض آنا موقوف ہو گیا انکے لئے تین ماہ سورۃ البقرہ۔

(۳) حاملہ مطلقہ اسکی عدۃ وضع حمل سورۃ طلاق واقول قل کل من عند اللہ

البدر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء

ایک ضروری التماس

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ہر ایک اور قریہ میں بموجب آیۂ کریمہ وان من اُمۃ الّا خلافیہا نذیر۔ وقتاً فوقتاً مصلحان قوم آتے رہے اور اپنے اپنے وقت پر ضرورت زمانہ کے مطابق اصلاح فرماتے رہے۔ ان میں سے افضل البشر ہمارے پیارے آقا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ جنہوں نے ایک مکمل قانون دنیا کو اللہ سے پاکر دیا۔ جسکا نام کہ قرآن مجید ہے اور جس پر قدم مارنے سے انسان سچا مسلم بن جاتا ہے۔ اور بموجب کلمہ ولا خوف علیہم ولاہم یحزنون۔ اللہ اسکا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ اس قانون الٰہی نے ہر ایک قسم کے روحانی اور جسمانی خرابیوں کی جنہیں کہ انسان کسی وقت گرفتار ہو سکتا ہے اصلاح کی ہے۔ اور سب کے لئے علیحدہ علیحدہ علاج بتایا ہے۔ اگر انسان نے ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ پھوپھی وغیرہ رشتوں کی حرمت کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے آپکو مختلف روحانی۔ اخلاقی اور جسمانی تکالیف کا مورد بنایا تو اس نے یہ کہہ کر۔ کہ لاتنکحوا ما نکح آباءکم من النساء الّا ما قد سلف انہ کان فاحشۃً ومقتاً وساء سبیلا۔ حرمت علیکم امہاتکم۔ وبناتکم واخواتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت الخ۔ اسکا علاج فرمایا۔ اور ہمیشہ کے لئے دنیا سے اس علت کو اٹھا دیا۔ اور اسطرح سے اُن خرابیوں کو اِن قریبی رشتوں کیوجہ سے پیدا ہوا کرتی تھیں۔ اور جو کہ آجکل کی علم طب نے مضر صحت ثابت کر دی ہیں۔ دور کر دیا۔ پھر اگر کثرت ازدواج کی کوئی انتہا نہ دیکھی۔ اور ایک ایک آدمی نے سینکڑوں بیویاں رکھنی شروع کیں تو اسکی بھی اصلاح کی اور طاقت انسانی کو مدنظر رکھکر اور ضروریات نظام انسانی کو خیال کر کے ایک حد بندی مقرر کر دی اور حکم دیدیا کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث ورباع وان خفتم الّا تعدلوا فواحدۃً۔ عورتوں میں سے دو یا تین یا چار تک بیویاں نکاح کر لو۔ لیکن اگر خوف ہو کہ اُنکے حقوق برابر نہ ادا کر سکو گے تو پھر ایک سے زیادہ نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ظلم کو پسند نہیں فرماتا۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ دو بیویاں تو کر لو۔ لیکن ایک کو بالکل پس پشت ڈالدو۔ اسی طرح جب دیکھا۔ کہ خود تراشیدہ بتوں کی پوجا کر کے انسان حیوانیت سے بھی گرا جاتا ہے۔ تو پکار کر کہا۔ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ کہ یہ تو تمہارے خود تراشیدہ بت ہیں۔ ان کی پوجا کیوں کرتے ہو۔ پوجا کرنے اور پرستش کرنے کے لائق وہی ذات پاک ہے جو کہ اب تمہارا اور اُن سب لوگوں کا جو تم سے پہلے گذرے ہیں۔ یعنی ساری دنیا کا خالق ہے۔ غرضیکہ اسی طرح کوئی پہلو دنیاوی زندگی کی ضروریات کا ایسا نہیں چھوڑا جسکی کہ اسلام نے اصلاح نہیں فرمائی۔ جسے اگر مختصر بیان بھی کیا جاوے تو بہت لمبا مضمون ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں آگے صرف اُسی اصلاح کا ذکر کرونگا۔ جو کہ میرے اس مضمون کے متعلق ہے۔

دنیا میں دو ہی سلسلے [illegible] ہیں۔ ایک جسمانی اور ایک روحانی۔ اس لئے بادشاہتیں بھی دو ہی قسم کی ہوتی ہیں ایک روحانی اور ایک جسمانی۔ روحانی بادشاہت کے ماتحت معرفت صفات باری تعالےٰ انسان کو بہشت سے ایسے رستوں سے جس پر چلنے سے کہ اسے نہ دکھ پہنچے یا وہ دوسروں کو لئے دکھ کا موجب ہو۔ بجا دیتی [illegible] اس حکومت سے باہر در نہیں ہوتے۔ اور جن سے اسطرح ڈر ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ یوں ہی آزاد چھوڑ دیئے جاویں تو کیا اپنے لئے اور کیا باقی دنیا کے لئے دکھ کا موجب ہونگے۔ اور [illegible] باطنی طاقت الٰہی کو نہیں دیکھ سکتے ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ظاہری سلطنتیں بنائی ہیں۔ جنکو کہ اسی لئے ظل اللہ کہا جاتا ہے۔ وہ روحانی سلطنت میں خوف و محبت الٰہی جو کہ ایک عارف باللہ کو ایک تاریک کونہ میں گناہ سے بچانے کے لئے کافی ہوتی ہے اگرچہ ایسے سلطنتوں میں وہ اس درجہ تک تو موجود نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی بہت سے شرارتوں سے دنیا ان ظاہری سلطنتوں کی وجہ سے محفوظ رہتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان سلطنتوں کی بہت تعظیم اور تکریم کی ہے اور جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کا ذکر کیا ہے۔ وہاں ہی ان ظاہری بادشاہوں کی متابعت کا بھی ذکر کیا ہے۔ صاحب حکم یا حاکم بنانا یہ فضل الٰہی ہے۔ کیونکہ اللہ اعلم وخبیر و فاعل مطلق ہے۔ اور قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کس ہاتھ میں اتنی مخلوق الٰہی کی باگ حکومت دینی واجب ہے۔ اس لئے وہ جو ہم پر حاکم یا۔۔۔ بادشاہ مقرر ہوتے ہیں۔ وہ وہی ہوتے ہیں جنکا طرز حکومت ایسا ہوتا ہے۔ جو کہ اسوقت کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مناسب حال ہوتا ہے۔ اس لئے اگر انسان جیسا کہ ایک پسند کرتا ہے اسکا خواہاں ہے۔ تو لازم ہے۔ کہ وہ اُنکی تابعداری اور خیر خواہی کرے

ایک بادشاہت کے بجائے دوسری بادشاہت کے قایم ہونے میں یہ راز ہوتا ہے۔ کہ وہ بادشاہ جس سے سلطنت چھینی جا رہی ہے۔ اسکی طرز حکومت زمانہ کے ضروریات کے مطابق نہیں ہوتی۔ اور اسطرح سے وہ ایک طرح ظالم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ جو اپنی مخلوق کا رحمٰن خدا ہے پسند نہیں کرتا کہ اسکی مخلوق پر کسی قسم کا ظلم ہو سامان ہی ایسے کر دیتا ہے کہ وہ بادشاہت [illegible] دنیا سے مٹ جاتی۔ یہ فضل الٰہی ہے۔ انسان کو اسمیں بالکل دخل نہیں۔ اس لئے وہ انسان جو کہ [illegible] ہے جیسا کہ ہم آجکل بعض کی اپنی سلطنت کی [illegible] کا خیال کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے کام کو اپنے [illegible] ڈالنا چاہتا ہے اور اسطرح سے اللہ تعالےٰ سے ایک جنگ شروع کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دکھ اٹھاتا ہے اور ناکام رہتا ہے۔

اسلام میں [illegible] بغیر کسی شرط کے بادشاہ وقت کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ اور اس حکم سے پہلو اللہ اور رسول کی متابعت کا حکم دیکر ہر کہ متابعت میں [illegible] میں ہر ایک انسان پر فرض ہے۔ اور بغیر کسی حیل و حجت کے [illegible] لازم ہے۔ یہ صاف بتا دیا ہے۔ کہ کس رنگ میں حاکم وقت کی متابعت کرنی چاہیئے۔ یہ کہ وہ بادشاہ کیسا ہے۔ اور آیا اس قابل ہے کہ بادشاہ رہے یا نہ رہے یہ سب اللہ کے سپرد کرنا چاہیئے۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس قابل ہے۔ اور کون نہیں۔ کیونکہ اطاعت بادشاہ کا حکم بالکل صاف ہے۔ اور اطاعت حاکم وقت اور بغاوت دو ایسی متضاد حالتیں ہیں کہ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اسلئے وہ جو کہ بادشاہ وقت کے مارنے یا نکالنے کے فکر میں لگ جاتا ہے۔ بھلا اُسکی فرمانبرداری کب کر سکتا ہے۔ اور اللہ اُسکے سکھ کا ذمہ دار نہیں رہتا۔ بلکہ اسکو دکھ پہنچاتا ہے۔ وہ بادشاہ کیساتھ لڑائی کر کے اللہ کے ساتھ لڑائی شروع کرتا ہے۔ نتیجہ اُسکا ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے۔ اور ہم تو آجکل اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔

چاہیئے کہ ہم سب مسلمان اور ہمارے اہل ہنود بھائی اس سے عبرت حاصل کریں اور اللہ کے اس حکم کی کہ حاکم وقت کی اطاعت کرو قدر کریں۔ اور آپ کی متابعت

میں عملاً ثابت کر کے دکھائیں کہ ہم سچے خیر خواہ سرکار ہیں۔

ہمارے حضرت امام وقت مجدد زمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات پڑھنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ نے دنیا کے لوگوں کو جب دنیا کی طرف گرا ہوا دیکھا۔ تو اسکا علاج یہ کیا کہ ایک سلسلہ ایسا قایم کیا جسمیں کہ صرف وہی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو یہ اقرار کریں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ جسکا نتیجہ ضروری طور پہ یہ ہونا چاہیئے کہ ایسے انسان اللہ تعالےٰ کے ان احکام کی جو قرآن میں موجود ہیں۔ زیادہ تعظیم و تکریم کریں اور اُنپر عمل کریں۔ اور اسلام کی تعلیم کے ہر ایک پہلو کا مطالعہ کریں اور اسکو پریکٹیکل رنگ دیں۔ چنانچہ یہ گروہ بفضل خدا اس غرض میں بہت حد تک کامیاب ہے۔ پھر آپ نے تو حید کے شفاف چشمہ کو جو تیرہ سو سال گذرے اسلام لایا تہا۔ اور اسوقت بہت کثرت سے دنیا میں ایک گری ہوئی حالت میں موجود تہا۔ سب غلاظتوں اور میلوں سے جو دنیا داروں نے اسمیں پیدا کر دی تہیں صاف کر کے صراحت سے پیش کیا۔ اور تثلیث کے عقیدہ کو غلط ثابت کیا۔

جہاں انہوں نے اسطرح سے بہت سے قرآن کے احکام کی تجدید فرمائی۔ وہاں اپنی ہر ایک تصنیف میں اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ ہندوستان کے باشندوں پر گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے بڑے بڑے احسان ہیں اس لیئے بموجب حکم ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ ہم سب رعایا کو اس گورنمنٹ کی بہت ہی سچی خیر خواہی قولی اور فعلی رنگ میں کرنی واجب ہے۔ اور یہ امر کہ انکی اطاعت کریں یہہ تو ہر حالت میں حکم الٰہی کے ماتحت لازم اور ضروری ہے۔

اللہ کے بندے دنیا میں کچھ حکمت عملیاں کیلئے نہیں آتے۔ لوگ تو بہلا بد ظنی سے کام لیسکتے ہیں۔ مگر میں احمدیوں کو خطاب کر کے عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے تو حضرت کی پاک صحبت میں رہکر آپکا خوب مطالعہ کیا آج کیا انمیں سے کوئی کہسکتا ہے کہ معاذ اللہ آپ دکھاوے کے لیئے کرتے تھے۔ ہرگز نہیں۔

ایک خدا پر سچا ایمان اور عرفان رکھنے والے انسان کو جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ ہمارے حضرت آقا تھے انسان کی اور انسانی حکومتوں کی پرواہ ہی کیا ہوتی ہے ہمارے پیارے بہائی حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف مرحوم و مغفور شہید نے اپنے ایمان کو نہ چھپایا پر نہ چھپایا اگرچہ ایک مسلمان بادشاہ کے سامنے جان دے دی۔ تو جس شخص کے کہ ایسے صاف باطن خادم ہوں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ خود کیسا ہونا چاہیئے۔ درخت اپنے پہلوں سے پہچانا جاتا ہے ایسے انسان سے توقع حکمت عملی ایک حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

غرضیکہ ہمارے مولا حضرت مسیح موعود رحمۃ اللہ علیہ نے جب اللہ کے اس انعام کو جو برٹش گورنمنٹ کی حکومت اس ملک کو عطا کر کے اللہ تعالےٰ نے ہندوستان پر کیا ہوا ہے محسوس کیا اور ساتھ ہی اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں اپنی فراست سے ہماری بغاوت کو دیکھا تو جہاں اندر اصلاحیں کیں وہاں ہمدردی بنی نوع انسان نے آپکو مجبور کیا کہ اس ملک میں امن و چین اور [illegible] جو برٹش گورنمنٹ کی وجہ سے [illegible] قایم رکھنے کیلئے اس بات پر زور دیں کہ اس ملک کے لوگ گورنمنٹ عالیہ کی سچی خیر خواہی اور وفاداری کریں۔ اسلیئے آپ نے اپنی کتابوں میں گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق برکات کو کئی دفعہ گنا اور وقتاً فوقتاً اشتہارات کے ذریعہ اپنی جماعت کو اور عام ہندؤوں اور مسلمانوں کو سرکشی اور بغاوت سے منع کیا۔

آپکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول [illegible] نقش قدم پر چلکر ہمیشہ سیاسی تحریکیں اپنے وعظوں اور خطبوں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم سب احمدی بہی لوگوں کو سرکار کی خیر خواہی کیطرف عملاً متوجہ کریں۔

بدقسمتی سے آجکل ایک گروہ سرکشی ہندوستان میں ایسا موجود ہوگیا ہے۔ جو کہ اس درخت کو جسکا وہ پہل کہا رہا ہے۔ خود جڑ سے کاٹنا چاہتا ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کے نیک اور مشفق حکام کی جانوں کو جو ہماری ہر طرح کی حفاظت کرتے رہتے ہیں مختلف ذرائع سے خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ اسپر بہی گورنمنٹ حوصلہ اور صبر سے کام لے رہی ہے اسلیئے اب ہر خیال سے وہ وقت آگیا ہے جسکی پیشین گوئی کہ ہمارا امام موعود مغفور تیس سال پہلے سے کر رہا تہا اور ضروری ہے کہ ہم سب احمدی عملاً اپنے امام کے اس حکم کی پیروی کریں اور اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کریں۔

گورنمنٹ کے ہندوستان پر بہت احسان ہیں اُن احسانوں کو وہ لوگ جو کہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ ہی پیدا ہوئے اور اسکا اور اسکا ہی نمک کہا کر بڑے ہوئے اچھی طرح سے خیال میں نہیں لا سکتے۔ ہاں اگر کسی نے اچھی طرح سے معلوم کرنے ہوں۔ تو وہ سو سال پیچھے چلا جاوے۔ اور اسوقت کے ہندوستان کا آج کے ہندوستان سے مقابلہ کرے تو پھر شائد ہے کہ اسکو کچھ ہوش آجاوے یا کچھ کچھ سرحد پار کابل اور ایران یا تبت میں جا کر وہاں کے موجودہ حالات کا ہندوستان کے موجودہ حالات سے مقابلہ کرے تب قدر معلوم ہو۔ یا وہ جنکے دماغ میں سوراج کا کیڑا بدقسمتی سے چل رہا ہے۔ حال میں ہی ہندوستان کی ایفارمڈ سوراجی حکومتوں یعنے ریاستوں کے حالات کا مقابلہ گورنمنٹ کے ممالک کے ساتھ کرے تو معلوم کریگا کہ کیا کیا احسانات اس عادل گورنمنٹ کے اس ملک پر ہیں۔ ریلیں۔ ڈاکخانہ۔ تار۔ پولیس تعلیم۔ نہریں۔ کارخانے اور سب سے زیادہ مذہبی آزادی کچھ تہوڑی برکتیں نہیں۔ جن کے لیئے کہ ہندوستان انگریزوں کا ممنون احسان ہے۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ہم سب کیا ہندو کیا مسلمان اور خاصکر احمدی بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی کیلئے اور بہبودی کے لیئے دعائیں کریں۔ اور قولی اور فعلی خدا سے توفیق مانگ کر اس محسن گورنمنٹ کی کریں۔ اور زبان۔ مال سے جان سے گورنمنٹ کے اس احسان کا جو اس نے ہندوستان پر کیا ہے شکریہ ادا کریں ایسے وقت غیر خواہ اور بدخواہ کی شناخت کیلئے ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ جیسا اوپر ذکر کیا ہے حکومت کسی کو اللہ کے فضل سے جب وہ قوم اس کے لایق ہو ملتی ہے۔ اس لیئے جب تک اللہ اپنی مخلوق کے لیئے ایسی قوم کو بہتر حاکم منظور رکہتا ہے [illegible] اسکا حافظ و ناصر رہتا ہے۔ اسلیئے [illegible] کسی سلطنت کے قیام کے لیئے ضروری ہوتی ہے [illegible] گورنمنٹ محتاج نہیں ہوتی لیکن وہ خواہ محتاج ہو یا نہ ہو ایسی قوم کیلئے جو کہ اعلیٰ اخلاق پر قدم مارنے کی مدعی ہو [illegible] کہ ملکی ہمدردی پیدا ہو اور ہموطنوں کی بہتری اور سلطنت کے احسانات کا احساس اسے مجبور کرے۔ کہ وہ گورنمنٹ کی سچی وفاداری کرے اور اپنے ہموطنوں کو ہر رنگ میں باغیانہ خیالات سے بچانے کی کوشش کرے۔

آخر میں ملک کے بہی خواہان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے خود غرضیوں کو بالائے طاق رکہکر کچھ وقت کیلئے ضرور اہل ہند کی خیر خواہی کیطرف متوجہ ہوں۔ اور وہ اسی میں ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا سایہ انکے سر پر رہے تا وہ بیرونی اور اندرونی حملوں سے امن میں رہیں اور اُن ترقیات سے جو کہ امن کا نتیجہ ہوتی ہیں ملک کو بہرہ ور کریں۔ اور وہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ ہم سب اہل ہند اور اگر وہ نہ کریں تو کم از کم ہم سب احمدی گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی کو ہر وقت مدنظر رکہیں۔ اور لوگوں کو اپنے اس مدعا میں اپنے ساتھ شامل کریں۔ اور عام طور پر اس فرض کو جو کہ لوگوں کے ذمہ گورنمنٹ کے اعلیٰ سلوک کے عوض میں ہے پورا کریں۔ اور ان نقصانات کو جو کہ باغیانہ خیالات کی اشاعت سے ہندوستان کو خدانخواستہ پہنچنے والے ہیں۔ ناواقف لوگوں کو مطلع کریں اور باغیوں کے اصل مدعا کا انکشاف کریں۔

منشی وحید الدین عیسائی ۔ شیخ رحیم بخش نومسلم

بابو وارث الدین کے مکان پر نائب تحصیلدار صاحب

منجملہ عجیب بات چیت ان کے سوالوں کا جواب

یکم نومبر ۱۹۰۹ء کو میں اور منشی مذکور بموجب چند اشخاص کی رائے پاس کردہ اور دعوت دینے کے بابو مذکور کے مکان پر اس غرض کو گئے ۔ کہ مذہبی بات چیت عیسائیت اور اسلام کے بارے میں پبلک میں ہو ۔ تاکہ سامعین اصلی راہ کو جو شاہ راہ اور حقیقی نجات ہے ۔ تمام محسوس کریں اور اپنے عیبوں میں ہمیشہ کا آرام جانتے ہوئے رست کی آگیا ۔ اور آرت کا ناش کرنے کا سچا اُو پریم بھرے اپدیش سے کھلے طور پر زندہ نشانوں ۔ زندہ تعلیم زندہ رسولؐ میں (اسلام اور بانی اسلام کی پاک تعلیم میں چمکتے ہوئے چہرے سے جلوہ گر دیکھیں ۔ اور ان کی آتما پوتر آتما سے جو روح القدس آسمانی طاقت اور خدا کی بخشش جو لازوال خدا سے ہر زمانہ کے لئے مومنوں کو خاص حصہ میں وراثت کے طور پر دی جاتی ہے اور کہ جو خاص مخلصوں کا حصہ ہے ۔ حاصل کرنے کا مقدور یہ اندھیرے کے فرزند محسوس کرتے ہوئے اور ہمیشہ کے لئے پا جانے کا سبب ہو جاویں ۔ ہاں اپنی روشن ضمیر ﷺ بازاوین القادر کے ہو جاویں ۔ اور اپنی موجودہ زندگی میں الحق کی معموری سے وہ معموری حاصل کرنے کا سچاؤ حاصل کریں ۔ جو اصلی زندگی آسمانی راحت ۔ ہمیشہ کا سکھ ۔ سدا کا آنند ۔ انت جیون ۔ حیات ابدی ہمیشہ کی زندگی ۔ جو ہر نفس کو درکار ہے پالیں ۔ جو کہ توبہ کرنے ایمان لانے ۔ خدا کے ہونے ۔ پوتر بننے ۔ زنگ مٹنے ۔ گندھو دن پرانی انسانیت کو اتار پھینکنے ۔ نئی حاصل کرنے ۔ مردہ حالت کو چھوڑنے ۔ تازہ پہننے لباس اوڑھنے ۔ زندہ ہونے ۔ زندہ خدا ۔ زندہ رسول ۔ زندہ الہام ۔ زندہ نور سے لینے کا مقدور پا جاویں آسمانی طائر ہوں ۔ زمین کو چھوڑیں ۔ عروج آسمانی کریں ۔ زمین نفسانی ۔ وغیرہ شیطانی ۔ حرکات سے کافور ہونے کا تدارک ہمیشہ کے لئے اس ابدی ازلی ۔ لازوال ۔ یکتا ۔ لامبدل خدا تعالیٰ غیور سے اس رحم کے وسیلے غوث رحیم و کریم سے ہے ۔ جانتے ہوئے لائق طور پر صلح حاصل کریں تاکہ وہ گہرانوں بچوں کے سدا کال نند ہمیشہ کی زندگی ۔ حیات ابدی ۔ انت جیون ۔ سدا کا سکھ ۔ آرام و چین ۔ جو جہان سے باہر ہے انعام میں پا جاویں اور ان کی روح یہاں سے ہی بہشتی زندگی شروع دیکھے ۔ یہ اسی خدا احد برحق کی پرستاری اور اس کے فارقلیط ۔ محمد احمدؐ تمام انبیاء کے جامع اور خاتم سے جو سچا وفادار ۔ منجی برحق ۔ روح حق ہے اس سے دستیاب ہو سکتی ہے کیونکہ وہی حقیقی شافعی ۔ کامل شفاعتی ہے اور اس کی شفاعت ۔ اور شفاعت ۔ یہاں سے ہی مل جاتی اور سارٹیفکیٹ دلوادیتی ہے کیونکہ وہ پاک لباس دیتا اور پہناتا ۔ ملاپ کراتا اور وارث ٹھہراتا ہے ۔

اے طالبان صداقت ۔ حقیقی عارف تو آ ۔ اور اس چشمہ سے پی ۔ تو اور تیرا سب گھرانا بچ جاوے گا ۔ کیونکہ اس کو جو پیاروں میں پیارا ہے یہ مقدور دیا گیا ہے ۔ زندگی کا تاج اسی سے ہے ۔ آ اور زندگی حاصل کر ۔ تو تو جئیگا ۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں جو توبہ کرتا ۔ ایمان لاتا ہے اس کو وفادار پاتا ہے کیونکہ قادر اور لازوال خدا نے اس کو اس لائق ٹھہرایا اور زمین و آسمان کو اسی کی خاطر سے پیدا کیا ہے ۔

اب ہر ایک ۔ اس کی ماننا ۔ قبول کرتا اور اس کے نام سے خدا کی اوپاسنا کرنا گھٹنوں کے بل گرتا ۔ روتا ۔ گڑگڑاتا ۔ آہیں بھرتا عجز کرتا ۔ اور برکتوں کے لینے کا وسیلہ بن جاتا ہے ۔

اے کنگال تو ہی آ ۔ کیونکہ تیرا بھلا ہوگا اور دیکھ لو مالامال ہو جائیگا اے روسی ۔ او مجوسی ۔ رومی ۔ یونانی ۔ ہندی ۔ چینی ۔ ستانتی اور سماجی ۔ دیانندی ۔ من لانے برہمو ۔ دیو سماجی ۔ سخت متکبر یہودی اور پھر بھی ۔ عیسائی ۔ سب نوں مترو مسلمانوں بھائیو آ ۔ جاؤ ۔ اب کچھ بہ تیار ہے ۔

اے بھائیو آؤ ۔ زندگی کے چشمے سے پانی پیو وہ صادق اور امین بلاتا اور منت دیتا ہے ۔ اے پیارو تم کیوں ہو بھٹکے اور بھٹکتے پھرتے ہو ۔ آؤ اور آب حیات منت لو ۔ تم سب اس کے ہو جاؤ ۔ اس کو پوجو اور تن من دھن سے زندہ خدا کے پوجنے والے بن جاؤ ۔ کیونکہ یہ ہی حق و واجب ہے ۔ اس میں دل لگاؤ ۔ تمہارا جب ہمیشہ کے لئے آنند ہو جاوے گا اسکی پوجا ۔ اوپاسنا اور عبادت سچے دل سے کھلے اور چھپے کرو سجدہ ۔ حمد ۔ تمجید ۔ ثنا ۔ اور تعریف اسی کو واجب ہے ۔ جہاں کرشن اور یسوع مسیح سرسبز کھلنے ۔ برکت پانے ۔ حاصل کرتے لہلہاتے شاداب نظر آتے اور اپنے ساتھیوں شاگردوں چیلوں کو حکم کرتے رہے ۔ انہوں نے ایک ہی لامبدل خدا کو پوجا اور زندگی گزارتے ہوئے بتایا اور ثبوت دیا ہے اور ان کی بشارت کامل رسول کے لئے ہمیشہ سے ہی جو آج کے دنوں تک الہامی کتابوں میں موجود چلی آتی ہے اور یہ کام قادر خدا نے کیا اور اسی پاک تعلیم کے اندر کھلے کھلے طور کر رکھا ہے اب کون ہے جو ان کا انکار کر سکے ۔ اس نام اور خاص کلام پر جملہ رسولوں کا ایمان تھا اور ہر زمانہ میں بیان کیا جاتا تھا ۔ جو اب تک کروڑ ہا ہوں اور ان گنت سینوں سے سرزد ہو رہا ہے ۔

اور یہ کوئی ناممکن امر نہیں ۔ بلکہ ممکن اور لابدی ہے ۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا اصلی حکم اور دلی منشا تھا اور ہے بھی ۔ کیونکہ یہ حقیقی دانش اور سچی دانائی ہے ۔ جو سب کو درکار ہے ۔

پس یاد رکھو کہ اسی کے وسیلے نجات ہے ۔ اور یہ ہی وجہ ہے ۔ کہ اس کے پاک قدموں پر ہماری جانیں ہیں ۔ تمام حمد اسی سچے واحد خدا کے لئے ہو جو کبھی نہیں بدلتا اور وعدوں کا وفادار اور کامل صادق ہے اسی کی ہمیشہ سچے ہو وے ۔ اور وہی جلال پاوے ۔ آمین ۔

(اب صادقوں کی روشنی کو کون روک سکتا ہے)

بعد ازاں اے پیارے

معزز ناظرین ! آپ کو معلوم ہو کہ یہ وہی بابو وارث الدین صاحب ہیں جو ڈاکٹر کلارک صاحب ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور باقی صاحبان کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مقابل عیسائی سوسائٹی کی جانب سے امرتسر مباحثہ کے وقت موجود ہو کر اسی موقعہ پر جانفشانی سے کام انجام دہ اور اپنی ساری سر توڑ کوششوں سے لگے ہوئے نظر آتے رہتے ۔

پس میں بابو وارث الدین عیسائی کے دروازے پر اسی غرض اور منشا کے لئے دراصل گیا تا کہ دینی گفتگو بھائیوں کے فائدہ کے لئے کی جاوے ۔

چنانچہ میں باہر کھڑا ہوا اور منشی وحید الدین میرے دوست اندر جا ہوئے ۔ خبر دی کہ ایک نوجوان آپ کو ملنے اور ملاقات کرنے اور خاص کر دینی بات چیت کرنے کی تمنا رکھتا ہے اور کہ بہتوں کا اور میرا دلی منشا یہی ہے کہ یہ بڑا کام جس کے لئے آپ وقف میں خدا کے لئے ہو وے ۔ اور کہ اس سے حفظ اٹھا دیں ۔ حق ظاہر ہو ۔ خدا اور یسوع سرفراز ہو اور جلال پاوے ۔ انہوں نے خوشی خوشی مجھے طلب کیا اور محبت سے ملنا چاہا ۔

پس میرے دوست نے مجھے خوشی سے پکارا اور للکارتے ہوئے اندر آنے کو کہا ۔

میں ۔ خوشی کی آواز پریم کے لہجے کو پاتے ہوئے اندر گیا ۔ صحن برآمدہ ۔ برآمدے سے کمرے میں ہوا ۔ سلام پریم سے کہا ۔

حاضرین ۔ سلام سلام ۔ آئیے آئیے جناب مولوی قادیانی صاحب

بابو وارث الدین ۔ نے سلام کا جواب ہنستی جبلت سے دیا ۔ اور انٹروڈیوس کیا اور پریم صورتی سے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا کرسیوں کی طرف اشارہ زبان و حرکات سے کیا ۔

میں نے ان کی ملنساری نیک خلقی سے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اسی فرش پر جس پر آپ کی نشست و برخواست میں کرسیوں سے زیادہ پسند کرتا اور اسی کو ترجیح دیتا ہوں ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصوف

جمعہ کا خطبہ

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء

حضرت امیر المومنین نے کمال مہربانی سے جناب اکمل صاحب کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرما کر جمعہ کے خطبہ میں تصوف پر تقریر فرمائی۔ جو ناظرین کے فائدہ کے واسطے درج ذیل ہے۔

الٓرٰ۔ کتٰبٌ انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید اللہ الذی لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض و ویل للکٰفرین من عذاب شدید (ابراہیم ع ۱)

تصوف کیا چیز ہے

یہ آیت میں نے اسی نقطۂ خیال پر پڑھی ہے۔ یہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا۔ فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گذرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جانے کا۔ مگر ایک اور جگہ پر فرمایا ہے۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فرمائی پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا۔ یہ بات قابل غور ہے حضرت جبرئیلؑ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے۔

اور پہلا سوال یہی کیا کہ یا محمدؐ اخبرنی عن الاسلام اسلام نام ہے فرمانبرداری کا۔ سارے جہان کو تو موقعہ نہیں کہ اللہ کی باتیں سنے اس لئے پہلے نبی سنتا ہے۔ پھر اوروں کو سناتا ہے۔ سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے اور اس سے فرمانبرداری کی راہیں سنے اور سیکھے۔ چنانچہ اس بنا پر نبی کریم صلعم نے یہ سمجھایا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی سر دست تم میرے تابع ہو جاؤ۔ اس کی تعمیل میں اسلام لانے والوں نے جیسا انہیں نبی کریم نے سمجھایا کیا۔

کلمہ سکھایا۔ کلمہ پڑھ لیا۔ نماز سکھائی تو نماز پڑھ لی۔ روزہ حج زکوٰۃ جسطرح فرمایا اسی طرح ادا کیا۔ یہ اسلام ہے۔ چنانچہ جبرئیل کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً۔

مگر چونکہ منافق لوگ بھی ایسی باتوں میں شریک ہو سکتے ہیں اس لئے اس سے آگے ایک اور مرتبہ ہے وہ یوں کہ جب انسان یہ اعمال کرتا ہے اور ان کے فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں تو پھر عقائد اس کے دل میں گڑ جاتے ہیں یہ ایمان کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آتے۔ تو آپ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں۔ اور اس طرح پر ان کو اسلام سے ایمان کا رتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نور میں آ جاتے۔ پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر وہ حضور نبوی میں آئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(میں نے کئی ڈاکوؤں سے پوچھا ہے کہ تمہیں کبھی رحم نہیں آتا تم کیسے حیرت انگیز بے رحمی کے کام کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ان رحم آتا ہے مگر تنہائی میں۔ لیکن جب ہم اپنے ہمجولیوں میں بیٹھتے ہیں تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے۔ یہ ان کی صحبت کی ظلمت کا اثر ہے) مواعیظ نبوی آہستہ آہستہ اثر کرتے رہتے ہیں۔ پھر اللہ کے احکام کی تعمیل کا شوق پیدا ہوتا ہے اور چونکہ احکام الٰہی کے مظہر اول ملائکہ ہوتے ہیں اس لئے ان پر ایمان لاتا ہے۔ جو اس کے دل میں پاک تحریکیں کرتے ہیں۔ تو یہ ان کی تحریکات کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد چونکہ ملائکہ کا تعلق شدید نبی سے ہوتا ہے اس لئے اس کی باتوں پر ایمان لاتا ہے اور ان کی تعمیل کرتا ہے وہ نبی کو پہلے بھی دیکھتا تھا۔ مگر وہ دیکھنا دراصل نہ دیکھنا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ینظرون الیک وھم لا یبصرون اس کے بعد اس کی معرفت بڑھتی ہے اور وہ نبی کو اس کی نبوت کی حیثیت سے پہچانتا ہے۔ تو اس کی کتاب کو پڑھتا ہے پھر جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لاتا ہے اور اس طرح اس کا ایمان آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ چنانچہ جبرئیل کے سوال ما الایمان کے جواب میں نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔

غرض جب مومن کفر و شرک کی ظلمات سے قوم کے رسوم قوم کے تعلقات بزرگوں کی یا دوستوں کی ظلمات سے صحبت نبوی کی برکات کے ذریعے نکلتا ہے۔ اور اس کے دل سے حب لغیر اللہ اٹھتی جاتی ہے تو پھر وہ اللہ جل شانہ کے سارے احکام کو شرح صدر سے مانتا اور اس کے لئے تمام ماسوی اللہ کے تعلقات توڑ دیتا ہے اور محض اللہ ہی کا ہو جاتا ہے۔ تو یہ تیسرا درجہ ہے جسے احسان کہتے ہیں۔

اور یہ مومن کی اس حالت کا نام ہے۔ جب اسے ہر حال میں اپنا مولیٰ گویا نظر آنے لگتا ہے اور وہ مولیٰ کی نظر عنایت کے نیچے آ جاتا ہے اور وہ غالباً اس کی رضامندی کے خلاف کوئی حرکت و سکون نہیں کرتا چنانچہ جبرئیل کے سوال اخبرنی عن الاحسان کے جواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ تو اللہ کی فرمانبرداری ایسی کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھتا تو یہ سمجھے کہ وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے مثال کے طور پر یہ دیکھ لو جب انسان کسی امیر یا بادشاہ کو اپنا محسن و مربی سمجھے تو پھر اس کے سامنے اور سب کچھ بھول جاتا ہے اور اس کے مقابل میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا یا مثلاً بعض لوگ مکان بنانے میں تو اس کی تعمیر کی فکر میں ایسے مبہوت ہو جاتے ہیں کہ گویا مکان میں فنا ہو گئے ہیں۔

مومن کو چاہیئے کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جاوے یہاں تک کہ اس کے بغیر اسے کوئی خیال نہ رہے۔ اس مرتبۂ احسان کو دوسرے لفظوں میں تصوف کہتے ہیں اور ان کا نام صوفی ہے لصفاء اسرارھم ونقاء اٰثارھم۔ ان کے دلی خیالات صاف ہوتے ہیں۔ اور ان کے اعمال میں کوئی کدورت نہیں ہوتی ان کا معاملہ اللہ سے صاف ہوتا ہے وہ خدا کے حضور احکام کی تعمیل کے لئے اول صف میں کھڑے ہونے والے ہوتے ہیں وہ اس دار الغرور میں دل نہیں لگاتے۔ چنانچہ تصوف کی تعریف میں فرمایا۔ التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود صوفی موت کی تیاری کرتا ہے۔ قبل اس کے کہ موت نازل ہو۔ ظاہری و باطنی طور پر پاکیزہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ تجارت و بیع اسکو اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں کرتی (رجالٌ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ) اصحاب صفہ انہی لوگوں میں سے تھے۔ یہ لوگ دن بھر محنت و مشقت کرتے اس سے اپنا گذارہ کرتے اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاتے اور پھر رات بھر روتے اور قرآن شریف کا مشغلہ۔

یہ قوم کس طرح تیار ہوئی

صحابہ میں تین گروہ تھے بعض ایسے کہ حضور نبوی میں آئے۔ کچھ کلمات سنے۔ کچھ مسائل پوچھے پھر چلے گئے اور بس۔ نماز پڑھ لی۔ زکوٰۃ دی روزہ رکھا۔ بشرط استطاعت حج کیا اور معروف امور کے کرنے اور نواہی سے رکنے میں حسب مقدور کوشاں رہے۔

اور بعض ایسے جو اکثر صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے رہتے۔ اس مخلوق کے اندر ایمان رچا ہوا تھا۔ سخت سے سخت تکالیف و مصیبت اور رنج کو اور اسے اعلیٰ درجہ کی راحت آرام اور سکھ میں ان کا قدم یکساں خدا کی طرف بڑھتا تھا۔

انہی لوگوں میں سے خواص ایسے تیار ہو گئے کہ خدا ان کا متولی ہو گیا مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا۔

قوم ھمومھم باللہ قد علقت

وہ ایسے لوگ ہیں کہ سارا خیال ان کا اللہ کا رہ جاتا ہے اور اس کے بغیر کسی کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں رکھتے۔ نبی کی اتباع وہ کرتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ اللہ نے حکم دیا۔ بیوی بچوں سے نیک سلوک بھی اسی لئے کرتے ہیں وہ دنیا کے کاروبار کرتے ہیں۔ چھوڑ نہیں بیٹھتے مگر یہ سب باتیں یہ سب کام ان کے للہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا

فمطلب القوم مولٰھم وسیدھم یاحسن مطلبھم للواحد الصمد۔

نبی کریم صلعم کس طرح تصوف کیطرف توجہ دلاتے تھے

سو اس بارے میں میں بتا چکا ہوں کہ پہلے اسلام سکھاتے تھے پھر ایمان بڑھتا جاتا تھا اور اخیر میں احسان کا درجہ تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ یعنے پہلے لوگوں کو احکام الٰہی سنا دے۔ بتا دیں ان کو کتاب وحکمت سکھائی جاوے پھر ان کا تزکیہ ہو۔ تین مرتبے ہیں۔ تیلوا۔ یعلمھم۔ یزکیھم۔ حدیث میں ان کو اسلام۔ ایمان۔ احسان سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

تزکیہ کس رنگ میں فرماتے۔ رسول کریمؐ جب اپنا فرمانبردار کسی کو دیکھتے۔ تو پھر اس کے لئے دعائیں کرتے اور اسی طرح پر اللہ کا فضل خصوصیت سے اس پر نازل ہوتا اور خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہو جاتا صحابہ میں بھی تین قسم کے لوگ تھے۔ ایک معلم۔ چنانچہ ابوہریرہؓ عبد اللہ بن عمرؓ۔ انس بن مالکؓ۔ یہ جس قدر لوگ ہیں احکام سناتے رہے۔

صحابہ میں سے بعض خواص ایسے تھے کہ ان سے بہت کم احادیث سناتے۔ جیسے خلفاء راشدین بالخصوص حضرت ابوبکرؓ۔ گو جو حدیثیں انہوں نے سنائیں۔ وہ ایسی جامع ہیں۔ کہ ان سے بہت سے احکام نکل سکتے ہیں۔

بعد اس کے جب لوگوں میں کمی آگئی۔ تو صحابہ کے آخری اور تابعین کے ابتدائی زمانے میں بادشاہ الگ ہو گئے اور معلم لوگ الگ۔ جو معلم اسلام کے تھے۔ وہ فقہاء کہلائے گویا ایکطرف بادشاہ تھے اور ایک طرف فقہاء۔ جن کے ذمے تعلیم کتاب اور تزکیہ یا احسان کا کام تھا۔ یہی اہل اللہ تھے۔ چونکہ ایک وقت میں دو خلفاء بیعت نہیں لے سکتے۔ اس لئے ان لوگوں نے بجائے بیعت کے کچھ نشان

اپنی خدمتگزاری کے مقرر کر لئے۔

مشہور پیر قافلہ جنیدؒ بغدادی۔ ایک دفعہ بچے ہی تھے۔ کہ کسی مجلس اولیاء کرام کی صحبت میں چلے گئے۔ جہاں محبت الٰہی پر مذکورہ ہو رہا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کیوں میاں لڑکے تم بھی کچھ بولو گے تو انہوں نے بڑی جرأت سے کہا کیوں نہیں اس پر انہوں نے کہا۔

ذاھب عن نفسہ۔ متصل بذکر ربہ۔
قائم باداء حقہ۔ ان تکلم فباللہ وفی اللہ وان تحرک فبامر اللہ۔ وان سکن فمع اللہ جس کے مختصر معنے یہ ہیں کہ صوفی وہ ہے جو اپنا ارادہ سب چھوڑ دے۔ کام کرے مگر خدا کے حکم سے۔ ہر وقت خدا کی یاد سے اس کا تعلق وابستہ ہے وہ بیوی سے صحبت کرے مگر اس لئے کہ عاشروھن بالمعروف کا حکم ہے۔ کھانا کھاتا ہے۔ مگر اس لئے کہ کھانا خدا کا حکم ہے یہ بڑا سخت مجاہدہ ہے۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ آٹھ پہر میں انسان کئی بار فیل ہو جاتا ہے۔ الا من عصمہ اللہ۔ غرض وہ شخص اللہ کے تمام احکام ادا کرتا ہے۔ جب بولتا ہے تو خدا کی تعلیم کے مطابق۔ چلتا ہے تو اللہ کے حکم سے۔ ٹھہرتا ہے تو اللہ کے ارشاد سے۔

یہ سن کر سب شیخ اٹھے کہ یہ عراقی لڑکا تاج العارفین نظر آتا ہے۔ ان کے اتباع بہت لوگ نظر آتے ہیں۔

غرض معلمین سے ایک گروہ تو فقہاء کا تھا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ داؤد۔ امام بخاری۔ اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ یہ سب لوگ حامی اسلام گزرے ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں کا ہاتھ خوب بٹایا۔

دوسرا گروہ متکلمین کا ہے۔ جن میں امام ابو المنصور الماتریدی الامام ابو الحسن الاشعری۔ ابن حزم۔ امام غزالی۔ امام رازی۔ شیخ تیمیہ۔ شیخ ابن قیم رحمہم اللہ ہیں۔

تیسرا گروہ جنہوں نے احسان کو بیان کیا ہے۔ ان میں سید عبد القادر جیلانیؓ بڑا عظیم الشان انسان گزرا ہے۔ ان کی دو کتابیں بہت مفید ہیں۔ ایک فتح الربانی دوم فتوح الغیب دوسرا مرد خدا۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہے۔ جنہوں نے عوارف لکھ کر مخلوق پر احسان کیا ہے۔ تیسرا آدمی جس کے بارے میں بعض علماء نے جھگڑا کیا ہے۔ مگر میں تو اچھا سمجھتا ہوں۔ شیخ محی الدین ابن عربی ہے۔ پھر ان سے اتر کر امام شعرانیؒ گزرے ہیں۔ پھر محمد انصاریؒ ہیں۔

ہزار صدی کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب ہیں۔ مجدد الف ثانیؒ شاہ رحمانیہ ان لوگوں نے اپنی تصنیف پر زور دیا ہے۔ مگر صرف روحانیت

سے ہندوستان میں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام سکھایا ہے ان میں حضرت معین الدین چشتی ہیں۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی ہیں۔ حضرت فرید الدین شکر گنج ہیں۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ہیں۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی ہیں رحمہم اللہ۔ یہ سب کے سب خدا کے خاص بندے تھے ان کی تصانیف سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کو قرآن شریف و احادیث سے کیا محبت تھی۔ نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا تعلق تھا۔ یہ ملفوظات تھی۔ شاید محبت سے دوجوان میں سے کسی کے ساتھ نقار رکھتا ہو۔ یہ باتیں میں نے علیٰ وجہ البصیرت کہی ہیں۔

ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔

یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔

باوا نانک صاحب کی پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق

ہمارے پاس ایک مراسلت پہنچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوا صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ وہ مراسلت ذیل میں درج ہے۔ چونکہ وہ جنم ساکھی جس کا حوالہ دیا گیا ہے ان دنوں یہاں ہمارے کسی دوست کے پاس موجود نہیں ہے اس واسطے ہم خود اس کو کتاب میں دیکھ نہیں سکے امید ہے کہ ہمارے وہ دوست جو گورمکھی جانتے ہیں۔ اور اس کتاب کو مہیا کر سکتے ہیں۔ اصل موقعہ پڑھ کر اس کی تصدیق سے ہمیں مطلع فرماویں گے۔

ماموران الٰہی کا نشان اور حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی اور اس کا پورا ہونا

ماموران الٰہی کی پکی سڑک پختہ طریق اور مسلم راہ دعوت حق کے علاوہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ماقبل کی تصدیق کرنے میں اور اپنے مابعد کی نسبت بشارت دیتے ہیں۔ ہمارا بالصدق مصدق المرسلین شاہد ہے۔

اس موقعہ پر احمدی بہائیون کے ازدیاد ایمان کے واسطے اور عوام بالخصوص غیر احمدی اور سکھ بہائیون کے لئے حجتاً اور توضیحاً ایک نشان کا عرض کرنا مقصود ہے۔ جو کہ لالہ سنت لال و دیوان چند صاحبان چک نمبر ۴۳ نے نیک نیتی اور فراخدلی نیز بڑی مسرت اور بشاشت سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کی نسبت پڑھ کر سنایا اور لکھوایا کہ گرو صاحب کو ایک سنت کے ساتھ سوال جواب کا اتفاق ہوا۔ جس سے اس کے رفیق اور خادم مردانہ نے ایک امر کو دریافت کیا۔ جو ذیل میں بجنسہ نقل ہے۔ وہو ہذا۔

مردانہ کہیا جو نرنکار وچ تے آپ وچ کوئی فرق نہین تان گرو جی کہیا۔ مردانیا کرتارون سبھے بارسے اکو بیٹھے ہین۔ پھر مردانہ کہیا گرو بھگت کبیر جیہا بھی کوئی بھگت ہوسی۔ تان سری گرو نانک صاحب نے کہیا مردانیا اک جٹیٹہ ہوسی۔ پر اساں تھیں سو برس پچھے آوسی اک نرنکار دی آن رکھسی۔ تان مردانہ کہیا کیڑی تہائین ہوسی تے کیڑے ملک وچ ہوسی۔ تان گرو جی کہیا مردانیا وٹالے دے پرگنہ وچ ہوسی۔ سُن مردانیا نرنکار دے بھگت اکو روپ ہوندے ہین۔ پر کبیر نالون وڈا ہوسی۔ سری گرو جی نے مردانہ آگے ایہہ بہت نون ایہہ گلان کردے چلے گئے۔ جنم ساکھی صفحہ ۲۵ چہاپہ ٹائپ۔

اگر کوئی شخص سو سال سے بعد کو چند سال ہی سے ابتدا اپنے خیال مین رکھ کر محدود کرے تو یہ حد بندی اس کا اپنا خیال ہے بات صاف ہے۔ سو سال سے بعد کے زمانہ کو بشر نے محدود نہین کیا اور نہ سو سال سے بعد سے آج تک کوئی جماعت تحصیل بٹالہ سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کا ایسا مصدق گزرا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود مغفور علیہ الصلوۃ والسلام و نے علیٰ مطاعہ و علے آل ہما دائماً ابداً۔ عاجز بدہلوی حال وارد چک ۴۳ جنوبی علاقہ سرگودہا

حضرت خواجہ صاحب راولپنڈی مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واقعہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ لاہور ... راول پنڈی مین تشریف لائے اور ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن ... کے زیر انتظام بروز ایت وار واقعہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۱ء کو بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ایک بڑا پُر اثر لکچر اسلامیہ سکول راول پنڈی مین سوانح عمری جناب سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دیا۔ اور اس کا اصل موضوع حاضرین جلسہ کی تعداد غالباً پانچ چھ سو تھی۔ بڑے بڑے جنٹلمین لکچر مین موجود تھے۔ خواجہ صاحب کے لکچر سے کمرہ مین ایسا سکوت تھا اور حاضرین کے دل پر لکچر کا ایسا اثر ہوا۔ کہ ہر ایک فرد بشر کے مونہہ سے واہ واہ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ لکچر ۵ بجے تک رہا مگر کچھ حصہ لکچر کا رہ گیا۔ حسب التجا وسکنان راول پنڈی خواجہ صاحب نے دوسرے دن بوقت ۳ بجے کے بقایا لکچر کا وعدہ کیا۔

چنانچہ چار بجے لوگ جمع ہوگئے۔ الا باعث اس کے پریذیڈنٹ صاحب قاضی سراج الدین تشریف نہین لائے تھے۔ لکچر پورے وقت پر شروع نہ ہوسکا۔ پہلے دو طالب علمون نے بعد سنانے ایک رکوع قرآن شریف ایک حافظ کی ایک نعت پڑھی۔ بعد اس کے چند منٹ مولوی عبد اللہ صاحب متوطن کشمیر نے تھوڑا سا وعظ سنایا۔ اخیر مین خواجہ صاحب نے لکچر شروع کیا اس لکچر کے پریذیڈنٹ آغا محمد حسین صاحب تحصیلدار راول پنڈی تھے خواجہ صاحب نے بڑی اعلےٰ درجہ کی تقریر کی۔ حاضرین کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ اون کی خواہش ہوئی کہ اور لکچر بھی سنین گویا راول پنڈی مین خواجہ صاحب کے لکچر کی ایسی شہرت اور کامیابی ہوئی ہے کہ تحریر سے باہر ہے امید کہ جناب اخبار مین شائع کردینگے کرم الٰہی احمدی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جوگی سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

خواجہ صاحب لکچر کا اصل موضوع یہ تھا کہ بلحاظ اخلاق فاضلہ و قوت قدسیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانی کمالات کا انتہائی نقطہ علمی اور عملی طور پر اگر دنیا مین تلاش کی جاوے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمام دنیا کے راستباز خواہ وہ عرب مین ہوئے یا ہند مین یا دنیا کے کسی گوشہ مین ان کو اظہار خصائل کے لئے اتم طور پر ایسا موقع نہین ملا جیسا کہ نبی کریم کو تمام حالات کے تحت اعلےٰ درجہ کے اخلاق حکمت شجاعت۔ عفت عدالت کے اظہار کا موقع ملا۔ لہذا آپ خاتم النبیین والمرسلین ہین اور آپ کے سوا تمام انسانون کے لئے کوئی قابل پیروی نمونہ نظر نہین آتا۔ کیونکہ ان کے لیکٹر مین تمام انسانی قوار کی تکمیل کے لئے آبپاشی کا ذریعہ موجود نہین۔ کرم الٰہی احمدی۔ راولپنڈی

غلط سکہ ضرب پر انعام؟

ایک صاحب دریافت کرتے ہین کہ جس ضرب سکہ سرکاری مثلاً روپیہ یا دونی پر تاج شاہ بجائے اوپر کے نیچے کی طرف ہو۔ مشہور ہو رہا ہے کہ ایسا سکہ سرکار انعام دے کر واپس لے لیتی ہے اگر یہ بات درست ہے۔ تو کس سرکاری حاکم سے اس کے متعلق صحیح حالات معلوم ہوسکین گے۔ ہمارے خیال مین تو یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے اگر کوئی سکہ ایسا غلط ضرب ہوگیا ہو تو وہ جاری نہین ہوسکتا۔ بہر حال کسی صاحب کو کچھ معلوم ہو تو سائل کی اطلاع کے واسطے مطلع فرماوین۔

قادیان کی بڑی ضرورتین

تمدن مین سب سے پہلے انسان کو خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کے لئے ضرورت ہے۔ آٹے۔ ایندھن۔ روٹی پکانے کی یا پکی پکائی روٹی کے مل جانے کی اور مکانات کی اور جہان تک مین دیکھتا ہون۔ ان چارون چیزون کے لئے۔ مہاجرین کی ایک مختصر جماعت کو جس قدر تکلیف پیش آسکتی مین یا آرہی ہین اس کا اندازہ کچھ وہی دل کرسکتے ہین جن پر گذر رہی ہے

بعض صوفیاء (خواہ وہ نام ہی کے ہون) اپنے تصوف کی جنرہ بھی سمجھتے ہین کہ وہ طیب کہانا نہ کہائین اس لئے جب کبھی دودھ یا گوشت ان کے سامنے آتا ہے تو وہ اس مین راکھ یا مٹی [illegible] [illegible] تاکہ نفس کو مزا حاصل نہ ہو۔ اگر یہ راہ سیدھی [illegible] تو [illegible] [illegible] کیونکہ [illegible] کے ملانے مین بڑی [illegible] کام لیا جاتا ہے المجاتی ہے اور دوسری چیزین جو ہستے الوسع ایسی ہی مہیا کرکے دی جاتی ہین۔ جن مین نفس بضرورت شرعی سے زیادہ احتیاط حاصل نہ کرسکے۔

مال نہ ہونے کی وجہ سے ایندھن کا یہ حال ہے کہ باہر سے کچھ لوگ ادھر ادھر سے کچھ لکڑیان لاتے ہین اور کچے کچے گشت لگا کر ضرورتمندون کو جلاتے ہین اور پھر مونہہ مانگی قیمت پاتے ہین اور بلا مبالغہ ایک روپیہ کا مال چار روپیے مین دے جاتے ہین۔ روٹی پکانے کے لئے کوئی تنور نہین اور یہان خدا جانے کیا طریق ہے کہ گجرات۔ شاہ پور سیالکوٹ کے اضلاع کی طرح روٹی ماچھیون کے گھرون مین نہین پکتین بلکہ ہندون کی طرح گھر گھر مین علیحدہ تنوریان ہین اس سے گھر والون کو بوجہ بیماری یا ضعف یا عدیم الفرصتی یا اکلاپے کے جو کچھ تکلیف ہے وہ تو ہے ہی مگر جو لوگ تو مہمان ہون نہ بوروڈر ان کو کہانا لینے مین جو دقتین ہین وہ بھی ناگفتہ بہ ہین مکانون کا یہ حال ہے کہ منہ مانگا کرایہ دینے کو تیار ہین مگر مکان حسب خواہش تو کجا برائے رہائش بھی نہین ملسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان مشکلات کو حل کرے مگر جماعت کے اہل ثروت یا تجارت پیشہ اصحاب اگر توجہ فرماوین تو منافع حاصل کرنے کے علاوہ عند اللہ ماجور بھی ہون ایندھن کی تجارت کے لئے میدان بالکل صاف ہے اگر کوئی صاحب ہمت کرین۔ آٹا پیسنے کی کل منگوانے کا عمدہ موقعہ ہے اگر کوئی حضرت جرأت کرین مگر یہ سعادت غالباً کسی ہندو کی قسمت مین لکھی ہوئی ہے کوئی نانبائی یہان بہ نیت ہجرت آجاوے تو اسے انشاء اللہ نفع مند کام کرنے کا کافی موقعہ ہے۔ کوئی [illegible]

رسید زر

۲۰ر دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب سید غلام حسین صاحب عـ ۸۶ للعہ
جناب خدا بخش صاحب عـ ۱۹۶۹ عمہ
جناب سید منظور عالم صاحب عـ ۱۹۹۴ عمہ
جناب احمد شیر خانصاحب عـ ۸۷۳ عا
جناب عبد العزیز صاحب عـ ۱۲۱۳ عا
جناب گل محمد صاحب عـ ۱۸۳۳ عا
جناب الیس نصر احمد صاحب عـ ۲۱۹۳ للعہ
جناب الہی بخش صاحب عـ ۱۱۱۸ للعہ
جناب غلام رسول صاحب عـ ۱۱۱۱ للعہ
جناب عبد الرزاق صاحب عـ ۱۴۱۸ للعہ
جناب چوہدری غلام حیدر صاحب عـ ۱۱۶۹ للعہ
جناب میر عابد علی شاہ صاحب عـ ۱۱۶۵ للعہ
جناب غلام محمد صاحب عـ ۱۶۸۳ للعہ
جناب فیروز علی صاحب عـ ۲۹۶ للعہ
جناب بدر الدین صاحب عـ ۱۹۱۸ ے
جناب جلال الدین صاحب عـ ۱۶۸۰ عا
جناب عبد اللہ صاحب عـ ۱۹۵۳ عا
جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب عـ ۱۹۵۸ للعہ
جناب شمس الدین صاحب عـ ۱۴۱۴ للعہ
جناب حکیم سرفراز حسین صاحب عـ ۲۵۰ للعہ
جناب محمد سعید الدین صاحب عـ ۹۶۸ للعہ
جناب محمد نصر اللہ خانصاحب عـ ۱۶۸۶ للعہ
جناب ابو الخیر نیر محمد صاحب عـ ۲۱ للعہ
جناب غلام محمد اختر صاحب عـ ۱۶۴۴ للعہ

۲۲ر ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب زین الدین وابراہیم صاحب عـ ۶۱ للعہ
جناب حاجی سید یوسف صاحب عـ ۱۱۷ عا
جناب سید فخر الاسلام برائے امانت علی صاحب عـ ۱۰۴۷ ے
جناب مہر الدین صاحب عـ ۲۱۱۳ عا
جناب عبد اللہ خانصاحب عـ ۸۸۳ عا
جناب سید رسول بخش صاحب عـ ۸۸۲ عا
جناب نور الدین صاحب عـ ۲۰۸۳ للعہ
جناب سلیمان صاحب عـ ۱۸۸۲ للعہ
جناب شاہ محمد صاحب عـ ۱۲۶۱ للعہ
جناب محمد احسان الحق صاحب عـ ۲۴۱۷ للعہ

جناب دولت خانصاحب عـ ۱۶۹۴ للعہ
جناب عبد المجید خانصاحب عـ ۱۰۳۲ للعہ
جناب وڈہاوا صاحب عـ ۱۰۱۰ للعہ
جناب مرزا عبد الکریم صاحب عـ ۲۲۵ عا

۲۳ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب عیسٰے صاحب عـ ۶۹ للعہ
جناب محمد الدین صاحب عـ ۵۰۱ عا
جناب میاں محمد صاحب عـ ۱۲۲۴ للعہ

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب شیخ عبد الرحمن صاحب عـ ۱۴۱۴ للعہ
جناب احمد الدین صاحب عـ ۶۴۴ عا
جناب اللہ دتا صاحب عـ ۵۹۸ للعہ
جناب غفار جو صاحب عـ ۵۵۹ عا

۲۷ر دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب سرفراز خانصاحب عـ ۱۵۹۲ عا
جناب محمد فاضل صاحب عـ ۱۷۱۰ للعہ
جناب میاں نبی بخش صاحب عـ ۲۲۲۶ للعہ
جناب شیر بہادر خانصاحب عـ ۱۵۹۵ للعہ
جناب شیخ فضل صاحب درگاہی عـ عمہ
جناب محمد حسین صاحب عـ ۱۴۸۹ للعہ
جناب محمد یسین صاحب عـ ۲۴۴۸ عا
جناب عمر الدین صاحب عـ ۲۱۱۸ للعہ

۲۸ر دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب حافظ فضل احمد صاحب عـ ۱۲۴ عا
جناب مرزا عبد الغنی صاحب عـ ۱۹۹۲ عا
جناب غلام احمد خانصاحب عـ ۳۷۶ عا
جناب مولوی عمر الدین صاحب عـ ۱۹۲۵ عا

۲۹ر دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب رحیم بخش صاحب عـ ۲۲۲۹ عا
جناب فضل محمد صاحب عـ ۲۴۰ ۱۲ر

۳۰ر دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب مہر الدین صاحب عـ ۲۲۴۴ عا

۷ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب جمال الدین صاحب عـ ۲۸۲ ے
جناب غلام حیدر صاحب عـ ۲۰۵۵ عا
جناب قدرت اللہ صاحب عـ ۲۴۳ عا
جناب محمد عبد اللہ صاحب عـ ۱۳۰۴ للعہ

جناب حسین محمد صاحب عـ ۱۹۹۰ ے
جناب محمد احمد علیخان صاحب عـ ۱۳۵۰ عا
جناب رسول بخش صاحب عـ ۴۸۲ عا
جناب محمد فضل الدین صاحب عـ ۲۲۹۸ للعہ
جناب محمد محسن صاحب عـ ۱۸۱۶ للعہ
جناب غلام محمد صاحب عـ ۱۸۶۹ للعہ
جناب سید حیات علیشاہ صاحب عـ ۱۹۲ للعہ
جناب غلام حیدر صاحب عـ ۱۶۹۶ للعہ
جناب غلام امام صاحب عـ ۱۴۵۳ للعہ
جناب مرزا محمد احسن بیگ صاحب عـ ۵۰ للعہ
جناب غلام اکبر خاں صاحب عـ ۲۰۸۴ للعہ
جناب محمد صدیق صاحب عـ ۲۰۸۴ للعہ
جناب اکبر علی صاحب عـ ۱۳۳۵ للعہ

۸ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب عـ ۵۳ للعہ
جناب فتح محمد صاحب عـ ۷۸۵ عا
جناب شیخ الدین صاحب عـ ۱۸۳۷ عمہ
جناب نور احمد صاحب عـ ۲۲۶۲ ۸ر
جناب معراج الدین صاحب عـ ۲۲۷۱ ۸ر
جناب پیرانداتا صاحب عـ ۱۰۹۱ / ۲۱۷۷ عمہ
جناب مولا بخش صاحب عـ ۲۱۲۹ للعہ

۹ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب خدا بخش صاحب عـ ۹۱۲ عا

۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب احمد حسین صاحب عـ ۱۱۷۵ عا
جناب عبد العزیز صاحب عـ ۱۷۵۲ للعہ
جناب علی محمد صاحب عـ ۳۱۵ عا
جناب عمر الدین صاحب عـ ۹۳۰ صہ
جناب گلاب دین صاحب عـ ۷۳۵ ۵ر
جناب نعمت علی صاحب عـ ۲۱۶۵ عمہ

۱۱ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب فضل الٰہی صاحب عـ ۱۹۴ ے

۱۲ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب محمد طالب صاحب عـ ۱۹۷۲ للعہ
جناب مولوی فضل حق صاحب عـ ۲۰۴ عا
جناب میاں عطر الدین صاحب عـ ۲۴۵۱ عا

۱۳ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب سلطان علی صاحب عـ ۱۰۲۹ ے
جناب فیض احمد صاحب عـ ۲۴۳۲ ے
جناب قاضی ثناء اللہ صاحب عـ ۲۴۴۵ عا
جناب مرزا رسول بیگ عـ ۲۷۷۲ عا
جناب عنایت اللہ صاحب عـ ۲۲۱۱ للعہ

التجاء دعاء

(۱) برادر عبد الرحیم صاحب پشاوری امتحان میں کامیابی کیلئے۔
(۲) برادر محمد شفیع اوجلہ ملازمت کیلئے۔
(۳) برادر محمد شاہنواز فیروزپور حسنات دین و دنیا کیلئے۔
(۴) برادر فقیر علی سکھر بعض پریشانیوں سے نجات کیلئے تمام بھائیوں سے توجہ

۱۴ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب بابو عطاء الٰہی صاحب ۱۱۱ للعہ
جناب محمد عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ عا

۱۵ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب شیخ محمد حسین صاحب ۲۴۴۳ للعہ
جناب میاں حبیب احمد صاحب ۲۴۴۵ للعہ
جناب بقا محمد صاحب ۲۴۴۸ عا

۱۷ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب غلام حسین شاہ صاحب ۲۰۳۴ / ۲۱۶۶ ے
جناب خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعہ
جناب عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ عا
جناب امیر علی شاہ صاحب ۱۴۱۷ للعہ
جناب فقیر علی صاحب ۱۶۲۳ للعہ

۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب مفتی غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ عمہ

۱۹ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب غلام دستگیر صاحب ۲۱۶۲ / ۱۱۰ بقایا للعہ
جناب محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عا
جناب اسد اللہ صاحب ۵۹۲ للعہ
جناب الٰہی بخش صاحب ۲۴۴۶ عمہ
جناب علی بخش صاحب ۱۷۱۲ للعہ

۲۰ر جنوری ۱۹۱۰ء

علاؤالدین صاحب برائے دریا طلب عمہ
جناب نواب الدین صاحب ۲۹۰ عا
جناب دادا بخش صاحب ۱۵۸۹ عا
جناب تیمور صاحب ۱۲۰۱ عا
جناب نثار احمد صاحب ۲۲۹۷ عا

۲۱ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ عا
جناب محمد امیر صاحب ۵۷۳ للعہ

۲۲ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب عبد الغنی صاحب ۱۷۹ للعہ
جناب محمد فضل حق صاحب ۲۴۵۰ للعہ

۲۴ر جنوری ۱۹۱۰ء

جناب میاں رحمت اللہ صاحب ۲۱۷۴ / ۱۸۴ عا
جناب محمد دین صاحب ۲۲۱۸ عا
جناب علی محمد خان صاحب ۲۴۳۹ عا
جناب عبد الواحد صاحب ۵۷ بقایا عا
جناب میاں عبد الغنی صاحب للعہ

۲۲ر جنوری ۱۹۱۰ء شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد کا انتقال ہوگیا ہے مرحوم ۱۸۔ ذی الحجہ ۱۲۴۶ھ کو تولد ہوئے اور اس طرح بیاسی سال عمر میں انتقال کیا۔ اردو زبان کے زندہ جاوید مصنفوں میں آپکا پایہ بڑا اعلٰے ہے۔

۱۵۔ جنوری کو گیا میں، ڈاکو گرفتار ہوئے۔ تلاشی کے وقت، سیر زیورات سونے کے اور پانسو اشرفی۔ تین تلوار ایک پیش قبض۔ ایک کمند۔ دو گٹھے کپڑا اور کچھ نقد روپیہ برآمد ہوا۔ دریافت کرنے سے دریا میں سے کثیر مقدار زیورات سونے چاندی کی دو اینٹیں اور بہت سی مختلف چیزیں برآمد ہوئیں۔ سب مال و اسباب کوئی دو لاکھ روپے سے زیادہ کا ہوگا۔ ڈاکو حوالات میں ہیں۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے دس ہزار، ۷۴ مرے۔ صوبجات متحدہ میں ۴۲۹۵۔ پنجاب میں ۱۱۰۷۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۶ روپیہ
ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم با تو گر آئی چہ باور قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۱۶ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۶ پھاگن سمہ ۶۷

(جلد ۹)

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✦

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند راست
منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

تمام قیمت پیشگی اخبار سالانہ بلا ضمیمہ ۳ روپیہ معہ ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی للعہ بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ ہوگی ہاں جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

یہ الفاظ تھے جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اِن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنبی واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور

(کتبہ عبدہ محمد امین عفی عنہ)

ربانی پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شایع ہوا۔

دین الحق یا ہمارا مذہب

ناظرین! یہ وہ دُر بے بہا اور تحفہ دل رُبا ہے۔ جو احمدی احباب کے لئے مدت کے غور و تجربے کے بعد ایکسال کی محنت مین ناچیز خادم الحق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ عقائد و مذہب و تعلیم کو حضور ممدوح کی کل تصنیفات و تحریرات و تقریرات سے اخذ کرکے بلفظہٖ مندرجہ بالا عنوان نام رسالہ مین جمع کر دیا ہے ضخامت دس جزو سے زیادہ کاغذ چکنا ولایتی تقطیع ۲۲x۱۸ چھپائی و لکھائی عمدہ بفضل آلہی چھپکر طیار ہے ایسے مکمل مجموعے کی جس قدر اہل سلسلہ کو ضرورت تھی وہ کسی بزرگ سلسلہ سے مخفی نہین اب ہر ایک واجب التعظیم اور ذی مقدرت اصحاب کا فرض ہے کہ بہت اس کو غیر احمدیون مین پہونچاوین اور کم از کم ایک ایک نسخہ اس کا اپنے پاس رکھین کیونکہ ضرورت کے وقت یہ بڑا کام دے گا۔ قیمت بے جلد عہ۔ مجلد ۱۰؍ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ درخواستین پتہ ذیل پر بلا تامل بھیجدین۔ دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔

عاجز قاسم علی اڈیٹر اخبار الحق دہلی ترا ہا بیرم خان پرانی منڈی پھول

ملانون کے لطائف

موضع مُدین آجکل طاعون پھیل ہوئی ہے برادر محمد یعقوب صاحب احباب سے درخواست دُعا کرتے ہین اور اپنے موضع کے متعلق انہون نے چند عجیب باتین لکھی ہین کہتے ہین کہ جب سے مدین مباحثہ ہوا تہا اور مولوی ثناء اللہ کو ایک معقول رقم مل گئی تھی اکثر مولوی یہان آتے رہے اور احمدیون کے برخلاف وعظ کرکے چندے حاصل کرتے رہے لیکن رفتہ رفتہ وہ جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ حال مین ایک مولوی آیا اور اس نے بہت وعظ کیا اور علماء کی خدمت نہ کرنے کے سبب نمازیون کا دوزخ مین جانا ہی بیان کیا۔ مگر اُسے صرف چار روپے ملے کسی نے اُسے کہا کہ مولوی صاحب آپ کیون دربدر پھرتے ہین ایک جگہ بیٹھ جاوین خدا رزق دیگا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کو حکم دیا تہا کہ باہر جاکر وعظ کرین۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے اس واسطے علماء سے دعا کی گئی کہ ان کی روزی شہر بشہر تقسیم ہو جاوے لہذا ناچار ہمین شہر بشہر پھرنا پڑتا ہے۔ ایک شادی کے موقعہ پر ایک مولوی کو طیار کیا گیا کہ مخالفت احمدیت کے وعظ کرے قدرت خداوندی لوگون کو یاد نہ رہا کہ مولوی صاحب کو روٹی کھلائین۔ اس پر وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور وعظ نہ ہوا۔

گائے کا گوشت کی ممانعت نہین ہے

مولوی محمد علی صاحب چک ۱۱۱ کے استفسار کے جواب مین عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود نے احمدی بلیدان کو لحم البقر سے منع نہین فرمایا! اگر ہندو صاحبان اس شرط کو منظور کر لیتے کہ وہ ہمارے بزرگون کو مان لیتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کا جن کا قرآن شریف مین ذکر ہے نبی ہونا تسلیم کرکے ہمارے ساتھ صلح کر لیتے تو ہم ان کی خاطر گائے کے گوشت کا استعمال چھوڑ دیتے اور ہندو مسلمانون کی صلح ہو جاتی مگر انہون نے ایسا نہین کیا اس واسطے لحم البقر کے چھوڑنے کی نوبت نہین آئی۔

اصل الفاظ پیغام صلح کے یہ ہین "پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سچا نبی مان لین اور اُنپر ایمان لاوین۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جاوے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہین۔ ہم پر واجب نہین کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں"

ایک نئی کتاب

لجۃ النور

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کی ایک تصنیف بزبان عربی جس مین بین السطور ترجمہ فارسی کیا گیا ہے اور حضرت اقدسؑ کے وقت مین شائع نہ ہوئی تھی اب شائع کی گئی ہے احباب جلدی منگوائین۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ۳؍ ملنے کا پتہ۔ مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدسؑ قادیان گورداسپور

قادیان کے آریہ اور ہم

یہ کتاب ختم ہو گئی تھی اور کہین نہ ملتی تھی اور اکثر درخواستین آتی رہتی تہین اس واسطے دوبارہ اسی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ۳؍ ہے درخواستین بنام مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدسؑ آنی چاہئین۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم

مطبع بدر یا دفتر میگزین یا میر مہدی حسین صاحب جو براہین احمدیہ ہر چہار جلد فروخت کرتے ہین وہ حضرت اقدس کی سب سے پہلی تصنیف چہار جلد مکمل ہے بعد مین جو کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم حضرت نے لکھی تہی اور پہلی کی نسبت چھوٹی تقطیع پر حضور کے وصال کے بعد شائع ہوئی ہے وہ الگ کتاب ہے پہلی چار جلدون مین شامل نہین ہے۔ مہتمم صاحب کا خیال ہے کہ لفظ مکمل سے کسی کو غلطی لگ سکتی ہے اس واسطے اطلاعاً سطور لکھی گئی ہین۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی قیمت ۱۲؍ ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر چارلس نارمن عبداللہ جان جو ایک نومسلم انگریز تھے کوہ منصوری پر انتقال فرما گئے ہین اور آپکی تجہیز و تکفین شرع اسلام کے مطابق عمل مین آئی ہے مرحوم ۱۸۹۵ء مین سفولاک رجمنٹ کے ساتھ ہندوستان مین آئے تھے اور پہلے پنشن پر وقت تک فوجی خدمات ادا کرکے ریلوے مین ملازم ہو گئے تھے۔ آپنے اپنے بچون کے لئے کافی روپیہ بطور ترکہ چھوڑا ہے۔ مرحوم کے دو لڑکے جو باپ کی طرح مسلمان ہین۔ آجکل انگلستان مین انجینئری کی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ ہماری دُعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے ورثاء کو صبر جمیل عنایت فرما دے۔ اور مسٹر عبداللہ جان کی نیک مثال دوسرے انگریزون اور عیسائیون کے لئے ایک نمونہ ہو۔ اسے مولیٰ انسان کو خدا ماننے والون کی آنکھین کھول اور اُنپر آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچائی ظاہر فرما۔ آمین ثم آمین۔

میری ایک اپیل

اخبار بدر کی خدمت مین

پچھلے ہفتے مین نے اپنے بدر کے معزز ناظرین کو اخبار کے خریدار بڑھانے اور اپنے زندگی بقایا کو جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تہی اب مین پھر اسی آرزو کو لیے کر آپ صاحبان کی خدمت مین پہونچتا ہون اور یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہون کہ آپنے بدر کے لئے اب تک کیا کوشش کی ہے۔ مہربان من! اگر آپ بدر کو باقاعدہ مین وقت پر اعلیٰ مضامین کے ساتھ ہر جمعہ اپنی میز پر دیکھنا چاہتے ہو۔ تو ضرور کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت کے ساتھ بھیجو ہم وعدہ کرتے ہین کہ ایسے خریدار کو معہ ضمیمہ دس روپے سالانہ مین اخبار دین گے اور بلا ضمیمہ ۴ روپیہ مین۔ مین انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو یاد دلاتا رہون گا۔ اور جو صاحب خرید اریہا کرین گے۔ ان کا نام نامی انشاء اللہ اسی کالم مین چھپتا رہیگا۔

قادیان کی بڑی ضرورتین

پچھلے ہفتے مین نے عرض کیا تہا۔ کہ ایک قصاب احمدی یہان گوشت کی دوکان کھولے جو خوش معاملگی کے ساتھ اچھا گوشت دے اور یہ کہ ایندھن آٹا تندور کے لئے خاص انتظام ہونا چاہئیے امید کرتا ہون کہ اس کے متعلق بیرونجات مین کوئی نہ کوئی تحریک ہو رہی ہوگی اور عنقریب مین اپنی کوشش کا پھل دیکھون گا۔ اور **ایک احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی** کی بنا رکھی جاویگی۔ جو کہ مشترکہ سرمایہ سے کام کرے گی جو پانچ پانچ روپے کا حصہ ایک غریب بہی ڈال سکتا ہے اور اگر نیک نیتی۔ اخلاص۔ ایثار استقلال۔ دانشمندی۔ خوش معاملگی کے ساتھ کام کیا جاوے۔ تو پھر منافع بھی ہوگا۔ باہر کے لوگ اس خصوص مین صاحبزادہ محمود احمد صاحب سے خط و کتابت کرین۔

درخواست دُعا

ہمارے مکرم حکیم فضلدین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہین لہذا احباب ان کے لئے دُعا فرماوین کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطاء فرماوے۔ آمین

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہوداً

استوی علی العرش

استوی اور عرش دو لفظ ہیں جن کے متعلق لغت عرب میں کوئی دقت نہیں۔ صحابہ کرام میں ان کے متعلق کوئی غیر معمولی جھگڑا نہیں ہوا۔ مگر متاخرین میں اس پر بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔

استوی کے معنے علیٰ - ظہر - استقر - الفاظ محدود ہوتے ہیں اور واقعات غیر محدود اس لئے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنے لئے جاتے ہیں۔ دیکھو شئے ہے۔ چیونٹی کے ایک سرے پر بھی شئے کا لفظ بولا جاتا ہے اور زمین و آسمان پر بھی اور اللہ تعالیٰ پر بھی۔ اسی طرح دیکھو بیٹھنا۔ آدمی بھی بیٹھتا ہے انسان بھی بیٹھتا ہے سامان بیٹھ گیا بھی بولتے ہیں۔ حلق بیٹھ گیا بھی۔ دیوار بیٹھ گئی بھی۔ مگر ہر بیٹھنے کے جدا جدا معنے ہیں۔ پس اللہ جو لیس کمثلہ شئی ہے اس کا قرار اور بیٹھنا بھی لیس کمثلہ ہی ہے۔ غرض موصوف کے لحاظ سے معنے بدلتے رہتے ہیں۔ امام مالک سے کسی نے استوی کے معنے پوچھے تو فرمایا۔ المعنی معلوم والکیف مجہول۔

عرش مخلوق نہیں۔ قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں جس سے اس کا مخلوق ہونا ثابت ہو۔ بخاری۔ مسلم۔ مؤطا۔ طبقہ اول۔ اور ترمذی نسائی۔ ابو داؤد۔ طبقہ ثانی کی کتابوں میں بھی کوئی ایسی حدیث نہیں جس سے اس کی مخلوقیت ثابت ہو سکے۔ میں نے ایک دفعہ حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ رب العرش سے عرش کا مخلوق ہونا معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ رب العزت بھی آیا ہے۔ تو کیا خدا اپنی صفت ازلی عزت کا بھی خالق ہے؟ پس استوی علی العرش کے معنے ہوئے خدا کی تجلیات کا ملہ میں کوئی عیب نہیں۔ کیونکہ عرش مظہر ہے اس مقام کا جہاں اولاً تمام احکام و صفات کاملہ کا اتم طور پر ظہور ہوتا ہے۔ دربار شاہی میں سب سے پہلے احکام صادر ہوتے ہیں۔ رفع ابویہ علی العرش کے بھی میرے نزدیک یہی معنے ہیں۔ کہ یوسف علیہ السلام اپنے والدین کو دربار شاہی میں لے گئے۔

۲۔ اعتداء فی الدعا تین قسم ہے۔ ایک چلا کر دعا مانگنا اس لئے فرمایا۔ ادعوا ربکم تضرعاً و خفیۃ۔ دوم۔ ایسی طرز کی دعا جو قرآن مجید و سنت نبوی کے خلاف ہو۔ مثلاً ایک شخص عہد نبوی میں دعا کر رہا تھا۔ کہ اے خدا مجھے بہشت نصیب کر اور اس میں ایسے ایسے مکان ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے منع فرمایا کہ تو جنت الفردوس مانگ لے۔ ایسا ہی اس قسم کی دعائیں کہ مجھ خدا بنا دے یا عورت بنا دے وغیرہ۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدود کی پرواہ نہ کرنا اور دعا ہی کئے جانا۔

۳۔ فرمایا کہ گناہ تو ہر وقت کا برا ہے مگر وہ گناہ سب سے برا ہے جب کوئی مامور اصلاح کے لئے آیا ہو۔ تو اس کی اصلاحوں کی مخالفت کی جاوے۔ وہ وقت خاص طور پر توجہ الٰہی کا ہوتا ہے۔ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا۔

۴۔ فرمایا کہ جس طرح بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آتا ہے۔ اسی طرح جب کسی راستباز نبی کا نزول ہونا ہوتا ہے تو اس سے پہلے جس اصلاح کے لئے وہ آتا ہے اس کی نسبت کچھ نہ کچھ تحریک اس قوم میں پیدا ہو ہی جاتی ہے۔ مثلاً ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تبلیغ کے لئے مبعوث ہونا تھا۔ تو امیہ بن ابی الصلت۔ زید بن عمر جیسے بت پرستی سے متنفر ہو گئے۔ ہمارے امام علیہ السلام نے وفات مسیح پر زور دینا تھا آپ سے پہلے سر سید اور آجکل کی تعلیم نے اس مسئلہ کو چھیڑ رکھا تھا۔ صرف اتنا فرق تھا کہ اگر آپ نہ آتے تو لوگ اسلام کی تعلیم پر عیب لگاتے۔ گو اس مسئلہ کو مان لیتے۔ آپ آئے اور بڑے زور سے فرمایا کہ وفات مسیح قرآن مجید سے ثابت ہے۔ وھو الذی یرسل الریح بشراً بین یدی رحمتہ۔

۵۔ فرمایا۔ اس وقت روئے زمین پر کوئی اہل سنت والجماعت نہیں۔ مگر احمدی۔ جماعت تو وہی ہوگی جس کا امام ہو۔ کیا ہمارے مخالف مسلمان اگر ایک صف میں کھڑے کئے جاویں تو ان کا کوئی امام ہے۔ ہرگز نہیں ہاں احمدی جماعت کا خصوصیت سے امام ہے۔ پس اس وقت احمدیوں کے سوائے کوئی اہلسنت والجماعت میں سے نہیں۔

۶۔ فرمایا۔ کہ قرآن مجید کے تدبر میں عجیب عجیب فوائد ہیں ایک دفعہ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ طاعون کے دنوں میں باہر ڈیرہ لگانے کا کیا حکم ہے۔ میں نے کہا کہ باہر ڈیرہ لگا لے اور یہ خروج میں داخل نہیں کیونکہ سقنٰہ لبلد میت سے ظاہر ہے کہ اس شہر کر ارد گرد کی زمینیں شہر کے حکم میں ہیں ورنہ کوئی بتاوے۔ کہ بارش صرف شہر کے کوٹھوں پر ہوتی ہے۔ اور انہیں سے الثمرات نکلتے ہیں۔

۷۔ فرمایا۔ اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس نے کسی چیز کو مطلق بے فائدہ نہیں ٹھہرایا۔ دیکھو والذی خبث لا یخرج الا نکداً میں بتا دیا کہ خبث میں بھی کچھ نہ کچھ مادہ نبت ضرور ہے ورنہ خدا کا فعل عبث ٹھہرتا ہے۔ دنیا کی کسی چیز کو کبھی لیست علی شئی۔ بالکل ناکارہ نہ کہو۔

۳ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

یادِ حبیب

ذیل میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جو رسالہ تشحیذ الاذہان میں حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے چھپوائے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین کے لئے یہ اشعار دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

بگرفتند راہ مولیٰ را
پشت پائے زدند دنیا را

دل ز آرائش جہاں بردار
عمر خود چون سگان مگزار

ہست دنیا رفیق غدار
نہ تو یار کسے نہ کس یار

بجوانی کنید خدمت یار
کہ بہ پیری نمے شود این کار

کوری آمد نشان استدراج
غفلت از عیب نفس و سوء مزاج

ترک دنیا بدون بکلی [illegible]
بیخ نفس شقی برار از بن

عاشق زار در ہمہ گفتار
سخن خود کشد بجانب یار

بے تو شوق گریستن دارم
اینچنین شغل زیستن دارم

بر زبان گفتگوئے زہد و عفاف
کارہا جملہ بدتر از اجلاف

سالک اول بود بنامی کار
گاہ غرق و گہے فتد بہ کنار

باز نادم شود ز سستی دین
عہد بندد برائے ہر آئین

درخواست دعا - منشی محمد صدیق خان صاحب فیروز پوری کے والد بزرگوار بیمار ہیں۔ تمام احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

نماز جنازہ - محبی اخویم مولوی فاضل محمد صادق صاحب پروفیسر جموں کالج کا نوجوان پسر فوت ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست جنازہ غائبانہ اور دعا کے لئے التجا ہے کہ مولوی صاحب اور دیگر متعلقین مرحوم کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مخدوم معظم جناب ایڈیٹر صاحب بدر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب نے ۲۳ دسمبر کے بدر میں جو میری تحریر شائع کی ہے اس میں خاکسار نے وعدہ کیا تھا۔ کہ بعد اشاعت اس کے چند مستند نمونے پیش کروں گا۔ سو عرض خدمت ہے۔ کہ صاحب فتح مبین نے بحث قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ میں لکھا ہے۔ کہ شیخ ابی اسحٰق ابراہیم بن الرفاعی البطائحی المعروف بالاعزل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میرے باپ نے شیخ احمد الرفاعی رح سے پوچھا۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کا قدمی ہذہ کہنا ماموریت کی حالت میں تھا۔ یا بلا امر تھا۔ جواب دیا۔ ما قالہا الا بامر۔ اور شیخ عارف ابو محمد علی بن ابی بکر نے کہا۔ کہ جب شیخ عبد القادر رح نے قدمی ہذہ الخ کہا تو شیخ علے ہیتی نے اٹھ کر قدم کو بوسہ دیا۔ لوگوں نے پوچھا۔ تو جواب دیا۔ کہ مامور ہونے کی حالت میں یہ کہا تھا۔ اور آپ کو انکاری کے معزول کردینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ سو مینے النقیا میں جلدی کی۔ پھر لکھا ہے کہ اعلم ان القدم علے حقیقتہا کما ہو الظاہر المتبادر من اللفظ ویؤیدہ الوصف بھذہ فانہا حقیقۃ فی المشار الیہ الشاہد المحسوس وان الشیخ قدس سرہ ما قال ذالک الا علی لسان الحقیقۃ المحمدیۃ وکم ولی قال ما قال علی لسانہا۔ پس ولیوں کی گردن پر قدم رکھنا اور ایسا دعوے اولیاء اللہ کی مجلس میں منبر پر بیٹھ کر کرنا اور اہل اللہ کا ایسے دعوے کو تسلیم کرنا اور امور من اللہ ماننا اور حقیقت محمدیہ کی زبان سے بولنا اہل اللہ کا ذرا غور طلب ہے۔ حضرت شیخ عمر ابن الفارض کے قصیدہ تائیہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ جو انہوں نے بزبان نبوت فرمائے ہیں۔ غالباً بزبان حقیقت محمدیہ بولنا کچھ زیادہ غور طلب مسئلہ نہیں ہے۔

وللاولیاء المومنین بہ ولم
یروہ اجتنا قرب لقرب الاخوۃ
وقربہم معنیٰ لہٗ کاشتیاقہ
لہم صورۃ فاعجب لحضرۃ غیبۃ

اس کے بعد یک بیک بولنے لگتے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ ہو

واصلؔ تلقی الروح باسمی دعوا الی
سبیلی وحجوا الملحدین بحجتی
وکلہم من سبق معنای دائر
بدائرتی او وارد من شریعتی

وانی ان کنتُ ابن آدم صورۃ
فلی فیہ معنیٰ شاہد بابوّتی
وفی المہد حزبی الانبیاء وفی عنا
صری لوحی المحفوظ والفتح سورتی
وقبل فصالی دون تکلیف ظاہری
ختمت بشرعی الموضحے کل شرعۃ
ولولای لم یوجد وجود ولم یکن
شہودٌ ولم تعہد عہود بذمتی

اب یہ کلام سُنکر جو سرتاسر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کے سوا کسی دوسرے نبی کی صفت میں نہیں کہا جاسکتا کوئی شخص یہ کہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے خود خاتم النبیین ہونے کا دعوے کیا ہے تو وہ بلید متہافت ہو جو اپنی بلیدیت کی وجہ کے قابل توجہ والتفات نہیں ہے اور اگر ثبوت مثل تناسخ کے وجہ سے انکار کرے تو اس کا جواب خود مصنف علام علیہ الرحمۃ النعام نے اسی مقام پر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ومن قائل بالنسخ والمسخ واقع
بہ ابرء وکن عما یراہ بعزلۃ
ودعہ ودعوی الفسخ والرسخ لائق
بہ ابداً لو صحؔ فی کل دورۃ

اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ فتوحات میں اولیاء کے شمار کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ منہم رضی اللہ عنہم فی کل زمان من آیۃ وہو القاہر فوق عبادہ ولہ الاستطالۃ علے کل شیٔ سوی اللہ تعالیٰ شانہ شجاعاً مقداماً کثیر الدعوی بحق یقول حقاً ویحکم عدلاً کان صاحب ہذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ بیغداد۔ کان لہ الصولۃ والاستطالۃ علی الخلق بحق کان کثیر الشان اخبارہ مشہورۃ لم القہ ولکن لقیت صاحب زماننا فی ہذا المقام وکان الشیخ عبد القادر اتم فی امور اخر من ہذا الشخص الذی لقیتہ۔ اب یہ اعتراض کہ ولی صاحب تسلیم ہوتا ہے اور صاحب دعوے نہیں ہوتا۔ لفظ کثیر الدعوی بحق سے ہباءً منثورا ہو گیا یا صاحب دعویٰ کا نبی ہونا ثابت ہو گیا اس کو معترضین کی بصیرت کے حوالے کرتا ہوں اور سنئے حضرت عبد الکریم جیلانی قدس سرہ انسان کامل کے ساٹھویں باب میں فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیئے کہ انسان کامل وہی قطب دار ہوتا ہے اور وہ ابتدا موجودات سے ابد تک ایک ہی ہے اور وہ باعتبار ملابس اور مظاہر کی متنوع ہونا رہتا ہے اور کسی ایک لباس کے اعتبار سے موسوم ہوتا ہے۔ تو دوسرے کے اعتبار سے نہیں ہوتا اس کا اصلی اسم محمد ہے اور کنیت اس کی ابو القاسم اور لقب شمس الدین اور دوسرے لباسوں کے اعتبار سے اس کے اور اور نام ہیں کیونکہ ہر ایک زمانہ کے اعتبار سے اس کا کوئی نہ کوئی اور نام ہوتا ہے اور میں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے۔ جب کہ وہ میرے پیر شیخ شرف الدین جبرتی کی صورت میں تھے۔ میں یہ جانتا تھا کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ بلکہ میں ان کو اپنا پیر ہی جانتا تھا اور یہ مشاہدہ میرا ۷۹۶ھ کے ان مشاہدات میں سے ہے جو مجھ کو زبید میں ہوئے اور اس کی نہایت یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر صورت میں صورت پذیر ہونے کا اختیار ہے اس وقت جب صاحب معرفت کو اسی صورت محمدیہ میں دیکھتا ہے جس میں آپ اپنی زندگی میں تھے تو اس کو اسی اسم سے موسوم کرتا ہے اور اگر کسی دوسری صورت میں دیکھتا ہے تو اس صورت والے کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ مگر وہ نام حقیقت محمدیہ کا ہی جانا جاتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ شبلی قدس سرہ کی صورت میں ظاہر ہوئے تو شبلی رحمۃ اللہ نے اپنے شاگرد کو کہا۔ کہ شہادت دے کہ میں رسول اللہ ہوں۔ شاگرد صاحب کشف تھا اس نے کہا۔ اشہد انک رسول اللہ۔ اور یہ ایسا امر ہے کہ کسی عارف نے اس کا انکار نہیں کیا ...... آگے چلکر لکھتے ہیں کہ جب تم یہ سناکرو کہ حقیقت محمدیہ کسی آدمی کی صورت میں جلوہ گر ہوئی ہے۔ تو تم کو لازم ہوگا۔ کہ اس صورت کا نام حقیقت محمدیہ پر وارد کرے اور واجب ہوگا۔ کہ بوجہ کشف کے اس صورت والے کے ساتھ ایسے ادب سے پیش آوے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو۔ اس مشاہدہ کے بعد تجھ کو اس انسان کے ساتھ جس کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متجلی ہوئے ہیں وہ برتاؤ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جو تو پہلے کرتا تھا۔ چونکہ ایسی تقریر سے تناسخ کا وہم صفات الٰہی کے نہ جاننے والوں کو پیدا ہو سکتا ہے لہذا حضرت مصنف نے اس موقعہ پر خود اس وہم کو دور کر دیا ہے اصل عبارت اس مقام کی اس طرح ہے۔ ثم ایاک ان تتوہم شیئاً فی قولی من مذہب التناسخ حاشا اللہ حاشا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون ذالک مرادی بل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ التمکین فی التصور بکل صورۃ حتی یتجلی فی ہذہ الصورۃ وقد جرت سنۃ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یزال یتصور کل زمان بصورۃ اکملہم لیعلی شانہم ویقیم میلانہم فہم خلفائہ فی الظاہر وہو فی الباطن حقیقتہم انتہی۔ ...... خبردار! میرے اس قول سے نہ فرا بھی مذہب تناسخ کا وہم وخیال نہ کرنا یہ خدا تعالیٰ کی شان سے دور ہے اور اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس تہمت سے پاک ہے

یہ ہی مراد نہیں ہے۔ کہ اس بیان سے تناسخ ثابت ہو۔ بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کل صور قرآن میں صورت پذیر ہونے کا اختیار حاصل ہے اور آپ کی سنت جاریہ ہے کہ آپ ہمیشہ ہر زمانہ کے اکمل انسان کی صورت میں جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں تاکہ ان کی شان بلند ہو۔ اور ان کا سیلان قائم رہے۔ پس ایسے لوگ ظاہر میں آپکے خلفاء ہوتے ہیں۔ اور آپ باطن میں ان کے اصل و حقیقت ہوتے ہیں۔ بروز اسلام کا مسلم مسئلہ ہے۔ قرآن مجید تمام بروز کے مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو اپنی کتابوں میں پہلے سے زیادہ مشرح طور پر بیان فرما کر ثابت کیا ہے۔ تناسخ [illegible] و تحریر صفات الٰہیہ کے باطل [illegible] ثبوت وحدت و توحید کے [illegible] اسلام [illegible] زیادہ [illegible] کی ضرورت نہیں۔ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کیا [illegible] صفات [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا [illegible] الباقیہ۔ لہٰذا اسلام خود [illegible] صفات محمدیہ کا مظہر ہے۔ اور [illegible] نام بھی بروز صفات محمدیہ کا استاد ہے۔ جب [illegible] اقوال و حرکات و سکنات و جذبات بلکہ صفات محمدیہ پیدا نہ ہوں۔ کامل طور پر امتی کہلانے کا مستحق کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر غور کیا جاوے تو [illegible] والذی [illegible] فرق ہے۔ [illegible] انسان بہت کچھ سمجھ سکتا ہے۔ اب جبکہ مخالف خود مانتے ہیں کہ حکم عدل اس امت میں عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو منجملہ انبیاء خدا کا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے سے کیوں جی چراتے ہیں حالانکہ امت مرحومہ میں ایسے لوگ گذرے ہیں۔ جن کی صفت میں محکم [illegible] کہا گیا ہے۔ جیسا کہ شیخ اکبر کے کلام سے ظاہر ہوا اور حضرت اقدس نے نبی کہلانے کی وجہ بارہا بتلا دی ہے۔

صاحب انسان کامل نے جیسا کہ میرے خط میں درج ہے مقربین کے حق میں صاف لکھا ہے۔ فھو کار انبیاء الاولیاء یرید بذلک نبوۃ القرب، والاعلام والحکم الالٰہی لا نبوۃ التشریع

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آیندہ خط میں نبوت الاعلام کا عجیب لطیفہ شیخ اکبر کے کلام سے تحریر کرونگا اور جو لوگ شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں ان سے پھر آپ دریافت کریں گے کہ ایسے رتبہ نبوۃ الاعلام کے ہوتے جس نے خود خصم کو گنجائش انکار عند العقل نہ رہیگی کہ شیخ اکبر الشیخ الاکبر و النبی الاطہر ہیں۔ یا اکفر ہیں۔ اللھم ارنا الحق حقا و الباطل باطلا۔ والسلام۔ غلام احمد اختر از اوچ

(ریاست بہاولپور)

جھٹکا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راولپنڈی مشن کالج بورڈنگ ہوس کے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ وہاں مسلمان اور سکھ طلباء میں [illegible] تنازع ہوا۔ سکھ جھٹکا کھاتے اور مسلمان اس [illegible] اپنی مذہبی توہین اور دل آزاری سمجھتے۔ پرنسپل کا آخری فیصلہ یہ ہوا کہ مسلمان اور سکھ غالباً اپنے اپنے خیال کے مطابق گوشت نہ لیا کریں۔

اس پر مسلمان طلبا ناراض ہیں۔ اور اس ناراضی کا احساس راولپنڈی سے نکل کر اسلامیہ کالج لاہور میں بھی آ پہونچا ہے اور انہوں نے ایک جلسہ کیا جس میں انہوں نے مسلمان طلباء کے خیال کی تائید کی ہے۔

میں یہ خبر پڑھ کر [illegible] حیران و پریشان ہوا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا۔ وکون باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ [illegible] تو ہونا چاہئے۔ قوموں کو بحیثیت ایک پاکیزہ قدرت [illegible] ہونے کے افسوس تو آنا چاہئے۔ مگر جوش کس بات کا۔ جھٹکے کا گوشت ناپاک ہے حرام ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے کیا یہ گوشت مسلمانوں کو کھلایا جاتا ہے ہرگز نہیں بلکہ سکھ کھاتے ہیں پس اگر وہ کھاتے ہیں تو اپنے موہنہ سے کھاتے ہیں۔ ہمارے مسلمانوں کو کیوں جوش آتا ہے شراب بھی حرام ہے [illegible] ناپاک ہے وہ ہندو سکھ پیتے ہیں ہندو پیتے ہیں مسلمان پیتے ہیں آتے دیکھ کر کیوں یہ جوش نہیں آتا۔ میں نے بہت سوچا ہے۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس جھٹکے کا گوشت کھانے کا مسلمانوں پر کیوں اثر پڑتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ ہندو برادران وطن کا طرز عمل ہے کہ مسلمان گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور ہندوں کو خواہ مخواہ برا معلوم ہوتا ہے۔ اگر گائے کسی قوم کی معبود ہے۔ تو انہیں کم ازکم یہ تو سوچنا چاہئیے کہ وہ معبود کیا ہوا۔ جو ایک مخلوق کے ہاتھ سے ذبح ہو سکے مسلمان گائے کھاتے ہیں تو کھائیں۔ ہندؤں کو اس میں کیا۔ اگر کسی مفید جانور کے جانے کا افسوس ہے تو اس کا اثر دونوں قوموں پر پڑ سکتا ہے۔ خیر کچھ بھی ہو۔ میں تو اپنے مسلمان بھائیوں سے مخاطب ہوں۔ اگر کوئی خنزیر کا گوشت کھائے یا جھٹکا کھائے اور وہ مسلمان نہیں۔ اسلامی شریعت کا تابع نہیں۔ تو یہ فعل شنیع ایسا نہیں کہ اس کی شناعت۔ قباحت مفضی الی اہل الاسلام ہو۔ پس اس کے لئے جہاں تک ناراض ہونا کہ سکول چھوڑ دینا۔ یا مختلف مقامات پر جلسے کرنا کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتا سکھوں کی طرح مسلمان اپنے مذہبی مذاق و احکام کے لحاظ سے بکری یا گائے ذبح کر والے کے کھائیں سکھوں کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ میں نے اس معاملہ کے متعلق اپنے امیر حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دریافت کیا۔

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آجکل بورڈنگ ہوس میں مسلمان طلبا اور سکھوں کا باہم اس بات پر فساد ہو رہا ہے۔ کہ سکھ جھٹکے کا گوشت کھاتے ہیں۔ جس پر مسلمان لڑکے جوش میں آ جاتے ہیں۔ حضور اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ کیا یہ جوش شرعی طور پر درست ہے اور اس بنا پر لڑکوں کا سکول چھوڑنا یا اپنے پرنسپل سے شکایت کرنا بجا ہے۔ والسلام۔ منتظر جواب

(جواب) اس ملک میں مسلمانوں کی سلطنت نہیں جوش دکھانا سلاطین کا کام ہے۔ میری تمام تحقیق یہ ہے کہ مسلمان امن سے اس ملک میں رہیں۔ جس طرح صحابہ کرام ملک حبشہ میں رہے۔ میری دانست میں مسلمانوں کو جھٹکے کے باعث جوش دکھانا مناسب نہیں جہاں ایسی کارروائی ہوتی ہے وہاں مقامی بالادست حکام کے پاس وہاں کے لائق مسلمان عرضی کر دیں۔ والسلام

ایک بات کی تصدیق

جو اخبار بدر مورخہ ۲ جنوری ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۹ پر بابا نانک صاحب کی پیشگوئی کی تصدیق کی بابت لکھا تھا سو اس کی تصدیق میں ہم نے بڑی کوشش کی ہے اور ان کے تصدیق کنندہ کے نام یہ ہیں۔ الٰہی بخش بائی نرائن داس ساہد فی سنت سنگہ زمیندار نے پتہ دیا ہے۔ جنم ساکھی کے صفحہ ۲۴۸ و ۲۴۹ میں لکھا ہے۔

گرو جی نے کہا سال پچھے چار سو برس کے بعد ہوسی اک
جٹیٹہ یعنے جٹ زمیندار۔ (کھیتی کرنے والا کہتے ہیں)
سو بابا نانک جی نے آکھیا۔ جٹیٹہ ہوسی وٹالے دے پرگنہ
وچ ہوسی۔ پر کبیر نالوں وڈا ہوسی۔

ہمارے خیال میں یہ پیشگوئی مرزا صاحب علیہ السلام پر صادق آتی ہے مرزا صاحب زمیندار بھی تھے۔ اور بٹالے کے نزدیک بھی تھے۔ گرو جی کے چار سو برس بعد بھی ہوئے ہیں۔ یہ جنم ساکھی ہمارے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ لے (آریہ گزٹ ماتم کرے) والسلام۔ الراقم۔ رحمت اللہ احمدی شانہ گر۔ مورخہ ۴۔ فروری ۱۹۱۱ء

درخواست دعا

ہمارے مکرم دوست حکیم فضل دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ۔ یورپ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں

اہل حدیث کے سوالوں کے جواب

"پرچہ اہل حدیث امرتسر میں کسی صاحب کے چند اعتراض چھپے تھے جنمیں سے بعض تو قابل التفات ہی نہ تھے اور بعض کا جواب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے مختصر طور پر لکھا ہے - جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل ہے (ایڈیٹر)"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رفع بجسد الی السماء

حضرت مسیح موعودؑ پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے - کہ آپ نے رفع بجسد عنصری الی السماء کا انکار کیا ہے تو اس سے گویا آپ نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع کا انکار کیا ہے غلط ہے اور ایسی چند باتیں خاص غور سے دیکھنے کے قابل ہیں - اول تو یہ کہ آیات قرآنیہ سے کہیں یہ بات ثابت بھی ہوتی ہے کہ نہیں - دوسرے یہ کہ احادیث صحیحہ اس پر کیا روشنی ڈالتی ہیں - تیسرے یہ کہ قرآن شریف کے کسی مسئلہ اور حکم کے برخلاف تو یہ عقیدہ نہیں پڑتا - چوتھے یہ کہ احادیث صحیحہ تو اس کے برخلاف نہیں - سو یاد رہے - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع بجسد الی السماء کا مسئلہ قرآن شریف میں تو کہیں مذکور نہیں - زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح کی نسبت مسلمان کہتے ہیں کہ آپ کا رفع بجسد عنصری الی السماء ہوا - سو ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں تو صرف یہ دو آیات حضرت مسیح کے رفع کی نسبت قرآن شریف میں ملتی ہیں اول تو یہ کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ - اور دوسری آیت بل رفعہ اللّٰہ الیہ و کان اللّٰہ عزیزاً حکیما - سو ان دونوں آیات میں رفع الی السماء کا کہیں ذکر نہیں اور جس لفظ کو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں . . . . صرف حضرت مسیح کی نسبت بلکہ کسی نبی کی نسبت بھی استعمال نہیں کیا ہم کس طرح اس کو استعمال کر سکتے ہیں اور اس پر ایمان لا سکتے ہیں - دونوں جگہ پر رفع الیہ کا بیان فرمایا ہے - سو حضرت صاحب کا فیصلہ ہے کہ آپ کا یعنے حضرت مسیح کا رفع الی اللہ ضرور ہوا اور جو اس کو نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ایمان نہیں رکھتا - اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت مسیح کا ہی رفع نہ مانو بلکہ کل انبیاء کیا بلکہ کل اولیاء اور کل صلحاء کی نسبت رفع الی اللہ کو منسوب کرو - کیونکہ خدا تعالیٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ و اذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط واللّٰہ بما تعملون خبیر - پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کل مومنوں اور اہل علم کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کا رفع ہوگا اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کے گھروں کا رفع بھی فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فی بیوت اذن اللّٰہ ان ترفع - سو ان آیات سے کل انبیاء اور اولیاء اور مومنین اور ان کے بیوت کے رفع کا حکم معلوم ہوتا ہے پس حضرت مسیح موعود کی تعلیم ہے کہ حضرت مسیح ہی نہیں سب صلحاء کے رفع اور رفع الی اللہ پر ایمان لاؤ - ان سماء کا لفظ قرآن شریف میں موجود نہیں اس لئے مجبوری ہے اور اگر رفع الی السماء مانا جاویگا تو پھر خدا تعالیٰ کو ایک محدود جگہ پر بیٹھا ہوا ماننا پڑے گا اور تیسرے اگر خدا تعالیٰ آسمان پر بیٹھا ہوا مان بھی لیں تو یہ مشکل ہے - کہ آپ تو چوتھے آسمان پر ہیں مگر خدا تعالیٰ اس اصول سے ساتویں آسمان بلکہ عرش پر ہے - تو اس طرح اور بھی مشکل پڑ جاوے گی - چاہیئے تھا کہ آپ ساتویں آسمان پر بلکہ عرش پر ہوتے چوتھے قرآن شریف میں بنی نوع انسان کی نسبت ہے - کہ و لکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الیٰ حین - سورہ بقر اور پھر سورہ اعراف میں ہے کہ و لکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الیٰ حین - قال فیھا تحیون و فیھا تموتون و منھا تخرجون - پس جو انسان ہے اس کے لئے تو اس طرح آسمان پر جا کر بیٹھ رہنے کی کوئی سبیل نہیں اور اس کے بعد احادیث صحیحہ کو دیکھتے ہیں - تو ان میں بھی رفع الی السماء بجسد عنصری کا کوئی پتہ نہیں چلتا - آنحضرت صلعم کے معراج کی نسبت کہ اس سے اوپر پھر کسی اور نبی کو معراج نصیب نہیں ہوا - حضرت عائشہ فرماتی ہیں - کہ یہ آپ کا جسم اسی دنیا میں رہا - پھر اگر رفع کے معنے اسی طرح اٹھانے کے لیں گے - تو سب مومن اور ان کے گھر بھی اٹھائے جانے چاہئیں - سو اگر وہ سب لوگ فوت ہوتے اور ان کے گھر بھی یہیں رہے ہیں - تو حضرت مسیح بھی یہیں رہے اور یہیں فوت ہوئے اور پھر تمام دنیا کی نسبت ہے - کہ و رفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت تو کیا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ایک آدمی کے سر پر دوسرا کھڑا کر دیا گیا ہے - نعوذ باللہ من ہذا - پس حضرت اقدسؑ حضرت مسیح ہی نہیں بلکہ کل نبیوں اور صالحین کے رفع الی اللہ کے قائل ہیں - ان الی السماء بجسد عنصری کے لفظ جو نہ تو قرآن شریف میں ہیں اور نہ احادیث صحیحہ میں ان کے اقرار سے انکار ہے کیونکہ اس سے نعوذ باللہ قرآن شریف و حدیث کی تکذیب ہوتی ہے - جیسا کہ اوپر لکھ آیا ہوں -

توہین انبیاء

پھر آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ توہین انبیاء کی ہے مگر افسوس ہے کہ یہ ایسا الزام ہے جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں آپ نے تو توہین انبیاء سے دنیا کو بچایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی وہ اعلیٰ اور ارفع شان جس کی عزت لوگوں کے دلوں سے دور ہو چکی تھی پھر قائم کی - چنانچہ نہ صرف ان انبیاء کی توقیر کا حکم دیا بلکہ اپنی جماعت کو حکم دیا کہ غیر مذاہب کے بزرگوں کی بھی توہین نہ کرو - کیونکہ ایسا نہ ہو - کہ وہ جوش میں آکر ہمارے انبیاء کو گالیاں دیں اور بار بار پیغام صلح مختلف رنگوں میں شائع کر کے انبیاء کی عزت کو قائم کیا ہے - پس کیا اس قدر محتاط آدمی کی نسبت فتوے دیا جا سکتا ہے کہ وہ انبیاء کی ہتک کرتا ہے - علاوہ اس کے آپ نے عام طور سے اپنی مختلف کتب میں اعلان کیا ہے کہ وہ کل باتیں جو بعض لوگ، قرآن شریف میں بعض انبیاء کی نسبت منسوب کرتے ہیں اور وہ در اصل گناہ ہیں اُن سے وہ لوگ پاک ہیں اور قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہرگز نہیں ہے - بلکہ قرآن شریف انبیاء کو جُرم و عدوان اور جناح سے بالکل پاک قرار دیتا ہے - پس باوجود انبیاء کی عصمت پر اس قدر غیرت مند ہونے کے آپ پر توہین انبیاء کا الزام کس طرح آ سکتا ہے اور اگر کسی جگہ پر بعض لوگوں کے اپنے عقیدہ بعض انبیاء کی نسبت آپ نے پیش کر کے ان کو ملزم قرار دیا ہو - تو یہ بات توہین نہیں بلکہ لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ اس قسم کی باتیں انبیاء کی نسبت منسوب نہیں کرنی چاہئیں کیا خدا تعالیٰ جو قرآن شریف میں کفار کے عقائد انبیاء کی نسبت بیان فرماتا ہے - تو خود انہیں برا کہتا ہے؟ سب سے آخر میں یہ بات کہونگا - کہ جبکہ آپ نے خود بعض انبیاء کے مثیل اور بروز ہونے کا دعوے کیا ہے - تو اس طرح تو گویا آپ نے ان انبیاء کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کر کے خود اپنی ہتک کی کیا کوئی شخص جسکو گالیاں دے اور برا کہے اس کا مثیل خود بھی بنا کرتا ہے جبکہ آپ اُن لوگوں کے مثیل ہونے اور بروز ہونے کا دعوے کرتے تھے تو کس طرح ممکن ہے کہ ان کی ہتک کرتے ان کی ہتک کرنی تو اپنی ہتک تھی - پس صاف ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عزت یوں ظاہر کرتا ہے - کہ میں فلاں آدمی کا مثیل ہوں - اس کے دل میں اس کی عزت کتنی بڑی ہوگی - آنحضرت صلعم کی نسبت تو آپ فرماتے ہیں - کہ ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور پھر فرماتے ہیں - کہ ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

وقرآن الفجر

انّ قرآن الفجر کان مشہوداً

(امیر المومنین)

۲۹ جنوری ۱۹۱۰ء۔ فرمایا کہ ولقد خلقنٰکم ثم صورنٰکم (تمہیں تجویز کیا پھر تمہیں صورت بخشی) جس میں تمام آدم زاد مخاطب ہیں کے بعد ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فرمانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی آدم زاد مسجود ملائک ہونے سے باہر نہیں ہر ایک کے علی قدر مراتب ملائکہ فرمانبردار ہیں اور یہ ظاہر ہے اس سے کہ دنیا کی سب چیزوں پر آدمی کا راج ہے اور ہر چیز کا ایک فرشتہ سے تعلق ہے۔

جس طرح آدم تمام آدمیوں کا مورث اعلےٰ تھا اسی طرح ابلیس ان کا جو آدم زاد کی دشمن ہیں۔ اور میرے وہم وگمان میں بھی یہ ہے وہ ابلیس جو ابو البشر کا دشمن تھا اب تک حی وقیوم

۔امر کونی جس کے لئے آیا ہے۔ نقول لہ

ی جو انسان کی مقدرت۔ امکان اختیار کے نیچے ہے ۔ نہیں

فیہا۔ ففسقوا فیہا۔

(۴) اغویتنی۔ کہا اس سے مراد ہے تو نے مجھے عاری ہلاک ہو۔

(۵) شیطان ... بات سے شبہات ڈالنے کا موقعہ ہے۔ آگے پیچھے دائیں۔ بائیں ... ی مبدا۔ معاد۔ شریعت۔ حظوظ نفسانی۔ اوپر والی جگہ خالی ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ بہت بہت دعا کرے۔

مولانا روم نے ایک کہانی لکھی ہے کہ ایک تاجر ہندوستان میں آیا۔ سب گھر والوں سے پوچھا تمہارے لئے کیا لاؤں۔ اپنی طوطی سے بھی پوچھا اس نے کہا کہ میرا اسلام طوطیان ہند کو کہہ دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ تو یہ سنتے ہی طوطی پھڑپھڑا کر گر پڑی گویا مرگئی۔ جب واپس گیا تو اس نے طوطی کو یہ واقعہ سنا دیا وہ سنتے ہی پھڑپھڑائی اور گری گویا کہ مرگئی۔ افسوس کے ساتھ باہر پھینک دیا۔ طوطی وہاں سے اُٹھ کر بلند درخت پر جا بیٹھی اور کہا کہ مجھے یہ پیغام بھیجا گیا تھا۔ کہ قفس سے رہائی مرکر ہوسکتی ہے اس سے مجھے ایک نکتۂ معرفت سوجھا۔ کہ ارواح صالحین بھی تحت العرش سبز جانوروں کے رنگ میں ہیں۔ ان تک سلام کا ہدیہ پہنچانا چاہیئے تاکہ ان میں بھی ہماری نسبت شور پڑے اور وہ ہمارے لئے دعا کریں اور وہ دعا خدا کی رحمت کی تجلی میں ظاہر ہو اس لئے مومن کو لازم ہے کہ اپنی دعا میں عباد اللہ الصالحین پر بہت بہت سلام و درود کہے۔ یہ طریق مجرب ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مخاطب فرماتا ہے کہ تم اپنی بیبیوں کے ساتھ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ یوں گھر میں رہو کہ وہ گھر جنت ہو جاوے یاٰدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔

(۷) انسان میں جو کمزوریاں ہیں وہ امتحان کیوقت ظاہر ہو جاتی ہیں اس وقت آدمی کی حالت حیلے تراشنے کی ہے۔ مگر وہ حیلے ایسے ہی ہیں جیسے کوئی پتے جوڑ کر لباس بنائے کیونکہ پتے جلد سوکھ کر گر پڑتے ہیں۔ مومن دعا کرتا ہے تو ایسی کمزوریوں کا شکار نہیں ہوتا۔ حضرت صاحب کو بعض علماء نے کہا منشی آدمی ہے عربی لکھنا نہیں جانتا۔ آپ نے دو چار دن بہت دعا کی۔ اس کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک دن عرض کیا۔ حضور ایک رُباعی عربی میں لکھدیں۔ فرمایا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکیگا۔ پھر اندر چلے گئے اور بیالیس ۴۲ شعروں کا ایک قصیدہ لکھ لائے اور فرمایا کہ عربی بھی مسلمانوں کی مادری زبان ہے اس کے بعد تو پھر حد ہی کر دی۔ تمام علماء کو تحدی کی۔ مگر کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔

چلیپا پر دوسرا شخص

معرکہ آپ کا یہ طفلِ دبستان جیتا۔

ایک صاحب لکھنو میں اصغر علی خان پسر قاری یعقوب علی خان صاحب رئیس شیعہ آیت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم کے معنے یہ بیان اور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ صاحب نے چلیپا پر ایک آدمی کو ہو بہو مسیح علیہ السلام کی سی صورت بنا کر یہودیوں کے ہاتھ سے قتل کروا ڈالا اور حضرت مسیح کو چرخ پر چڑھا لیا اور اللہ تعالیٰ قادر ہے۔

الجواب۔ کہتا ہوں میں کہ اس میں تو شک نہیں کہ جس وقت مسیح علیہ السلام نے نبوت کی دعوت کو ... عام لوگوں میں پھیلایا تو یہود کا ایک گروہ حضرت مسیح کو سچا اور راستباز جان کر ان کا پیرو ہو گیا اور ثانی گروہ کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا۔ کہ یہ مسیح الیاس کے قبل جو دعوے نبوت کرتا ہے۔ یہ کذب ہے۔ پس اول گروہ تو حضرت مسیح ؑ کی حفاظت اور اشاعت میں مستحکم رہا اور ثانی گروہ منکرین بموجب کتاب استثنا شریعت کے موافق حضرت مسیح کو صلیب دینے کے منصوبے کرتے رہے پس اول گروہ کی جان نثاری کے باعث سے حضرت مسیح اور ان کی والدہ ماجدہ صدیقہ بی بی مریم رض خلاف سنت آسمان پر نہ چڑھ سکنے کے سبب سے ایک اونچے مقام اور ٹیلہ پر اپنی جان کی حفاظت کے لئے چلے گئے اور اس بات کا گواہ کہ وہ ہر دو اس مرکز زمین ہی میں رہ پڑے اور اجل طبعی سے فوت ہو گئے۔ خدا ہے جیسا کہ وہ خود ہی قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ و آوینٰہما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین (دیکھو سورہ المومنون ۳۰) جب دوسرے گروہ نے مسیح علیہ السلام کو اشاعت کرتے ہوئے نہ پایا۔ تو معتقد علیہ گروہ سے یہ کہدیا کہ ہم نے عیسےٰ کو صلیب دیدی اور ایسا کہنا ان کا بطور استہزاء کے تھا کیونکہ وہ بے شک جانتے تھے۔ کہ ان کو انہوں نے نہیں مارا اور انہوں ہی نے اپنے باقی آدمیوں کو شبہ میں ڈال دیا۔ جبکہ اول گروہ نے یہ کلام سُنا تو شک کرنے لگے کہ وہ تو سچا نبی تھا کیوں کر صلیب پاگیا۔ انہی شکوکات کو حق سبحانہ اختلفوا فیہ سے بیان فرماتا ہے اور یہودی اس لئے شک میں ہیں کہ جن سے پہلے اُٹھائے گئے ان کو کچھ علم نہیں۔ مگر ظن کی پیروی کرتے ہیں جیسا کہ مسلمان بھائی اپنے ظن کی پیروی کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کی صورت کا ایک آدمی ضرور یہودیوں نے صلیب پر مار ڈالا تھا اور یہ نہیں سوچتے کہ اس قتل اور ایک قسم کے تناسخ سے تو یہودیوں کی بزرگی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی خاطر سے ایک مرد حضرت مسیح ؑ کی سی صورت بنا دی تاکہ یہودیوں کو اس کے مار ڈالنے سے رضامند کر دے اور کہ وہ عیسیٰ نہ ہو اور پھر ایسی صورۃ میں یہودیوں کا یہ قول کہ ہم نے مسیح کو مار ڈالا۔ کچھ حیرت اور تعجب کی بات نہ ہوتی اور نہ لغو ہوتا۔ اب ہم مخالفت سے دریافت کرتے ہیں کہ آیت مذکور العنوان میں وہ کونسا لفظ ہے۔ کہ جس کے معنے مسیح کی صورت اور تصویر کے ہیں۔ کوئی ہمیں بتا دے۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد ؐ احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو

الخطبہ ایک قرآن خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو خط و کتابت معرفت دفتر بدر مع ٹکٹ چار آنہ۔ واضح ہو کہ لڑکی کا والد چالیس پچاس ...

۲۔ اور ایک اور ۱۸ سالہ لڑکی قریشی النسب کے تا مڈل تعلیم یافتہ کے لئے جو دستکاری میں بھی کمال رکھتی ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے، جو احمدی برسر روزگار ہو۔

(جب تک چار آنے کا ٹکٹ نہ آویگے کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی)

التجا دعا حکیم فضل دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعائے صحت التجا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں

رسید زر

۲۸۔ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب محمد اسحق صاحب	۲۰۰۳	بقایا	عمہ
جناب محمد ابراہیم صاحب	۲۳۱۲	″	عمہ
جناب عبد الرزاق صاحب	۱۷۷۷	″	۶ر

یکم فروری ۱۹۱۰ء

جناب سخاوت علی صاحب	۷۶۰۲	″	۶ر
جناب مولا بخش صاحب	۲۰۴		للعہ

خواجہ کمال الدین صاحب اور مسٹر جے ڈانیل

یا

قرآن اور بائبل

نورافشاں مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء میں مسٹر جے ڈانیل نے رستے چلتے چلتے ایک روڑہ اسلام کے شجرہ طیبہ پر بھی پھینک دیا ہے۔ اس لئے میں آج اپنے مکرم مہربان کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ

اسلام وہ شجرہ طیبہ ہے جو شان نزول سے آئت اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا۔ اس کے اصول ایسے ہیں کہ پاک دلوں کی سرزمین میں گڑ جاتے ہیں اور پھر کوئی طاقت ان کو اکھیڑ نہیں سکتی اور اس کی شاخیں ایسی ہیں کہ اعتراض کا روڑا ان تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہاں جیسا کہ ثمردار درخت سے امید کی جاسکتی ہے اس روڑے کے جواب میں کچھ ثمرات اس شجرہ طیبہ سے گرتے ہیں جو ہدیۃً آپکے پیش کئے جاتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسلام وہ درخت نہیں ہے جو کسی موسم میں پھل نہ دیتا ہو کہ جب بھوکوں کی ایک جماعت اپنے سرگروہ کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو وہ اپنا پھل نہ دے اور تنگدلی سے اس پر لعنت کرنے کی ضرورت پڑے۔ بلکہ یہ وہ درخت ہے۔ کہ توتی اکلہا کل حین۔ پس آپ کو بھی اس میں سے اپنے دامن سعادت کی وسعت کے مطابق دیا جائے گا۔

خواجہ صاحب کا دعوےٰ (خواجہ صاحب کا کیا دعویٰ ہوتا قرآن کا دعوےٰ) تو یہ تھا کہ قرآن ایک کمل اور تمام صداقتوں اور خوبیوں کا جامع ہے اس کی تردید میں مجھے آپ سے یہ اُمید رکھنی چاہیئے تھی۔ کہ آپ کوئی ایسی صداقت یا عمدہ تعلیم پیش کرتے جو ازبس ضروری اور انسانی کمالات کے واسطے نہائت مفید ہو سکتی ہو اور وہ قرآن شریف نے پیش نہ کی ہو۔ مثلاً آپ یہی لکھ دیتے کہ قرآن میں کفارہ کی تعلیم نہیں تاکہ ہم آپ کی خدمت میں انصاف اور رحم بلا مبادلہ کی تفسیر پیش کرسکتے اور آپ سے پوچھتے کہ زید کے سر میں درد ہے اور عمر پتھر سے اپنا سر پھوڑ لیتا ہے یہ کونسی معقولیت ہے اور کفارہ نے دردزہ اور پیشانی کے پسینے سے روٹی کمانے میں کہاں تک سہولت پیدا کی ہے وغیرذالک یا آپ تثلیث کا مسئلہ پیش کرتے کہ یہ قرآن شریف میں نہیں تاہم بھی اس سرگوشہ خدا کی نسبت کچھ مزید علم حاصل کر[illegible] اور آپ سے پوچھتے۔ کہ روح القدس۔ باپ۔ بیٹا تین مختلف نام کسی نہ کسی مابہ الامتیاز کی وجہ سے ہیں اور یہ امتیاز یا نقص کی وجہ سے ہے یا کمال کے سبب اور بہر دو صورت تثلیث غلط ثابت ہوتی ہے جس کا انبیا سلف کی تعلیمات میں کوئی نشان نہیں مل سکتا اور شاید ہم بھی اپنے انوکھے عقل آزما بلکہ دانش ربا اصول ریاضی سے اطلاع پاسکتے۔ جس میں ایک اور ایک اور ایک مل کر بجائے تین کے ایک ہوتے ہیں۔

لیکن آپنے ہماری امیدوں کے خلاف ایک ایسا امر پیش کیا جس کی میں آپ جیسے دانشمند انسان سے ہرگز امید نہیں کرسکتا یعنی آپ "قرآن ایک کمل کتاب ہے" کی تردید میں یہ فرماتے ہیں کہ اس میں کثیر الازدواجی کا جواز ہے اور سود کا عدم جواز ان بحثوں کو خواجہ صاحب کے لکچر کی تردید سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔

تاہم چونکہ آپنے روڑا پھینک دیا اس لئے اب ضرور ہے۔ کہ اس کے جواب میں شجرہ طیبہ سے کچھ ثمر گریں۔ وہ بہرحال آپ کا حق ہے خواہ بوجہ کسی مرض کے کھانے والے کو وہ اصلی مزا نہ دیں ایک بیمار سیب کو اپنی بدمذاقی اور کسی خلط کے غلبہ کی وجہ سے تلخ یا بدمزہ کہتا ہے تو کوئی دانشمند تجربہ کار صحیح الفہم و صاحب ذوق سلیم اس کے ساتھ ہم نوا نہ ہوگا۔

سب سے پہلے ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ نکاح کی غرض کیا ہے۔ پھر ہم یہ دیکھیں گے کہ کثیر الازدواجی اس مقصد میں حارج ہے۔ یا اس مقصد میں معین و ممد اس کے ساتھ ہی ہم نے اسلام کے احکام پر غور کرنا ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ بی بی نکاح میں لانے کی اجازت بشرط ضرورت وبحالت مجبوری ہے نہ کہ برائے حصول خواہشات نفسانی و تحرک قوائے شہوانی۔ اور پھر یہ کہ اس کے لئے بھی ایک تعداد مقرر ہے جو صرف چار تک ہے پس اس لحاظ سے اسلام میں کثیر الازدواجی نہیں۔ بلکہ زوج واحد کے قاعدے میں ایک استثناء ہے جو دنیا کے ہر زاویہ میں گواہی دیتا ہے سو قرآن شریف نے نکاح کے کیا اغراض بیان کئے ہیں۔ ان میں سے بعض میں خود ہی بیان کروں گا اور مسٹر جے ڈانیل پر یہ بار نہیں ڈالوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ معذور ہیں اور ان کی کتاب دعویٰ کی دلیل و نیز سے بالکل عاری ہے اور اس لحاظ سے وہ اس بات کے عادی نہیں کہ جب کسی صداقت کا مطالعہ کریں تو اس کے ساتھ اس کی خوبیوں کا علم بھی حاصل کریں۔

دیکھئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء۔ اور پھر اس کے آگے نکاح کے مسائل بیان فرمائے ہیں۔ کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ گویا نکاح کی اصل غرض ہے تقویٰ۔ بقاء نسل تعیین والدین اور آئت لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ کی ماتحت سکینت۔ مودۃ۔ رحمۃ۔ لیکن اگر کوئی شخص وہ "فطری خواہش" جو مرد کی عورت کے لئے ہے اور جو "پاکیزہ خواہش" [illegible] زیادہ رکھتا ہے یا نکاح کی اصل غرض بقاء نسل میں کچھ روک دیکھتا ہے۔ تو عورت کی بعض معذوریاں۔ مثلاً کورس۔ حمل۔ وضع حمل۔ عقیمہ ہونا ایسی ہیں کہ ان پر لحاظ کرتے ہوئے اجازت دینی پڑتی ہے کہ وہ مرد اور نکاح کرے اور اگر یہ اجازت نہ دی جاوے گی۔ تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا۔ جو یورپ میں ہورہا ہے۔ مسٹر جے ڈانیل آپ خود ہی انصاف سے کہیں کہ زنا کی کثرت اور حرامی بچوں کی بہتات اسلامی ممالک میں ہے جہاں تعدد ازدواج کی اجازت ہے۔ یا ان ممالک میں جہاں مرد ایک سے زیادہ بی بی نہیں کرسکتا۔ اور پھر .. .. کی طرح خوفناک قتل پر مجبور ہوتا ہے۔ کیا آپ عورت یا مرد کی کمروں [illegible] نہیں پاتے اور آپ نہیں دیکھتے کہ عورت جیلوں سے۔ جبکہ مرد ابھی ایک اور عورت بھی ... سکتا ہے۔ اور یہاں بھی عورتوں کی تعداد مرد سے زیادہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری عورتیں دس لاکھ بیاسی ہزار چھ سو انیس سے زیادہ قانون قدرت کی شہادت ہے۔ جو ازتعدد ازدواج کے ساتھ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مرد جنگوں میں آئے دن کم ہو[illegible]

اگر کسی عورت میں کوئی ایک نقص ہے۔ جو اغراض نکاح پر [illegible] تو کیا یہ بہتر ہے کہ طلاق دے کر اسے الگ کردیا جاوے۔ یا یہ کہ اس کمی کو ایک اور نکاح کے ذریعے پورا کرلیا جائے۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ آخر الذکر تدبیر ہر طرح سے پسندیدۂ اولی الالباب کہی جاسکتی ہے۔ خود آپ کی بائبل کی شہادت ہمارے حق میں ہے۔ چنانچہ ہم جب انبیاء بنی اسرائیل کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں تو ان کو بھی کثیر الازدواج پاتے ہیں۔ گویا راستبازوں کا گروہ جو خلقت کے لئے خدا کی طرف سے اسوۂ حسنہ بن کر آتا ہے ہمارے ساتھ ہے۔ مسیح کا نمونہ اگر بطور استثناء نہیں تھا تو اس کے لئے تمام پادری اور عیسائی پہلے ملزم ہیں کہ وہ اپنے خداوند کی طرح مجردانہ زندگی نہیں بسر کرتے (اور جنھوں نے ایسا کیا انہوں نے جو پھل پایا وہ منک اور ننوں کے کارناموں سے ظاہر ہے۔ جو تاریخ کے صفحات پر مرقوم ہیں۔ گو ہم اس بات کا ثبوت بھی رکھتے ہیں کہ مسیح نے ایک سے زیادہ نکاح کئے ورنہ ان ساتھ رہنے والی عورتوں کے متعلق معاملہ مشتبہ قرار دیا جائیگا جس کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ ہم یقین کریں۔ کہ مریم مگدلینی وغیرہ کا ان کے ساتھ نکاح تھا۔

یہ کہنا سخت بے انصافی ہے۔ کہ تعدد ازدواج حیوانی جذبات کو

ابھارنے والی ہے حالانکہ نکاح ایسے تحریکات کو مٹانے والا ہے اور یہ مسئلہ ایک مجرد اور بیاہے ہوئے کی زندگی پر غور کرنے سے بھی حل ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ سمجھ بھی آجائے گی۔ کہ ان دونوں میں سے بلحاظ اخلاق کے کون اعلٰے پایہ پر ہے۔ جس قدر برداشت ۔ تحمل ۔ ہمدردی ۔ رحم ۔ بذل مال ۔ مودة مؤانست اور پھر اولاد کے لئے محنت سے روزی کمانا اور اوقات کی پابندی ۔ بری مجالس سے پرہیز ۔ کفائت اور میانہ روی ایک متاہل شخص میں ہو سکتی ہے وہ کب ایک مجرد میں ہو سکتی ہے اسی نقطۂ خیال سے یہ اوصاف دو یا تین نکاح کرنے والے انسان میں زیادہ طور سے پیدا ہو سکتی ہیں ۔ پھر ہم اسلام کی عام تعلیم پر جب نظر کرتے ہیں ۔ تو وہ سب کی سب ان جذبات کو مٹانے والی ہو[illegible] کے لئے وہ وہ راہیں سجھاتی ہیں ۔ جو [illegible] اسلام نے مردوں اور عورتوں کے کھلم کھلا [illegible] کی جڑ سے کاٹ دیا ہے ۔ جو امریکہ اور یورپ میں [illegible] نے کہا ہے [illegible] عورت کو بری خواہش سے [illegible] قرآن شریف نے تعلیم دی کہ بلا ضرورت شرعی [illegible] بلکہ نگاہیں نیچی رکھو ۔ تمام مہذب قوموں نے [illegible] بصرہ اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ شراب [illegible] ہے ۔ مگر آپ کی بائیبل نے اس کی ہرگز ممانعت [illegible] اور یسوع کا خاص معجزہ تھا اور اب تک عشاء ربانی میں یادگار [illegible] پڑتی ہے کہ یسوع کے خون کا بروز بلکہ خداوند یسوع کا [illegible] ہے ۔ اسی شراب کو قرآن انما رجس من عمل الشیطان فرماتا ہے اور تمام عرب کو اس غارت گر مال و جان تباہ کن دین و ایمان سے بچاتا ہے ۔ کیا ایسا اسلام محرکات شہوانی کا بڑھانے والا ہے ۔ یا عورتوں کے حقوق ضائع کرانے والا ہے ؟ حالانکہ ہم اب بھی دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے جو حقوق عورتوں کو دئے ہیں وہ ان کا عشر عشیر بھی نہیں جو اسلام نے دئے ہیں عیسائیوں میں تو بعد از نکاح عورت کا اپنا نام ہی نہیں رہتا ۔ گویا اس کی ہستی ہی کوئی نہیں ۔ مجھے مسٹر جے ڈانیل سمجھائیں ۔ کہ کون سے خاندانی ۔ معاشرتی اور اخلاقی زندگی پر اثر ہوتے ہیں اور اثر بھی ناگفتہ بہ ۔ آپ اس ناگفتہ بہ کو نہفتہ بہ نہ سمجھیں بلکہ ان کو ظاہر کر دیں تاہم بھی اس پر غور کر سکیں ہم تو دیکھتے ہیں کہ خاندانوں کی رونق بڑھتی [illegible] معاشرت میں خوبی و عمدگی پیدا ہوتی ہے ۔ بہت سے اعلےٰ اخلاق کا اظہار صرف تعدد ازدواج پر موقوف ہے ۔ اگرچند پیش آنیوالے جھگڑے آپ کے خیال میں ہوں اور ان سے خوف کھا کر آپ ضرورت کو پورا کرنے سے ڈرتے ہوں ۔ تو یہ بزدلی اسلام نہیں سکھاتا ۔ ممکن ہے ۔ آپ دنیا میں خودکشی کا رواج بڑھا دیں ۔ کیونکہ آخر یہ زندگی بھی کشمکش سے خالی نہیں ۔ فوجوں میں کسی کو داخل نہ ہونے دیں کہ لڑنا پڑتا ہے ۔ مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ زندگی کا کونسا مرحلہ ہے جو کسی نہ کسی قسم کی کشمکش سے خالی ہے ان جو باتیں حد سے بڑھنے والی ہوں ان کا اسلام نے خود خیال رکھا ہے چنانچہ اس نے تعدد ازدواج کی اجازت مثنیٰ و ثلٰث و رباع کے ساتھ ہی فرمایا ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدة ۔ اگر تم ڈرتے ہو کہ عدل نہ کرسکو تو پھر ایک ہی نکاح کرو اور دوسرے مقام پر ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فرما کر انسانی کمزوری کو بھی جتا دیا کہ تم ہرگز نساء میں عدل نہیں قائم رکھ سکتے ۔ لیکن دوسرا نکاح بوجہ مجبوری کیا جاتا ہے ۔ اس لئے عدل قائم رکھنے کا گر بتایا ۔ کہ فلا تمیلوا کل المیل ۔ ایک کی طرف بالکل ہی نہ جھک جاؤ اور فرمایا کہ لونڈی سے بھی نکاح اسی صورت میں کرو کہ [illegible] سے خوف ہو ۔ چنانچہ فرماتا ہے ذٰلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم یعنی یہ اجازت اس کے لئے ہے جو تم میں [illegible] ڈرے اور اگر صبر کرو تو بہرحال بہتر ہے اور پھر ذٰلک ادنیٰ الا تعولوا فرما کر ایک ہی نکاح کی خوبی کو ظاہر کیا ہے یعنی نامنصفانہ برتاؤ اور زیادہ عیالدار ہونے کی زحمت سے بچنے کے لئے یہ طریق (ایک نکاح) اچھا ہے ۔ لیکن بحالت اضطرار و مجبوری اجازت دی ۔ جب کہ نکاح کی اغراض ایک نکاح سے پوری نہ ہو سکیں ۔ ایسی پاک تعلیم پر اعتراض کرنا مسٹر جے ڈانیل کو نہیں چاہئیے تھا ۔ وہ اپنی انجیل میں اپنے خداوند یسوع کا ایک ہی قول تو پیش کر دیتے جو تعدد ازدواج کو حرام قرار دیتا ہو مگر وہ یہ بھی نہیں کر سکے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراض ان کی ۵۵ سالہ زندگی دیکھ کر کرنا تھا جبکہ آپ اپنے بڑھاپے تک جوانی کے عالم میں جب کہ روساء قریش حسین سے حسین بیبیاں پیش کرتے تھے ۔ ایک ہی بی بی کے زوج رہے ۔ پھر ملکی مذہبی ضرورتوں کی وجہ سے آپ نے بہت سے نکاح کئے ۔ آپ کی زندگی کے حالات انجیل کے مولفوں یا انجیل کے ہیرو کی طرح پردۂ خفاء میں نہیں بلکہ بالکل ظاہر ہیں اس لئے میرے خیال میں فی الحال یہی کافی ہے ۔

مسئلہ سود

دوسرا ۔ مسٹر جے ڈانیل فرماتے ہیں کہ اسلام میں سود کی اجازت نہیں اور اس کا برا اثر تجارت اور مالی ثروت کے ناحاصل ہونے پر ہوتا ہے تعجب کہ ایک شخص جس کا خداوند یسوع صریح الفاظ میں فرماتا ہے ۔ کہ "اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا آسان ہے مگر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا" وہ ایک الٰہی کتاب کو صرف اس نقطۂ خیال سے نامکمل ٹھہراتا ہے ۔ کہ اس میں سود کا لین دین جائز نہیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان "دولتمند" نہیں مگر مسلمان دولتمندی کو کیا کریں کیونکہ مسلمان اس دنیا میں بطور ابن السبیل کے ہے اس کا دار القرار تو وہ جہانِ آخرت ہے ۔ جہاں یہ نہ پوچھا جائیگا ۔ کہ تو کتنے روپوں کا مالک تھا بلکہ یہ دریافت کیا جاویگا ۔ کہ تیرے عمل کیا ہیں ۔ پھر یہ بھی غلط ہے کہ مسلمان اس لئے مفلس ہیں کہ وہ سود نہیں لیتے ۔ کیونکہ وہ قدوسی جنھوں نے ایک دنیا کو فتح کیا اور جو عظیم الشان شہنشاہ ہوئے وہ نہ سود لیتے تھے نہ سود دیتے تھے ۔ اگر سود کسی دولتمندی کو لاسکتا ۔ تو سنہ ۱۹۰۶ء میں انگلستان کا قرضہ نو ارب ۵۴ کروڑ نہ ہوتا اور فرانس کا قرضہ سولہ ارب ۹۲ کروڑ ۔ روس کا نو ارب ۴۸ کروڑ ۔ اطالیہ کا آٹھ ارب ۹۷ کروڑ ۔ ہسپانیہ کا ساڑھے چھ ارب ۔ آسٹریا کا پانچ ارب ۹۷ کروڑ قرضہ نہ ہوتا ۔ اور اگر سود کسی مفید کام میں آسکتا ۔ تو ایک سو چھیانوے ارب ۸۴ کروڑ روپے پر پانچ ارب سالانہ سود جو ضائع ہوتا ۔ یہ غریبوں کے کام آسکتا ۔

مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ سود نے ثروت میں کیا زیادتی کی کیا آپ کو معلوم نہیں ۔ کہ مصر ۔ بابل اور ایران کا زوال اسی وقت ہوا ۔ جبکہ اٹھارہ سو صرف اس دنیا کے مالک رہ گئے ۔ امریکہ میں آٹھ ہزار لاکھ پتی ہیں ۔ تو پچاس لاکھ مفلس ۔ نوے فی صدی ایسے ہیں ۔ کہ ان کا کوئی گھر نہیں ۔ برطانیہ کی نصف زمین کے مالک صرف پچیس سو اشخاص ہیں ۔ ۴۰ فیصدی پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا ۔ پچاس لاکھ کی ملکیت ہے ۔ تو تین کروڑ بیس لاکھ مزدوری پیشہ ہیں ۔

جناب یہ اسی سود ہی کی برکات ہیں کہ دولت سمٹ کر چند اشخاص کے قبضے میں آگئی ۔ کیا اس کو ثروت کا بڑھنا کہتے ہیں ۔ پھر مجھے بڑا تعجب ہے آپ کی اس تحریر پر کہ سود کے لینے میں اخلاقی نقصان بھی پرلے درجہ کا ہے ۔ ایک غریب کو روپے کی سخت ضرورت ہے ایک شخص اسے فیصدی شرح پر قرضہ دیتا ہے ۔ آپ کے نزدیک یہ امر اخلاق میں داخل ہوگا ۔ کاش! آپ سمجھیں کہ یہی سود تباہی ہے ۔ جو خود غرضی ۔ تنگدلی ۔ دنیا پرستی ۔ نفس پرستی اور ظلم کا سرچشمہ ہے ۔ سود لینے والے میں مطلق ہمدردی نہیں رہتی وہ خیرات بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اسے خیال آتا ہے کہ یہی روپیہ تھوڑی سی مدت میں بلا کسی محنت کے ڈیڑھ روپیہ بن سکتا ہے میں کیوں دوں ۔ شائد آپ کہیں کہ قرضہ نہ دینے سے تو اچھا ہے آپ کو معلوم نہیں کہ سودی قرضہ مل جانا ہی بہت سی عیاشیوں کا منبع ہے اگر یہ سہولت نہ ہوتی تو کئی خاندان تباہ نہ ہوتے ۔ اور یہ جو آپ کا منشاء ہے کہ تجارتی معاملات بغیر سود نہیں چلتے ۔ یہ بھی بالکل غلط ہے ۔ صحابہ کرام بالعموم تاجروں کی ایک جماعت تھی ۔ اور جماعت

بھی کامیاب۔ مگر ان میں کوئی سود نہ لیتا تھا نہ دیتا تھا اس زمانے میں بھی ایسے مومن زندہ موجود ہیں جنھوں نے لاکھوں روپے کی تجارت کی اور ایک حبہ بھی کسی سے سودی قرض نہیں لیا اور نہ اپنا روپیہ سود پر کسی کو دیا۔ دراصل یہ ایک سطحی خیال ہے کہ تجارت بغیر سود چل نہیں سکتی سود کا روپیہ جس قدر ہے آخر وہ بھی مال کی اصل قیمت پر پڑتا ہے اور پھر بوقت فروخت اس شے کی گرانی قیمت کا خمیازہ تو غریبوں ہی کو بھگتنا پڑتا ہے۔ پھر آپ یہ بھی سوچیں۔ کہ جو شخص صرف اپنا روپیہ تجارت کے لئے دوسرے کو دیتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ گھر بیٹھے بٹھائے صرف نفع کا مستحق ہو اور دوسرا شخص محنت بھی کرے۔ تکلیفات بھی اُٹھائے مشکلات کا سامنا بھی کرے اور نقصان کا ذمہ وار بھی ہو۔ یہ ایک اخلاقی کمزوری ہے۔ چاہیئے کہ قرضہ دینے والا روپیہ دینے کی وجہ سے اگر نقصان کا ذمہ وار نہیں۔ تو اصل سے زیادہ معین کرکے تو نہ لے بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھے۔ عجب نہیں کہ اس کی نیک نیتی اور ہمدردی پھل لائے اور وہ سود سے زیادہ منافع کے نام سے پائے۔ سود خوری کی وجہ سے بھائی نے بھائی کو قتل کردیا کیونکہ آئے دن بڑھنے والے قرضہ کو ادا کرنے سے مایوس ہو کر وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا۔ القرض مقراض المحبۃ تو مشہور ہی ہے۔ لیکن اس پر سود تو کریلا پر نیم چڑھا۔ پس سود تو انسان کو اخلاقی حالت سے گرانے والا ہے۔ اسی لئے فرماتا ہے الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس۔ یعنے سود خور ہمیشہ مادی خیالات اور دنیا کی محبت کی طرف جھکا رہتا ہے اور سود سے کوئی تجارۃ بارآور نہیں ہو سکتی۔ کئی کمپنیاں محض سود کی وجہ سے تباہ ہوگئیں کئی گھرانے سود نے برباد کر دئے۔ معاشرت میں وہ پیچیدگیاں ڈالیں۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ اور مسلمانوں کے افلاس کی وجہ تو قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف سود کا دینا شروع کر دینا ہے۔ نہ کہ سود کا لینا۔

اب میں دیکھتا ہوں کہ مسٹر جے ڈانیل کیا فرماتے ہیں اور وہ ان ثمرات اسلام سے کہاں تک متمتع ہوتے ہیں

لقیہ رسید زر یکم ۲ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ۲۲۴۹ للعہ	جناب عبدالعزیز صاحب ۱۲۱۶ سے
جناب مولا بخش صاحب ۲۴۵۷ للعہ	جناب زین الدین برا اسمٰعیل ۶/
جناب محمد یوسف صاحب ۶۸۹ للعہ	جناب چراغ دین صاحب ۹۸۰ للعہ
جناب حاجی محمد صاحب ۱۸۵۰ ۲/	جناب عابد حسین صاحب ۹۱۱ للعہ

ایک حل طلب مُعمّہ

"ویدوں کے جنم سے پہلے ہندوکش کے راستہ سے ہند میں نازل ہونے والی کلچرڈ پارٹی توجہ فرماوے"

جب سے کہ دیانند سرسوتی نے اہل ہند کے مذہبی لٹریچر میں ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو بُرے الفاظ سے یاد کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس زمانہ سے لیکر آج تک جبکہ اندر۔ پرکاش۔ ہندوستان۔ آریہ مسافر بہت سے اخباروں کو ترکی بترکی جواب دینے کے واسطے بالآخر مسلمانوں میں بھی افغان۔ ہنٹر۔ نور۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مقولہ کے مصداق پیدا ہونے لگ گئے ہیں ہمیشہ کلچرڈ پارٹی کی طرف سے بہت زور شور کا اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر یہ رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخالفین کیواسطے خنجر و شمشیر کا استعمال کیا اس کا جواب کتابوں اخباروں رسالوں میں بارہا دیا جاچکا ہے۔ اور اسلامی جنگوں کا دفاعی جنگ۔ اور سخت مجبوری کی صورت میں کیا جانا جبکہ دشمن سر پر آپڑا ثابت کیا جاچکا ہے۔ مگر ہمارے جوشیلے انقلاب پسند ہیں کہ وہ ایک ہی رٹ لگائے چلے جاتے ہیں۔ خیر اس جگہ ہمیں اس امر پر بحث کرنا مطلوب نہیں کہ ان کا یہ اعتراض کس قدر ناجائز ہے اور آیا یہ اعتراض ہے یا خود ایک تہمت ہے جو نادانی یا ضد و تعصب کی عداوت کے سبب بانی اسلام پر پھینکنے کی کوشش کی گئی ہے ہاں اس سے ہم اس بات کو بصفائی تمام استدلال کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ اعتراض کلچرڈ ہندوازم کی طرف سے نیک نیتی پر مبنی ہے اور ہم مناسب نہیں جانتے۔ کہ ان کی نیت پر اس وقت کوئی حملہ کریں۔ کم از کم اس امر کا فیصلہ قطعی ہو جاتا ہے کہ ان کے عقائد اور یقین کے مطابق خنجر و شمشیر کا استعمال دشمن کے واسطے بالکل ناجائز ہے اور ریوالور اور بمب کی آتش فشانی اس سے بھی بڑھ کر پاپ کا کام ہے۔ بالخصوص اس کے واسطے جس کی طرف سے ہم پر کوئی ایسا حملہ نہیں ہوا۔ اور حملہ کیا کسی حملے کا ارادہ بھی نہیں ہوا۔

اُمید ہے کہ ہماری مخاطب پارٹی کا کوئی ممبر اس استدلال کے مخالف نہ ہوگا اس واسطے اس کو زیادہ دلائل کے ساتھ مضبوط کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس جبکہ یہ امر طے پاچکا۔ تو اب ہم اس گروہ سے جو اس وقت بمب سازی کے قواعد شائع کرنے اور دیواروں کے کھوکھوں میں خنجر پوشیدہ جمع کرنے اور بغل کے نیچے ریوالور رکھنے کے کام میں مشغول ہے اور انقلاب کا نہ صرف دل سے خواہاں ہے بلکہ اپنی خواہشات کو عملیات کا جامہ پہنا رہا ہے یہ امر دریافت کرتے ہیں کہ جس فعل کو آپ ایک زمانہ تک شنیع سمجھ کر قابل اعتراض بیان کرتے رہے اس پر نہایت ہی بُرے پیرائے میں آپ نے خود کیوں عملدرآمد شروع کیا ہے۔ بُرا پیرایہ میں اس کو اس واسطے کہتا ہوں کہ اس وقت جن لوگوں پر حملہ کیا جاتا ہے وہ حملہ کرنے والے کے خیالات اسباب حملہ اور وقت حملہ سے بالکل بےخبر ہوتے ہیں ایک شخص اپنی طرز زندگی میں آرام کے ساتھ اپنا وقت بسر کر رہا ہوتا ہے قاتل سے کبھی اس کو شائد ملاقات کا موقع بھی نہیں ہوا ہوتا اور وہ اچانک نشانہ ریوالور یا بمب بنایا جاتا ہے۔ یہ طرز نہ صرف بُرا بلکہ نہایت ہی بُزدلانہ سفاکانہ اور سخت ظالمانہ ہے۔ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے متبعین پر جو اتہام باندھا گیا ہے۔ اس میں کم از کم یہ الفاظ تو جعلسازوں نے بھی تسلیم کئے ہیں کہ کہا جاتا تھا۔ کہ کلمہ پڑھو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ یہاں تو ہمارے ناسک کے مقتول کلکٹر صاحب کو اتنا بھی نہ کہا گیا کہ ہمیں حکومت سپرد کرو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ اس معمہ کو حل کرنے کے واسطے ہم نہ صرف اس گروہ کو مخاطب کرتے ہیں جو عملی رنگ میں ایسی کارروائیاں کرتا ہے بلکہ ان کو بھی مخاطب کرتے ہیں۔ جو ایسے لوگوں کی تائید میں مضامین دیتے ہیں۔ یا ان کے مقدمات میں ان کی امداد کرتے ہیں یا اخباروں میں ایسے مضامین ذومعنی لکھتے ہیں جن سے اس طرف قدم بڑھانے کی نوجوانوں کو جرأت ہوتی ہے۔ الغرض کلچرڈ پارٹی ہماری مخاطب ہے۔ جن کو اس سوال پر اس نگاہ سے غور کرنا چاہیئے کہ باوجود ایک امر کو مذہبی عقائد اور سوشل قواعد کے بُرا سمجھنے کے کیا سبب ہے۔ کہ ان میں ایسے افراد پیدا ہو گئے ہیں جو اس امر کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور ایک دو کا ارتکاب ظاہر کر رہا ہے کہ لاکھوں نہیں ہزاروں ایسے کرتوتوں کے واسطے بشرط موقعہ پانے کے ہر وقت طیار رہتے ہیں۔ یہ ایک معمہ ہے جس کا حل کرنا ہمارے مخاطب گروہ کا کام ہے اور بات غالباً وہی ٹھیک ہوگی۔ جس کو وہ خود تسلیم کریں گے۔ لیکن از روئے ہمدردی ہم اتنا اور کہنا چاہتے ہیں کہ ان اسباب پر غور کرنے کے واسطے جنھوں نے یہ مادہ ان کے کثیر افراد میں پیدا کر دیا ہے۔ اس امر کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور ضرور کریں۔ کہ کیا ایک برگزیدہ جماعت کا یہ قول تو کہیں ان کی قوم پر صادق نہیں آرہا کہ جو شخص کسی مقدس پر کوئی بیجا الزام لگاتا ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک خود اس الزام میں مبتلا و گرفتار نہ ہو۔ ہم اس کی طرف صرف اشارہ کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور جواب کا انتظار کرتے ہیں۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ یورپ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ
علاوہ ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی | (رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸) | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں

(پیشگی چار روپے)

(نمبر ۱۸)

مورخہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۳ پھاگن سمت ۱۹۶۶

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

جاویں۔ اس لئے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ جو جو بات یا نکتہ یا واقعہ حضرت امام کے متعلق ان کو یاد ہو یا جو نصیحت کسی وقت آپ نے فرمائی ہو یا کوئی ایسی بات یا ادا یا طرز عمل جو کسی بھائی نے آپ کے متعلق سنا ہو۔ وہ سب کا سب لکھ بھیجیں۔ اس مطلب کے لئے دو کالم وقف کئے جاتے ہیں امید ہے تمام احمدی برادران توجہ فرمائیں گے۔ اور ناظرین بدر کے لئے ایک عمدہ غذائے روح ہوگیا کہ ہر ہفتہ پہونچتی رہے گی۔ حضرت کے خاص مخلصین جن کو زیادہ تر صحبت حاصل ہوئی ہے خصوصیت سے توجہ فرماویں قبل از دعوے ماموریت یا براہین احمدیہ کے زمانے کے حالات بہت ہی دلچسپ ہوں گے۔ جو کچھ لکھا جاوے۔ بہت مختصر اور جامع ہو۔

پتے درکار ہیں

ماسٹر عبد الرحمن صاحب جالندہری مدرس تعلیم الاسلام کو تبلیغ حق کا بہت جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ حال میں وہ اپنا ایک اشتہار عربی میں ترجمہ کرا کر بعد پسندیدگی حضرت خلیفۃ المسیح چھپوا رہے ہیں اور مصر و ایران و عرب وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء کو پہونچانا چاہتے ہیں اور احباب سے خواہش رکھتے ہیں کہ اس کام کے واسطے بہت سے نام اور پتے دیگر اور نیز مفید مشورہ سے انہیں مشکور فرماویں۔

حکیم فضلدین صاحب

ان دوستوں کے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے انہیں بیماری کے خطوط لکھے اور دعا کی اور آیندہ دعا کا وعدہ کیا امید ہے کہ ان کے واسطے دعا کا سلسلہ دوست جاری رکھیں گے اور جنہوں نے توجہ نہیں کی وہ اب جاری کریں گے۔ کیونکہ یہ مخلص دوست بسبب بیماری کے بہت تکلیف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا دے۔

حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی نے احمدیوں کو دعوت دی

کچھ عرصہ ہوا کہ حافظ عبد المنان صاحب مشہور اہلحدیث نے اپنے پوتے کے عقیقے کی تقریب پر اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ آخر اتنی مدت قرآن و حدیث پڑھا پڑھا کے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل و ایثار و اخلاص دیکھ دیکھ کر اگر آپ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی متبع قرآن مجید اور پکا موحد نہیں

فہرست نئے مسلمانوں کی

جو مولوی محمد علی صاحب واعظ احمدی سیالکوٹی کے ہاتھ پر ممالک متوسط میں مسلمان ہوئے

ہندو نام	مسلمانی نام	ہندو نام	مسلمانی نام
ڈہویا	غلام حیدر	پیکو	غلام نبی
کول سو	عبد الستار	ہیدی	اللہ دتا
پانڈو	نوب الدین	نارائن	عنایت اللہ
کرشنا	محمد بخش	بہیسے رام	خدا بخش
پانڈو	عبد اللہ	ماروتی	ناصر محمد
چندو	غلام رسول	تاراچند	عبد الرحمان
ونشیو	عبد الرحیم	ازکو	محمد دین
سکھا رام	غلام حسین	لکھا	غلام حسن
ارجن	میران بخش	سینڈو	عبد اللہ
سوا	عبد الغفور	بہوا	عبد القادر
موتی	ثناء اللہ	راما	عظیم اللہ
گوندا	غلام محمد	مادہو	احمد دین
کشن	غلام مصطفے	پانڈو	علی بخش
داجی	دین محمد	فتو	فتح محمد
شو رام	غلام حیدر		

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے ۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام ایسی باتیں جو ان کے یا قوم کے سوانح کا جزو بن سکتی ہوں تحریر میں آ

(بدر پریس قادیان بہاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا)

تو اس میں غضب کونسا آگیا۔ کیونکہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی۔ قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہاں احمدیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جہان کو توبہ کرادی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) ان کا لایزول ولایحول ہونا (۲) عالم الغیب (۳) مُردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) فیھا تحیون ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزین ہونا (۵) خاتم النبیین سید المرسلین صلعم سے بڑھکر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہان کو مسلمان بنا دے گا (۶) بعض آیات قرآن کا ناسخ ہونا مثلاً لا اکراہ فی الدین وحتی یعطوا الجزیۃ۔ وغیر ذلک اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خزانے اس کے تابع ہو جاویں گے۔ غرض ایسی باتوں کو جو صریح آیات قرآن و احادیث سید الانس والجان کے خلاف ہیں ایک باعزت کامل الایمان مؤمن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے۔ پس جو سچی جماعت یہاں تک موحد ہو کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اور جس جماعت کا ایمان۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ٭ گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہو اور جو خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتی ہو اگر اس سے تحابب وتہادی کا سلسلہ جاری نہ ہو۔ تو پھر کس سے ہو میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کو متہم کر رہے ہیں اور ان کے پچھلے فتوے اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں۔ چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جاوے اور بڑی عزت واحترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیونکہ انسان آخر انسان ہے۔ ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے۔ اور بعد ازاں اس سے رجوع کرے۔ حافظ صاحب مکرم کو بھی اس پر جھنجھلانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے حافظ غلام رسول صاحب احمدی آپ کے پرانے رفیق و دوست اب بھی اسی وزیرآباد میں موجود ہیں۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خود ان کا نمونہ اس بات کی کافی ضمانت ہے۔ کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لایعلمون وزیرآبادی جماعت کو چاہیئے کہ وہ بھی حافظ عبد المنان صاحب کو اپنی دعوتوں میں مدعو کیا کریں۔

ممبری شراب | بمبئی کے اخبار ایگزیمنر مورخہ ۲۶ فروری سنہ رواں میں ایک اشتہار ہماری نگاہ سے گزرا ہے جس میں ممبری شراب کے نرخ وغیرہ دیئے گئے ہیں لکھا ہے کہ بارہ بوتلیں دس روپیہ میں مل سکتی ہیں۔ ممبری شراب سے مراد وہ شراب ہے۔ جو پادری صاحب یسوعی عبادتگاہ المعروف گرجا کے اندر ممبر پر چڑھ کر نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں اور جس کے بغیر عبادت کا ایک خاص رکن یعنی عشائے ربانی پورا نہیں ہوسکتا اسی اشتہار میں پیر پادری صاحب کی تصدیق بھی ہے۔ کہ یہ شراب خالص ہے اور عبادتگاہ میں استعمال کے لائق ہے۔ کیا یہ قوم بھی دعویٰ کرسکتی ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو سنوارنے کے واسطے باہر نکلی ہے۔ جس میں ام الخبائث کا استعمال مذہبی رسوم میں ضروری ہے حقیقی مصلح ہونے کا دعوے اسی کو سجتا ہے۔ جس نے خمر کے حرام ہونے کا حکم سنا کر چند منٹوں میں سب سے شراب چھڑا دی۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم

امیر المؤمنین - حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ رات کے وقت لوگوں کے حالات معائنہ کرتے پھرتے تھے۔ اتنے میں ایک شکستہ جھونپڑے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی جس کے بچہ پیدا ہونیوالا تھا اور اس عورت کا غریب شوہر حسرت کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ ہائے کیا کریں۔ آج تو گھر میں کھانے کو ایک لقمہ بھی نہیں۔ حضرت فاروق رض پچھلے پاؤں گھر لوٹ آئے اور بیوی سے اس کا ذکر کرکے اس اڑے وقت میں ان کو مدد دینے کی ترغیب دی۔ بیوی نے بڑی خوشی سے اس فرمائش کو منظور کیا۔ اور اس جھونپڑے کی طرف روانہ ہوگئیں آگے بیوی جا رہی تھیں اور پیچھے پیچھے خود شہنشاہ عرب ہاتھ میں کچھ نقدی لئے اور آٹے کی ایک بوری پیٹھ پر اٹھائے جا رہے تھے۔ پھر ان لوگوں کو گھر میں پہونچ کر آپنے آٹا وغیرہ تو مالک مکان کے پاس رکھا اور خود چولھے کی طرف ہوکر ہنڈیا چڑھائی۔ اور لکڑیاں لگا کر آگ جلانی شروع کی۔ آہ کیسا ایثار کیسی خداترسی اور کیسی للہیت ان لوگوں میں تھی۔ کہ اس تنگ وتار اور دھواں دھار جھونپڑے میں چولھے کے آگے بیٹھے۔ جب آپ پھونکیں مارتے تھے تو آپ کی داڑھی زمین سے چھو جاتی تھی۔ اتنے میں اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت عمرؓ کی بیوی نے پکارا۔ اے امیر المؤمنین اپنے دوست کو بشارت دو کہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ مالک خانہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا اور کہنے لگا۔ آپ امیر المؤمنین ہیں؟ سچ ہے۔ آج سے پہلے میں نے آپ کو ہمیشہ منصف اور عادل پایا۔ مگر آج آپ کو حد درجہ کا رحمدل اور محسن دیکھا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ کلکم راعٍ وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ یعنی تم میں سے ہر ایک گلہ بان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جاوے گا۔" (م۔پ)

خطبۂ جمعہ

(۱۸- فروری سنہ ۱۹۲۱ء)

حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔

انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے۔ مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے اس لئے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی کہہ اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعوے ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو۔ پھر تم محب کیا اللہ کے محبوب بن جاؤگے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے لئے آپکے کچھ حالات جو قبل از دعویٰ نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون چاہتا۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں۔ (۱) ایسی بدنیا شکل ہو کہ دیکھیں (۲) محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے (۳) اولا گزرے (۴) ننگ وناموس پر حملہ کیا جاوے۔ غرض۔ سے بچنے کا یہی نسخہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح ہوتا ہے آپ کی بی بی فرماتی ہے۔ انک لتصل الرحم بات تو تم میں یہ ۔۔۔۔ کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بی بی کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے۔ ماں کے سبب بھائیوں سے محبت ہوتی ہے۔ دادی کے سبب چچوں کے ساتھ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے۔ (۲) وتحمل الکل کسی بیچارے کے دُکھ کو برداشت کرلیتا ہے کسی کے دُکھ درد میں شریک ہوتا اور اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے (۳) وتقری الضیف اور وارد کی مہمان نوازی کرتا ہے (۴) وتعین علیٰ نوائب الحق اور جو ضرورتیں وقتاً فوقتاً قوم و دین کے لئے پیش آئیں تو ان ضرورتوں کے لئے جان و مال سے مدد کرتا ہے۔

(۵) وتصدق الحدیث۔ جو بات مونہہ سے نکلتی ہے وہ سچ ہوتی ہے افسوس کہ آجکل لوگ معاہدات کا خلاف کرتے ہیں اور جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں (۶) وتکسب المعدوم جو پاک فضیلتیں اور سچائیاں معدوم ہوگئی ہیں ان کو تو از سر نو رواج دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ ایسی نیکیوں کو حاصل کرے جس میں بیٹھ کر اس کی اصلاح ہو۔ تم بھی ۔۔۔ یہ نیکیاں حاصل کرو۔ یاد رکھو کہ ہر ایک نیکی و بدی بمنزلہ بیج کے ہے اور ابتدا میں نیک یا بد کام بہت خفیف ہوتا ہے مگر بڑھتے بڑھتے بڑا عظیم الشان ہو جاتا ہے۔ بدنظری ایک خفیف بات معلوم ہوتی ہے مگر یہی بڑھتے بڑھتے زنا تک پہونچتی ہے پس تم اپنے اعمال کا محاسبہ کرو۔ کہ بدی کو ابتدا میں روکو اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کے حاصل کرنے میں بھی دیر نہ لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دیوے۔ آمین۔

اشارات

مکرم ومعظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضل [illegible] سلسلہ کے اپنے اخبار اس وقت چار جاری ہیں جنکو کہ [illegible] ہزار روپیہ قوم کا ان پر خرچ ہوتا ہے۔ احمدیہ [illegible] سب سے زیادہ خوشی اور شوق سے جب کبھی کوئی اخبار [illegible] میں حصہ لیتی ہے اور اخباروں میں اور احمدیہ قوم کی اخبارون [illegible] یہ ہے کہ ان کے جتنے خریدار ہوتے ہیں۔ تقریباً سب ہی [illegible] ادا کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ جس وقت نکلیں فوراً [illegible] چل جاتی ہیں۔ یعنے جب کبھی کوئی احمدی سلسلہ کا ممبر اخبار نکالنا چاہتا ہے اس کے خریدار پہلے سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ کوئی تلاش نہیں کرنی پڑتی۔ ایک فہرست ان اصحاب کی جن کے نام پہلے اخبار یا رسالے جاری ہیں [illegible] وی پی کرنے شروع کر دئے [illegible] بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو کہ وی پی لینے سے انکار کرتے ہوں اس لئے اخبار فوراً چلنے لگ جاتا ہے اور پروپرائیٹر یا اڈیٹر کو کوئی خاص تکلیف جو اور اخبار والوں کو اٹھانی پڑتی ہیں نہیں اٹھانی پڑتی۔ پھر اگر کسی وقت اخبار کے پہنچنے میں باقاعدگی نہ ہو تو بھی ممبر سلسلہ احمدیہ نیک ظنی سے کام لیتے ہیں اور اڈیٹر یا پروپرائیٹر کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے اور کچھ تاخیر [illegible] اپنا حق ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ کس لئے ایسا کرتے ہیں؟ اس لئے نہیں کہ وہ خدانخواستہ بے وقوف ہیں بلکہ ان سے زیادہ تو بموجب قرآن کریم کوئی ذہین اور کوئی عقلمند ہو ہی نہیں سکتا۔ انھوں نے امام وقت کو زمانہ ہی میں پہچان لیا۔ اور وہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں بیچ چکے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے۔ اعلائے کلمۃ اللہ میں حصہ لیں۔ لیکن میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ بالمقابل اخبار نویس اپنا پورا حق ادا نہیں کرتے ہفتہ میں تو تقریباً پچاس ڈبل صفحہ ہمارے اخبارون کے چھپتے ہیں۔ جن پر کہ سلسلہ کے اصحاب کا روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر بہت ہی تھوڑا ان میں اس صداقت کے اظہار کا حصہ ہوتا ہے۔ جو کہ احمدیہ سلسلہ کے ممبرون کا اپنے امام اور خلیفۃ المسیح کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ ہونا چاہیئے۔ اخبار بدر اگرچہ (معاف فرماویں) پورا نہیں۔ لیکن بہت حد تک اس فرض کی ادائگی کی کوشش کرتا ہے باقی اخبارات میں مضمون تو بہت ہوتے ہیں مگر احمدیت کے رنگ میں نہیں ہوتے بلکہ ایک طعنہ بازی کے رنگ میں۔ میرے خیال میں ہمارے اخبارنویسون کا فرض ہے کہ بہت متانت سے سلسلہ کے مخالفین کے سوالات کو قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالوں سے مفصل طور پر حل کریں اور اس میں اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابون ہی سے کام لیں۔ تو ان کو کوئی بڑی بھاری وقت نہیں کرنی پڑتی اور ہمارے اسلام کے اصولوں کو بہت ہی مدلل رنگ میں بیان کریں اور جو عیب اور غلطیاں ان میں زمانہ کے اثر سے آگئی ہیں ان کو دور کرکے اور صاف کرکے پیش کریں۔ تاکہ دنیا اصل اسلام کو دیکھ سکے۔ اگر یہ کام ہمارے اخبار کریں تو سب روپیہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اخبارون میں بھی بفضل خدا دن بدن ترقی ہوگی ورنہ پھر اور اخبارون میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ اخبار بدر میں قرآن کریم کے نوٹ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک زبان سے نکلتے ہیں۔ قرآن کریم کی محبت رکھنے والوں کے لئے بہت [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] اور مضامین انھیں اصولوں پر [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ ان [illegible] اخبار نویسوں سے میری یہ عرض ہے کہ اگر [illegible] زیادہ اس اصول کو [illegible] مد نظر رکھیں۔ تو میرے خیال میں شاید زیادہ موجودہ صورت [illegible] سکیں۔ صرف اصلاح کی نیت سے عرض کیا گیا۔ والسلام
خاکسار [illegible]

بدر۔ [illegible] ڈاکٹر صاحب کے مضمون مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ انہیں بالخصوص ایسے مضامین کس قدر پسند ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق و اخلاص کی نشانی ہے۔ پر میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو صرف ایسے ہی مضامین کی ضرورت نہیں بلکہ ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان دنون کے جدید طرز مخالفت اسلام و مسلمین کا پورے زور کے ساتھ مقابلہ کریں اور معزز کو کل ہمعصر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ پورا کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل شکر گذاری کے ہیں۔ جو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ تک پہنچ چکی ہو۔ وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی۔ جہاں ہمارے معزز دوست ڈاکٹر صاحب بدر کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے ہیں کہ اس میں زیادہ تر سلسلہ کے واسطے تائیدی مضامین ہوتے ہیں اور درس قرآن شریف کے نوٹ ہیں۔ وہاں مجھے پچھلے سال کا ایک ایسا واقعہ بھی یاد ہے کہ ایک معزز دوست نے بدر اور الحکم کو صرف اس واسطے بند کرا دیا تھا کہ بدر میں پولیٹیکل مضامین بالکل نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو کم ہوتے ہیں۔ الغرض اخبار کے اڈیٹر کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت نازک ہے کہ اُسے ہر ہفتہ ہزارون آدمیون کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ جن کے مذاق نہ صرف مختلف بلکہ بعض دفعہ متضاد ہوتے ہیں۔

حیرت ہے آسمان پہ گئے حضرت مسیح ✻ وان کونسا مقام ہے بول و براز کا

یہود کے خیال

(وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔) جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ مع الجسم العنصری آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آیت کا یہ مطلب لیتے ہیں۔ کہ جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لے آویں گے اور کوئی کافر نہ رہے گا۔ حالانکہ یہ مطلب سیاق و سباق کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر آیات قرآنیہ سے تناقض لازم آتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف بصراحت بیان فرماتا ہے کہ یہود وغیرہ قیامت تک رہیں گے۔ اس موقعہ پر اس مطلب کی غلطی کے متعلق ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ بلکہ یہاں پر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس آیت مندرجہ عنوان کی ہمارے نزدیک صحیح توجیہ کیا ہے۔ جب ہم اس آیت کے ماقبل کی آیتوں پر غور سے نظر کرتے ہیں۔ تو نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت کے پہلے سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مقتول و مصلوب نہیں ہوئے اور صلیبی موت سے محفوظ رہے اور یہودی جو حضرت مسیح کو مقتول و مصلوب کہتے ہیں وہ دلی یقین سے نہیں کہتے گویا یہود کی [illegible] حالتیں ہو رہی ہیں۔ سب سے اول تو ان کا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کو تشفی دیتے ہیں کہ مر ہی گئے ہوں گے۔ موت کے خیال سے قبل نہ مرنے کا خیال آتا ہے۔ خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ (لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب موصوف لائلپور سانگلہ سے ہوتے ہوئے ملتان پہنچ گئے ہیں۔ ہر جگہ سے ان کے وعظون کی کامیابی کی خبریں آرہی ہیں۔ ملتان میں باوجود بعض نادان مخالفین کی روک تھام کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے شیخصاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان کی تقریر پُر اثر ہوتی ہے کیون نہ ہو وہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں مصروف ہیں اور درد دل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین

ویدون مین دُعا

چند روز ہوئے ایک آریہ نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر فرض کرو ایک عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ مین لڑکی ہے۔ تو کیا دُعا کرنے سے خدا اسے لڑکا بنا سکتا ہے۔ مین تاڑ گیا کہ اس نے مذہب اسلام کے مسئلہ دُعا پر اعتراض کیا ہے۔ مگر مین نے متانت سے تحقیقی جواب جو مجھے معلوم تھا یہ دیا کہ خدا کے لئے لڑکی کا لڑکا بنا دینا محال نہین ہو سکتا اور اس کی بے حد قدرت کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہین مگر کر سکنے اور کرنے مین بڑا فرق ہے کہ وہ بہت کچھ کر سکتا ہے بلکہ ہر بات جو اس کی صفت خدائی کے خلاف نہ ہو وہ کر سکتا ہے مگر بعض باتین ایسی ہین جن کی نسبت اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ مین ان کے خلاف نہین کرونگا پس چونکہ وہ صادق الوعد ہے (و من اصدق من اللہ قیلاً) اس لئے ان باتون کے خلاف کسی کی دعا قبول نہین مثلاً کوئی دُعا کرتا رہے کہ مجھ پہ موت وارد نہ ہو اور مین ہمیشہ زندہ رہون۔ تو یہ دُعا اس کی اپنی خواہش کے مطابق پوری نہین ہو سکتی کیونکہ یہ دُعا اس کی کل نفس ذائقة الموت کے وعدہ کے خلاف ہے اسی طرح اس قسم کی دعائین بھی قبول نہین ہو سکتین کہ مین بغیر کھانے پینے کے زندہ رہون یا اڑ کر آسمان پر چلا جاؤن یا میرا فلان بزرگ جس کو مرے ہوئے سو سال کا عرصہ گذرا ہے زندہ ہو جاوے۔ میرے خیال مین لڑکی کا لڑکا نہین بن سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے لا تبدیل لخلق اللہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے بعد مین نے اُسے بتایا کہ ہم کس قسم کی دُعا کے قائل ہین۔

اوّل۔ محض دل سے خواہش کرنا یا موہنہ سے مانگنا قبولیت دُعا کے لئے کافی نہین ہو سکتا۔ ہر امر مین ایک خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لئے چند شرائط ہوتی ہین۔ جب تک ان شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جاوے نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہین ہو سکتا۔ اسی طرح ایمان عمل صالح۔ خلوص نیت۔ جناب الٰہی سے سچا عشق وغیرہ قبولیت دُعا کے لئے شرط ہین جس قدر ایک انسان مین یہ باتین پائی جائینگی اسی قدر اس کی دُعاؤن مین قبولیت کا رنگ ہوگا۔ موہنہ سے دُعا مانگنا اور لوازمات کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرنا بے سود ہے

دوم۔ ہر انسان ایک تقدیر مین محصور ہے بعض باتین ایسی ہین جو اس کی قدرت سے باہر ہین اور ان پر اس کا کچھ اختیار نہین اور بعض ایسی ہین کہ اس کی قدرت خداداد کے ماتحت ہین پس دُعا تقدیر سے بیرونی اشیاء پر احاطہ نہین کر سکتی بلکہ صرف ان امور مین قبول ہو سکتی ہے جو اس کی تقدیر کے اندر ہین

غرض اس آریہ کو جہان تک مجھ سے ہو سکا مین نے سمجھایا حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا اس کے بعد مجھے اتفاق سے رگوید کا اردو ترجمہ مل گیا جس کو مین نے بڑے شوق سے پڑھنا شروع کیا کہ دیکھون اس مین کیا لکھا ہوا ہے جو آریہ لوگ اس کی اس قدر تعریف کرتے ہین۔ مگر مین نے چہاتین منتر پڑھے تو مجھے آریہ کا دُعا کے متعلق وہ سوال یاد آ گیا وہ منتر یہ ہے۔

اے پرمیشور جو سب جگت کا پیدا کرنے والا۔ پورن سامرتھ وان سب سکھون کا داتا اور سب دیاؤن کا پرکٹ کرنے والا پرماتما ہے وہ [illegible] پران [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کرمون کے [illegible] کرتا ہے ہم [illegible] ان اور آگیان کی اچھا اور [illegible] کی پراپتی کے لئے [illegible] آگیان کے [illegible] اس پرمیشر کا سب طرح سے آسرا [illegible] ہین۔ سو تم بھی اسی کا آسرا لے کر اسی کو [illegible] پرارتھنا کرو کہ اے بھگوان [illegible] دیاوان۔ سروگ سے [illegible] پرتھوی وغیرہ [illegible] کے لکشمی اور کرپا کیجئے کہ ہم سے کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہوا اور ہمارے پشوؤن کی رکشا کیجئے۔ اور ہمارا [illegible] پرتھوی آدی کے رکھشک اور بھی خواہ کہ یہ سب چیزین سکھدائک ہون۔

اس منتر سے مفصلہ ذیل اُمور حل ہوتے ہین۔

(۱) یہ منتر پرمیشور کا کلام نہین اگر پرمیشور کا کلام ہوتا تو ہم کو مخاطب کر کے کہا جاتا کہ مین جگت کا پیدا کرنے والا ہون وغیرہ۔ اور تو ان لوگون کو کہدے کہ ایسا ایسا کرین اور مجھ سے اس طرح پرارتھنا کرین مگر یہان کہا گیا ہے۔ اے [illegible] ہم ایسا ایسا کرتے ہین تم بھی ایسا ہی کرو اور پرمیشور سے فلان امور کے لئے دعا مانگو اس سے ظاہر ہے کہ ایک یا زیادہ شخص دوسرے لوگون کو سمجھا رہے ہین اور یہ ان کا اپنا قیاس ہے۔

(۲) رُوح اور مادہ خدا کی طرح ازلی نہین اگر ازلی ہون تو خدا اُن کا پیدا کنندہ نہین کہلا سکتا مگر یہان کہا گیا ہے کہ وہ سب جگت کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) آریون کا یہ عقیدہ کہ پرمیشور کوئی نئی چیز پیدا نہین کر سکتا۔ غلط ہے کیونکہ اول تو اس کو سب جگت کا پیدا کرنے والا سب سکھون کا داتا اور سب دیاؤن کا پرکٹ کرنے والا بتلایا گیا ہے اور دوم اس سے دُعا مانگی گئی ہے۔ کہ کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہو۔ اگر وہ نیست سے ہست نہین کر سکتا اور مجبور ہے کہ انسان کو اس کے کرمون کے مطابق پیدائش دے تو وہ جگت کا پیدا کرنے والا سکھون کا داتا اور دیاؤن کا پرکٹ کرنیوالا نہین ہو سکتا اور نہ اس سے پرارتھنا کی ضرورت ہے۔

(۴) آریون کا عقیدہ تناسخ باطل ہے تناسخ کے رُو سے انسان کرمون کے مطابق خلقت پاتا ہے اور پرمیشور اُسی دکھ اور سکھ دینے پر مجبور ہے پس تناسخ کا قائل نہین کر سکتا اگر کرے تو بے وقوف دیوانہ کہلائے۔ ماننا [illegible] انعام [illegible] نہین کر سکتا۔ سب [illegible] اس منتر مین پرارتھنا کی گئی ہے [illegible] ڈاکو پیدا نہ ہو [illegible] پاپی یا چور ڈاکو پیدا ہوا اور [illegible] دوسرے کے کرم [illegible] چور یا ڈاکو یا پاپی پیدا ہو۔ تو پرمیشور [illegible] ہے کہ اس [illegible] گھر مین چور ڈاکو یا پاپی پیدا کرے [illegible] تناسخ کی [illegible] اس کا کام کمہار کی طرح [illegible] بنانے کا ہے اور اس سے [illegible] نہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس منتر کا کہنے والا یا تو [illegible] تناسخ کا قائل نہین۔ اور اگر ہے تو کوئی پاگل دیوانہ ہے۔

(۵) اس منتر کا کہنے والا کوئی برہمن۔ غلام یا نوکر ہے جو اپنے آقا زمیندار کے لئے بھی دُعا مانگتا ہے کہ ان کے پشو یعنی مواشی صحیح سلامت رہین۔ یا برہمن۔ غلام ہین یا نوکرون کو سکھاتا ہے کہ تم یہ دُعا کیا کرو۔

(۶) اس منتر مین لکھا گیا ہے کہ خدا کسی چیز کو پیدا کرنے اور خاص شکل مین پیدا کرنے کے لئے مجبور نہین۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور محض اپنے فضل سے نہ کسی کے پرانے کرمون کے باعث طرح طرح کے انعام و اکرام کرتا ہے انسان اپنے اختیار خداداد سے اپنی بدکرداریون کے سبب عذاب مین گرفتار ہو جاتا ہے ورنہ اس نے سب کو معصومیت اور اسلام کی پیدائش دی ہے اگر یہ باتین صحیح نہین تو اس کو جگت کا پیدا کرنے والا اور سکھون کا داتا اور دیاؤن کا پرکٹ کرنے والا کہنا اور یہ کہنا کہ وہ اتم کرمون کے لئے سدید کرتا ہے اور اس سے پرارتھنا کرنا کہ اے بھگوان کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی چور ڈاکو یا پاپی ہم مین پیدا نہ ہو اور ہمارے پشوؤن کی رکشا کیجئے وغیرہ۔ یہ سب امور باطل اور فضول ٹھہرتے ہین۔

چونکہ ستیارتھ پرکاش کا مصنف اور اس کے ماننے والے اس بات کے قائل ہین کہ پرمیشور کوئی نئی شے پیدا نہین کر سکتا اور روح اور مادہ اس کی مانند ازلی ابدی ہین اور وہ روح اور مادہ کو ان کے کرمون کے مطابق ترکیب دینے پر مجبور ہے۔ (حالانکہ اول تو کسی چیز مین جبلی طور پر طاقت فصل اور وصل کا ہونا کسی فلسفہ کے رو سے صحیح نہیں اور اگر صحیح مان بھی لیا جاوے تو پرمیشر کی ضرورت ثابت نہین ہوتی) اور اُس سے دُعا مانگنا یا پرارتھنا کرنا بے سود ہے اس لئے اس منتر سے دو اہم نتیجے جو برآمد ہوتے ہین یہ ہین۔

اوّل ممکن ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے اکثر مضامین ویدون سے لئے

اور وہ اپنی جیسی مونہہ ناک کان والی عورتوں کو نظر حقارت سے دیکھتی ہے اور اس کو پوچھتی تک نہیں۔ چنانچہ دو سگی بہنوں کی ایک حکایت مشہور ہے کہ ان میں سے ایک امیر گھرانے میں بیاہی گئی اور ایک غریب کے ہاں۔ ایک موقع پر جب امیر بہن کے ہاں کچھ تقریب شادی کی ہوئی تو غریب بہن بھی بلاوے پر اس کے ہاں پہونچی وہاں دیکھتی کیا ہے کہ امیروں کی بہت قدر ہوتی ہے اور بالتکلف مہمان نوازی انہیں کی ہوتی ہے اور غریبوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں چنانچہ اس کو بھی کسی نے نہ پوچھا اور امیر بہن نے بھی کچھ خیال نہ کیا۔ آخر یہ غریب بیچاری سخت مایوس ہو کر اپنے گھر واپس چلی آئی۔ اس غریب بہن نے مگر اتنی شرافت کی کہ امیر بہن سے کوئی گلہ یا ناراضی کا اظہار اس وقت کچھ نہ کیا جب دوسرے موقعہ پر امیر بہن نے بلایا تو اس غریب بہن نے بہت سا زیور مانگ کر پہنا اور اس کے ہاں بہت شان سے آئی۔ اب کی دفع اس کی بہت ہی خاطر تواضع ہوئی اور امیر بہن نے اپنے عزیز مہمانوں سے یہ کہہ کر ملاقات کرائی کہ یہی ہماری پیاری بہن صاحبہ ہیں۔ چنانچہ سب نے اکرام کیا اور اپنے ساتھ بٹھلایا۔ جب دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا تو سب نوش فرمانے لگیں۔ مگر یہ غریب بہن بجائے کھانے کے ایک ایک لقمہ ہر کھانے سے اٹھائیں اور اپنے مختلف زیورات پر لگانے لگیں سب مہمان ہنسنے لگے کہ یہ عورت پاگل ہو گئی ہے کہ زیوروں پر کھانا لگا رہی ہے۔ جب امیر بہن کی نگاہ پڑی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے اب کی دفعہ محض ان زیورات کی بدولت یہ عزت ملی ہے۔ اور یہ کھانا نصیب ہوا۔ اس واسطے میں انہی کو کھلاتی ہوں۔ ورنہ میں ایک دفعہ پہلے بھی تو اس گھر میں آئی تھی اور بہت بے وقعت ہوئی تھی۔ یہ سن کر امیر بہن بہت شرمندہ ہوئی اور معافی مانگی۔

موجودہ مروجہ برقعہ کے نقائص

مروجہ برقعہ ہمارے لئے ٹھیک پردہ نہیں ہے خصوصاً جس حالت میں ہمیں بچہ گود میں اٹھا کر چلنا پڑتا ہے اس وقت نیچے اور سامنے سے برقعہ ہٹ جاتا ہے اور اس کے سنبھالنے اور پھر چلنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

پھر مروجہ برقعہ میں بھاری نقص یہ ہے۔ کہ جب ہم راستہ چلتے ہیں تو ہم سب نامحرموں کو دیکھ سکتی ہیں۔ اگرچہ اور کوئی ہمیں دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن پردہ تو دو طرفہ ہونا چاہیئے ان نقائص کے دور کرنے کے لئے میں نے آجکل خود ایک برقعہ تجویز کیا ہے اور تیار کر کے استعمال بھی کرتی ہوں۔ اور میں سمجھ رہی ہوں کہ فی الحال اس سے بہتر برقعہ نہیں ہو سکتا اس برقعہ کے دو حصہ میں ایک نیچے کرتہ اور دوسری ٹوپی۔ کرتہ لانبا کہ پاؤں تک پہونچ جاوے اور خوب گھیرے دار کہ ہر قسم کا بدن اس میں معلوم نہ ہو سکے ایسے ہی آستین گھیرے دار اور اس کی جھالر اتنی بڑی کہ ہاتھ پاؤں بھی ڈھک جائیں اس میں قمیص کی طرح گلو میں بٹن ہوں گے۔ ٹوپی عنبری دار ہے اور عنبری اتنی بڑی کہ سینہ بھی اچھی طرح ڈھک جاوے آنکھوں کی جالی کے اوپر ایک کپڑا بڑھا کر بذریعہ تار کے لگا دیا جاتا ہے کہ چلنے کے وقت صرف نیچے راستہ یا اور اشخاص کے صرف پاؤں نظر آویں اور کچھ نہ دکھائی دے۔

نقشہ برقعہ گلو میں بٹن والا

ٹوپی سے نیچے

ٹوپی برقعہ

سینہ چھپائے گا

اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر
(پرتاب گڑھ)

فصاحت قرآنی

میں نہیں جانتا جس حالت میں لبید بن ربیعہ جیسے فصیح و بلیغ شاعر عبد اللہ بن قیس جیسے سخن شناس اور نکتہ سنج۔ کعب بن مالک جیسے قادر الکلام۔ حسان بن ثابت جیسے طوطئ عرب۔ عباس بن مرداس جیسے گرامی منزلت شاعر ولید بن مغیرہ جیسے محقق اور بے نظیر سخن ور اور دیگر جلیل القدر تعلیم یافتہ اور شیوخ قبائل عرب اس کی فصاحت پر ایمان لا کر اس کے دائمی فدائی بن گئے تو ایسی حالت میں وہ لوگ جو اردو فارسی بھی اچھی طرح سے نہیں جانتے وہ کس طرح قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت پر منہ آتے ہیں وہ قرآن جس کی حکومت دنیا میں آج تیرہ سو سال سے قائم ہے اور ہر صدی بلکہ ہر قرن میں اس کی شوکت و عظمت اور شہرت کو ترقی ہے مگر ہم تو یہ کہیں گے کہ قرآنی فصاحت سے انکار کرنے والے حسد میں شرابور ہٹ دھرمی و تعصب میں چکنا چور وہ روز روشن میں سیاہ و سفید کی تمیز سے معذور ہے یا اندھی فرقہ تو اس بات پر مجبور ہے اس لئے ہم کیا کریں ہزار سافر باکر چاہیں سو کریں۔ قرآن اپنی جگہ پر حق ہے حق ہی رہے گا اور باطل باطل ہی رہے گا۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل خان نقشبندی [illegible])

قائلین حیات مسیح سے ایک سوال

[illegible] اللّٰھم اغفرلی وارحمنی و اھدنی [illegible] وارفعنی واجبرنی وارزقنی [illegible] دونوں سجدوں کے درمیان [illegible] کہ جلسہ استراحت میں [illegible] دعا ہے مقتدی اور امام [illegible] کے لئے [illegible] کہ جب یہی رفع کا لفظ حضرت مسیح کے [illegible] آوے [illegible] حضرت مسیح کے رفع جسمانی [illegible] اس دعا میں بھی رفع کے معنے جسمانی [illegible] ثابت کر سکتے ہیں کہ اس دعا کے سکھانے [illegible] حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور نیز تابعین و تبع تابعین وغیرہ کثیر جماعت مومنین جو اس دعا کو ہر روز نماز میں پڑھتے ہیں ان کے جسم بھی آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رفع کا لفظ جب حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو اس کے معنے جسمانی رفع کے لئے جاتے ہیں اور یہی لفظ جب افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آوے تو اس کے معنے اور کئے جاتے ہیں۔ ؎

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را نہ دادند ایں فضیلت را
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اے مسلمانو خدا کے لئے غور کرو اگر رفع کے معنے جسمانی رفع میں۔ تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر کسر شان ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ایک عرصہ تک رفع کی خواہش کی۔ مگر (معاذ اللہ) قبول نہ ہوئی اور بالآخر زمین ہی میں مدفون ہوئے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

خاکسار غلام نبی احمدی ساکن چکوال حال وارد میناپور (بنگال)

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ۔ یورپ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو۔ تو ہم سے منگوا سکتے ہیں۔

حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(مورخہ ۶ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء رکوع اوّل)

قرآن مجید جو کچھ ہم کو سناتا ہے کئی مضمون پر منقسم ہے - نماز روزہ حج زکوٰۃ - نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جو آیات ہیں وہ ڈیڑھ سو کے قریب ہیں اور قریباً ڈیڑھ سو احادیث ہیں - پس جو سوا آیات باقی ہیں - بحذف مکررات - بڑی بس لئے ہیں عزیزان انسان کو بہت ضرورتین ہیں - ایک خدا شناسی ایک خدا کو راضی کرنا - ایک مخلوق پر شفقت - غرض اس قسم کی کئی باتین ہیں جن سے باقی قرآن شریف بھرا پڑا ہے - افسوس تو یہ ہے کہ ڈیڑھ سو آیات کے متعلق ہی کل بحثین رہین اور پھر اس پر بھی اکثر مسلمانون کا عمل نہین جیسا کہ عام طور پر مسلمان بے نماز ہین - کسی کا مال کھانے مین بعض کو کچھ تامل نہین ہوتا - وراثت کے متعلق لڑکیون کے بارے مین عمل ہی اٹھا دیا ہے - حلال کمائی کے لئے کچھ تڑپ نہین رکھتے - چہ جائیکہ خدا کا عرفان اس کی رضامندی اور شفقت علی خلق اللہ کی تڑپ ہو -

یہ سورۃ یہ بتانے کے لئے ہے کہ متقی کو کیا انعامات ملتے ہین اور فاسق شریر عہدشکن کو کیا سزا ملتی ہے - مدینہ مین یہودی تھے اس لئے ان کو بیدار کیا -

سبحٰن - اللہ تعالیٰ سمجہاتا ہے کہ یہود کو جو بابلیون اور رومیون نے تباہ کر دیا اس مین اللہ ظالم نہین - بلکہ اس نے جو کچھ کیا اس سے اس کی تنزیہ ثابت ہوتی ہے - گندون سے اس کو پیار نہین -

اسری بعبدہٖ - یہان لوگون نے معراج کا ذکر کیا ہے یہ بہت مناسب ہے کیونکہ معراج ان واقعات صحیحہ کا بیان ہے - جو آپ کے بعد آپ کے جانشینون کو پیش آنے والے تھے - میرا ایمان ہے کہ معراج یقظہ مین ہوا ایسے یقظہ مین جس کے سامنے ہماری بیداری بمنزلہ خواب کے ہے - ایک شخص نے میرے بدن پر ہاتھ لگا کر پوچھا کہ اس جسم کے ساتھ معراج ہوا - مین نے کہا یہ تو نورالدین کا جسم ہے - پھر اپنی طرف اشارہ کر کے کہا - مین نے کہا کہ یہ آپ کا جسم ہے - مبہوت رہ گیا -

ہمارے قاضی صاحب اس کے معنے کیا کرتے ہین کہ یہ ہجرت کا بیان ہے -

المسجد الاقصیٰ - سے خواہ وہ مدینہ کی مسجد مراد لین مگر ہم یہ کہتے ہین کہ اُس طرف لے گیا -

قضینا - اعلمنا واخبرنا -

فجاسوا - جوس اور جوسان کے معنے ہین کسی ملک مین چلنا پھرنا - مسلمانون پر بھی یہ بات آئی - اللہ نے مسلمانون کو بڑی سلطنت عطا کی تھی اور ان کو وہ ملک عطا کیا گیا جو سلیمان کو دیا گیا جو داؤد کو دیا گیا - جس پر عمالیق کو فخر تھا - پھر جب ان کے تقوے مین فرق آیا - تو بالکل کمی ہوگئی - سورۂ جمعہ مین آیا ہے - مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار - بنی امیہ کے آخری بادشاہ کا نام مروان الحمار تھا - گویا خدا نے سمجہا دیا کہ اب تم مین بھی یہود کی طرح حمار پیدا ہونے لگے اب ضرور ہے کہ یہود سا سلوک تم سے بھی ہو - چنانچہ ان سے سلطنت چھین لی گئی - پھر خدا نے فضل کیا اور عبدالرحمٰن کی معرفت سلطنت [illegible]

لیسوء وجوھکم - تمہارے بڑے آدمیون کو ذلیل کر دیا - مسلمانون پر بھی یہ زمانہ آیا - جب چنگیز خان کے حملے ہوئے - خوارزم کا ایک بادشاہ تھا اس کو چنگیز خان نے لکھا - اترکوا الترک ما ترکوکم ہم مغلون سے آپ نہ لڑین یہ آپکے ہادی کا فرمان ہے - آپ کے رسول نے فرمایا ہے - پھر اس نے لکھا [illegible] حتیٰ لا تکون فتنۃ - لڑائی سے باز رہو - پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ کفار سے امن کے کیا کیا - تمہارے نبی نے حقوق رکھے ہین - مگر تمہارے ملک مین ہمارے تاجر لوٹے گئے - افسوس کہ خوارزم کے بادشاہ نے یہ نصیحت کی باتین نہ سنین - آخر ہلاکو - ہلاکت کی تلوار بن کر آیا - اور چنگیز خانیون نے ۱۸ لاکھ آدمی قتل کر دئے اور سب کتب خانے غرق کر دئے - ہزار آدمی کو جو مدعیان سلطنت خیال کئے جا سکتے تھے زندہ دیوار مین چنوا دیا - اور ہزارون عورتون کو زنار کا حمل کروایا ایسی تباہی کروائی جس کی کوئی حد نہین - سعدیؒ نے اس تباہی کا کچھ کچھ نقشہ پیش کیا ہے - پھر بھی اللہ نے رحم کیا - ہلاکو کا پوتا مسلمان ہو گیا اور مسلمان کچھ بچ گئے - اور ان کا نام رہ گیا تم خدا سے ڈرو اور شرارتین مت کرو - دس سلطنتین میرے سامنے ہلاک ہوئی ہین - دہلی کی سلطنت - لکھنؤ کی سلطنت - کاشغر - سمرقند - بخارا کی سلطنت - زنجبار - مسقط - مراکش - الجزائر - مصر - یہ سب میری آنکھ کے سامنے برباد ہوئین - یہ سب بدعملیون کی سزا ہے -

بالاخرۃ - وہ باتین جو اخیر مین ظاہر ہونے والی ہین -

مورخہ ۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورہ نبی اسرائیل رکوع ۲)

ویدع الانسان بالشر - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود جہان تک مین سمجھ سکا ہون سارے جہان کے لئے رحمت تھا - اس سورۂ کریم مین اللہ نے یہود کو سمجہایا ہے کہ دو وقت تم پر خطرناک آچکے ہین ایک جب داؤد کی لعنت تم پر پڑی - اور بابلیون کے قبضے مین تم گرفتار ہوئے - پھر حضرت عیسیٰ کی لعنت تم پر پڑی - اُن کو

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا بد انجام طیطس کے زمانہ میں ایسا خطرناک ہوا۔ کہ تمہاری عظمتیں خاک میں ملا دی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری۔

ایک مسلمان کی جتنی بھی زمین جائے تو اس کے لئے کیسا صدمہ ہوتا ہے۔ پھر تم یاد کرو۔ کہ مسلمانوں کا کتنا ملک تھا مگر بدعملیوں کی وجہ سے دو بار ان پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان بدی کو بھی پکارتا ہے۔ یعنی اپنی بدعملی کی وجہ سے گویا اپنے لئے دُکھ مانگتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اقرباء کے حق میں بد دُعا کر لیتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں ...... مائیں اپنی اولاد کو گالیاں بد دُعا کے رنگ میں دیتی رہتی ہیں۔

وجعلنا اللیل والنھار۔ عرب غموں اور دُکھوں کو رات سے تعبیر کرتے ہیں تا یہ کہ وہ دُکھ درد کی رات دور بھی کر دیتا ہے۔ جلد بازی سے گھبرا کر بد دُعائیں نہیں مانگ لینی چاہئیں۔

طٰئرہ فی عنقہ۔ جیسے جیسے اعمال کرتا ہے ویسے اثر اور نتائج اسی عمل کرنے والے کے گلے میں بندھے ہیں۔ انما اعمالکم احصی علیکم۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ مسند احمد حنبل میں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں۔ فرمایا جو لوگ بہرے ہیں یا جنھوں نے انبیاء و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا وہ بچے تھے یا بہت بوڑھے تھے۔ یہ جناب الٰہی میں اپنے اپنے عذر پیش کریں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیجے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

ففسقوا فیہا۔ وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

فحق علیہا القول۔ بدیاں کرتے کرتے وہ حالت پہنچ جاتی ہے۔ جس پر فرد جرم لگ جاتی ہے۔

وکفی بربک۔ نحو کا نکتہ آپ کو سنائے دیتا ہوں۔ کفی بربک کے معنے کہتے ہیں کفی ربک ہیں۔ پس کفی بربک کیوں ہوا۔ یہ ب کیوں بڑھی۔ نحویوں نے لکھا ہے۔ کہ جب مدح یا ذم کا کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جملہ کے دو جملے بنا لیتے ہیں۔ اکتف بربک۔ تو کفایت کر اپنے رب سے۔ کفی ربک۔ قام باخیل مدح کے مقام میں بولیں گے۔

محظوراً۔ ممنوع۔ روکی گئی۔

لا تجعل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ ملائے۔

مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

وقضی ربک۔ اس کے معنے ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے تیرے رب نے۔

الا تعبدوا الا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے جس کے لئے انبیاء دنیا میں آئے۔

میں جب اذان سنتا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس چیز کا رواج پڑ جاتا ہے اس کی قدر بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح

لا الٰہ الا اللہ اور کلمہ شہادت۔ ان کے معانی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توجہ رکھتے ہیں۔ صوفیاء کرام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم تفہیم میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔

وبالوالدین احساناً۔ ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کی جائے تو بچے ان کے پیر دھو دھو کر پئیں۔

میں نے بیہودہ بچوں کا بلا واسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریے میں ان کے حق میں دُعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دُعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا۔ جس میں ان کے لئے دُعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک ہے۔ ماں باپ کو راحت پہنچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

فلا تقل لھما اُفٍ۔ اس قدر ان کی مدارات رکھو۔ کہ اُف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔

ربکم اعلم بما فی نفوسکم۔ بعض والدین باوجود خدمت کے پھر بھی اولاد کی شکایت کرتے ہیں یا ان کو بے وجہ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا خدا تمہاری نیتوں سے خوب واقف ہے دوسرے موقعہ پر فرمادیا۔ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما گویا اطاعت والدین کی حد بتادی ہے۔

آت ذا القربیٰ حقہ۔ اپنے اقرباء سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کو خلوص سے دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المبذرین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کھانا جو وہ کھاتا ہے اس کے اجزاء کہاں کہاں سے آئے اور کس شکل اور کن مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہنچا۔ یہ سب سامان واتاکم من کل ما سألتموہ۔ کی ماتحت حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر لوگوں نے اس میں تبذیر کی۔ تو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بخل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال نے تنگی پیدا کر دی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم سے مراد یہی ہے۔

فقل لھم قولا میسوراً۔ اگر پاس کچھ نہیں تو سائل کو کوئی عمدہ بات ہی کہہ دے۔ ہمارے ایک شیخ تھے وہ سائل کے چہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے عربی نام کا ورد بتا دیتے تھے۔ حسین نام کہتیں

مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۴)

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کر دیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بدچلنی بھی ہے پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہیے یہ موجب ہے ملک کے افلاس کا۔

ولا تقربوا الزنیٰ۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے [illegible] اوقات قانون کے

ذریعہ سے شروع ہوتی ہے۔ پھر آنکھ کے ذریعہ۔ اسی واسطے اسلام میں غض بصر کا حکم ہے۔ مولوی اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر حسین جمیل کے دیکھنے سے انسان آنکھیں نیچی کرے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔

ولا تقربوا مال الیتیم۔

تیسری طاقت۔ حرص مال کی ہے اس سے منع فرمایا۔ قوئی بدنی کا قیام زیادہ تر فضل الٰہی سے ہے۔ دیکھو میں دودھ کبھی نہیں پیتا۔ پھر بھی اس بڑھاپے میں سات سو صفحے کی کتاب ایک رات میں پڑھ سکتا ہوں۔ زیادہ حرص نہ کرو نہ اپنے مال پر نہ کسی کے مال پر۔ خصوصاً یتیم کے مال سے بچو۔

واوفوا الکیل۔ مال کے حصول کے مختلف برے طریقوں سے منع فرماتا ہے۔

ولا تقف مالیس لک بہ علم۔ لاتقف کے معنے ہیں لاتقل۔ جو صحابہ نہ تابعین سے ثابت ہیں۔ جس چیز کا علم نہ ہو وہ مونہہ سے نہ نکالو۔ آج کل ایسی بے باکی بڑھ رہی ہے۔ کہ پالٹیکس اور اکانومی کے معنے تک نہیں جانتے اور اپنے اخبار اس کے لئے وقف کرنے پر بیٹھے ہیں۔

ولا تمش فی الارض مرحاً۔ ایک اور بری بلا ہے۔ تکبر اس سے منع فرماتا ہے۔

ولا تجعل۔ پھر وہی پہلی بات جو کل نیکیوں کی اصل الاصول ہے یاد دلاتا ہے۔

مورخہ ۱۰۔ فروری ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

لیذکروا۔ اللہ نے اس کتاب میں قرب الٰہی سیکھنے والوں دنیا داروں، ابرار، فجار، بچے بوڑھے غرض ہر طبقے ہر مذاق کے لوگوں کے لئے بھلائی کی باتیں اور نصیحتیں لکھی ہیں۔

ایک سوال ہوا کہ خدا نے مسیح و مہدی کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں کیا۔ فرمایا ذکر تو کیا ہے۔ چنانچہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم میں اس کا ذکر مذکور ہے۔ نام بنام فہرست کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس طرح تو ضروری تھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا نام بھی ہوتا۔ اور پھر خلفاء کا نام لکھ دیتا تو سب لوگ اپنی اولاد کا وہی نام رکھتے اور معاملہ مشتبہ ہو جاتا۔ اس لئے ایک نشان ان کی صداقت کا فرمادیا۔ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً اور فرمایا کفی باللہ شھیداً۔

اذاً لابتغوا۔ یعنی اے مشرکین اگر تم خدا کے پرستار پھر بت تمہارے شفیع۔ پس ذی العرش کے سامنے اس صورت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں تم جیت سکتے ہو۔ مگر ہرگز ایسا نہ ہوگا۔

حجاباً مستوراً۔ جو شخص غفلت کی راہ اختیار کرتا ہے اولاً اس کے قلب پر غین[۱] آتا ہے پھر رین[۲] پھر صدا[۳] آتی ہے۔ پھر طبع[۴] پھر ختم[۵] ہوتی ہے۔ پھر قفل[۶]۔

ولوا علیٰ ادبارھم نفوراً۔ اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا بیان کریں۔ اور حاضرین کے مذاق کے مطابق ان کے سلسلے کے کسی پیر کا ذکر نہ آئے تو لوگ کہہ اٹھتے ہیں لکن مزا نہیں آیا۔ چشتیوں کی مجلس میں چشتیوں کے پیر طریقت کا ذکر نہ کریں۔ قادریوں نقشبندیوں کی مجالس میں ان کے پیروں کا۔ سہروردیوں میں ان کے پیر کا۔ تو وہ ناراض ہو جاویں میں دوسروں کا کیا ذکر کروں۔ ایک شہر میں میں نے خدا تعالیٰ کی صفات ذکر شروع کیا اور دیدہ و دانستہ حضرت صاحب کا ذکر نہ کیا۔ تو بعض شخصوں میں اس کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ حق فرمایا ہے خدا نے۔ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الخ۔

رجلاً مسحوراً۔ مسحور کے تین معنے کئے ہیں۔ اسم مفعول کا صیغہ جس پر سحر کیا گیا (۲) عربی زبان کا قاعدہ ہے کوئی چیز جب اپنے کمال کو پہونچ جاوے تو مبالغہ کے لئے اس کے اسم فاعل کو اسم مفعول بنا دیتے یا برعکس نام لیتے ہیں۔ مثلاً بہت سیاہ حبشی کا کافور نام رکھ دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی ایسا کر لیتے ہیں۔ جیسے چلنی کا نام گاڑی۔ پس جو بڑا ساحر ہو اُسے مسحور کہدیتے ہیں۔ (۳) مسحور .... سحری کھانے کو کہتے ہیں۔ پس مسحور کے معنے ہوئے کھانے والا۔ عربی کا شعر سناتا ہوں۔

فان تسئلنا فیما نحن فانما
عصافیر من ھذا الانام المسحّر

اس شعر میں مسحر کے معنے کھانے والے کے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بطور طعن کہتے۔ یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون۔ گویا ان کے نزدیک نبی کھانے والا نہیں چاہیئے۔

فسینغضون۔ بعض کہتے ہیں سر کو اونچا کرکے نیچا یا نیچا کرکے اونچا کرنا۔ بے ایمان لوگوں کی عادت ہے۔ کہ حقارت کا اظہار اس طریق پر کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶)

ھی احسن۔ اس پر مجھے ایک حکایت یاد آگئی۔ ایک مولوی ایک مس کو پڑھایا کرتے۔ مس نے ان پر ایسا اعتبار جمایا کہ اپنی کنجیاں تک ان کے سپرد کر رکھی تھیں۔ میں نے انہیں کہا۔ ہوشیار رہنا۔ ایک دن بھاگتے میرے پاس آئے وجہ دریافت کی تو بتلایا کہ مس نے مجھ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ ھی مؤنث کی ضمیر ہے اور یہ احسن کے لئے ہے جو مذکر ہے۔ یہ کیونکر درست ہوا۔ میں نے کہا یہ تو معمولی بات ہے۔ کہ یہ اسم تفضیل جس پر ال نہ ہو۔ مذکر و مونث کے لئے یکساں آسکتا ہے۔ جب جا کر ان کو ہوش آیا۔

اس موقعہ پر میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اول بات کو تولو پھر منہ سے بولو انسان ایسا لفظ کیوں منہ سے نکالے۔ جس کا نتیجہ اخیر میں برا بھگتنا پڑے۔

ینزغ بینھم۔ یفسد بینھم۔ سورہ یوسف میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔ من بعد ان نزغ الشیطان بینی وبین اخوتی۔

بمن۔ سب لوگوں کو۔

وآتینا داؤد زبوراً۔ اس کے پہلے لقد فضلنا بعض النبیین علی البعض فرمایا۔ ان کا تعلق آپس میں کیا ہوا۔ سنو۔ قرآن مجید میں ہے کہ لعن الذین کفروا علی لسان داؤد۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپ محتاط رہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت بزرگی دی۔ ایسی بات آپ کی شان سے بعید ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعان نہیں تھے۔ حدیث میں جہاں ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی [illegible] کا بیان بھی ہے۔

وما منعنا ان نرسل بالآیات۔ یہ ایک آیت ہے جس پر لوگوں کو شبہ ہوا ہے سرسید احمد خان صاحب نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور معجزوں سے انکار کیا ہے میرے نزدیک اس کے صحیح معنے یہ ہیں کہ کس چیز نے ہمیں آیات کے بھیجنے سے نہیں روکا۔ اور کیا پہلوں کی تکذیب ہمیں روکتی ہے ہرگز نہیں۔ چنانچہ دیکھو ثمود کے لئے اونٹنی بطور نشان بنائی۔ جب انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ تو خمیازہ اٹھایا۔ اسی رکوع کے اخیر پر .... وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ۔ کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو ایمان سے۔ مگر ان کے بشر رسول ہے۔ یہ تو ایسی بات نہیں پھر یہ معنے ہیں کہ

بالآیات۔ میں ال کیسا ہے۔ استغراق کا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ کل آیات کے بھیجنے سے تو تکذیب روکتی ہے۔ مگر بعض سے تو نہیں روکتی۔ اگر بعض آیات مراد ہیں تو باقی بعض کے بھیجنے سے تکذیب الناس نہیں روکیگی۔

واذ قلنا لک۔ اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے۔

الرؤیا۔ بعض نے کہا ہے یہ رویا معراج مراد ہے۔ بہت لوگ سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے رویا میں اپنی بڑی بڑی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کب نصیب ہوسکتی ہیں۔ لیکن آخر ہم چودھویں صدی میں دیکھ رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حرف بحرف صادق آرہے ہیں۔

الشجرۃ۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا ہے۔ انھا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم اس پر مشرکین نے ہنسی کی اور شجرۂ زقوم کے بجائے کھجور بنا کر لوگوں کی دعوت کی اور کہا یہ ہے جس سے محمد ڈراتا ہے۔

مورخہ ۱۳ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

اعبدوا۔ فرمانبرداری کرو۔

لاحتنکن۔ اس کے تین معنے ہیں (۱) تابعین نے معنے کئے ہیں۔ احتوین حاوی ہو جاؤں گا (۲) لاستولین۔ مسلط ہو جاؤں گا۔ شاہ عبد القادر نے لطیف ترجمہ کیا ہے۔ ان کی ڈاڑھی باندھ ہونگا۔ ڈاڑھی کو پنجابی میں کھبی کہتے ہیں

قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ ضرب۔ نعل۔ قال۔ تینوں قریب المعنی ہیں۔ منہ سے کہے ہاتھ پاؤں ناک آنکھوں سے کسی فعل کو کرے یا کسی واسطے سے کرے۔ سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم انہی افعال کو رکھا ہے۔ کلم کا لفظ بھی وسیع ہے۔ ہاں کلم تکلیما جب آئے۔ تو پھر لفظوں سے بات کرنے کے معنے میں آتا ہے۔ کلم الجبل اللوتد تکلیما کبھی نہیں بولتے

جزاءً موفوراً۔ عربی زبان میں جب اسم فاعل کمال کو پہونچے۔ تو صیغہ مبالغہ سے بڑھ کر اسے مفعول کے رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ دفور کے معنے بڑی وافر۔

واستفزز۔ استفزاز۔ کسی ہلکا اوچھا بنا لینا ایسا کہ اپنے پر بھی قابو نہ رہے۔

بصوتک۔ صوت کا لفظ چار معنوں میں آیا ہے (۱) کھیل کود لعب (۲) لہو۔ اللہ سے غافل کرنے کا سامان (۳) غنا۔ گانا بجانا (۴) ہر چیز جو معصیۃ اللہ کی طرف بلائے۔ (کل داع الی معصیۃ اللہ) مومن کو ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

بخیلک ورجلک۔ دنیا میں کوئی سوار ہے کوئی پیادہ۔ فرماتا ہے۔ اے شیطان تیرے سوار و پیادے ہیں۔ یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

وشارکھم فی الاموال۔ مال میں شرکت شیطان یہ ہے۔ کہ مال حرام راہ سے کماوے (۲) [illegible] کے خلاف اس مال کو خرچ کرے۔

والاولاد۔ اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زنا سے اولاد حاصل کرنا (۲) اولاد کو کفر میں رنگین کرنا۔ (۳) ایسے نام رکھنے۔ جن میں غیر اللہ کے فضل وغیرہ کا ذکر ہو۔ مثلاً فضل میران۔ پیر اندتا۔

وما یعدھم الشیطن۔ شیطان کے وعدے کیا ہیں۔ ان کے لئے میں نے بہت تحقیقات کی ہے۔ تین باتیں تو بہت قوی ہیں اور دو اسی قبیل سے۔ اول شعبہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی بُرے کام سے روکا جاوے۔ تو وہ جواب میں کہے کہ فلاں جو کرتا ہے۔ ایسا کہنے والا گویا تمام بدیوں کو جائز ٹھہراتا ہے (۲) یہ کہنا کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے۔ ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔

(۱) عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انکار تمام شیطانی باتوں کی اصل الاصول یہی تینوں چیزیں ہیں۔

یزجی۔ بجری۔

ان یخسف بکم۔ تمہیں ذلیل کر دے گا۔

قاصفاً۔ قصف کوٹنا۔ باریک کرنا۔ دبوچ لینا۔

تبیعاً۔ بدلہ لینے والا۔ نصرت کرنے والا۔

مورخہ ۱۴ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء (رکوع ۸)

امام۔ اس کو کہتے ہیں جس کا اتباع کیا جاتا ہے۔ بدکار بدکاروں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام [illegible] ہے۔ نیک نیکوں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام نیک ہے۔ دانشمند انسان غور کرے کہ وہ جہاں اولین و آخرین جمع ہونگے کس جماعت میں سے پیش ہونا چاہتا ہے۔ دنیا میں بھی کوئی بدمعاشوں شہدوں کے ساتھ ہو کر بادشاہ کے حضور پیش ہونا پسند نہیں کرتا تو اس احکم الحاکمین کے حضور اولین آخرین کے سامنے کب گوارا کر سکتا ہے کہ بُری جماعتیں ہو کر پیش ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

شکریہ۔ ان احباب کا نہایت خلوص دلی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ جنھوں نے میری اپیل کی طرف توجہ فرما کر بدر کے خریدار دئیے ہیں ان میں سب سے اول منشی فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ہیں جو پانچ خریدار دیچکے ہیں

دم خادم ہم

عبد الرحمان ناصر خلیفہ اسپین کی نسبت لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھوڑے پر [illegible] دیکھا کہ ایک ٹوٹی ٹانگوں والا کتا پیاس کے مارے دم [illegible] اس غریب و مظلوم حیوان پر خلیفہ کو اس قدر رحم آیا کہ گھوڑے سے اتر پڑا۔ اور نہر سے چلو بھر بھر کر کتے کے پاس لاتا اور اس کو [illegible] تک کہ اسی طرح دس مرتبہ آنے جانے کے بعد کتا سیر ہوگیا۔ [illegible] کے طور پر اپنی دم ہلانی شروع کی۔ پھر اپنے محل میں [illegible] منعقد کی جس کا نام تھا۔ انجمن محافظ حیوانات [illegible] ان کو نا جائز طور سے کسی اذیت میں مبتلا [illegible] ہے۔ ([illegible])

بدھ دیو سے پورن نے درخواست کی کہ مجھ [illegible] بنایا جاوے۔ بدھ نے کہا کہ بھکشو کی زندگی سخت زندگی ہے۔ تمھیں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا [illegible] ان مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں [illegible]؟ بدھ نے کہا۔ فرض کرو تم کو لوگ گالیاں دیں [illegible] نے کہا میں ان کا شکریہ ادا کروں گا اور کہوں گا۔ کہ یہ لوگ کیسے بھلے ہیں جو مجھے گھونسوں سے مارتے نہیں [illegible] دینے پر ہی کفایت کرتے ہیں۔ بدھ نے کہا کہ فرض کرو وہ تمہیں [illegible] سے مارتے ہیں۔ پورن نے جواب دیا کہ میں ان کا شکر گزار ہوں گا اور کہوں گا کہ کیسے نیک انسان ہیں مجھے گھونسوں سے مارتے ہیں۔ لیکن لکڑی یا پتھر سے زخمی نہیں کرتے۔ بدھ نے کہا ممکن ہے بعض لوگ تمہیں لکڑی پتھر سے زخمی کریں۔ پورن نے کہا۔ اس حالت میں بھی میں ان کا شکر گزار ہوں گا اور کہونگا۔ دیکھو یہ لوگ میری زندگی کو قیمتی سمجھتے ہیں۔ مجھے جان سے مار نہیں دیتے۔ فقط زخمی کرتے ہیں۔ بدھ نے کہا کہ دھرم پرچار کرتے ہوئے ممکن ہے کہ تمہیں لوگ جان سے ہی ماردیں۔ پورن نے کہا میری زبان ایسے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کریگی میں سمجھوں گا کہ یہ لوگ دیا کرتے ہیں کہ جو مجھے دنیا کے دکھوں سے آزاد کر کے نروان کی پدوی دلاتے ہیں۔ بدھ نے کہا اس وشواس کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو۔ تو تمھیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اب مجھے کوئی سندیہ نہیں۔ (آریہ گزٹ)

چودھویں صدی

چند سال قبل اس کے چودھویں صدی ہفتہ وار اخبار ایک مشہور اسلامی اخبار تھا اور اس کے اڈیٹر قاضی سراج الدین احمد کی قابلیت بھی کسی مزید حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپنے اب چودھویں صدی کو ماہواری رسالہ کی صورت میں تبدیل کیا ہے۔ اس جنوری کے نمبر میں مضمون گوہر لارڈ بائرن کے متعلق ہیں مگر ہیں بہت لطیف۔ ایک چیفکورٹ کا فیصلہ متعلقہ حق وراثت والدہ دختر خاصہ ہے۔ اردو زبان کے متعلق خط و کتابت ہے۔ تقسیم بنگال پر نہایت سنجیدہ خیالات اور بنگالیوں کے شور و شر پر روشنی ڈالی ہے۔ ٹرکی انقلاب پر ایک مبسوط مضمون ہے۔ نظم کی کوئی قید نہیں۔ چندہ سالانہ [illegible]۔ اعلیٰ مضمون لکھنے والے کو اشرفی انعام ملیگا۔

اہل حدیث

میں کسی صاحب نے تحریک کی ہے کہ مجلس شوریٰ بنائی جاوے۔ جو ہر نزاع کا فیصلہ کرے اور ہم تفرقہ سے بچ جاویں۔ مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ ایک عالم کو اس قید میں مقید کرنا کہ وہ اپنے فہم کو دوسرے کے فہم کے مقابلہ میں چھوڑدے ایمان بالجبر ہے [illegible] اور لکھتا ہے "کہنے والا کہیگا کہ یہ ارباب شوریٰ کا مقلد نہیں"۔ دیکھئے ہمارے مخالفوں کو کیا کیا مشکلات ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ ان کا کوئی امام نہیں کہ اس کے سامنے سب اپنی اپنی رائے خلوص قلبی سے چھوڑ دیں۔ المحدیثو! کیوں پریشان ہوتے ہو۔ آؤ سب ایک امام کی بیعت کرلو۔

المحدیث لکھتا ہے کہ ندوہ اپنی نظیر کانفرنس اور لیگ کو نہ [illegible] بلکہ انجمن حمایت الاسلام وغیرہ کو بناوے۔ جس طرح انجمنہائے اسلامیہ کے جلسے کھلے بندوں ہوتے ہیں۔ ندوہ بھی اسی طرح کرے۔ اگر کوئی جلسہ بغرض مشورہ کرنا منظور ہو تو خاص خاص لوگوں کا ہوسکتا ہے۔ یہ نہایت اچھی بات ہے اور جب تک ایسا نہ ہوگا۔ پبلک کو اس سے کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہوسکتی۔

بمبئی یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن میں ہز ایکسیلنسی گورنر نے بحیثیت چانسلر کے اپنی تقریر میں طلبار کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہاری عمر کے نوجوانوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام طریقوں کا علم حاصل کرسکو۔ جن سے ہندوستان پر حکومت کی جاتی ہے پولٹیکل انسٹی ٹیوشنوں کا علم صرف مطالعہ اور مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے تمہیں معلوم ہے کہ ہندوستان کی حدود پر کیسی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں۔ جو لوگ انقلاب کی کوشش کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ انقلاب سے ہندوستان کی تہذیب ایک صدی پیچھے جا پڑیگی۔

بستار ایک باجگذار ریاست ہے جس کا رقبہ ۱۳۰۶۲ مربع میل ہے اور میریا قوم نے جو اس کی آبادی کا ۱ۓ ہیں راجہ صاحب کے خلاف بغاوت کی ہے۔ میریا قوم مثل بھیلوں کے ہندوستان کے اصلی قدیم باشندوں میں سے ہیں اور بہت عرصہ نہیں گزرا کہ ان میں انسانی قربانی کی رسم جاری تھی۔ باغیوں نے بازار لوٹ لئے ہیں اور چند پولیس کی چوکیاں اور مدرسے جلا دئیے ہیں اور ریاست کا ایک ملازم سخت زخمی ہوا ہے۔ یہ لوگ تیر کمانوں سے مسلح ہیں ان کے زیر کرنے کے لئے ۱۲۰ پولیسمینوں کی جماعت روانہ کی گئی ہے۔

طہران سے روس میں خبر پہونچی ہے کہ دو جہاز مسافروں کے اور ایک سٹیمر بار برداری کا جن کے نام معلوم نہیں ہیں۔ بوشہر سے روانہ ہونے کے بعد ایک سخت طوفان میں ڈوب گئے ۲۰۰ مسافر اور ملاح ہلاک ہوگئے۔ (آرمی)

کلکتہ میں ۲ پٹھان گرفتار ہوئے ہیں اور ۵۰ ہزار کا مال معہ افیون و کوکین برآمد ہوا ہے۔

لاہور سنٹرل جیل سے چارشنبہ کی رات کو دو قیدی فرار ہوگئے

امیر صاحب نے جو ایک لاکھ کی تھیلی جامع مسجد دہلی کے لئے بھیجا تھا چند روز ہوئے چوری ہو رکرنے گئے۔

اخبار میں بم کے متعلق جو ایک بغاوت شدہ کلرک کسی محمد عمر ماخوذ تھا رہا کردیا گیا

قسطنطنیہ میں ترکی مجلس وزرار کی ایک میٹنگ میں اس معاملہ پر غور و بحث ہونے کے بعد یہ رائے قرار پائی ہے کہ ایک بڑی امدادی فوج جس میں ترکوں کی ۲۰ پلٹنیں شامل ہوں بغاوت کا قلع قمع کرنے کے لئے یمن بھیجی جائے۔ علاوہ ازیں اس کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ چھوٹی کشتیاں بحیرۂ قلزم میں بھیجی جاویں تاکہ وہ بحیرہ مذکور پر مسنوع سامان کی پوشیدہ درآمد مسدود کریں اور آتشیں اسلحہ اور کارتوسوں کی ناجائز تجارت نہ ہونے دیں۔

سنگاپور کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ سیلاب سے علاقہ جوہور (جزیرہ بورنیو) کی بیسیوں میل ریلوے لائن بہ گئی ہے۔ جس کو از سر نو تیار کرنا پڑیگا

ڈاکٹر کارل کمسرگرو سوڈان متحدہ مشن نے جو وسط افریقہ میں ایک عرصے تک سیاحت و سفر کرنے کے بعد حال میں ہی انگلستان آیا ہے ریٹر کے قائمقام سے کہا کہ بت پرست افریقیوں کو تسخیر کرنے کی فرنگستانی کوششوں کے ساتھ ہی مسلمان تجار و داعظین آ جاتے ہیں

قرآن مجید

مجلد مطلاً جلد، نہایت صاف خوش خط، شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ والا جو ان نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوے تمہیں بہت مفید ثابت ہوگا۔ جو اس سے پہلے دفتر بدر میں فروخت ہو رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب خواہشمند [illegible] ہیں اور ہم تمہیں خبر کرتے ہیں صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہیں۔ [illegible] ایک پارہ آٹھ قیمت ہے جلد منگوائیے۔

دفتر اخبار بدر - قادیان (گورداسپور)

تجارت کا راز

بے کاروں کو مژدہ

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ اب میں نے دلیسی برن قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ وبجی و چونہ صرف دس منٹ میں سکھلانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام بیس پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاویگی ۔ جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ دی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کریں خرچ دی پی وغیرہ دے بچ سکتے ہیں (۳) دی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاویگی غریب احمدی اصحاب کو فیس میں ۸ر کی رعایت ہوگی (۵) اگر مصالح تیار ہو تو ایک دن میں خواہ ۵۵ من طیار کر لو ۔

المشتہر ۔ غلام محی الدین مینیجر ۔ احمدی ۔ موضع جھنڈ والی رسب آفس کموڑ یالواں ۔ تحصیل و ضلع لائل پور

مجموعہ فتاوے احمدیہ

تمام فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے ہیں ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں سے ہے ۔ مامور خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں ۔ قیمت ہر سہ حصہ عہ ہے ۔ ملنے کا پتہ ۔ دفتر اخبار بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

دفتر اخبار بدر سے خرید فرماویں

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ قیمت ۳ر

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ۔ آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۶ر آئینہ صداقت ۔ حضرۃ اقدس کی وفات پر عجیب رسالہ ۲ر

جمعہ کا خطبہ

(فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۱ء)

سورۃ والعصر پڑھکر فرمایا ۔ دو صحابی آپس میں ملتے تھے ۔ تو تم اتنا شغل کر لیتے تھے کہ اس سورۃ کو باہم سنا دیں سو اس نیت سے کہ والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی ماتحت رضامندی کا حصہ مجھے بھی مل جاوے ۔ میں بھی تمہیں یہ سورۃ سناتا ہوں ۔

عصر کہتے ہیں زمانہ کو جو ہر آن گھٹتا جاتا ہے ۔ دیکھو میں کھڑا ہوں ۔ جو فقرہ بولا اب اس کے بولنے کا پھر وقت کہاں ہے ؟ قسم ہمیشہ شاہد کے رنگ میں ہوتی ہے ۔ گویا بدیہیات سے نظریات کے لئے ایک گواہ ٹھہرا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی عمر گھٹ رہی ہے جیسے کہ زمانہ کوچ کر رہا ہے ۔ عصر کی شہادت میں ایک یہ نکتہ معرفت بھی ہے ۔ زمانہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں جیسا کہ بعض قوموں کا قاعدہ ہے فارسی لٹریچر میں خصوصیت سے یہ برائی پائی جاتی ہے اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے ۔ لا تسبوا الدھر ۔ خدا جس کو گواہی میں پیش کرے وہ ضرور عادل ہے زمانہ برا نہیں ہمارے افعال برے ہیں ۔ جن کا خمیازہ زمانہ میں ہم کو اٹھانا پڑتا ہے ۔

عصر سے مراد نماز عصر بھی ہے اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ جیسے شریعت اسلام میں نماز عصر کے بعد کوئی فرض ادا کرنے کا وقت نہیں اسی طرح ہر زمانہ عصر کے بعد کا وقت ہے ۔ جو پھر نہیں ملیگا ۔ اس کی قدر کرو ۔

عصر کے معنے نچوڑنے کے بھی ہیں گویا تمام خلاصہ اس سورت میں بطور نچوڑ کے رکھدیا ہے ۔

غرض عصر کو گواہ کر کے انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ ایک برف کا تاجر ہے جو بات لڑکپن میں ہے وہ جوانی میں نہیں ۔ جو جوانی میں ہے وہ بڑھاپے میں نہیں ۔ پس وقت کو غنیمت سمجھو ۔ ائمہ نے بحث کی ہے کہ جو نماز عمداً ترک کی جاوے اس کی تلافی کی کیا صورت ہے سوچی بات یہی ہے کہ اس کی کوئی صورت سوائے استغفار کے نہیں ۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ اس خسر کی تلافی کے لئے فرماتا ہے ۔ کہ ایک تو ایمان ہو ۔ جس کا اصل الاصول ہے ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اسی واسطے میری آرزو

(کتبہ عاجز محمد سرور شاہ)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا ۔

ہے کہ ہمارے واعظ اون کے واعظ ہوں کہ وہ اسلام کا خاصہ ہے ایمان کیا ہے۔ اللہ کو ذات میں سب سے ہمتا۔ صفات میں یکتا افعال میں لیس کمثلہ یقین کیا جاوے چونکہ اس کے ارادوں کے پہلے مظہر ملائکہ ہیں اس لئے ان کی تحریک کو تسلیم کیا جاوے۔ برہمو قوم ہے یہ بڑے بری زبان کے لوگ ہیں اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے اچھے ہوتے ہیں۔ یہ تو تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہیں اس سے بڑھ کر اور کوئی گالی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے راستبازوں کو مفتری سمجھا جاوے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا۔ ایک برہمو سے میں نے انبیاء کے دعوے وحی حق کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا دروغ مصلحت آمیز۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس قوم کو انبیاء کی نسبت کیسا گندہ خیال ہے یہ لوگ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت یرسل رسولًا اور اس کے متکلم ہونے کے قائل نہیں۔ اور ملائکہ مانی شرک ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا نے انہیں عباد مکرمون فرمایا ہے اور جن پر وہ نازل ہوتے ہیں ان کی نسبت فرمایا۔ من يطع الرسول فقد اطاع الله۔ پھر جزا و سزا کا ایمان ہے جو بہت سی نیکیوں کا سرچشمہ ہے ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ تو ابد الآباد غیر منقطع عذاب کے قائل نہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آخر ہم بھی تمہارے ساتھ آمیں گے۔ بازار میں جا رہے تھے۔ میں نے کہا کہ روپے لو اور دو جوت کھالو۔ مجھے کوئی جانتا ہے نہ تمہیں۔ اوس نے قبول نہ کیا۔ کہ میری ہتک ہوتی ہے میں نے کہا پھر جہاں اولین آخرین جمع ہوں گے وہاں یہ بے عزتی کیسے گوارا کر سکو گے۔

پھر ایمان بالقدر تمام انسانی بلند پروازیوں کی جڑ ہے کیونکہ جب یہ یقین ہو کہ ہر کام کوئی نتیجہ رکھتا ہے تو انسان سوچ سمجھ کر عاقبت اندیشی سے کام کرتا ہے۔ دیکھو اماطة الاذى عن الطريق۔ بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے اور اس سے انگریز قوم نے خصوصیت سے فائدہ اٹھایا ہے پشاور سے کلکتہ تک رستہ صاف کیا تو کیا کچھ پایا۔ مسلمان اگر مسئلہ قدر پر ایمان مستحکم رکھتے تو ہمیشہ خوشحال رہتے۔ پھر جیسا ایمان ہو اس کے مطابق اس کے اعمال صالحہ ہوں گے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ حج اخلاق فاضلہ۔ بدیوں سے بچنا۔ یہ سب ایمان کے نتائج ہیں۔

پھر اسی پر مومن سبکدوش نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو حق پایا ہے اُسے دوسروں کو بھی پہونچائے۔ اور اس حق پہونچانے میں جو تکلیف پہونچے اس پر صبر کرے اور صبر کی تعلیم دے۔ صوفیاء میں ایک ملامتی فرقہ ہے وہ بظاہر ایسے کام کرتا ہے جس سے لوگ ملامت کریں۔ رنڈیوں کے گھروں میں کسی دوست کے سامنے چلے جائیں گے وہاں جا کر پڑیں گے۔ قرآن شریف اور نماز۔ مگر رات وہیں بسر کریں گے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ملامتی فرقہ ہوتا ہے۔ جب مومن کسی کو بُری رسوم و عادات کی ظلمت سے روکیگا تو تاریکی کے فرزندوں سے ملامت سُنیگا۔ میرا حال دیکھ لو کہ ملامتی فرقے والے مجھ سے زیادہ بدنام ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس مومن کو کسی فرقے میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ حق کا مبلغ اور اس پر مستقل مزاجی اور استقامت سے قائم رہے پھر وہ ہر قسم کے دنیا و آخرت کے خسران سے محفوظ رہے گا۔

انجمن صادقین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک انجمن بنائی ہے جس کے ممبروں سے وعدہ لیا جاتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولیں گے کیا ہی عمدہ بات ہے۔ مگر مولوی صاحب سے ایک بات ضرور قابل دریافت ہے اور وہ یہ ہے کہ آج سے پانچ سال پہلے عدالت میں ایک گواہی دیتے ہوئے جو آپ نے یہ قرار دیا تھا کہ شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقوے میں کوئی فرق نہیں آتا گویا جھوٹ کبھی بول لو اور متقی کے متقی بھی بنے رہو کیا اب آپ نے اپنے اس عقیدہ سے رجوع کر لیا ہے اور توبہ کی ہے اگر یہ بات ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اس انجمن کو خوب فروغ دینا چاہئیے۔ خدا صادق کے ساتھ ہے لیکن اگر یہ صرف ہاتھی کے دانت ہیں۔ لوگوں سے اقرار اور لئے جاتے ہیں اور اپنا عقیدہ کچھ اور ہے۔ تو پھر یہ ایک غلطی پر دوسری غلطی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

ارشادات نبوی کا سلسلہ اخبار میں ہونا چاہئیے؟

مولوی محمد یسین صاحب داتہ سے تحریر فرماتے ہیں یہ بدر میں ارشادات نبوی کے کالم کھولنے کی جو تجویز منظور ہوئی ہے میرے خیال میں اس کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے اس وقت اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی جن احادیث بخاری ومسلم وغیرہ پر تمسخر اُڑا رہا ہے ان کا جواب باصواب دیا جاوے۔ جو ضروری بھی ہے۔ نیز ارشادات نبوی پر عمل کرنے والوں کے لئے ہزاروں کتابیں اردو میں موجود ہیں۔"

درخواست جنازہ

قاضی محمد عالم صاحب اپنے مرحوم دادا قاضی غلام داؤد صاحب کے واسطے جو تہجد خوان نمازی اور حاجی حرمین تھے اور ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں احباب سے دُعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

مُبارک

برادرم بابو فخر الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت نے نام محمد اسمٰعیل رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس افریکہ ویورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی کو ضرورت ہو تو منگو سکتے ہیں۔

قلاقند

برادر محمد عثمان بادن ہوس بٹے پورے جس قلاقند کا اشتہار دیا تھا۔ وہ ہم نے بھی کھا کے دیکھی واقعی مزیدار ہے اور عمدہ خالص بنی ہوئی ہے جیسی عام دوکانوں سے نہیں ملسکتی۔

علمی جنتری

سید محمد عبد اللہ علم۔ کوٹھی نارائن لاہور ہر سال ایک جنتری شائع کرتے ہیں۔ اس سال جفر۔ رمل۔ نجوم۔ انقلاب ٹرکی۔ سلاطین اسلامیہ کے متعلق بہت عمدہ معلومات جمع کئے ہیں شائقین ضرور منگوا لیں۔

تہائی قیمت کا راز

ایک صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ پیسہ اخبار والے تہائی قیمت پر کتابیں دے کر کیوں کر نقصان برداشت کرتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ ہر کسے مصلحت خویش نکو مے داند۔

قابل توجہ اہل اسلام
مسافر آگرہ کی شرارت

تیرہ سو سال سے قرآن مجید کا یہ دعوےٰ ہے کہ ان کنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله یہ دعوٰی ہے اور اس کے ساتھ پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا ولن تفعلوا۔ چنانچہ تمام فصحاء عرب جو غیر ممالک کے رہنے والوں کو اپنے مقابل میں عجمی سمجھتے تھے اس کے معارضہ سے عاجز رہے اس کے بعد زمانے نے پرلے درجہ کی ترقی کی مگر کوئی مذہب ایسی صداقت پیش نہ کر سکا جو قرآن مجید میں نہ ہو اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آسان ہے

مصنوعی اور قدرتی میں یہی فرق ہے وہ تو خدا کا کلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام۔ احمد نام (علیہ السلام) نے پر تحدی عربی کتابیں شائع کیں اور دس دس ہزار روپیہ انعام مقرر کر کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ کہ کوئی ایسی فصیح و بلیغ پر معارف کتاب لکھدے مگر کوئی نہ لکھ سکا۔ باوجود اس صورت حالات کے میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض آریوں نے جہاں کل شرفاء کی دل آزاری کا ٹھیکہ لیا ہے وہاں اپنے پروگرام میں یہ بات بھی شامل کرلی ہے۔ کہ قرآن کا جواب نہیں دیا جا سکتا تو اس کا مونہہ چڑائیں۔ اگر متانت شرافت سے کوئی اعتراض وہ کریں یا مقابلہ پر آئیں تو ہمیں کوئی شکایت نہیں مگر شرارت تو دیکھئے کہ چند غیر ذمہ وار لونڈوں کو مقرر کر دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی نقلیں لگائیں۔ پہلے ایک شخص عبد السلام کے نام سے ایسی بکواس شائع ہوتی رہی، اور مسلمانوں نے اس پر کوئی نوٹس نہ لیا مگر اب غلام حیدر کے نام سے یہ نرا اٹھائی شروع کی ہے اور سورتوں کا نام بھبیہ اور کلکتیہ لکھ کر پھر کچھ غلط فقرات لکھے ہیں اور اس طرح پر قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا ہے۔ ہم آریہ سماج کے ذمہ واروں

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہوداً

(امیر المومنین)

سیروا فی الارض بعض لوگوں کے دماغ میں ایک چکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ سیر و سیاحت میں مشغول رہتے ہیں مگر اس مقصد کو مدنظر رکھ کر سفر نہیں کرتے ۔ جو قرآن مجید میں ہے اور وہ یہ ہے ۔ ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین

کتب علی نفسہ الرحمۃ ایک گروہ صوفیاء کا کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر کوئی چیز فرض ولازم نہیں چاہے تو نبیاء کو دوزخ میں ڈالدے اور کفار کو بہشت میں ۔ یہ کلمہ بے ادبی کا ہے اور یہ راہ الحاد کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا ہے ۔ وکان حقاً علینا نصر المومنین ۔ (۲) حضرت نبی کریم نے معاذ کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا اور اثنائے کلام میں فرمایا ۔ ما حق العباد علی اللہ ۔ بندوں کے حقوق اللہ پر کیا ہیں ۔ (۳) اذان کے ساتھ اذان کے کلمات پڑھنے کا حکم ہے ۔ صرف حی علی الفلاح میں اختلاف ہے ۔ بعض کہتے ہیں صرف لاحول پڑھے بعض کہتے ہیں کہ وہ کلمات بھی دہرائے اور اذان کے بعد درود پڑھے ۔ اور پھر دعا مانگے ۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاماً محمودن الذی وعدتہ ۔

اس دعا کے نتیجہ میں لکھا ہے ۔ وجبت لہ الشفاعۃ یہاں وجوب کا لفظ ہے ۔

وھو القاھر ۔ یعنی فوق عبادہ ۔ انسان تمام عناصر پر حکمران ہے ۔ اور انسان پر اللہ تعالیٰ اور حکومت وہی کرسکتا ہے ۔ جو حکمت سمجھے اور اس چیز کی حقیقت سے باخبر ہو۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ہر ایک انسان اپنے اور دوسروں کے بیٹوں کو پہچانتا ہے اولاد اور ماں باپ کے چہروں میں مابہ الاشتراک ایک ایسا امر پایا جاتا ہے جس سے پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ اسی کے بیٹے ہیں ۔ اگرچہ ماں کے متعلق ایک مخفی سی بدگمانی بھی ہوسکتی ہے ۔ اسی طرح صحف سابقہ کا معائنہ کرنے اور آپ کی تعلیم پر نظر کرنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ آپ مامور من اللہ ہیں۔

اول المہاجرین کی پہلی آمد قادیان میں ۔ میں جب پہلے پہل قادیان میں آیا تو یکہ بان نے مجھے مرزا امام دین کی رہنمائی کی ۔ کہ یہی مرزا صاحب ہیں اس کو دیکھتے ہی میرے قلب پر کچھ ایسا انقباض طاری ہوا کہ میں نے کہا کہ اگر یہ مرزا ہے تو تم ٹھہرو ۔ میں ابھی واپس جاؤں گا ۔ وہاں میں بیٹھ گیا مگر بادل ناخواستہ ۔ اس نے خود ہی کہا آپ مرزا صاحب کو ملنا چاہتے ہیں اس وقت میری جان میں جان آئی اور میں نے خدا کا شکر کیا ایک آدمی میرے ساتھ کیا ۔ اور میں آپکے مکان پر پہونچا ۔ معلوم ہوا کہ آپ عصر کے وقت مل سکیں گے ۔ چنانچہ آپ اس وقت سیڑھیوں سے اترے ۔ تو میں نے دیکھتے ہی دل میں کہا کہ بس یہ مرزا ہے اور اس پر میں سارا ہی قربان ہوجاؤں ۔ آپ دور تک میرے ساتھ چلے گئے اور مجھے یہ بھی فرمایا کہ امید ہے کہ آپ جلد واپس آجاویں گے (حالانکہ میں ملازم تھا اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہیں تھا) چنانچہ پھر میں آگیا اور ایسا آیا کہ یہیں کا ہو رہا ۔ مومن میں ایک فراست ہوتی ہے۔

۳ ۔ میں جب کوئی نکتۂ معرفت سن لیتا ہوں تو مجھے چین نہیں آتا ۔ جب تک اسے اپنے دور کے رہنے والے بھائیوں تک نہ پہونچالوں ۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس میں میری ذاتی غرض نہیں ہوتی ۔

حضرت امیر المومنین نے ...... وکلمھم الموتی کے بارے میں فرمایا کہ کوئی چالیس پچاس برس کی بات ہے ۔ میں نے خواب میں ایک شخص کو موتی میں دیکھا ۔ جو بیمار معلوم ہوتا تھا ۔ میں نے اسکی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ فلاں محبوبہ (جس کی شکل میرے سامنے کی گئی) کے عشق میں یہ حالت ہے ۔ میں فاصلہ پر رہتا تھا ۔ کچھ دنوں بعد مجھے معلوم ہوا کہ واقعی اسی دن وہ مرا ۔ پھر میں نے اس کے عشق کے بارے میں اس کے ایک خاص دوست سے دریافت کیا تو اس نے بڑا تعجب کیا ۔ وہ کہنے لگا اس بات کا علم سوائے میرے اور عاشق و معشوق کے اور کسی کو ہرگز نہیں ۔ کچھ دنوں بعد میں نے لڑکیوں میں اس لڑکی کو بھی پہچان لیا اور تصدیق بھی کرلی۔

دوم ۔ ایک شرابی فاسق فاجر شخص کو میں نے بہشت اور غرفات آمنون میں دیکھا ۔ میں نے ازراہ تعجب پوچھا تم بہشت میں کیسے آگئے تو اس نے کہا کہ خدا نے میری غریب الوطنی پر رحم کردیا ۔ ان کے گھر سے دریافت کیا تو انہیں اس کی موت کا علم ہی نہ تھا یہی کہتے کہ کچہری گیا ہے اور واپس نہیں آیا ۔ آخر ایک اتفاقاً سیاح آئے تو انہوں نے بتایا کہ وہ بمبئی سے پرے مرگیا ہے ۔ اور حج کو جا رہا تھا اس وقت ان کے گھر والوں کو علم ہوا اور مجھ سے مردے سے پہلے بات کی ۔ اللہ تعالیٰ مردوں سے بھی نصیحت اور صداقت کا اظہار کرتا رہتا ہے ۔

حشرنا علیہم کل شئی قبلاً ۔ خدا تعالیٰ نے ہر بدی کی روک کا سامان اس دنیا میں رکھا ہوا ہے ۔ اور وہ کئی طرح سے ہے ۔ ویران گھر ۔ خطرناک امراض کے گرفتار ۔ وغیر ذالک ۔

ولتصغی الیہ ۔ تاکہ جھکیں اس کی طرف یقیناً یہی معنے ہیں ۔ آیت ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ہیں ۔ جو ازواج النبی کے بارے میں ہے ان لوگوں نے بے ادبی کی جنہوں نے اس کے معنے ٹیڑھے ہوگئے اور بدکار ہوگئے کے کئے ہیں ۔

الکتاب مفصلاً ۔ مفصل یعنی عربی زبان میں دوسری جگہ فرماتا ہے لولا فصلت آیاتہ ءاعجمی وعربی ۔ جس سے ثابت ہوا کہ عجمی میں تفصیل نہیں ۔

ان تطع اکثر من فی الارض ۔ جھوٹ ۔ غفلت ۔ گمراہی سب بری باتیں کثرت سے ہیں ۔

وذروا ظاھر الاثم وباطنہ ۔ اسکے میرے ذوقی معنے یہ ہیں کہ آجکل یورپ امریکہ میں خدا سے ڈر کر گناہوں سے نہیں بچتے ۔ بلکہ صرف یہ خیال رکھتے ہیں کہ سوسائٹی کو پتہ نہ لگے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ باطن الاثم سے بھی بچو۔

المفتی عدد ۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب مال حد نصاب کو پہونچ جاوے تو جب تک حد نصاب میں رہے ہر سال کے بعد اس میں سے زکوۃ مقررہ کا دینا بدلائل قرآن و حدیث مندرجہ ذیل فرض ہے ۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وہم راکعون (۲) یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ ویطیعون اللہ ورسولہ ۔ الآیۃ (س ۱۰ ع ۱۵) (۴) والذین یوتون ما آتوا وقلوبہم وجلۃ انہم الی ربہم راجعون (س ۱۸ ع ۴) (۵) والذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وہم بالآخرۃ ہم یوقنون (س ۱۹ ع ۱) الی غیرہ من الآیات ۔ ان آیات میں مضارع کا صیغہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے بالصراحۃ دال ہے کہ مال جب حد نصاب کو پہونچ جاوے تو فقط ایک ہی بار دلیے زکوۃ کافی نہیں بلکہ اس پر استمرار ضروری ہے چنانچہ اقامت الصلوۃ کے واسطے ہی مضارع کا صیغہ اختیار کیا گیا ہے اور فرضیت استمرار صیام رمضان پر خود استمرار شہر دال ہے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور چونکہ آیت حج و حج البیت من استطاع الیہ سبیلا استمرار پر دلالت نہیں رکھتی ۔ اس لئے مستطیع السبیل الی البیت پر فقط ایک ہی بار حج کرنا فرض ہے ۔ (۶) عن ابی ہریرہ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من صاحب کنز لا یودی زکوتہ الا احمی علیہ فی نار جہنم فیجعل صفائح فتکوی بہا جنباہ وجبہتہ حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم الا بطح لہا بقاع قرقر کا وفر ما کانت تستن علیہ کلما مضت علیہ اخراہا ردت علیہ ......

کیا حضرت مرزا صاحب نے کسر صلیب کی

ضلع گوجرات سے ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین ایک سوال لکھا ہے جو اصل بمعہ جواب فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔

سوال

حضرت خلیفۃ المسیح المعود۔ بعد ادائے آداب عرض خدمت ہے کہ مسیح موعود کی نسبت حدیث مین آچکا ہے کہ وہ صلیب کو توڑیگا اور حضرت مرزا صاحب کا کسر صلیب کرنا دلیل و حجت سے ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ مرزا صاحب تسلیم کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے یہودیون کے اعتقادی مکر کی تردید و تضلیل کی اور یہودیون کا اعتقاد یہ تہا کہ مصلوب کی رُوح ملعون ہوتی ہے اور جن امور کے لحاظ سے مصلوب کی روح ملعون ہوتی ہے وہ تمام اُمور تسلیم کرتے ہین۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر نعوذ باللہ واقع ہوئے۔ صرف جان ہی سلامت لے کر گئے۔ جو ان اُمور مین جن کے لحاظ سے مصلوب کی موت لعنتیون کی موت سے شامل ہی نہین۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو نعوذ باللہ تمام موتین ایسی ہون۔ یہ ایسی فاسد تفسیر ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی ذات مقدس اور اس کے معصوم نبی کی ذات پر بڑا بھاری داغ آتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ ان کے اعتقادی مکر کی تردید نہین کی بلکہ صرف ان کے اعتقاد کی تردید کی۔ تو مکروا ومکراللہ واللہ خیر الماکرین ومطہرک من الذین کفروا الخ وجاعل الذین اتبعوک۔ کے کیا معنے؟

جواب

از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

جناب .... صاحب

بعد ما وجب آپکا کارڈ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پہونچا جس مین آپنے دریافت فرمایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کس طرح کاسر صلیب ہوئے اور حضرت مسیح کے متعلق آیات کی تفسیر جو حضرت مرزا صاحب نے کی ہے اس کو آپنے فاسد قرار دیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس معاملہ مین غور اور توجہ سے کام نہین لیا۔ آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے خیال مین کسی شخص کا ملعون ہونا۔ اسکے گرفتار کیا جانے۔ صلیب کا فتویٰ پانے اور صلیب پر باندھا جانے سے ثابت ہوجاتا ہے۔ خواہ بعد مین وہ شخص زندہ ہی رہے۔ ہم اس مر بحث کرنا نہین چاہتے کہ آیا آپکا خیال صحیح ہے یا غلط۔ کیونکہ واقعہ صلیب کے موقعہ پر نہ آپ موجود تھے اور نہ آپکا کوئی ہمخیال ذاتی مقدمہ تہا۔ لیکن ہم یہ دیکھین گے کہ آیا وہ دو قومین جن کے درمیان یسوع کے نبی یا ملعون ہونے کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا اور اب تک ہے ان کا عقیدہ اس معاملہ مین کیا ہے کہ ملعون کسے کہتے ہین۔ کیونکہ کسر صلیب اس لحاظ سے ہوگی۔ کہ اہل صلیب کا عقیدہ کیا ہے نہ اس لحاظ سے کہ آپکا عقیدہ کیا ہے۔ سو یہودیون کے نزدیک ملعون ہونے کیواسطے صلیب پر موت ضروری تہی اور جیسا کہ انجیلون سے ظاہر ہے وہ یسوع کی صلیبی موت کے خواہان تھے چنانچہ واقعہ صلیب کے بعد بھی ان کو یہ فکر رہی کہ اس کی موت کا امر مشتبہ نہ ہو۔ اور اسی واسطے حاکم کے پاس آئے اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد اسے قبر مین سے چُرا لے جاوین اور لوگون سے کہین کہ وہ جی اُٹھا اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ اس کی موت مین اسکا ملعون ہونا مانتے تھے نہ کہ صرف تکالیف اُٹھا کر بچ رہنے مین۔ ایسا ہی یسوعی صاحبان کا مسئلہ کفارہ مکمل ہو ہی نہین سکتا جب تک کہ یسوع مر کر ملعون اور جہنمی نہ بنے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ یہودیون اور یسوعیون ہردو کے عقائد کے مطابق حضرت مسیح کو صلیب پر مر جانے کے فعل سے اسکا ملعون ہونا پورا ہوتا ہے نہ کہ اس کے صلیب پہ سے بچ رہنے مین اور چونکہ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر ثابت کردیا ہے کہ وہ صلیب پر نہین مرا بلکہ بچ گیا۔ اپنی اس دُعا کے مطابق جو اس نے ساری رات رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور مین کی تہی اور جس کا ذکر کتاب عبرانیون کے پانچوین باب مین بھی آیا ہے کہ اس کے تقویٰ کے سبب اسکی دُعا سُنی گئی پس جب کہ وہ صلیبی موت سے بچ گیا تو وہ ملعون نہ ہوا اور جیسا کہ لارڈ بشپ صاحب نے لاہور مین اپنے ایک لیکچر مین ہزارون آدمیون کے جلسہ مین فرمایا تہا کہ اگر یسوع صلیب پر مر نہین گیا اور پھر تیسرے دن جی نہین اُٹھا تو دین عیسوی ہیچ ہے۔ یسوع کے صلیبی موت کے ابطال کے ساتھ ہی دین یسوعی ہیچ اور باطل ثابت ہوگیا۔ سو جس بات کو خصم نے خود تسلیم کرلیا ہے کہ اس کے ثبوت سے دین یسوعی کی بیخ و بن اُکھڑ جاتی ہے اس کو آپ کس طرح کہتے ہین کہ اس سے کسر صلیب نہین ہوئی۔ دین یسوعی کا بڑا مسئلہ کفارہ ہے اور کفارے کی چھت اس ایک ہی ستون پر کھڑی ہے جس کا نام ہے صلیبی موت۔ جب یہ ستون ٹوٹ گیا اور چھت خاک مین مل گئی۔ تو پھر تعجب ہے کہ آپ کس طرح کہتے ہین کہ حضرت مرزا صاحب نے کسر صلیب نہین کی۔

اور اگر کسی کے دل مین یہ وسوسہ ہو کہ یہودیون کی کتاب مین یہ لکھا تہا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور حضرت مسیح کاٹھ پر لٹکائے تو گئے خواہ مرے نہ ہون وہ مصلوب ہو گئے تو یہ وسوسہ یہودیون کی شریعت سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ توریت کتاب استثناء باب ۲۱ آیت ۲۲- جہان یہ حکم ہے وہان قتل اور موت کے الفاظ کاٹھ پر لٹکایا جانے کے ساتھ صاف درج ہین۔ اور اسی آیت کے مطابق یسوع کو صلیب سے جلد اُتارنے کیواسطے کہا گیا تھا کیونکہ اس آیت مین لکھا ہے کہ ایسے مقتول کی لاش رات بھر کاٹھ پر لٹکی نہ رہے ورنہ زمین ناپاک ہو جاتی ہے۔ لاش کا لفظ خود بتلا رہا ہے کہ مرنا لازمی رکہا گیا ہے اور یہودیون نے بھی سمجھ لیا تہا کہ یسوع مر گیا۔ آجکل بھی اس محاورہ کی تصدیق ہوتی ہے اخبارون مین لکھا ہوا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے پھانسی پائی اس کے معنے یہی کئے جاتے ہین کہ وہ گلے مین رسی ڈالنے کے ذریعہ سے قتل کیا گیا اور مر گیا۔ رسی یا لکڑی صرف ذرائع اور ہتھیار ہین جن کے ذریعہ سے موت وارد کی جاتی ہے۔ جب تک کہ کوئی شخص مر نہین جاتا اس کو نہین کہہ سکتے کہ وہ مصلوب ہوگیا۔ صرف تذلیل سے اگر کوئی شخص ملعون ہو سکتا ہے تو پھر مثلاً حضرت یوسف کے قتل کا منصوبہ کیا گیا اس کے کپڑے اُتارے گئے۔ اُسے ننگا کیا گیا۔ اُسے تاریک کنوئین مین ڈالا گیا۔ گویا وہ اپنی طرف سے تو قتل کر چکے تھے۔ جیسا کہ یہود حضرت مسیح کو کر چکے تھے۔ مگر یوسف بعینہ یسوع کی طرح موت کے مونہہ سے بچا۔ یہودی عقائد کے مطابق حضرت یوسف کو کہین (نعوذ باللہ) ملعون نہین کہا گیا۔ حالانکہ یسوع سے بڑھ کر ایک ظلم حضرت یوسف پر یہ ہوا کہ اُسے غلام بنایا گیا اور بنی اسمٰعیل اہل عرب کے ہاتھ بیچا گیا اور اس لحاظ سے بنی یوسف اہل عرب اسمٰعیلیون کے غلام ہین اور نسب نامہ متی کے مطابق یسوع بھی اسی یوسف کی اولاد مین سے تہا یہی راز ہے کہ حضرت مسیح موعود کا نام بھی اسی مماثلت کے سبب غلام احمد ہُوا۔ پہلا مسیح بذریعہ اپنے نسب نامہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام زادہ تہا۔ پھر یہ تو آنحضرت کا خود غلام ہے۔ چنانچہ فرماتے ہین۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہی سبب ہے کہ حضرت عیسےٰ کا نام ابن مریم ہُوا کیونکہ انہون نے روحانیات مین ابنیت کا مرتبہ طے کیا تہا اور خود مریمی درجے کو حاصل نہ کیا تہا۔

الغرض وہ تمام تکالیف جو آپکے خیال کے مطابق لعنت کے مفہوم کے واسطے کافی ہین حضرت یوسف پر وارد ہوگئین۔ لیکن اُسے کوئی ملعون نہین کہتا۔ ملعون صرف اسے کہا جاتا ہے۔ جس پر کاٹھ پر لٹکنا اور وہین مر جانا ہردو باتین وارد ہون۔ پس سچی بات یہی ہے کہ جس طرح حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت سے کسر صلیب ہوتی ہے۔ اس طرح کسی اور بات سے نہین ہوتی اور مین آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہون کہ حال مین ایک پُرانی انجیل ظاہر ہوئی ہے جس کو بڑے بڑے پادری آج تک دباتے چلے آتے تہے۔ اسکا انگریزی ترجمہ اب امریکہ مین چھپ گیا ہے اس مین صاف لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے۔ بیہوش ہو گئے تہے مگر اس وقت رہنے یہ خیال کیا کہ مر گئے

مین۔ جب صلیب سے اُتارا تو کسی ایک آدھ نے محسوس کیا کہ جان باقی ہے اس واسطے پہرہ دارون کی منت خوشامد کرکے ہڈیون کے توڑنے سے بچالیا۔ یہودی کوئی موجود نہ تھا۔ سب عید فسح کی تیاری کے سبب چلے گئے اس واسطے جان بچ جانے کے اسباب پیدا ہو گئے اور جان بچاکر وہ کسی اور ملک کو چلے گئے۔

اُمید ہے کہ آپ کی تسلی کے واسطے یہ کافی ہوگا۔ ان اتنی بات آپکی اطلاع کے لئے اور لکھدیتا ہون۔ چونکہ آپ مشن اسکول مین کام کرتے مین اس لئے آپکے لئے مفید ہوگی اور وہ یہ ہے کہ آپنے جو اپنے خط مین یسوع کے نبی معصوم ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور یسوعی لوگ اکثر اس بات کو مسلمانون کے سامنے پیش کرتے مین سو اس کے جواب مین ایک مختصر بات ہے۔ انجیل مین تو صاف لکھا ہے کہ اس نے نیک ہونے سے بھی انکار کیا اور ظاہر ہے جو نیک نہین وہ معصوم کیونکر ہے اور قرآن شریف مین کہین عصمت کا لفظ حضرت عیسیٰ کے متعلق نہین بولا گیا۔ ہان قرآن شریف مین حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معصوم کہا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ کی عصمت کے متعلق قرآن شریف خاموش اور انجیل منکر ہے۔ پس کس طرح یسوعی لوگ یہ دعوے کر سکتے ہین۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قادیان۔ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

عذرِ نامعقول ثابت میکند الزام را

آجکل جس اخبار کو کھولو اس مین سڈیشن کے مقدمات کی کیفیت ہے اور مدعا علیہم ہندو مین۔ پٹیالہ مین خصوصیت کے ساتھ آریہ سماج پر مقدمہ چل رہا ہے لاہور مین بھی ایسے ہی لوگون پر الزام ہے۔ خود حضور لاٹ صاحب بالقابہ نے ہندو لیڈرون کو صاف صاف کھلے کھلے الفاظ مین فرمادیا۔ کہ "ہندوستان کے اس حصہ مین ایسی کتابون اور رسالون کے اکثر مصنف ہندو ہی ہین اور جن لوگون نے خوفناک جرائم کئے ہین یا جو بغاوت مین سزایاب ہوئے ہین۔ اکثر ہندو جماعت کے ممبر ہین۔"

مگر ہم دیکھتے ہین کہ بعض آریہ مہاشے ہین اور ان کے وہی دم خم پالٹیکس مین بھی دخل بھی دئے جاتے ہین اور یہ بھی کہے جاتے ہین کہ آریہ کوئی پولٹیکل باڈی نہین وہ بےشک اس بات کے ثابت کرنے مین کہ ہماری جماعت باغی جماعت نہین اور آریہ سماج پر پولٹیکل ہونے کا الزام غلط ہے اپنی مقدور بھر کوشش کرین۔ ہمین اس بات کے کوئی بحث نہین لیکن افسوس و شکایت کے قابل تو یہ امر ہے کہ یہ لوگ مسلمانون کو خواہ مخواہ ملزم ٹھہراتے ہین۔ ایسی کتابین اور مضمون جن پر سڈیشن کے مقدمات ہو رہے ہین تو خود شائع کرتے ہین۔ مگر کہتے یون ہین کہ چونکہ ہم نے شدھی کی تحریک کی ہے اور مسلمانون و عیسائیون کا مباحثات مین ناطقہ بند کر دیا ہے اس لئے وہ ہمارے خلاف حکام کو برانگیختہ کر رہے ہین۔ چنانچہ لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے لکھتے ہین۔

"قدرتی طور پر پاسا پلٹتے ہوئے دیکھکر اور لینے کے دینے پڑتے ہوئے پاکر ہمارے عیسائی اور مسلمانون کے ہاتھون کے طوطے اُڑے نہ صرف آگے بڑھنا مشکل ہو گیا بلکہ بعض صورتون مین طے شدہ میدان کو چھوڑنا پڑا۔ بہت جھنجھلائے۔ چین بجبین ہوئے ہاتھ پاؤن مارے سخت کلامی سے کام لیا۔ اور پھر ....

آریہ سماج کے مخالفون کو نرالی چال سوجھی اور وہ یہ کہ اگر ایسی طاقت کے ساتھ آریہ سماج کی مٹھ بھیڑ کرادی جاوے۔ جو اس کو مذہب کے میدان مین نہین بلکہ کسی اور میدان مین لتاڑ سکے۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ یارون نے اس مین منصوبے باندھے اور لگے آریہ سماج کے خلاف گھڑنے بناوٹ باندھنے۔ حکام کا غلطی کر جانا قدرتی بات ہے۔" دوسری طرف میان مسافر فرماتے ہین۔

"ہمارے محمدیون نے اس آتش صداقت کو سرد کرنے مین عرش تک فرشتے دوڑائے۔ آخر جب ہر طرح ناکامیاب ہو گئے تو چند روز سے باد موافق دیکھ کر ایک سر الاپنے لگے کہ آریہ سماج پولٹیکل باڈی ہے۔" حضرات! یہ ہین۔ آریہ مہاشون کی زہر مین بجھی ہوئی تحریرین کیا ان مین ذرہ بھر بھی صداقت کا شمہ ہے۔ کیا حکام ایسے ہی سادہ ہین کہ وہ سکھانے پڑھانے مین آجاتے ہین۔ کیا جن کتابون اور تحریرون کی بنا پر سڈیشن کے مقدمات چل رہے ہین وہ مسلمانون کی لکھی ہوئی یا شائع کی ہوئی ہین۔ کیا پولٹیکل اخبارات مسلمانون کے ہین۔ کیا پالٹیکس مین جدوجہد اور اس کے لئے ولایت تک خط و کتابت اور انقلاب خیز رسالون کی مانگ کسی مسلمان ذمہ وار لیڈر نے کی ہے۔ کیا لفٹینٹ گورنر بالقابہ نے مسلمانون کو ملزم ٹھہرایا ہے۔ جب ان مین سے ایک بات بھی نہین۔ تو پھر یہ افترا پردازی کیون ہے اور وہ کونسا میدان ہے، جو آریہ مہاشو! تم نے مسلمانون کے مقابلہ پر مار لیا ہے۔ کس مباحثہ مین تم لوگون نے تہذیب سے کام لے کر شرائط کی پابندی کے ساتھ فتحیابی حاصل کی۔ ایک کا ہی نام تو لو۔ کیا جلسہ مہوتسو مین تمہاری تحریر چند سوالات کے جواب مین اُلٹے رہی تھی۔ کیا لیکھرام تمہین مین سے نہین تھا۔ جو علمی مقابلہ مین عہدہ برآ نہ ہو سکا۔ تو پھر خدا کے برگزیدہ کے سامنے روحانی مقابلہ مین آیا اور وہ مونہہ کی کھائی۔ کہ اب تک اُس کا ماتم پڑا ہے۔ کیا کوئی ایسی کتاب یا رسالہ دکھا سکتے ہو۔ جس مین تہذیب و متانت کے ساتھ اسلام کے خلاف کوئی اعتراض کیا گیا ہو اور اس کا جواب نہ دیا گیا ہو۔ اگر چند جاہل و غیر ذمہ دار برائے نام مسلمانون کو جن کا اکثر حصہ ہی اسلام و کفر کی درمیانی مگر اقرب الی الکفر حالت مین تھا تم نے شدھ کر لیا تو اس مین اسلام کو کیا نقصان پہونچا۔ تمہین شائد معلوم نہ ہو۔ اس خداوند قادر توانا عالم و بینا کا جس نے تمام جہان کے مذاہب کے خلاف ہماری کتاب مجید کو ہمارے قبلہ و کعبہ کو دشمنون کی دست برد سے خواہ وہ تحریف کے رنگ مین ہو یا تخریب کے ڈھنگ مین معجزانہ طور پر حسب پیشگوئی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور وجعلنا البیت مثابۃ للناس و امنا کے مطابق محفوظ و مصئون رکھا ہوا ہے۔ جو اس دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے ہر صدی کے سر پر عظیم الشان مجدد مبعوث فرماتا ہے۔ جو تمام مذاہب پر حجت ملزمہ قائم کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ سناتا ہے۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یہ وعدہ ہے کہ اگر تم مین سے ایک مرتد ہو تو مین اس کے بدلے مین ایک قوم دونگا۔ جو خدا کی محبوب ہوگی۔ پس ہمین تمہاری شدھی کا کیا خوف یا خطرہ ہو سکتا ہے اور ہمین کیا ضرورت ہے کہ ہم تمہارے مقابلے مین منصوبے کرین۔ جب کہ تمہارے فنا کرنے کے لئے خود تمہارے اپنے اعمال کافی ہین۔ تمہارا طرز اور لٹریچر ایسا ہے کہ خود تمہارے اپنے بھائیون کو اس سے شکایت ہے۔ پھینا رام نگری کی کتاب ہی پڑھ لو۔ اندر کے صفحات کھولو۔ مقدمات جلاوطنیان اور آئے دن کی پکڑ دھکڑ اس بات کی شاہد ہے کہ تم پالٹیکس مین بے جا طور پر حصہ لے رہے ہو یا نہین۔ جا طور پر تم اگر اپنی بریت کرنی چاہتے ہو تو بےشک کرو۔ شوق سے کرو۔ مگر صداقت و عمل کے ساتھ ایک نامعقول عذر کو پیش کرکے کیون خواہ مخواہ اپنے پر الزام ثابت کر رہے ہو۔ ہمین تمہارے ساتھ کوئی بغض یا عداوت نہین۔ تمہارا اور ہمارا مذہب ایک نہین تو یہ عداوت کی بات نہین۔ ہان ہم یہ ضرور کہین گے کہ متانت اور امن کی زندگی بسر کرو۔ تم دل کھول کر اسلام کے خلاف اعتراض پیش کرو۔ مگر عالمانہ رنگ مین تہذیب کے ساتھ شوخی و شرارت ایسی نہ ہو کہ اس کا نتیجہ اچھا نہین۔ بدزبانی اور گالیان اور اسلام کے فخر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک چھوڑ دو۔ کہ ہم تمہارے کرشن و رامچندر جی مہاراج کو راستباز مانتے ہین ان کی نیت پر حملہ نہین کرتے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو اپنے لئے رحمت سمجھو کہ اُس کے زیر سایہ تم نے اور ہم نے بہت آرام پایا ہے۔ گورنمنٹ تمہارے اور ہمارے مذہبی معاملات مین مداخلت نہین کرتی پس اس کے ساتھ وفاداری اور اس کی اطاعت دل خلوص کے ساتھ ہم پر لازم ہے اور ہم مین اس خلوص کا یہان تک اہتمام ہے۔ کہ ہم کسی آنے والے زمانے مین کسی ایسے مہدی کے قائل نہین جو جنگ کرے اور اس بنا پر ہم دوسرے مسلمانون سے ہی الگ ہو گئے ہم برادریون سے خارج کئے گئے۔ ملازمتون سے برطرف ہوئے

فرد اکمل کہلائے اور ہم نے اپنے بھائیون سے نوہ ذرہ وطعہ اٹھایے کہ یہ شعر حسب حال ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آن آشنا را

مگر ہم اپنے عقیدہ پر استوار رہے پس جب اپنے بھائیون سے ہم سے ذکاڑ کرلی تو جو گورنمنٹ کے خلاف بدامنی کے خیالات اغیار کے ساتھ پھیلانے کے حامی ہون ان سے ہم کیا صلح کرسکتے ہین۔

ایک داغ ذیل برگوداچپ

اُردو لٹریچر کی بہت کچھہ اصلاح ہو چکی ہے اور اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ اس بات کا ادب نہائت شستہ اور عمدہ ہو چنانچہ اس مطلب کے لئے کئی انجمنین قائم ہین کئی رسالے جاری ہین کئی جلسے ہوتے ہین کئی شاعرے کئے جاتے ہین۔ مگر مین حیران ہون کہ ہمارے اشامپ فروش صاحبان اسی پرانی لکیر کو پیٹے جاتے ہین۔ مندرجہ عنوان حلیہ کے متعلق ایک نقرہ ہے جو آپ پنجاب مین ہر ایک اشامپ اور اس کی فروخت پر لکھا ہوا پائین گے اور پھر لطف یہ کہ رجسٹرار کے دفتر تک یہی حال ہے۔ مین نے بطور نمونہ ایک فقرہ لکھہ دیا ہے۔ اشامپ شروع سے آخر تک اس قسم کے مضحکہ انگیز فقرون سے بھرا ہوتا ہے اسکی جلد اصلاح ہونی چاہیے تا یہ بھونڈا طرز تحریر اردو کے روشن ماتھے پر کلنک کا ٹیکا نہ ہو۔

گورنمنٹ کا شکریہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ سالانہ گرانٹ کے بڑھ جانے کی اطلاع دیتے ہین۔ جس کے لئے ہم سررشتہ تعلیم کے بیدار مغز موقعہ شناس ڈائرکٹر صاحب بالقابہ کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ انہون نے اپنی اس مہربانی آمیز توجہ سے چار لاکھ انسانون کے قلوب اپنے شکریے وا متنان سے بھر لئے ہین۔ اس عطیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کہان تک تعلیم کی حامی ہے اور وہ اپنی رعایا کو جائز مدد دینے کا کوئی موقعہ بھی فروگذاشت نہین کرتی۔ گرانٹ کی کمی کا جو سبب ہیڈ ماسٹر نے لکھا ہے۔ اس کی طرف قوم کی توجہ دلائی جاتی ہے "اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال مدرسہ تعلیم الاسلام کو ایک سو ستانوے روپیہ ماہوار امداد ملی ہے۔ پچھلے سال کی امداد ایک سو سینتیس روپیہ تھی۔ انسپکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر طلبار کی تعداد کم نہ ہوتی تو اس سال امداد اور بھی بہت زیادہ مل سکتی تھی اور انہون نے فرمایا تھا کہ اس امداد مین سے ہمین بہت سا روپیہ اس لئے کاٹنا پڑا ہے کہ طلبار کی تعداد کافی نہین۔ بس ہماری قوم کو توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ اس اپنی قومی درسگاہ مین جلد اپنے بچون کو بھیجکر تعداد طلبار کو بڑھادین۔ والسلام۔ صدرالدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام (قادیان)"

بقیہ رباعیات و مسدس نعتیہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے

نمونوم

ہر سہ لکچر ہائے شملہ کو قبل ۵ اگست ۱۹۰۹ء کو پڑہی گئی

(سلسلہ کے لئے دیکھو مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۰۹ء ۶)

اللہ اللہ صحبت عالی مین کیا تاثیر تہی ٭ وحشیون کے رام کرنے کو عجب تسخیر تہی
ان کی بداخلاقیون کیواسطے اکسیر تہی ٭ ان کی بھی قسمت ہی اچھی اور بھلی تقدیر تہی

آتشین جو صحبت والا سے نورانی ہوئے
خاک کے پُتلے تہے قرآن کُن کے روحانی ہوئے

غور سے دیکھو محمدؐ مین ہین موسیٰ کی صفات ٭ نوح و ابراہیم او الیاس و یحییٰ کی صفات
یونس و ایوب و ادریس او عیسےٰ کے صفات ٭ اس مین اور اسکے غلامون مین ہے سب کی صفات

مختصر یہ ہے کہ ہین وہ مظہر کل انبیا
فیضیاب ان کی نبوت سے ہوئے سب اولیا

دیکھتے ہین ہم خدا کو اس نبوت کے طفیل ٭ اس نبی ہاشمی کے بخت و دولت کے طفیل
چلتے ہین سیدہا ہر نقطہ اُسکی ہدایت کے طفیل ٭ پاتے ہین راہ خدا ان کی شریعت کے طفیل

اس نبوت کا قیامت تک برابر فیض ہے
یہ نبوت غور سے دیکھین سراسر فیض ہے

قوم خوشخو ہوگئی حضرت کی سیرت دیکھ کر ٭ اچھی عادت دیکھ کر اور پیاری خصلت دیکھ کر
تلخ باتین چھوڑ دین رُوحِ حلاوت دیکھ کر ٭ وحشتین سب اُڑ گئین اُنس و محبت دیکھ کر

ثاقب اور موتہ اسکا اور ان کی خصائل کا بیان
سیرت فخر عرب مین گنگ ہے اس کی زبان

دیکھئے گا اب جناب خواجہ صاحب کے کمال ٭ کیسی خوبی سے بیان کرتے ہین حضرت کے خصال
ان کا وہ جاہ و جلال اور ان کا وہ حسن و جمال ٭ دے بیان مین ان کے برکت اے خداوند جلال

وہ طلاقت دے کہ گونج اُٹھے سپہر کا ہال بھی
قال مین ہو جائے پیدا وجد بھی اور حال بھی

مُردے تہے وہ حضرت نے جلایا اُنکو ٭ اندھے تہے ثراست دکھایا اُن کو
بدوی ہوئے طاق علم و فن مین ثاقب ٭ اُمّی نے عجب علم پڑہایا ان کو

غصے مین وہ ہاتھون ہو نکل جاتے تہے ٭ کٹ جاتے تہے ہر بات پہ جل جاتے تہے
[2] ہو جاتے تہے نیلے پیلے دم بھر مین عرب ٭ گرگٹ کی طرح رنگ بدل جاتے تہے

حضرت کے طفیل نیک اخلاق ہوئے ٭ خوشخوئی مین سب شہرۂ آفاق ہوئے
[3] اعجاز سا اعجاز ہے اللہ اللہ ٭ علم اور عمل دونون مین سب طاق ہوئے

تبدے تہے سیوتی کے جو۔ انہین رام کیا ٭ توحید کو پھیلا ہی کے آرام کیا
[4] اعجاز کہین ہا آئے تائید خدا ٭ اصنام کا گھر کعبۂ اسلام کیا

کعبہ مین پہونچ کے کسر اصنام کیا ٭ توحید کو طشت از بام کیا
[5] اس پور براہیم نے بُت توڑ ڈالے ٭ اللہ کے تیرے نے بڑا کام کیا
دشمن اسے گھر سے بدر کر تو دیتے ٭ حضرت ہین کہ اُن سے درگذر کرتے ہین

[7] مکہ کو جو فتح کرکے آتے ہین گھر ٭ کہتے ہین تمہارے دل مین گھر کرتے ہین
دشمن جو بہت ہی شور و شر کرتے ہین ٭ مکے سے مدینے کو سفر کرتے ہین
جب ہو کے ظفریاب پہنچتے ہین گھر ٭ کہتے ہین کہ تم سے درگذر کرتے ہین

کیا تم سے کہون تہے اس مین کیا کیا جوہر ٭ ہمت کا ہنر دلاوری کا جوہر
[8] تہے کان گہر احمد والا گوہر ٭ تہے جود و سخا کے ان مین صدہا جوہر

مُردون کو نئے سے زندگانی بخشی ٭ زندون کو حیات جاودانی بخشی
[9] کہتے ہین جنہین دشمن دین بے سامان ٭ دولت اُنہین دے کے حکمرانی بخشی

گردن کے ایک ایک بتلائے اُس نے ٭ دنیا کے قوانین سکھائے اُس نے
[10] ایسا نہ ہوا پڑھا لکھا تہ ہو عالم ٭ لڑنے کے بھی آئین بتلائے اس نے

کفار سے آئے جبکہ آنحضرت تنگ ٭ دکھلایا تنگ ہو کے کرتے ہین جنگ
[11] دس دس پہ تہا بھاری ایک ایک اُنکا ٭ وہ ہاتھ دکھائے کہ رہ گئے سارے دنگ

تھی دانش و عقل پر بنائے پیکار ٭ حکمت سے تہی خالی نہ لڑائے مین سرکار
[12] پیکار و نبرد رکھین پہ قوت کا آ ٭ لڑنے کیلئے بہی علم و فن ہے درکار

کس طرح گزارے جوانی کے دن ٭ شادی کا زمانہ شادمانی کے دن
[13] نوخیز اُدھیڑ سے بسر کرتا ہے ٭ نوعمر سے اپنی ناتوانی کے دن

ہے نفس کی خواہشون تیہ رت اُسکو ٭ ہے ساری ہی قوت پہ قوت اس کو
[14] سمجھین سا جو سمجھتے ہین ہوا کے بندے ٭ ہر حال مین خوش رکھتی تہی عفت اُسکو

ضرورت ہے

کتاب ست بچن اور ازالۂ اوہام ہر دو حصّہ اور فتح اسلام پہلے پہلا سنہ چھاپے کی مجھے مطلوب ہے۔ اگر کوئی صاحب ارسال فرمادین۔ تو بڑی عنائت ہو۔ قیمت کے واسطے وی پی کردین۔ (ایڈیٹر)

فطرت کی گواہی

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری نے ایک نکتہ معرفت فرمایا۔ کہ پادری انگریز یون تو سور کا گوشت بڑے مزے سے کہاتے ہین اور اسے حلال وطیب بھی سمجھتے ہین۔ لیکن اگر کسی کو پگ (خنزیر) کہدیا جاوے۔ تو پہر اس کے تن بدن مین مرچین لگ جاوین اور وہ اسے سزا دلائے بغیر نہ چھوڑے جس سے معلوم ہوا کہ خنزیر درحقیقت "رجس" اور بری چیز ہے

فنافی الشیخ

بدقسمتی سے نقشبندیہ نے اس کے یہ معنے سمجھے ہین کہ پیر کی صورت کا خیال اٹھتے بیٹھتے حتےٰ کہ نماز مین بھی رکھا جائے اور اس قدر غلو کیا جائے یہان تک کہ تصور شیخ تمام خیالات پر مستولی ہو جاوے اور ہر طرف وہی صورت نظر آئے جو ایک شائبہ بت پرستی ہے مگر دراصل اس سے مراد ہے۔ کہ پیر کی اطاعت اور اخلاص مین یگانگت کی حد تک پہونچ جانا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہین۔ جولائی ۱۸۹۹ء مین جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا اور ہم نے ان کے لئے دعا کی تو الہام ہوا "تم پاس ہو گئے ہو" یہ اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ وہ پاس ہو گیا ہے کیونکہ مخلصون کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہونچ جاتے ہین ایسے فقرے آجاتے ہین۔ حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب اس سارٹیفکیٹ پر جو ان کے امام نے لکھ دیا

حضرت مولٰینا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چودہواں ۱۴

سورۃ الحجر

(مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع ۳)

گذشتہ اشاعت سے آگے

فاخرج منہا۔ نکل جا تو اس مرتبہ سے۔

فانک رجیم۔ کیونکہ تو دھتکارا ہوا ہے۔

فانظرنی۔ یہ اس کی خواہش ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ شیطان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ غلطی کرتے ہیں۔ ہان فرمایا۔

الی یوم الوقت المعلوم۔ ہر آدمی کے ساتھ بقدر اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ نیک انسان بیدار ہوتا ہے پھر شیطان کا داؤ پیچ نہین چلتا۔

عبادی۔ کچھ ضرورت نہین کہ عبادی سے خاص بندے مراد لئے جاوین کسی آدمی پر شیطان کا غالب نہین ہوتا چنانچہ درس کا کہنا تک جاتا ہے جیسا کہ مین نے کئی بڑے بڑے ڈاکوؤن سے پوچھا ہے اور انہون نے مانا ہے کہ کوئی ہمین جبراً نہین لے جاتا بلکہ خود ہی جاتے ہین۔

مورخہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ الحجر۔ رکوع ۴)

المتقین۔ تقوےٰ اختیار کرنے والے۔ ایسے لوگون کے عقائد صحیح ہوتے ہین۔ اللہ پر ایمان۔ فرشتون پر۔ کتابون پر۔ نبیون پر ایمان۔ جزا و سزا پر ایمان اور اعمال صالحہ نے ہین اس نے فرمایا۔ مال کو خرچ کرین۔ ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ سائلین۔ غلامون کے آزاد کرنے پر۔ نماز پڑھین۔ زکوٰۃ دین۔ صابر ہون۔ (تنگی۔ غریبی۔ لڑائی۔ بیماری کے اوقات مین) بس یہی متقی لوگ ہین۔

کچھ اور نشان بتاتا ہے وہ سلامتی کے گھر مین رہتے ہین۔ کسی نیک بندے کی نسبت ان کے دل مین رنجش نہین رہتی۔

نبیٔ عبادی۔ امید دہیم دونو ہین۔ اللہ کے حضور مین پہونچنے کے لئے۔ اس کا ثبوت آگے آنیوالے بیان مین دیتا ہے۔

بغلیم۔ اس بچے کے جوان ہونے کی خبر بھی دیدی۔

الضالون۔ خدا کے صفات سے ناواقف ہین۔

فما خطبکم۔ حضرت ابراہیم کا قلب محسوس کر رہا تھا۔ کہ یہ کوئی عذاب بھی لائے ہین۔ اس لئے بشارت سنکر بھی دریافت کیا۔

قوم مجرمین۔ حضرت علی فرماتے ہین کہ اگر قرآن شریف مین اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ کوئی انسان مرد سے بھی ایسا کرتا ہے۔

مورخہ ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع ۵)

لوطؑ کی قوم عرب کے شمال مغرب مین آباد تھی ان کی بستیان لمبی تھین۔ ایک کا نام سدوم ایک کا گمارا۔ ایک کا نام عمورہ۔ اسی واسطے اس قوم کے بدکارون کو سدومی کہتے ہین منکرون۔ ناپسند کئے گئے۔

فیہ یمترون۔ وہ عذاب جسمین یہ شک کرتے تھے۔

لا یلتفت منکم احد۔ چونکہ عذاب مین گرفتار ہونے والی نے پیچھے مڑکر دیکھنا تھا اس لئے دوسرون کو ایسا حکم ہوا۔ بعض حکم خاص مصلحت پر مبنی ہوتے ہین۔

حیث تؤمرون۔ پاس ایک پہاڑ تھا اس پر چلے جانے کا حکم تھا۔

دابر۔ (۱) اول (۲) آخر (۳) جو پیچھے رہ جاتے ہون۔

یستبشرون۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت لوطؑ پر کسی قسم کا الزام آنے کے منتظر تھے۔

فلا تفضحون۔ مہمانون کی بے عزتی کر کے مجھے ذلیل مت کرو۔

عن العالمین۔ اجنبی لوگون کی مدد سے منع نہین کیا۔

ان کنتم فاعلین۔ اگر تم اس مقدمہ کی تحقیق کرنا چاہتے ہو تو میری بیٹیون کو بطور نمائندہ لو۔

یعمہون۔ (۱) اندھے (۲) (۳) ناعاقبت اندیشی کرتے۔

للمتوسمین۔ وہ لوگ جو بڑی فراست والے ہون اور عبرت پکڑنے والے۔

انہا۔ وہ بستیان عذاب کا نشان۔

مقیم۔ موجود۔ واضح۔ وہان کی جھیل کا نام۔ ڈیڈسی۔ جھیل مردار۔ جسمین کوئی جاندار زندہ نہین رہتا۔

الایکۃ۔ بن۔ جنگل۔ جس مین بہت سے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہون۔

لبامام۔ امام اس شاہراہ اور اس شخص کو کہتے ہین جس کی طرف لوگون کا قصد ہو۔ چونکہ شاہراہ کی طرف اکثر لوگ منزل تک پہونچنے۔

مورخہ ۱۲ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ الحجر۔ رکوع ۶)

الحجر۔ ثمود کی قوم جہان رہتی تھی اس کو حجر کہتے ہین۔

حجر مین بحث ہوئی ہے کہ حجر کیا چیز تھی۔ بعض لوگ کہتے ہین اس قوم کے دار السلطنت کا نام ہے بعض ایسا میدان کا نام بتاتے ہین۔ جدیدہ۔ حضرموت۔ حجاز۔ شام کے علاقون کو حجر کہتے ہین۔ وہان کی قوم ثمود بنی صالح نبی آئے تھے۔ بہت سے سید۔

آیاتنا۔ اپنے کلام۔

دکانوا ینحتون من الجبال۔ اس زمانے میں بھی اس کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یعنی پہاڑ پر کوٹھیاں بنانا۔ ایک سہل زمین ہوتی ہے ایک جبلی زمین۔ دونوں مقامات پر اس زمانے کے لوگ بھی کوٹھیاں وغیرہ بناتے ہیں اور اس پر اتراتے ہیں۔

الصیحۃ۔ اس کے معنے عذاب کے ہیں۔ آواز کے معنے بھی درست ہیں۔ جب پہاڑوں میں بڑے بڑے زلزلے آتے ہیں تو زلزلوں سے پہلے گونج اور گرج پیدا ہوتی ہے۔

صاح الزمان لآل برمک صیحۃ۔ خروا لصیحۃ علے الاذقان۔

برمک ایک قوم تھی۔ جس نے حضرت ہارون الرشید علیہ رحمۃ اللہ کے زمانے میں بڑی ترقی کی۔ انھوں نے تمام طاقتور جاگیروں اور علاقوں بلکہ شعراء و علماء کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ ہارون الرشید نے ان کی نیت پر اطلاع پا کر انہیں ایک ہی وقت میں ہلاک کر دیا۔ شاعروں کو چونکہ بہت انعام دیتے تھے اس لئے انہوں نے ان کی سخاوتوں کی بڑی تعریف کی ہے۔

وما خلقنا السموات۔ یہ آیت اس اعتراض کے جواب میں ہے۔ جو اخذتہم الصیحۃ سے کسی نادان کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آنا تو ایک نیچرل رول ہے۔ پھر زلزلہ آنے پر صلحاء کی ہلاکت بھی ہو جاتی ہے۔ فرماتا ہے۔ آسمان و زمین کو ہم نے حق و حکمت سے پیدا کیا۔ ہم نے پہلے ہی سے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ عذاب اسی وقت آئیگا۔ جب صلحاء بالعموم نہ رہے اور زلزلہ اگر کسی ظاہری سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کا باطنی سبب بھی ہے۔ اور ہم اسے خوب جانتے ہیں۔

فاصفح الصفح الجمیل۔ عذاب کے لانے کے لئے صبر بھی بہت مفید ہے۔ یہاں سے ایک اخبار شبھ چنتک نکلتا تھا۔ وہ اس سلسلہ پر سخت مفتریانہ اور معترضانہ حملے کرتا۔ میرے دل میں بعض اوقات اس کے جواب کا جوش اُٹھتا۔ اس لئے میں نے ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ تو فرمایا کہ تمہارے جواب سے کیا بنے گا۔ صبر کرو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پھر ایک موقعہ آیا۔ تو آپ نے توجہ فرمائی اور ایسی توجہ فرمائی۔ کہ جناب الٰہی سے درست تو قائم ان کا صفایا ہی ہو گیا۔

سبعاً۔ اس کے معنے سات آیتیں۔ یعنی الحمد شریف۔ یہ ان آیتوں میں سے ہیں۔ جو کئی بار نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ دن رات میں بالعموم چالیس رکعتوں میں یہ سورۃ دُہرائی جاتی ہے۔ کئی تابعین نے کہا ہے۔ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ توبہ ان سات سورتوں کا نام سبع مثانی ہے۔ بعض نے توبہ کی بجائے یونس کو رکھا ہے۔ کیونکہ ان کا بیان آپس میں ملتا جلتا اور دُہرا دہرا ہے۔

لاتمدن عینیك۔ قرآن شریف ایسی نعمت کے مقابلہ میں اس فانی دولت کی کچھ پروا نہ کرو اور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔

ازواجاً۔ رنگ برنگ۔

المقتسمین۔ مقتسم کے کئی معنے کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ یومنون ببعض ویکفرون ببعض۔ دوم یہ تقاسموا باللہ۔ جیسے حضرت ثمود کی قوم نے قسم کھائی تھی۔ کہ رات حضرت صالح کو مار ڈالیں گے۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ۹ آدمیوں نے بھی مشورہ کیا۔ (۳) تقاسموا علے سبل مکۃ۔ کفار نے اسلام کے خلاف اُبھارنے کے لئے مختلف شاہراہوں پر آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ اس کا نمونہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کے بہکانے کے لئے رستوں میں اپنے ایجنٹ چھوڑ دیتے ہیں (۴) عجیب عجیب سنئے کرکے کئی فرقے بنا دئے۔ چھ شخصوں کے نام مجھے یاد آگئے۔ (۱) اسود بن زرارہ (۲) اسود بن زہرہ (۳) ولید مخزومی (۴) عاص سہمی (۵) اسود بن مطلب (۶) حارث خزاعی۔ یہ سب کے سب مختلف عبرت و وحشتناک امراض سے ہلاک ہوئے۔

فسبح بحمد ربك۔ بعض لوگوں نے سجدوں میں عجیب عجیب طرح کی دعائیں قرآن شریف کی مختلف آیات سے کر پڑھنی شروع کر دی ہیں حالانکہ سجدوں میں قرآنی دعاؤں کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ وہ دیکھیں۔ کہ یہاں جو صاف حکم ہے اس کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح فرمائی۔ رکوع و سجود میں پڑھا جاتا ہے۔ سبحانك اللھم ربنا وبحمدك اللھم اغفرلی حضرت مجدد الف ثانی نے اس کے متعلق کہ رات کو سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر پڑھ کر سونے ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ کہ جیسا کسی کو تحفہ دیا جاتا ہے ویسا ہی انعام ملتا ہے۔ جناب الٰہی میں جو تسبیح و تحمید کا ہدیہ پیش کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص کو جس نے ہدیہ پیش کیا۔ گناہوں سے پاک کر دے گا۔ د۔ پند رہ خصائل تحمود بن پیا۔

یاتیك الیقین۔ یقین سے مراد موت ہے۔

یہاں سورۃ الحجر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ النحل

مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱)

چند سورتیں۔ آلر۔ آلمر سے شروع ہوتی ہیں یہ لفظ بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ تم لوگوں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا وہ میں خوب دیکھ رہا ہوں۔

اب اس سورۃ میں اس کے نتیجہ کا ذکر کرتا ہے۔

امر اللہ۔ امر کے معنے یہاں حکم کے ہیں۔ لاتستعجلوہ سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں وعید کا مذکور ہے

ینزل الملائکۃ۔ شرک کے دفعیہ کے لئے اس نے فرشتوں کو اپنا کلام دے کر نازل کی علے من یشاء۔ مراد ہمارے نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

بالحق۔ ازل میں مقدر تھا کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں گے اور لوگ ان کے مقابل میں شرارتیں کریں گے۔ جو سزا پائیں گے۔ چنانچہ اس کے مطابق انتظام ہو رہا ہے۔

ہوں گے۔ شیعہ قوم ہی غور کرے۔ جو مہاجرین کی مصائب شناسی اپنا فرض سمجھتی ہے یاد رکھو۔ کہ جو شخص کچھ اللہ کے لئے چھوڑتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی اُس کا بدلہ پاتا ہے۔

ولاجر الاخرۃ۔ دنیا کے سکھ سے اجر آخرۃ پر دلیل قائم کی۔ جب ایک بات حاصل ہوگئی۔ تو بدلیل اربعہ متناسبہ دوسری ضرور حاصل ہوگی۔

الذین صبروا۔ نیکیوں پر قائم رہنا اور بدیوں سے رکنا۔ صبر ہے۔

الا رجالا۔ الا بمعنے غیر ہے۔

اھل الذکر۔ قرآن شریف میں دوسرے مقام پر ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ اور فرمایا۔ ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم۔ جس سے معلوم ہوا کہ ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ انزلنا الیک الذکر میں بھی اس کی تشریح فرمائی۔ (اہل الذکر سے اہل اسلام مراد ہیں)

الذین مکروا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کر دیں۔ قتل کر دیں۔ یا جلاوطن کر دیں۔ کفار مشرکین یہ تدبیریں کر رہے تھے۔

ان یخسف اللہ بھم الارض۔ اس ملک میں ہم تمہیں ذلیل کر دیں۔ ایک شعر یاد آ گیا۔ حماسہ میں ابو ثمامہ کا شعر ہے۔

وان ابیتم فانا معشر الف۔ لا نطعم الخسف ان السم مشروب

علے تخوف۔ تخوف کے معنے عربی زبان میں گھٹنے کے ہیں۔ یعنی ہم تمہیں ایسے گرفتار کریں کہ تم گھٹتے جاؤ۔

مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل رکوع ۱۳)

قال اللہ۔ اور فرما رہا ہے اللہ نے۔

الھین اثنین۔ دو معبود بھی نہ بناؤ۔ چہ جائیکہ دو سے زیادہ۔

فایای فارھبون۔ اس کے ترجمہ کی اُردو زبان متحمل نہیں ہوسکتی۔ ت۔ ایای۔ ت

تین چیزیں ہیں۔ [illegible]

الدین۔ دین کے معنے۔ مذہب و ملت و فرمانبرداری۔ جزا و سزا۔

واصبا۔ دائما۔ ہمیشہ۔ ایک شعر یاد آگیا۔ بڑے آدمی کا جو زبان عربی کا امام ہے۔

لا تبتغی الحمد القلیل بقاءہ۔ یوما۔ بذم الدھر اجمع واصبا۔

میں بھی مدح کسی کی نہیں چاہتا۔ جس کا بقا تھوڑی مدت ہو اور جو لعنت۔ بُرائی کی ہمیشہ تک چلی جاوے۔

تجئرون۔ تم یاد کرتے ہو۔ آواز میں اٹھتے ہو۔ گڑگڑاتے ہو۔ زاری کا لفظ ہمارے ملک میں اس کے لئے رائج ہے۔

لیکفروا۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ کفر نعمت کریں۔

مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل۔ رکوع ۱۴)

لو یؤاخذ اللہ الناس بظلمھم۔ کس قدر بدکاریاں ہوتی ہیں۔ کس قدر بدمعاملگیاں ہوتی ہیں۔ کس قدر شرک ہوتا ہے۔ اگر ان سب کی سزا میں اللہ پکڑے۔ تو سب ہی ہلاک ہو جاویں۔ جب آدمی ہلاک ہو گئے۔ تو حیوان وغیرہ خود بخود ہی مر گئے۔ کیونکہ یہ تو انسان کی خاطر ہیں۔

لا یستاخرون ساعۃ۔ آئے ہوئے وقت کو پیچھے نہیں کر سکتے۔

ایک بزرگ کی بات سناتا ہوں۔ ان سے کسی نے کہا۔ میں نے دودھ میں پانی ملا کر بیچا ہے۔ مجھے تو بڑا ہی نفع ہوا ہے۔ کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اس بزرگ نے کہا کہ جتنا پانی تم اب تک ملا چکے ہو۔ اتنا ایک گڑھا کھود کر اس میں پانی ڈالو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ تو اس کے گلے تک آیا۔ بزرگ نے فرمایا۔ دیکھو ابھی تمہارے ڈوبنے کا وقت نہیں آیا۔ غرض بدکار کی بدکاری کی سزا کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔

ولا یستقدمون۔ اور نہ پہلے کر سکتے ہیں۔

لا جرم۔ لابد۔ ضرور۔ جرم کے معنے کسب کے بھی کئے ہیں پس لاجرم تاکید ہوگا۔

مفرطون۔ ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ افراط سے ہے۔ عربی زبان میں فرط اُسے کہتے ہیں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انا فرطکم علی الحوض۔ بچہ فوت ہوتا ہے۔ اس کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اللھم اجعلہ لنا فرطا۔

ایک فارط ہوتا ہے۔ جو آپ بڑھتا ہے۔ اور جو آگے بھیجا ہوتا ہے۔ اسے فرط کہتے ہیں۔

فارط اور فراط کے لئے ایک شعر یاد آگیا۔ فاستعجلونا وکانوا من صحابتنا کما تعجل

مفرطون کے معنے ہوئے (آگے بھیجے گئے)

اللہ نے انسان میں دونوں قسم کی طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ اگر غضب ہے۔ تو ساتھ رحم بھی ہے اگر عفت ہے تو شہوت بھی۔ انسان کو اللہ نے حکومت بخشی ہے۔ کہ وہ غضب و رحم میں۔ عفت و شہوت۔ حرص و قناعت میں عدل قائم رکھ سکے۔ ہر ایک کو اپنی حد سے نہ بڑھنے دے۔ لیکن کسی کی تحریک سے متاثر ہو کر وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ جب ایسی باتیں کثرت سے بڑھ جاتی ہیں۔ تو ان سے روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز فرماتا ہے۔ پھر ان کے بعد خلفاء ہوتے ہیں۔ ان کے نواب ہوتے ہیں۔

فھو ولیھم۔ ایمانداروں کا تو اللہ والی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمت الی النور۔ مگر وہ جو کفر کرتے ہیں ان کا ولی شیطان ہوتا ہے۔

انزل من السماء ماءً۔ زمین میں بہت سے بیج ہوتے ہیں۔ جن میں تفریق نہیں ہوسکتی۔ مگر بارش جب برستی ہے۔ تو ہر بیج پھوٹ کر نکل آتا ہے۔ پھر ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ گلاب ہے۔ اور یہ سیتاناسی۔ اسی طرح وحی الٰہی آکر حق و باطل سے ممتاز کر دیتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

تلاشِ عزیز

سید فضل شاہ ولد سید باقر علی شاہ ساکن بھنبھلہ ڈاکخانہ بھاگ نگر ضلع گجرات عمر ۱۳ سال۔ درمیانہ قد۔ قرآن شریف خواندہ۔ خوش رو۔ سرخ و سفید رنگ۔ تیز زبان اس حلیہ کا لڑکا کسی بھائی کو ملے۔ تو دفتر بدر میں اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الخطبہ

ایک قرآن شریف خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو خط و کتابت معرفت دفتر بدر معہ ٹکٹ چاہئے۔

(۲) ایک اور ۱۵ سالہ لڑکی قریشی النسب تا مڈل تعلیم یافتہ کے لئے جو دستکاری میں بھی کمال رکھتی ہے رشتہ کی ضرورت ہے جو احمدی برسر روزگار ہو۔ (جب تک چار آنے کے ٹکٹ نہ آویں گے کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی)

جنازہ غائب

احباب بابو عبد الرحمان صاحب کلکتہ کی والدہ اور برادر روشن دین صاحب کے بھتیجے کا جنازہ غائب پڑھیں

التجاء دعا

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء جو امتحان انٹرنس میں اپیر ہونے والے ہیں۔ تمام احباب سے دعائے کامیابی کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ ضرور بالالتزام دعا کی جاوے۔

مدینۃ المسیح

تعمیر بورڈنگ ہوس بھی عنقریب شروع ہونیوالی ہے۔ بورڈنگ ہوس سے پہلے اس مسجد کی بنیاد رکھی جاوے گی جس کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ چندہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے فراہم کر کے دیا ہے۔ اور اڑھائی ہزار ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی ہمشیرہ مرحومہ کی وصیت کا ہے اس مسجد کے علاوہ جامع مسجد موجودہ کی توسیع کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے اور امید ہے۔ کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ایک بڑا کمرہ پرانی مسجد کے برابر چوڑائی میں اور لمبائی میں قریباً ۴۴ فٹ اور اس نئے کمرے اور پرانے کمرے کے سامنے ایک برآمدہ جو ۷۰ فٹ سے زیادہ لمبا ہوگا تیار ہو جاویگا۔ اس توسیع پر غالباً تین ہزار کے قریب خرچ ہوگا۔ مگر یہ کام نہائت ضروری تھا اور اس سے امید ہے سالانہ جلسہ کے اجتماع کے لئے عمدہ جگہ نکل آئے گی اس کے لئے بالفعل علیحدہ چندہ کی تحریک کرنی مناسب نہیں سمجھی گئی۔ مگر سالانہ جلسہ کے اخراجات کے چندہ میں حباب اس بات کو مدنظر رکھیں کہ دو ہزار روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے سب انجمنیں اور احباب کوشش کریں جلسہ میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں اور اس رقم کا بہت جلد پورا ہونا ضروری ہے مساجد کی تعمیر اور توسیع بجائے خود ایک اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے اور اس پر مزید یہ کہ سلسلہ کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں اسی اثنا میں میں احباب کو اس طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ لنگر خانہ کی مد بسبب کمی مد روز بروز زیادہ مقروض ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت ان تنگیوں کے وقت میں سال میں ایک یا دو دفعہ خاص چندہ لنگر خانہ کا ہو جایا کرتا تھا اب بھی اگر احباب توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں مالوں میں برکت دینے والا وہی خدا ہے جسکی راہ میں یہ خرچ ہو رہے ہیں۔ (ریویو)

ندوۃ العلماء کی عمارت اور خلوصِ مذہبی کا ایک عجیب منظر

یکم محرم ۱۳۳۲ھ روز جمعہ کو تمام طلبائے دار العلوم اس مقام پر جہاں دار العلوم کی جدید عمارت تعمیر ہو رہی ہے اس قدیم مذہبی خدمت کو انجام دینے کے لئے جمع ہوئے جو ان کا آبائی شعار ہے۔ کمرہ خاص فن تفسیر کے لئے تعمیر ہو رہا ہے۔ طلبائے دار العلوم ندوہ نے اس کے پاس جا کر تمام مزدوروں کو ہٹا دیا اور خود اپنے ہاتھ سے چونا۔ گارا۔ اینٹیں لا کر ڈھیر کرنی شروع کیں معمار کام بناتے جاتے تھے اور لڑکے ان کو مصالح دیتے تھے۔

(بدر)۔ ان الفاظ کو میں پڑھ کر میں بہت خوش ہوا۔ مگر مجھے اس سے آگے یہ الفاظ پڑھ کر کہ "جب یہ رسم ادا ہو چکی" بہت ہی افسوس ہوا۔ گویا جو کچھ کیا گیا وہ محض ایک مضحکہ خیز نقل تھی جیسا کہ عام طور پر تماشوں میں دکھائی جاتی ہیں اور اس میں کوئی خوبی نہیں اور نہ اسے ایسے پرزور الفاظ میں بیان کرنے کی ضرورت تھی ابو الانبیاء یا رادر سید الانبیاء نے خود اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اٹھایا ہے۔ طلباء ندوہ کے ان سے بڑھ کر نہیں تاہم ہم خوش ہوتے اگر تفسیر کا کمرہ یہ طلبۃ العلوم اپنے ہاتھوں سے تیار کرواتے۔ تمام نہیں تو ان میں سے چند باہمت ہی ہر روز باری باری شامل ہوتے۔ چند منٹوں کے لئے ایک فعل بطور رسم و نقل ادا کرنا سلف صالحین کے کارناموں پر پہلے درجے کا استہزاء و تمسخر ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے۔ یہاں قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ایک کمرہ یہاں کے استادوں اور طلبہ العلوم نے ایک رات میں بنایا تھا۔ یہ ہے صحابہ کرام کا نمونہ اور سلف صالحین کی روح کا کام۔ یہ سطور دردِ دل سے لکھی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں۔

واذا النفوس زوجت

پیرس کا نامور اخبار "ووبلرٹی" کا فقرہ ہے کہ جنوری میں پیرس کے مشہور معروف بلند ترین مینار ایفل ٹاور کی چوٹی سے نیویارک کے سب سے اونچے مینار کی چوٹی تک بذریعہ ٹیلفون زبانی بات چیت کی جاوے گی۔ اس مہتم بالشان مقصد کی تکمیل کے لئے جن آلات سے کام لینا ضروری ہے۔ وہ پیرس و نیویارک کے میناروں پر لگائے جا چکے ہیں اور کوشش کرنے والے جن میں فرانس و امریکہ کے بعض مشتاق سائنسٹ و ماہرین برق شامل ہیں۔ اپنے اس ابتدائی تجربہ کی کامیابی کا پختہ یقین رکھتے ہیں۔ فرانس و امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس کا چار ہزار میل کا عرض حائل ہے مگر یہ لوگ سمندر کو مزاحم ہونے کی بجائے آواز کے صحیح و سالم پہنچا دینے میں معاون سمجھتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ اول آزمائش کامیاب ہونے کے بعد وہ پیرس و نیویارک کے مابین ٹیلیفون کی مستقل سروس قائم کر سکیں گے۔

اردو اور فارسی زبانوں کی اعلیٰ قابلیت کے سرکاری امتحانات دو آنا، اپریل ۱۹۱۴ء میں لئے جاویں گے۔

طغیانی حیدر آباد کی تباہ شدہ آبادی کے لئے حضور نظام نے عمدہ مکانات قطار وار تعمیر کرائے۔

خان بہادر شمس العالم کی سازش قتل کے متعلق للت کمار چٹرجی پلیڈر کر شنگر مع اپنے کلارک کے پکڑا گیا ہے۔

عرصہ تین ماہ میں ساحل خلیج فارس پر ناجائز اسلحہ کی ۶½ ہزار رائفلیں ۸½ لاکھ کارتوس ضبط کئے گئے۔

بھائی پرمانند ایم۔ اے کی مزید تلاشی کے کاغذات میں ایک اور چٹھی لالہ لاجپت رائے کی پیش کی گئی اور ایک کاغذ خود پرمانند کا لکھا ہوا جس میں اس بات کی تفصیل دی گئی ہے کہ انگریزوں کے بعد ہندوستان کا انتظام حکومت کس اصل پر خاطر خواہ ہوگا۔ (فال نفرت)

ڈاک و تار کی خبر ہے کہ ڈیوک آف کناٹ آئندہ گورنر جنرل کینیڈا ہوں گے اہل کینیڈا خوش ہیں

برٹش پارلیمنٹ کے الیکشن میں منجملہ ۶۷۰ کے ۲۲۶ ممبر منتخب کئے گئے صرف ۴۴۴ باقی ہیں۔ کنسرویٹو پارٹی کے ۱۵۸ ممبر چنے گئے۔ جن کے ۲۵۳ لیبرل پارٹی کے ۴۰۔ آئرش کے ۱۵ میں لبرل پارٹی کے ممبروں میں صرف پانچ کی کمی ہے اور لیبر پارٹی ملا کر ۵ سو کی بیشی خاطر خواہ سمجھی گئی۔

مسٹر اسکوئتھ بدستور وزیر اعظم رہنگے وہ خاص مشورہ کے لئے موقعہ لندن میں واپس لائے گئے لارڈ مارلے صاحب بھی بدستور وزیر ہند رہیں گے کنسرویٹو اخبار ابتدائی خوشیوں پر شرمندہ ہیں۔ آسٹریلیا کے شمالی کان کنوں کی انجمن کے پریذیڈنٹ کو جرم سازش ایک سال قید بامشقت ہوئی ہے۔

کشتہ جریان (مقوی باہ) ۴۸/۱۲

جریان۔ نزلہ۔ زکام۔ درد کمر۔ کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے اور اکثیر ثابت ہوا ہے خداوند تعالی کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ جریان کی شناخت۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس کے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ غمگینی۔ خوف وغیرہ۔ نزلہ۔ کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا۔ زکام ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مرگی۔ سل نمونیا۔ ذات الجنب۔ فالج۔ جوڑوں کا درد۔ آنکھ۔ کان۔ دانت کی بیماریاں۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے بلحاظ محنت اور خرچ وغیرہ کے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے قیمت فی تولہ عہ/ محصولڈاک بذمہ خریدار

نیز میرے پاس ممیرا چینی قسم اول اور قسم دوم بھی موجود ہے۔ اول کی قیمت فی تولہ عللہ اور دوسرے کی قیمت صعہ ہے۔

المشتہر عبد الرحمان کا غانی احمدی شفا خانہ حکیم مولوی نور الدین صاحب قادیان

اعلان ۴۴/۱

لنگی تیار دی کلاہ وپٹی وکشمیری لوئی و عینک و بیل و کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ فائدہ رہیگا

المشتہر۔ شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راول پنڈی۔ وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۴۸/۱۲

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے اور آپ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دے کر تیار کئے ہیں۔ اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔ چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عا/ درجہ دوم عہ ہے۔ سوم عہ/۔ قیمت ممیرا قسم اول عللہ۔ قسم دوم عہ ہے

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ ۴۸/۱۷

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب وہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلے درجہ کی الماریوں صندوق اور صندوقچیوں کے بنانے کے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت نیک وجوہ سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی [illegible] انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں۔ جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر کے اس میں فائدہ اٹھا دیں۔ انشاء اللہ تعالی

المشتہر۔ حکیم محمد دین۔ دروازہ ویہ سنگھ (گوجرانوالہ)

پانچ روپے (صہ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت [illegible] ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنیئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ کرنے کے [illegible] آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر [illegible] میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ [illegible] گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر [illegible] خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی طاقت سے چالاک و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ [illegible] زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی [illegible] ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے [illegible] معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز [illegible] استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا حکم رکھتی ہے یہ صرف دوا ہی نہیں بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو قریب یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و بیداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت نواحات اور طفولیت کی ناز یا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے [illegible] ہوتا ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بیدلی اور زردی چہرہ کے لئے اگرچہ تمام مقوی دواؤں پر ترجیح [illegible] حلق سے اترتے ہی اس کا اثر ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب [illegible] بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔ روح حیات کے علاوہ ملک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی [illegible] اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے [illegible] طاقت بحال کر دیتا ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر۔ پروپرائیٹر شفا خانہ عام۔ لاہور سے طلب کریں۔

تو اس پیش ضمیمہ کو حق آگیا۔ کیونکہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی ۔ قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہاں احمدیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جہان کو توبہ کرادی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) ان کا لایبدل ولایحول ہونا (۲) عالم الغیب (۳) مُردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) فیہا تحیون ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزین ہونا (۵) خاتم النبیین سید المرسلین صلعم سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہان کو مسلمان بنا دے گا (۶) بعض آیات قرآنی کا ناسخ ہونا مثل لا اکراہ فی الدین وحتی یعطوا الجزیۃ ۔ وغیر ذلک اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خدا نے اس کے تابع ہو جاویں گے ۔ غرض ایسی باتوں کو جو صریح آیات قرآنی و احادیث سید الانس والجان کے خلاف ہیں۔ ایک باعزت کامل الایمان مؤمن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے۔ پس جو مومن جماعت یہاں تک موحد ہو کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اور جس جماعت کا ایمان ۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ✽ گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہو اور جو خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتی ہو اگر اس سے کہا جاوے کہ ہماری کا سلسلہ جاری نہ ہو ۔ تو پھر کس سے ہو

میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کو مہتمم کہتے ہیں اور ان کے پچھلے فتوے سے اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں ۔ چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جاوے اور بڑی عزت و احترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیونکہ انسان آخر انسان ہے ۔ ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے ۔ اور بعد ازاں اس سے رجوع کرے ۔ حافظ صاحب مکرم کو بھی اس پر جھنجھلانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ۔ مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے مولوی غلام رسول صاحب احمدی آپکے پُرانے رفیق و دوست اب بھی اسی مدینۃ المہدی میں موجود ہیں ۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خود ان کا نمونہ اس بات کی کافی ضمانت ہے ۔ کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون

دوسری قادیانی جماعت کو چاہیئے کہ وہ بھی حافظ عبد المنان صاحب کو اپنی دعوتوں میں مدعو کیا کریں۔

ممبری شراب

بمبئی کے اخبار ایگزیمنر مورخہ ۱۲ فروری سنہ رواں میں ایک اشتہار ہماری نگاہ سے گزرا ہے ۔ جس میں ممبری شراب کے نرخ وغیرہ دئے گئے ہیں لکھا ہے کہ بارہ بوتلیں دس روپے میں مل سکتی ہیں ۔ ممبری شراب سے مراد وہ شراب ہے ۔ جو پادری صاحب یسوعی عبادت گاہ المعروف گرجا کے اندر ممبر پر چڑھ کر نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں اور جس کے بغیر عبادت کا ایک خاص رکن یعنی عشائے ربانی پورا نہیں ہو سکتا اسی اشتہار میں پیر پادری صاحب کی تصدیق بھی ہے ۔ کہ یہ شراب خالص ہے اور عبادتگاہ میں استعمال کے لائق ہے ۔ کیا یہ قوم بھی دعوی کرسکتی ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو سنوارنے کے واسطے باہر نکلی ہے ۔ جس میں ام الخبائث کا استعمال مذہبی رسوم میں ضروری ہے حقیقی مُصلح ہونے کا دعوے اُسی کو سجتا ہے ۔ جس نے خمر کے حرام ہونے کا حکم سُنا کر چند منٹوں میں سب شراب بہا دی ۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

امیر المؤمنین ۔ حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ رات کے وقت لوگوں کے حالات معائنہ کرتے پھرتے تھے راستے میں ایک شکستہ جھونپڑے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی جس کے بچہ پیدا ہونیوالا تھا اور اس غریب کا خوش نصیب شوہر حسرت کے ساتھ کہہ رہا تھا ۔ ہائے کیا کریں ۔ آج تو گھر میں کھانے کو ایک لقمہ بھی نہیں ۔ حضرت فاروق الٹے پاؤں گھر واپس آئے اور بیوی سے سب ماجرا ذکر کرکے اس ازبرے وقت میں ان کو مدد دینے کی ترغیب دی ۔ بیوی نے بڑی خوشی سے اس نزمائش کو منظور کیا ۔ اور اس جھونپڑے کی طرف روانہ ہوگئیں آگے بیوی جا رہی تھیں اور پیچھے پیچھے خود فرمانروائے عرب ہاتھ میں کچھ نقدی لئے اور آٹے کی ایک بوری پیٹھ پر اٹھائے جا رہے تھے ۔ پھر ان لوگوں کے گھر میں پہنچ کر آپنے آٹا وغیرہ تو مالک مکان کے پاس رکھا اور خود چولہے کی طرف ہو کر ہنڈیا چڑھا دی ۔ اور لکڑیاں لگا کر آگ جلانی شروع کی ۔ آہ کیسا ایثار کیسی خدا ترسی اور کیسی للہیت ان لوگوں میں تھی ۔ کہ اس ننگ وعار اور حقیر دھواں دار جھونپڑے میں چولہے کے آگے بیٹھے ۔ جب آپ پھونکیں مارتے تھے تو آپ کی داڑھی زمین سے چھو جاتی تھی ۔ اتنے میں اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت عمرؓ کی بیوی نے پکارا ۔ اے امیر المومنین اپنے دوست کو بشارت دو کہ لڑکا پیدا ہوا ہے ۔ مالک خانہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا اور کہنے لگا ۔ آپ امیر المومنین ہیں ؟ سبحان اللہ ۔ جسے پہلے میں نے آپ کو ہمیشہ منصف اور عادل پایا ۔ مگر آج آپ کو درجہ کا رحمدل اور محسن دیکھا ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے ۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ۔ یعنی تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جاوے گا ۔“ (م ۔ پ)

خطبۂ جمعہ

(۱۸ ۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء)

حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا ۔

انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے ۔ مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے اس لئے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ یعنی کہدے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعوے ہے تو اس کا پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو ۔ پھر تم محب کیا اللہ کے محبوب بن جاؤگے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے لئے آپکے کچھ حالات جو قبل از دعویٰ نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان کئے ہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کی پیروی کریں کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون ہے جو عزت نہیں چاہتا ۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں (۱) ایسی بدنما شکل ہو کہ لوگ حقارت سے دیکھیں (۲) محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے (۳) اولاد پر کوئی صدمہ گزرے (۴) ننگ و ناموس پر حملہ کیا جاوے ۔ غرض ایسی تمام ذلتوں سے بچنے کا یہی گر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے واضح ہوتا ہے آپ کی بی بی خدیجہؓ نے فرمایا ہے ۔ انک لتصل الرحم پہلی بات تو تم میں یہ ۔۔۔۔ کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بیوی کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے ۔ ماں کے سبب بہن بھائیوں سے محبت ہوتی ہے ۔ دادی کے سبب چچوں کے ساتھ ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے ۔ (۲) وتحمل الکل ۔ کسی بیچارے کے دکھ کو برداشت کرلیتا ہے کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتا اور اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے (۳) وتقری الضیف اور تو دارد کی مہمان نوازی کرتا ہے (۴) وتعین علی نوائب الحق اور جو ضرورتیں وقتاً فوقتاً قوم و دین کے لئے پیش آئیں تو ان ضرورتوں کے لئے جان و مال سے مدد کرتا ہے ۔

(۵) وتصدق الحدیث ۔ جو بات منہ سے نکالتا ہے سچ ہوتی ہے افسوس کہ آجکل لوگ معاہدات کا خلاف کرتے ہیں اور جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں (۶) وتکسب المعدوم جو نیک خصلتیں اور سچائیاں معدوم ہو گئی ہیں ان کو تو از سر نو رواج دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ ایسی صحبتوں کو حاصل کرے جس میں بیٹھ کر اس کی اصلاح ہو ۔ تم بھی ۔۔ یہ نیکیاں حاصل کرو ۔ دیکھو کہ ہر ایک نیکی و بدی بمنزلہ بیج کے ہے اور ابتدا میں نیک یا بد کام بہت خفیف ہوتا ہے مگر بڑھتے بڑھتے بڑا عظیم الشان ہو جاتا ہے ۔ بدنظری ایک خفیف بات معلوم ہوتی ہے مگر یہی بڑھتے بڑھتے زنا تک پہنچتی ہے پس اپنے اعمال کا محاسبہ کرو ۔ کہ بدی کو ابتدا میں روکو اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کے حاصل کرنے میں بھی دیر نہ لگاؤ ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دیوے ۔ آمین ۔

ہمارے اخبارات

مکرم و معظم جناب بھائی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضل
خدا ہمارے سلسلہ کے اپنے اخبار اس وقت چار جاری ہیں جنکو
میں عموماً پڑھتا ہوں ہزار ہا روپیہ قوم کا ان پر خرچ ہوتا ہے۔ احمدیہ
قوم بفضل خدا سب سے زیادہ خوشی اور شوق سے جب کبھی کوئی اخبار
نکلتی ہے تو اس میں حصہ لیتی ہے اور اخباروں میں اور احمدیہ قوم کی اخباروں
میں یہ فرق ہے۔ کہ ان کے جتنے خریدار ہوتے ہیں۔ قریباً سب پیشگی
قیمت ادا کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ جس وقت نکلیں فوراً
ہی چل جاتی ہیں۔ یعنی جب کبھی کوئی احمدی سلسلہ کا ممبر اخبار نکالنا
چاہتا ہے اس کے خریدار پہلے سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں۔
کوئی تلاش نہیں کرنی پڑتی۔ ایک فہرست ان اسمائے کی جن کے نام
پہلے اخبار یا رسالے جاری ہیں۔ لے لی اور وی پی کرنے شروع کر
دیئے۔ بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو کہ وی پی لینے سے انکار کرتے
ہوں اس لئے اخبار فوراً چلنے لگ جاتا ہے اور پروپرائیٹر یا اڈیٹر
کو کوئی خاص تکلیف جو اور اخبار والوں کو اٹھانی پڑتی ہیں نہیں
اٹھانی پڑتی۔ پھر اگر کسی وقت اخبار کے پہونچنے میں باقاعدگی نہ
رہے تو بھی ممبر سلسلہ احمدیہ نیک ظنی سے کام لیتے ہیں اور اڈیٹر
یا پروپرائیٹر کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے اور عموماً خریدار اپنا حق ادا
کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ کس لئے ایسا کرتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ
خدانخواستہ بے وقوف ہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ تو بموجب قرآن کریم
کا کوئی بھی اور کوئی عقلمند ہو ہی نہیں سکتا۔ جنھوں نے کہ امام وقت
کو آغاز ہی میں پہچان لیا۔ اور وہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ
اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں بیچ چکے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ
جس طرح ہو سکے۔ اعلائے کلمۃ اللہ میں حصہ لیں۔ لیکن میں افسوس
سے عرض کرتا ہوں کہ بالمقابل اخبار نویس اپنا پورا حق ادا نہیں کرتے
ہفتہ میں تو تقریباً پچاس ڈبل صفحہ ہمارے اخباروں کے چھپتے ہیں۔
جن پر کہ سلسلہ کے اصحاب کا روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر بہت ہی تھوڑا
ان میں اس صداقت کے اظہار کا حصہ ہوتا ہے۔ جو کہ احمدیہ سلسلہ کو
ممبروں کا اپنے امام اور خلیفۃ المسیح کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ ہونا
چاہیئے۔ اخبار بدر اگرچہ (معاف فرماویں) پورا نہیں۔ لیکن بہت حد
تک اس فرض کی ادائگی کی کوشش کرتا ہے باقی اخبارات میں مضمون
تو بہت ہوتے ہیں مگر احمدیت کے رنگ میں نہیں ہوتے بلکہ ایک
طعنہ بازی کے رنگ میں۔ میرے خیال میں ہمارے اخبار نویسوں
کا فرض ہے کہ بہت متانت سے سلسلہ کے مخالفین کے سوالات کو
قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالوں سے مفصل طور پر حل کریں
اور اس میں اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں
ہی سے کام لیں۔ تو ان کو کوئی بڑی بھاری وقت نہیں کرنی پڑتی
اور ہمارے اسلام کے اصولوں کو بہت ہی مدلل رنگ میں
بیان کریں اور جو عیب اور غلطیاں ان میں زمانہ کے اثر سے
آگئی ہیں ان کو دور کر کے اور صاف کر کے پیش کریں۔ تاکہ دنیا اصل اسلام
کو دیکھ سکے۔ اگر یہ کام ہمارے اخبار کر لیں تو سب روپیہ حاصل
ہو جاتا ہے۔ اور اخباروں میں بھی بفضل خدا دن بدن ترقی ہوگی
ورنہ پھر اور اخباروں میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ اخبار بدر میں
قرآن کریم کے نوٹ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک زبان سے نکلے
ہیں۔ قرآن کریم کی محبت رکھنے والوں کے لئے بے بدل ہوتے
ہیں۔ پھر ماسوائے اس کے میں دیکھتا ہوں کہ اور مضامین انھیں
اصولوں پر جن پر کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے اخبار چلنے
چاہئیں موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً پچھلے اخبار میں فرقان کے
پرچہ کے اعتراضات درباره اکثریت ازدواج اور سود در سود کا
جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ ایک نیک کوشش ہے
اسی طرح اس میں مختلف طور پر بہت کوشش کا غذا اور وقت کو اچھی
صورت میں استعمال کر لینے کے لئے کی جاتی ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ باقی ہمارے اخبار بالکل ردی ہیں
نہیں بلکہ وہ بھی بہت کام کر رہے ہیں۔ اور سلسلہ کا فرض ہے
کہ ان سب کی مدد کریں۔ لیکن اخبار نویسوں سے میری یہ عرض
ہے کہ اگر وہ زیادہ تر ان اصول کو جو میں نے عرض کیا ہے مد نظر
رکھیں۔ تو میرے خیال میں شائد زیادہ موجودہ صورت سے مفید ہو
سکیں۔ صرف اصلاح کی نیت سے عرض کیا گیا۔ والسلام

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

ایڈیٹر۔ مخدومی ڈاکٹر صاحب کے مضمون مندرجہ بالا سے ظاہر
ہے کہ انہیں بالخصوص ایسے مضامین کس قدر پسند ہیں۔ جو سلسلہ
احمدیہ کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق
و اخلاص کی نشانی ہے۔ پر میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض
کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو صرف ایسے ہی مضامین کی ضرورت نہیں
بلکہ ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان دنوں
کے جدید طرز مخالفت اسلام و مسلمین کا پورے زور کے ساتھ
مقابلہ کریں اور معزز لوکل ہمعصر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ
پورا کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل شکرگذاری
کے ہیں۔ جو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ تک پہونچ
چکی ہو۔ وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی۔ جہاں ہمارے
معزز دوست ڈاکٹر صاحب بدر کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے
ہیں کہ اس میں زیادہ تر سلسلہ کے واسطے تائیدی مضامین ہوتے
ہیں اور درس قرآن شریف کے نوٹ ہیں۔ وہاں مجھے پچھلے سال
کا ایک ایسا واقعہ بھی یاد ہے کہ ایک معزز دوست نے بدر اور الحکم کو
صرف اس واسطے بند کر دیا تھا کہ بدر میں پولیٹیکل مضامین بالکل
نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو کم ہوتے ہیں۔ الغرض
اخبار کے اڈیٹر کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت نازک ہے کہ اُسے ہر ہفتہ
ہزاروں آدمیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ جن کے مذاق
نہ صرف مختلف بلکہ بعض دفعہ متضاد ہوتے ہیں۔

حیرت ہے آسماں پہ گئے حضرت مسیح ✻ واں کونسا مقام ہے بول و براز کا

یہود کے خیال

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔ جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ مع الجسم العنصری
آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آیت کا یہ مطلب لیتے ہیں۔ کہ
جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے یہود
و نصاریٰ ان پر ایمان لے آویں گے اور کوئی کافر نہ رہے گا۔
حالانکہ یہ مطلب سیاق و سباق کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر
آیات قرآنیہ سے تناقض لازم آتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف بصراحت
بیان فرماتا ہے کہ یہود وغیرہ قیامت تک رہیں گے۔ اس موقعہ پر
اس مطلب کی غلطی کے متعلق ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ بلکہ
یہاں پر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس آیت مندرجہ عنوان کی ہمارے
نزدیک صحیح توجیہ کیا ہے۔ جب ہم اس آیت کے ماقبل کی آیتوں پر
غور سے نظر کرتے ہیں۔ تو نہایت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔
کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت
کے پہلے سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مقتول و
مصلوب نہیں ہوئے اور صلیبی موت سے محفوظ رہے اور یہودی جو حضرت
مسیح کو مقتول و مصلوب کہتے ہیں وہ دلی یقین سے نہیں کہتے
گویا یہود کی حالتیں ہو رہی ہیں۔ سب سے اول تو ان کا دل یہ گواہی
دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کو تشفی دیتے
ہیں کہ مر ہی گئے ہوں گے۔ موت کے خیال سے قبل نہ مرنے کا
خیال آتا ہے۔ خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ
(لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخ صاحب موصوف لائلپور
سانگلہ سے ہوتے ہوئے
ملتان پہونچ گئے ہیں۔ ہر جگہ سے ان کے وعظوں کی کامیابی
کی خبریں آ رہی ہیں۔ ملتان میں باوجود بعض نادان مخالفین کی روک
تھام کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ
نے شیخ صاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان
کی تقریر پُر اثر ہوتی ہے کیوں نہ ہو وہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں
مصروف ہیں اور درد دل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں مشغول
ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین

ویدوں میں دُعا

چند روز ہوئے ایک آریہ نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر فرض کرو ایک عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں لڑکی ہے۔ تو کیا دُعا کرنے سے خدا اسے لڑکا بنا سکتا ہے۔ میں تاڑ گیا کہ اس نے مذہب اسلام کے مسئلہ دُعا پر اعتراض کیا ہے۔ مگر میں نے متانت سے تحقیقی جواب جو مجھے معلوم تھا یہ دیا کہ خدا کے لئے لڑکی کا لڑکا بنا دینا محال نہیں ہو سکتا اور اس کی بے حد قدرت کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہیں مگر کر سکنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے کہ وہ بہت کچھ کر سکتا ہے بلکہ ہر بات جو اس کی صفت خدائی کے خلاف نہ ہو کر سکتا ہے مگر بعض باتیں ایسی ہیں جن کی نسبت اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ میں ان کے خلاف نہیں کروں گا پس چونکہ وہ صادق الوعد ہے (ومن اصدق من اللہ قیلا) اس لئے ان باتوں کے خلاف کسی کی دعا قبول نہیں مثلاً کوئی دُعا کرتا ہے کہ مجھ پر موت وارد نہ ہو اور میں ہمیشہ زندہ رہوں۔ تو یہ دُعا اس کی اپنی خواہش کے مطابق پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دُعا اس کی کل نفس ذائقة الموت کے وعدے کے خلاف ہے اسی طرح اس قسم کی دعائیں بھی قبول نہیں ہو سکتیں کہ میں بغیر کھانے پینے کے زندہ رہوں یا اڑ کر آسمان پر چلا جاؤں یا میرا فلاں بزرگ جس کو مرے ہوئے سو سال کا عرصہ گزرا ہے زندہ ہو جاوے۔ میرے خیال میں لڑکی کا لڑکا نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے لا تبدیل لخلق اللہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے بعد میں نے بتایا کہ ہم کس قسم کی دُعا کے قائل ہیں۔

اوّل محض دل سے خواہش کرنا یا مونہہ سے مانگنا قبولیت دُعا کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ ہر امر میں ایک خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ جب تک ان شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جاوے نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ایمان، اعمال صالح، خلوص نیت۔ جناب الٰہی سے سچا عشق وغیرہ قبولیت دُعا کے لئے شرط ہیں جس قدر ایک انسان میں یہ باتیں پائی جائینگی اسی قدر اس کی دُعاؤں میں قبولیت کا رنگ ہوگا۔ مونہہ سے دُعا مانگنا اور لوازمات کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرنا بے سود ہے۔

دوم۔ ہر انسان ایک تقدیر میں محصور ہے بعض باتیں ایسی ہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہیں اور ان پر اس کا کچھ اختیار نہیں اور بعض ایسی ہیں کہ اس کی قدرت خداداد کے ماتحت ہیں پس دُعا تقدیر سے بیرونی اشیاء پر احاطہ نہیں کر سکتی بلکہ صرف ان امور میں قبول ہو سکتی ہے جو اس کی تقدیر کے اندر ہیں

غرض اس آریہ کو جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں نے سمجھایا حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا اس کے بعد مجھے اتفاق سے یجروید کا اردو ترجمہ مل گیا جسکا میں نے بڑے شوق سے پڑھنا شروع کیا کہ دیکھیں اس میں کیا بھرا ہوا ہے جو آریہ لوگ اس کی اس قدر تعریف کرتے ہیں۔ مگر میں نے پہلا ہی منتر پڑھا تو مجھے آریہ مذکور کا دُعا کے متعلق وہ سوال یاد آ گیا وہ منتر یہ ہے۔

اے منشیو جو سب جگت کا پیدا کرنے والا۔ پورن سامرتھ وان سب سکھوں کا داتا اور سب ودیاؤں کا پرکٹ کرنے والا پرماتما ہے وہ سب پران انتہ کرن اور اندریوں کو اتم کرموں کے لئے متوجہ کرتا ہے ہم لوگ ان اور دگیان کی اچھا اور پراکرم کی پراپتی کے لئے سیوا کرنے کے لائق ہیں اور گیان سے پوجنے اس پرمیشر کا سب طرح سے آسرا رکھتے ہیں۔ سو تم بھی اسی کا آسرا لے کر انتی کو پراپت ہو اور پرارتھنا کرو۔ کہ اے بھگوان کرپنی۔ دیاوان۔ سرؤگ کے لئے گو اندری پرتھوی وغیرہ کو ہمیشہ سکھدائک رکھئے اور کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم میں پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشوؤں کی رکھشا کیجئے۔ اور دھارمک پرتھوی آدی کے رکھشک۔ اور بھی خواہ کو یہ سب چیزیں سکھدائک ہوں۔

اس منتر سے مفصلہ ذیل امور حل ہوتے ہیں۔

(۱) یہ منتر پرمیشور کا کلام نہیں اگر پرمیشور کا کلام ہوتا تو ہم کو مخاطب کر کے کہا جاتا کہ میں جگت کا پیدا کرنے والا ہوں وغیرہ۔ اور تو ان لوگوں کو کہدے کہ ایسا ایسا کریں اور مجھ سے اس طرح پرارتھنا کریں مگر یہاں کہا گیا ہے۔ اے منشیو! ہم ایسا ایسا کرتے رہیں تم بھی ایسا ہی کرو اور پرمیشور سے فلاں امور کے لئے دعا مانگو اس سے ظاہر ہے کہ ایک یا زیادہ شخص دوسرے لوگوں کو سمجھا رہے ہیں اور یہ ان کا اپنا قیاس ہے۔

(۲) رُوح اور مادہ خدا کی طرح ازلی نہیں اگر ازلی ہوں تو خدا اُن کا پیدا کنندہ نہیں کہلا سکتا مگر یہاں کہا گیا ہے کہ وہ سب جگت کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) آریوں کا یہ عقیدہ کہ پرمیشور کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر سکتا۔ غلط ہے کیونکہ اول تو اس کو سب جگت کا پیدا کرنے والا سب سکھوں کا داتا اور سب ودیاؤں کا پرکٹ کرنے والا بتلایا گیا ہے اور دوم اس سے دُعا مانگی گئی ہے۔ کہ کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم میں پیدا نہ ہو۔ اگر وہ نیست سے ہست نہیں کر سکتا اور مجبور ہے کہ انسان کو اس کے کرموں کے مطابق پیدائش دے تو وہ جگت کا پیدا کرنے والا سکھوں کا داتا اور ودیاؤں کا پرکٹ کرنیوالا نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے پرارتھنا کی ضرورت ہے۔

(۴) آریوں کا عقیدہ تناسخ باطل ہے تناسخ کے رُو سے انسان اپنے کرموں کے مطابق خلقت پاتا ہے اور پرمیشور اُنہی کے مطابق اسے دکھ اور سکھ دینے پر مجبور ہے پس تناسخ کا قائل اس سے پرارتھنا نہیں کر سکتا اگر کرے تو بے وقوف دیوانہ کہلائے گا کیونکہ جب وہ مانتا ہے کہ وہ انعام کے طور پر کچھ عطا نہیں کر سکتا تو اس سے مانگنا بے سود ہے۔ اس منتر میں پرارتھنا کی گئی ہے کہ ہم میں پاپی یا چور ڈاکو پیدا نہ ہو۔ مگر اگر کسی شخص کے اعمال ایسے ہیں کہ اس کے گھر میں پاپی یا چور ڈاکو پیدا ہو اور ایک دوسرے کے کرم ایسے ہیں کہ وہ چور یا ڈاکو یا پاپی پیدا ہو۔ تو پرمیشر مجبور ہے کہ اس کو دوسرے کے گھر میں چور ڈاکو یا پاپی پیدا کر دے کیونکہ تناسخ کی رو سے اس کا کام کمہار کی طرح محض جوڑنے جاڑنے کا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس منتر کا کہنے والا یا تو مسئلہ تناسخ کا قائل نہیں۔ اور اگر ہے تو وہ کوئی پاگل دیوانہ ہے۔

(۵) اس منتر کا کہنے والا کوئی برہمن۔ غلام یا نوکر ہے جو اپنے آقا یجمان کے لئے بھی دُعا کرتا ہے کہ اس کے پشو یعنے مویشی صحیح سلامت رہیں۔ یا برہمنوں۔ غلاموں یا نوکروں کو سکھاتا ہے کہ تم یہ دُعا کیا کرو۔

(۶) اس منتر میں سکھایا گیا ہے کہ خدا کسی چیز کو پیدا کرنے اور خاص شکل میں پیدا کرنے کے لئے مجبور نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور محض اپنے فضل سے۔ نہ کسی کے پرانے کرموں کے باعث طرح طرح کے انعام و اکرام کرتا ہے انسان اپنے اختیار خداداد سے اپنی بدکرداریوں کے سبب عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے ورنہ اس نے سب کو معصومیت اور اسلام کی پیدائش دی ہے اگر یہ باتیں صحیح نہیں تو اس کو جگت کا پیدا کرنے والا اور سکھوں کا داتا اور ودیاؤں کا پرکٹ کرنے والا کہنا اور یہ کہنا کہ وہ اتم کرموں کے لئے متوجہ کرتا ہے اور اس سے پرارتھنا کرنا کہ اے بھگوان کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی چور ڈاکو یا پاپی ہم میں پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشوؤں کی رکھشا کیجئے وغیرہ۔ یہ سب امور باطل اور فضول ٹھہرتے ہیں۔

چونکہ ستیارتھ پرکاش کا مصنف اور اس کے ماننے والے اس بات کے قائل ہیں کہ پرمیشور کوئی نئی شے پیدا نہیں کر سکتا اور روح اور مادہ اس کی مانند ازلی ابدی ہیں اور وہ روح اور مادہ کو ان کے کرموں کے مطابق ترکیب دینے پر مجبور ہے۔ (حالانکہ اول تو کسی چیز میں جبلی طور پر طاقت فصل اور وصل کا ہونا کسی فلسفہ کے رو سے صحیح نہیں اور اگر صحیح مان بھی لیا جاوے تو پرمیشر کی ضرورت ثابت نہیں ہوتی) اور اس سے دُعا مانگنا یا پرارتھنا کرنا بے سود ہے اس لئے اس منتر سے دو اہم نتیجے جو برآمد ہوتے ہیں یہ ہیں۔

اوّل ممکن ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے اکثر مضامین ویدوں سے لئے

گئے ہیں ۔ مگر یقیناً اس کا بہت سا حصہ ویدون کی تعلیم کے مخالف ہے اور اس کی بنیاد پنڈت دیانند صاحب کا اپنا خیال ہے جس کو اس نے کسی خاص ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ویدون کی طرف منسوب کر کے شائع کر دیا ہے ۔ کم از کم یہ منتر پرمیشور کو پیدا کرنے والا اور دعاؤن کے قبول کرنے والا قرار دیتا ہے ۔ جس سے روح مادہ کی قدامت اور تناسخ مسئلہ اُڑ جاتے ہین مگر پنڈت دیانند صاحب بڑی شد و مد سے اپنی کتاب مین ان عقائد کے خلاف ثبوت بہم پہونچانے کی بے سود کوشش کرتے ہین پس یہ ہرگز تسلیم نہین ہو سکتا کہ ستیارتھ پرکاش کے کل مضامین ویدون کی تعلیم کے عین مطابق ہین ۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ایک حد تک خود آریون نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش قابل اعتبار کتاب نہین اور بغیر جرح اس کو مان نہین سکتے چنانچہ اونہون نے پہلے اڈیشن مین جو یہ بات درج تھی کہ روح انسانی شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑتی ہے اور جب مرد اور عورت اس کو کہاتے ہین تو وہ روح ان مین حلول کر جاتی ہے ۔ اور عورت کے رحم سے نئی شکل مین پیدا ہوتی ہے اس کو نئے اڈیشنون سے نکال دیا ہے ۔

دوم ۔ عام طور پر دیانندی صاحبان ویدون کی تعلیم سے بالکل نابلد ہین اونھون نے انکو کبھی دیکھا بھی نہین اور نہین جانتے کہ ان مین کیا لکھا ہے ۔ وہ اندھا دھند ستیارتھ پرکاش کی تقلید کرتے ہین اور اسی کو آسمانی کتاب سمجھ رہے ہین مگر اس کے ماخذ سے بالکل ناواقف ہین پس کیسے افسوس کی بات ہے کہ خود اونھون نے ویدون کو پڑھا نہین ۔ اور نہ ان کی تعلیم سے کماحقہ واقف ہین مگر دوسرون کو انکی تعلیم منوانا چاہتے ہین ۔ ان کو چاہئیے کہ پہلے خود سنسکرت سیکھین اور ویدون کو پڑھین اور دیکھین کہ ان مین کیا لکھا ہے اس کے بعد ان کو حق پہونچ سکتا ہے کہ اگر کوئی ان مین حق اور پسندیدہ بات ہو تو وہ ہم کو بتائین ۔ مگر ہان دیانندی بیچارے بھی معذور ہین سنسکرت اب کسی ملک مین بولی نہین جاتی ۔ وہ مُردہ ہو چکی ہے ۔ تباہ اور فنا ہو چکی ہے اور دنیا سے نیست و نابود ہو چکی ہے وہ اب پڑھین اور کہین کس سے اور دوسرون کو سمجھائین کیا ۔ یقیناً زبان کا مُردہ ہونا اس کی کتابون کو مردہ ثابت کرتا ہے اور ساتھ ہی اس مذہب کو بھی جو اس زبان مین کسی وقت مین دنیا مین پھیلا گیا تھا ۔ یقیناً یاد رکھو اس وقت روئے زمین پر ایک ہی زندہ زبان اور زندہ مذہب ہے جس کا نام پاک اسلام ہے اور وہی زندہ رسُول ہے جو اس مذہب کو لایا اسی کی پیروی سے نجات مکتی اور حیات جاوید حاصل ہو سکتی ہے ۔ دنیا مین صرف عربی زبان ہی ایسی زبان ہے جو تغیر پذیر نہین اور اسلام ہی کی وہ کتاب قرآن کریم ہے جو انسانی دست برد سے پاک ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اب وہ رسُول ہے جس کی اتباع سے تمام فلاح کے ذریعے حاصل ہو سکتے ہین ۔ ممکن ہے کوئی آریہ سوال کرے کہ اگر ویدون کی زبان اب سمجھی نہین جا سکتی تو اس کا ترجمہ کیسے ہو گیا اور تم نے کیسے سمجھ لیا ۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت یہ ترجمہ یجر وید کا جو میرے پاس ہے اور جس کو ترجمہ اُردو کہا گیا ہے یہ پورا ترجمہ اُردو نہین کیونکہ جیسا کہ ترجمے سے ظاہر ہے ۔ بہت سے الفاظ سنسکرت مین ہی رکھدئے گئے ہین ۔ اور مترجم نے ہر منتر کے مطلب کو اپنی زبان مین بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو اس کا محض اپنا خیال ہے نہ کہ منتر کا مطلب ۔ سنسکرت ایسی پُرانی زبان نہین جو دیانندی ظاہر کرتے ہین ۔ بلکہ جیسا کہ لفظ سنسکرت اور تاریخی شہادت سے ثابت ہے یہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے ہزار ہا سال بعد جب آریہ ہندو ۔ ہندوکش وغیرہ کے پہاڑون کو عبور کر کے ہندوستان مین آئے اس کا رواج ہوا یعنے آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے ۔ مرور زمانہ سے قدرتاً اس مین تغیر واقع ہوتا رہا حتے کہ وہ زبان معدوم ہو گئی گو اب بھی پنجابی اور بنگالی وغیرہ مین بہت سے ایسے الفاظ ہین ۔ جو سنسکرت کے ملتے ہین اور ان کے ذریعہ ایک جھلک کے طور پر حقیقت کا پتہ لگ سکتا ہے ۔ یہ ہر شخص جانتا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ چند صدیون مین ہی زبان مین تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے پس لاکھون برسون کے بعد تو ایک زبان کا نشان تک نہین رہ سکتا ۔ مگر بعض سنسکرت الفاظ کا اب تک بعض زبانون مین قائم رہنا ثابت کرتا ہے کہ یہ زبان مہابھارت کے زمانہ کے قریب کی زبان ہے ۔

غرض اسلام ۔ اسلام کی زبان ۔ اسلام کی کتاب اور اسلام کا رسُول ہی اب روئے زمین پر زندگی رکھتے ہین اور ان کی پیروی سے ہی ہمیشہ کی زندگی اور مکتی یعنے نجات حاصل ہو سکتی ہے ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

برکت علی از شملہ

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

مسز اکمل نے جو مضمون زیور وغیرہ کے متعلق لکھا ہے وہ درحقیقت بہت مفید ہے ۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء ۔ لیکن آج کل قریب زمانہ سے مسلمانون مین بھی زیورات کا استعمال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کوئی حد نہین رہی ۔ کانون مین اس قدر اور اتنا زیور پہنا جاتا ہے کہ گردن اِدھر اُدھر کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور بالیون کے چھید بہت بڑھ جاتے ہین جس سے کان بہت بدشکل معلوم ہوتے ہین ۔ بہنون کی خدمت مین میری یہ عرض ہے کہ وہ خود اپنی ننھی ننھی بچیون کو ایسی بے جا اور ناحق کی تکلیف نہ دیا کرین ۔ بجہیرہ مین تو دو تین روز کی لڑکی کو کانون مین بیس بیس تیس تیس چھید کرا دئے جاتے ہین الامان کیسی بے رحمی اور بے دردی ہے ۔ میرے خیال مین یہ سخت نادانی ہے ۔ جب تک لڑکی پانچ چھ سال کی نہ ہوئے اُس کے کان ہرگز نہ چھدوانے چاہئین ۔ اور سُوراخ تو ایک ہی کافی ہے لیکن دو یا تین سے زیادہ نہ ہونے چاہئین ۔ ہمارے گھرون مین سر کے زیورات واولی ۔ تعویز ۔ چونک وغیرہ جو عموماً پہنے جاتے ہین میرے خیال مین بہت فضول ہین ۔ ہمارے ماتھے پر اللہ تعالیٰ نے کیا خوشنما بال سجا رکھے ہین جس کی مانند نہ سنار نہ سادہ کار بنا سکتا ہے ۔ پس ہمین چاہئیے کہ اس کی عنایات کا شکر کیا کرین اور ان کو بالکل نہ چھپاوین ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے چھپانے والون سے سخت ناراض ہوتا ہے ۔ چنانچہ قرآن شریف مین فرماتا ہے ۔ کہ ویکتمون ما اتاہم اللّٰہ من فضلہ اور ناشکرے وہ ہوتے ہین جو چھپا دیتے ہین اس چیز کو جو عطا کی ہے انہین اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۔ اگر ماتھے پر کوئی زیور پہننا ضروری ہو تو بندی اور ہلکا سا ٹیکا پہن لیا کرین ۔

گلو کے زیور بہت بھاری اور بہت اچھے نہین ہوتے خصوصاً جب چھوٹا بچہ گود مین ہو اور اس کو دودھ پلانا ہو ایسی حالت مین بہت دفعہ واقع ہوتی ہے زیور بار بار اس کے سر پر گرتا ہے تو ننھے بچے کو چوٹ لگ جاتی ہے ۔ ومعصوم بچے کو خواہ مخواہ کی تکلیف دی جاتی ہے ۔ اس لئے گلے مین کوئی ہلکا سا خوشنما یا ٹیپ گلہ بند بس ہے ۔ مین تو کرتہ کے بٹن ہی کافی سمجھتی ہون ہاتھ کے زیور بچہ کے دشمن ہوتے ہین اب جو نئی قسم کی پہنچیان نکلی ہین جن کے دانے نوکدار ہوتے ہین اور وہ چوڑیان جن کو چوہے دندیان کہتے ہین آفت بے ہودہ زیور ہین ۔ سب سے عمدہ نازک اور خوشنما زیور تو انگوٹھیان ہین اور وہی کافی ہین ۔ پاؤن کے سب زیور وبال جان ہین نہ نماز پڑھی جاتی ہے نہ بچہ کو پاؤن پر بٹھایا جاتا ہے اور نہ خود ہی پاؤن کے بل بیٹھ سکتے ہین بہتر تو یہ ہے کہ پاؤن کے زیورات ترک کر دئے جاوین ۔ لیکن اگر ترک نہ کر سکین تو چھلے یا چھلیان ہی کافی ہین ۔ قیدیون کے ہاتھ پاؤن مین اس قسم کے زیورات پہنائے جاتے ہین ۔ جو اس ملک مین خواتین اپنے آزاد گھرون مین پہنتی ہین ۔ اس لئے مین دُعا کرتی ہون یا الٰہی ہمین اور ہماری اولاد کو دنیا کے پھندون سے بچا زیورات کا ایک دینی نقصان جو تقوے کے برخلاف ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت زیور ہو اُسے غرور بہت ہو جاتا ہے

اور وہ اپنی جیسی سونہہ ناک کان والی عورتوں کو نظر حقارت سے دیکھتی ہے اور اس کو پوچھتی تک نہیں - چنانچہ دو سگی بہنوں کی ایک حکایت مشہور ہے کہ ان میں سے ایک امیر گھرانے میں بیاہی گئی اور ایک غریب کے ان - ایک موقع پر جب امیر بہن کے ان کچھ تقریب شادی کی ہوئی تو غریب بہن بھی بلا دے پر اس کے ان پہونچی وہان دیکھتی کیا ہے کہ امیرون کی بہت قدر ہوتی ہے اور بالتکلف مہمان نوازی انہیں کی ہوتی ہے اور غریبون کو کوئی پوچھتا تک نہیں چنانچہ اس کو بھی کسی نے نہ پوچھا اور امیر بہن نے بھی کچھ خیال نہ کیا - آخر یہ غریب بیچاری سخت مایوس ہو کر اپنے گھر واپس چلی آئی - اس غریب بہن نے مگر اپنی شرافت کی کہ امیر بہن سے کوئی گلہ یا ناراضی کا اظہار اس وقت کچھ نہ کیا جب دوسرے موقعہ پر امیر بہن نے بلایا تو اس غریب بہن نے بہت سا زیور مانگ کر پہنا اور امیر کے ان بہت شان سے آئی - اب کی دفعہ اس کی بہت ہی خاطر تواضع ہوئی اور امیر بہن نے اپنے معزز مہمانون سے یہ کہہ کر ملاقات کرائی کہ یہی ہماری پیاری بہن صاحبہ ہیں - چنانچہ سب نے اکرام کیا اور اپنے ساتھ بٹھلایا - جب دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا تو سب نوش فرمانے لگیں - مگر یہ غریب بہن بجائے کھانے کے ایک ایک لقمہ ہر کھانے سے اٹھاتیں اور اپنے مختلف زیورات پر لگانے لگیں سب مہمان ہنسنے لگے کہ یہ عورت پاگل ہوگئی ہے کہ زیورون پر کھانا لگا رہی ہے - جب امیر بہن کی نگاہ پڑی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو - اس نے جواب دیا کہ مجھے اب کی دفعہ محض ان زیورات کی بدولت یہ عزت ملی ہے - اور یہ کھانا نصیب ہوا - اس واسطے میں انہی کو کھلاتی ہون - ورنہ میں ایک دفعہ پہلے بھی تو اس گھر میں آئی تھی اور بہت بے وقعت ہوئی تھی - یہ سن کر امیر بہن بہت شرمندہ ہوئی اور معافی مانگی -

موجودہ مروجہ برقعہ کے نقائص

مروجہ برقعہ ہمارے لئے ٹھیک پردہ نہیں ہے خصوصاً جس حالت میں ہمیں بچہ گود میں اٹھا کر چلنا پڑتا ہے اس وقت نیچے اور سامنے سے برقعہ ہٹ جاتا ہے اور اس کے سنبھالنے اور چلنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے -

پھر مروجہ برقعہ میں بھاری نقص یہ ہے - کہ جب ہم راستہ چلتی ہیں تو ہم سب نامحرمون کو دیکھ سکتی ہیں - اگرچہ اور کوئی ہمیں دیکھ نہیں سکتا - لیکن پردہ تو دو طرفہ ہونا چاہیئے ان نقائص کے دور کرنے کے لئے میں نے آجکل خود ایک برقعہ تجویز کیا ہے اور تیار کر کے استعمال بھی کرتی ہون - اور میں تجربہ سے کہتی ہون کہ فی الحال اس سے بہتر برقعہ نہیں ہو سکتا اس برقعہ کے دو حصہ ہیں ایک نیچے کرتہ اور دوسری ٹوپی - کرتہ لانبا کہ پاؤن تک پہنچ جاوے اور خوب گھیرے دار کہ ہر قسم کا بدن اس میں معلوم نہ ہو سکے ایسے ہی آستین گھیرے دار اور اس کی بھال اتنی بڑی کہ ہاتھ پاؤن بھی ڈھک جائیں اس میں قمیص کی طرح گلاومیں بٹن ہون گے - ٹوپی عبری دار ہے اور جھری اتنی بڑی کہ سینہ بھی اچھی طرح ڈھک جاوے آنکھون کی جالی سے کی اور ایک کپڑا بڑھا کر بذریعہ تار کے لگا دیا جاتا ہے کہ چلنے کے وقت صرف نیچے راستہ یا اور اشخاص کے صرف پاؤن نظر آوین اور کچھ نہ دکھائی دے -

لقشہ برقعہ گلاومین بٹن والا

پاؤن تک

ٹوپی برقعہ

سینہ چھپائے گا

اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر (پرتاب گڑھ)

فصاحت قرآنی

میں نہیں جانتا جس حالت میں لبید بن ربیعہ جیسے فصیح و بلیغ شاعر عبد اللہ بن قیس جیسے سخن شناس اور نکتہ سنج - کعب بن مالک جیسے قادر الکلام - حسان بن ثابت جیسے طوطی عرب - عباس بن مرداس جیسے گرامی منزلت شاعر ولید بن مغیرہ جیسے محقق اور بے نظیر سخن ور اور دیگر جلیل القدر تعلیم یافتہ اور شیوخ قبائل عرب اس کی فصاحت پر ایمان لا کر اس کے دائمی فدائی بن گئے تو ایسی حالت میں وہ لوگ جو اردو فارسی بھی اچھی طرح سے نہیں جانتے وہ کس طرح قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت پر منہ آتے ہیں وہ قرآن جس کی حکومت دنیا میں آج تیرہ سو سال سے قائم ہے اور ہر صدی بلکہ ہر قرن میں اس کی شوکت و عظمت اور شہرت کو ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے مگر ہم تو یہ کہیں گے کہ قرآن فصاحت سے انکار کرنے والا مرض انبغض حسد میں شرابور ہے ہٹ دھرمی و تعصب میں جکڑا ہوا ہے اس لئے وہ روز روشن میں سیاہ و سفید کی تمیز سے معذور ہے - خصوصاً دیانندی فرقہ تو اس بات پر مجبور ہے اس لئے ہم کہتے ہیں اراکین سماج میں ہزار ساز باز جو چاہیں کریں - قرآن اپنی منزلت پر قائم رہے گا حق حق ہی ہے اور باطل باطل ہی ہے -

(خاکسار محمد اسمعیل خان نظامی از مزنگ لاہور)

قائلین حیات مسیح سے ایک سوال

دُعا - اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی واجبرنی وارزقنی مندرجہ بالا دُعا نماز میں درمیان دو سجدون کے جلسہ استراحت میں پڑھنا مسنون ہے - دُعائے مذکورہ بالا میں رفع کے لئے استدعا کیا گیا ہے اب سوال یہ ہے کہ جب یہی رفع کا لفظ حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو قائلین حیات حضرت مسیح اس سے رفع جسمانی مراد لیتے ہیں تو ضروری ہوا کہ اس دعا میں بھی رفع کے معنے جسمانی کرنے چاہئیں - کیا ہمارے مخاطب ثابت کر سکتے ہیں کہ اس دُعا کے سکھلانے اور پڑھنے والے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور آپکے صحابہ رضی اللہ عنہم اور نیز تابعین و تبع تابعین و نیز کثیر جماعت دیگر مومنین جو اس دعا کو ہر روز نماز میں پڑھتے ہیں ان کے جسم بھی آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں - کیسے افسوس کی بات ہے کہ رفع کا لفظ جب حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو اس کے معنے جسمانی رفع کے لئے جاتے ہیں اور وہی لفظ جب افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آوے تو اس کے معنے اور کئے جاتے ہیں - ع

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را نہ دادند ایں فضیلت را
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اے مسلمانون خدا کے لئے غور کرو اگر رفع کے معنے جسمانی رفع ہیں تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر کسر شان ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ایک عرصہ تک رفع کی خواہش کی - مگر (معاذ اللہ) قبول نہ ہوئی اور بالآخر زمین ہی میں مدفون ہوئے - برین عقل و دانش بباید گریست -

خاکسار غلام نبی احمدی ساکن چکداں مالوارہ میدنا پور (بنگال)

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ - یورپ - آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں - اگر کسی دوست کو ضرورت ہو - تو ہم سے منگوا سکتے ہیں -

حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(مورخہ ۶ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء رکوع اول)

قرآن مجید جو کچھ ہم کو سناتا ہے کئی حصوں پر منقسم ہے - نماز - روزہ - حج زکوٰۃ - نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جو احکام ہیں وہ ڈیڑھ سو کے قریب ہیں اور قریباً ڈیڑھ سو احادیث ہیں - بس یہ جو ہزار آیتیں باقی ہیں - ان میں سے ایسی باتیں ہیں جن کا انسان کو بہت ضرور ہیں - ایک خدا شناسی ایک خدا کو راضی کرنا - ایک مخلوق پر شفقت - غرض اس قسم کی کئی باتیں ہیں جن سے باقی قرآن شریف بھرا پڑا ہے - افسوس تو یہ ہے کہ ڈیڑھ سو آیات کے متعلق ہی کل بحثیں رہیں اور پھر اس پر بھی اکثر مسلمانوں کا عمل نہیں جیسا کہ عام طور پر مسلمان بے نماز ہیں - کسی کا مال کھانے میں بعض کو کچھ تامل نہیں ہوتا - وراثت کے متعلق تو لڑکیوں کے بارے میں عمل ہی اٹھا دیا ہے - حلال کمائی کے لئے کچھ تڑپ نہیں رکھتے - چہ جائیکہ خدا کا عرفان اس کی فرمانبرداری اور شفقت علی خلق اللہ کی تڑپ ہو -

یہ سورۃ یہ بتانے کے لئے ہے کہ متقی کو کیا انعامات ملتے ہیں اور فاسق شریر عہد شکن کو کیا سزا ملتی ہے - مدینہ میں یہودی تھے اس لئے ان کو بیدار کیا -

سبحٰن - اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ یہود کو جو بابلیوں اور رومیوں نے تباہ کر دیا اس میں اللہ ظالم نہیں - بلکہ اس نے جو کچھ کیا اس سے اس کی تنزیہ ثابت ہوتی ہے - گندوں سے اس کو پیار نہیں -

اسریٰ بعبدہٖ - یہاں لوگوں نے معراج کا ذکر کیا ہے یہ بہت مناسب ہے کیونکہ معراج ان واقعات صحیحہ کا بیان ہے - جو آپ کے بعد آپ کے جانشینوں کو پیش آنے والے تھے - میرا ایمان ہے کہ معراج یقظہ میں ہوا ایسے یقظہ میں جس کے سامنے ہماری بیداری بمنزلہ خواب کے ہے - ایک شخص نے میرے بدن پر ہاتھ لگا کر پوچھا کہ اس جسم کے ساتھ معراج ہوا - میں نے کہا یہ تو نورالدین کا جسم ہے - پھر اپنی طرف اشارہ کر کے کہا میں نے کہا کہ یہ آپ کا جسم ہے - مبہوت رہ گیا -

ہمارے قاضی صاحب اس کے معنے کیا کرتے ہیں کہ یہ ہجرت کا بیان ہے -

المسجد الاقصیٰ - سے خواہ وہ مدینہ کی مسجد مراد لیں مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس طرف لے گیا -

ذھمنا - اعلمنا واخبرنا -

فجاسوا - جوس اور جوسان کے معنے ہیں کسی ملک میں چلنا پھرنا - مسلمانوں پر بھی یہ بات آئی - اللہ نے مسلمانوں کو بڑی سلطنت عطا کی تھی اور ان کو وہ ملک عطا کر دیا گیا جو سلیمان کو دیا گیا جو داؤد کو دیا گیا - بس پر عمالیق کو فخر تھا پھر جب ان کے تقوے میں فرق آیا - تو بالکل کمی ہو گئی - سورۂ جمعہ میں آیا ہے - مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار - بنی امیہ کے آخری بادشاہ کا نام مروان الحمار تھا - گویا خدا نے سمجھا دیا کہ اب تم میں بھی یہود کی طرح حمار پیدا ہونے لگے اب ضرور ہے کہ یہود سا سلوک تم سے بھی ہو - چنانچہ ان سے سلطنت چھین گئی - پھر خدا نے فضل کیا اور عبداللہ کی معرفت سلطنت دی -

لیسوء وجوھکم - تمہارے بڑے آدمیوں کو ذلیل کر دیا - مسلمانوں پر بھی یہ زمانہ آیا جب چنگیز خان کے حملے ہوئے - خوارزم کا ایک بادشاہ تھا اس کو چنگیز خان نے لکھا - اترکوا الترک ما ترکوکم ہم مغلوں سے آپ نہ لڑیں یہ آپ کے ہادی کا فرمان ہے پھر اس نے لکھا تم نے آپ پر رسول نے فرمایا ہے حتی لا تکون فتنۃ - لڑائی سے باز رہو - پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ کفار ستان سے کیا کیا - تمہارے نبی نے حقوق رکھے ہیں - مگر تمہارے ملک میں ہمارے تاجر لوٹے گئے - افسوس کہ خوارزم کے بادشاہ نے یہ نصیحت کی باتیں نہ سنیں - آخر ہلاکو - ہلاکت کی تلوار بن کر آیا - اور چنگیز خانیوں نے ۱۸ لاکھ آدمی قتل کر دئے اور سب کتب خانے غرق کر دئے - ہزار آدمی کو جو مدعیان سلطنت خیال کئے جا سکتے تھے زندہ دیوار میں چنوا دیا - اور ہزاروں عورتوں کو زنار کا حمل کروایا ایسی تباہی کروائی جس کی کوئی حد نہیں - سعدی نے اس تباہی کا کچھ کچھ نقشہ پیش کیا ہے - پھر بھی اللہ نے رحم کیا - ہلاکو کا پوتا مسلمان ہو گیا اور مسلمان کچھ بچ گئے - اور ان کا نام رہ گیا تم خدا سے ڈرو اور شرارتیں مت کرو - دس سلطنیں میرے سامنے ہلاک ہوئی ہیں - دہلی کی سلطنت - لکھنؤ کی سلطنت - کاشغر - سمرقند - بخارا کی سلطنت - زنجبار - مسقط - مراکش - الجزائر - مصر - یہ سب میری آنکھ کے سامنے برباد ہوئیں - یہ سب بدعملیوں کی سزا ہے -

بالاخرۃ - وہ باتیں جو اخیر میں ظاہر ہونے والی ہیں -

مورخہ ۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

ویدع الانسان بالشر - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں سارے جہان کے لئے رحمت تھا - اس سورۂ کریم میں اللہ نے یہود کو سمجھایا ہے کہ دو وقت تم پر خطرناک آ چکے ہیں ایک جب داؤد کی لعنت تم پر پڑی - اور بابلیوں کے قبضے میں تم گرفتار ہوئے - پھر حضرت عیسیٰ کی لعنت تم پر پڑی - ان کو

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا بد انجام طیطس کے زمانے میں ایسا خطرناک ہوا۔ کہ تمہاری عظمتیں خاک میں ملا دی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری۔

ایک سلمان کی چیز بھی زمین جائے تو اس کے لئے کیسا مضطرب ہوتا ہے۔ پھر تم یاد کرو۔ کہ مسلمانوں کا کتنا ملک تھا مگر بدعملیوں کی وجہ سے دو بار ان پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان بدی کو بھی پکارتا ہے۔ یعنی اپنی بدعملی کی وجہ سے گویا اپنے لئے دکھ مانگتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اقربا کے حق میں بد دعا کر لیتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں ...... مائیں اپنی اولاد کو گالیاں بد دعا کے رنگ میں دیتی رہتی ہیں۔

وجعلنا اللیل والنھار۔ عرب غموں اور دکھوں کو رات سے تعبیر کرتے سمجھاتا ہے کہ وہ دکھ درد کی رات دور بھی کر دیتا ہے۔ جلد بازی سے گھبرا کر بددعائیں نہیں مانگ لینی چاہئیں۔

طٰئرہٗ فی عنقہ۔ جیسے جیسے اعمال کرتا ہے ان کے اثر اور نتائج اسی عمل کرنے والے کے گلے میں بندھے ہیں۔ انما اعمالکم احصی علیکم۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ مسند احمد حنبل میں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں۔ فرمایا جو لوگ بہرے ہیں یا جنہوں نے انبیاء و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا وہ بچے تھے یا بہت بوڑھے تھے۔ یہ حساب الٰہی میں اپنے اپنے عذر پیش کریں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیجے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

ففسقوا فیھا۔ وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ فحق علیھا القول۔ بیان کرتے کرتے وہ حالت پہنچ جاتی ہے۔ جس پر فرد جرم لگ جاتا ہے۔

وکفیٰ بربک۔ نحو کا نکتہ آپ کو سنائے دیتا ہوں۔ کفیٰ بربک کے معنے کہتے ہیں کفیٰ ربک ہیں۔ پس کفیٰ بربک کیوں ہوا۔ یہ ب کیوں بڑھی۔ نحویوں نے لکھا ہے۔ کہ جب مدح یا ذم کا کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جملہ کے دو جملے بنا لیتے ہیں۔ اکتف بربک۔ تو کفایت کر اپنے رب سے۔ کفیٰ ربک۔ قام بالخیل مدح کے مقام میں بولیں گے۔

محظوراً۔ ممنوع۔ روکی گئی۔

لا تجعل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ ملائے۔

مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

وقضیٰ ربک۔ اس کے معنے ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے تیرے رب نے۔

الا تعبدوا الا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے جس کے لئے انبیاء دنیا میں آئے۔

میں جب اذان سنتا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس چیز کا رواج پڑ جاتا ہے اس کی قدر بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح لا الٰہ الا اللہ اور کلمہ شہادت۔ ان کے معانی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توجہ رکھتے ہیں۔ صوفیاء کرام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم تفہیم میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔

وبالوالدین احسانا۔ ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کی جائے تو بچے ان کے پیر دھو دھو کر پئیں۔

میں نے بچوں اور بچوں کا بالواسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریے میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا۔ جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک ہے۔ ماں باپ کو راحت پہنچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

فلا تقل لھما اف۔ اس قدر ان کی مدارات رکھو۔ کہ اف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔

ربکم اعلم بما فی نفوسکم۔ بعض والدین باوجود خدمت کے پھر بھی اولاد کی شکایت کرتے ہیں یا ان کو بے وجہ تنگ کرتے رہتے ہیں فرمایا خدا تمہاری نیتوں سے خوب واقف ہے۔ دوسرے موقعہ پر فرمایا۔ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما گویا اطاعت والدین کی حد بتا دی ہے۔

اٰت ذا القربیٰ حقہ۔ اپنے اقرباء سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کو خلوص سے دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المبذرین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کھانا جو وہ کھاتا ہے اس کے اجزاء کہاں کہاں سے آئے اور کس شکل اور کن مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہنچا۔ یہ سب سامان واتاکم من کل ما سألتموہ کہ ماتحت حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر لوگوں نے اس میں تبذیر کی۔ اور اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بخل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال نے تنگی پیدا کر دی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم سے مراد تبذیر ہے۔

فقل لھم قولا میسورا۔ اگر پاس کچھ نہیں تو سائل کو کوئی عمدہ بات ہی کہہ دے۔ ہمارے ایک شیخ تھے وہ سائل کے چہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے عربی نام کا ورد بتا دیتے تھے۔ حسبی نام کہہ کر

مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۴)

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کر دیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بدچلنی بھی ہے پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہیئے یہ موجب ہے ملک کے افلاس کا۔

ولا تقربوا الزنیٰ۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے۔ جو اولاً بعض اوقات کانوں کے

بمن - سب لوگوں کو۔

واتینا داؤد زبوراً - اس کے پہلے لقد فضلنا بعض النبیین علی البعض فرمایا۔ ان کا تعلق آپس میں کیا ہوا۔ سنو۔ قرآن مجید میں ہے کہ لعن الذین کفروا علی لسان داؤد۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپ حق طرح آپکو اللہ نے بزرگی دی۔ ایسی بات آپ کی شان سے بعید ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعّان نہیں تھے۔ حدیث میں جو ان ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی توبہ کا بیان بھی ہے۔

وما منعنا ان نرسل بالآیات - یہ ایک آیت ہے جس پر لوگوں کو شبہ ہوا ہے سرسید احمد خان صاحب نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور معجزوں سے انکار کیا ہے اس کے صحیح معنے یہ ہیں کہ کسی چیز نے ہمیں آیات کے بھیجنے سے نہیں روکا۔ اور کیا چیز ان کی تکذیب نہیں روکتی۔ دیکھو ثمود کے لئے اونٹنی ایک نشان بنائی گئی جب اونٹنی سے ... ظلم ہوا۔ تو خمیازہ اُٹھایا۔ آگے رکوع ۱۰ اخیر پر۔۔۔ وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ۔ کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو ایمان سے۔ مگر اس نے کہ بشر رسول ہے۔ یہ تو ایسی چیز نہیں۔ پھر یہ سمجھ میں کہ

بالآیات - میں ال کیسا ہے۔ استغراق کا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ کل آیات کے بھیجنے سے تو تکذیب روکتی ہے۔ مگر بعض سے تو نہیں روکتی۔ اگر بعض آیات مراد ہیں تو باقی بعض کے بھیجنے سے تکذیب الناس نہیں روکیگی۔

واذ قلنا لك - اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے۔

الرءیا - بعض نے کہا ہے یہ رؤیا معراج مراد ہے۔ بہت لوگ سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے رویا میں اپنی بڑی بڑی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کب نصیب ہو سکتی ہیں۔ لیکن آخر ہم چودہویں صدی میں دیکھ رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حرف بحرف صادق آرہے ہیں۔

الشجرة - ایک اور موقعہ پر فرمایا ہے۔ انّہا شجرة تخرج فی اصل الجحیم اس پر منکرین نے ہنسی کی اور شجرۂ زقوم کے بجائے مکھن کھجور بنا کر لوگوں کی دعوت کی اور کہا یہ ہے جس سے محمد ڈراتا ہے۔

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

اسجدوا - فرمانبرداری کرو۔

لاحتنکن - اس کے تین معنے ہیں (۱) تابعین نے معنے کئے ہیں۔ احتوین حاوی ہو جاؤں گا (۲) لاستولین۔ مسلط ہو جاؤں گا۔ شاہ عبد القادر نے لطیف ترجمہ کیا ہے۔ ان کی ڈاڑھی باندھ لونگا۔ ڈاڑھی کو پنجابی میں کھبی کہتے ہیں قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ ضرب۔ فعل۔ قال۔ تینوں قریب المعنی ہیں۔ منہ سے کہے ہاتھ یا پاؤں ناک آنکھوں سے کسی فعل کو کرے یا کسی واسطے سے کرے۔ سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم انہی افعال کو رکھا ہے۔ کلم کا لفظ بھی وسیع ہے۔ ہاں کلّم تکلیما جب آوے۔ تو پھر لفظوں سے بات کرنے کے معنے میں آتا ہے۔ کلّم الجبال او للوتد تکلیما کہیں ایسا بولتے ہیں

جزاءً موفوراً - عربی زبان میں جب اسم فاعل کمال کو پہنچے۔ تو صیغہ مبالغہ سے جمعہ کر اسے مفعول کے رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ وفور کے معنے بڑی وافر۔

واستفزز - استفزاز۔ کسی ہلکا اوچھا بنا لینا ایسا کہ اپنے پر بھی قابو نہ رہے۔

بصوتك - صوت کا لفظ چار معنوں میں آیا ہے (۱) کھیل کود لعب (۲) لہو۔ اللہ سے غافل کرنے کا سامان (۳) غنا راگ ناچ گانا بجانا (۴) ہر چیز جو معصیة اللہ کی طرف بلائے۔ (کل داعٍ الی معصیة اللہ) مومن کو ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

بخیلك ورجلك - دنیا میں کوئی سوار ہے کوئی پیادہ۔ فرماتا ہے۔ اے شیطان تیرے سوار و پیادے ہیں۔ یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

وشارکھم فی الاموال - مال میں شرکت شیطان یہ ہے۔ کہ مال حرام راہ سے کماوے (۲) اللہ کے حکم کے خلاف اس مال کو خرچ کرے۔

والاولاد - اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زنا سے اولاد حاصل کرنا (۲) اولاد کو کفر میں رنگین کرنا۔ (۳) ایسے نام رکھنے۔ جن میں غیر اللہ کے فضل وغیرہ کا ذکر ہو۔ مثلاً فضل میران۔ پیراندتا۔

وما یعدھم الشیطن - شیطان کے وعدے کیا ہیں۔ ان کے لئے میں نے بہت تحقیقات کی ہے۔ تین باتیں تو بہت قوی ہیں اور دو اسی قبیل سے۔ اول شعبہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی بُرے کام سے روکا جاوے۔ تو وہ جواب میں کہے کہ فلاں جو کرتا ہے۔ ایسا کہنے والا گویا تمام بدیوں کو جائز ٹھہراتا ہے (۲) یہ کہنا کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے۔ ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔

(۱) عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انکار تمام شیطانی باتوں کی اصل الاصول یہی تینوں چیزیں ہیں۔

یزجی - بجھاری۔

ان یخسف بکم - تمہیں ذلیل کر دے گا۔

قاصفاً - قصف کوٹنا۔ باریک کرنا۔ دبوچ لینا۔

تبیعاً - بدلہ لینے والا۔ نصرت کرنے والا۔

مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء (رکوع ۸)

امام - اس کو کہتے ہیں جس کا اتباع کیا جاوے۔ بدکار بدکاروں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام ہے۔ نیک نیکوں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام نیک ہے۔ دانشمند انسان غور کرے کہ وہ جہاں اولین و آخرین جمع ہونگے کس جماعت میں پیش ہونا چاہتا ہے۔ دنیا میں بھی کوئی بدمعاشوں شہدوں کے ساتھ ہو کر بادشاہ کے حضور پیش ہونا پسند نہیں کرتا تو اس احکم الحاکمین کے حضور اولین آخرین کے سامنے کب گوارا کر سکتا ہے کہ بُری جماعتوں ہو کر پیش ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

دس دلی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

سب سے اول منشی فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ہیں جو پانچ خریدار دے چکے ہیں ... نے توجہ فرما کر بدر کے خریدار دئیے ہیں ان میں

مسیّد القوم خادمہم

عبد الرحمان ناصر خلیفہ اسپین کی نسبت لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھوڑے پر سوار جارہا۔ دیکھا کہ ایک ٹوٹی ٹانگوں والا کُتا پیاس کے مارے دم توڑ رہا ہے اس غریب و مظلوم حیوان پر خلیفہ کو اس قدر رحم آیا کہ گھوڑے پر سے اُتر پڑا۔ اور نہر سے چُلو بھر بھر کر کُتے کے پاس لاتا اور اس کو پلا دیتا یہاں تک کہ اسی طرح دس مرتبہ آنے جانے کے بعد کُتا سیر ہوگیا۔ اور اس نے اظہار شکر کے طور پر اپنی دُم ہلانی شروع کی۔ پھر اپنے محل میں واپس آکر ایک خاص کمیٹی منعقد کی جس کا نام تھا۔ انجمن محافظ حیوانات اور جس کا فرض تھا کہ کسی حیوان کو ناجائز طور سے کسی تکلیف میں مُبتلا پائے تو اس کی دستگیری کرے۔ (م - پ)

امن پسندی کیساتھ تبلیغ حق

بُدھ دیو سے پورن نے درخواست کی۔ کہ مجھے بھکشو بنایا جاوے بُدھ نے کہا۔ کہ بھکشو کی زندگی سخت زندگی ہے۔ تمہیں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا پورن نے کہا میں مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ کیا مشکلات ہوسکتی ہیں؟ بُدھ نے کہا۔ فرض کرو تم کو لوگ گالیاں دیں پورن نے کہا میں ان کا شکریہ ادا کروں گا اور کہونگا۔ دیکھو یہ لوگ کیسے بھلے ہیں جو مجھے مُکوں سے مارتے نہیں گالیاں دینے پر ہی کفایت کرتے ہیں۔ بدھ نے کہا کہ فرض کرو وہ تمہیں مُکوں سے مارتے ہیں۔ پورن نے جواب دیا کہ میں ان کا شکرگزار ہونگا اور کہونگا کہ کیسے نیک انسان ہیں مجھے مُکوں سے مارتے ہیں۔ لیکن لکڑی یا پتھر سے زخمی نہیں کرتے۔ بُدھ نے کہا۔ ممکن ہے بعض لوگ تمہیں لکڑی پتھر سے زخمی کریں۔ پورن نے کہا۔ اس حالت میں بھی میں ان کا شکرگزار ہوں گا اور کہونگا۔ دیکھو یہ لوگ میری زندگی کو قیمتی سمجھتے ہیں۔ مجھے جان سے مار نہیں دیتے۔ فقط زخمی کرتے ہیں۔ بُدھ نے کہا کہ دھرم پرچار کرتے ہوئے ممکن ہے کہ تمہیں لوگ جان سے ہی ماردیں۔ پورن نے کہا میری زبان ایسے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرے گی میں سمجھوں گا کہ یہ لوگ دیا کرتے ہیں کہ جو مجھے دُنیا کے دُکھوں سے آزاد کرکے نروان کی پدوی دلاتے ہیں۔ بدھ نے کہا اس دشواس کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اب مجھے کوئی سندیہ نہیں۔
(آریہ گزٹ)

چودہویں صدی

چند سال قبل اس کے چودہویں صدی ہفتہ وار اخبار ایک مشہور اسلامی اخبار تھا اور اس کے اڈیٹر قاضی سراج الدین احمد کی قابلیت بھی کسی مزید حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپنے اب چودہویں صدی کو ماہواری رسالہ کی صورت میں تبدیل کیا ہے۔ اس جنوری کے نمبر میں مضمون گوبرانی باتوں کے متعلق ہیں مگر ہیں بہت لطیف۔ ایک چیفکورٹ کا فیصلہ متعلقہ حق وراثت ولد زوجۂ خامسہ ہے۔ اُردو زبان کے متعلق خط و کتابت ہے۔ تقسیم بنگال پر نہایت سنجیدہ خیالات اور بنگالیوں کے شور و شر پر روشنی ڈالی ہے۔ ٹرکی انقلاب پر ایک بسوط مضمون ہے۔ حجم کی کوئی قید نہیں۔ چندہ سالانہ للعہ۔ اعلےٰ مضمون لکھنے والے کو اشرفی انعام ملیگا۔

اہلحدیث

میں کسی صاحب نے تحریک کی ہے کہ مجلس شوریٰ بنائی جاوے جو ہر نزاع کا فیصلہ کیا کرے اور ہم تفرقہ سے بچ جاویں۔ مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں ایک عالم کو اس قید میں مقید کرنا کہ وہ اپنے فہم کو دوسرے کے فہم کے مقابلہ میں چھوڑ دے ایمان بالجبر ہے

قرآن مجید

مجلد۔ جلد چرمی۔ نہایت صاف خوشخط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ والا جو ان نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں بہت مفید ثابت ہوگا۔ جو اس سے پہلے دفتر بدر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب خواہش بھیجتے رہے ہیں اور ہم تعمیل نہ کرسکے صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں ایک روپیہ بارہ آنہ قیمت ہے جلد منگوا لیجئے۔

دفتر اخبار بدر - قادیان (گورداسپور)

بڑھ کر کہتا ہے اور لکھتا ہے "کہنے والا کہے گا میں ارباب شوریٰ کا مقلد نہیں"۔ دیکھئے ہمارے مخالفوں کو کیا کیا مشکلات ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ ان کا کوئی امام نہیں کہ اس کے سامنے سب اپنی اپنی رائے خلوص قلبی سے چھوڑ دیں۔ اہلحدیثو! کیوں پریشان ہوتے ہو۔ آؤ سب ایک امام کی بیعت کرلو۔

اہلحدیث لکھتا ہے کہ ندوہ اپنی نظیر کانفرنس اور لیگ کو نہ بناوے بلکہ انجمن حمایت الاسلام وغیرہ کو بناوے جس طرح انجمہائے اسلامیہ کے جلسے کھلے بندوں ہوتے ہیں۔ ندوہ بھی اسی طرح کرے اگر کوئی جلسہ بغرض مشورہ کرنا منظور ہو تو خاص خاص لوگوں کا ہوسکتا ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور جب تک ایسا نہ ہوگا۔ پبلک کو اس سے کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہوسکتی۔

بمبئی یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن میں ہز ایکسیلینی گورنر نے بحیثیت چانسلر کے اپنی تقریر میں طلبار کو مخاطب کرکے کہا کہ تمہاری عمر کے نوجوانوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام طریقوں کا علم حاصل کرسکو۔ جن سے ہندوستان پر حکومت کی جاتی ہے پولیٹیکل انسٹی ٹیوشنوں کا علم صرف مطالعہ اور مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے تمہیں معلوم ہے۔ کہ ہندوستان کی حدوں پر کیسی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں۔ جو لوگ انقلاب کی کوشش کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ انقلاب سے ہندوستان کی تہذیب ایک صدی پیچھے جا پڑیگی۔

بستار ایک باجگزار ریاست ہے جس کا رقبہ ۱۳۰۶۲ مربع میل ہے اور میریا قوم نے جو اس کی آبادی کا ⅓ ہیں راجہ صاحب کے خلاف بغاوت کی ہے۔ میریا قوم مثل بھیلوں کے ہندوستان کے اصلی قدیم باشندوں میں سے ہیں اور بہت عرصہ نہیں گزرا کہ ان میں انسانی قربانی کی رسم جاری تھی۔ باغیوں نے بازار لوٹ لئے ہیں اور چند پولیس کی چوکیاں اور مدرسے جلادئے ہیں اور ریاست کا ایک ملازم سخت زخمی ہوا ہے یہ لوگ تیرکمانوں سے مسلح ہیں ان کے زیر کرنے کے لئے ۲۰۰ پولیسینوں کی جماعت روانہ کی گئی ہے۔

طہران سے روس میں خبر پہونچی ہے کہ دو جہاز مسافروں کے اور ایک سٹیمر بار برداری کا جن کے نام معلوم نہیں ہیں۔ بوشہر سے روانہ ہونے کے بعد ایک سخت طوفان میں ڈوب گئے۔ ۲۰۰ مسافر اور ملاح ہلاک ہوئے۔ (آرمی)

کلکتہ میں ۲ پٹھان گرفتار ہوئے ہیں اور ۵۰ ہزار کا مال مسروقہ افیون و کوکین برآمد ہوا ہے۔

لاہور سنٹرل جیل سے چار شنبہ کی رات کو دو قیدی فرار ہوگئے

امیر صاحب نے جو ایک نقرئی تھال جامع مسجد دہلی کے لئے بھیجا تھا چند روز ہوئے چوری چلا گیا ہے۔

انبالہ میں ہم نے سُنا کہ جو ایک برخاست شدہ کلرک مسمی محمد عمر ماخوذ ہوا تھا وہ گرفتار ہوگیا

قضیہ یمن ترکی مجلس وزرا کی ایک میٹنگ میں اس معاملہ پر غور و بحث ہونے کے بعد یہ رائے قرار پائی ہے کہ ایک بڑی امدادی فوج جس میں ترکوں کی ۲۰ پلٹنیں شامل ہوں بغاوت کا قلع قمع کرنے کے لئے یمن بھیجی جائے۔ علاوہ ازیں اس کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ جہاز چھوٹی کشتیاں بحیرہ قلزم میں بھیجی جاویں۔ تاکہ وہ بحیرہ مذکور پر ممنوع سامان کی پوشیدہ درآمد مسدود کریں اور آتشین اسلحہ اور کارتوسوں کی ناجائز تجارت نہ ہونے دیں۔

سنگاپور کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ سیلاب سے علاقہ جوہور (جزیرہ بورنیو) کی بیسیوں میل ریلوے لائن بہ گئی ہے۔ جس کو از سر نو تیار کرنا پڑیگا

ڈاکٹر کارل کم سرگ وہ سوڈان متحدہ مشن نے جو وسط افریقہ میں ایک عرصے تک سیاحت و سفر کرنے کے بعد حال میں ہی انگلستان آیا ہے ریوٹر کے قائمقام سے کہا کہ بُت پرست افریقیوں کو تسخیر کرنے کی فرنگستانی کوششوں کے ساتھ ہی مسلمان تجار وداعظین آجاتے ہیں

خواجہ صاحب کا لیکچر سیالکوٹ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح دام برکاتکم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مدرسۃ القرآن کے سالانہ جلسہ پر آپکا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجیب نمونہ دکھلایا ۔ سیالکوٹ میں تیاری ۔۔۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے عرصہ سے ایک درسگاہ یہاں قائم کی ہوئی ہے اس میں شہر کے نامور صاحب ثروت بھی اچھی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ ایک محدود دائرہ میں یتامیٰ کی پرورش ہوتی ہے اور حتے الوسع مسلمانان اندرونی اور بیرونی اس کار خیر میں امداد کرتے ہیں ۔ اپنی اغراض کو مستحکم کرنے کیلئے اس مدرسہ کے بانی سالانہ جلسہ بھی کیا کرتے ہیں ۔ آغا محمد باقر خان صاحب کا ہاتھ بھی اس میں شامل ہے اور رونق جلسہ ان کے اور نیز بعض صاحب عزم لوگوں کی وجہ سے اچھی ہو جاتی ہے ۔ اس دفعہ ارکان جلسہ کو پروگرام تجویز کرنے کے وقت خواجہ کمال الدین صاحب کو مدعو کرنے کا غالب خیال پیدا ہوا ۔ اور بڑے شوق سے ان کا نام بھی درج پروگرام کر کے اشتہار میں چھپوا دیا ۔ کہ ۲۶ فروری کو شام کے بعد خواجہ صاحب کا لیکچر فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگا ۔ اس اشتہار کے مشتہر ہوتے ہی شہر میں عام چرچا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے مخالف رائیں پیدا ہونے لگیں ۔ غیر مقلدین کو بھی یہ انتخاب ارکان مدرسۃ القرآن کا ناگوار گذرا اور ان سے زیادہ اس انتخاب پر ایک پیری کے گدی نشین صاحب اور ان کے رفقا کو سخت آگ لگی اور انہوں نے آپ بھی اور اپنے خلیفہ اور دیگر حلقہ نشینوں کے ذریعہ سخت مخالفت کا بیڑا اٹھایا ۔ مہتممان جلسہ کے نام نہایت ہی درشت پیغام جانے شروع ہوئے اور اپنی پیری کی شان کی نمائش ان کو دکھلانی شروع کی ۔ مگر مستقل مزاج مہتممان جلسہ کچھ لیسے وقت فیصلہ کر چکے تھے اور آغا محمد باقر خان صاحب کی وجہ سے اور بھی تقویت ان کو ہوئی ۔ کہ پیر صاحب کی پیری نہ چلی پیرنہ چلی ۔ جوں جوں جلسہ کے انعقاد کی تاریخ قریب آتی گئی ۔ پیر صاحب اور ان کے رفقا کی بے قراری بڑھتی گئی اور حالت متغیر ہوتے ہوتے نوبت تا ۔۔۔ آگئی ۔ مہتممان جلسہ کی طرف سے بھی خشک جواب ملے اور ساتھ ہی شمول جلسہ کی عزت بھی چھن گئی ۔ مہتممان جلسہ نے عام طور پر فیصلہ کر دیا کہ پیر جی کے جلسہ میں آنے یا نہ آنے اور ان کی طرف سے فراہمی چندہ کی تحریک ہونے یا نہ ہونے کی ہم کوئی پرواہ نہیں کرتے ۔ یہ حالت دیکھ کر پیر جی بہت جھنجھلائے اور ان کی رگ مخالفت سخت بھڑک اٹھی ۔ پھر تو کیا تھا تمام شہر میں ہلڑ مچا دیا ۔ اور فتوے بازی شروع ہوئی ۔ عام اجتماع کر کے تقریریں کرنی شروع کر دیں ۔ اور سب وشتم کی گولہ باری شروع کی ۔ جن جن لیکچراروں پر قابو چلا ان کو جلسہ میں جانے سے روکا غرضیکہ خوب ہی مخلوق کو بھڑکانے کی کوشش کی ۔ مگر خدا کی قدرت نتیجہ برعکس پیدا ہوتا گیا ۔ پیر جی کی اس کارروائی کو خاص تو خاص عام نے بھی بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور ملامت کے دوٹ پاس ہونے شروع ہو گئے ۔ مگر پیر جی اور ان کے رفقا برابر سرگرم رہے ۔ اور خصوصاً یہ کوشش کی کہ خواجہ صاحب کے لیکچر میں کوئی نہ جاوے ۔ مگر اس بے اثر آواز کو اب کون سنتا تھا ۔ پیر جی کی قسمت میں شہر سیالکوٹ میں اپنی اعمال کی شامت کا بھگتنا لکھا تھا ۔ اللہ اللہ شہر سیالکوٹ کی ہمدردی میں انہوں نے بہت زور لگایا ۔ بہت ہی چیخے چلائے اور رسوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی جناب میں سب وشتم اور مغلظات کی تاریکی دکھلائیں ۔ کچھ بھی نہ کر سکے ۔ لوگوں نے ان کی زبان سے ایسے بے حیا اور خلاف انسانیت باتیں سن کر سخت بیزاری ظاہر ۔۔۔ بھی ان کی ان حالات پر افسوس کیا ۔ ادھر خواجہ صاحب کی لیکچر کی تاریخ بجائے ۲۶ کے ۲۷ کی شام مقرر ہوگئی ۔ کیونکہ بعض عمائد کو ایک نیم سرکاری تقریب کی وجہ سے ۲۶ کی شام کو جلسہ تقسیم انعام مدرسہ سرکاری میں ضروری شامل ہونا تھا ۔ اس تاریخ بدلنے سے اور وقفہ پڑا اور لوگ اور بھی بیزاری اور دل آزاری کا منظر جو پیر جی نے قائم کر رکھا تھا ۔ دیکھنے پر مجبور ہوئے ۔ خیر غرضیکہ پیر جی نے خواجہ صاحب اور ان کے لیکچر کے سننے کا لوگوں کو مشتاق بنا دیا ۔ ۲۷ کی دوپہر کو خواجہ صاحب ۔۔۔ سیالکوٹ ہو گئے اور بعد ادائے نماز مغرب اپنے وقت پر جلسہ احباب شہر اور کسی قدر بیرونجات کے جو شوق سے آگئے ۔۔۔ میں جا پہنچے ۔ اہل ہنود کے معززین کو بھی ۔۔۔ گئے ۔ غرض کہ وکلا بھی اور دیگر عمائد بھی بڑے شوق سے آئے ۔ اور کثرت مردمان کا یہ حال تھا کہ مہتممان ۔۔۔ کو وہ سرکیاں جن میں صحن جلسہ محاط تھا ۔ جگہ کو فراخ کرنے کے واسطے بعض موقعوں ۔۔۔ اٹھانی پڑیں ۔ سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے ۔ خواجہ صاحب نے جب لیکچر شروع کیا ۔ تو نصرت الٰہی نے وہ کام کیا کہ جس کی بظاہر امید نہ تھی ۱/۲ ۸ بجے سے لیکچر شروع ہو کر ۱۰ بجے تک رہا ۔ مگر اللہ اللہ محویت اور ذوق کا یہ عالم تھا ۔ کہ سب ٹکٹکی باندھے خواجہ صاحب کی طرف دیکھ رہے اور لیکچرار کی جرأت کا وہ عالم تھا کہ بیان کا ایک دریا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب چھپکر شائع ہوا ۔

(کاتبہ محمد ۔۔۔)

صرف مکمل تمہید کے بعد جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خلق استقامت ہی بیان ہو سکا۔ اگرچہ لوگوں کی منشا نہ تھی کہ خواجہ صاحب لیکچر کو بند کریں۔ مگر خواجہ صاحب بھی کیا کرتے کیونکہ اگر بیٹھے بھی رہتے تو لیکچر اتنا طویل اور بسوط تھا کہ ساری رات میں بھی ختم نہ ہوتا۔ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اور اخلاق کس کس پیرایہ اور رنگ میں قلم بند ہوئے ہیں کہ سامعین کو آپ کے کامل انسان ہونے کا قائل کرا کے چھوڑنے والے ہیں۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے مرشد و مولا حضرۃ خلیفۃ المسیح کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اگر حضور نے منظور فرمایا تو انشاء اللہ اگلی اتوار کو بقیہ حصہ پورا کرنے کو تیار ہوں۔ اس پر جلسہ برخاست ہوا اور بابو عطار محمد اور میر احمدی کے گھر کھانا کھانے کے بعد خواجہ صاحب ریل پر سوار ہو گئے۔ چونکہ حضور کی خدمت اس کی اطلاع ضروری تھی۔ اس واسطے ذرا تفصیل کے ساتھ عرض کیا گیا۔ اخیر پر ۵ احباب انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے اور ۵ روپیہ خود خواجہ صاحب نے شامل کر کے ۱۰ روپے یتامی مدرسہ کو دے۔

ایک حاضر الوقت از سیالکوٹ۔

ریلوے کرایہ کی رعایت

بسلسلہ ہدایات برائے جلسہ معلوم ہوا ہے کہ بٹالہ سے سو میل سے کم سٹیشنوں سے کنسیشن ٹکٹ نہیں خریدا جا سکتا۔ البتہ اگر کسی سٹیشن سے جو صرف تقریباً ۷۰ یا ۸۰ میل بٹالہ سے ہو۔ ۱۰۰ میل کا کرایہ دیا جاوے تو بھی کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہیں اور اس طرح بھی اصلی خرچ یعنے معمولی کرایہ آمد و رفت سے کم قیمت بیٹھتی ہے۔ گویا مسافر نفع میں رہتا ہے اس حساب سے وزیر آباد کی طرف سے سٹیشن سادھو کی اور سانگلہ لائن پر ... شیخوپورہ ملتان لائن پر ... بنگا۔ اور دہلی لائن پر چھبیر ... سٹیشن ہیں۔ جن پر سے ۱۰۰ میل کا کرایہ دیکر کنسیشن ٹکٹ حاصل کر کے مسافران نفع میں رہ سکتے ہیں یعنی قریب ایک روپیہ بارہ آنہ پائی میں آمد و رفت کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ نیز عام احمدی پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر سٹیشن پر سے کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ بعض اوقات ملازمین سٹیشن ٹال بھی بہانہ کر چھوڑتے ہیں۔ ٹکٹ بابو کی خدمت میں اس درخواست پر مناسب زور دینا چاہیئے۔ ورنہ ہیڈ سٹیشن ماسٹر کے معاملہ پیش کرنا چاہیئے اور انکار تحریری حاصل کرنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ ہر سٹیشن سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو بٹالہ کا ٹکٹ مل سکتا ہے۔ ہمارے تعلیمیافتہ اصحاب ناخواندہ برادران کو سمجھا دیں اور افسران ریلوے کی مہربانی دربارہ کنسیشن سے پورا فائدہ اٹھا کر گورنمنٹ کا احسان محسوس کیا جاوے۔

راقم۔ فقیر علی سٹیشن ماسٹر۔ رتعجی

طاعون سے حفاظت کے لئے دعا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بسخت تاکید فرمایا کہ طاعون سے بچنے کے واسطے صبح شام کم از کم تین تین بار مفصلہ ذیل دعا پڑھنی چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ

ساتھ نام اللہ کے جس کے نام کے ساتھ نہیں ضرر دیتی کوئی شے

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

زمین میں اور آسمانوں میں۔ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ ان تمام چیزوں کے شر سے جو اس نے پیدا کیں

سالانہ جلسہ

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک دو امور علاوہ ان کے جو سالانہ جلسہ کے متعلق ہدایات کے عنوان کے نیچے شائع ہو چکے ہیں ... تک پہنچانے اور ضروری ہیں امید ہے کہ آپ اس مختصر نوٹ کو درج کر کے ممنون فرما دیں گے۔

(۱) ایک کنسیشن سرٹیفکیٹ ایک سے زیادہ آدمیوں کے لئے بھی کافی ہو سکتا ہے بشرطیکہ ان سب کے نام اس میں درج ہوں اور وہ اکٹھے آنا اور اکٹھے ہی واپس جانا چاہتے ہوں (۲) ان سرٹیفکٹوں پر ٹکٹ ۲۰ مارچ کی صبح سے لیکر ۲۷ مارچ ۱۲ بجے تک رات کے مل سکیں گے۔ یعنے ۲۰ مارچ سے پہلے اور ۲۷ مارچ کے بعد ان پر کوئی ٹکٹ نہ مل سکیگا اور جو احباب ایسے ٹکٹ لیں گے ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ۳ اپریل کی شام کے پہلے پہلے اس سٹیشن پر واپس پہنچ جاویں۔ جہاں سے سفر کیا تھا جو احباب زیادہ عرصہ ٹھہرنا چاہیں۔ انہیں کنسیشن ٹکٹ نہیں لینا چاہیئے۔

اس موقعہ پر جو رعایت کرایہ کی ریلوے نے کی ہے ظاہر ہے کہ وہ سالہائے گذشتہ سے بہت کم ہے۔ ڈیوڑھے کے لئے کوئی رعایت نہیں۔ سو میل کے اندر اندر کے آنیوالوں کے لئے کوئی رعایت نہیں اور جن کے لئے ہے بھی صرف اس حد تک کہ ایک طرف کے کرایہ سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر دونوں طرف کا سفر ہو سکتا ہے یعنی ۱۲ آنہ فی روپیہ۔ مگر چونکہ ریلوے نے باقی تمام اسی قسم کے جلسوں کے لئے بھی ایسی ہی رعایت دی ہے اس لئے اس پر زیادہ زور نہیں دیا جا سکتا۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ کرایہ میں رعایت کا نہ ہونا ہمارے مخلص احباب کے لئے جلسہ میں آنے سے مانع نہ ہوگا۔ اپنے کاموں کے لئے اپنی ضروریات کے لئے بلکہ تفریح کے لئے بھی بہت سے سفر کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا سفر ہے۔ جو خدا کے راہ میں ہے اور جو لوگ محض للہ اس سفر کو اختیار کریں گے۔ وہ عند اللہ ماجور ہوں گے۔ یہ اجتماع طرح طرح کے برکات کا انشاء اللہ موجب ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جن جن ہمارے احباب کی طاقت میں ہے کہ اس دینی مجمع میں شامل ہوں وہ ضرور شامل ہوں گے۔ یہ اضیاط ہے کہ جو احباب چاہیں وہ زیادہ نہیں ایک ہی دن ٹھہر کر چلے جاویں۔ مگر جہاں تک ممکن ہو ان برکات میں حصہ لینے سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ گو بہت سے احباب وقتاً فوقتاً آتے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت اور آپ کے پاک کلمات اور آپ کے روحانی فیوض سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر یہ ایک خاص موقعہ ہے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح نے تاکید فرمائی ہے کہ احباب کو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تحریک کی جاوے۔ پس میں اس دعا پر اس مختصر نوٹ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کے دلوں میں یہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔ جو ان کو تمام روکوں پر غالب کر کے اس جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے۔ اور وہی اخلاص ان کے لئے اس جلسہ کو بڑے بڑے مفاد اور قومی برکات کا موجب کرے اس سالانہ اجتماع میں چونکہ بہت سی مفید تحریکیں بھی ہونے والی ہیں اور ساری قوم کے لئے یہ موقعہ ہے کہ وہ اپنے پیارے سلسلہ کی ترقی کو آکر دیکھیں کہ ایک سال میں جب ہم سب گذشتہ موقع پر جمع تھے۔ اس سلسلہ نے کیا کیا ترقیاں کی ہیں اس لئے ہی سب احمدی احباب کا جو طاقت رکھتے ہیں اس جلسہ مبارک میں شامل ہونا ضروری ہے۔ والسلام۔ محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن۔

احکام اللہ والرسول

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو کہ حال میں عرب عبد الحی نے تالیف کی ہے۔ قرآن شریف اور حدیث سے احکام الٰہی و احکام رسول منتخب کر کے عربی اور بالمقابل اردو ترجمہ لکھا ہے اس کتاب کا پڑھنا اور اس پر عمل بے انتہا فوائد کا موجب ہو سکتا ہے۔ واحد۔ تثنیہ۔ جمع کے صیغوں کو الگ الگ فصلوں میں درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ہ ہے۔ عرب صاحب موصوف سے قادیان کے پتہ پر مل سکتی ہے

درخواست دعا

ہمارے مکرم حکیم فضل دین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔

دندان ساز

ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہیں کیا کوئی دوست اس کام میں انہیں مدد دیکر ہمیں مشکور فرما سکتے ہیں۔

اگلا اخبار چونکہ ۲۴ مارچ کا اخبار ایسے وقت میں یہاں روانہ ہو سکتا ہے کہ اکثر احباب راستہ میں ہوں گے [illegible]

مسٹر دہرم پال سے چند سوال

مسٹر دھرم پال کو حق جوئی - راست گوئی - انصاف پسندی اور نیک نیتی کا بہت دعوے ہے انھون نے ایک عرصہ سے ہندوستان کے مذہبی حلقوں اور اخباری دنیا میں ایک شور برپا کر رکھا ہے میں نے ان کی چند تصانیف شل نخل اسلام وغیرہ دیکھیں - اور اب تھوڑے دنوں سے ان کے رسالہ اندر و اخبار آریہ کو بھی باسلسل دیکھ رہا ہوں - میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے ترک اسلام کی اصل وجوہ کیا ہیں؟ اور نہ میں یہ دکھلانے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے موجودہ ہم مذہبوں میں انہیں کس درجہ عزت - وقعت وقار و اعتبار حاصل ہے لیکن میں ان سے صرف چند سوال پوچھتا ہوں - اگر دہرم پال کے خیال میں وہ قابل التفات ٹھیرے اور انھوں نے بالکل ٹھنڈے دل سے اپنے ادعائے موافق ازراہ حق جوئی - راست گوئی - انصاف پسندی و نیک نیتی ان کے ٹھیک ٹھیک جواب دئیے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ پبلک کے لئے ایک حد تک دلچسپی و سودمندی سے خالی نہ ہوں گے اور نہ صرف میری بلکہ اسی طبیعت کے اور بہت سے ناظرین اخبارات کی دل خلش اور الجھن میں جو مسٹر دہرم پال کے بارہ میں اکثر پیدا ہوتی رہتی ہے - گونہ تخفیف کا موجب ہوں گے۔

قبل اس سے کہ میں اس مضمون کے اصل مدعا کی طرف آؤں یہ جتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مسٹر دہرم پال کو جو رنگ تحریر زیادہ تر مرغوب ہے اس کے دیکھنے سمجھنے اور اسکی نسبت رائے قائم کرنے کا مجھے کافی سے زیادہ موقعہ مل چکا ہے اس لئے معمولی طور پر تو مجھے ان سے یہی توقع ہونی چاہیئے کہ ان کے جواب اسی رنگ میں ہونگے لیکن قطع نظر اس سے مجھ کو وہ رنگ طبعاً پسند ہے یا ناپسند - خاص اس بحث میں تو میری بھی خوشی ہے کہ طرفین کے سوال و جواب بالکل سادہ اور معتدل پیرایہ میں ہوں - اور ان پر جوش تعصب یا چرب زبانی کا کوئی رنگ نہ چڑھایا جاوے - مجھے امید ہے کہ سادگی پسند منصف مزاج پبلک کو بھی یہ امر بخوشی منظور ہوگا اور اس طریق سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہو سکتا ہے - کہ ذاتیات اور تو تو مین مین تک نوبت پہونچنے کے بغیر ہی چند ضروری باتیں طے ہو جاویں - جو مذہبی مذاق رکھنے والوں کو کارآمد نتائج تک لے جا سکیں۔

مسٹر دھرم پال اگر اس مسئلہ کو جو میں چھیڑتا ہوں کوئی وقعت و اہمیت دینے کے لئے آمادہ ہوں - تو ان کی فرض ہوگی کہ جواب دینے سے پہلے اصل سوالات مع تمہید لینے میرا مضمون بھی لفظ بلفظ اپنے اخبار آریہ میں شائع کر دیں - تاکہ پبلک کو شروع سے اخیر تک جملہ متعلقات بحث سے آگاہی رہے اور اخذ نتائج میں کام دے - سردست میں ذیل کے چند سوالوں پر اکتفا کرتا ہوں - ان کے جواب شافی ملنے پر بشرط ضرورت انشاء اللہ اور بھی بہت سے سوال شائع کروں گا۔

(۱) کیا آپنے تبدیل مذہب سے پہلے اسلام کے حسن و قبح کو کما حقہ پرکھ پڑتال لیا تھا؟

(۲) کیا آپ کی تحقیقات مذہبی سنی سنائی رطب و یابس روایات پر مبنی تھی - یا آپنے قرآن شریف کو جو بنائے اسلام ہے - اول سے آخر تک اچھی طرح سمجھ اور دیکھ بھال کر اس کے دین کو ناقابل قبول قرار دیا؟

(۳) کیا اسلام کو چھوڑ کر برہم سماج میں اور پھر اسے بھی ترک کر کے آریہ سماج میں داخل ہونے سے قبل آپنے اپنے نئے مذہب کے بنیادی اصولوں اور اس کی کتاب مقدس کے محاسن کا علی وجہ البصیرۃ اندازہ کر لیا تھا یا سرسری فیصلہ پر تبدیل مذہب کا حصر رکھنا پڑا۔

(۴) کیا آپکے نزدیک اسلام سراپا عیوب ہے یا اس میں کوئی خوبیاں بھی ہیں۔

(۵) کیا ویدک دہرم آپ کی رائے میں نقائص سے قطعاً مبرا ہے یا اس میں کوئی اسقام بھی آپ کو نظر آتے ہیں؟

(۶) کیا یہ صحیح ہے جیسا کہ آپ کی اور آپکے قلمی معاونوں کی تحریرات سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا عہد حکومت سرتا سر ایک لعنت و مصیبت کا پہاڑ تھا اس میں محاسن اور برکات کا شائبہ بھی کہیں نظر نہیں آتا۔

(۷) کیا یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کے سارے ہی تاجدار ہمیشہ سے ظالم - جابر - عیاش - بے رحم - غفلت شعار - مردم آزار - رعایا کا خون چوسنے والے - ناخدا ترس - فاسق فاجر اور مستوجب لعنت و ملامت تھے (معاذ اللہ منہا) جیسا کہ آپ کی اور آپکے ہمصفیروں کی تحریرات سے عیاں ہوتا ہے۔

(۸) کیا یہ اصول آپکے نزدیک قابل قبول ہے کہ اگر کسی شخص سے کبھی کوئی حرکت بے جا و ناروا سرزد ہوئی یا اس نے کسی بدخلقی و بے دینی یا بے اعتدالی کا ارتکاب کیا - تو اس کا مذہب یا تمام قوم نہ کہ محض اس کی ذات ایسی حرکات کی ذمہ دار و جوابدہ سمجھی جاوے؟

(۹) جو طرز تحریر آپنے اختیار کر رکھا ہے آیا وہ اضطراری ہے یا جان بوجھ کر پسند کیا گیا ہے؟ اور اس سے مسلمان ہندوؤں بلکہ خود آریوں اور عام خلائق کے لئے کیا فوائد مدنظر ہیں یا پہونچ رہے ہیں؟

(۱۰) کسی ایک مذہب کا ترک اور دوسرے کا قبول کرنا آپکے نزدیک محض ایک معمولی مشغلہ ہے یا اس کی غرض و غائت کوئی پاک تبدیلی اور روحانی ترقی ہونی چاہیئے جو آپ کو کہاں تک حاصل ہوئی ہے؟

(۱۱) مذہب آپ کی رائے میں صرف زبان و قلم کے لئے ہے یا عملی زندگی سے بھی اس کا کچھ تعلق ہے؟

(۱۲) ویدک دہرم یا آریہ سماج کے مسلمات میں اگر کوئی بات ایسی بھی پائی جاوے - جس کے کھلم کھلا عملدرآمد سے خود آریہ صاحبان کو شرم و ندامت دامنگیر ہوتی ہو - تو اس کو آپ کیا کہیں گے۔

(۱۳) جس مذہب کے خود بانی کی زندگی بہت سے دندان شکن اعتراضات کا مورد ہو سکتی ہو - اس کے پیروؤں کو دوسروں کی عیب شماری و دل آزاری میں پہل کرنے کا کیونکر حق پہونچ سکتا ہے؟

(۱۴) اپنے مذہب و ملت کی خدمت دوسروں کی عیب جوئی و بدگوئی کے بغیر بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۱۵) جو جو خرابیاں و بےعنوانیاں اور کمزوریاں آج مسلمانوں میں شدومد سے گنائی جا رہی ہیں ان میں سے کوئی خرابی یا کمزوری ہندوؤں آریوں یا دیگر اقوام میں بھی کبھی تھی - یا اب پائی جاتی ہے - یا محض یہی ایک قوم ان عیوب کی ٹھیکیدار رہے؟ (باقی آئندہ انشاءاللہ)

خاکسار احمد حسین احمدی فریدآبادی از دہلی ۲۸ ب

برقعہ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان - السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ - برقعہ کا نقشہ جو اخبار بدر مورخہ ۲۴ فروری دیا گیا ہے اس کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مجھ کو مدت سے اس مضمون پر خبط ہے - میں نے اسلامی ملکوں میں مثلاً مشرقی افریقہ - زنجبار - جزیرہ لامو - سویز - عدن میں سیر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر توجہ دی ہے - برقعہ کی ساخت ایسی ہو - جو ہر درجہ کی مستورات کے موافق حال ہو - اس میں کچھ شک نہیں کہ موجودہ برقعہ بالکل نکما ہے مگر جو برقعہ اس کی جگہ لے وہ ایسا ہو کہ بہرحالت ہر طبقہ اسلام اور ہر درجہ کی مستورات کے مطلب کا ہو - مثلاً اکثر عورتیں بچے کو راہ میں چھپانا چاہتی ہیں تاکہ بچہ سے شناخت نہ ہو سکیں یا چلتے چلتے دودھ پلاتی ہیں یا بعض اوقات سر پر بوجھ اٹھاتی اور گٹھڑی کو ہاتھوں سے تھام کر چلتی ہیں میرے خیال میں یہ نقشہ ہر ایک مطلب کے واسطے کافی نہیں ہو سکتا بہرحال سب اصحاب اس پر غور فرماویں - راقم محمد بیگ سکرٹری انجمن مغلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ارشادات نبوی

انسان کو دنیا مین قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کھانے پینے سے واسطہ پڑتا ہے اور مرتے دم تک اس کے ساتھ شغل رہتا ہے۔ بلکہ مابعد الموت اور جنت مین بھی ابدالآباد تک اس سے کام پڑتا رہیگا اس لئے مین ارشادات نبوی کے سلسلہ کو ان اقوال طیبہ سے شروع کرتا ہون جو اکل و شرب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتاً فوقتاً فرمائے اور حتی الوسع ان اقوال کی فلاسفی امت کے اولوالعزم مبردون کے اقوال سے اخذ کرکے درج کرنے کی کوشش کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

باب اول۔ اکل و شرب یعنی کھانے پینے کے بیان

قولہ عزّ وجلّ۔ کلوا من طیبات ما رزقناکم۔ وقولہ عزّ وجلّ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔

اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرنا اور اپنے آگے سے کھانا

حدیث۔ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ۔

ترجمہ۔ حضرت انس رضؓ سے روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو نام اللہ کا اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص کھاوے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے۔

حکمت۔ کھانے سے اول خدا کا نام لینے سے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص روٹی یا کوئی اور چیز کھاوے تو کسی نفسانی لذت کے لئے نہ کھاوے بلکہ اللہ کے نام سے یعنی خدا کے ارشاد کلوا واشربوا پر عمل کرتا ہوا کھاوے اور درمیان مین نفسانی تلذذ نہ ہو۔ اور کل مما یلیک سے یہ مطلب ہے کہ تمام برتن مین ہاتھ نہ پھیرے بلکہ کنارہ سے شروع کرے ورنہ باقی بچا ہوا کسی اور شخص کے کھانے کے قابل نہین رہیگا اور یون بھی بدتہذیبی ہوتی ہے اور پاس والون کو کراہت آیا کرتی ہے۔

دائین ہاتھ سے کھانا کھانا

حدیث۔ قال عمر بن ابی سلمۃ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک۔ عمر بن ابی سلمۃ نے کہا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھا اپنے دائیں ہاتھ سے۔

حکمت۔ دنیا کے تمام لوگ دائین ہاتھ سے کھانا کھاتے ہین اور فطرت مین یہ بات ودیعت ہے اور کسی مذہب کے خاص خصوصیت نہین ورنہ پھر دھریہ شائد بائین سے بھی کھاتے۔ لیکن مشاہدہ سے یہ بات صاف ثابت ہے کہ دائین ہاتھ سے کھانا خلقتاً و فطرتاً ہے اور سچے مذہب کی یہی علامت ہے کہ فطرت کے مطابق ہوتا ہے یا یون کہنا چاہیئے کہ فطرت اسکے مطابق ہوتی ہے اور چونکہ اسلام سچا مذہب ہے اس لئے اس مین فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک عضو کے لئے کچھ کام مقرر ہین ہاتھ بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہین جب بائین ہاتھ کے لئے استنجا اور طہارت مقرر کی گئی تو لازمی طور پر یہ بات ہونی چاہیئے تھی کہ کھانے کے لئے اسکو استعمال نہ کیا جاوے اس لئے دایان ہاتھ کھانے پینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ کیون نہین بایان ہاتھ کھانے کے لئے اور دایان ہاتھ استنجا کے لئے مقرر کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام فطرت کے مطابق ہے اور فطرت نے دائین ہاتھ کو اس ممتاز کام کے لئے چن لیا۔

تکیہ لگاکر کھانا نوش کرنا اور اس کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی جحیفۃ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہ انی لا آکل وانا متکئ۔

ترجمہ۔ ابی جحیفہ رضؓ سے روائت ہے کہ مین ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ مین تکیہ لگاکر کوئی چیز نہین کھاتا یعنی کھانا کھانے کے وقت تکیہ یا سہارا نہین لگاتا۔

حکمت۔ تکیہ لگاکر کھانا کھانے مین روحانی رنگ مین تو یہ نقصان ہے کہ اس فعل سے تکبر پایا جاتا ہے اور انبیاء تکبر کے اول الاعداء ہوتے ہین۔ دوسرے یہ بات ہے کہ تکیہ لگاکر کھانے مین آدمی بے تکلف بیٹھ کر نہین کھاسکتا اور کھلے طور پر بے تکلفی سے ہاتھ وغیرہ دسترخوان پر نہین پھیلا سکتا۔ مگر نبی کا تو مذہب ما انا من المتکلفین ہوتا ہے اور تکیہ لگاکر کھانا اس کے برخلاف ہے اور جسمانی طور پر یہ نقصان ہے کہ چونکہ کھانا کھانے والے کا منہ دسترخوان سے اس کی ٹانگون اور پیٹ اور سینہ سے زیادہ دور ہوگا اور کھانا دسترخوان پر سے لینا ہوگا اور لقمہ دان ہاتھ لقمہ کو منہ تک لے جانے کیلئے ٹانگون اور پیٹ اور سینہ کے اوپر سے گزریگا تو اکثر اوقات لقمہ گرکے کپڑے وغیرہ خراب ہونگے۔

کھانے پر عیب دھرنے کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی ھریرۃ رضؓ۔ قال ماعاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً قط ان اشتھاہ اکلہ وان کرھہ ترکہ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرۃ رضؓ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہین دھرا اگر وہ پسند خاطر ہوتا تو نوش فرما لیتے اور اگر طبیعت نہ چاہتی تو چھوڑدیتے۔

حکمت۔ اس بات سے عفو پایا جاتا اور عفو بھی اعلےٰ درجہ کا اور یہ عفو صرف انبیاء ہی کرسکتے ہین۔ ہم بڑے بڑے مہذب لوگون اور بادشاہون کا ذکر سنتے ہین کہ انہون نے بعض دفعہ باورچیون کو صرف اس قصور پر کہ نمک زیادہ ہوگیا ہے مروا ڈالا ہے اور کوئی آدمی ایسا نہین نظر نہین آتا جو کھانا خراب ہونے پر باورچی کو بالکل کچھ نہ کہے ایک دفعہ نہین بلکہ ہر دفعہ تصور پر چپ رہے اور یہ حدیث آنحضرتؐ کے سچا رسول ہونے پر شاہد ہے (۲) اگر نوکر کو سخت سست کہا جاوے تو اکثر تجربہ کرکے دیکھا گیا ہے کہ چونکہ باورچی وغیرہ اکثر ایسے نوکر کمینہ لوگون مین سے ہوتے ہین اس لئے بجائے احتیاط کے مالک کا دل جلانے کے لئے کھانا اور زیادہ خراب کرتے ہین۔ لیکن اگر مالک چپ کرجاوے اور کھانا نہ کھاوے، تو بجائے شوخی کے دل مین خائف اور شرمندہ ہوکر احتیاط کرنے لگتے ہین۔ (۳) اگر کھانا خراب پکا ہو۔ اور مالک باورچی پر ناراض ہو اور اسے کہدے کہ اس مین فلان خرابی ہے تو اول تو وہ احتیاط نہ کریگا اور اگر کوئی شریف باورچی بھی ہوگا تو اس بات مین احتیاط کریگا جس کا نقص مالک نے نکالا ہے مثلاً مالک نے کہدے کہ آج نمک زیادہ ہے۔ تو نوکر دوسرے وقت نمک کم ڈالیگا۔ لیکن اگر خراب کھانا چھوڑ کر چپ ہو رہیگا تو جتنی غلطیاں ہوسکتی ہین سب کی اصلاح کا خیال رکھیگا شائد فلان غلطی ہوگئی تھی اس لئے مالک نے کھانا نہین کھایا اور اس تدبیر سے مالک کا کھانا پھر کم ہی خراب پکیگا۔

کھانے مین روح کی نزاکت کا خیال رکھنا

حدیث۔ عن عبد العزیز رضؓ قال قیل لانس ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الثوم فقال من اکل فلا یقربن مسجدنا۔

ترجمہ۔ عبدالعزیز سے روائت ہے کہ حضرت انس رضؓ سے لوگون نے پوچھا کہ آپنے لہسن کے بارے مین آنحضرتؐ سے کیا سنا۔ تو انھون نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے لہسن کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے۔

حکمت۔ مندرجہ بالا قول مین بہت سی حکمتین ہین۔ کچھ ان مین سے بیان کی جاتی ہین (۱) لہسن بدبودار چیز ہے۔ اور ایک حدیث مین ذکر آیا ہے کہ ملائکہ بدبودار چیزون کے پاس نہین آتے اور جہان ایسی چیزین ہون وہان فرشتون کا نزول نہین ہوتا اور مسجد ایسی جگہ ہے۔ کہ حدیثون کی روسے وہان فرشتون کا باقاعدہ طور پر نازل ہونا پایہ ثبوت تک پہونچ گیا ہے۔ تو صاف نتیجہ نکل آیا۔ کہ لہسن کھاکر مسجد مین

کہ درس قرآن سننے والون کے واسطے خصوصیت سے دُعا کردن۔ پس جو اس وقت حاضر ہین ان کیواسطے مین نے بہت بہت دُعائین درس شروع کرنے سے پہلے کی ہین۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ نقص۔ اصل قصہ کا بیان اب شروع ہوا ہے۔

نبا۔ عظیم الشان بات۔

آیت ۲۔ شططاً۔ پراگندہ بات۔

آیت ۳۔ من دونہٖ۔ رومی قوم کی طرف اشارہ ہے جو بُت پرست تھی اور یہودی بھی غیر ممالک مین جا کر ان قومون کی صحبت کے اثر سے کچھ غلطیون مین مُبتلا ہو چکے تھے یاد رکھو شرک کبھی فے الذات ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجوس نے خالق الظلمت و خالق النور دو بنائے ہین۔ اور جیسے آریہ لوگ پانچ چیزون کو خدا کے ساتھ غیر مخلوق مانتے ہین اور جیسے عیسائی تین خدا قرار دیتے ہین یا صفات مین ہوتا ہے جیسا کہ بعض مسلمانون مین اسکے آثار پائے جاتے ہین یہ سب افترا ہے۔

آیت ۴۔ اعتزلتموھم۔ جب تم نے ان غیر معبودون کی پرستش کرنیوالون کو چھوڑ دیا تو اب کہف کو چلے جاؤ۔

آیت ۵۔ تزاور۔ تمیل۔ جھک جاتا ہے۔

چونکہ وہ مقام خط سرطان سے اُوپر ہے اور سورج خط سرطان سے اُوپر نہین جاتا ہے بلکہ نیچے رہتا ہے اس واسطے طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی طرف وہان سے دیکھا جاوے۔ تو سورج داہنے ہاتھ نظر آئے گا اور وقت غروب کے مغرب کی طرف دیکھا جاوے تو بائین ہاتھ نظر آئیگا۔ سورج کبھی ان کے سر پر نہین آتا۔

فجوۃ۔ وسعت کی جگہ۔ فراخی کی جگہ مین ہین۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقام کہف کے تین پتے ہین (۱) شام و روما سے بہت دُور ہے (۲) خط سرطان سے شمال کی طرف ہے (۳) وہ امن کی جگہ ہے۔ جہان دُشمن کا قابو نہ تھا۔

من آیات اللہ۔ سورج کا سرطان تک پہونچنا اور آگے نہ جانا۔ پھر جدی تک جانا اور آگے نہ پہونچنا یہ سب اس کی قدرت کی نشانیان ہین۔

ومن یضلل۔ اور جس کو اس کی بدی کے سبب گمراہ کرتا ہے۔ دوسری جگہ قرآن شریف مین فرمایا ہے۔ وما یضلّ بہٖ الا الفاسقین۔ فاسقون کے سوائے وہ دوسرے کو گمراہ نہین کرتا۔

مورخہ ۲۶ر فروری ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرہ رکوع ۱۵)

(سورہ الکہف رکوع نمبر ۳)

۲۵ر فروری ۱۹۱۰ء کو جمعہ کے سبب درس نہین ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اصحاب کہف کا حال منکشف ہوا اور آپنے انہین دیکھا۔

رُقود۔ راقد۔ سونیوالے۔ سخت ہی ٹھہرے ہوئے۔ دراصل وہ تو ٹھہرے ہوئے تھے۔ سوئے ہوئے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین وہ قوم سست پڑی تھی۔ مگر آپنے ان کی حالت آیندہ کی دیکھی۔

نقلبھم۔ عنقریب تجارت کے واسطے سب طرف نکلین گے۔ دائین بائین جاوین گے۔ یعنی مشرق اور مغرب مین پھیلین گے۔

کلبھم۔ یہ ان کی شناخت بتلائی گئی۔ کہ ان کے دروازے پر کُتا ضرور ہوگا۔ ممکن ہے ابتدائی اصحاب کہف کے ساتھ بھی کوئی کُتا ہو۔

آجکل کُتے کی تعریف وفاداری مین بڑی بڑی کتابین لکھی گئی ہین۔ حالانکہ اس جانور کے اخلاق نہایت قبیح اور مذموم ہین۔ شہوت۔ حرص۔ طمع مین بہت رذیل جانور ہے اور ان امور مین گرا ہوا ہے۔

ولیت۔ یہ بھی ایک شناخت ہے۔ ان کی کوٹھیان وسیع اور رُعب دار ہونگے۔

آیت ۲۔ لبثتم۔ اس ملک مین حالت سستی مین کتنی مدت تم رہے۔

یوماً او بعض یوم۔ ہزار نوسو سال۔ اوسط ساڑھے نوسو سال۔ اتنے ہی عرصہ کے بعد یہ قوم باہر نکلی اور انہون نے کمپنیان بنائین اور تجارتین شروع کین اور غیر ملکون کی طرف گئے قرآن کریم مین یوم ہزار سال کا نام بھی آیا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے۔

فابعثوا۔ ایک مجمع بناؤ۔ کمپنی قائم کرو۔ روپیہ روانہ کرو۔ اور ایک کو افسر بناؤ۔

طعاماً۔ ہمارے ملک مین غلہ کی کمی ہے یہان سے روپے لیجاؤ اور وہان سے غلہ لاؤ۔

ولیتلطف۔ نرمی سے کام کرو۔

لا یشعرن۔ اپنا بھید کسی کو نہ دو۔ اور دوسرے کا بھید لو۔ مدارات سے کام کرو۔ اور دوسرون کے حالات سے مفصل اطلاع حاصل کرتے رہو۔

آیت ۴۔ اعثرنا علیھم۔ دوسرے لوگون کو ان کے حالات سے آگاہ کیا اور غیر قومین ان کے ہان بھی جانے لگین۔ ابتدائی اصحاب سے بھی اردگرد کے لوگ آگاہ ہوئے اور انکو مطیع ہوئے یتنازعون۔ ابتدائی لوگون نے ان کے متعلق جھگڑا کیا اور آخر ان کی یادگار بنائی

آیت ۶۔ سیقولون۔ اختلاف مورخین کا ہے کہ کتنے تھے کتنے نہ تھے۔

سبعۃ۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔ کہ سات والی بات صحیح ہے۔ کیونکہ پہلے اعداد کے ساتھ خدا تعالیٰ نے رجماً بالغیب فرمایا۔ اس کے ساتھ نہین فرمایا۔ بلکہ یہ امر کہ عیسائیون کے ہان سات بڑے کلیسا مشہور ہین۔ اس سے صاف صاف پتہ لگتا ہے کہ سات ہی تھے

مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرھوان رکوع ۱۶)

سورہ الکہف رکوع چہارم

آیت ۱۔ لا تقولن۔ کبھی بھی نہ کہو۔

انشاء اللہ۔ جہان کہین خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا خیال نہ ہو۔ نتیجہ اچھا نہین ہوتا۔ سب سے پہلی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کی ہے۔ جنھون نے انا لہ لحافظون انا لہ لناصحون۔ انا لفاعلون وغیرہ الفاظ کے ساتھ دعوے کیا۔ مگر کہین وفا نہ ہوا۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

(رکوع نمبر ۱۳)

(آغاز سورۂ کہف رکوع اول)

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۱۱ء

تمہید۔ سورۂ بنی اسرائیل میں زیادہ تر یہود سے خطاب ہے۔ اور ان کی دو شدید تباہیوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا ہے اب اس سورۂ شریف میں زیادہ بحث پہلے عیسائیوں سے کی ہے۔ پھر مجوس سے۔ اور درمیان میں کچھ یہود کو بھی خطاب کیا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو۔ ان آیات کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ دجال کون ہے۔ اور اس کے کیا صفات ہیں اور اس سے بچنے کی کیا راہ ہے۔

آیت ۱۔ الکتب۔ کامل جامع کتاب۔ کلمۃً ہوئی۔ ایک لشکر جو شبہات کو دور کرے اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بصورت کتاب موجود تھا۔

عوجاً۔ دو معنے ہیں (۱) ٹیڑھا پن۔ اس کتاب میں کوئی غلط تعلیم نہیں (۲) جو ٹیڑھا ہے وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

آیت ۲۔ قیماً۔ (۱) مستقیماً۔ بالکل سیدھے راہ پر اور سیدھی راہ بتلانے والی (۲) قائم اور صداقتوں کی اور اپنی صداقتوں کی (۳) حافظ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے۔ شدید کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کے ساتھ سخت مخالفت کے واسطے تیار ہے۔

ان لھم۔ عمل صالح کا نتیجہ ہے۔ اجر حسن

آیت ۳۔ ابداً۔ بہت لمبا زمانہ۔

آیت ۴۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ قوم دجال کون ہے۔

آیت ۵۔ من علم۔ یہ قوم بڑی سائنس دان بن گئی۔ ہر بات پر دلیل پیش کرتی ہے مگر اپنے مذہب کے متعلق صاف اقرار کرتے ہیں کہ مسیح کے ابن خدا ہونے اور تثلیث۔ کفارہ وغیرہ کے واسطے دلیل کوئی نہیں۔ قرآن شریف نے پہلے سے پیشگوئی کی ہے۔ کہ یہ ایسا کہیں گے۔

اٰبائھم۔ ان کے باپ دادوں کو بھی علم نہ تھا۔ یورپ ایک بت پرست قوم تھی جاہل لوگ تھے۔ پرانے بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے رعب میں آ کر یسوع کا بت پوجنے لگ گئے۔ وہ تو خود جاہل تھے ہی۔ اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے۔

کلمۃً۔ تمیز واقع ہوئی ہے اس واسطے منصوب ہے۔

افواھھم۔ منہ سے نکلتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دل جانتے ہیں کہ یہ بے دلیل بات ہے صحیح نہیں۔

آیت ۶۔ آثارھم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشف میں اس قوم کا جاہ و حشم دکھایا گیا جس سے آپکو غم ہوا۔ کہ اتنی بڑی بظاہر معزز قوم اسلام کی نعمت سے بے نصیب رہیگی۔ قوان کی وجاہت کتنوں کو اسلام سے مرتد کردیگی۔ اس پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ سب اشیاء عارضی اور زمینی ہیں۔

آیت ۷۔ احسن عملاً۔ دنیوی زیب و زینت کے معاملہ میں کون بڑا کاریگر ہے۔ یہ بات ظاہر کردی جائے گی۔

آیت ۸۔ جرزاً۔ لیس فیھا۔ شئ۔ خالی میدان۔

آیت ۹۔ عجب۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بہت عجیب بات ہے۔ ایسے ایسے لاکھوں نشانات خدا تعالیٰ کے ہیں۔

رقیم۔ رقم کرنا۔ لکھنا۔ کھودنا یہ ان کی نشانی ہے۔ تحریر کا کام بہت ہوگا۔ ہر امر ان کے ہاں لکھا جائیگا۔

کہف۔ وہی ہے جس کو انگریزی کیپ Cave کہتے ہیں اب تک وہ جگہ اسی نام سے مشہور ہے۔

آیت ۱۰۔ الفتیۃ۔ نوجوان۔ حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچانے کے معاملہ میں جو موحد جماعت تھی۔ اس پر بڑا ابتلاء آیا۔ حاکم پلاطوس اور اس کی بیوی بھی اس مقدمہ میں قید ہوئے۔ مگر کچھ لوگ ایسے تھے جو وہاں سے بھاگ نکلے کچھ مغرب کو گئے کچھ مشرق کو۔ یہاں اُن لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے بلاد غربی میں جا کر کہف میں جا پناہ لی۔ جو کہ انگلستان کے جنوب مغربی گوشہ میں واقع ہے۔ انہیں جوانوں میں یوسف اور مینا بھی تھا۔ جس نے حضرت مسیح کے بچانے میں بڑا حصہ لیا تھا۔

آیت ۱۱۔ ضربنا علی آذانھم۔ کچھ مدت تک باہر کی کوئی خبر اس گروہ کو نہ پہنچی۔

آیت ۱۲۔ بعثنا۔ آخری ترقی دنیوی کی طرف اشارہ ہے۔

مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ رکوع نمبر ۱۴)

۲۲ و ۲۳ فروری دو دن بسبب علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح درس نہ [illegible] کہ میری طبیعت تو ضعیف ہے۔ مگر دل میں خیال آیا کہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ معلوم نہیں کس وقت موت آجاوے۔ کچھ قرآن سنا دیا جاوے۔ تو اچھا۔ فرمایا۔ آج مجھے

آنے کی ممانعت اس لئے فرمائی کہ مسجد میں فرشتوں کا نزول بسبب لہسن کی بدبو کے رک نہ جائے۔ دوم اسلامی سوسائیٹی کے ممبر یعنے مسلمانوں کے لئے ایک مسجد ہی ایسی جگہ ہے جہاں ہر مزاج کے لوگوں کو بلا ناغہ جمع ہونے کا حکم ہے اور خواہ کتنا ہی امیر کبیر مسلمان ہو اور کیسا ہی نازک ہو ضروری ہے کہ وہ نماز دن کیوقت مسجد میں حاضر ہو۔ لیکن دنیا میں بعض طبائع ایسی نازک ہوتی ہیں کہ ذراسی بدبو کو بھی برداشت نہیں کرسکتیں اور اگر بدبودار اشیاء کا انسداد نہ کیا جاوے تو ان کے لئے مسجد میں آنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے منع فرمایا تاکہ کسی شخص کو بھی مسجد میں آنا ناگوار نہ گزرے (۳) تیسری حکمت یہ ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔ جیساکہ آدمی بیمار رہے تو عام طور پر اس کا باطن بھی یعنے دل بھی سستی اور کاہلی کی طرف جھک جاتا ہے اسی واسطے راے العلیل علیل کہا کرتے ہیں پس جب واقعی ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔ ... تو مسجد میں جہاں باطن کی گھوڑدوڑ ہوتی ہے۔ وہاں ظاہر میں لہسن جیسی بدبودار چیز سے اندیشہ ہے کہ اس کی بدبو کا اثر باطن پر نہ پڑے اور اس طرح یہ باطن کے گھوڑے کو ظاہر کی بدبو سے ٹھوکر نہ لگے۔ چہارم بدبو سے دماغ میں اور دل کے خیالوں میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے چوہڑے حلال خور اور گندگی اٹھانے والی قومیں عالی خیال اور رفعت نظر والی نہیں ہوتیں۔ لیکن برعکس اس کے اشراف قومیں اور صفائی کا اہتمام رکھنے والے مہذب لوگ ہزارہا اعلیٰ سے اعلیٰ لطیف باتیں روزمرہ دریافت کرتے رہتے ہیں۔ مگر حلال خوردن کا دماغ منجمد رہتا ہے۔ ... غرض لہسن بدبودار اشیاء میں سے ہے۔ اس سے ... لطافت دل اور دماغی کے منقبض ہونے کا اندیشہ ہے اور چونکہ مسجد میں دعائیں مانگنے ہی کا فعل اور قلب کے حضور ہی کے طرائق استعمال کئے جاتے ہیں اور دعائیں کا دل سے نکلنا اور قلب کا حضور انقباض کے وقت ہو نہیں سکتا اور بدبو سے انقباض ضرور پیدا ہوتا ہے تو ضروری ہوا کہ لہسن یا ایسا ہی اور بدبودار اشیاء کا مسجد سے انسداد کیا جاوے چنانچہ اسی خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں عود اگر لوبان وغیرہ وغیرہ خوشبودار اشیاء کی دھونی دلوایا کرتے تھے۔ تاکہ کثافت دور ہو جاوے (پنجم) اس میں ایک پیشگوئی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ میری اتباع میں تو قیصر و کسریٰ کے ملک ہو جاوینگے اور عنقریب تم تمام دنیا کے بادشاہ ہو جاؤ گے اس لئے ایسی بدبودار اشیاء کا استعمال اپنے روحانی کالج میں حاضر ہونے کے وقت نہ کیا کرو کہیں وہ اشیاء تمہاری روحانی تعلیم میں حارج نہ ہوں اور تم ترقی

نہ کرسکو اور ایک حدیث میں پیاز کے متعلق بھی ایسا ہی ارشاد ہے۔ اس کو بھی لہسن پر قیاس کرنا چاہیئے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب موہنہ سے بدبو دور ہو جاوے تب مسجد میں آنے کی اجازت ہے اور ایک جگہ آیا اگر کھانا ہی ہو تو پکاکر کھاؤ کیونکہ پکانے سے بدبو دور ہو جاتی ہے۔ سو معلوم ہوا کہ اصل ... بدبو ہے جو کہ دل اور دماغ کی لطافت کو روکتی ہے اور ان پر برا اثر ڈالتی ہے

رومال سے یا تولیہ وغیرہ سے ہاتھ پونچھنے سے پہلے اپنی سالن آلود انگلیاں چاٹ کر پاک کرلیا کریں

حدیث ۔ عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا۔

ترجمہ ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے (کپڑے وغیرہ سے) یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے۔

حکمت ۔ یہ بات تمام حکماء کے تجربہ میں آئی ہوئی ہے اور تمام طبیبوں کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک خاص لمس کی طاقت ہے۔ مثلاً ہم اگر کسی کپڑے کی ملائمت کو دیکھنا چاہیں تو سوائے ہاتھ کی انگلیوں کے اس کی ملائمت کا اندازہ نہیں کرسکتے۔ حالانکہ تمام جسم میں مس (لمس) کی طاقت پائی جاتی ہے لیکن ہاتھ کے سوا مثلاً پیر سے اگر ملائمت کا اندازہ لگانا ہو۔ تو ہم کامیاب نہ ہوسکیں گے ہاں ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ بلکہ انگلیوں تک ہی محدود ہے اور ہاتھ کی انگلیوں سے آنکھ کا جو ایک توجہ کا آلہ ہے خاص تعلق ہے اسی لئے توجہ کرنے والے عامل بھی معمول کی انگلیوں کی طرف آنکھ زیادہ لڑاتے ہیں اور اس طرح سے معمول کے اوپر انگلیوں کے ذریعہ اپنی آنکھ کی تاثیرات خاطرخواہ طور پر ڈال سکتے ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں اسی طرح جو دوائیں ہاتھ سے بنائی جاویں وہ زیادہ فائدہ دیتی ہیں بہ نسبت ان دوائیوں کے جو مشین کے ذریعہ سے طیار کی جاویں اس لئے کہ انگلیوں سے بناتے وقت آنکھ کی توجہ ہاتھوں پر پڑتی ہے اور ہاتھوں کی خاص برق بھی آنکھ کی توجہ کے وقت اس کے ساتھ ملکر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے اس لئے وہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے اس بات کو یورپ والے بھی جانتے ہیں لیکن چونکہ وہاں لاکھوں من دوائیں اکٹھی تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہاتھ سے طیار کرنے میں سالہاسال کی مدت درکار ہوتی ہے اس لئے وہ باوجود اس فرق کے جاننے کے مجبوری ... مشینوں سے دوائیں بنانے کا کام لیتے ہیں پس اسی اصل کے ماتحت کھانا کھانے کے وقت جب انسان انگلیوں سے لقمہ اٹھاویگا تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لقمہ لیتے وقت انگلیوں کے سروں پر پڑیگی

اور پھر وہی مذکورہ بالا کیفیت مرکب ہوکر کھانے کے انجام پر اثر ڈالے گی اور چونکہ ان دونوں برقوں یعنے آنکھ اور انگلیوں کی مرکب برقوں کا اثر ظاہر ہوگا تو سب سے زیادہ موثر اس اثر کی انگلیاں ہی ہونگی پس جب انسان کھانے کے بعد پانی سے دھونے یا کپڑے سے پونچھنے کے بغیر انگلیوں کو چاٹ لیگا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اثر انسان کے معدہ میں بوساطت اس چکنائی کے جو انگلیوں پر چپکی ہوئی تھی پہنچیگا اور معدہ کے فعل یعنی ہضم میں تقویت دے گا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہوگا۔

(۲) ایک ڈاکٹر نے ثابت کیا ہے کہ منہ کے لعاب اور انگلیوں کی چاٹنے کے ملنے سے منہ کے لعاب میں ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جو ہاضمہ پر خاطرخواہ اثر ڈالتی ہے۔ اس نے اس بات کے ثبوت میں یہ بات پیش کی تھی کہ جو لوگ کانٹے چھری سے کھاتے ہیں ان کا کھانا بہ نسبت ان لوگوں کے جو انگلیوں سے کھاتے ہیں دیر میں ہضم ہوتا ہے اور جو لوگ انگلیاں منہ سے کم چھوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جو کھانے کے پیچھے انگلیاں چوستے ہیں کمزور معدہ والے ہوتے ہیں کیونکہ انگلیوں اور منہ کے لعاب کے ملنے سے معدہ میں ہضم کا فعل عمدہ طور سے انجام پذیر ہوتا ہے۔

(۳) چونکہ چلنے پھرنے سے اور ورزش سے اور ریاضت سے اور اعضاء کے ہلانے سے معدہ اچھی طرح کام دیتا ہے اور برخلاف اسکے جو لوگ سیر کے عادی نہیں وہ ہمیشہ ہاضمہ کی شکایت کرتے ہی نظر آتے ہیں اس واسطے ہاضمہ درست کرنے کے لئے ورزش ایک لابدی شرط ہے لیکن خوردسال بچے چلنا پھرنا تو کیا برسوں تک چارپائی سے اٹھ نہیں سکتے اور نہ ہی ورزش سالہاسال تک انہی نصیب ہوتی اس لئے خداوند کریم نے انہیں ہاضمہ کی درستی کے لئے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیوں کے چوسنے کا سہل نسخہ عطا فرمایا ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ بچے اکثر اوقات انگلیاں چوستے رہتے ہیں اور یہ بات ہاضمہ کے درست کرنے کے لئے ان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔

(۴) حیوانات کو ... قانون کے مطابق بنی نوع انسان کے لئے ... ہوتی ہے ... کے ذریعہ ... [illegible] ... برخلاف ان ... [illegible] ... ہے۔ وہ ... [illegible] ... انسان ... [illegible] ... نہیں ... [illegible] ... عنایت کیا گیا ہے ... [illegible] ... کے لئے تجربہ اور ... کی ضرورت ... [illegible]

مفید اشیا ہین۔ منجملہ ان کے ایک ہی کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کا مسئلہ ہے۔ انسان کو تو حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بذریعہ وحی معلوم ہوا۔ لیکن حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً عنائت کیا گیا۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہین۔ کہ بلی جب کچھ کھاتی ہے۔ تو پھر دن بیٹھ کر چاٹتی رہتی ہے۔ اسی طرح کتا بھی ہاتھ اور پنجے چاٹتا ہوا پایا گیا ہے۔ بلکہ تمام جانور یکسان طور پر اس فعل کا ارتکاب کرتے ہین اور کھانے کے بعد کرتے ہین اور صرف انگلیاں ہی چاٹتے ہین۔ تو صاف معلوم ہوا۔ کہ یہ فعل ہاضمہ کی ترقی کے لئے نہائت مفید ہے اور نہائت ہی مفید ہے۔ بلکہ لابدی ہے۔ اس لئے حیوانات لایعقل کو فطرتاً بتلایا گیا اور انسان کو وحی بتایا گیا۔ کیسا ہی پیارا رسول ہے جو ایسی مفید اور سہل الحصول علاج ہمین بتا گیا۔ والحمد للہ رب العالمین

جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے۔

حدیث - عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ عن طعامہ۔ قال الحمد للہ الذی کفانا و ادوانا غیر مکفی ولا مکفور۔ وقال مرۃ لک ربنا غیر مکفی ومودع ولا مستغنی ربنا۔

ترجمہ - ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے اپنے کھانا کھانے سے۔ تو فرماتے سب تعریفین اس اللہ کے لئے ہین جس نے کفائت کی اور ہم کو سیر کر دیا۔

حکمت - جب انسان کھانا کھاتا ہے تو اس کے مزے مین اور شکم کی سیری مین اکثر اوقات خدا کو بھول جاتا ہے تو اگر آخر مین دعا مانگی جاوے تو وہ غفلت جاتی رہتی ہے اور انسان کو خیال ہوتا ہے۔ کہ یہ کھانا اور یہ مزے کی اشیا جس کو کھا کر مجھے ایسی فرحت معلوم ہوئی۔ اصل مین مجھے اس مالک حقیقی کے فضل سے ملی ہین تو دراصل حمد کے قابل وہی ہے جس نے ان کی توفیق دی۔ اگر اس کی مرضی نہ ہوتی۔ تو مجھے یہ مزے دار کھانے کبھی نصیب نہ ہوتے۔ اور جب یہ خیال انسان کو آتا ہے۔ تو بے اختیار دل و زبان سے یہ بات نکلتی ہے کہ سب تعریفین تو اسی کی ہین۔ جس نے ہمین کفائت کی اور ہمین سیر کیا۔ ورنہ یہ کھانا خود کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ دراصل اس معبود حقیقی کا ہی فضل ہے (۲) اور دوسرے یہ حکمت ہے۔ کہ جب کھانا کھا کر انسان شکر کرے۔ تو وعدہ الٰہی لئن شکرتم لازیدنکم کے مطابق اس کے رزق مین ترقی ہوتی ہے اور شکر بمنزلہ دعا کے ہو جاتا ہے (۳) تیسرے یہ کہ شکر کر کے انسان ایک دعا مانگتا ہے۔ کہ اب ہضم کرنا تیرا ہی کام ہے کھانا تو اپنا مزا دے گیا۔

جب خادم کھانا لاوے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے

حدیث - عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - قال اذا اتی احدکم خادمہ بطعام فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ اکلۃ او اکلتین او لقمۃ او لقمتین فانہ ولی حرہ و علاجہ

ترجمہ - ابی ہریرہ رضہ سے روائت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کھانا لاوے۔ تم مین سے کسی شخص کے پاس اس کا خادم۔ اگر اس کو اپنے ساتھ نہ کھلاوے۔ تو ایک دو نوالے یا لقمے ہی اسے دیدے۔

حکمت - اس قول مین بہت ساری حکمتین ہین۔ جن مین سے چند بیان کرتا ہون۔ دنیا کی اشیا آخرت کی اشیا کا نمونہ ہین مثلاً دوزخ کی آگ کا نمونہ یہان دنیا مین بھی آگ موجود ہے۔ غرض اسی طرح تمام اشیا ظل ہین آخرت کی اشیا کا۔ اور باورچی جب کھانا پکاتا ہے۔ تو اسے ایک قسم کی دوزخ کی آگ سے واسطہ پڑتا ہے اور نبی چونکہ رحم دل ہوتے ہین اس لئے دوزخ کی آگ کا خیال کر کے اس سے بچنے کے لئے اور خدا کے شکریہ کے طور پر اس کھانے مین سے جو اس آگ سے جو دوزخ کی آگ کا ظل ہے۔ پکا ہوا ہوتا ہے۔ نوکر کو دینے کا حکم کرتے ہین (۲) دوسری حکمت یہ ہے کہ اگر نوکر کو اپنے کھانے مین سے دیا کرے گا تو نوکر کو چوری کی عادت نہین رہے گی کیونکہ اپنے کھانے کے لئے ہی نوکر چوری کرتے ہین۔ لیکن جب مالک خود دیگا۔ تو چوری کی عادت جاتی رہے گی۔ اور ایک نفس کو گناہ سے نجات ہوگی۔ (۳) اس عادت سے سخاوت کی عادت ترقی کرتی ہے اور احسان ماننے کا مادہ پیدا ہوتا ہے (۴) چہارم۔ یہ فائدہ بھی پہونچ سکتا ہے۔ کہ اگر خادم کو جو کھانا پکایا کرتا ہے تھوڑا سا کھانے مین سے دیدیا جاوے تو وہ نوکر اپنے مزے کے لئے کھانا عمدہ پکایا کریگا کیونکہ اسے خیال ہوگا کہ مین نے بھی اسی مین سے کھانا ہے پنجم۔ اکثر اوقات بادشاہون یا اور امیر لوگون کو مارنے کے لئے زہر دیا جاتا ہے تو ہمیشہ باورچی کی سازش سے دیا جاتا ہے اگر آدمی نوکر کو ساتھ بٹھلا کر کھلاوے یا اپنے سامنے اپنے کھانے مین کھلاوے تو ہرگز ممکن نہین کہ باورچی زہر دینے کی جرأت کر سکے اور جب باورچی یہ کام نہ کر سکیگا۔ تو اور کوئی طریقہ ممکن نہین تو اس طرح ایک آدمی بہت حفاظت مین ہو جاوے گا اور یہ نہائت عمدہ تدبیر ہے۔

جس کھانے کا علم نہ ہو اس کے نہ کھانے کو بیان

حدیث - کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل حتی یسمی لہ فیعلم ما ھو۔

ترجمہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شے نہین کھاتے تھے یہان تک کہ اس کا نام لیا جاوے پس جب جانتے کہ وہ کیا شے ہے تب کھاتے۔

حکمت - عرب مین چونکہ کوئی شریعت نہین تھی اس لئے حرام حلال مین کوئی تمیز نہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مختلف بلاد کے لوگ جمع تھے اور ان کے کھانے بھی مختلف تھے اور آپ کے پاس روز نئے نئے کھانے آتے تھے اس لئے آپ نام پوچھ لیتے تھے تاکہ وہ حرام نہ ہون اور شریعت اسلام مین منع نہون اور غلطی سے بغیر نام پوچھے کہین حرام چیز کھائی نہ جاوے۔ دوم۔ بعض دفعہ ایک انسان بیمار ہوتا یا اس نے مسہل لیا ہوا ہوتا ہے یا اسے کسی چیز کا پرہیز ہوتا ہے تو اگر نام پوچھے بغیر کسی کی لائی ہوئی چیز کھا لے تو بعض دفعہ سخت نقصان ہوتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ نامعلوم چیز کھانے سے سخت بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ کسی کو گرم چیز نقصان دیتی ہے کسی کو بادی چیز سے نقصان ہوتا ہے اور کسی کو سرد چیز مضر ہوتی ہے اور غلطی مین کھانے سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے

حدیث - عن ابی ھریرۃ رضہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ طعام الاثنین کافی للثلاثۃ وطعام الثلاثۃ کافی الاربعۃ

ترجمہ - حضرت ابوہریرہ رضہ سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیون کا کھانا تین آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیون کا کھانا چار آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے۔

حکمت - رسول اللہ کے پاس چارون طرف سے مسلمان دین سیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے اور باقاعدہ کوئی لنگر نہین تھا اس لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ دو آدمی اگر تیسرے مہمان کو بھی ساتھ ملا لیا کرین تو ثواب کا ثواب اور ضیافت کی ضیافت اور کوئی خرچ بھی نہ ہو جیسا کہ دو آدمیون کے لئے کھانا پکتا تھا وہی تیسرے کے لئے بھی کفائت کریگا اور اگر وہ تین ہون تو چوتھے کو بٹھائین اسی طرح پر اور بھی کم وقت پیش آئیگی اور مہمانون کے لئے الگ لنگر بنانے کی ضرورت بھی نہ پڑیگی اور آپس مین ضیافت کی وجہ سے اخوۃ اسلامی ترقی کریگی اور باہر سے آنیوالے اصحاب کا سلسلہ بھی لگا رہیگا۔ غرض اس حدیث سے صحابہ کو بہت بڑے فوائد کی تحریص دی ایک تو ثواب دوسرے اس شخص کی محبت دل مین پیدا ہو جاتی جسکی دعوت کی تیسرے باہر سے دین سیکھنے کے لئے آنیوالے اصحاب کی خدمت اور اس طرح پر تبلیغ۔ چوتھے کفائت شعاری کی عادت اور سخاوت کی عادت۔ پنجم۔ بہت کھانے اور صرف کھانے پینے سے روکنے کے لئے بھی ایک عمدہ تدبیر ہے کیونکہ مہمان کے سامنے انسان کم کھاتا ہے ششم۔ باقاعدہ لنگر بنا کر رسول خدا پر جو خرچ پڑتا تھا اس طرح پر مہمانون کی خدمت کرنے سے خرچ کی رسول خدا سے سبکدوشی ہوگی۔

راقم "سید" قادیان

انصار بدر توجہ فرماویں

مجھے بہت ہی افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ بہت ہی کم ناظرین بدر نے میری متواتر گذارش پر جو فروری

خریداران بدر کے بڑھانے کے متعلق تھی۔ توجہ فرمائی ہے کوئی مشکل یا ناممکن فرمائش نہیں کی گئی تھی۔ یہی عرض کیا گیا تھا۔ ہر خریدار بدر ایک اور خریدار بنا دے۔ لیکن تاہنوز سوائے دو تین احباب کے خصوصیت کے ساتھ کسی نے توجہ نہیں کی۔ کیا مجھے اپنے بھائیوں سے نا امید ہو جانا چاہئے۔ آپ کا صادق مینجر بدر

Muhammad Sadiq

درخواست دعا

سید ممتاز علی صاحب احمدی کٹکی کا لڑکا بیمار ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۲) قاضی عبد اللہ صاحب۔ ماسٹر عبد العلی صاحب۔ منشی محمد دین صاحب منشی نعمت اللہ صاحب گوہر کے لئے دعا کی جاوے کہ وہ اعزاز کے ساتھ اپنے اپنے امتحانوں میں کامیاب ہوں۔

عمدہ پان کی دوکان

منشی ابراہیم صاحب کوہ منصوری سے دریافت کرتے ہیں کہ کلکتہ میں عمدہ پان کی دوکان کون سی ہے۔ جو کوہ منصوری پر پان دے سکے۔

چٹوں کی درستگی

اخبار پر جو چٹیں لگتی ہیں۔ جن پر خریداروں کے نام چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ پہلی ختم ہو چکی ہیں اور اب دوبارہ چھپنے لگی ہیں اس واسطے جس صاحب کو موجودہ مطبوعہ چٹے میں کوئی غلطی معلوم ہو وہ مطلع فرماویں۔ تاکہ درستگی کی جائے۔

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

آجکل بہاولپور میں ہیں اور علاقہ ملتان کا دورہ ختم کر کے لائلپور سانگلہ سے دوبارہ ہوتے ہوئے انشاء اللہ ۲۲ مارچ تک قادیان پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت عطا فرماوے اور ہر جگہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ حضرت کی طرف سے ان کو حکم گیا ہے کہ مڈھ رانجھا ضلع شاہ پور سے بھی ہو آویں۔

ضروری اطلاع

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کے زمانہ میں جب کہ اخباروں کا سلسلہ قریباً قریباً نیا جاری ہوا تھا تو بعض دوست ۔بدر۔ ریویو یا الحکم کی قیمت وغیرہ کے متعلق براہ راست حضرت کو خط لکھا کرتے تھے اور ہمیں بار بار اخباروں میں جلی نوٹس دینے پڑتے تھے۔ کہ حضور علیہ السلام کو ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ بڑی مشکل سے ایک زمانہ کی یہ مشکل حل ہوئی تھی۔ اب ویسا ہی نیا لطیفہ درپیش ہے۔ قادیان میں بعض اصحاب اپنے طور پر کچھ تجارت کرتے ہیں اور انہیں میں سے بعض رواجی اصطلاح کے مطابق اشتہاری طبیب بھی ہیں ایک یا کئی دوائیوں کے اشتہارات ان کی طرف سے ہو چکے ہیں جیسا کہ میاں احمد نور صاحب سرمہ فروخت کرتے ہیں یا دفتر بدر میں ست سلاجیت فروخت ہوتی ہے۔ یا میاں عبد الرحمان صاحب کاغانی خود طبیب بھی ہیں۔ بعض مجربات کا اشتہار دیتے ہیں۔ ایسے اشتہاروں کو دیکھ کر بعض لوگوں کو غالباً غلطی لگتی ہے۔ کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہیں یا ان کا کوئی اس میں تعلق ہے اس واسطے وہ ان دواؤں کے متعلق حضرت کو خط لکھتے ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام کو ان تجارتی معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ فروخت کے واسطے نہ آپ دوائیں بناتے ہیں۔ نہ بنواتے ہیں اور نہ پاس رکھتے ہیں اور نہ آپ کی ڈاک میں آتے ہوئے کسی اس قسم کے خط کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ ایسے خطوط براہ راست مشتہرین کے نام لکھنے چاہئیں۔ پڑھنے والے مطلع رہیں اور دوسروں کو بھی باخبر کریں۔

ایک تجویز

ہماری قوم کی بہت سی امیدیں قادیان کے ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ سے وابستہ ہیں یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے طلباء دینیات میں خصوصیت کے ساتھ امتیازانہ رنگ میں ترقی کر رہے ہیں۔ ایک مضمون "اسلام" پر کسی طالب علم کا لکھا ہوا ہر جلسہ سالانہ میں پڑھا جانا چاہئے۔ اولڈ بوائز کی ترقی دینیات تو ہم تشحیذ میں دیکھ سکتے ہیں۔ مگر موجودہ طلباء کے جوہر لیاقت دیکھنے کا حاضرین جلسہ کو کوئی موقعہ دینا چاہئے۔ اور اس کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے۔ کہ اسلام وغیرہ اہم دینی مسائل پر معتبر حضرات کی نگرانی میں مضمون لکھائے جاویں اور جس کا مضمون اعلیٰ ہو وہ جلسہ سالانہ میں پڑھا جاوے اور اس پر انعام دیا جاوے حمایت الاسلام میں بھی یہ طریقہ مروج ہے جو بہت مفید ہے

حضرت خواجہ صاحب جالندھر میں

ایک دوست اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جناب خواجہ صاحب کا لیکچر جالندھر میں ۶ مارچ کو ہوا جس کے واسطے جناب نیاز محمد خان صاحب پلیڈر جناب قاضی محبوب عالم صاحب جناب امیر الدین احمد خان صاحب وکیل اور جناب شمس الدین صاحب داروغہ نے اشتہار دیکر پبلک کو مدعو کیا تھا مضمون الہام اور الہام دیدہ تھا۔ رؤسا و معززین شہر۔ احمدیان و دیگر مسلمانان آریہ۔ ہندو سب تشریف لائے۔ دو تین ہزار کا مجمع تھا۔ دلائل مبینہ کے ساتھ قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی۔ عام مسلمانوں کی رائے ہے کہ ایسا لیکچر جالندھر میں کبھی نہیں ہوا ہم ان احباب کے مشکور ہیں جن کے اسمائے گرامی اوپر درج ہیں کہ انہوں نے جلسہ کے انتظام میں خاص حصہ لے کر پبلک کو فائدہ پہنچایا۔ بالخصوص خان امیر الدین خان وکیل نے اس کام میں بہت تکلیف اٹھائی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور سید محمد اشرف صاحب پر اپنی برکات نازل کرے جن کا وجود دراصل جالندھر میں ایسی نیک تحریکوں کا موجب ہو رہا ہے

قرآن مجید

مجلد۔ جلد چرمی۔ نہایت صاف خوشخط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ والا جو ان نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت مفید ثابت ہوگا جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستیں بھیجتے رہے ہیں۔ اور ہم تعمیل نہ کر سکے۔ .... چند جلدیں دفتر میں دستیاب ہوئی ہیں۔ ہدیہ ایک روپیہ بارہ (عمہ) ہے جلد منگوائیے۔

دفتر اخبار بدر - قادیان - ضلع گورداسپور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی خصوصاً بیاض۔ جرب ککرے کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ہے۔ سرمہ زنگاری خصوصاً جالا۔ دھند اور جرب میں مفید ہے ایک دفعہ ضرور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر احمد اللہ خان اینڈ برادرز قادیان دارالامان - گورداسپور

درثمین حصہ اول لاہور سے آگئی جو منگوانا چاہیں ۸ قیمت پر منگوالیں حصہ دوم بھی موجود ہے۔

رسید زر

مورخہ ۹ فروری ۱۹۱۰ء
- میاں شمس الدین صاحب ۲۰۹۲ ۵/
- چودہری غلام احمد صاحب ۱۴۷۱ للعہ

۱۰ فروری ۱۹۱۰ء
- میاں محمد محسن صاحب عہ عصہ
- میاں بھیول محمد صاحب ۵۹۶ عصہ

۱۱ فروری ۱۹۱۰ء
- میاں قادر خان صاحب ۸۳۸ ۶/
- میاں نظام الدین صاحب ۱۲۸۸ ۶/
- میاں نور الدین صاحب ۹۸۹ ۶/

۱۲ فروری ۱۹۱۰ء
- میاں نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ صہ
- ڈاکٹر رحمت اللہ عبد الواحد خان صاحب ۲۴۶۷ صہ
- میاں صدر الدین صاحب ۲۷۴۳ للعہ
- میرزا عزیز بیگ صاحب ۱۲۹۸ ۶/
- میر جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۵/

۱۳ فروری ۱۹۱۰ء
- میاں محمد عبد اللہ صاحب ۹۱۴ سے
- ۱۴ فروری ۱۹۱۰ء
- منظور علی صاحب شاکر ۲۳۹۴ عہ
- منشی عبد الرحیم صاحب ۲۴۶۰ ۵/
- میاں محمد اشرف بیگ ۸۶۳ للعہ
- میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ ۶/
- عطاء اللہ خان صاحب ۱۶۰۶ للعہ
- میاں غلام رسول صاحب ۱۲۴۰ للعہ
- چوہدری کریم الدین صاحب ۱۳۴۳ عہ
- میاں عبد الخالق صاحب ۲۴۶۱ ۶/

۱۵ فروری ۱۹۱۰ء
- میر بشارت علی صاحب ۲۰۵۳ للعہ
- میاں سکندر خان صاحب ۱ للعہ

۱۶ فروری ۱۹۱۰ء
- محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ سے

اشتہار

کشتہ جریان نمبر اول قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)
کشتہ نمبر دوم اکسیر " " دو روپے (عہ)
دھال کی مجرب دوائی گولیان ضماد وعرق ایک ماہ قیمت (صہ)
بواسیر ریحی کی مجرب گولیان ۳ تولہ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)
بواسیر خونی کی مجرب گولیان - اکسیر سفوف تولہ قیمت دو روپے (عہ)
چوتھیا تپ انشاء اللہ دوسری باری نہ ہوگی ہفتہ کی خوراک عہ/
کدو دانہ - ایک حلوہ جو اکسیر ہے تین خوراک سے بالکل کرم مرجاتے ہین - قیمت عہ/
باؤ گولہ یا اختناق الرحم کی اکسیر گولیان ایک ماہ کی خوراک عہ/
خارش کی مالش کے لئے مرہم عجیب ۱۰ تولہ عہ/
سرمہ قسم اعلیٰ عنہ - قسم دوم صہ/ فی تولہ

المشتہر - عبد الرحمان کاغانی احمدی - شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب - قادیان

اعلان

لنگی پشاوری وکلاہ، دہٹی وکشمیری لوئی، عینک، دمبل وکرسٹل جن بھائیون کو ضرورت ہو بارعایت ارکیشن پر مجھ سے طلب فرماوین انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہیگا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر - شیخ غلام نبی سیٹھی - احمدی بازار کلان - راولپنڈی

تجارت کا رازہ

(بیکارون کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہووے کہ اب مین نے دیسی صابن قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ دیگی وچونہ صرف دس منٹ مین سکھانے کا پورا ارادہ کرلیا ہے۔ یہ کام بیس پچیس روپے کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری سعانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے نیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاویگی۔ جو صاحب چاہین مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہین (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب چاہین نقد روپیہ کل روانہ کرین وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہین - وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا (۴) پتہ صاف ہو۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے (۳) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو۔ کہ بغیر اجازت منیجر یہ ترکیب اور کسی کو نہ بتائی جاوے گی۔ (۵) غریب احمدی کو فیس مین ۸ کی رعایت ہوگی۔ (۵) اگر مصالح سب تیار ہو تو ایک دن مین خواہ ۵ من تیار کرلو۔

المشتہر - غلام محی الدین - منیجر احمدی ذیلو موضع جھنڈوالی۔
(سب آفس کھوڑیانوالی تحصیل وضلع لائلپور)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا مین بہت سے لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی اس مین ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ:-

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

اس شہادت کے بعد مجھے کسی اور شہادت کی ضرورت نہین کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ تاہم آپ کے علاوہ اور معزز لوگون نے بھی استعمال کرکے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے۔ منجملہ ان کے متقی فضل الرحمن صاحب اڈیٹر طبیب حاذق - حکیم مولوی قطب الدین صاحب حکیم محمد زمان صاحب وغیرہ بہت سے لوگ مین سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے۔ آپ تجربہ کرکے دیکھین - یہ سرمہ - دھند - جالا پھولا - پڑوال - سبل - رتد - سرخی - ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول عاہ/ قسم دوم عہ/ - قسم سوم عہ/ - اصلی ممیرا قسم اول عنہ قسم دوم ہے۔

المشتہر - احمد نور کابلی احمدی مہاجر از قادیان

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہین کہ پنجاب اور ہندوستان مین گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہان اعلیٰ درجہ کی الماریون صندوقون اور صندوقچیون کے بہت کارخانے ہین اگرچہ مین خود نہ تو وہان ہون اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھون سے کرسکتا ہون۔ لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اس کے بہت نیک وجہ سے اطلاع ہے۔ ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے مین پورے وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریون وغیرہ کی نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو۔ تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے۔
علاوہ ازین میز اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے

جسمین دیسی وانگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن طیار ہوتے ہین جو صاحبان کی تجارت کرتے ہین یا کرنا چاہتے ہون وہ مجھ سے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرکر فائدہ اٹھاوین۔

المشتہر - حکیم محمد دین - دروازہ دیپہ سنگہ - گوجرانوالہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

پچیس برس سارے ہندوستان مین استعمال ہورہی ہین (۱) دما جیسے زور ادچھلتا ہو اسی دوا کے دو ایک مرتبہ سے دبتا ہے (۲) نیار ہتے اس دوا کا استعمال کیا جاوے تو دما جڑھ سے جڑ جاتا ہے (۳) پرانے دما والے یا جن کا دما دم کے ساتھ ساتھی ہوگیا ہے وہ بھی اس دوا سے بہت صحت پاتے ہین - قیمت ایک شیشی دما کی دوا ایک روپیہ چار آنے ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ۵/ - ڈاکٹری مین طاقت دینے والی دوائیون مین مشہور دوائین فاسفورس اسکنیا اور ڈمنیا ملاکر یہ گولیان بنی ہین۔ مغز - ریڑھ رگ - ماس اور خون کو طاقت دیتی ہے اس لئے ان کی کمزوری سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری ہولدل - ! ۔ پھولنا ہاتھ پیر کا - مقوی باہ کی گولیان کا نپنا - لقوہ وغیرہ ان گولیون سے آرام ہوتا ہے۔ دو ہفتہ کی خوراک تین گولیون کی شیشی قیمت ایک روپیہ - محصول ڈاک ایک سے چار شیشی ۵/ یہ ہر ایک اقسام کی مستورات کی دوا ہے - ہر طرح کا رحم کی بیماری - دردگی حمل کی کمزوری - پیڑو جانگ امراض مستورات کی دوا ہین درد وغیرہ کو مٹاکر اس دوا کے استعمال سے رحم کی خرابی دور ہوکر جسم قوی ہوتا ہو ایک دفعہ اس دوا کی بھی آزمایش کیجئے - قیمت ایک شیشی عہ/ (۱۶ خوراک) ڈاک محصول ۴/ - ان دوائیون کے مفصل حال معہ سرٹیفکٹون کے پوری کتاب بلاقیمت ملتی ہے - منگا کر پڑھیئے۔

المشتہر - ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت (اسٹریٹ کلکتہ)

مجموعہ فتاوی احمدیہ

علم فقہ مین علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال چلے آتے تھے انکو مٹانے کو لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ مین حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار رہیگی ہے مامور خدا کے صحیح فتوؤن سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر مین اس کتاب کا ہونا ضروری ہے، حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس مین درج ہین - قیمت ہر سہ حصہ عہ/ ملنے کا پتہ دفتر اخبار بدر قادیان

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشہی طعام قاطع بلغم ورياح ودافع بواسير وجذام واستسقا وزردی رنگ وتنگی نفس ودق وشیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی ویبوست وادجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرین - قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ - ایڈیٹر بدر - قادیان گورداسپور

شہادت القرآن ۲/ - معیار الصادقین ۶/ - ظہور المسیح ۳/ - آئینہ صداقت ۴/

چہ گویم با تو ای [illegible] قادیاں بینی | (رجسٹرڈ نمبر ال ۲۹۰) | دوا بینی شفا بینی عوض دارالاماں بینی

(جلد ۹) — (ضمیمہ درس قرآن مجید) — (قیمت پیشگی چار روپے)

مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۷ پھاگن سمت ۱۹۶۷

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

(نمبر ۱۹)

احمدی جماعت توجہ کرے

ارشاد امام فرمایا۔ میری طرف مختلف علاقوں سے خط آرہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ طاعون بڑی سرعت و شدت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اس لئے تم (۱) بہت استغفار کرو۔ بہت استغفار کرو (۲) گھروں میں دعا کرنے کی عادت ڈالو اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی دعا و استغفار کی تاکید کرو۔ حسب استطاعت مال خیرات کرو (۳) باطنی صفائی کے ساتھ ظاہری صفائی کی طرف کامل توجہ کرو۔ مکانوں کو اور گھروں کے اسباب کو بہت صاف رکھو (۵) چوہوں کے دفعیہ کی تدابیر ہر ایک عمل میں لاؤ۔ غالباً اسی کی راہ سے یہ مرض پھیلتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بڑا فاسق ہے۔

دعا مدد برادر شیخ نور احمد صاحب وکیل کا لڑکا بیمار ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ عزیز کے واسطے درد دل کے ساتھ دعا کی جاوے۔

درخواست دعا ہمارے مکرم دوست حکیم فضل دین ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حضور اپنے فضل وکرم سے صحت کلی عطا فرمادے۔ آمین

مبارک ہمارے عزیز دوست بابو اکبر علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام محمد اکبر تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مولود مسعود کو صحت وعافیت کے ساتھ اور نیکی سے عمر دراز کرے آمین

فروخت مکان ہمارے ایک دوست نے قادیان ایک مکان بنایا تھا جس کی قیمت زمین مطابق نرخ موجودہ مع لاگت بالائی وہ ایک ہزار روپیہ کے قریب بتلاتے ہیں اور اب بسبب بعض وجوہات فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت دفتر بدر ہو۔

سلامت اسلام شکر نہر کلانک کے معزز ممبر سردار سمند سنگھ صاحب نے اپنی کاپیاں دکھائی ہیں جس پر اوخصوں نے دور دور کے ملکوں میں اپنی تبلیغ کا حق پہنچانے کی شہادت حاصل کی ہے۔ ضلع ہوشیارپور کے مختلف مقامات ضلع فیروزپور وغیرہ شہروں میں وہ پہنچے ہیں۔ یا اللہ یا رحمان یا غفور الکریم لوگوں کو پڑھاتے ہیں اور خود پڑھتے ہیں اور پڑھنے والوں نے ان کلمات متبرکہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریری شہادت دی ہے ان کے ایک ساتھی نے جنھوں نے اپنا دستخط سلامت اسلام شکر کے الفاظ میں کیا ہے۔ لکھا ہے کہ انجیل قرآن سب کی عزت جانتے ہیں یہ صاحب مسلمانوں کے ساتھ برابر کھاتے ہیں۔ مگر آریوں کو کہتے ہیں کہ وہ تو چوہڑوں کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ پھر ہم کو کیوں برا کہتے ہیں انہوں نے اپنے مفصل حال پر ایک اشتہار لکھا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
سطور جہ ذیل الطلاع اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔
سب خریداران اخبار کو اطلاع دیجاتی ہے جن کی قیمت رسالہ ریویو آف ریلیجنز وصول نہیں ہوئی ان کی خدمت میں اپریل ۱۹۱۱ء کا رسالہ میگزین بذریعہ وی پی روانہ ہوگا۔ جو صاحب جلسہ پر قیمت ادا کر چکے ہیں وہ مع اپنے نمبر خریداری کے دفتر محاسب میں اطلاع دیں ورنہ ان کے نام رسالہ مذکور وی پی ارسال ہوگا۔ احباب وی پی کی وصولی کے لئے تیار رہیں۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ٹی پارٹی انجمن تشحیذ الاذہان نے گذشتہ جمعہ کی صبح کو ان طلباء کی خاطر جو کہ امتحان انٹرنس پر جانے والے ہیں مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کو مدرسہ کے ایک ہال میں بڑے اہتمام کے ساتھ ایک ٹی پارٹی دی۔ جس کے صدر جلسہ مولوی صدر الدین صاحب صدر مدرس تعلیم الاسلام ہوئے اور حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اور ان کے بعد صدر جلسہ کے حکم کی اطاعت میں عاجز راقم نے اور اخیر میں خود صدر صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ جن میں طلباء کو قادیان کے مدرسہ کی خصوصیت دینی کی طرف توجہ دلائی گئی اور انہیں آئندہ یہاں کے تعلقات کو جاری رکھنے کے واسطے تاکید کی گئی۔ انجمن تشحیذ الاذہان کا شکریہ طلباء کی طرف سے انٹرنس کے ایک طالب علم ملک عبد الرحمان صاحب آف گوپال نے بڑی فصاحت اور طلاقت لسانی سے ادا کیا اور امید واثق ظاہر کیا کہ اس مدرسہ سے طلباء کا تعلق آئندہ قائم رکھیں گے اور بالخصوص گورنمنٹ کی خیر خواہی کا جو سبق انہوں نے اس مدرسہ میں سیکھا اس پر ایسے کاربند رہیں گے کہ بیرونی سڈیشن کی زہریلی ہوا ان پر اثر نہ کر سکے گی۔

موضع مد برادر محمد یعقوب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ موضع مد میں بیماری طاعون ترقی پر ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہاں کی عورتیں طاعون کو گالیاں دیتی ہیں کہ انہوں نے غیر احمدی ملاں بلوائے اور حضرت مرزا صاحب کے حق میں سخت گوئی کی اسواسطے بیماری پھیلی۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا۔

(کتبہ محمد حسین لاہور)

الانذار

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے

حضرت خلیفۃ المسیح کا تاکیدی فرمان رسالہ اور دوسرے نمونے

ان ایام مین اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات کس زور سے ظاہر ہوکر مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور اپنے اعمال کو سنوارنے کے لئے بار بار بیدار کر رہے ہین - ایران - یونان - وسط ایشیا - اٹلی - سسلی اور امریکہ کے پے درپے زلازل - حیدرآباد اور پیرس کے تباہ کن سیلاب متفرق مقامات کے طوفان اور جہازون کی غرقابیان کس قدر عبرت گاہون کا نقشہ انسانون کے سامنے پیش کر رہی ہین غیر قومین ان باتون کو سمجھین یا نہ سمجھین - پر مسلمانون کی مقدس کتاب قرآن واقعات کرآیات اور نشانات کے نام سے پکارتی ہے - یہ مت خیال کرو - کہ یہ معمولی باتین ہین اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم مین فرعون کے متعلق فرمایا ہے فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم ایٰت مفصلٰت فاستکبروا وکانوا قوما مجرمین

پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا - اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور لہو - یہ سب نشانات جدا جدا آئے - پس انہون نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی - ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب اسواسطے آتا ہے کہ لوگ تضرع اختیار کرین - طاعون پچھلے سالون مین کچھ کم تھی - مگر اب پھر اس کا زور ہوتا جاتا ہے - چاہیئے کہ لوگ ان باتون کو سمجھین - تکبر اور شیخی سے باز آجاوین - نیکی کی طرف قدم بڑھاوین - اور خدا تعالےٰ سے اپنے گناہون کو بخشوائین اور خدا کے مقدس بندون کے حق مین بے باکی سے مونہہ نہ کھولین - یہ ایک نصیحت ہے - جو سننے والون کو سنائی جاتی ہے - چاہیئے کہ اخبار پڑھنے والے حتی الوسع آگے دوسرون کو پہونچاوین

والسلام علی من اتبع الہدےٰ -

بستر ساتھ لاؤ مہتمم صاحب لنگرخانہ فرماتے ہین کہ یہان مہمان خانہ مین بسترون کا انتظام نہین کیا جاتا - سب مہمان اپنے اپنے بستر ساتھ لایا کرین - یہ تاکیدی حکم ہے -

---

جلسہ پر تشریف لانیوالے احباب کی خدمت مین عرض

حضرت اقدس مرحوم ومغفور کی زندگی کے ایام مین محبی اخویم چودھری مولا بخش صاحب سیالکوٹی نے ایک تحریک کی تھی - کہ ہمارے احباب جو جلسہ سالانہ پر قادیان جاوین - کم از کم ایک روپیہ فی کس بطور نذرانہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین پیش کرین - چنانچہ اس پر انہون نے اپنے ضلع کے دوستون سے عملدرآمد کرایا اور اس طرح سے لنگرخانہ کو ایک معقول مدد ملی - گذشتہ سال بھی اس کے متعلق اخبارات مین تحریک کی گئی تھی اور اب بھی چودھری صاحب موصوف یاد دہانی کراتے ہین کہ دوست اس ایک روپے فنڈ کو یاد رکھین اور اسی نیت سے ایک روپیہ گھر سے لیکر چلین - سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب کو وہ بالخصوص اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہین - اُمید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس نیک تحریک کی تقلید سے فائدہ اٹھاوین گے -

راجپوت احمدیان چودھری صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہین کہ راجپوتون کے ارتداد کے انسداد کے واسطے انتظام سوچنے کے لئے قادیان مین احمدی برادران راجپوت کا ایک خاص جلسہ منعقد کیا جاوے جو رات کے وقت ہو - چونکہ جلسہ پر دارالامان مین ہر طرف کے احمدی راجپوت جمع ہون گے - اس واسطے یہ جلسہ بآسانی منعقد کیا جا سکیگا -

ایک اور ٹی پارٹی فورتھ ہائی کلاس کے طلبا نے بھی ففتھ ہائی کلاس کے طلبا کو ٹی پارٹی دی - جس مین خان صاحب اکبر شاہ خان اُستاد اور عبد الغفور بیگ وعلی محمد گلاب علی نے اپنی اپنی نظمین پڑھین - اخیر مین عبد العزیز سیالکوٹی طالب علم فورتھ ہائی نے علیحدہ بھی اپنے بھائیون کو ٹی پارٹی دے کر اپنی دوہری محبت وحسن اخلاق کا ثبوت دیا ایسے امور کا ذکر صرف یہ دکھانے کے لئے کیا جاتا ہے - کہ یہان کے طلباء کے تعلقات آپس مین کیسے صاف اور برادرانہ ہین -

تصحیح ۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء کی رسید زر مین اللعہ الیس نصیر احمد کی وصولی لکھی گئی ہے وہ قیمت ۱۹۴۲ عبد العزیز صاحب لیڈر مرجنٹ کی ہے -

---

خطبہ جمعہ

(مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۱۱ء)

فرمایا - التحیات للہ والصلوٰت والطیبات ہر دو رکعت کے بعد پڑھا جاتا ہے - جس قدر کوئی احسان کرے اس سے محبت بڑھتی ہے اور ایثار پیدا ہوتا ہے - نبی کریم نے فرمایا جبلت القلوب علی حب من احسن الیہ - اللہ نے ہم پر کیا کیا احسان کئے مجھے وجود دیا - پھر وجود بھی انسانی دیا - پھر مسلمان پیدا کیا اور اس مذہب پر چلایا جو کسی صحابی کو برا نہین کہتا - مین تاریخ کی کتابین بڑھی ہین - تشیید المطاعن بھی - مگر ان کے مطالعہ کے بعد بھی میرے دل مین صحابہ کی محبت کے سوا کچھ نہین - پھر ہم مسلمانون کے اس فرقے سے ہین جو اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہین - پھر اس نے مجھ پر تو یہ غریب نوازی بھی کی کہ مین وہ گروہ جو اہل اللہ - صوفیاء اور اولیاء کا ہے ان کے اقوال کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہون - سہروردی - چشتی - قادری نقشبندی حضرت خواجہ عثمان - خواجہ معین الدین - حضرت فرید الدین شکر گنج - حضرت نظام الدین اولیا - حضرت چراغ دہلوی حضرت بہاؤ الدین زکریا حضرت نقشبند خواجہ باقی باللہ - حضرت مجدد سرہندی - حضرت سید عبد القادر جیلانی - حضرت ابو الحسن شاذلی - حضرت احمد رفاعی یہ تمام گروہ ہی مجھے محبوب نظر آتا ہے ✦ پھر اس مولیٰ نے یہ احسان کیا کہ مجھے کسی کا محتاج نہین کیا اور ہر ضرورت کے موقعہ پر میری دستگیری کی ایک دفعہ ایک امیر کے لئے مین نے عظیم الشان تحفہ تیار کیا اور اس کے پیش کیا - مگر اس نے میری روٹی بھی نہ پوچھی ایک ہتھیار مین نے ایک امیر کے پیش کیا دیکھ دیکھ کر کہنے لگا پسندیدہ ہے آپ ہی رکھئیے پس کیا ہی محسن ہے میرا مولیٰ جو بلا مانگے مجھ پر اتنا احسان کرتا ہے التحیات للہ کے یہ معنے ہین کہ زبان سے اگر ہم تعریف کرین مدح کرین ثنا کرین غرض تمام شکر گزاریان جو زبان کے ذریعہ سے ادا ہوسکتی ہین وہ خدا ہی کے لئے ہین اور اسی کے لئے ہونی چاہئین - اسی طرح بدن کے ذریعہ کوئی شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور جو عبادت بدن ادا کرتا ہے مثل سجدہ - حج - روزہ نماز تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے ہے - اسی طرح کل مالی عبادتین بھی اسی اللہ کے لئے ہین رزق ہماری ضرورت سے پہلے پیدا ہوتا ہے ہم ابھی ماں کے پیٹ سے باہر نہ آئے تھے کہ چھاتیون مین دودھ آیا جو تک ہم آج سالن مین کھلتے ہین وہ مدت ہوئی کہ کان سے نکل چکا پھر وہان سے بڑے شہر مین پہونچا پھر اس گاؤن کی دکانون مین آیا پھر ہمارے حصہ کا الگ ہوکر گھر آیا پھر ہنڈی مین سب کے لئے تھا تو لقمہ کے ساتھ لگ کر میرے منہ مین آیا اسی طرح کپڑے کا حال ہے غرض کیا کیا احسان ہین اس مولیٰ کے پس مالی شکریہ بھی اُسی کے لئے ہونا چاہیئے یہ غلط ہے کہ خدا نے کسی کو مال دینے مین بخل کیا بلکہ اس نے تو فرمادیا ہے واٰتاکم من کل ما سألتموہ - پھر اس کے غلط استعمال یا اپنی شامت اعمال سے لا تؤتوا السفہاء اموالکم کی تحت کسی کے لئے ......

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(بقیہ ۱۴ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع ۸)

لقد کدت ترکن الیھم - جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کی صحبتوں میں بیٹھنے سے ممکن ہے کہ تم کسی فتنے میں پڑ جاؤ۔ تو پھر دوسرے مومن کس گنتی میں ہیں۔ (ناقابلوں کی صحبت سے) بہت بچنا چاہیئے ۔ صحبت کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے پس تم کسی کے پاس بیٹھنے سے پہلے غور کرو۔ کہ کیا ہے۔

ضعف الحیاۃ ۔ اس دنیا کی زندگی میں دکھ و عذاب ۔ یہ معنے بخاری نے کئے ہیں۔ یہی مجھے پسند ہیں۔

مورخہ ۱۶ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۹)

(حدیث میں آیا ہے۔) جبلت القلوب علی حُبّ من احسن الیہ سلیم الفطرت لوگ ہوتے ہیں ان کے دلوں میں کپٹ نہیں رہتی ۔ ایسے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے ساتھ نیکی کرے وہ اس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے کس قدر احسان ہیں ۔ ان تعدّوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ۔ کہ گنے بھی نہیں جا سکتے ۔ پس اس سے بڑھ کر کون محسن ہو سکتا ہے ۔ اور اس سے زیادہ کون سزاوار محبت و اطاعت ہو سکتا ہے۔

ایک معمولی بال سفید ہو جاوے تو انسان کے دل پر کیا گزرتی ہے ۔ ذراسی ناک کٹ جائے یا آنکھ کی پتلی خراب ہو ۔ یا کان میں ضرر پہونچ جاوے ۔ تو کیا انجام ہوتا ہے یہ خدا کے فضل سے سلامت رہتے ہیں ۔ غرض ایسے محسن کی محبت و اطاعت کے اظہار کے لئے نماز ہے ۔ جس کا حکم اس رکوع میں دیتا ہے اور ان کے ادا کرنے کے اوقات بتلائے ہیں جو پے درپے آنے والے ہیں تاکہ ایک نماز کے پڑھنے سے روحانیت کا اثر ابھی باقی ہو کہ دوسرا آ جائے ۔ اہل اللہ تو آٹھ بار نماز پڑھتے ہیں ۔ نماز صبح کے بعد اشراق پھر ضحی ۔ پھر ظہر کی نماز ۔ پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر تہجد ۔

فتھجد بہ ۔ ہجود کے معنے سونے کے ہیں (الا طرقتنا والرفاق ہجود فیا ... کیف نہیں آتی ساتھی تو سب سو گئے ہیں) تہجد کے معنے ہیں ۔ نیند کو ہٹا کر ... ۔

... ۔ عربی بولی میں ہر عمدہ چیز کو صدق کہتے ہیں حتے کہ عمدہ تلوار کو بھی اخ صدق

بولتے ہیں ۔

وقل جاء الحق ۔ یعنی عبادت اور ان دعاؤں کے بعد نصرت الٰہی آئے گی اور بطلان دور ہو جاوے گا اور تو کہے گا ۔ جاء الحق وزھق الباطل ۔

ما ھو شفاء ۔ میرا اعتقاد ہے کہ روحانی بیماریوں کے علاوہ ظاہری بیماریوں کی بھی شفا کرتا ہے۔

قل کل یعمل علی شاکلتہ ۔ یہ آیت بہت مشکل ہے ۔ میں نے اس کے سمجھنے میں بڑی محنت کی ہے ۔ شاکلہ کے معنے ہیں اپنے طریقے پر ۔ ہر شخص اپنے نزدیک کوئی بات سوچ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے ایک نیک کام کیا یا نیک کام کا ارادہ کیا ۔ اب اس نے جو اپنے طریق یا خیال یا ارادہ پر کام کیا ہو تم اُسے اپنے رب کے سامنے پیش کرو ۔ یعنے خدا کے کلام کے آگے مہر صداقت لگانے کے لئے پیش کرو ۔ کیونکہ وہ اعلم اور اہدی سبیلا ہے اور پھر اس پر رائے زنی کرو کہ نیک ہے یا بد۔

مورخہ ۱۷ ۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

یسئلونک عن الروح ۔ یہ سوال یہود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت کیا جب آپ ان کے بیت المدراس کے پاس سے گزرے مگر یہ سورۃ مکی ہے اس لئے اعتراض کیا جاتا ہے کہ مدینہ کے یہود کے سوال کا جواب کیوں کر دیا ۔ یہ اعتراض قوی ہے ۔ مگر کیا ممکن نہیں کہ یہود نے مکہ جانیوالے لوگوں کی معرفت یہ سوال پوچھا ہو یہ جواب بر تقدیر تسلیم ہے کہ یہود نے سوال کیا ورنہ یسئلونک عام ہے سوال کرنے والوں نے سوال کیا ۔ یسئلون سے ہی اس کے فاعل کا پتہ لگ سکتا ہے جیسے اعدلوا ھو اقرب للتقوی میں ھو ۔ (کے مرجع کا) یہ امر نحو کے قاعدے کے مطابق ہے کہ فعل کے مشتق سے اس کا فاعل نکال لیتے ہیں ۔ پس یسئلون کے سائل عام ہیں پوچھتے ہیں روح سے ۔ روح کیا چیز ہے اس کا جواب خود قرآن کریم کی ہی دوسری آیات سے کھلے گا ۔ اس زمانے میں روح کا لفظ مشتبہ سا ہو گیا ۔ بعض نے روح سے مراد "سول" سمجھا ۔ جس سے آدمی کی زندگی وابستہ ہے ۔ مگر اگر یہ مراد ہوتی تو ایسا کمزور جواب خالق الارواح کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ جبکہ اسلام کے ادنےٰ خادموں میں سے اور شیخ ابن قیم جنبلی (... علی) نے بھی حقیقت روح انسانی پر مبسوط مضمون لکھا ہے ۔ پس دراصل روح کلام الٰہی کو کہتے ہیں ۔ پھر کلام الٰہی کے پہچاننے والے نبی کو ۔ اور کلام الٰہی کے لانے والے ملک کو بھی کہتے ہیں ۔ دیکھو سورہ نحل پارہ ۱۴ ۔ ینزّل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الٰہ الا انا فاتقون ۔ اس کے صاف معنے ہیں کہ

ملائکہ اللہ کے حکم سے جس پر چاہتے ہیں۔ کلام لا الٰہ الا انا نازل کرتے ہیں۔

(۲) سورہ مومن پارہ ۲۴۔ رفیع الدرجٰت ذوالعرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق۔ یہاں بھی روح سے مراد کلام الٰہی ہے

(۳) پھر سورہ شوریٰ پارہ ۲۵ میں وکذٰلک اوحینا الیک روحاً من امرنا۔ یہاں بھی رُوح سے مراد کلام الٰہی ہے۔

حضرت مسیح کے حق میں ایدناہ بروح القدس جو آیا ہے اس سے مراد بھی صریحاً کلام الٰہی ہی ہے ایک اور دلیل اس بات کی کہ یہاں رُوح سے مراد کلام الٰہی ہے یہ ہے کہ اس سے پہلے تین آیت قرآن مجید کا ذکر ہے کہ وننزل من القرآن ما ھو شفاء فرمایا اور پھر اس کے بعد بھی قل لئن اجتمعت الانس والجن میں قرآن مجید ہی کا ذکر ہے جس سے صاف کھل گیا یہاں رُوح سے مراد کلام الٰہی ہی ہے پھر دیکھو اوحینا ایک بھی ساتھ ہی فرمایا۔

اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔ تنبیہاً فرمایا کہ تم بڑے ہی بیوقوف ہو کہ کیا تم کلام الٰہی قرآن اور دوسرے کلاموں میں جنہیں احادیث رسول بھی شامل ہیں۔ میں فرق نہیں پاتے۔ یہ بہت ہی بے ادبی کا کلمہ ہے کہ صحابہ کو بے علم بنایا جاوے کہ تم رُوح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ عام تفاسیر میں یہ بات نہیں۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن۔ اس بات پر بہت مباحثہ ہوا کہ مثل کس بات میں ہو میرے خیال میں مثل میں کوئی قید نہیں جس بات میں چاہیں مقابلہ کرلیں یہ بات صحیح ہے کہ مفتریات آیات جو پیش کریگا اللہ تعالےٰ اُسے ہلاک کردیگا۔ اگر وہ ان کو نبی بتاتا ہے۔

حتی تفجر لنا من الارض ینبوعاً الخ۔ ۹ چیزیں انہوں نے مانگی ہیں بدقسمتی سے لوگوں نے سمجھا ہے کہ یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں۔ اسلئے طرح طرح کی بدگمانیاں کی ہیں ذرا بھی تدبر کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ باتیں بطور سوال صحیح پیش ہوئیں۔ پارہ اول میں ہے۔ ان لھم جنٰت۔ یعنی مومن کے لئے جنات ہونگے جنمیں کھجور انگور سب آگئے۔ اسی میں آیا ہے تجری من تحتھا الانھار۔ پھر خدا نے ہی فرمایا ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ

پھر ایک جگہ فرمایا ہے۔ متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق وجنی الجنتین دان پھر فرمایا ہے۔ فیھن قٰصرٰت الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان۔ اور فرمایا فیھن خیرٰت حسان پھر سورہ واقعہ میں ارشاد کیا یطوف علیھم ولدان مخلدون۔ غرض جب قرآن مجید میں ایسے تمام وعدے تھے۔ تو پھر اگر انہوں نے ایسا مطالبہ کیا تو کیا بے جا کیا جواب دیکھو کیسا صحیح ہے۔ کہدے نبی کہدے میرا رب پاک ہے اس نے جھوٹے وعدے نہیں کئے ضرور ایسا ہوگا مگر میں بشر رسول ہوں۔ چنانچہ جب صحابہ نے عراق عجم شام۔ عدن فتح کیا تو صحابہ کے قبضہ میں بادشاہوں کے گھر آئے انکی بیٹیاں بھی نکاح میں آگئیں۔ گھر بھی سونے چاندی کے تھے باغات بھی تھے بلکہ مدینہ مکہ میں بھی نہریں آئیں خدا کا ان پر عذاب بھی آیا۔ ملائکہ بھی نصرت کو آئے آپ کو معراج بھی ہوا۔ قرآن الیسی کتاب بھی ملی۔ غرض سب کچھ ہوا۔ مگر یہ سب کچھ پورا ہوا۔ اسی طرح جس طرح بشر رسولوں کی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔

(مورخہ ۱۹ار فروری ۱۹۱۰ء رکوع ۱۱)

لو کان فی الارض ملٰئکۃ الخ۔ اس سے ظاہر ہے کہ واعظ بھی اگر ہو تو اس قوم کے رسم ورواج عادات حالات زبان سے خوب واقف ہو۔ مطمئنین میں ایک نکتہ ہے کہ کسی قوم میں جو تفرقہ جنگ فساد پڑ رہا ہو تو پھر ان کو کوئی کیا سمجھائیگا اور وہ کیا سمجھیں گے چنانچہ مکہ کی نسبت خود فرمایا۔ قریۃ اٰمنۃ مطمئنۃ۔ عرب کی اصلاح کے لئے اس وقت رسول مبعوث فرمایا جب وہ اطمینان کی زندگی بسر کررہے تھے اسی اصول پر رسول اللہ صلعم جلیل تر ہے چنانچہ جب کسی کو دیکھا کہ وہ اطمینان میں خلل انداز ہے تو اس کو جلا وطن کردیا میرے نزدیک۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ خدا شر سے برانگیزد۔ خدا تعالیٰ کوئی شر نہیں اُٹھاتا۔ آدمی خود ایسا کرتے ہیں۔ سوال۔ ہاروت ماروت بنی اسرائیل کی طرف آئے اس وقت وہ بنی اسرائیل غیر مطمئن تھے۔ جواب میں فرمایا دیکھو انگریز بڑے تجربہ کار ہیں بیس برس کی کو دائم الحبس رکھ کر اس سے مطمئن ہو جاتے ہیں پس بنی اسرائیل جب بابل میں قید ہو کر گئے تھے تو اس کے ستر برس بعد ہاروت ماروت کا نزول ہوا اتنی مدت میں وہ یہود جو اصل مجرم تھے وہ بہت سیدھے ہو چکے تھے اور انہیں کسی قسم کا جوش خروش باقی نہ رہا تھا بلکہ ایک نئی نسل تھی۔ دوسرا سوال کہ ہاروت ماروت ملک آدمیوں میں آئے۔ جواب میں فرمایا یہ غلط ہے۔ غور کرو۔ جمادات میں بھی ایک نہ ایک ایسا ہوتا ہے جو قریب بہ نباتات ہوتا ہے جیسے مونگا (مرجان) جو جمادات میں سے ہے اُسے بعض فلاسفر نباتات میں کہتے ہیں بعض کہتے ہیں ہے تو جمادات میں سے مگر قریب بہ نباتات ہے اسی طرح حیوانات میں مراتب ہیں مثلاً بندر و انسان کے درمیان کا مرتبہ کہ وہ نہ حیوان ہے نہ انسان چنانچہ ذلیل ترین کو کالانعام بل ہم اضل فرمایا اسی طرح آخری درجہ جو انسانوں کا ہے وہ ملائکہ سے بہت ہی قریبی تعلقات رکھتا ہے انبیاء جو ہوتے ہیں وہ کبھی ملکیت کے رنگ میں آجاتے ہیں اور کبھی انسانیت کے رنگ میں مگر یہاں تو کل قوم کا ذکر ہے کہ تمام قوم ملائکہ ہو جاوے۔ رسول آویگا ہو کہ ایک خاص شخص نبی ہی ملائکہ سے بہت قریب ہوتا ہے اس لئے اسی پر ملک کا نزول ہوتا ہے اسی لئے یعلمون الناس فرمایا تثنیہ کا صیغہ نہیں فرمایا + کفیٰ باللہ شھیداً۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کا فیصلہ کریگی چنانچہ آخر آپ کی اُمت مظفر و منصور ہوئی جس سے ثابت ہوا کہ آپ ہی حق پر تھے۔

ومن یھد اللہ فھو المھتد۔ فرماتا ہے کہ بیشک تیری قوم میں کچھ آدمی تصنیف کرتے ہیں اور اپنی طرف سے ہادی بنتے ہیں۔ مگر ہدایت اصلی وہی ہے جو خدا کی طرف سے ہو۔ اس واسطے میں برہمو سماج سے بہت خطرے میں رہتا ہوں کیونکہ وہ تمام انبیاء کو مفتری اور دروغ مصلحت آمیز کا پیرو سمجھتے ہیں اور ہدایت کی کتابیں خود وضع کرتے ہیں جو مفید اور بابرکت نہیں ہوسکتیں۔ بہت سے لوگ تنہائی میں رہتے ہیں ریاضتیں کرتے ہیں مجاہدہ میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اس پر ثمرات بھی مترتب ہوتے ہیں مگر سچی اور بابرکت و مثمر برکات وہی راہ ہے۔ جو خدا سمجھائے عمیاً وبکماً وصماً اس پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ قرآن شریف میں (۱) فلما رای المجرمون النار (۲) دعوا ھنالک ثبوراً (۳) اور وسمعوا لھا تغیظاً بھی آیا ہے جس سے دوزخیوں کا دیکھنا بولنا سننا ثابت ہے حضرت ابن عباس نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ (۱) لا یسمعون ما یسرھم (۲) لا ینطقون بحجتھم (۳) لا یرون مایسرھم یعنی ایسی چیز نہ سنیں گے یا نہ دیکھیں گے جو ان کو خوش کرے اور نہ کوئی اپنی دلیل دے سکیں گے۔

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۱۰ء (بقیہ رکوع ۱۱ ورکوع ۱۲)

تسع اٰیٰت۔ ان نو نشانوں کے بیان میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں نو احکام تھے بعض کہتے ہیں کہ نو نشان تھے۔ دونوں قسم کے نشان بیان کرتا ہوں (۱) عصا (۲) ید بیضاء (۳) طوفان (۴) ٹڈی دل (۵) چچڑیاں (۶) مینڈکیاں (۷) خون کا مرض (۸) قحط پڑا (۹) پلوٹھے مر گئے۔ احکام یہ ہیں۔ (۱) شرک نہ کر (۲) چوری نہ کر (۳) زنا نہ کر (۴) (۵) (۶) بیوجہ قتل نہ کرو (۷) کسی نیک عورت کو تہمت مت دو (۸) جنگ میں مت بھاگو (۹) مثبوراً = (۱) محبوس (۲) ملعون چونکہ حضرت موسیٰ کو نرمی سے کلام کرنے کا ارشاد تھا اس لئے بھی شاید فرعون نے محبوس کہا۔ لفیفاً۔ سب کو ایک جگہ اکٹھا کریں گے۔

وما ارسلنٰک الا مبشراً ونذیراً یعنی جس طرح فرعونیوں اور موسیٰ کا معاملہ تھا اسی طرح اے نبی آپکا اور آپکے دشمنوں کا ہوگا + یخرون للاذقان۔ مراد ہے مُنہ کے بل گر جانا یہ عربی کا طرز ہے جزو کو بول کر کل مراد لینا + یزیدھم خشوعاً = وتری الارض خاشعۃ یعنی زمین میں لہلہانا سبزی کا رنگ نا وغیرہ کچھ نہیں ہوتا اور وہ مینہ سے فیض حاصل کرنے کے لئے طیار ہوتی ہے اسی طرح انسان خشوع کرنیوالا ہے۔ جو آسمانی فیض حاصل کرنے کا محتاج ہو اور اس کے لئے تیار ہو + ادعوا اللہ۔ اللہ کے لفظ سے دُعا کرو یا رحمن کے لفظ سے + بصلاتک۔ صلوٰۃ کے معنے دُعا کے تمہاری نماز بھی مراد ہوسکتی ہے + یہاں سورہ بنی اسرائیل کے نوٹ ختم ہوئے۔ الحمد للہ رب العالمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کھلی چٹھی

(جو بصورت اشتہار چھاپ کر جماعت احمدیہ فیروزپور نے تقسیم کی)

بنام صاحب حنفی نقشبندی غزنوی لاہوری

چند روز ہوئے ہیں کہ ایک مطبوعہ اشتہار چند باشندگان زیرہ کے نام سے بعنوان "زیرہ میں مرزائیوں کا فرار" شہر فیروزپور میں آپ کی وساطت سے شائع کیا گیا اس قسم کی اشتہار بازی کوئی مستحسن شغل نہیں اس لئے بحکم اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۔ ہم نے اس اشتہار کو قابل تردید نہ سمجھا تھا ۔ مگر چونکہ ایک تو ہماری سکوت سے آپ کے دوستوں میں غلط بیانی کی جرأت بڑھتی جاتی ہے اور دوم ممکن ہے کہ ناواقفان اصل حقیقت آپکے اشتہاروں کو صحیح مان لیتے ہوں اس لئے میں مجبور ہوا ہوں ۔ کہ زیرہ کے اصل حقیقت کو ظاہر کروں ۔

زمانہ جانتا ہے کہ احمدی واعظین اپنی تقریروں میں کس قدر تہذیب اور شائستگی سے کام لیتے ہیں اس امر کا ثبوت کہ ہم نے زیرہ میں بھی اپنے اس معمول کو نہ چھوڑا تھا ۔ اس بات سے ملتا ہے کہ زیرہ میں جو لکچر احمدیوں کی طرف سے گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر ہوئے ان سے وہاں کے مسلمانوں میں کوئی تحریک ان کی تردید یا مخالفت کی پیدا نہ ہوئی تھی ۔ چنانچہ اب بھی صرف آپ وہاں کی کشش آپ کو وہاں لے گئی تھی ۔ ورنہ زیرہ والوں نے آپکو مدعو نہ کیا تھا ۔

اب احمدی لکچروں کے تین ماہ بعد جو آپ زیرہ میں پہونچے ۔ تو آپنے اپنے وعظوں میں جماعت احمدیہ کو پکار پکار کر مقابلہ میں نکلنے کے لئے بلانا شروع کیا ۔ آپ کی شیرین کلامی تو معلوم ہی ہے زیرہ کی جماعت احمدیہ نے آپ کی زبان درازیوں سے تنگ آکر اپنے علماء کو لاہور سے بلوایا تاکہ حق و باطل کا مقابلہ کروا دیا جاوے ۔ چنانچہ احمدی علماء کے امیر حضرت مولوی غلام رسول صاحب صوفی نے ۲۲ ؍ جنوری ۱۹۱۱ء کو زیرہ پہونچتے ہی آپ کو ایک خط عربی زبان میں اس مضمون کا لکھا کہ آپ کی دعوت پر میں یہاں آگیا ہوں اب آپ جس طریق سے یعنی تحریری و تقریری اور جس زبان میں مباحثہ کرنا چاہیں کر لیں یہ رقعہ اُسی روز آپ کو ایک مجمع عام میں بموجودگی جناب تحصیلدار صاحب زیرہ دیا گیا ۔ معلوم نہیں کہ آپسے یہ عربی خط پڑھا گیا یا نہ یا اس کا جواب عربی میں لکھا نہ جا سکا ۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ۔ ہم کو شکایت ہے تو یہ ۔ کہ اُس خط کا تحریری جواب کوئی آپ کی طرف سے آج تک جماعت احمدیہ زیرہ کو نہیں ملا ۔ البتہ زبانی پیغام بعض شخص ضرور لاتے رہے ۔ مگر ان کو جماعت احمدیہ نے قابل توجہ نہ سمجھا کیونکہ ہماری تحریری چٹھی کا تحریری جواب آنا چاہیئے تھا ۔ آخر اس خیال سے کہ آپ کے لئے کوئی حجت باقی نہ رہے ۲۶ ؍ جنوری کو آپکے قاصدوں کے مشورہ سے ایک تحریری مسودہ شرائط کا آپ کی خدمت میں بھیجا گیا کیونکہ ہماری جماعت بغیر حفظ امن کے خاطر خواہ انتظام کے اور بغیر فیصلہ شرائط کے آپکے ساتھ مناظرہ نہ کر سکتی تھی یہ مسودہ بھی آپکو ایک جلسۂ عام میں دیا گیا مگر اس کا بھی سوائے زبانی انکار کے ہمیں اور کوئی جواب نہ ملا ۔ آخر ۲۷ ؍ جنوری کی رات کو دو ممتاز احمدی یعنے ڈاکٹر احمد حسن صاحب لائلپوری اور مولوی احمد الدین صاحب شاہدروی ایک دعوتی چٹھی لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جسمیں مکرر استدعا تھی ۔ کہ چونکہ فریقین کے علماء ایک جگہ جمع ہیں اس لئے کسی نہ کسی طرح مقابلہ ہو جاوے آپ نے اس چٹھی کو پڑھنے اور جواب دینے سے بھی انکار کیا اور دوسرے روز علی الصبح یعنے جمعہ کے روز آپ زیرہ سے چل دئے ۔ علمائے احمدی بھی یہ دیکھ کر کہ آپ فی الحقیقت مباحثہ سے پہلو تہی کرتے ہیں ۔ آپسے ایک روز بعد یعنے ۲۹ ؍ جنوری کو اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوئے حالات مندرجہ سے جو میرے علم اور یقین کے مطابق بالکل صحیح ہیں منصف مزاج لوگ سمجھ لیں گے ۔ کہ زیرہ میں فرار کس فریق کی طرف سے ہوا ۔

اس سے پیشتر آپکے نادان دوستوں نے آپ کی فیروزپور کی کارگذاریوں کے متعلق بھی ایک آرٹیکل اخبار اہل فقہ مورخہ ۲ ؍ جولائی ۱۹۰۹ء میں چھپوایا تھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ آپکے وعظوں سے متاثر ہوکر یہاں بہت سے احمدیوں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ دی اور صرف چند بے علم اور جاہل آدمی احمدی رہ گئے ہیں نیز یہ کہ آپنے احمدیوں کے گھروں میں جا جا کر ان کو لاجواب کیا اور احمدی لوگ اب فیروزپور میں مارے شرم کے منہ نہیں دکھاتے اور یہ کہ آپکے اثر سے مسلمانان فیروزپور میں تجارت کا شوق جاگ اُٹھا ہے اُن میں قومی ہمدردی کا خیال پیدا ہوگیا ہے ۔ مسلمانوں کی نئی دوکانیں کھل گئی ہیں اور کھلتی جاتی ہیں اور موجودہ دکانوں پر بڑی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔ مولانا جو لوگ اس قسم کا صریح اور بے بنیاد جھوٹ بول سکتے ہوں وہ جو کچھ کہہ گزریں ان کے لئے مباح اور جائز ہے ورنہ آپ خوب جانتے تھے کہ یہ تمام مضمون سرتا پا غلط تھا نہ یہاں کوئی احمدی آپکے وعظوں سے مُرتد ہوا نہ کسی احمدی کو آپنے لاجواب کیا اور نہ کوئی قابل ذکر تجارتی ترقی مسلمان فیروزپور میں ظاہر ہوئی ۔ برعکس تنزل کے جماعت احمدیہ فیروزپور ماشاء اللہ روز افزوں ترقی پر ہے اس کا ہر ایک فرد اپنے اپنے طور پر اپنے فرض تبلیغ کو ادا کر رہا ہے اور یہ تبلیغ اپنا اثر لا رہی ہے ۔ مگر آپ اور آپکے فریق کو حق و راستی سے کیا سروکار ؟ آپکا مقصد تو اسی قدر تھا کہ اخباری دُنیا میں آپکا نام بھی مکذبین حضرت مرزا صاحب میں شمار ہونے لگ جائے کیونکہ یہ فراخی رزق کا ایک مجرب نسخہ ہے میں آپکو متنبہ کرتا ہوں کہ یہ سودا درحقیقت خسارہ ہے گو بظاہر مفید نظر آتا ہے ۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر ۔ فرزند علی عفی اللہ عنہ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین سکرٹری
(انجمن احمدیہ فیروزپور)

ضروریات قادیان

بابو محمد اسمٰعیل صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔
مخدوم بندہ جناب اڈیٹر صاحب سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ میں مضمون مندرجہ عنوان پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر مناسب خیال فرماویں تو اس کو اخبار میں چھاپ دیں مہاجرین کی تکالیف کا حال پڑھ کر دل کو واقعی بہت رنج ہوتا ہے خداوند تعالیٰ مسبب الاسباب ہے ممکن ہے کوئی ایسے اسباب پیدا کر دے جن سے یہ مشکلات رفع ہو جائیں ۔ خدایا تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین ۔

(۱) آٹے کی بابت تو یہ عرض ہے کہ کوئی صاحب استطاعت احمدی جن کی الحمدللہ اس سلسلہ عالیہ میں کمی نہیں ۔ کم طاقت والا آئیل انجن دارالامان میں قائم کریں ۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ یہ تکلیف رفع ہو سکتی ہے ۔ علاوہ ثواب اُخروی کے مالک مشین کو انشاء اللہ تعالیٰ کافی فائدہ بھی ہو سکتا ہے یہ ترکیب تو سریع العمل ہے لیکن اگر کوئی صاحب فرداً فرداً اس کام کو نہ کرنا چاہیں تو بہر یوں سہی کہ مشین وغیرہ کے خرچ کا اندازہ لگا کر اس روپیہ کو مساوی حصوں پر تقسیم کر دیں ۔ قیمت فی حصہ پچیس روپیہ ہو اور بذریعہ اخبار اعلان کر دیں ۔ خدا نے چاہا تو یہ تجویز بھی کامیاب ہو سکتی ہے گو نسبتاً دیر طلب ہے ۔ مشین کے چلانے میں غالباً زیادہ تردد نہیں کرنا پڑیگا مہاجرین میں سے کوئی بزرگ اس کام کو کر سکتے ہیں ۔ چار حصے آخری صورت میں بندہ خریدنے کو طیار ہے جن کا نصف روپیہ پیشگی اعلان شائع ہونے پر روانہ کر دونگا ۔ (انشاء اللہ تعالیٰ ۔ میرے خیال میں یہاں آٹے کا اتنا خرچ نہیں کہ مشین چل سکے اڈیٹر)

(۲) گھی کا بندوبست یوں ہو سکتا ہے کہ جو احمدی سٹیشن ماسٹر یا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر یا سگنیلر لائن پر تعینات ہیں اور جن کے متصلہ علاقوں میں عمدہ گھی دستیاب ہو سکتا ہے یہ خدمت اپنے ذمہ اُٹھاویں اگر گھی کا خرچ زیادہ ہے تو بحصہ رسدی یا باری باری مُہیا کرتے رہیں اس صورت میں ان کو بصورت اطمینان روپیہ پیشگی دارالامان سے ملنا چاہیئے ۔ گوشت والی وہی رائے ٹھیک ہے جو جنابنے تحریر فرمائی ہے ایندھن کا انتظام بھی وکس ہی ہونا چاہیئے ۔

حضرت امام صادق میں ایک خط کا جواب

برادر مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط اتفاقاً میری نظر سے بھی گزرا۔ میں آپ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ایک بات پیش کرنی چاہتا ہوں اگر آپ اس پر چند منٹ غور کر سکیں اور پھر مجھے اس کے متعلق اطلاع بخشیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس بات کا دعوےٰ کیا ہے کہ مجھ پر وحی الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ تمام دعووں کا اصل الاصول یہی ہے۔

اب یہ دعوےٰ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو سچا دعویٰ ہے یا جھوٹا۔ سچا ہونے کی صورت میں اس کی تکذیب کیا نتائج رکھتی ہے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ دعویٰ جھوٹا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعویٰ جھوٹا کرنے میں آپ کو کیا فائدہ تھا۔ یہی جواب ہوگا کہ دنیا کمانا۔ مال و دولت کا ہاتھ آنا۔ شہرت۔ دوسری صورت یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ کو جنون ہو۔

اب آپ وفات پا چکے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے معاذ اللہ باوجود مفتری علی اللہ ہونے کے برخلاف لو تقوّل ولا یفلح الظالمون پوری قبولیت حاصل کی اور یوضع لہ القبول (جو مہدی اور سردلی کی آیات صدق میں سے ہے) کے مصداق آپ بنے اور جو بیس پچیس برس پہلے شائع شدہ پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق باوجود مخالفت شدیدہ کے اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھی چنانچہ چار لاکھ کے قریب اپنا جان نثار مخلص مرید چھوڑا اور اس قدر مال آپ کے حضور میں پیش کیا گیا کہ حساب میں نہیں آیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک آپ نے وہ مال اشاعت اسلام میں خرچ کر دیا یا آپ نے اپنی کوئی جائداد بنائی۔ قادیان کے رہنے والے شہادت دے سکتے ہیں اور غیر بھی ہر ایک اپنے طور پر تحقیق کر سکتا ہے کہ آپ نے کوئی زمین اپنی جائداد بڑھانے کے لئے نہیں خریدی۔ حتےٰ کہ مکانوں میں بھی اگر کوئی ایزادی فرمائی۔ تو مہمانوں کے لئے بلکہ اپنے رہنے کے مکانوں میں سے کئی مکان مہاجرین کو دے رکھے تھے چنانچہ بعض اب تک ان کے پاس ہیں کوئی شان و شوکت کی چیز مثلاً گھوڑا، گاڑی وغیرہ نہیں خریدا۔ درویشانہ زندگی بسر کی جیسی کہ آپ ابتدا میں کرتے تھے۔ بلکہ مال دنیا سے یہاں تک کنارہ کشی کی کہ اپنی زندگی میں مالی معاملات ایک انجمن کے سپرد کر دئے پھر تین سال اول الوصیت فرمائی اور اس میں (جیسا کہ دنیا داروں سے امید ہو سکتی ہے) کوئی بات اپنی اولاد کے متعلق نہیں لکھی حالانکہ اگر آپ اشارۃً بھی فرما دیتے کہ میری اولاد کو گدی نشین کیا جاوے۔ تو اس میں کسی کو موقعہ انکار نہ تھا۔ مگر آپ نے انبیاء علیہم السلام کی طرز پر ایسا مطلق نہیں کیا۔ مجھے کسی دنیادار کا پتہ دیجئے جس نے کبھی یہ نمونہ دکھایا ہو کہ ایک خارزار جنگل کو اپنے کدال سے بڑی محنت کے ساتھ صاف کرے۔ اس میں بیج بو کر آب اشک سے آبریزی کرے خون جگر سے سینچے۔ پھر جب کبھی کھیتی اپنا ثمر دینے کے قابل ہو تو وہ کسی اور کو بخش دے۔

یہ ہرگز خیال نہ کیا جاوے کہ اولاد اس قابل نہ تھی اس میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب ماشاء اللہ بفضل الٰہی تحریر میں تقریر میں تقویٰ میں تبتل الی اللہ میں اپنی نظیر آپ ہیں اور یہ بات کسی خوشامداً رنگ میں نہیں کی گئی بلکہ ہر ایک شخص خود امتحان کر کے دیکھ سکتا ہے۔ شہرت کی خواہش کے متعلق آپ کی زندگی خود فیصلہ دے سکتی ہے کہ آپ کس درجہ تک گوشہ نشین اور مخلوق سے کنارہ کش تھے۔ اگر آپ شہرت کے طالب ہوتے تو براہین احمدیہ چھپوا کر جو ہر دلعزیزی آپ کو حاصل ہوئی تھی اس کو قائم رہنے دیتے۔ مگر آپ نے خدا تعالیٰ کو مقدم کیا اور جو کچھ امر ہوا اس کے اظہار میں عیسائی، آریہ، سکھ، ہندو، مسلمان سب کو اپنا جانی دشمن بنا لیا۔

باقی رہا جنون! سو آپ کی اسّی کے قریب تصنیفات کے مطالعہ سے آپ خود ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کر لیں کہ یہ معارف یہ حقائق ایک مجنون بیان کر سکتا ہے اور کیا دیوانہ بھی اپنے اعمال کے نتائج میں یوں کامیاب ہوا کرتا ہے۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ والسلام۔

محض اللہ تعالیٰ کیلئے گواہی

جملہ برادران اسلام کی خدمت میں اس ناچیز کی التماس یہ ہے۔ کہ صرف بھائیوں کی بہتری و بہبودی دارین کے لئے اس اپنی سچی گواہی کو جسے میں بوجہ غفلت یا نسیان یا اور کسی مصلحت بار بیجا لی سے فراموش کر چکا تھا۔ ظاہر کرتا ہوں۔ میں اپنی سیاہ کاری اور گناہوں سے نہایت شرمندہ ہوں کہ کیوں اس قدر عرصہ تک میں نے اس شہادت حقہ کو پوشیدہ رکھا۔ میں اب اپنے پاک پروردگار اور اس کے برگزیدہ نبی یعنے احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم کے بھیجنے والے کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو اصل حقیقت میں نے اپنے کانوں ایک برگزیدہ بزرگ با خدا مجذوب عبد اللہ شاہ صاحب نامی سے مقام گوہٹی ملک آسام میں جس وقت میری عمر غالباً ۲۴-۲۵ سال کی ہوگی سنہ ۱۸۹۰ء میں سنی تھی اگر اس میں کچھ خلاف یا میری طرف سے کچھ بناوٹ ہو تو اللہ جلشانہٗ میرا خاتمہ ایمان پر نہ کرے اور مجھ پر قہر نازل فرما وے اور شفاعت آں احمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز حشر مجھے نصیب نہ ہو۔

وہ سچی شہادت یہ ہے

اے حضرات! میں چند اور لوگوں کے ہمراہ بزمرۂ ملازمت ملک گوہٹی نام ایک جگہ میں ان میں خیمہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یکایک خیمہ سے باہر جو نکلا۔ قریب ہی سامنے ایک پل تھا اس پر میری نظر گئی دیکھتا کیا ہوں کہ اس پر ایک بزرگ صورت انسان بیٹھے ہوئے ہیں میں نزدیک چلا گیا دیکھا تو سر و پا برہنہ کرتے تہ بند ندارد۔ کاندھے پر ایک رومال ہے میانہ قد۔ سن قریب [illegible] لانبے بال جو کاندھے سے نیچے پڑے تھے رنسول داڑھی گندم دن رنگ کچھ اشعار فارسی و عربی کے پڑھ رہے ہیں اور آنکھ سرخ ہو رہی ہے میں ان کے اشعار دل کو اتنا ہی سمجھا کہ مضمون عاشقانہ تھا جب وہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ تب میں نے درخواست کی کہ حضور میرے ہمراہ ڈیرہ پر چلیں۔ کچھ چار وغیرہ کا شوق ہو۔ تو میں بنا کر پلاؤں تو وہ یہ سن کر مسکراتے ہوئے میرے ہمراہ بلا کسی عذر و حیلہ کے ڈیرہ تک تشریف لے آئے۔ میں نے ان کے واسطے بہت جلد چار بنوائی ان کے نوش ہونے کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ عرصہ اور تکلیف گوارا فرماویں تو دوپہر کا کھانا کھا کر چلے جاویں۔ فرمایا کیا کھلاؤ گے۔ میں نے عرض کیا جو حضور فرماویں کہا مرغ پکواؤ۔ میں نے مرغ منگا کر ذبح کرا کر پکوایا۔ کھانا تیار ہونے تک جو عرصہ گزرا وہ برابر عربی فارسی کے اشعار ہی پڑھتے رہے۔ میں کچھ عرصہ پاچپی کرتا رہا۔ جب کھانا تیار ہو چکا انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے تناول فرمایا۔ جب کھانے سے فراغت پا چکے جانے کی اجازت چاہی۔ میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ جاتے وقت فرمانے لگے تم نے معلوم بھی کیا کہ میں کون ہوں۔ میں نے عرض کیا اللہ کو بہتر معلوم ہے خادم نہیں پہچان سکا۔ کہنے لگے ہم تم کو خوشخبری سناتے ہیں کہ ہم امام مہدی علیہ السلام کے سپاہی ہیں۔ ان کی منادی ملکوں میں کرتے پھرتے ہیں اور اب وہ امام برحق جوان ہو گئے ہیں۔ میں نے متعجب ہو کر دریافت کیا کہ حضور وہ کہاں اور کس ملک میں پیدا ہوئے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ وہ پنجاب میں پیدا ہوا اور وہیں جوان ہوا ہے اب میں دو چار ملکوں میں پھرتا ہوا ملک پنجاب میں مہدی کی قدمبوسی حاصل کروں گا۔ چونکہ اس زمانے میں بوجہ شباب چنداں اس باب میں مجھ کو دلچسپی نہ تھی۔ دوسرے خیالات کسی تقلیدی بت کے پجاری تھے زیادہ نام و مقام کے لئے سوال نہ کئے ورنہ وہ بزرگ ہر خلجان کو رفع کر دیتے میں نے یہی عرض کیا کہ خادم تو پنجاب کا رہنے والا ہے مجھ کو علم نہیں۔ فرمایا تم کو چند روز میں معلوم ہو جاویگا۔ اتنا فرما کر چلتے بنے۔ فقط

علاوہ ازیں ایک خواب سنہ ۱۹۰۱ء میں دیکھا تھا جس سے

اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحبؑ امام برحق کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور اس میں بھی میری کسی قسم کی بناوٹ اور کوئی افترا نہیں وکفیٰ باللہ شہیدا ۔ وہ خواب یہ ہے بتاریخ ۱۹۱۰ء مقام دیولالی میں جو بمبئی کے قریب ایک مشہور جگہ ہے ۔ رات کو یہ خواب میں ظاہر ہوا کہ وہ شخص کہ جیسے منظر جن کے ہاتھوں میں ہتکڑی پڑی ہوئی جن میں مضبوط رسیاں بندھی ہوئی تھیں ۔ اور کہ دو سپاہی قوی ہیکل رسیاں تھامے ہوئے ان قیدیوں کو لئے جاتے ہیں اور وہ قیدی متعلق ہیں ۔ زمین پر پیر نہیں ٹکتے گویا گھسیٹا گز کر اوپر آگے آگے چل رہے ہیں اور سپاہی پیچھے پیچھے ان کو ہانکتے ہوئے تیز رفتاری سے لئے جاتے ہیں ۔ اُن کے پیچھے ایک بزرگ با خدا اور ہیں جن کا حلیہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی عینی زیارت نہیں کی ۔ البتہ فوٹو حضرت موصوف کو دیکھا ہے ۔ بعینہٖ یہی شبیہ اس بزرگ کی تھی جا رہے ہیں ۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ ماجرہ کیا ہے ۔ تماشائیوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ بزرگ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں ۔ طاعون کو اس جگہ سے ہنکائے لئے جاتے ہیں ۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی ۔ اور وہ تہجد کا وقت تھا ۔ شب کے غالباً ۳ بجے ہونگے ۔ اب میری سچی خواب وغیرہ کی تکذیب کرنے والے خدا کی قہری تجلی کے نیچے ہیں ۔ مجھ پر جو گواہی تھی ۔ وہ میں نے ادا کر دی ۔

راقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا خادم چودہری حاجی کریم بخش ولد چوہڑ خان مرحوم قوم سلہریا ساکن موضع دیولی تحصیل و تھانہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ

مضمون مذکورۃ الصدر خاکسار کے سامنے حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا ہے ۔ عبد الرشید احمدی ساکن صدر بازار کیپ میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر احقر کے روبرو چودھری حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا ۔ محمد حسین احمدی ۔ ہاپوڑی میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر میرے سامنے چودہری کریم بخش صاحب رئیس ضلع سیالکوٹ نے بیان فرمایا ہے ۔ سید عبد الکریم احمدی صدر بازار میرٹھ بقلم خود

اقرار وفات مسیح و معنی رفع و توفی

از روئے کتب شیعہ اثنا عشریہ

"ہمارے مکرم دوست منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی جو ضمنہ بدر کے علمی مضامین میں لکھتے رہتے ہیں وہ ناظرین سے مخفی نہیں یہ مختصر سا مضمون اونہوں نے وفات مسیح کے بارے میں لکھا ہے جو نہایت دلچسپ اور مسکت خصم ہے"۔

(۱) ملا باقر مجلسی کتاب حیوۃ القلوب جلد اول باب ۲۵ ۔ احوال حضرت عیسیٰ صفحہ ۴۰۴ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ میں لکھتے ہیں ۔ در حدیث موثق از حضرت امام رضا منقول است کہ مشتبہ نہ شد امر گشتہ شدن و مردن احدے از پیغمبران و حجتہائے خدا بر مردم بغیر از عیسیٰ بن مریم زیرا کہ او را زندہ از زمین بہ بالا بردند و روحش را در میان آسمان و زمین قبض کردند و چون بآسمان رسید حق تعالیٰ روحش را بہ بدنش گردانید ۔ چنانچہ حق تعالیٰ مے فرماید ۔ انی متوفیک و رافعک الی واذ حضرت عیسیٰ حکایت مے نماید ۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم ۔ پس ہر دو آیت دلالت مے کند بر وفات آنحضرت ۔ اگرچہ روایت مذکورہ کی پہلا حصہ ناک کو بجائے سامنے کی طرف سے ہاتھ لگانے کے گردن کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر لگانے کا مصداق ہے ۔ مگر ہم کو اس سے کیا حرج نتیجہ کو دیکھنا چاہئیے ۔

(۲) محقق ابن بابویہ رسالہ اعتقادات میں لکھتے ہیں ۔ مخالفان ما نقل کردہ اند کہ چون حضرت قائم (مہدی) بیرون آید عیسیٰ از آسمان فرود آید ۔ و در عقب او نماز کند و نزول او بزمین زندہ شدن بعد از مرگ است زیرا کہ حق تعالیٰ فرمودہ است ۔ انی متوفیک و رافعک الی ۔ واضح ہو کہ شیعہ لوگ رجعت مہدی کے قائل ہیں ۔ محقق ابن بابویہ اسی کی تائید میں نزول مسیح کے مسئلہ کو بھی رجعت مسیح سے تعبیر کرتے ہیں ۔ اور اسی واسطے آیۃ انی متوفیک سے استدلال کرکے لکھتے ہیں ۔ کہ مسیح کا نزول دراصل زندہ ہونا بعد مرنے کے ہے ۔ ملا مجلسی صاحب با ایں ہمہ وفات مسیح کے مذہب میں محقق مذکور سے اختلاف کرتے ہیں ۔ چنانچہ اوپر کی روایت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں ۔ وآنچہ در باب موت عیسیٰ و اصحاب کہف فرمودہ نزد فقیر محل تامل است (منقول از کتاب حق الیقین مطبوعہ ایران در بیان رجعت صفحہ ۳۴۱) ۔ کہاں محقق ابن بابویہ کہاں ملا مجلسی صاحب اور ان کی تحقیق ۔ مگر ہم کو تو اپنے دعوے کے اثبات سے کام ہے ۔

(۳) وقد قال پیغمبر فرمودہ ۔ لوکان عیسیٰ و موسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی ۔ ترجمہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو ضرور میری متابعت کرتے ۔ رسالہ نور فی جواب پادری لاہور مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور سنہ ۱۳۱۲ ہجری صفحہ ۱۰ مولوی سید ابو القاسم لاہوری ۔ مجتہد مرحوم ۔

(۴) اسی حدیث کو مجتہد موصوف کے فرزند ارجمند علامہ حائری صاحب لاہوری نے بھی مکرر لکھا ہے دیکھو رسالہ بشارات احمدیہ مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور مرتبہ دوم سنہ ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۱۹ ونیز خود آنحضرت فرمودہ است ۔ لوکان عیسیٰ و موسیٰ فی حیوتہما ما وسعہما الا اتباعی ۔ یعنی اگر موسیٰ و عیسیٰ در دنیا مے بودند ممکن نمی بود ایشان را مگر آنکہ متابعت من مے کردند ۔

(۵) بعضے گفتہ اند توفی بمعنی مرگ است وخدا اول عیسیٰ را میراند ۔ و بعد از سہ ساعت او را زندہ کرد و بآسمان برد ۔ حیوۃ القلوب جلد اول صفحہ ۴۰۸ و ۳ ۔ حالات حضرت عیسیٰ ۔

(۶) رفع کا اطلاق جب انسانوں کے متعلق ہو تو وہاں بے جان چیزوں کی طرح اُٹھانا مراد نہیں ہوتا بلکہ وہاں رفعت و بزرگی کے معنے لئے جاتے ہیں جس طرح بلعم باعور کے حق میں قرآنکریم میں آیا ہے ۔ ولو شئنا لرفعنٰہ بہا ۔ چنانچہ اصول کافی میں تقیہ کی فضیلت میں حدیث ہے ۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں روئے زمین کی کوئی چیز تقیہ سے بڑھ کر مجھ کو پیاری نہیں ہے ۔ جو تقیہ کرے گا ۔ اللہ اس کو رفع (عزت) دیگا جو نہ کرے گا اس کو اللہ گرا دیگا ۔ اصل الفاظ حدیث یہ ہیں ۔ من کانت لہ تقیۃ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ تقیۃ وضعہ اللہ یا حبیب (حبیب راوی مخاطب کا نام ہے) دیکھو اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۸۴

(۷) خاص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں جناب علی رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبہ میں جس کا نام خطبۃ الوسیلہ ہے فرماتے ہیں کہ جناب باریتعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو بلا لیا اور انکو اپنی طرف اُٹھا لیا ۔ اصل الفاظ یہ ہیں حتی اذا دعا اللہ عز وجل نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ ورفعہ الیہ ۔ دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی جلد سوم مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۴ ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی اور رفع کا مطلب سمجھنے کے لئے فی الحال اسی اختصار پر اکتفا کی جاتی ہے ۔ اُمید ہے کہ حق پسند لوگ ان مذکورۃ الصدر حوالوں کو مطالعہ بلکہ تحقیق کرکے عقیدہ وفات مسیح کو عوام کی الانعام کی طرح خارج از اجماع اُمت قرار نہ دینگے

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ خاکسار خادم بھیروی

ایک مفید تجویز

محترم ایڈیٹر صاحب بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ بعد من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ تیرا ایمان ہے اور طاعت اولی الامر میرا قومی شعار ۔ سید ولد آدم (روحی فداہ) نے آتش پرست لیکن عادل نوشیروان کے عہد میں تولد پانے پر جو اظہار مسرت و امتنان فرمایا ہے اُس سے میں نابلد نہ تھا ۔ پھر ہم مسلمانوں سے اقرب للمودۃ اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی دنیا پر بہترین تمدن سلطنت اور وہ بھی سکھا شاہی کے بعد ہمیں میسر آئی تھی ۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔ بایں ہمہ مجھے اس التزام کو دیکھ کر تعجب اور حیرت ہوتی تھی ۔ جو ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر ایک تحریر اور تقریر میں اس مبارک عہد کے حسن و احسان کی تفصیل اور اس گورنمنٹ کی وفاداری اور جان نثاری کی تاکید

ہیں پایا جاتا ہے۔ جیسے دیکھ کر سفیہ اور منافق طبع لوگوں سے تملق اور خوشامد پر محمول کیا۔ ظالموں نے اتنا بھی تو نہ سوچا کہ بس پہلوان حق نے میسائیت کے بخیئے اُدھیڑ کر رکھدئے ہیں اور جو گردن کش بادشاہوں کو حق کی پوری سطوت اور جرأت کے ساتھ اپنے مولا کا پیغام پہنچانے سے ذرا نہیں جھجکا اس کی شان اس سے بہت ارفع ہے۔ کاش! وہ اس وقت ان پاک نوشتوں کو پڑھیں جو فسق۔ رغبات فساد اور بغاوت کے ہر ایک طریق سے بچا کر اور اس طرح ایک اہم اور مہتم بالشان ملکی اور قومی ضرورت کو اعجازی رنگ میں پورا کرکے مومنین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو رہے ہیں افسوس وہ لوگ ایک ربانی مصلح اور ایک کیپٹیل پولیٹیکل مناظر میں کچھ بھی تمیز نہ کرسکے۔

یہاں تھوڑے سے لمحہ کے لئے میں اپنی پیاری قوم کو خطاب کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ سوا اس سپرٹ سے سڈیشن اور انارکزم کو جو بدقسمتی سے آجکل چند کینہ اور ناعاقبت اندیش ہندوستانیوں کے سر پر چڑھا ہے اس کا آثار نا صرف ہمارا ہی بہترین فرض ہو اور عداوت کی جس خلیج کو خود غرضی۔ شرارت اور غلط فہمی ہندوستان کی دو بڑی قوموں کے درمیان گہرا کر رہی ہیں اس پر پل باندھنا کیا اُسی کلیۃً پاٹ دینا بھی ہماری ہی مقدس ڈیوٹی ہے۔

دُنیا کے پردہ پر آج صرف ایک ہی قوم ہے۔ جو جائز فخر کے ساتھ یہ کہہ سکے کہ اس طرح نکلنے پر وہ محض خدا کے احکام پہنچانے اور اپنے شہزادہ امن کا پیغام صلح سنانے کے لئے نکلی ہے اور یہ اسکی کس قدر انمول نعمت ہے جو میری ہی پیاری احمدی قوم کے حصہ میں آئی ہے فالحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔ سو اب ہمیں صرف خاموش طریقوں پر ہی قناعت کرکے نہیں بیٹھ رہنا چاہیئے۔ یہ مقدس تعلیم آج ہم سے پورے زور کے ساتھ مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ہم اس راہ میں مثبت پیش علمی قدم اُٹھائیں۔ سڈیشن کش اور انارکزم سوز کمیٹیاں قائم کرکے امداد گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیں۔ سرگرم مشنری مختلف حصص ملک میں بھیجکر لوگوں کو تقوے کے لئے تیار کریں۔ جس کے بغیر اسلامی علوم کے دروازے کبھی نہیں کھل سکتے۔ امید ہے۔ کہ آپ اس بارہ میں جلد ایک فنڈ کھول کر قوم کو ممنون فرمادیں گے۔

۲۔ اسی ضمن میں مجھے ایک اور گذارش کرنی ہے۔ ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے خاص امتیازوں میں سے ایک یہ ہے کہ مذہب لوگوں میں فینیٹکزم* سے سائنس کے مرتبہ پر پہونچ گیا ہے۔ ہمارے امام ہمام نے مجادلات بحثیں کبھی پسند نہیں کیں۔ اس قسم کی تحریریں اور تقریریں خود نفس مطلب سے کوسوں دور ہوتی ہیں۔ ایک متقی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں پسند نہیں کرسکتا۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ہمارا قومی لٹریچر بفضلہٖ ان بربادی بخش جرمز سے پاک اور بے لوث ہے

* جوشِ تعصّب

اور آیندہ بھی مجھے کامل بھروسہ ہے کہ وہ خدا کے فضل سے اپنی یہ شان قائم رکھ سکے گا۔ اور آجکل کا گرما گرم ایٹماسفیر اسے اپنے مرکز اعتدال سے ذرا بھی جنبش دینے کے بالکل ناقابل رہے گا۔ ہمیں اپنے کام سے کام ہونا چاہیئے۔ کذب کے لئے حق کی ذاتی حرارت کافی سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ مثال کے لئے آپ کو کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ کل ہی کی بات ہے۔ ہمارے محترم مخدوم ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے ستیارتھ پرکاش کی تعلیمات پر ایک چھوٹا سا تنقیدی نوٹ علمی اور ہمدردانہ رنگ میں لکھا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سنسنی چھاگئی اور آریہ کیمپ میں ایک کہرام مچ گیا۔ کیا اندر۔ آریہ۔ ارجن۔ پرکاش مسافر۔ پانچوں بھائیوں کی منفرد اور مشترکہ گالیوں میں اب اتنا زور ہو سکتا ہے کہ وہ اس بگڑ دھاڑ کو کچھ کم کرسکیں جو ان کے ذرا سمجھدار حصہ میں پیدا ہوگئی ہے۔ یا کم از کم اپنے ہی دلوں کی آگ بجھا سکیں۔ ہم اپنے فاضل محترم کو ان کی بے نظیر کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ؎

آنکھوں سے تیری پیارے ارجن کا مان مارا۔

بے شک دُنیا نے ترقی کی طرف قدم اُٹھایا ہے اور بہت سعید روحیں ایسی پیدا ہو چلی ہیں جو سچائی کو اُس کے اپنے لباس میں ہی دیکھنا چاہتی ہیں۔

۳۔ میری آخری استدعا ہے کہ اگر آپ فنڈ کھولنا مناسب تصور فرمادیں تو دو قاعدہ اُردو اور دو قاعدہ عربی یسرنا القرآن رسال فرماکر اُن کی قیمت کے ساتھ دو روپیہ کی حقیر رقم خاکسار سے وصول فرمالیں گے۔ جس کی کمی کی کسر میری غفلت اور ندامت تقصیر پوری کردیگی۔ والسلام۔ خاکسار غلام مرتضیٰ خان احمدی (میرپور)

غزل

دلِ بادانش و فرہنگ کا آہنگ

ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب نجیب آبادی المتخلص بہ دانش

یاں سب بے زبانیاں ہیں واں بدزبانیاں ہیں
اُترے ہیں گالیوں پر کیا خوش بیانیاں ہیں

ہیں گالیاں بھی دینے کا فخر بھی ہم کو کہتے
کیا موسنوں کی دیکھو شیرین زبانیاں ہیں

ہے جسم عنصری میں اب تک فلک پہ عیسیٰ
یہ سب ڈھکوسلے ہیں قصے کہانیاں ہیں

شمشیرِ خامہ لیکر اُٹھیں ذرا سنبھل کر
وہ نوجواں کہ جن کی اُٹھتی جوانیاں ہیں

ہر معرکہ میں ہوتا مومن ہی ہے مظفر
فوز و فلاح و نصرت اس کی نشانیاں ہیں

اِن آریوں سے جاکر اتنا تو کوئی پوچھے
کیوں اپنے حاکموں سے یہ بدگمانیاں ہیں

کیوں چشم پوشیوں پر گستاخ تم بنے ہو
رحم و کرم کے بدلے کیوں بدزبانیاں ہیں

منہ میں جو ہیں زبانیں ان کے ہیں سخت کیسی
جرمن کے چاقوؤں کی گویا کمانیاں ہیں

کیا مدح ادا کیا ہے دانش نے اس زمیں کو
یہ توسنِ قلم کی سب خوش عنانیاں ہیں

تضمین

ہیں سنتے کسی سے کہ دن کی چھیڑ خانیاں ہیں
تہمت ہے یہ سراسر جھوٹی کہانیاں ہیں
رنجش کی مجھ میں دیکھی کیا کیا نشانیاں ہیں
یاروں کو مجھ سے اب تک کیوں بدگمانیاں ہیں
کیوں چھیڑ خانیاں ہیں کیوں بدزبانیاں ہیں

میں خود ہی مر رہا ہوں مجھ کو نہ تم ستاؤ
بس اپنا راستہ لو اب ٹھنڈے ٹھنڈے جاؤ
بھلتے نہیں ہیں مجھ کو اب یہ تمہارے چاؤ
دیکھو نہ میرے دل کو اے دوستو دکھاؤ
از بس میری گھڑی کی نازک کمانیاں ہیں

داخل ہوئے ہیں جب سے عشاق میں ترے ہم
آنکھوں سے ایک دریا جاری ہے اپنے پیہم
جان جہاں سناؤں کیا قصۂ شب غم
رہتے در دوانِ عالم رہتے ہیں تجھ پہ ہر دم
ہم کشتگانِ غم کی یہ زندگانیاں ہیں

آہوں کا سرد ہونا چہرہ کا زرد رہنا
جو جو کوئی سنائے سُن سُن کے چپ کی سہنا
منہ سے کسی کو اپنے اُف بھی کبھی نہ کہنا
آنکھوں سے اشک بہنا لب پر فغاں کا رہنا
عشق نبیؐ کی مجھ میں کیا کیا نشانیاں ہیں

کس طرح جسم خاکی ہو جاوے آسمانی
جو جھوٹ بولتے ہیں مر جائے ان کی نانی
دانش بڑے پتے کی یہ بات تو نے جانی
دنیا ہے آنی جانی ہر چیز اس کی فانی
عیسےٰ کی زندگانی جھوٹی کہانیاں ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ اور بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کا سوال قریباً تین چار سال سے ہماری قوم کے سامنے ہے اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ اس کے لئے ایک خاص تحریک مجلس معتمدین کی طرف سے کی گئی تھی۔ یہ تحریک چالیس ہزار روپے کے لئے تھی جو چھ ماہ یا ایک سال کے اندر جمع ہو جانا چاہیئے تھا مگر آج تک جو دو سال اس تحریک پر گذر گئے ہیں بمشکل بیس ہزار روپے تک یہ رقم پہونچی ہے اور یہی وجہ ہے کہ گو اینٹ کو تیار ہوئے قریب ایک سال گذر گیا ہے۔ مگر اب تک عمارت کا کام وسیع پیمانے پر شروع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قریب سولہ سترہ ہزار روپیہ تیاری اینٹ میں خرچ ہو گیا۔ اس اثناء میں مختلف اوقات پر سابقہ تحریک کی بنا پر جو وعدے احباب نے کئے تھے ان کی وصولی کے لئے یاد دہانیاں کرائی جاتی رہی ہیں۔ مگر (اور اس بات کے علی الاعلان کہنے میں میں کوئی حرج نہیں سمجھتا) اب تک ہمارے احباب میں سے ایک بہت بڑے حصہ نے تو اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اور جنہوں نے لیا۔ ان میں سے بہت سے احباب کی طرف اس وقت کی موعودہ رقوم کے بقائے چلے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں سابقہ تحریک کے وقت بھی یہی خیال کیا گیا تھا۔ کہ کچھ عرصہ مثلاً سال دو سال بعد جب مجوزہ رقم چالیس ہزار روپے سے ایک معتدبہ حصہ عمارت کا تیار ہو جاوے تو پھر از سر نو تحریک کی جاوے پس ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر میں اب نئی تحریک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اللہ کے حضور دعا کرتا ہوا یہ چند الفاظ لکھتا ہوں تا وہ خود آپ کے دلوں میں اس کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا کر دے۔

اس وقت جلسہ سالانہ میں صرف ایک ماہ باقی ہے اور کئی قسم کی تحریکیں میرے سامنے ہیں جن کے پیش کرنے کے لئے صدر انجمن کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ پچیس روپے فنڈ کا مستقل سرمایہ جس کا اعلان گذشتہ سالانہ اجلاس میں کیا گیا تھا۔ ولائت میں سلسلہ تبلیغ قائم کرنے کے لئے سرمایہ اور بورڈنگ ہوس و مدرسہ کی تعمیر کے لئے فراہمی روپیہ۔ یہ تین بڑے اہم سوال ہیں اور علاوہ ان کے خود اخراجات جلسہ کے لئے اب تک نہائت ہی قلیل رقم آئی ہے اور لنگرخانہ مقروض ہے۔ اخراجات جلسہ کا سوال تو ایک وقتی سوال اور تھوڑی سی رقم ہے۔ جس کے پورا کرنے کا خیال پہلے سے بزرگان قوم کو ہوگا۔ اس لئے میں اس پر اسوقت کچھ زور دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور باقی امور میں سے بھی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ بجائے تینوں کے پیش کرنے کے جس کا نتیجہ تینوں کو ادھورا چھوڑنا ہوگا۔ ایک ہی تحریک کی طرف پہلے احباب کو متوجہ کروں اور اس کام کی تکمیل کے بعد پھر دوسرے اہم کاموں کی طرف توجہ کی جاوے اس سے میرا مطلب نہیں کہ دوسرے کام بالفعل بالکل ملتوی رہیں گے۔ مثلاً ولائت میں مشن قائم کرنے کا سوال ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائی قدم دراصل اٹھایا جا چکا ہے۔ ایک طرف ایک رسالہ تعلیم الاسلام پانچ ہزار کی تعداد میں اس وقت ولائت ہی میں چھپ رہا ہے۔ دوسری طرف قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کا اہم کام شروع ہے اور ریویو کی مفت اشاعت کا سلسلہ تو کئی سال سے جاری ہے یہ کام بجائے خود ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ مگر اس ایک کام کی تکمیل جس پر قریب بیس ہزار روپیہ خرچ بھی ہو گیا ہے اب نہائت ضروری ہو گئی ہے۔ کیا اس لحاظ سے کہ جگہ کی تنگی نئی عمارتوں کے لئے مجبور کر رہی ہے اور کیا اس لحاظ سے کہ ایک کام پر اتنا روپیہ خرچ کر کے اسے درمیان میں چھوڑ رکھنا باعث نقصان ہے۔ جگہ کی تنگی کا یہ حال ہے کہ مدرسہ اور بورڈنگ ہوس جیسے آج سے پانچ چھ سال پہلے بنے تھے بجائے خود توسیع کو چاہتے تھے۔ ایک طرف جماعتوں میں طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے اور سابقہ کمرے اس قدر تنگ ہیں کہ کوئی جماعت ان میں سمائی مشکل ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈنگ ہوس میں تعداد طلباء روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور ادھر محکمہ تعلیم کے مطالبات الگ ہیں۔ کہ مدرسہ کے کمرے وسیع ہونے ضروری ہیں۔ بورڈنگ میں لڑکوں کو کھلی جگہ ملنی چاہیئے۔ رہائش کے علاوہ کھانے کے اور بورڈنگ ہوس میں پڑھائی کے لئے الگ کمرے ہونے چاہئیں۔ یہ سب کچھ تو ایک سکول کے متعلق تھا۔ مگر اب ساتھ ہی ایک اور مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی جا چکی ہے یعنی مدرسہ احمدیہ جس میں اس وقت چار جماعتیں تعلیم پاتی ہیں۔ اور چالیس لڑکوں کے قریب پڑھ رہے ہیں ان جماعتوں کے لئے جگہ۔ ان لڑکوں کے لئے بورڈنگ ہوس۔ ہر سال ایک جماعت کا اس مدرسہ میں اضافہ ہونا۔ یہ سب ضرورتیں بالفعل اتنی ہی بڑی جگہ چاہتی ہیں۔ جتنی ابتدا میں ہائی سکول کے لئے بنائی گئی تھی۔ ان دو تعلیمی ضرورتوں کے ساتھ تیسری بڑی ضرورت توسیع مہمانخانہ کی درپیش ہے۔ جن احباب کو اکثر اس جگہ آنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ اس بات سے واقف ہیں کہ مہمانوں کو تنگی جگہ کی وجہ سے کس قدر مشکلات یہاں پیش آتی ہیں۔ معمولی آمد و رفت کے دنوں میں بھی مہمانخانہ میں کافی جگہ سب مہمانوں کے لئے نہیں ہوتی معزز مہمانوں کے لئے یا کثرت آمد و رفت کے وقت جو دقت ہوتی ہے وہ بالکل علیحدہ ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کا سوال جب انجمنہائے احمدیہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ تو اکثر انجمنوں کی یہی رائے تھی کہ بورڈنگ ہوس کے باہر بن جانے پر یہی جگہ جہاں اب بورڈنگ ہوس ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کی ضرورت کو رفع کر دیگی۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اس سوال کے متعلق یہی فیصلہ کیا ہے۔ پس نہ صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ضروریات ہی اس بات کی متقاضی ہیں۔ کہ اب اس کی عمارت کی سکیم بہت جلد عملی رنگ اختیار کرے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مدرسہ احمدیہ اور مہمانخانہ کی ضروریات مدرسہ کی نئی عمارت کی تکمیل کو چاہتی ہیں تاکہ پرانی عمارت سے بالفعل یہ دونوں کام چل سکیں۔

ان ضروریات کو دیکھ کر صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ کہ سب احباب کی خدمت میں یہ اپیل کی جاوے کہ وہ اس ضروری کام کی تکمیل کے لئے اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد خاص چندہ کے طور پر دیں۔ اس طرح پر کہ سابقہ تحریک پر جس کے رو سے بہت سے دوستوں نے اپنی آمد کا تہائی یا نصف چندہ تعمیر کے طور پر دیا تھا جو رقم کسی صاحب نے دی ہو وہ اب اس نئی تحریک کے چندہ میں شامل سمجھی جاوے۔ مثلاً اگر ایک شخص کی آمد ماہوار ایک سو روپیہ ہے اور وہ سابقہ تحریک پر پچاس روپے دے چکا ہے تو اب کل پچاس روپے اور دینے سے اس نے گویا ایک ماہ کی سالم امداد کر دی۔ انجمن یقین کرتی ہے کہ اگر اس تجویز کے مطابق سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد دیدیں۔ تو نہ صرف بورڈنگ ہوس ہی مکمل ہو جائیگا بلکہ سکول کی عمارت کے لئے بھی کافی روپیہ آ جائیگا۔ کیونکہ علاوہ اس رقم کے اُمید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی خاصی رقم کی امداد مل جائے گی اور جس طرح بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں گورنمنٹ نے دس ہزار روپے کی بیش بہا مدد دی ہے۔ یہ یقین ہے کہ اسی طرح سکول کی تعمیر کا کام شروع ہونے پر کافی امداد ہماری مہربان گورنمنٹ کی طرف سے مل جائیگی۔ دو سال ہوئے جب نصف یا تہائی آمد کے لئے تحریک کی گئی تھی تو اس وقت بھی بہت سے احباب نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ پورے ماہ کی آمد لی جاوے تو بہتر ہوگا اور بالخصوص جماعت پشاور میں سے بہت سے احباب نے وفد کے جانے پر اس تجویز پر زور دیا تھا امید ہے کہ اب جملہ احباب اس تجویز کو کامیاب بنانے کے پوری کوشش کریں گے اس تجویز کو پیش کرتے وقت میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ گو یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ساری رقم یکمشت وصول ہو۔ مگر اسے ضروری قرار نہ دیا جاوے کیونکہ بعض لوگوں کو یکمشت دینا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے احباب اگر چند ماہوار قسطوں میں ادا کر دیں

تو چندان حرج نہیں بشرطیکہ اقساط کی باقاعدہ وصولی کا پورا انتظام ہوسکے۔ اگر سب احباب اس تجویز میں حصہ لیں تو اُمید ہے کہ عمارت کے چندہ سے کچھ عرصہ تک فراغت ہو جائے گی۔

یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہوگا۔ اگر سالانہ جلسہ تک سب انجمنیں اس تجویز کو عملدرآمد میں لاکر اس موقعہ پر جیسا کہ میرا خیال ہے کم از کم ایک لاکھ روپے چندہ تعمیر کا اعلان ہو جائے۔ اس لئے سب احباب اور بالخصوص انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں میری یہ التماس ہے کہ وہ بہت جلد کوشش کرکے اپنی اپنی جماعتوں کی فہرستیں مکمل کریں اور ان کی ایک نقل معمولی کے لئے اپنے پاس رکھ کر دوسری نقل سالانہ جلسہ پر ساتھ لیتے آویں۔ اور اس موقعہ پر ہر جماعت کے چندہ کا اعلان ہو کر یہ کل فہرستیں صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں دیدیجاویں۔ تاکہ مطالبات کا سلسلہ پوری احتیاط سے جاری رکھا جاسکے۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ زور کے الفاظ میں کوئی اپیل کروں کیونکہ یہ مطالبہ جو اس وقت صدر انجمن نے کیا ہے۔ گو کیسا ہی بڑا معلوم ہو درحقیقت کوئی بڑا مطالبہ نہیں اور اس کے لئے مجھے بڑا جوش یا غیرت دلانے والے الفاظ کے استعمال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے محض دنیاوی اغراض کے لئے اس سے بڑھ بڑھ کر لوگوں نے قربانیاں کی ہیں ان معمولی ہمت اور عزم سے اس وقت کام نہیں چل سکتا یہ بڑھ بڑھ کر حوصلہ دکھانے کا وقت ہے۔ ہماری قوم پر جو چندوں کا بوجھ ہے۔ میں اس سے ناواقف نہیں ہوں اس لئے تین تحریکوں میں سے دو کو میں نے اس وقت بالکل چھوڑ دیا ہے مگر ساتھ ہی میں یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری قوم کو بھی اس بات سے ناواقف نہیں رہنا چاہیئے کہ اونہوں نے کیا کیا کام کرنے ہیں اور ان کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ایسے قربانیوں کے موقعوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاک نمونہ سے بڑھ کر ہمارے لئے کونسی چیز اسوہ حسنہ ہوسکتی ہے اور ایک جماعت کے لئے جسے اس پاک گروہ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز جوش دلانیوالی نہیں ہوسکتی۔ مگر جب میں ایک طرف اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اس پاک جماعت کی ان عظیم الشان قربانیوں کے نمونوں کو دیکھتا ہوں تو تحریص کے طور پر بھی ان کا نام پیش کرتے ہوئے شرم آجاتی ہے کیونکہ یہ عظیم الشان نسبت نام لینے کو تو آسان ہے۔ مگر اس کا حق ادا کرنا پہاڑ کاٹنے سے بھی زیادہ مشکل ہے ایک ہم ہیں جنھیں اپنی کمائی سے ایک روپے میں دو پیسے بھی دینے مشکل نظر آتے ہیں اور ایک وہ تھے جنھوں نے مال و دولت کو تو ایک طرف رکھو جانوں تک کو بے دریغ خدا کی راہ میں دیا اور اپنی گردنوں پر چھری پھروانی ایسی آسان سمجھی کہ گویا ان کے جسموں میں جان ہی نہ تھی۔

یہ تحریک ساری قوم کے سامنے پیش ہوگی اور اس لئے میرے مخاطبین میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں بعض تو ایسے مخلص ہیں کہ ان کو ایک حرف لکھنے کی بھی ضرورت نہیں وہ پہلے سے ہی تیار بیٹھے ہیں کہ کوئی دینی خدمت کا موقعہ نکلے اور وہ اپنے اوپر تنگی اور تکلیف گوارا کرکے خدا کی راہ میں دیں تا ان کا مولیٰ ان سے راضی ہو۔ اور بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوں گے بعض خیال کریں گے کہ ہم تو غریب آدمی ہیں بمشکل اپنا گذارہ چلا سکتے ہیں ایک ماہ کی آمد دیکر خود کیا کریں مستقل ماہوار چندوں کا بوجھ الگ ہم پر ہے اپنی ضرورتوں کو کہاں کر پورا کریں اور اپنے کام کس طرح سے چلائیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص جس ضرورت کو اپنی ضرورت قرار دے لے اس کے لئے کسی نہ کسی طرح سامان بہم پہونچا ہی لیتا ہے ہم میں سے کوئی شخص بھی شاید ایسا نہ ہوگا جس نے عملی طور پر تو دانستہ حل نہ کرلیا ہو کیونکہ انسان جس چیز کو اپنے لئے ضروری قرار دے لیتا ہے اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی طاقت اور گنجائش کے مطابق سامان بھی بہم پہونچا لیتا ہے کوئی کمانے والا اور خرچ کرنے والا فرد بشر ایسا نہیں جس کی زندگی میں روزمرہ کی معمولی ضروریات کو الگ رکھکر کچھ نہ کچھ غیر معمولی ضروریات کبھی نہ کبھی پیش نہ آجاتی ہوں چھوٹے چھوٹے خوشی کے موقعوں پر جیسے شادی۔ دعوتیں وغیرہ چھوٹے چھوٹے غم کے موقعوں پر جیسے بیماری مقدمے یا اور مصیبتیں جن کا آنا ہر انسان کی زندگی میں ضروری ہے اس وقت ایک شخص کیا کرتا ہے؟ پھر اکثر لوگ اپنے لئے کسی نہ کسی طرح مکان بنوا ہی لیتے ہیں۔ امیر اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق۔ بلکہ ان تمام موقعوں پر بہت سے بڑھ کر بھی خرچ کر دیتے ہیں۔ پس دراصل تو صرف اس قدر سمجھنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ درحقیقت سلسلہ کی ایسی ضروریات کو جن میں سے ایک کے لئے اس چٹھی کے ذریعہ تحریک کی گئی ہے اپنی ہی ضروریات کی طرح سمجھنا لازم ہے اگر ایک شخص سلسلہ کی ضروریات کو اسی قدر وقعت دے جیسا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو دیتا ہے تو اس کے سامنے کوئی مشکل نہیں رہ جاتی حالانکہ اس ایمان کے تقاضا سے جس کا ہمیں دعویٰ ہے یہ کمزور سے کمزور پہلو ہے کہ ہم اپنے سلسلہ کی ضروریات کو . . . . اپنی ضروریات کے برابر وقعت دیں اور حق یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرکے ہم نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے بھی بڑھکر سمجھیں گے۔ اس سے زیادہ میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ جب تک دل میں ایک کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا نہ ہو تو بجبر و اکراہ اس کے لئے کچھ لینے سے برکت نہیں ہو سکتی۔ ہاں ایک بات اور یاد رکھنی ضروری ہے کہ کمزوری کے پہلو کو اپنے لئے کبھی نمونہ نہ بنانا چاہیئے اگر ایک شخص ایسے موقعہ پر اپنے خاص حالات کی وجہ سے یا اور کسی ایسی وجہ سے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ دوسروں کی اُمید کے مطابق کام نہ کرے تو دوسروں کو چاہیئے کہ بجائے اسے کچھ کہنے کے یا اس کا تتبع کرنے کے اسے اپنا عمدہ نمونہ دکھائیں۔

آخر میں میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں وہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔ جو اس تجویز کی کامیابی کا ذریعہ بنے اور پھر یہ سب احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس تجویز کو عملدرآمد میں لانے کے لئے پوری سعی فرماویں تاکہ اس سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہم ساری جماعت کو یہ خوشخبری سنا سکیں کہ اس ایک کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان بہم پہونچا دئے ہیں۔

خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو قرار پایا ہے ۲۴ مارچ اور ۲۸ مارچ بھی تعطیل کے دن ہیں۔ مگر یہ آمد و رفت کے لئے رہیں گے۔ ۲۵ مارچ کو جمعہ ہے سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جمعہ میں شامل ہوں تاکہ نماز جمعہ کے بعد باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۴ کی شام یا ۲۵ کی صبح کو پہونچ جانا چاہیئے۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو۔ یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دے کر آمد و رفت کا ٹکٹ مل سکیگا درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہوگی۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً عہ یا اس سے زیادہ پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں پس کتنی سرٹیفکٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آنی چاہئیں۔ دہلی لائن پر پھلور بٹالہ سے پورے ایک سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ پس ایسے تمام احباب رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو پھلور یا اس سے پرے سٹیشنوں مثلاً لدھووال لودیانہ وغیرہ سے سوار ہوں۔ پشاور لائن پر گجرانوالہ بٹالہ سے ۹۸ میل ہے۔ پس گوجرانوالہ اور اس سے ورلی طرف کے سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ شاہدرہ لائن پر لائلپور بٹالہ سے ۱۴۶ میل اور سانگلہ ہل ۱۱۸ میل ہے پس ان سٹیشنوں سے

سے سوار ہونے والے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور ایسا ہی مومن پورڈھابان سنگھ کے سٹیشنوں سے سوار ہونے والے احباب بھی رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مگر ڈھابان سنگھ سے ورے سٹیشنوں والے رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فیروزپور کی طرف سے فیروزپور بٹالہ ۱۱۲میل ہے۔ پس فیروزپور گنڈا سنگھ سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مگر قصور ۱۰۰ میل کے اندر ہے۔ اس سے سوار ہونیوالوں کو رعایت سے فائدہ نہیں پہونچ سکتا کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائیں گے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ ایک سرٹیفکٹ صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہوگا۔

(۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کے لئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ جہاں انجمنیں ہیں اگر وہ کل آنے والوں کا اندازہ کرکے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہوگا۔

(۴) چونکہ ایام جلسہ زیادہ سردی کے ایام نہیں اس لئے جو انتظام بٹالہ میں بستر وغیرہ چھکڑوں پر لانے کا جلسہ گذشتہ میں کیا گیا تھا۔ امسال اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر بیرونی احباب اسکی ضرورت سمجھیں تو وہ اطلاع دیں۔

(۵) اخراجات جلسہ کے لئے میں پھر انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کیونکہ لنگرخانہ پہلے ہی مقروض ہے بہت جلد کافی رقوم سے مدد کی جاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست ایک روپیہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات میں بطور اعانت دے تو امید ہے کہ خرچ پورا ہو جائیگا۔

(۶) تعمیر کا چندہ جس قدر نقد ہو سکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لاویں امید ہے اس وقت تک بہت سے مکانات کی بنیادیں تیار ہو چکی ہونگی۔

خاکسار محمد علی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ کی بیعت کیسی ہے

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا ہے کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے۔ فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے سے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

دُعا مدد

ہمارے مکرم دوست منشی گلاب الدین صاحب رہتاس جند زیر باریوں کی وجہ سے شکستہ الحال ہیں۔ احباب توجہ سے دُعا فرماویں۔

(۲) انٹرنس کے امتحان میں ۱۶ طلبا رجاتے ہیں۔ تمام احمدی برادران دُعا کامیابی فرماویں۔

(۳) پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی گوپکی دینی و دنیوی حسنات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ ان دنوں بہت سے ابتلاؤں میں ہیں۔

(۴) میاں رحمت اللہ صاحب شیانہ گر بگہ کلاں بھی دُعا کے خواستگار ہیں

تہجد پڑھو

میاں محمد دین صاحب گمہار قادیان نے خواب دیکھا۔ ایک احمدی بھائی نے مجھے چٹھی لکھی ہے جو جوک میں مجھے ملی ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ سب احمدی برادران نماز تہجد میں سستی نہ کریں حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اخبار میں شائع کرادو۔

دُعا مدد

برادر عبدالعزیز صاحب احمدی فیروزپور نے اپنی بیمار ہمشیرہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

انجمن احمدیہ حصار

حصار سے خبر آئی ہے کہ وہاں انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ لہذا ضلع حصار میں جو کوئی احمدی ہو اسے لازم ہے کہ اپنا نام درج رجسٹر کرانے کے واسطے۔ اور انجمن کے ساتھ تعلق اتحاد قائم کرنے کے واسطے برادرم مکرم قاضی غلام حسین صاحب میر مجلس انجمن مذکور ملازم کیسل فارم حصار کے ساتھ خط وکتابت کرے۔

نماز جنازہ

برادر مکرم مولوی فاضل مولوی محمد صادق صاحب کے نوجوان فرزند کی وفات کی خبر احباب نے اخبار میں پڑھی تھی۔ اب اخبار آئی ہے۔ کہ اس مکرم دوست کی بیوی حالت زچگی میں بعد تولد فرزند فوت ہوگئی ہے۔ یہ ایک ابتلار پر دوسرا ابتلا ہے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کے واسطے اسے موجب اصطفا کرے۔ آمین۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کریں

انصار بدر کا شکریہ اور مزید اپیل

میں دو تین ہفتہ سے انصار بدر کی خدمت میں یہ اپیل کر رہا ہوں۔ کہ وہ کم از کم ایک ایک خریدار بدر کے لئے مہیا کردیں۔ اس پر جن احباب نے توجہ فرمائی ہے ان کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے احباب بھی اس گذارش کی طرف توجہ مبذول فرمائیں گے۔ جناب کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار نمبر ۲۴۶۴

جناب مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان " " ۲۴۶۹

جناب فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ۴ خریدار ۲۴۷۰ تا ۲۴۷۴

جناب محمد عمر الدین صاحب رائٹر سندھ ایک خریدار نمبر ۲۴۷۵

جناب محمد اسماعیل صاحب لادھو کا ایک خریدار ۲۴۷۶

جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب پشاور ایک خریدار ۲۴۷۷

جناب منشی احمد دین صاحب سرگودہ " " ۲۴۷۸

جناب ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار آڈاکہت دو خریدار ۲۴۸۲-۲۴۸۳

قرآن مجید

مجلد۔ جلد چرمی۔ نہایت صاف خوشخط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ و الاعراب نونوں کے ساتھ جو انجمن بدر میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت مفید ثابت ہوگا جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت اکثر احباب درخواستیں بھیجتے رہے ہیں اور ہم تعمیل نہ کر سکے صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک روپیہ بارہ آنہ ہے (عہ/۱۲) جلد منگوائیے۔

دفتر اخبار بدر۔ قادیان (گورداسپور)

رسید زر

۳۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- جناب منشی غلام رسول صاحب ۱۴۱۷ للعہ
- جناب سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ
- میاں عبدالغنی صاحب ۲۴۵۰ للعہ

۵۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- میاں عبدالوالی صاحب ۱۸۵۴ عہ
- شاہ سرن صاحب ۲۲۹۵ بقایا ۴ عہ
- میاں علی احمد صاحب ۱۶۱۴ سے
- بابو محمد اکبر صاحب ۱۷۴۴ للعہ
- سید محمد نذیر حسین صاحب ۱۵۲۷ للعہ
- جناب میر محمد خان صاحب ۲۴۰۵ للعہ
- میاں غلام نبی صاحب ۶۰۱ عہ
- جناب نیاز احمد خان صاحب ۲۱۳۶ عہ
- میاں عبدالرحیم صاحب ۲۲۹۰ عہ

بقیہ ۷ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- میاں محمد علی صاحب برائے ۲۲۴۴ سے
- میاں عبدالعظیم صاحب ۲۰۴۴ عہ

۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- میاں مبارک علی صاحب ۲۴۴۵ للعہ

۴۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- جناب شیخ غلام قادر صاحب ۲۴۰۴ بقایا
- بابو محمد اکبر خان صاحب ۱۱۷ للعہ
- محمد مرتضیٰ خان صاحب ۹۳۸ للعہ
- میاں حسن دین صاحب ۱۵۰ / ۱۵۳۷ للعہ
- میاں نور احمد صاحب ۱۰۱۵ للعہ
- میاں اکبر علی خان صاحب ۱۳۱۵
- میاں محمد شفیع صاحب ۱۴۰ عہ

۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- حکیم فضل دین صاحب ۲۸۵
- منشی گلاب الدین رہتاس ۳۵

۷ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- عبدالرحمان صاحب معلم ۲۰ عہ
- میاں عبدالرحمان صاحب ۲۲۱۲ سے
- میاں خوشی محمد صاحب ۲۴۵۰
- ایوب شاہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ
- میاں بوٹا صاحب ۶۴۷
- میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۱۹۴۴ للعہ
- چوہدری رکن الدین صاحب ۱۴۴۱ عہ
- جناب سرلند خان صاحب ۲۱۷ للعہ

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسواں ۲۴

بقیہ رکوع ۱۹ غ ۔۔۔۔ بر

بقیہ ۲۲۔ فروری ۱۹۱۱ء سورہ حٰم السجدہ رکوع ۵

گذشتہ سے پیوستہ

اب اسی بات کو دوسرے رنگ میں پیش کرتا ہے۔ کفار مشرکین کہتے تھے کہ یہ معبود ہمارے خدا کی صفات کے مظاہر ہیں۔ چنانچہ سورج و چاند کو نور خدا کا مظہر جانتے ہیں۔ اہل پارس کے نزدیک ان کی ایسی عظمت تھی کہ وہ دنیا کے تمام پیش آمدہ واقعات کو انہی چیزوں کیطرف منسوب کرتے ۔ ۱۰ ۔ یہ غلط ۱۱ ۔ کے لئے بحر ۔ یہی داص ہوئی ۔ بڑے بڑے ۔ ۔۔ گویہ لفظ صرف زبان کے لحاظ سے استعمال کرنے پڑے۔ فلک باس چہ کردی۔

خدا نے فرمایا کہ یہ تو صرف نشان ہیں یعنی ان سے خداوند زمین و آسمان کی قدرتوں کا علم ہوتا ہے پس عبادت اسی کی چاہیے۔

استکبروا۔ تکبر کے معنے۔ بطر الحق وغمط الناس۔ حق کو پھینک دینا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

یسبحون۔ تسبیح۔ خدا کے تمام صفات کو نقصوں سے پاک بیان کرنا اور تقدیس خدا کے تمام افعال کو نقصوں سے پاک جاننا۔

خاشعۃ۔ دبی پڑی۔ خشک۔

علی کل شیٔ قدیر۔ ہر ایک چاہی ہوئی بات پر قادر ہے۔ شاء یشاء۔ شیئاً۔ یہ مصدر ہے یہی معنے صحیح ہیں۔

قرآن مجید میں دو قسم کے دلائل قیامت کے متعلق بیان کئے گئے ہیں ایک امکانی یعنی ۔۔۔ امر ہوسکتا ہے۔ دوم فعلی۔ یعنی ۔۔۔ بناً ہوگی یہ ان لوگوں کا جواب ہے۔ کہ جو ۔۔۔ مکان قیامت تو مانتے ہیں۔ مگر ا ۔۔۔ ہیں سمجھتے۔ یہ دلیل جو اس آیت میں بیان کی ہے۔ امکانی ہے۔

یلحدون۔ الحاد۔ ایک چیز کو ۔۔۔ رستے سے پھیر کر اِدہر اُدہر لے جانے کو کہتے ہیں ۔۔۔ امن وا ۔۔۔ ہر ۔۔۔ کھے جاتے ہیں۔ قرآن کا نام ذکر ہے مفسرین ۔۔۔ ایک مسئلہ کو بار بار یاد دلاتا ہے۔ دوم یہ کہ ۔۔۔ ا ہے ایسا ہی جو تعلیم پہلی الہامی کتابوں

لا یاتیہ الباطل۔ باطل اور حق کا مقابلہ تھا اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقاً۔ پس اس آیت میں فرمایا کہ نہ باطل پہلے غالب ہوسکا نہ اب ہوگا نہ آئندہ کسی زمانہ میں ہوگا۔ علوم کس قدر ترقی کریں۔ قرآن کی تعلیم پر کوئی اعتراض نہیں پڑیگا۔

لذو مغفرۃ۔ یہ معنے نہیں کہ کفار کو یونہی بخشدیگا بلکہ "یعفوا عن کثیر" اس کی شان ہے چنانچہ اسی لئے آگے ذوعقاب فرمایا۔

لولا فصلت آیتہ۔ کتاب فصلت آیاتہ اور کتاباً مفصلاً کے معنے اسی سے حل ہوگئے۔ کہ عربی زبان میں ہونے کا نام مفصل ہے کیونکہ عرب دوسری قوموں کو عجمی سمجھتے۔

ینادون من مکان بعید۔ ایک معنے یہ کہ قیامت کے دن دُور سے پکارے جائینگے یعنی خدا کے نزدیک نہ آنے پائیں گے۔ دوم یہ کہ اس وقت ان کی یہ حالت ہے کہ جیسے دور سے کوئی آواز آئے۔ تو کچھ ٹھیک سمجھ نہیں پڑتی اسی طرح قرآن کو نہیں سمجھتے۔

۲۳۔ فروری ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۴ - ۲۵ - رکوع نمبر ۱)

(سورہ حٰم السجدہ رکوع نمبر ۶)

نبی وحدت قائم کرنے کے لئے آتا ہے مگر بدقسمتی سے ایک گروہ اس کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے فاختلف فیہ۔ اس اختلاف وخلاف ورزی کا انجام ظاہر ہے کہ وہ ناکام غرق ہوئے۔

اس میں سمجھایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایک کتاب نازل ہوئی ہے اب اسمیں اختلاف کرنے کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

ولولا کلمۃ سبقت من ربك۔ یہ عذاب فوری طور پر نہ آنے کی وجہ بتائی کفار کہتے۔ کہ پھر قرآن مجید کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہم پر ابھی سے عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ فرمایا۔ کہ ایک کلام پہلے وارد ہوچکی ہے۔ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔

(۲) ماکان اللہ لیعذبھم وھم یستغفرون۔ ہمارے مفسرین مسئلہ استغفار میں بہت حیران ہوئے ہیں کہ یہ مشرک کافر کی شان ہی نہیں کہ استغفار کرے اور اس کی استغفار مقبول نہیں اس بات میں وہ معذور ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی مامور کا زمانہ نہیں دیکھا۔ عذاب کے نشان ظاہر ہونے یا قریب آلگنے پر بڑے بڑے کفار شوخی وشرارت چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ہم نے کئی منکران مہدویت کو دیکھا ہے کہ وہ تہجد کی نمازوں میں عذاب سے بچنے کی دعائیں کرتے۔

تیسری وجہ عذاب کے رُکنے کی اور بھی بتائی ہے وہ یہ کہ انہی لوگوں میں سے کئی اسلام کو قبول کرنے والے ہیں یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے یہ بڑے بڑے شدید کافر تھوڑے سے حالات بدلنے پر مومن ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے۔ تو اسی مکہ کے رہنے والوں میں سے سینکڑوں مسلمان ہوگئے کئی ایسے مسلمان تھے۔ جو ہجرت کی

پر قادر نہ تھے اس واسطے بھی عذاب رکا رہا۔ آخر جب یہ سب مرحلے طے ہو چکے تو پھر عذاب بھی آیا اور عذاب آنے سے پہلے بہت سا حصہ ان کفار کا مسلمان ہو گیا ہاں حضرت موسیٰ کی قوم میں سے ایسے لوگ نہ تھے اس لئے اپر ایسا عذاب آیا کہ وہ ہلاک ہو گئے۔

منہ - اس شعر [illegible] پیشگوئی ہے۔

مریب - ریب کہتے ہیں اضطراب و ہلاکت کو وہ شک میں ہیں ایسے شک میں ہیں جو اضطراب میں رکھنے والا ہے یا جو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔

فلنفسہ - اس کا فائدہ اس کی جان کے لئے ہے۔

فعلیہا - اس کا نقصان اس کی جان پر ہے۔

چوں کہ اس پر کہ اعتراض کا موقعہ تھا کہ دنیا میں بڑے بڑے لوگ ہوئے ہیں اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھر یہ کہا ہے [illegible] بھی ایسی ایسی مصیبتیں نازل ہوتی رہی ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہر ایک اپنی بدعملی کا نتیجہ بھگتتا ہے۔ ہمارے مفسرین صاحب [illegible] ظلام العبید پر بہت حیران ہوئے ہیں کہ ظلام نہیں تو کیا ظالم ہے [illegible] بزرگان نے یہ خیال نہیں کیا کہ دوسرے مقام پر صراحتاً ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ [illegible] ظلم نہیں کرتا - ولا یظلمون فتیلا ۔ نص صریح کو اشارۃ النص پر بہرحال ترجیح ہے اور یہاں تو ان کے قول کو رد کیا گیا ہے کہ تم اس اعتراض سے گویا خدا کو ظلام بناتے ہو حالانکہ وہ ظلام [illegible] ظالم بھی نہیں

یہاں چوبیسویں پارہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز پارہ پچیسواں

اب ایک اور سوال اٹھا کہ اچھا عذاب آئیگا تو کب آئیگا [illegible] فرماتا ہے۔

الیہ یرد علم الساعۃ - الساعت کے معنے مفسرین بالاتفاق قیامت لیتے ہیں لیکن قرآن مجید کے ماقبل مابعد سیاق سباق دیکھنے سے واضح ہے کہ الساعت سے مراد وہ گھڑی ہے جس میں کسی قوم پر عام تباہی و ہمہ گیر آفت آوے۔

اکمامہا - کم عربی زبان میں آستین کو کہتے ہیں کیوں کہ یہ کلائی کو چھپانے والی ہے اس لئے میووں اور خوشوں کے غلاف کا نام اکمام ہے۔

من ثمرات - من تعمیم کے لئے ہے اس کے معنے [illegible] غلط ہیں بلکہ معنے ہیں - نہیں نکلتا کوئی بھی پھل۔

تجربہ کر کے دیکھ لو انسان پر خواہ کس قدر مصیبت آوے وہ بظاہر یہی کہتا ہے کہ میرا کوئی قصور نہیں۔ مجھ پر ظلم ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر گویا خدا پر بھی معترض ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں سمجھایا کہ پھلوں کا معاملہ دیکھو۔ پکنے سے پہلے کئی پھل ضائع ہوتے ہیں اور بعض میں کیڑا لگ جاتا ہے پس جو گرتا ہے یا جو ضائع ہوتا ہے ضرور اس کے اندر کوئی نقص ہوتا ہے ایسا ہی انسان جبھی تباہ ہوتا ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان منی کے کیڑوں سے ہے۔ اب خدا ہی جانتا ہے کہ وہ آخر میں کس طرز دیا گیا انسان بھی اس کی استعداد و حالت کے مطابق پرورش کرتا ہے اب اگر اس میں کوئی نقص و ضائع ہوتا ہے۔

ما منا من شھید - اس دنیا میں بھی یہ نظارہ دیکھ لو جب عذاب آجائے۔ وہی شریر جو دوسروں کو اکساتے رہتے ہیں اس وقت الگ ہو جاتے ہیں

ضل - کھو جائیگا - گم ہو جائیگا۔

ظنوا - ظن کے معنے مفسرین یقین کے لیتے ہیں - دراصل اس موقعہ و محل کے مناسب ظن یقین کا فائدہ دیتا ہے۔

[illegible] - مصدر ہے بمعنے خواہش

لا یسئم - نہیں تھکتا۔

فیؤس - عام طور پر انسان سختی اور مصیبت کے وقت ناامید ہو جاتا ہے - مگر خدا تعالیٰ [illegible] ہے کہ مومن کبھی ناامید نہ ہو - ایمان بین الخوف والرجاء ہوتا ہے۔

ھذا لی - یعنی یہ مجھ پر فضل نہیں ہوا بلکہ میرا حق ہے اور میں اس کا مستحق تھا۔ ایک [illegible] تنخواہ لینے کے وقت سوداگر نفع لیتے ہوئے یہی سمجھتا ہے یہ میری محنت کا نتیجہ ہے یہ نہیں سوچتا کہ سب اسباب اور کام [illegible] سب اسی سچے مولیٰ کے دئے ہوئے [illegible] [illegible] عام طور پر [illegible] لوگ کہتے ہیں شکر [illegible] [illegible]

ناٰ بجانبہ - [illegible] کے معنے دور ہونے کے ہیں - دور ہو جاتا ہے اپنے پہلو کے ساتھ جب انسان [illegible] ہے [illegible] ہے تو پہلو ہٹا لیتا ہے۔ (۲) [illegible] تعبیر [illegible] دور کر دیتا ہے اپنے پہلو کو [illegible]

فذو دعاء عریض - سعید انسان وہ ہے جو مس شر سے پہلے دعا کرے۔ دنیا میں بھی یہ نمونہ دیکھ لو۔ اگر مصیبت میں گرفتار ہو کر اور حاجت مند بن کر کوئی کسی کے پاس جائے اور اس کی تعریف و تعظیم کرے تو چنداں اثر نہیں ہوتا لیکن اگر غرض سے پہلے کوئی کسی کی تعظیم و تعریف کرے تو ضرور اس کا خیال ہو جاتا ہے

ارایتم - کیا تم نے دیکھا ہے - با [illegible] اور [illegible] اس کے معنے ہیں بتاؤ تو سہی (اخبرونی)

ان کان - جس بات کو شروع کیا اسی پر آگیا کہ اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہو جس کو تم سننے نہیں دیتے اور مقابلہ کرتے ہو

ثم - جیسے دیر کے اظہار کے لئے آتا ہے ایسا ہی مرتبہ میں فرق کے اظہار کے واسطے بھی آتا ہے ثم لا کر جتایا کہ یہ بہت ہی مستبعد بات ہے کہ خدا کی طرف سے کتاب آوے اور پھر اس کا انکار کیا جاوے۔

من اضل متکلم کی بجائے [illegible] کے واسطے فرمایا۔ کہ اضل اس لئے کہ [illegible]

[illegible] ق بعید وجہ ضلالت بیان کر [illegible] [illegible] کرتا ہے

فی انفسہم - یہ اس لئے کہ انسان عام [illegible] اس کے نشان جیسے آفاق میں [illegible] خود انسان کے اندر بھی ظاہر ہوں گے

اولم یکف - مخالف باوجود [illegible] فرمایا کہ ان کو بکنے دو۔ خدا اور [illegible] ہو چکا ہے۔

نہیں ہوا [illegible]

فی مریۃ - تمام [illegible] شک میں ہے۔

اور دوسرے معنے یہ کہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔

وھو یحیی الموتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کا فروں کو مسلمان کر دیگا کیوں کہ وہ ہر چاہی ہوئی بات پر قادر ہے۔

مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵۔ رکوع ۳)

(سورۃ الشوریٰ رکوع ۲)

دو باتوں کا ذکر ہے۔ ایک تو اس شوریٰ کے متعلق جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کفار نے کیا تھا۔ فرماتا ہے۔ کہ یہ جو تم نے اختلاف کیا اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہی اپنے فعل سے بتا دیگا کہ حق کس طرف ہے۔ دوم۔ قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ جب کسی لفظ کے کئی ایک معنے ہوں تو دوسرے معنوں کا بھی اگر کچھ مذہب سے تعلق ہے تو اس کا ذکر بھی آئے گا اور ان معنوں کے رو سے بھی بحث ہوگی۔

اس اختلاف کا ذکر ہے۔ جو انبیاء کی تعلیم وشریعت کے متعلق بعض میں پیدا ہو جاتا ہے اس اختلاف کے مٹانے کا ایک ہی طریق ہے کہ مامور من اللہ حکم ہو کر آئے اور اس کی بیعت کر لی جاوے۔ ورنہ آپس کی بحثوں سے یہ مسائل حل نہیں ہوتے اسی لئے حکم الی اللہ فرمایا۔ گویا دونوں اختلافوں کا ذکر ہے۔ مشرکین مکہ واہل کتاب۔

فاطر السمٰوٰت والارض۔ اہل اسلام کی کامیابی۔ کفار کی ہلاکت دونوں باتوں کے لئے زمینی وآسمانی اسباب ہی کام دیں گے اس لئے فرمایا۔ کہ یہ سب چیزیں ہمارے ہی ہاتھ میں ہیں اپنے منشاء کے مطابق ان سے کام لیں گے۔ کوئی ہمارے خلاف کوئی تدبیر کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔

من انفسکم ازواجاً۔ اسمیں بتایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ اور جوڑے بنانے پر قادر ہے ایسا ہی وہ اس نبی کے ساتھ اس کی جان نثار قوم بھی پیدا کر دیگا۔

یذرؤکم۔ پھیلائے گا تم کو۔

فیہ۔ ہ کے مرجع میں اختلاف ہے۔ زمین ہو تو پھر ہا چاہیئے تھا۔ پس مفسرین کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ اسی کارخانہ زوجیت میں یعنے اسی زوج ہونے کے طریق سے پھیلائیگا۔

لیس کمثلہ شیٔ۔ جب خدا نے ہر چیز کا زوج بنایا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا کے لئے بھی زوج ہے۔ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں پس اس کا زوج کیسا۔

وھو السمیع البصیر۔ لیس کمثلہ سے یہ وہم ہوتا ہے۔ تو پھر کیا ہم سنتے ہیں خدا سنتا نہیں ہم دیکھتے ہیں وہ دیکھتا نہیں۔ فرمایا۔ ایسا نہیں بلکہ سب صفات کاملہ اس میں ہیں مگر دوسروں کی مشابہت سے بالاتر۔

(۱) امرو شاب لہ دفرۃ (۲) خلق اللہ آدم علی صورتہ
... مجسمیہ نے بہت غلطیاں کھائی ہیں

... وزین ہم نے پیدا کیا۔ تمھیں بڑھائیں گے
... کے دلوں میں اٹھنا ممکن ہے کہ جب ہمارے
... کیوں کہ وہ ریگستان ملک تھا۔ فرمایا کہ تمہارا رزق
... تو ان کا رزق بھی گھٹائیگا۔

شرع لکم۔ مقرر کیا ہے تمہارے لئے۔

وما وصینا بہ۔ آدم کی نسل میں سے جو عظیم الشان نبی آیا ہے وہ حضرت نوح ہیں ان کے بعد پھر حضرت ابراھیم۔ ان کے بعد حضرت موسےٰ۔ پھر ان کے بعد حضرت عیسیٰ۔ ان بڑوں بڑوں کا ذکر کر دیا کہ اس وقت کے مذاہب کے امام یہی تھے۔

ذٰلک۔ حضرت نوح وموسےٰ وابراہیم علیہ السلام کے لئے وصی آیا ہے اور نبی کریم کے لئے اوحینا۔ اس میں نکتہ یہ ہے۔ کہ جب امر دو باتوں تاکید (جس میں خلاف ورزی کا شبہ ہو) اور وعظ ونصیحت پر مشتمل ہو تو اسی وصی کہتے ہیں

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان بتائی کہ تمہیں وہ دین دیا گیا جن پر بڑے بڑے اولوالعزم صاحب کتاب رسل کو کاربند رہنے کا حکم تھا۔ چہ جائیکہ ان کی امت کو۔ گویا ایک طرف مرسلان یزدانی کا ذکر ہے۔ دوسری طرف نبی کریم کی امت کا۔ چنانچہ رسولوں سے عہد بھی لیا گیا

لتومنن بہ ولتنصرنہ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا کہ اگر موسےٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے تو میرے اتباع کے سوا چارہ نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام قوموں تمام مکانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرما دیا۔ کہ وحی کا حقیقی منصب اگر کسی کو دیا گیا تو خاتم النبیین کو۔ چنانچہ دوسرے رسولوں کے متعلق اس تقابل میں وصیٰ فرمایا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ بالذات خیر۔ بالذات رسول نبی کریم ہیں۔

من ینیب۔ یہ من یشاء کو کھول دیا ہے کہ کس کا اجتبا چاہتا ہے۔ فرمایا جو اس کی طرف جھکے۔ یجتبی الیہ۔ میں نبی اسرائیل کے اس سوال کا جواب بھی دے دیا۔ جو نبوت ووحی کا مستحق صرف اپنی ہی قوم کو سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے۔ مصطفےٰ بنا دے۔

الی اجل مسمّٰی۔ چنانچہ جب وہ وقت مقرر آیا۔ تو کچھ جلاوطن کئے گئے اور کچھ ہلاک ہوئے اور جو مسلمان ہونے تھے۔ وہ ہو گئے۔

من کتب۔ یعنی کتاب من کے معنے یعنی۔

لنا اعمالنا۔ ان اعمال کے نتائج سے پتہ لگ جاویگا کہ حق کس طرف ہے۔

یجمع۔ جمع کر دیگا۔ چنانچہ ایک وقت آیا۔ جب تمام عرب مسلمان ہو گیا۔ دوم۔ قیامت کے دن ایسا ہو گا۔

یحاجون فی اللہ۔ خدا کے صفات مختصہ کا انکار۔ اس کے ... م نازل ہو۔ اس کے متعلق جھگڑا۔

بالحق۔ اس گڑی ہوئی چیز کو جس کے ساتھ کوئی ٹکر لگا۔ ... ہو حق کہتے ہیں

المیزان۔ پہلی تعلیموں میں یہ نقص تھا کہ وہ تمام جہان ... نہ تھیں۔ فرمایا یہ کتاب ایسی ہے کہ ہر قوم ہر زمانہ کے مناسب ... مناسب حال

وما یدریک۔ تم کیا جانتے ہو۔ الساعۃ۔ قوت۔

مشفقون۔ اشفاق کے معنے ڈر کے ہیں۔ ... طریق پر ہے ایک مقام میں ہے۔ فلا تکونن ... ظاھراً۔ مراء مصدر ہے یہاں جھگڑے ہیں

(اقتباس از ... الفرقان)

سے تیرا دل خوش کرون اور نہ تیرا مجھ سے تعارف سمجھ کر اس بات سے مایوس کریگا کہ سوائے حق کے مین کوئی بات تیری نسبت کہون ۔ سبحان اللہ! کیا اس زمانہ کی تعلیم یافتہ عورت کو بھی ایسی جرأت ہوسکتی ہے کہ ایسی فصیح کلام اور پھر ایک متقدر صاحب علم کے سامنے کرے ہرگز نہین پھر دیکھو خلیفہ وقت کو کیا عمدہ جواب دیا ۔ جب دمشق پہونچی ۔ تو خلیفہ نے اسکو اپنے حرم مین اُتارا ۔ چوتھے دن جبکہ ایوان خلافت حاضرین سے بھرا ہوا تھا اسے اپنے پاس بُلایا ۔ اُم الخیر وہان آئی اور کہا السلام علیکم یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ معاویہ نے کہا وعلیک السلام یا ام الخیر ۔ مین کس طرح اس نام کا مستحق ہوگیا جس سے تو نے مجھے پکارا ۔ کہا یا امیر المؤمنین لکل اجل کتاب ۔ یعنے ہر امر کا ایک وقت مقرر ہے بخدا مجھے تو اس کے اس جواب پر وجد آگیا نہ خوشامد کی نہ شرمندہ ہوئی جبھی تو اب تک باوجود کئی صدیان گذرنے کے ایسی خواتین کے کارنامے ہمارے لئے کیا مردون کے واسطے بھی قابل رشک اور سبق آموز ہین ۔

اسی طرح صدیقہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی باتین نہایت فاضلانہ ہین حالانکہ ان کی عمر بہت چھوٹی تھی ان سے ہی اندازاً [illegible] ۲۲۱۰ حدیثین مروی ہین آپ کا جنگ جمل کے دن کا خطبہ بہت فصیح ہے ۔ مجھے تو ان کی باتین ہی عجب پیاری لگتی ہین ۔

حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مسئلہ مین فرمایا یعنی غسل جنابت مین کہ سر کھول کر دھویا جاوے تاکہ بالون کے نیچے تک پانی پہونچے تو عورتین حضرت صدیقہ پاس آئین کہ یہ تو نت کی مصیبت ہوئی ۔ فرمایا جاؤ عمر رضی اللہ عنہ سے کہدو کہ وہ حکم دین کہ عورتین سر منڈاہی ڈالین ۔ مگر باوجود اس علم و فضل کے انھون نے دولت ومال سے عروج نہین پایا ایک بار عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک لاکھ درم بھیجے ۔ آپ نے اسی وقت اقربا رفقرا مین بانٹ دئے اتفاقاً اس روز آپ روزہ سے بھی تھین اور گھر مین افطاری کے لئے کچھ نہ تھا ۔ خادمہ نے کہا شام کو کیا کھائین گے ایک درہم تو رکھ لیتے ہین کہ روزہ افطار ہو سکتا ۔ فرمایا اگر تو یاد دلاتی تو رکھ لیتی ۔ جبھی حضرت سرور دوجہان نے فرمایا ہے کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو ۔ حضرت صدیقہ شاعرہ بھی تھین خداتعالےٰ رحمتین نازل فرماوے ان پر اور ہمیں توفیق دے کہ ان کے قدم بقدم چلین ۔ والسلام ۔ اہلیہ اکمل قادیان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کچھ عرصہ ہوا کہ مین نے اپنے بزرگوار پیشے رکھے صاحبان مین تبلیغ کے متعلق ایک مختصر رسالہ کئی ہزار چھاپ کر شائع کیا جس مین گورو نانک صاحب کے اصل مذہب کا بیان ہے ۔ سو مین نے جو اپنے اس لیکچر ملا کے صفحہ ۱۰ اٹھر ڈایڈیشن مین یہ لکھا کہ در گورو نانک علیہ الرحمۃ کے بعد جو گورو اور گدی نشین ہوئے ان مین بعض ناخلف تھے" اس سے صرف یہی مراد ہے کہ گورو نانک دیوجی کے بعد جو گورو ہوئے ہین ان مین بعض ایسے بھی ہوئے اور اب بھی ہین جنھون نے حقیقی تقوے اور پاکیزگی کا وہ نمونہ نہین دکھایا جو گورو نانک صاحب سکھا گئے تھے اور وہ راستبازی اور خداتعالیٰ کی بارگاہ کے ہونے پر ایسے زور سے قدم نہین مارتے تھے ۔ جیسے کہ گورو نانک صاحب نے ان تمام مراتب سا آپ کو ظاہر کیا تھا ۔ بالفاظ دیگر یون کہنا چاہئے کہ گورو نانک صاحب ایسا خدا پرست مرد خدا یگانہ روزگار ہوگذرا ہے کہ بعد کے گورو ان مین سے جن ایسے پایہ کے بزرگ اور لائق نہ تھے جیسے کہ گورو نانک علیہ الرحمۃ ہوئے ہین اور یہ ایسا امر ہے کہ واقعات پر نظر ہونے کی وجہ سے کوئی شخص بھی اس سے انکار نہین کر سکتا ۔ اسلام تو ایک ایسا وسیع اندیشی مذہب ہے کہ اس نے یہ بھی جائز نہین رکھا کہ کسی کے خود تراشیدہ بتون کو بھی سب وشتم سے یاد کیا جاوے ۔ چہ جائیکہ کسی گورو یا قومی سردار کی ذاتیات پر حملہ کیا جاوے ۔ مین تو مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد گورو نانک دیوجی پر اس سے ہزار گنا زیادہ ایمان رکھتا ہون جتنا کہ بحالت کفران کا ادب اور لحاظ کرتا تھا ہان یہ سچ ہے کہ جیسے مین گورو نانک صاحب اور ان کے کردار اور گفتار کو خدا کی رضا پر مبنی سمجھتا ہون اور اعلیٰ درجہ کا ان کو بزرگ اور خدا کا اوتار سمجھتا ہون ویسے کسی اور گورو گدی نشین کو نہین سمجھتا جس کا مین نے مفصل حال اور بیان اپنے لیکچر مین لکھا ہے ۔ مگر اس سے یہ مراد ہرگز نہین کہ مین گویا دوسرے گورؤن کی نندیا کرتا ہون ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ ۔

خاکسار عبید الرحمان نومسلم (سابق مہر سنگھ) ٹیچر ہائی سکول وسکرٹری سادھو سنگت ۔ قادیان ۔ مورخہ ۲۴ ر فروری ۱۹۱۱ء

سفر ناصر

جناب ایڈیٹر صاحب بدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ گذارش ہے کہ اس عاجز کا ارادہ سفر کا مدت سے تھا لیکن بسبب بیماری حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام قادیان مین رُکا رہا ۔ اب چونکہ آنجناب کو صحت ہے ۔ اور دن بدن صحت رو بترقی ہے ۔ یہ عاجز دور الضعفاء کے لئے چندہ لینے اب بطرف ملتان ۔ ڈیرہ غازی خان و ڈیرہ اسمٰعیل خان لائل پور کی طرف جانا چاہتا ہے ۔ لاہور سے یہ دورہ شروع ہوگا لاہور سے ملتان لائن پر منٹگمری ۔ سید والہ ۔ کبیر والہ وغیرہ ہوتا ہوا ملتان جاویگا وہان سے مظفر گڑھ پھر ڈیرہ غازی خان دلبتی رندان وغیرہ ہوکر واپس ڈیرہ اسمٰعیل ہونگا ۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ آگے جہان کا ارادہ ہوگی اس سے احباب کو مطلع کیا جاویگا ۔

میر ناصر نواب ۔ قادیان ۔ [illegible] مارچ ۱۹۱۱ء

مکرر یہ کہ شروع دورہ [illegible] مارچ ۱۹۱۱ء یا اس بعد سے ہوگا احباب مطلع رہین ؛

حافظ آباد مین حضرت خواجہ صاحب کا لیکچر

(الحق مہدی [illegible])

اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ صاحب کو تبلیغ دین قوم کے لئے خاص طور پر چن لیا ہے ۔ اور ان کے دل مین ایسی لگن لگا دی ہے کہ انھین ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ تمام ہندوستان کے لوگون کو صراط مستقیم پر قائم کردین اور مقام شکر ہے کہ ان کی مبارک کوششین بار آور ہوتی نظر آتی ہین ایسی صورت مین جبکہ قریباً ہندوستان اور پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہران سے اکتساب انوار کر چکے ہین ہماری باحمیت اور جوشیلی جماعت مانگٹ ویرکوٹ کے دل مین حضرت خواجہ صاحب سلمہ ربہ کو مدعو کرنے کا خیال پیدا ہوا اور چونکہ حافظ آباد ان تمام دیہاتی جماعتون کو درمیان ہے اور ایک شہر کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی جگہ لیکچر کرانے کی تجویز پسند کی گئی ۔ بہت سی لگاتار کوششون کے بعد خواجہ صاحب نے ۵ مارچ کا وعدہ فرمایا ۔ اس لئے احمدی برادران کی رہائش کے لئے فوراً عمدہ عمدہ مکانات اور کوٹھیان ان کے مالکون سے مانگ لی گئین اور نہایت عمدہ کر دیا گیا اور کیسی خوشی کی بات ہے کہ سماج نے اپنا وہ مکان جہان وہ خود جلسے کیا کرتے ذوات کے بغیر مین دے دیا اور کئی [illegible] جلسہ مین امداد دی یہ امر حضرت خواجہ خواجہ [illegible] ہے ۔ سنیچروار شام کی گاڑی [illegible] اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور [illegible] صاحب تشریف لائے جنھین [illegible] تحصیلدار برادر خورد ڈاکٹر [illegible] کے دن بعد از طعام چاشت [illegible] رسول صاحب نے پُراثر وعظ فرمایا جس مین [illegible] سنہ اور قرآن کریم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ نہیں ہاں بموجب ارشاد صدیق اکبرؓ کے انما یاکل آل محمد من ھذا المال ۔ انکا حق حسب الحکم آیت مذکورہ کے کافی ووافی ہر بہار خلافت میں دیا گیا ۔ پس شیعہ صاحبان پر لازم ہے کہ اپنے خیالات کے بموجب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایمان ثابت کریں اہل سنت کے نزدیک تو ان کا ایمان ایسا کامل ہے کہ سوال میراث پر بھی ان کو دل تنگی حاصل ہوئی اور امر میراث کے بارہ میں تاعمر کلام تک نہ کیا ۔ الحاصل جواب کتاب اللہ سے اور سنت اصح رسول اللہ سے اور عملدرآمد حضرت علی کرم اللہ وجہ سے جو صحیح بخاری سے ہو دیا جاوے نہ روایات ضعیفہ موضوعہ سے ۔ کیونکہ سائل نے بھی صحیح بخاری ہی سے تمسک کیا ہے ۔ اور نہ روایات معارض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اور من گھڑت کہانیاں سب ہم کو معلوم ہیں ہمارے روبرو ان کا بیان کرنا تحصیل حاصل ہے وبس آگے رہی خلافت اور امامت خلفائے ثلثہ کی ۔ سو اس کی اثبات حقیت کے لئے آیت استخلاف موجود ہے وہ کافی ہے اگر کسی صاحب کو اس آیت میں گفتگو کرنا منظور ہو ۔ تو حسب شرائط مسلمہ فریقین ہم حاضر ہیں آپ بھی کسی عالم کو منتخب فرما لیں بالفعل مختصر اس قدر عرض ہے کہ جن لوگوں نے حضرت خلیفہ اول سے بعیت کی ان کا ایمان ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ حضرت شیر خدا کا ایمان کامل تھا کیونکہ احادیث اصح الصحاح سے ثابت ہے کہ حضرت شیر خدا نے بھی ان سے بعیت کر لی تھی خواہ کسی وجہ سے چند ماہ کے بعد ہی سہی پس اگر شیر خدا کا ایمان کامل ہے تو ان کا ایمان بھی ویسا ہی کامل ہو اور اگر شیر خدا کا نعوذ باللہ ایمان ناقص ہے تو خیر ان کا بھی ناقص سہی ۔

وسیاتی بحثۃ الخلافۃ ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔ راقم محمد امین (فاضل امرتسر)

منکرین مسیح سے ایک

انا شانئک ھو الابتر

... تیرا دشمن ہی ابتر ہے

... ہے کہ ہمارے مخاطبین

... کے ہوں گے کہ

قرآن ... خداوند کریم نے ایک ہی

... رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

... ہوتی رہی اور آئندہ بھی پوری ہوتی

... خدا کریم اس امت مرحومہ

... مجدد اور ملہم مبعوث فرماتا رہے

... ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مصداق ہوتے رہیں

اس کی تائید حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یبعث ... علیٰ راس کل مائۃ سنۃ الخ کے مضمون سے بھی ہوتی ہے ۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کی متذکرہ بالا پیشگوئی آیا گذشتہ صدیوں ہی کے لئے تھی یا موجودہ اور نیز آئندہ صدیوں کے لئے بھی ہے ؟

اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ لوگ اس چودہویں صدی کے مجدد و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعیت میں داخل ہو کر سعادت دارین کیوں نہیں حاصل کرتے ؟

اگر آپ لوگ اس صادق امام الزمان کو قبول نہیں کرنا چاہتے تو برائے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کا وجود پیش کریں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی معنوں میں روحانی بیٹا کہلانے کا مستحق ہو اور اس نے مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو کر تجدید دین کا بیڑا اٹھایا ہو ۔ ورنہ آپ کے عقیدہ سے یہی ثابت ہوگا کہ آپ لوگ معاذ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

خداوند کریم تو اس امت کو خیر امت کا خطاب عطا فرما کر خلقت کی ہدایت کا جلیل القدر عہدہ عطا فرماتا ہے مگر آپ ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں ۔

بریں مسلمانی بباید گریست

مسیح ناصری را تاقیامت زندہ می فہمند ۔ مگر مدفون یثرب را نہ داد این فضیلت را
ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند ۔ دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

راقم ۔ غلام نبی ۔ کلکتہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اگرچہ اب زمانہ بہت کچھ مہذب ہو چلا ہے اور چند ہی تاریک خیال لوگ ہوں گے جو عورتوں کو اس مکروہ حالت (جاہلیت) میں رکھنا چاہتے ہوں اور ساتھ ہی نامناسب خلاف اسلام پردہ میں قید ۔ مگر پھر بھی بہت سے معزز دنیادار ہیں جو کہ عورتوں کو قید اور اندھا گونگا (یعنی جاہل) رکھنا چاہتے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ سخت افسوس کی بات ہے اور واللہ میرا دل بے حد تڑپتا ہے جب کہ ہماری اپنے ہاتھوں ہی مٹی پلید ہوتی ہے یعنی عورتیں ہی زیادہ اس بات پر قائم ہیں کہ ہم جاہل اچھی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم پڑھی ہوئیوں سے بہت اچھی ہیں کہ نہ سنا نہ عمل کیا ہم بخشی جاویں گی ۔ افسوس صد افسوس ۔ میرا دل بھر آتا ہے ۔ جب کہ ان پڑھ ساس بیچاری تندرست ہوتے کوئی زنانہ پرچہ پڑھتے ہوئے ہاتھ سے لے لیتی ہے اور ہزار ہزار باتیں سناتی ہے ۔ بہو بیچاری بیمار ہے اور ترستی ہے کہ تازہ ہوا ملے مگر ساس کہتی ہیں نا بیٹی رات کو بھی برقعہ اوڑھ کر باہر نکلنا شریفوں کا شیوہ نہیں ؟ خداوند کریم دونو جہان میں لاکھ لاکھ آسائشیں اور رحمتیں بخشے ۔ ہمارے مسیح علیہ السلام کو جس نے اصل اسلام کا چہرہ دکھلا کر بیچاری عورتوں کو دوزخ کے تاریک گڑھے سے (جو جیتے جی ان کو ملا ہوا تھا) بچایا ۔ اور ان کے سرتاجوں کو ان کی کچھ قدر ذہن نشین کر دی ۔ کہ یہ بھی دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ توراتدن کی تقریروں میں احکام فرقان حمید سے عورتوں کی حقوق کیطرف خاص طور پر متوجہ ہیں یہاں تک کہ ایک دن فرمایا عورت کی دلداری کرنی چاہیئے ۔ فرمایا اس کے برخلاف کیا جاوے تو اسے بے حد صدمہ ہوتا ہے ۔ اگرچہ اپنی دینداری کے باعث اپنے آپ کو ضبط کرے مگر تاہم نہیں ضبط کر سکتی اس لئے عورت کے برخلاف کیا جاوے تو نرمی سے اسے ذہن نشین کیا جاوے کہ فلاں بات میں یہ نقصان ہیں اور اس میں یہ نفع ۔ سبحان اللہ ہمارا امام کس قدر رحم دل ہے ۔ کہ ایک ضعیف عورت کے لئے یہ حکم کہ اب اس کے برخلاف کوئی بات بھی نہ کرے ۔

اس طرح میں نے پڑھا ہے کہ اسلام میں حضرت نبی کریم صلعم کے وقت اور ان کے بعد بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتونیں تھیں مگر ان کو یہ علم و فضل کس کی وجہ سے ملا ۔ مردوں کی وجہ سے ورنہ وہ خود تو ترقی نہیں کر گئی تھیں چنانچہ تواریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے بہت سی خاتونان اسلام کے عمدہ عمدہ کارنامے اور ہونیوں کے تولنے قابل نصائح ملتی ہیں لکھا ہے کہ ام الخیر ایک لائق فائق خاتون گزری ہے حضرت معاویہ نے والی کوفہ کے نام فرمان بھیجا کہ ام الخیر بنت حریش کو دربار میں بھیجدے اگر اس نے تمہاری نسبت رائے عمدہ ظاہر کی تو نیک اجر دیا جاویگا ۔ اگر برا خیال ظاہر کیا تو سزا دی جائیگی ۔ والی کوفہ نے جب یہ حکم سنایا تو ام الخیر نے کہا کہ مجھے امیر المومنین سے کچھ عذر نہیں میں خود حاضر ہونے کو تیار ہوں ۔ رخصت کرتے وقت والی نے دریافت کیا کہ میری نسبت کیا رائے ظاہر کرے گی ۔ ام الخیر نے کہا کہ اے شخص مجھے امید ہے کہ تو نے احسان مجھ پر کیا ہے وہ ہرگز تجھ کو طمع نہ دیگا ۔ کہ میں جھوٹ

ضرور اس یادگار کو قائم رکھنا چاہیئے کیونکہ خدا کے نشانوں کو زندہ رکھنے کی کوشش ایک نیک کوشش ہے۔

حافظ شیراز کسی پچھلے اخبار میں دیوان حافظ کا ذکر تھا حافظ صاحب کے معتقدین پر اتمام حجت کے لئے برادر عثمان جے پورے یہ تین شعر مع تشریح لکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی وفات اور بروز سیدنا حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد اور تا قیامت نزول وحی کے قائل تھے لیکن میرے خیال میں ہمارے مسیح موعود ع کی صداقت ایسے ثبوتوں سے مستغنی ہے بہر حال وہ تین شعر یہ ہیں۔

(۱) مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید۔
که ز انفاس خوشش بوے کسے می آید۔

(۲) از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش
زدہ ام فالے کہ فریاد رسے می آید

(۳) کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجا است
ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

سوال اہل تشیع از مہر زا اہل سنۃ اجلہ

جس شخص سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا ناراض ہوں وہ شخص کیسا ہے چنانچہ ناراضگی خاتون جنت کی صحیح بخاری سے جو معتبر کتاب اہل سنت والجماعت کی ہے ... ثابت ہے اگر اس بات کا جواب باصواب ہم کو ملیگا تو ہم داخل جماعت اہل سنت ہوجاوینگے۔ دستخط سید اختر حسین خوشنویس ساکن امروہہ محلہ دربار کلان ضلع مراد آباد

الجواب - بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - ہمارا جواب بھی صرف کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ سے ہی ہے۔ اگر کوئی صاحب اہل تشیع میں سے اس کا جواب تحریر فرمادیں تو وہ بھی صرف انہیں دونوں کتابوں سے تحریر ہو ورنہ قبول نہ ہوگا۔ ہاں تائید میں اگر کوئی روایات ان دونوں کی موید یا مبین ہو تو ہر دو فریق اس کے مجاز ہیں جو فریق اس شرط سے تجاوز کریگا اس کا فرار متصور ہوگا اور یہ شرط اس لئے کی گئی ہے کہ سائل نے بھی اس پر عمل کیا ہے اور ایسے اعتراضات واہیہ کے جواب میں اہل سنت کی طرف سے کتب ضخیمہ تصنیف ہوچکی ہیں سائل ان کا مطالعہ کرے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ہاں مسلم ہے کہ حضرت صدیق اکبر رض کی اوائل خلافت

فدک وغیرہ کا جو پیش ہوا تھا اوس میں حضرت صدیق اکبر رض کی طرف سے نحن معاشر الانبیاء لا نورث ولا نورث ما ترکنا صدقۃ - جواب ملا تھا یعنی (ہم گروہ انبیاء نہ وارث ہوتے ہیں ہم اور نہ کوئی وارث ہمارا ہوتا ہے جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے) اور چونکہ فدک اموال فی میں سے تھا جس کی تقسیم اوس کے مصارف میں خود اللہ تعالی نے حسب ذیل فرمادی ہے - ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل الآیۃ - یعنی اور جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوادے وہ اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابتداروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور بے توشہ مسافروں کا۔ لہذا صدیق اکبر رض نے موافق ارشاد نبوی و حکم کتاب اللہ کے اوس کی تقسیم مصارف مذکورہ میں جاری رکھی اور حضرت فاروق نے اسی تقسیم مصارف کیواسطے حضرت علی رض کی تحویل میں کردیا تھا۔ مگر حضرت علی نے چندہی مدت تک اپنی تحویل میں رکھ کر پھر واپس خلافت کی تحویل میں کردیا اور اسی لئے حضرت عثمان کی خلافت میں بھی وہی تقسیم مندرجہ آیت کریمہ کے ہوتی رہی اور حضرت علی کی خلافت میں بھی اوس کے مصارف وہی جاری رہے چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ فاجری ابوبکر ذلک علی ما کان یجریہ الرسول صلعم ینفق منہ علی من کان ینفق علیہ الرسول ویجعل ما بقی فی السلاح والکراع وکذلک عمر جعلہ فی ید علی لیجریہ علی ہذا المجرا ورد ذلک فی آخر عہد عمر الی عمر وقال ان بنا غنی وبالمسلمین حاجۃ الیہ وکان عثمان یجریہ کذلک ثم صار الی علی فکان یجریہ ہذا المجری فالائمۃ الاربعۃ اتفقوا علی ذلک - یعنے پس جاری کیا ابوبکر رض نے اس کو اوسی طریقہ پر کہ جاری کرتے تھے اوس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کرتے تھے اس مال سے حضرت ابوبکر صدیق اسی طریقہ پر کہ خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مال کہ باقی رہتا تھا خرچ کرتے تھے اوس کو گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اور اسی طرح حضرت عمر ابن الخطاب نے اوس کو علی رض کے ہاتھ دیا کہ جاری کریں اوس کو اوسی طریقہ پر اور رد کیا اسکو علی رض نے آخر عہد عمر میں طرف عمر کی اور کہا کہ ہم کو غنا حاصل ہے اور مسلمان حاجتمند ہیں اس کے اور حضرت عثمان بھی ی کرتے تھے اسی طریقہ پر پھر ہوگیا وہ مال طرف حضرۃ

علی کی پس وہ بھی اس کو اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے) پس ائمہ اربعہ کا اس تقسیم پر اتفاق ثابت ہوا اور چونکہ یہ روایت موید صحیح بخاری کے ہے لہذا تحریر کی گئی اور چونکہ حضرت عمر رض نے حضرت علی رض اور حضرت عباس سے اور نیز دیگر صحابہ سے قسم دلاکر پوچھا کہ کیا اس کے مصارف آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بموجب آیت مذکورہ کے ہی تھے تو انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ ہاں یہی تھے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔ ثم قال لعلی وعباس انشدکما باللہ ہل تعلمان ذلک قالا نعم - الحدیث شیعہ صاحبان اس مقدمہ میں کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اس فیصلہ صدیقی سے جو مطابق کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بہ اتفاق خلفاء اربعہ اور موافق بیان حلفیہ شیر خدا اور خود اون کے عمل کے تھا سخت ناراض رہیں کہ اپنی وفات تک اون سے کلام بھی نہ کیا۔ سو دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ ایسی کیوں ناراض رہیں کیونکہ کسی مومن کا یہ فعل نہیں ہوسکتا کہ قرآن مجید کے احکام اور سنت رسول سے ناراض رہے۔ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما - معہذا حضرت علی رض کا حلفیہ بیان بھی جھوٹا ہوا جاتا ہے اور پھر اون کا عمل درآمد جو اپنی حالت اقتدار خلافت میں جاری رکھا باطل ہوا جاتا ہے نعوذ باللہ منہ - کیا حضرت فاطمہ کا ایسا ہی ایمان تھا جو آیت فلا وربک میں بیان ہوا - ثم نعوذ باللہ منہا مجیب اس بارہ میں صرف صحیح بخاری کی روایت کو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تسلیم کرسکتا ہے اور کسی دوسری کتاب کی روایات رطب و یابس کو قبول نہ کریگا۔ لہذا کتاب اللہ اور صحیح بخاری سے اس کا رد کیا جاوے اور چونکہ ہم حضرت فاطمہ رض کو

جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ عا ... تقاد کرتے ہیں
لہذا اس روایت کے معنے جو و ... شہ کا فہم ہے
فوجدت یا فہجرتہ ولم تکلم حتی ... یہ معنی کرتے
ہیں کہ میراث فدک کے بارہ ... نہ کیا اور اس
سوال کے کرنے سے تنگ ہیں اور ...
اور صحیح ہیں یا اس کو ترک کر دینا موجب ...
روایات شیعوں کے تو حضرت فاطمہ ایمان ...
نہیں رہتا۔ ثم نعوذ باللہ من ... نبی ...
اولاد کے ... للذکر ... باتفاق
امت کے لوگ ... کے
جماعۃ صحابہ کرام و ...

اہل حدیث کی غلط بیانی

خاتم النبیین پر ابن حزم جو مولوی [illegible] اور شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دے کر اس اظہار پر اعتراض کرتا ہے جو مولوی شبلی کے سامنے ان الفاظ میں کیا گیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا نہیں نہ نیا نہ پرانا۔ حالانکہ دونوں میں کوئی تخالف [illegible] آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی آنے والا ہے جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام پھر کبھی دوبارہ آئیں گے اور نہ کوئی ایسا نیا نبی پیدا ہونے والا ہے جو مستقل نبوت رکھتا ہو۔ ہاں جو آنے والا ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض [illegible] کے طفیل [illegible] فنافی الرسول کے [illegible] پہنچ گیا [illegible] فرماتے ہیں

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پھر الوصیت میں [illegible] سید المرسلین کے خاتم النبیین ہونے اور اپنے منصب نبوت کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی ہے اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو قرآن مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آوے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہ [illegible] نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا [illegible] جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے [illegible] انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی [illegible] سے قاصر نہیں بلکہ سب [illegible] اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی [illegible] طریق سے دیتی ہے اور اس کی [illegible] کی [illegible] ان کے مکالمہ مخاطبہ کا [illegible] جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس [illegible] کہلاتا کیونکہ نبوت کاملہ [illegible] امتی اور نبی دونوں پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ

اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ کثافت اور کوئی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی۔ اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا۔ اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

اس فقرہ کے ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ۔ و امامکم منکم۔ یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

دوسری غلط بیانی

۲۔ مارچ کے اہل حدیث میں محبوب عالم صاحب قاضی گرداور لکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت احمدیہ میں سے ایک صاحب نے ہمیں لکھ دیا کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ان تحریروں کی جو نقل ہمارے پاس پہنچی ہے وہ سراسر محبوب عالم اور ان کے ہمخیالوں کو ملزم ٹھہراتی ہے چنانچہ انہوں نے یہ اقرارنامہ لکھ کر دیا ہے۔

نقل تحریر از طرف جماعت مخالف منجانب محبوب عالم چشتی قاضی گرداور بشورہ محمد عظیم وغیرہ نقشبندیاں

میں بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ و علاقہ گوجرہ وقصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چونکہ جناب مرزا صاحب قادیانی بھی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے تھے۔ اس لئے جو شخص ان کو **کافر یا کاذب** کہے۔ وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کافر اور کاذب** ہے، اور جو کوئی شخص کسی احمدی مسلمان کو **کافر یا جھوٹا** کہے۔ وہ خود کافر اور جھوٹا ہے۔ جو ہم نے فتوے جات دئے ہوئے ہیں۔ واپس لیتا ہوں لہٰذا یہ لکھ دیا کہ سند رہے۔

دستخط۔ مولوی محبوب عالم چشتی قاضی گرداور

(⁂)

۱۳ مارچ - پرکاش لکھتا ہے۔

شام چھ مارچ پھر آئی رنج کھانے کے لئے
خون رونے کے لئے آنسو بہانے کے لئے
یہ دن ہے وہی جس نے کہ برباد کیا حیف
ناشاد ہمیں غیر کو دل شاد کیا حیف
جلاد کو آمادۂ بیداد کیا حیف
بسمل کو تہ خنجر فولاد کیا حیف
جڑ نخل تمنا کی اسی روز کٹی تھی
مارچ تھا یہی اور یہی اسکی چھٹی تھی

یہ وہی شام ہے جس کی نسبت پہلے خبر دی گئی تھی۔

کرامت گر [illegible] است بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

چہ گویم بانو گرائی چہادر قادیان ہینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۹ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۹ | مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ مئی ۱۹۱۰ء مطابق ۲۳ بیساکھ سمت ۶۶ ب | نمبر ۲۷

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

خطبہ جمعہ

(۲۹ اپریل ۱۹۱۰ء)

ولتنظر نفس ما قدمت لغد

آج کل لوگوں کے یہ بات ذہن نشین کی جاتی ہے۔ کہ آدمی آزاد ہے۔ مگر جب پوچھا جاوے کیا چوری بھی آزاد ہے۔ زنا بھی آزاد ہے؟ تو حیرت زدہ ہو کر عجیب عجیب طور پر جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر اپنے طور پر کچھ حد بندیاں کرنے لگتے ہیں۔ گویا اپنے قول کی آپ ہی تردید کر لیتے ہیں۔ میں نے آج کل کے تعلیم یافتوں سے پوچھا ہے۔ کہ جیسے تم آزاد بنتے ہو۔ اگر تمہارے ماں باپ بھی اسی قسم کی آزادی اختیار کر لیں۔ تو تم کیسی مشکلات میں پڑتے۔ ماں پرورش ہی نہ کرتی اور یوں کہتی کہ چلو مجھے کیا غرض ہے۔ اس کا بول براز سنبھالوں اور یہ سوئے اور میں ساتوں جاگوں یہ کیا ضرورت ہے اور کیوں اسکی خاطر اپنی آرام داری میں جان تک ہلکان کر دوں۔ باپ کہے چلو ہمیں کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ اسے خرچ دیں۔ غرض سب کے دماغ میں آزادی کی ہوا سما جائے تو یہ کارخانہ دم میں تباہ ہو جائے ایسے ہی ایک دہریہ خیالات کے آدمی کا قول تھا کہ اسلام کے اس قدر احکام کی پابندی مشکل ہے میں نے کہا کیا تم میونسپلٹی کے قانون کی متابعت نہیں کرتے پولیس کے قانون کو نہیں مانتے۔ ضابطہ فوجداری کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔ سوسائٹی کے رول کی قدر نہیں کرتے۔ کیا تم طبی قوانین کا لحاظ نہیں کرتے۔ کیا ان کا مجموعہ قرآن مجید سے بہت بڑا نہیں ہے۔ تو وہ چپ ہو گیا۔ عیسائیوں کے دماغ میں آزادی سمائی۔ تو شریعت کو لعنت قرار دیا۔ مگر ان کی سوسائٹی کے رول اس قدر ہیں کہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

ایک عالم نے سنہ سے ایک بات مجھ سے کہی جو مجھے ... کہ پہلے تو میں اللہ سے ڈرتا تھا۔ مگر جوں جوں علم بڑھتا گیا۔ تو یہ خشیت کم ہوتی گئی یہ اس لئے کہ ایسی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں جن سے خشیت بڑھے۔

مدارس کے بارہ میں تو یہ بحث پیش آگئی کہ کس مذہب کی کتاب پڑھائی جاوے میں کہتا ہوں انجیل کا ابتدا اور انتہا اور قرآن مجید کا ابتدا اور انتہا ہی دیکھ لو اور ان کا مقابلہ کرو۔ ایک میں الحمد ایسی جامع دعا ہے کہ دنیا اسکی مثل سے عاجز ہے اور اخیر تمام دکھوں سے بچنے کی راہ بتائی۔ دوسری میں ایک نسب نامہ ہے۔ جو اخلاق و روح کے لئے کچھ مفید نہیں اور اخیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ پھانسی دیا گیا۔ غرض علماء میں تو خشیۃ نہیں اور عوام کالانعام ان کے تابع ہوئے۔ گدی نشینوں کی حالت اس سے ناگفتہ بہ۔ امراء اپنی دولت میں مست۔ پھر اخبار نویس ہیں۔ وہ دوسروں کی اصلاح پر تو تیار ہیں مگر اپنی اصلاح کے لئے کوئی کہہ دے تو لڑنے کو تیار ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ جب تم کسی ناصح کی نصیحت کی قدر نہیں کرتے۔ تو تمہارا کیا حق ہے کہ اپنی نصیحت کو منواؤ۔

پس میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ الٰہی حد بندیوں کو نگاہ رکھو۔ اور ہر وقت نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ کل کے واسطے تم نے کیا تیاری کی ہے۔

کچھ قدرت ثانی کے متعلق

گوجرات سے مجھے ایک خط ملا۔ کہ یہاں کوئی حضرت ہیں قدرت ثانی بنتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے احباب ایک راستباز کا مقدس چہرہ دیکھ اس کے نشانات کو ملاحظہ کیا۔ حقیقۃ الوحی کو پڑھا پھر وہ کیوں ایسے معمولی دعووں پر گھبرا اٹھتے ہیں اور کیوں انکار و تسلیم میں جلدی کرتے ہیں۔ مطلق الہام یا خالی دعوے ہرگز قابل توجہ نہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آج کل اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں کے لئے کس قسم کے حربے کی ضرورت ہے اور اس کو چلانے والے کے لئے کس قدر قابلیت درکار ہے۔ کیا محض ایسا شخص کافی ہو سکتا ہے۔ جو اپنی صداقت کا نشان تمام انبیاء علیہم السلام کے طرز عمل کے خلاف تین چار مردوں کی طاقت دینا ٹھہرائے (کیونکہ انبیاء تو نفسانی شہوات و غضبی کے گھٹانے کے لئے آتے ہیں) یا وہ جوہر صدق اسکا کہ ایک دو رسالہ دے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ پہلے اپنی خدمات سے یہ تو ثابت کرے کہ میں اسلام کا خادم ہوں اور مخالفین دین اسلام پر براہین قاطعہ و حجج ساطعہ غالب آکر دکھائے۔ کہ میں اس کا اہل ہوں جہالت کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ بھی نہ آتا ہے اور دعوے اس قدر عظیم۔ الہامات تو بہت سنائے۔ مگر عملی رنگ میں پورا ہو تا کچھ بھی دکھائی نہ دے۔

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کی خواہ مخواہ تکذیب کریں بلکہ خاموشی کے ساتھ ان کا انجام دیکھنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں اپنے بیٹوں کی نسبت جو الفاظ ہیں۔ کیا وہ یونہی چلے جانے والے

(بند پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع ہوا)

ترکیبہ

ہیں - پھر وصیت میں کیا ہمارے احباب نے نہیں پڑھا - تیری جماعت کے لئے تیری ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور کیا آپ لوگوں میں ایک امیر و مقتدا موجود نہیں جسپر خدا تعالیٰ نے فعلی رنگ میں حضور علیہ الصلوٰۃ کے الفاظ صادق کر کے ثابت کر دیا کہ "میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو قدرت ثانی کے مظہر ہوں گے" کے مصداقوں میں سے ایک یہ ہی ہے وہ الفاظ یہ تھے - کہ "نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرنے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا الخ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اس کی مثال میں فرمایا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کیوقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی - ...... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا - اب سوال یہ ہے - کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے موقعہ پر کس شخص نے جماعت کو سنبھالا؟ بس جس نے سنبھالا لامحالہ وہ بھی دوسری قدرت کے مظاہر میں سے ہے اور قدرت ثانی کا مصداق ہے - اب تک تو یہ مدعیان قدرت ثانی خاموش رہے لیکن اب کہ مطلع صاف ہو گیا - مشکلات میں بہت کچھ کمی ہو کر جماعت کے لئے ایک کامیابی کی راہ کھل گئی ہے - تو یہ مدعی نکل آئے ہیں سلسلہ کے صدر مقام کو چھوڑ کر یہ لوگ ادھر ادھر کیا آوازیں دے رہے ہیں وہ یہاں آئیں اور اپنے تئیں محک امتحان پر زر خالص ثابت کریں - والسلام -

مدینۃ المسیح

(۱) اگرچہ مئی کا مہینہ ہے مگر رات کو خاصی سردی ہوتی ہے اور اس قسم کا جاڑا طاعونی اجرام کے بڑھانے میں بہت ہی خطرناک ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے (۲) ۲۳ - اپریل کو مسجد نور جس کا ایک کمرہ تیار ہو چکا ہے اس میں حضرۃ امیر المومنین نے بطور افتتاح عصر کی نماز پڑھائی اور وہیں درس قرآن سنایا جس کے اول میں راستبازوں کی صداقت کے نشانات اور ان کے سلسلہ کی ترقی اور اس مسجد کے موسس علی التقویٰ ہونے کی شہادت دی - اور نہایت دردمند دل سے دعا مانگی - کہ اس میں نماز پڑھنے والے مطہر و مزکی ہوں (۳) قدیمی ایک دفعہ اس عاجز نے تحریک کی تھی کہ مسجد مبارک میں کلاک ہو اور مہمانخانہ میں تلکہ - کلاک کا انتظام تو مسٹر ایس عربی نے کر دیا تھا اور تلکہ چودھری غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر نے جو بہت مخلص احمدی ہیں - لگوا دیا - جس سے مہمانوں کو بہت آرام ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے - (۵) خاندان نبوت کے تمام ممبر بخیر و عافیت ہیں - صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب امتحان انٹرنس پاس کر کے اب گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کے علوم سے بہرہ وافی عطا فرمائے (۶) حضرت امیر المومنین کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپ کے بچے بخیر و عافیت ہیں - ننھے بچے کا نام عبد المنان رکھا گیا ہے - اللہم اسعدہ و بارک فی عمرہ - (۷) حضرت مولوی محمد علی صاحب ۲۰ - اپریل کو بغرض ... [illegible]

دُمدار سیّارہ سے دو تین باتیں

مدت سے میں نے ناظرین کی سمع خراشی نہیں کی اور غالباً اڈیٹر صاحب کی مرضی بھی یہ نہ ہوگی کہ میں ساکن سمندر میں خواہ مخواہ تلاطم پیدا کروں ۔ لیکن میرے سر میں دماغ ہے اور دماغ میں سودا - پہلو میں دل ہے اور دل میں درد - پھر طبیعت کو اجرام سماوی سے خاص مناسبت ہے سالکو گاہے گاہے کوئی نہ کوئی خطا ہو ہی جاتی ہے یعنی فضاء سما کا جب کوئی بھولا بھٹکا مسافر مجھے نظر آتا ہے تو دو چار باتیں کر ہی لیتا ہوں چنانچہ علی الصباح افق مشرق پر نظر آنیوالے دنبالہ سے یہ مکالمہ ملاحظہ ہو - (اکمل)

دیدۂ حور میں یہ - سرمۂ نورانی ہے
شملہ دستار فضیلت کا - اسے - کہدیجے
شہپر باز تقدس یہ نظر آتا ہے
کون مقتل میں لئے تیغ و سنان آتا ہے
کاشتا دم ہے چکر یہ کہاں سے آیا ہے
آجا - آجا - کہ نرالی ہے یہ صورت تیری
آ - تجھے آنکھ کے پردے میں - بٹھالیتا ہوں
آ - مرے گھر میں چلا آ کہ مبارک تو ہے
تو مبارک ہے - مبارک ہے مہورت تیری
افق غرب پہ دمدار ... ستارا تو ہے
تو مجھے نور کا پتلا جو نظر آتا ہے
معرفت ہسا تھی مس کا ہے شوق مجھے
مانتا ہوں تیری ہمت تیری جرأت تارے
تو بڑی دور سے دن رات سفر کر کرکے
اور ابھی شوق کا یہ حال ہے نزدیک آئیں
جانتا ہوں کہ تیرے جی میں ارادہ کیا ہے
بس یہی ہے کہ اسی نور میں مل جاؤں میں
میں بھی اک روئے پُر انوار کا شیدائی ہوں
ولولہ ہے آیا - کہ اس یار ازل تک پہنچوں
آرزو ہے مرے دل میں بھی جو پوری ہوجائے
قرب حاصل ہو - ہٹ دور یہ دوری ہوجائے
نور ہی نور میں رہ جاؤں - تمنا ہے یہی

یا کسی ہاتھ میں تسبیح سلیمانی ہے
دُرّہ - اکرام شریعت کا اسے کہہ دیجے
یا - کوئی پیک - لئے نامہ - ادھر آتا ہے
کونسی بزم میں یہ شعلہ زبان آتا ہے
وہ جہان - دور ہے کتنا - یہ - جہان سے آیا
میری آنکھوں میں کھبی جاتی ہے صورت تیری
آ مری جان تجھے سر پہ اٹھالیتا ہوں
نوری مخلوق خداوند تبارک تو ہے
اس زمانے میں نہایت تھی ضرورت تیری
چشم عرفان خداوند کا ...... تارا تو ہے
یہ خدا کے لئے بتلا کہ کدھر جاتا ہے
بادۂ وصلت محبوب کا ہے ذوق مجھے
آفریں بول اٹھے دیکھنے والے سارے
محفل مہر جہانتاب میں پہنچا مر کے
جس قدر ہو سکے آگے ہی میں بڑھتا جاؤں
اور تمنائے دلی اس سے نہ زیادہ کیا ہے
ایسا مل جاؤں کہ مل کر نہ کبھی آؤں میں
میں بھی اک مہر ضیا بار کا شیدائی ہوں
جو دم نقد نہ پہنچوں تو اجل تک پہنچوں
صحبت نور سے یہ بندہ بھی نوری ہوجائے
اور میسر مجھے ہر وقت حضوری ہو جائے
ایسا جاؤں کہ نہ پھر آؤں - تمنا ہے یہی

مثل پروانہ - اسی رُخ پہ فدا ہو جاؤں
اپنی ہستی کو مٹا کر میں فنا ہو جاؤں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمُصدِّق والمصدوق

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۃ زخرف کی تفسیر لکھتے ہوئے زیر آیۃ وانہ لعلم للساعۃ حضرت رسول اطہر کی حدیث دربارہ نزول عیسیٰ ابن مریم درج کرکے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول کی ایسی صاف اور کھلی ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح نہیں۔ صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھکر ایک بے تعصب پاکدل شخص پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالےٰ سے وحی پانے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کے ظاہر لفظوں کو بے وجہ ظاہر تاویل کرکے تقریباً سات سو سال کے بعد واقع ہونے والے امر کو انکے پردوں اور حجابوں سے باہر نکالکر اصلی شکل میں ظاہر کردینا بدون وحی الٰہی کے یا کھلے الہام کے ناممکن ہے۔ اور یہہ تصدیق منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حجت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ قیل فی الحدیث ینزل علی ثنیۃ من الارض المقدسۃ اسمہا افیق وبیدہ حربۃ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکنائس ویدخل بیت المقدس والناس فی صلاۃ الصبح فیتأخر الامام فیقدمہ عیسیٰ علیہ السلام ویصلی خلفہ علی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس کا مطلب آپ اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر یہہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنے وقت میں روحانیت اور صفات عیسیٰ ابن مریم کا بطور بروز کے مظہر ہوگا۔ جو اس [illegible] کی حالت میں چھوٹے سے بڑا ہوگا۔ جسکا کالبد عنصری طینت طاہرہ سے پیدا کیا جاویگا۔ اور وہ الٰہی قدرت و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوگا [illegible] غلبہ پانے والے شخص روحانی بدعقیدہ [illegible] ادیان مختلفہ کو رفع کریگا۔ یعنے باعتبار اصلیت کے ادیان مختلفہ کو منجانب اللہ ثابت کرکے [illegible] اور باعتبار [illegible] رفع کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی جانب سے [illegible] سرفراز ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا توحید پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنے باعتبار دینی دیانت کے ممتاز ہوگا۔ وہ نائب الرسول سمجھکر سب پر اسکو ترجیح دیکر اس کی اطاعت و اقتدا کریگا۔ اور باوجود عیسیٰ ابن مریم کا بروز ہونیکے نبوت کے عہدہ پر ممتاز ہونیکے ہر چند غافلوں کو خدا تعالےٰ کا دیدار دکھلانا اور جلال الٰہی سے ڈراتا اور قیامت کبریٰ احوال جتلانا اور عیانی توحید سکھلانا اوس کی تعلیم کا گُر ہوگا۔ مگر ظاہر شرع سے بوجہ متابعت مصطفوی کے ذرا باہر ہٹنے نہ جاویگا۔ اور نہ جانے دیگا۔ اور وہ مہدی اور عیسیٰ دونو عہدوں کا منصبدار ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم۔

اب انصاف کرنیوالے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عکسی تصویر اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے یا نہ۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور حبیبنا عنہ کا اجمالی حال بھی اسمیں موجود ہے۔ اور یقیناً بدون ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوسکا مصداق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صادق رسول اکرم اور مصداق و مصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان مصدق کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہہ بھی اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہے۔ کہ صادق نے بمصلحت ایمان بالغیب ایک پیشگوئی مطابق سنت جاریہ کے پردوں اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پردہ دار بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور چودھویں صدی میں وہ چودھویں کا چاند بعینہ اوسیطرح ظاہر ہوا علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت مصدق کے الفاظ اور اونکے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تا وقتیکہ اصل عبارت درج نہ ہوگی ناظرین کا شک رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت درج کرتا ہوں۔

فالثنیۃ المسماۃ بافیق اشارۃ الی مظہرہ الذی یتجسد فیہ [illegible] والارض المقدسۃ الی المادۃ الطاہرۃ التی یتکون منہا جسدہ والحربۃ اشارۃ الی صورۃ القدرۃ والشوکۃ التی یظہر فیہا وقتل الدجال بہا اشارۃ الی غلبتہ علی المتغلب المضل الذی یخرج فی زمانہ وکسر الصلیب وہدم البیع والکنائس اشارۃ الی رفعہ للادیان المختلفۃ ودخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی مقام الولایۃ الذاتیۃ فی الحضرۃ الالٰہیۃ الذی ہو مقام القطب وکون الناس فی صلوۃ الصبح اشارۃ الی اتفاق المحمدیین علی الاستقامۃ فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبری بظہور نور شمس الوحدۃ وتأخر الامام اشارۃ الی شعور القائم بالدین المحمدی فی وقتہ بتقدمہ علی الکل فی المرتبۃ لمکان قطبیتہ وتقدیم عیسیٰ علیہ السلام ایاہ واقتداؤہ بہ علی الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ الی متابعتہ للملۃ المصطفویۃ وعدم تغییرہ للشرائع وان کان یعلمہم التوحید العیانی و یعرفہم احوال القیامۃ الکبری وطلوع الوجہ الباقی ہذا اذا کان المہدی عیسیٰ ابن مریم علی ما روی فی الحدیث لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم۔ انتہی۔

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کم ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیویں مگر طالبان حق اور مترددین کے واسطے یہہ تشریح و تصدیق بفضلہ تعالےٰ چراغ راہ کا کام دیگی۔ اور مؤمنین کیواسطے ایسی نعمت جو شکر نعمت کا کام بھی دیگی لیزدادوا ایماناً مع ایمانہم۔ اور ساتھہ ہی بدزبانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں۔ لگام بنکر انکو ادب کے راستہ پر چلا دیگی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم خاکسار غلام احمد اختر از اوچ ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلعم کا فرمان اور علامات آخر الزمان

بخاری کی کتاب فرض الخمس میں ہے۔ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطاً ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفاً (دیکھو باب ما یحذر من الغدر قول اللہ تعالی وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ الآیۃ) اس حدیث میں جناب فخر موجودات و سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نسبت شارحین نے لکھا ہے۔ کہ پانچ علامتیں تو آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک [illegible]

چند سلسلے میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن چھٹی علامت زمانہ مہدی میں ظاہر ہوگی چنانچہ شیخ الاسلام شرح بخاری صفحہ ۵ میں ہے۔ "این قصہ در زمانہ مہدی خواہد شد" وہیں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جو اس قصہ کے منتظر ہیں۔ مضمون حدیث پر غور کرنیکے لئے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب معنی ہو کر تدبر فرماویں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں۔ جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے استاد موتی پڑہتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے مگر عیسٰےؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسیٰ کی امت میں تو نبی لیکن مثیل موسیٰ کی امت میں مدعی الہام کافر) نظر کرتے ہیں تو موتی کے معنے روز روشن کیطرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور یہ سب موجود ہوئے چھٹی علامت کے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آیۃ فان حسبک اللہ میں فرمایا ضرور تہا کہ یہ فتح ہی ہو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو فتحیں مقرر کر رکھی تہیں پہلی فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودہویں صدی۔ جسوقت کہ بموجب آیۃ لعضہم یومئذ یموج فی بعض اور حسب حدیث قیاتونکم تحت ثمانین غایۃ اسلام اور اہل اسلام کے استیصال کے لئے کتب و رسائل کی توپ بندوقوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے لگیگا تو اوسوقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب مظہر سید العرب والعجم بروز رسول اکرم اعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمائیگا۔ جنکی تیغ قلم کا چمکار دور دور کے ملک و امصار میں ہو کر خرمن اعتراضات پر بجلی کیطرح گریگا۔ اور میدان مناظرہ میں اس کی طبع کا نقرہ جو براہین توحید کے آلات سے مزین ہوگا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخرامی اور تیز گامی دکہائیگا جسکو دیکھ کر شرک کا شہ سوار اپنے بادشاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھوڑ بہاگ نکلیگا۔ اور عقلی نقلی دلائل کے تیز خنجر سے اوسکا کام تمام کیا جاویگا۔ اور وہ جو تمام انبیاء کی اصل تعلیم یعنے توحید کا مقدس گھر یا دار الخلافہ ہے۔ اور افواج دعوت مرسلان خدا کا قبلۂ مقصود ہے اوس سے اوہام باطلہ اور عقائد فاسدہ کا لشکر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عہد سعادت مہد میں نکالدیا جاوے گا۔ اور غنائم برکات و خیرات و ترقیات عالیہ غازیان دین و سربازان شرع متین کے ہاتہ آئیگی یکمزاد ضلالت کے ملک میں ایمان اور ہدایت کے جہنڈے لہرانے لگینگے۔ اسلامی حج و ابراہیں کے توپ خانے الہی معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ممالک مذاہب میں دورہ کرینگے۔ بنا ہائے فسانہ و قصص کو گرا کر مردہ زمین عقیدہ میں وحی الہام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فسبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ فتدبر۔

تیسری علامت موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ہے۔ یعنے وبائے قعاص سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہوتی ہیں۔ انسان وبائے طاعون سے ہلاک ہوں گے چنانچہ طاعون قعاص دونوں کا نظارہ اسوقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے ادہر کنبے کے کنبے اور ادہر ریوڑوں کے ریوڑ تباہ ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں سنہ ۱۹۰۲ء کی طاعون سنہ ۱۹۰۰ء کا ہیضہ اور طاعون بارش علم سنہ ۱۹۰۹ء کی قعاص ایک عقلمند کیلئے نہایت ہی عبرتناک واقعات ہیں چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بموجب آیۃ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا بغیر تکذیب کسی مامور من اللہ کے نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی معہود و مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ چوتہی علامت استفاضۃ المال ہے۔ یہ علامت بھی روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ کبھی وہ زمانہ تہا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو خوشی ہوتی یا یہ زمانہ ہے کہ سیکڑوں روپے ماہوار پر لوگ ناراض ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اسطرح ہے۔ قال رئیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ھھنا الخ۔ جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی۔ جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب سے مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یاجوج ماجوج میں ویل للعرب سے مراد باتفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں۔ چھٹی علامت ہُدنہ یعنے بنی اصفر سے صلح اور پہران کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو ولا الضالین اور والناس میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کالشمس فی النہار ہے لیکن متعصب اور ظاہر پرست گروہ خفاش کیطرح جسکو تاریکی سے محبت و پیار ہے۔ باوجود ہزار بار سمجہانیکے ابہی تک بر سر انکار ہے۔ بنی اصفر سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہٖ شیئاً۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکہو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو جو سرمایہ دین و دنیا کی مدار ہے۔ اپنے بھائیوں یعنے مسیحی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جو اس دولت سے مفلس و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و تثلیث کا مسئلہ جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے منوانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیواسطے سرگرم کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب یک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون وفادار ہے حدیث میں جو اسّی جھنڈوں اور ہر ایک جھنڈا میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے حسب محاورہ کلام عرب کے صرف اونکی بہتات و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر دارکار ہے۔ ہمارے بیرونی واندرونی مخالفوں کے لئے مخدوم خادم کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار انپر رحمتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی انبار ہے۔ ہمارا کام ہے سنا دینا آگے ہدایت کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد۔ دوالمیال ضلع جہلم

نظم مبارک

صد در رحمت بروئے مصطفٰے ابکشادہ اند
تاج عزت بر سرش در انبیاء بنہادہ اند

بو صدیقش غلامے ہم عمرؓ چون چاکرے
ہست عثمانؓ خادمے ہم مرتضیٰؓ دلدادہ اند

رحمۃ للعالمینی یا محمد مصطفٰےؐ
اینہمہ قدوسیاں در خدمتت استادہ اند

اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفٰے
اندرین دور زماں ہر جا مفاسد زادہ اند

جود و احسان خودت را صرفہ شان کن رحیم
کز عقیدت از مسیحا مست جام بادہ اند

آنکہ او از اتباع مصطفٰے نورے گرفت
وایں زمانش بر سر کرسی او جا دادہ اند

ہم ناقلان ناسپاس از راہ علم و ہدی
کز سر جہل و غوایت منحرف از جادہ اند

از سر نخوت نمے آرند روئے خود بحق
واز خطا دانند خود را سر بسر آزادہ اند

ظاہر شان ہمچو مردان باطن شان چوں زنان
صورت زمی نمایند و بسیرت مادہ اند

کس نمے فہمد گزندے را کہ از دوناں رسید
نابلد نا تجربان ہم نا سزا و سادہ اند

دار ما را از کمند نفس و شیطان لعین
بہرہ اغوا دمن ایشاں بر سر م آمادہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمُصَدِّق والمصدوق

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۃ زخرف کی تفسیر لکھتے ہوئے زیر آیۃ و انہ لعلم للساعۃ حضرت رسول اطہر کی حدیث دربارہ نزول عیسےٰ ابن مریم درج کرکے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول کی ایسی صاف اور کھلی ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح نہیں۔ صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھ کر ایک بے تعصب پاکدل شخص پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالےٰ سے وحی پانے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کے ظاہر لفظوں کو بوجہ ظاہر تاویل کرکے تقریباً سات سو سال کے بعد واقع ہونے والے امر کو اسکے پردوں اور حجابوں سے باہر نکالکر اصلی شکل میں ظاہر کر دینا بدوں وحی الہی کے یا کھلے الہام کے ناممکن ہے۔ اور یہ تصدیق منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حجت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ قیل فی الحدیث ینزل علے نبینہ من الارض المقدسۃ اسمہا اثیق وبید کا حربۃ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکنائس ثم یدخل بیت المقدس والناس فی صلاۃ الصبح فیتاخر الامام فیتقدمہ عیسےٰ علیہ السلام ویصلی خلفہ علے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم +

اس کا مطلب آپ اللہ تعالےٰ سے الہام پا کر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنی وقت میں روحانیت اور صفات عیسےٰ ابن مریم کا بطور بروز کے مظہر ہوگا۔ جو اس زمانہ کی حالت پر بہت زمانے سے بڑا ہوگا۔ جسکا کالبد عنصری طینت طاہرہ سے پیدا کیا جاویگا۔ اور وہ الہی غیرت و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوکر اپنے زمانے کے پیشوا جو علم اور غلبہ پانے والے متصل دجال بدعقیدہ اور ماجوج غلبہ پا دیگا۔ اور ادیان مختلفہ کو رفع کر یگا۔ یعنے باعتبار اصلیت کے ادیان مختلفہ کو منجانب اللہ ثابت کرکے برخلاف مزعوم عوام کے انکی نشان کو مرفوع اور باعتبار حالات موجودہ کے ان کو رفع دفع کریگا۔ وہ اللہ تعالےٰ کی جانب کو [illegible] مقام محمدی پر سرفراز ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا۔ توحید پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنے باعتبار دین دیانت کے ممتاز ہوگا۔ وہ نائب الرسول سمجھکر سب پر اسکو ترجیح دیکر اس کی اطاعت و اقتدا کریگا۔ اور باوجود عیسےٰ ابن مریم کا بروز ہونیکے نبوت کے عہدہ پر ممتاز ہونیکے ہر چند غافلوں کو خدا تعالےٰ کا دیدار دکھلانا اور جلال الہی سے ڈرانا اور قیامت کبری احوال جتلانا اور عیانی توحید سکھلانا اوس کی تعلیم کا گر ہوگا۔ مگر ظاہر شرع سے بوجہ متابعت مصطفوی کے ذرا بھر بھی نہ جاویگا۔ اور نہ جانے دیگا۔ اور وہ مہدی اور عیسیٰ دونو عہدوں کا منصبدار ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا عیسٰی ابن مریم۔

اب انصاف کرنیوالے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عکسی تصویر اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے یا نہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ ادرجنا عنہ کا اجمالی حال بھی اسمیں موجود ہے۔ اور یقیناً بدوں ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوسکا مصداق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صادق رسول اکرم اور مصداق و مصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان مصدق کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الہی میں سے ایک سر ہے۔ کہ صادق نے بمصلحت ایمان بالغیب ایک پیشگوئی مطابق سنت جاریہ کے پردوں اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پردہ دار بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور چودھویں صدی میں وہ چودھویں کا چاند بعینہ اوسیطرح ظاہر ہوا۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت مصدق کے الفاظ اور اونکے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تاوقتیکہ اصل عبارت درج نہ ہوگی ناظرین کا شک رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت درج کرتا ہوں۔۔

فالنبیۃ المسماۃ باثیق اشارۃ الی مظہرہ الذی یتحقق فیہ والتحیۃ [illegible] والارض المقدسۃ الی المادۃ الطاہرۃ التی یتکون منہا جسدہ والحربۃ اشارۃ الی صورۃ القدرۃ والشوکۃ التی یظہر فیہا وقتل الدجال بہا اشارۃ الی غلبتہ علے المتغلب المضل الذی یخرج ہو فی زمانہ وکسر الصلیب وہدم البیع والکنائس اشارۃ الی رفعہ للادیان المختلفۃ ودخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی مقام الولایۃ الذاتیۃ فی الحضرۃ الالٰہیۃ الذی ہو مقام القطب وکون الناس فی صلوٰۃ الصبح اشارۃ الی اتفاق المحمدیین علے الاستقامۃ فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبری بظہور نور شمس الوحدۃ وتاخر الامام اشارۃ الی شعور القائم بالدین المحمدی فی وقتہ بتقدمہ علی الکل فی المرتبۃ لمکان قطبیۃ وتقدیم عیسےٰ علیہ السلام ایاہ واقتداؤہ بہ علے الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ الی متابعتہ للملۃ المصطفویۃ وعدم تغییرہ للشرائع وان کان یعلمہم التوحید العیانی ویعرفہم احوال القیامۃ الکبری وطلوع الوجہ الباقی ہذا اذا کان المہدی عیسےٰ ابن مریم علے ماروی فی الحدیث لا مہدی الا عیسےٰ ابن مریم۔ انتہی +

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کم ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیویں مگر طالبان حق اور متردین کے واسطے یہ تشریح و تصدیق بفضلہ تعالےٰ چراغ راہ کا کام دیگی۔ اور مؤمنین کیواسطے ایسی نعمت جو شکر نعمت کا کام بھی دیگی لیزدادوا ایماناً مع ایمانہم ۔ اور ساتھ ہی بدزبانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں۔ لگام بن کر انکو ادب کے راستہ پر چلا دیگی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم خاکسار غلام احمد اختر ازاوچ ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلعم کا فرمان اور علامات آخر الزمان

بخاری کی کتاب فرض الخمس میں ہے۔ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجال مائۃ دینار فیظل ساخطاً ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفاً (دیکھو باب ما یحذر من الغدر قول اللہ تعالیٰ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ الایۃ) اس حدیث میں جناب فخر موجودات سرور کائنات علیہ افضل الصلات واکمل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نسبت شارحین نے لکھا ہے۔ کہ پانچ علامتیں تو آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک وقت کے بعد [illegible]

چند سلطنتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن چھٹی علامت زمانہ مہدی میں ظاہر ہوگی چنانچہ شیخ الاسلام شرح بخاری صفحہ ۲۹ میں ہے۔ "این قصہ در زمانہ مہدی خواہد شد" وہیں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جو اس قصہ کے منتظر ہیں۔ مضمون حدیث پر غور کرنیکے لئے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب معنی ہو کر تا بسر فرمادیں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے استاد موتیٰ پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے مگر عیسٰے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسیٰ کی امت میں تو نبی لیکن مثیل موسیٰ کی امت میں مدعی الہام کافر) نظر کرتے ہیں تو موتی کے معنے روز روشن کیطرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور یہ سب موجود ہونے چھٹی علامت کے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالےٰ نے آیۃ فان حسبک اللہ میں فرمایا ضرور تھا کہ یہ فتح ہی ہو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کے لئے دو فتحیں مقرر کر رکھی تھیں پہلی فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودہویں صدی۔ جسوقت کہ بموجب آیۃ لعضہم یومئذ یموج فی بعض اور حسب حدیث فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ اسلام اعداء اہل اسلام کے استیصال کے لئے کتب و رسائل کی توپ بندوقوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے لگیگا تو اوسوقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب مظہر سید العرب والعجم بروز رسول اکرم اعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمائیگا۔ جنکی تیغ قلم کا چمکار دور دور کے ملک و امصار میں پہونچکر خرمن اعتراضات پر بجلی کیطرح گریگا۔ اور میدان مناظرہ میں اس کی طبع کا نقرہ جو براہین توحید کے آلات سے مزین ہوگا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخرامی اور تیز گامی دکھائیگا جسکو دیکھ کر شرک کا شبدیز نے پادشاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھوڑ بھاگ نکلیگا۔ اور عقلی نقلی دلائل کے تیز خنجر سے اوسکا کام تمام کیا جاویگا۔ اور وہ جو تمام انبیاء کی اصل تعلیم یعنے توحید کا مقدس گھر یا دار الخلافہ ہے۔ اور اتواج دعوت مرسلان خدا کا قبلۂ مقصود و اوس سے اوہام باطلہ اور عقائد فاسدہ کا لشکر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عہد سعادت مہد میں نکالدیا جاوے گا۔ اور غنائم برکات و خیرات و ترقیات عالیہ علمبرداران دین و سربازان شرع متین کے ہاتھ آئنگی یکمزاد ضلالت کے ملک میں ایمان اور ہدایت کے جھنڈے لہرانے لگینگے۔ اسلامی حجج و براہین کے توپ خانے الہی معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ممالک مذاہب میں دورہ کرینگے۔ بنا ہائے فسانہ و قصص کو گرا کر مردہ زمین عقیدہ میں وحی الہام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فسبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی۔ فتدبر۔ تیسری علامت موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ہے۔ یعنے وبائے قعاص سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہوتی ہیں۔ انسان وبائے طاعون سے ہلاک ہوں گے چنانچہ طاعون قعاص دونوں کا نظارہ اسوقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے ادہر کنبے کے کنبے اور اودہر ریوڑوں کے ریوڑ تباہ ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں سنہ ۱۹۰۷ء کی طاعون سنہ ۱۹۰۸ء کا ہیضہ اور طاعون بار شعلہ سنہ ۱۹۰۹ء کی قعاص ایک خدا ترس کیلئے نہایت ہی عبرتناک واقعات ہیں چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بموجب آیۃ و ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا بغیر تکذیب کسی مامور من اللہ کے نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی معہود و مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ چوتھی علامت استفاضۃ المال ہے۔ یہ علامت بھی روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ کبھی وہ زمانہ تھا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو نوکری ہوتی تھی یا یہ زمانہ ہے کہ سیکڑوں روپے ماہوار پر لوگ ناراض ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اسطرح ہے۔ قال رئیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ھھنا الخ۔ جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی۔ جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب سے مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یاجوج ماجوج میں ویل للعرب سے مراد باتفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں۔ چھٹی علامت ہدنۃ یعنے بنی اصفر سے صلح اور پہران کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرتا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو ولا الضالین اور والناس میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کالشمس فی النہار ہے لیکن متعصب اور ظاہر پرست گروہ خفاش کیطرح جسکو تاریکی سے محبت و پیار ہے۔ باوجود ہزار بار سمجھانیکے ابھی تک برسر انکار ہے۔ بنی اصفر سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ و لا نشرک بہ شیئاً۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو جو سر دین دنیا کی مدار ہے۔ اپنے بھائیوں یعنے مسیحی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جو اس دولت سے مفلس و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و تثلیث کا مسئلہ جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے منوانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیواسطے سرگرم کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب یک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون دغادار ہے حدیث میں جو اسّی جھنڈوں اور ہر ایک جھنڈا میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے حسب محاورہ کلام عرب کے صرف اونکی بہتائت و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر داد کار ہے۔ تمہارے بیرونی و اندرونی مخالفوں کے لئے مخدوم خادم کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار انپر جمتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی انبار ہے۔ ہمارا کام ہے سنا دینا آگے ہدایت کرنا اللہ تعالےٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد - دولمیال ضلع جہلم

نظم مبارک

صد در رحمت بروئے مصطفےٰ اکشادہ اند
تاج عزت بر سرش در انبیاء بنہادہ اند
بو صدیقش غلامے ہم عمر چون چاکرے
ہست عثمان خادمے ہم مرتضےٰ دلدادہ اند
رحمۃ للعالمینی یا محمد مصطفےٰ
اینہمہ قدوسیاں در خدمتت استادہ اند
اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفےٰ
اندرین دورِ زماں ہر جا مفاسد زادہ اند
جود و احسانِ خودت را صرفۂ شان کن رحیم
کز عقیدت از مسیحا مستِ جام بادہ اند
آنکہ او از اتباعِ مصطفےٰ نورے گرفت
واین زمانش بر سر کرسیِ او جا دادہ اند
ہم ناقلان ناسپاسان از رہ علم و ہدی
کز سرِ جہل و غوائیت منحرف از جادہ اند
از سرِ نخوت نمے آرند روئے خود بحق
واز خطا دانند خود را سر بسر آزادہ اند
ظاہر شان ہمچو مردان باطن شان چوں زنان
صورتِ زن می نمائید و بسیرت مادہ اند
کس نمے فہمد گزندے راکہ از دوناں رسید
نابلد تا بحر ان ہم ناسزا و سادہ اند
دار ہا نم از کمندِ نفس و شیطان لعین
بہرہ اغوا و من ایشاں بر سرم آمادہ اند

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں حضرت مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں

ایک سائل کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نصرہ اللہ العزیز نے لکھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والرحمۃ والسلام والبرکات علی محمد خاتم النبیین الی یوم الدین۔ آمین

اما بعد

ہر ایک کلام کے لئے ضرور ہے کہ مصنف کی کلام کو ملاحظہ کیا جاوے اگر اعتراض یا فہم مقصود ہو۔ اسلام پر اعتراض کرتے ہوں۔ تمام مسلمانوں کی کتابیں لیکر اعتراض مناسب ہیں۔ بلکہ اس معاملہ میں قرآن کریم اور احادیث صحیح پر نظر رہے۔ جس کلام پر اعتراض ہے وہ ایک معمولی مضمون نگار ہے وہ مضمون بسبب اپنے کمزور ہونے کے روک دیا گیا۔ صرف نمبر الطبع ہو کر بند ہو گیا۔ مگر حضرت مرزا صاحب کے کلمات اپنی کتب میں آپ کی تصنیف موجود ہیں۔ ان میں اگر کوئی متشابہ کلمہ ہے۔ تو اپنے محکم کلمات بحمد اللہ موجود ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔ حضرت مرزا صاحب اپنے آئینہ کمالات میں فرماتے ہیں۔

یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے تو ام\
وقف راہ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

راغب اندر رحمت یا رحمۃ اللہ آمدیم\
ایکہ چوں ما بر در تو صد ہزار امیدوار

یا نبی اللہ نثار روئے محبوب تو ام\
وقف راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش ست بار

بر سر و جان است تا دیدم روئے او بخواب\
اے برائے روئے و سرش جان و سرو دیم نثار

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن\
واں مسیح ناصری شد از دم او بیشمار

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

دگر استاد را نامے ندانم ✤ کہ خواندم در دبستان محمدؐ\
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ ✤ نباشد نیز شایانے محمدؐ

ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ✤ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم\
جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ ✤ ایں ست کام دل اگر آید میسرم

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

کیوں بھولتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو ✤ جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

پھر فرماتے ہیں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ✤ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سراج المنیر میں ہے

ما مسلمانیم از فضل خدا ✤ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا\
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ✤ بادۂ عرفان ما از جام اوست\
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ✤ دامن پاکش بدست ما مدام\
ہست او خیر الرسل خیر الانام ✤ ہر نبوت را برو شد اختتام\
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ✤ او نہ از خود از ہماں جائے بود\
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ✤ وصل دلدار ازل بے او محال

اور فرماتے ہیں

آں گروہ ہیں کہ از خود فانی اند ✤ آب نوش از چشمۂ فرقانی اند\
سید شاں آنکہ نامش مصطفےٰ است ✤ رہبر ہر زمرۂ صدق و صفا است

(اور دیکھئے)

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل ✤ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

دوسری جگہ فرماتے ہیں

محمد عربی بادشاہ ہر دو سرا ✤ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی\
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ✤ کہ اسکی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

اور فرماتے ہیں

مصطفےٰ مہر درخشان خدا است ✤ بر عدوش لعنت ارض و سما ست\
از طفیل اوست نور ہر نبی ✤ نام ہر مرسل بنام او جلی

پھر فرماتے ہیں

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال ✤ لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

ان حضرت سے پایا گیا ہے پھر اگر کسی کو خلش ہو تو اس کو ادب ہی سمجھا گیا ہے۔ دوسرا اگر ان کو سمجھائے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کسی واقعہ کی قبل از وقت خبر دیتے ہیں ان کو عربی میں نبی کہتے ہیں۔ عوام اپنی بے علمی سے ایسے لفظوں پر اڑ جاتے ہیں اور انکی صریح کلام کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ (مثنوی مولوی معنوی صفحہ ۵)

آں کہ از حق یابد او وحی و جواب ✤ ہرچہ فرماید بود عین صواب\
نے نجوم است و نہ رمل است و نہ خواب ✤ وحی حق واللہ اعلم بالصواب\
از پے روپوش عامہ در بیان ✤ وحی دل گویند آں را صوفیاں

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں

اے مرا چوں مصطفےٰ امن جاں عمر ✤ از برائے خدمت بندم کمر

فوائد الفواد میں حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین صاحب چشتی نے فرمایا ہے۔ دیکھئے صفحہ ۲۴۳۔ قصہ حضرت شبلی جنہوں نے اپنے مرید کو ارشاد کیا۔ کہو۔ لا الٰہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔ حالانکہ شبلی کو رحمہ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسول نہیں فرمایا تھا۔ اور امت میں جس نے مسیح ہونا تھا۔ اس کو بخاری میں نبی فرمایا ہے۔ نور الدین ۱۸ مارچ ۱۹۱۱ء

نیک نمونہ

مندرجہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں ممکن ہے کہ اور بھی بہت سے احباب کو نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے سچا جوش پیدا ہو جاوے اور توفیق ملے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(۱) قاضی عبد اللہ صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول جو آجکل ایف۔ اے کا امتحان دینے کے لئے لاہور گئے ہوئے ہیں لکھتے ہیں کہ "مجھے چندہ تعمیر کے متعلق نئی چٹھی پہنچی۔ تنخواہ کا تیسرا حصہ پہلے دے چکا ہوں۔ بیس یوم کی تنخواہ اب وضع کر لی جاوے چونکہ خانگی ضروریات بہت ہیں اس لئے بلا توقف لکھتا ہوں کہ بعد میں ضروریات کا خیال آکر رائے بدل نہ جاوے۔"

(۲) منشی غلام احمد صاحب اختر سکنہ اوچ ضلع بہاولپور تحریر فرماتے ہیں کہ "چٹھی جدید متعلق چندہ تعمیر پہونچی۔ اگرچہ مجھے سخت ضروریات ہیں۔ مگر اسے مقدم قرار دے کر اپنی ساری تنخواہ مبلغ للعہ آج ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے۔"

(۳) شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ "سردست مبلغ صہ ارسال ہیں۔ ایندہ کا جسقدر خرچ جلسہ سالانہ پر ہو۔ مجھے اطلاع دیجاوے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل رقم دوں گا۔"

ان ہر سہ صاحبان کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین

المفتی

زکوٰۃ کا روپیہ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اشاعت اسلام یا تعمیر مدرسہ یا تعمیر مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تعمیر مدرسہ و مسجد میں زکوٰۃ مناسب نہیں۔ اشاعت اسلام میں جائز ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الانصاف

یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔

ترجمہ۔ مسلمانوں! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو راہ کی اور) سیدھی (ایسی کیا کرو گے) تو (خدا) تم کو اعمال صالح کی توفیق دیگا اور تمہارے گناہ (بھی) بخشدے گا اور جس نے اللہ اور رسول کا کہا مانا۔ تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

یہ آیت شریفہ ہم کو راست اور حق بات کہنے کی تعلیم فرماتی ہے گو اس بات حق کے کہنے میں کہنے والے اور سننے والوں کو باہم اُس وقت کچھ رنجش محسوس ہو۔ مگر انجام اس کا راحت کی طرف

منتقل ہوجاتا ہے جیسے تمام پھلوں شیرین کی ابتدائی رسیں کڑوی اور کھٹی ہوتی ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ جب پک جاتے ہیں اور اپنی حد کمال تک پہونچ جاتے ہیں۔ تو وہی پھل لذیذ خوش مزا اور دل عزیز اور شیرین معلوم ہوتے ہیں اور قبل ازیں ان کی یہ شیرینی ذہن میں یقینی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وہ راحت (بعد از رنج) ذہن میں ایک امر یقینی ہوتا ہے۔ سو ایسی بات کو قول سدید کہا جاتا ہے پس ایسی بات کے اظہار کرنے میں اعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔ گناہیں معاف ہوتی ہیں۔ اطاعت اللہ اور رسول میں شمولیت دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ میرے دل میں جو قول سدید مجھ کو بحیثیت اصلاح اس وقت معلوم ہوا ہے۔ سو وہ با نہ عرض کرتا ہوں۔ ۶۔ راستی موجب رضائے خداست۔

کچھ دنوں سے (جناب میرزا غلام احمد صاحب مرحوم قادیانی کی) تصانیف دیکھنے کا مجھ کو اتفاق ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک محیر و ایماندار اور بڑے حامی اسلام اور نیک بخت صالح دیندار شخص گزرے ہیں۔ جن کے فضائل علمی اور عملی میں یکتن ہو کر تحریر اور بیان میں نہیں لا سکتا اور جو کچھ کہ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ طاقت بشری سے باہر ہے۔ محض تائید غیبی ہی تائید غیبی ہے۔ آپ لوگ خود بھی انصاف فرما سکتے ہیں۔ کہ ہر ایک مذہب اور ملت کے مقابلہ میں اس بزرگ نیک طینت نے کیا کیا کار نمایاں عالم میں دکھائی ہیں اور کیسے کیسے اسباب علمی اور عملی بہم پہونچائے ہیں۔ کہ دوسرا شخص وہ کار نمایاں اور اسباب بہم نہیں پہونچا سکتا۔ اور ہر ایک مذہب کے پرانے معتقدات اور اصول کی چھان بین کر کے تمام عالم میں ان کو پھیلا دیا ہے۔ جس سے عقائد اسلام کی حقیقت اُن مذاہب کی حقیقت کے مقابلہ میں ایسی مضبوط اور مستحکم معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان منصف مزاج کے دل میں اسلام کی حقیقت اور اس کی حقیت رُوح کی طرح جسم بے جان میں گھس جاتی ہے اور وہ زندہ ہو جاتا ہے اور اس پر تمام مذاہب دنیا کی حقیقت اور ان کی علت غائی منکشف ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بال بال سے بے اختیار صدائے الحق الحق صداقت اسلام کی نسبت گونج اٹھتی ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ تمام ایسی باتیں ان کو کہاں سے میں۔ الکتاب سے ملی ہیں۔ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ لیکن اس قسم کا ملکہ یا خاصہ خاص عباد اللہ میں ہوتا ہے۔ اور ان کا ہی یہ منصب اور نصیب ہوتا ہے۔ دوسرا آدمی ایسی باتوں پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا اور نہ اس خاصہ کا مدار تعلیم اعلےٰ پر ہو سکتا ہے۔ بجز تائید غیبی ایسا ہونا متعسر بلکہ محال ہے۔

اور جن چند[1] اُمور میں ان کا اور علماء اسلام کا باہم کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ وہ امور اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو احاطہ اسلام سے باہر پھینک دیں یا بُرا بھلا ان کی نسبت زبان پر یا تحریر میں لایا جاوے اور زندیقا بکار سے ہی بد تر ان کو سمجھا جائے۔ خلاف تہذیب اور انصاف سے بعید ہے۔ بلکہ بہت گہری نظر کرنے سے وہ رُموز اور اشارات قرآنی ہیں جو مکاشفہ روحانی کے رنگ میں ان پر ظاہر ہوئے (اور حدیث سے بھی ان کا کھوج ملا) جیسے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ[1]۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی[2]۔ شیخ عبد الکریم جیلی اور دیگر اولیاء اللہ پر کے اسرار ظاہر ہوتے تھے اور وہ اسرار بادی النظر میں خلاف نص و حدیث معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہی لب لباب حدیث و قرآن ہیں۔

سوا ایسے شخص کو کہ جس نے تائید غیبی سے اس سمندر کو جو کئی سو سال سے ذل بستہ اہل اسلام میں نظر آ رہا تھا اور اہل اسلام نے اس کو محض قصوں کا سپر نبار کہا تھا اس میں ایک (الہی) حکمت سے دریچہ کھود کر نکالا ہے۔ جس کے نکلتے ہی تمام عالم میں ایک غل مچ گیا اور اس کے ذریعہ صدہا قطع افتادہ اور بنجر اراضیات سرسبز اور شاداب ہو گئیں اور کئی قلعہائے آہنی کی بنیادیں ہل گئیں۔ اور ان کی دیواریں پاش پاش ہو گئیں اور بہت لوگ اس سے سیراب ہوئے اور بہت لوگ اس میں غرقاب ہوئے۔ مگر صد آفرین کہ وہ اپنی کشتی میں ایسا جما کہ صدہا چکر کھا کر آخر کنارے پر جا ہی لگا۔ اور ایسے موتی ہاتھ میں لے نکلا۔ کہ جن کو جلا اور صیقل کی پرواہ ہی نہ تھی) وہ خود ہی بڑے شفاف اور براق تھے۔ آخر وہ موتی اس نے احباب ملت کو دکھائے اور ہر ایک نے کہ ان کو مثل شیشے کے اپنے سامنے رکھا اور ان کو اپنے اپنے مونہہ انہیں نظر آنے لگے اور ان کے دلوں میں اپنے اپنے مونہہ سجانے کا خیال آیا۔ کسی نے آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ اور کسی نے لبوں پر سرخی جمائی۔

الغرض کہ ایک ایسا شخص باکمال اسلام میں ہونے سے کہ جس کا نظیر نہ پہلے کوئی ہوا ہے اور نہ آیندہ ہونے کا توقع کیا جاتا ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ آپ لوگ اس کو نظر عزت اور وقار سے دیکھیں اور اس کے وجود کو غنیمت بلکہ فخر اسلام سمجھیں۔ کہ خداوند تعالے نے اس کے وجود میں ایک نور ودیعت فرمایا۔ کہ جس کے ذریعہ مذاہب مخالف اسلام کو بھی ایک راستہ صراط مستقیم کا نظر آگیا اور وہ صراط مستقیم وہی، کہ جس پر انبیاء علیہم السلام کا ابتدا سے آخر تک عبور ہوتا رہا ہے۔ وہ راستہ گرد و غبار خوف و خطر سے محفوظ ہے اور کوئی نیا بھی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے چل کر حضرت خاتم النبیین[1] تک ایک ہی راستہ ہے اور آئندہ بھی صالحین کا اسی پر گزر ہوتا رہے گا۔ خواہ وہ کسی ہدایت کا پورا پورا پابند ہو۔ حقیقت میں وہ ایک ہی راستہ ہے اور وہ سیدھا راستہ اور قریب ہے کہ انسان قدم رکھتے ہی واصل بحق ہو جاتا ہے اور اس کے سینہ سے غبار و کدورت بغض اور نفاق کا مرض جاتا رہتا ہے۔ محض سیدھا سادہ خدا پرست بن جاتا ہے۔ پھر نہ اس کے دل میں کسی کا خوف اور نہ ڈر رہتا ہے اور نہ کسی سے یاس اور نہ کسی کی آس اس کے دل کو ستاتی ہے۔ فقط عمل صالح اس کو بھاتی ہے اور ہر ایک وجود میں اس کو نشان ایزدی اور اس کی شہادت نظر آتی ہے۔ کما قال قائل۔ ؎

وللّٰہ فی کل تحریکۃٍ ۔ وفی کل تسکینۃٍ شاہدٌ
وفی کل شیءٍ لہ آیۃٌ ۔ تدل علے انہ الواحد

اس درجہ رسائی ہونے کا نام ایمان ہے۔ اور ایمان (نور) روح اسلام کی ہے۔ اور لغت میں اسلام کے معنے (گردن نہادن در اطاعت) آئے ہیں۔

اور الاسلام مثل ایک انسان کامل کے ہے۔ اور فرقہائے اسلام اور دیگر مذاہب اس انسان کے اعضائے آلیہ اور قوا ہیں۔ وہ اعضا یا قوا اس سے جدا نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے افعال خلاف مرضی اس انسان کے ہیں۔ فقط تحت فوق ایمن الیسار سے ادنیٰ اعلیٰ کا ان میں فرق ہے۔ الا جب ان اعضاء یا قوے میں سے کوئی بیمار

آیۃ (لوگو) خدا نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ ٹھہرایا ہے جس (پر چلنے) کا اس پر نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف (بھی) ہم نے اسی رستہ کی وحی کی ہے۔ اور اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسےٰ کو (بھی) حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (اے پیغمبر) تم جس (دین) کی طرف مشرکین کو بلاتے ہو۔ وہ اُنپر (راہت ہی) شاق گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے انتخاب کر کے کھینچ بلاتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اُنہی کو اپنے تک (تو پہونچنے کا) رستہ دکھا دیتا ہے۔ سورۃ شعراء۔

---

[1] مجددیت نبوت مسیحیت وغیرہ [2] ارشادات بحق غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ [3] درجہ ولایت نبوت سے افضل ہے [4] سیر حضرت عالم روحانیات وغیرہ۔

یاان مین کوئی آفت واقع ہوجاوے اور وہ بیماری یاآفت ان کو اپنے افعال سے روکے ۔ اور وہ عاق ہوجاوین اور بدن کوان سے مزاحمت اور تکلیف محسوس ہو۔ تو ایسی صورت مین ان کا علاج حکمت عملی سے بالرفق اور مدارات سے کرین ۔ جیساکہ ام الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہے ۔ اگران کو اس علاج بالرفق سے فائدہ اور افاقہ نہ ہو۔ توپھر چند روز ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دین اور ان کے حق مین دعا مانگے ۔ کہ خداوند قادر مطلق ان سے تکلیف اور ایذا خود بخود رفع فرماوے ۔ یاکوئی صورت اور اصلاح کی پیدا کرے ۔ اس اثنا مین کوئی ایسی مفرح یاکوئی ایسا عرق تجویز کرین ۔ کہ خوش ذائقہ اور مزادار ہو۔ کہ اس ذائقہ اور مزے پر ان کو از خود رغبت اس کے استعمال کرنے کی پیدا ہوجاوے ۔ تاکہ وہ اصلاح پر آجاوین ۔ صرف جلاپہ اور جمالگوٹہ کبھی نہ استعمال کرین ۔ کہ جس سے ان کو ایسی کریہ اور قوی دوا سے ۔ نفرت پیدا ہو جاوے ۔ کہ پھر وہ تادم زیست اس دوا کی طرف مونہہ ہی نہ کرین ۔ سوایسے علاج مجرب اور تدابیر مناسب ام الکتاب مین پورے طور پر خداتعالی نے درج فرماوئے ہین ۔ کہ انسان سمجھ سوچکر طبع شناسی کرکے آہستہ آہستہ ان کے استعمال کرانے سے بڑی بڑی مشکل اور مزمن بیماریان بیخ وبنیاد سے اکھڑ کر زائل ہوجاتی ہین ۔

گستاخی ناتہذیبی اور گالی گلوچ باہمی یابحق بزرگان مذاہب کرانا کوئی امر مذہبی نہین ہے ۔ کہ رولیٹ وارگالین دینا اور لینا ثواب مین داخل ہین ۔ اور نہ یہ کسی کتاب مقدس مین لکھا ہے بلکہ تمام کتب مقدسہ سماویہ[1] مین کج خلقی ناتہذیبی اور وہ امور جن سے کسی کا دل دکھے اور اس کو برا لگے اور وہ چڑے برا لکھا ہے اور نہ ان کو کوئی صاحب عقل وشعور اور مہذب آدمی پسند کرتا ہے اور نہ عند العقل جایز رکھتا ہے ۔ کیونکہ یہ فعل غیر مستحسن جانورون سے خصوصیت رکھتا ہے اور انہی کی ملکیت اور وراثت ہے اور ہم خواہ نخواہ ان بے زبانون سے اس فعل کو چھین کر اپنے استعمال مین لائین ۔ بے انصافی مین داخل ہے ۔ پھر ان کے پاس کیا رہ گیا ۔ پس یہ فعل ان کا ان کو ہی شایان اور مبارک ہو ۔ اور انہی کو سپرد کرین ۔ کیونکہ ہم ناطق اور انسان کہلاتے ہین ۔

سو تمام اہل مذاہب اور فرقہائے اسلام کی خدمت مین مودبانہ نہایت عجز وانکسار سے گزارش ہے ۔ کہ ایسی تحریرین اور تقریرین جیسے سود اور جن کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہین ہے محض دل آزاری ہی دل آزاری اور جن سے رنج ہی رنج پیدا ہو اس روش کو جہان تک ہوسکے تبدیل کرنا مین ثواب دنیا وآخرة ہے ۔ اختیار فرماوین اور عمل مین لاکر اپنے اپنے مذہبی بھائیون پر شفقت اور احسان فرماوین اور یہ چند روز زندگانی امن و اسایش سے بسر کرین ۔ اتحاد اور محبت سے گزارین ۔ قال قال سہ انساک محیاک المماتا ۔ وطلبت فی الدنیا الثباتا ۔ اوثقت بالدنیا وانت ترے جماعتہا شتاتا ۔

اگرکسی صاحب کا ایسا طریقہ مذہبی ہے ۔ کہ اس مذہب کو اختیار کرنے سے انسان کو سرٹیفکیٹ نجات رجسٹری شدہ مل جاتا ہے تو بلا تامل آپ پہلے اس خاکسار کو ہی مطلع فرماوین ۔ تاکہ وہ مذہب اختیار کرکے سرٹیفکیٹ نجات حاصل کرے ۔ جب ایسا نہین ہے[2] ۔ تو پھر آپ لوگ کیون آپس مین اس قدر رنجشین اور چالکیان پھیلا رہے ہین اور اس قدر ایک دوسرے سے رنجیدہ خاطر نظر آرہے ہین اور رات دن ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہین اپنا وقت ضائع کر رہے ہین ۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب ۔ واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود ۔

[1] وید ۔ ہرس ہرامسہ ۔ صحف ابراہیمی ۔ توریت ۔ دساتیر ۔ خرداشا ژند ۔ اناجیل خمسہ ۔ معہ برناس ۔ اور دیگر صحایف اور کتب سماویہ ۔

[2] اے انسان مجھ کو تیری چند روزہ زندگی نے موت کو بھلا دیا ہے اور تیرا جی شاید ہمیشہ دنیا ہی مین رہنا پسند کرتا ہے سو ایسا تو کبھی نہین ہوگا ۔ کیا تو نے کوئی بوسیدہ عہد نامہ تو نہین لکھا لیا ۔ کاش تو اے آدمی کہ تو روزمرہ کے قریبی حضرت موت کے گھر کو ادھر ادھر سے جاتے دیکھتا ہے ۔ پھر بھی نہین سمجھتا کہ مین بھی مدعو ہون ۔

[3] من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وہو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ الخ ترجمہ (بلکہ) جو شخص نیک عمل کریگا ۔ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا مین بھی) اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائینگے اور ان کو (آخرت مین بھی) ان کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرماوین گے ۔ سورہ نحل ۔ نتیجہ یقینیہ فقط اتنا ہی عقلاً ونقلاً ثابت ہوتا ہے ۔

راقم ح ۔ ب ۔ ع ۔ شالہ از گوجرات

دین الحق

بعض لوگون کے خطوط آئے ہین کہ کتاب دین الحق ہم نے اس خیال سے منگوائی تھی ۔ کہ اس مین تمام اعتراضات کے جواب ہون گے ۔ مگر ایسا نہین ہے ۔ سو اطلاع ہو کہ کتاب دین الحق مین ۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت احمدیہ کے عقائد کی تفصیل کی گئی ہے جو حضرت صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ مین ہے ۔ اور چونکہ اعتراض جو مخالفین کی طرف سے پیش ہو ۔ یا وہ عموماً انہی مسائل پر ہوتے ہین اور آپ کے عقائد کے خود مخالف ہین اس رنگ مین کہا جاسکتا ہے ۔ کہ یہ کتاب تمام اعتراضون کا جواب بھی ہے ۔ ورنہ دراصل اس مین ایسا نہین ہے کہ نمبروار مخالفون کے اعتراض لکھے ہون اور پھر جواب دئے گئے ہون ۔ اس کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے ۔

میر قاسم علی صاحب تراہا بیرم خان دفتر اخبار الحق دہلی قیمت مجلد ۱؎

خبردار

پنجابی مین ایک مثل ہے کہ پنڈ یا نہین سے آ موجود ۔ یعنی گاؤن ابھی بن نہین چکا اور چور پہلے سے موجود مین اگر ایک ایسے گاؤن کے متعلق یہ مثل درست ہو ۔ جو ہنوز طیار بھی نہین ہوا ۔ توجو شہر چار لاکھ سے زیادہ کی آبادی رکھتا ہو اس مین چورون کا آجانا کوئی بڑے تعجب نہین ۔ بعض لوگ احمدی بن کر ہمارے دوستون کو مختلف شہرون مین خوب لوٹتے ہین اور دوست ہین کہ وہی محبت کے شوق مین ایسی باتون کی پرواہ بھی نہین کرتے ۔ خیر ان کا ثواب انہین ملے گا ۔ مگر سب کو چاہیئے کہ ایسے آدمیون کے متعلق ہوشیاری سے احتیاط کیا کرین اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا ۔ کہ ہمارے دوستون کو اپنے دوسرے احمدی بھائیون کو کسی قسم کی تکلیف پہونچانے سے بچتے رہنا چاہیئے ۔ ایک گاؤن مین جہان شاید سال بھر مین کوئی ایک مہمان اتفاق سے جا پہنچے ۔ اس کی خاطر تواضع کرنا کوئی مشکل امر نہین لیکن کسی بڑے شہر مین جیساکہ لاہور ہے کسی اکیلے دوست کیواسطے یہ مشکل ہے کہ روز کے آنیوالے مہمانون کی خاطر داری کے سامان بہم پہنچا سکے ۔ اللہ تعالے لاکھ خوش رکھے ۔ خواجہ صاحب کو اور میان چراغ الدین صاحب کو کہ ان کے دیوان خانے مہمانون کی خدمت کے واسطے ہر وقت کھلے رہتے ہین ۔ لیکن حالات تمدن کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے شہرون مین جہان سرائین اور ہوٹل اسی مطلب کے واسطے بنے ہوئے ہین ۔ دوستون کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائین اور کسی کے واسطے موجب تکلیف نہ ہون ۔ ایسا ہی بمبئی ہمارے دو دوست ہین جو بڑے اخلاص کے ساتھ تمام دینی خدمات مین حصہ لیتے ہین سیٹھ اسمٰعیل صاحب و زین الدین محمد ابراہیم صاحب ۔ بمبئی ایک ایسا شہر ہے کہ وہان چھوٹے سے چھوٹا مکان بھی بیسیون روپے ماہوار کرایہ پر ملتا ہے ایسی جگہون پر بہتر یہی ہے ۔ کہ احباب کو اگر جانے کی ضرورت ہو ۔ تو کسی ہوٹل یا سرائے مین قیام اختیار کرین ۔ اور اپنے کاروبار کو خود ہی پورا کرکے کسی بھائی کے اوقات مین حارج نہ بنین

خانہ غائب ۔ عبد الغفور مرحوم جو کہ پٹیالہ نہر مین ڈوب کر مرگیا پڑھا جاوے ۔ عبد الحی لاہوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

علی گڈہ نمبر

عام قیمت پیشگی ۸ عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

ضمیمہ درس قرآن مجید

گرچہ گوئم با تو گر آئی چہار قادیان بین

Reg. No. L.
CCLXXXVIII

دوا ہمی شفا ہمی غرض دارالامان

جلد ۹

۹-۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۹ ... مطابق ۱۹-۲۶ مئی ۱۹۱۱ء ...

نمبر ۳۰ و ۳۱

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

اڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق ثابت است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان است
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

تمام قیمت پیشگی اخبار سالانہ بلا ضمیمہ مع ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے ورنہ جواب معذور۔ رسید نقد اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ ان جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپ کر شائع ہوا

مبارک

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے ان دوسری بیوی سے ۱۳ مئی ۱۹۱۰ء روز جمعہ صبح ۹ بجے لڑکا تولد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح موعود نے فرمایا کہ نام ناصر الدین یا نصیر الدین رکھا جاوے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس نومولود کی صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز کرے اور دین کا ناصر بنا کر اسے اسم بامسمیٰ کرے۔ آمین۔ ڈاکٹر صاحب موصوف آجکل پرتاب گڑھ ملک اودھ میں ہیں اور بچہ وہیں پیدا ہوا ہے۔

خدا کی سلطنت اور بٹالوی کی شیطنت

مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے کئی سال کے بعد اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ کی بائیسویں جلد بابت ۱۹۱۰ء شائع کی ہے۔ اسمیں کئی ایک مضمون لکھے ہیں منجملہ اون کے ایک مضمون کی سرخی ہے "آسمانی مسیح اور اس کا رفیق" اس مضمون کے عجائبات میں سے مولوی صاحب اسکے اثر اور نتیجہ کی بابت اعلان فرماتے ہیں۔

"اس کے ذریعے جھوٹی مسیحیت، اور جعلی مہدویت کی ایسی بیخ کنی ہوگئی ہے کہ آیندہ کبھی کوئی شخص جھوٹا مسیح اور جعلی مہدی ہونے کا نام نہ لے سکیگا۔"

محمد حسین اور اون کے رفقاء کو خوش ہونا چاہیئے کہ خدا کی سلطنت اور الٰہی کارخانہ کی کنجی ان کے ہاتھ آگئی اور انہوں نے اتنا بڑا کام کر لیا ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے اس پیشگوئی کرنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ اس مضمون کے بعد خدائی سلطنت میں کوئی جھوٹا مدعی پیدا نہ ہوسکیگا۔" (الکبریاء ردائی)

نئی تجویز

مولوی صاحب ممدوح مسلمانوں کے سامنے انہی کی قدیمی روایات کی بنا پر آمد مسیح اور مہدی کے متعلق اشاعۃ السنہ میں ایک نئی تجویز فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اڈیٹر کے پیش کردہ اور مجوزہ صورت میں مسیح اور مہدی آجاویں تو صادق سمجھے جاویں ورنہ آسمانی مسیح اور اس کا رفیق دونوں جھوٹے قرار دئے جاویں۔ دیکھئے ہمارے مخالف علماء کہاں تک بٹالوی صاحب کا اس رائے میں اتفاق کرتے ہیں۔

مذہب یہ نہیں

اسی رسالے کے تمہیدی ریمارک میں مولوی محمد حسین بٹالوی مسلمانوں کے تمام فرقوں کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ بابت ۱۹۱۰ء میں جو مضمون مسیح اور مہدی کے متعلق لکھا گیا ہے وہ کوئی میرے خیالات نہیں ہیں اور نہ ہی مجھے اس مضمون میں صحیح صحیح خیالات کا اظہار مقصود ہے۔ اس میں صرف اہل اسلام کی قدیم روایات کو بیان کیا گیا ہے نہ کہ اپنا تحقیقی مذہب۔ اعتقاداً میاد ہی قول یا اعتقاد ہے جس کو میری صریح کلام میں پاویں بنا ء مولوی صاحب ممدوح تمام علماء سے درخواست کرتے ہیں کہ کوئی صاحب اس مضمون کو علمی یا مذہبی مضمون سمجھ کر مجھ سے ہرگز نہ اولجھیں۔ ورنہ ایسے اصحاب بے علم۔ کم فہم سخن ناشناس قرار دئے جاویں گے۔ مولانا ممدوح کی طرف سے علماء کی خدمت میں ہم بھی سفارشی ہیں۔ امید ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی مولوی محمد حسین صاحب کی مخالفت نہ کریں گے بالخصوص جبکہ مولانا ممدوح نے گورنمنٹ میں بادب گذارش بھی کی ہے کہ اس مضمون کے صلہ میں جو کچھ گورنمنٹ نے مجھ کو انعام دینا ہے اس کا نصف گورنمنٹ مولوی ثناء اللہ کو عطا فرما دے اور نہ ہی علماء اس تحریری انکار سے متعجب ہوں کہ تلوار اور خونریزی و جنگ امام مہدی کے شایان شان نہیں۔

مہدی کے متعلق اہل اسلام کے اعتقاد کی نسبت بٹالوی کی غلط بیانی

سالہائے دراز کی مخالفت کے بعد بٹالوی صاحب اپنے اسی اشاعۃ کی جلد ۲۲ میں اہل اسلام کا قدیمی اعتقاد مہدی کے متعلق روایات قدیمہ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ تلوار اور خونریزی اور جنگ امام مہدی کے شایان شان نہیں جہانتک ہم نے مولوی بٹالوی صاحب کے مضمون کو بغور پڑھا ہے اور انکی دوسری تحریروں کو واقفیت ہے ہم اس امر کے اظہار سے نہیں رک سکتے کہ ابھی تک دیگر علماء ہند کی طرح مولانا خود بھی اسی مرض مزمن میں مبتلا ہیں اور مسیح اور مہدی کے متعلق اہل اسلام قدیم کا جو اعتقاد مسلمانوں کی طرف اپنے اس رسالہ اشاعۃ میں منسوب کر رہے ہیں جو اہل اسلام اس کے خلاف میں کسی مصلحت کے لئے مولانا بٹالوی جو غلط بیانی کر رہے ہیں اسکو وہ خود بھی محسوس کرتے ہیں۔ ہم تو علماء اسلام سے صفحہ ۱۵۴ رسالہ اشاعۃ میں بدین الفاظ ایک سوال کرتے ہیں

"اخوان اہل اسلام سے یہ سوال ہے کہ اس مضمون میں جو ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی آئیں گے تو دین اسلام و سنت خیر الانام کی اشاعت آسمانی نشانات اور روحانی برکات سے کرینگے اسمیں وہ تلوار و تفنگ اور لڑائی و جنگ سے کام نہ لیں گے۔ اسلام کی روحانیت اور حضرت امام مہدی کی شان و شوکت اس میں زیادہ تر پائی جاتی ہے یا اس کے برخلاف اس اعتقاد میں جو عوام اور بعض خواص کالعوام میں پایا جاتا ہے کہ وہ کچھ کرینگے تلوار کے زور سے کرینگے اور سالہا سال کا فرون سے اور مخالف سنت مسلمانوں اور مذاہب اربعہ خصوصاً حنفی مذہب کے مقلدوں سے جنگ و جہاد میں مصروف و حیران و سرگردان رہکر سانویں سال فتح کا منہ دیکھیں گے" اگر علماء اسلام مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس خیال کے ساتھ جو انہوں نے مسیح اور مہدی کے متعلق بزعم خود روایات سے اہل اسلام قدیم کا اعتقاد ظاہر کیا ہے متفق ہیں تو اس صورت ہم اس عمدہ تجویز کو مولوی محمد حسین کی معرفت از سر نو پیش کرتے ہیں جسکو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود نے علماء کی خدمت میں یہ فتوے لئے جانیکی نسبت کئی بار پیش کیا ہے کہ علماء اگر ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں ہم رائے ہیں تو وہ یہ فتویٰ

ماتمی جلسہ

قیصر ہند شاہ ایڈورڈ ہفتم کی وفات اور شاہ جارج پنجم کی جانشینی کی خبر پچھلے اخبار میں دیجا چکی۔ ... جسدن یہ خبر یہاں پہونچی تھی اُسیدن اظہار رنج میں ... کئے گئے تھے اور مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء نے ... ہو کر ایک جلسہ ماتمی کیا تھا اسکے بعد اس خبر کے معلوم ہونے پر کہ ۲۰ تاریخ ماتمی تاریخ ماتم کیواسطے مقرر ہوگئی ہے قادیان کی پبلک کو ایک جلسہ میں جمع کر کے اظہار رنج و ہمدردی کرنے کی تجویز ہوگئی۔ تمام گاؤں میں اس کیواسطے منادی کی گئی۔ ۲۰ تاریخ کو تمام دفاتر اور دکانیں اور مدرسہ بند رہے اور صبح کیوقت تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے احاطہ میں جلسہ کیا گیا۔ بتحریک مولوی صدر دین صاحب و بتائید مولوی محمد علی صاحب حضرۃ صاحبزادہ محمود احمد صاحب خلف الرشید حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان صدر جلسہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے شاہ ایڈورڈ ہفتم کی خوبیوں کا بیان کیا کہ اس نے کس طرح ہمیشہ رعایا کی ہمدردی کر کے لوگوں کے دلوں کو مسخر اور تمام یورپ امریکہ۔ ایشیا کے بادشاہوں اور رعایا کے دلوں میں کس قدر عزت و عظمت پیدا کرلی اور ڈپٹی کمشنر صاحب کا اعلان سنایا کہ سب قومیں اپنے معبدوں میں بادشاہ کیواسطے دعا کریں اور یہ رزولیوشن کہ پبلک قادیان کیطرف سے اظہار رنج و ہمدردی کا پیغام سرکار کی خدمت میں بھیجا جاوے اس رزولیوشن کی تائید میں لالہ جگن ناتھ مختصر تقریر کرتے ہوئے بادشاہ کیواسطے دعا کی اور شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم نے اس برکت سلطنت برطانیہ کا ذکر کیا کہ باوجود بادشاہ کی وفات کے تمام کام امن کیساتھ چل رہے ہیں اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے بادشاہ کی مختصر سوانح سنائی اور بچوں کو وفادارانہ تعلقات سلطنت کی نصیحت کی اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہو کر قرار پایا کہ نقل بمعرفت صاحب ڈپٹی کمشنر روانہ ہو۔ آخر میں پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ صرف لفظی ہمدردی کوئی شے نہیں انڈیا کو چاہیئے کہ اس وقت اسکی تمام قومیں متفق ہو کر جارج پنجم کی حکومت کی ایسی وفادارانہ اطاعت اختیار کرے کہ گذشتہ ناگوار قصے سب کو بھول جاویں۔ بعد شکریہ پریزیڈنٹ صاحب جلسہ ختم ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

سفرِ علی گڈہ

حمد الٰہی

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی (دُرِّ ثمین)

حمد و شکر ہے اس علیم و خبیر کے لئے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے اپنے حبیب محمدؐ عربی علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام کے مقدس و مطہر وجود کے طفیل ہمیں ہدایت نامہ فرقان کا خزانہ غیر محدود عطا فرمایا جس میں اس فخر موجودات سرچشمہ علم و ہدیٰ کو رب زدنی علما کی دعا سکھلا کر علم کی قدر و منزلت کا مرتبہ تبلایا۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے	آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
احمدؐ آخر زماں کز نور او	شد دل مردم زخور تاباں ترے
سالکاں را نیست غیر از وے امام	رہرواں را نیست جز وے رہبرے
آں خداوندش بداد آں شرع و دیں	کاں نہ گردد تا ابد متغیرے
تافت اول بر دیار تازیاں	تازیانش را شود درماں گرے
بعد زاں آں نور دیں و شرع پاک	شد محیطِ عالمے چوں چنبرے (دُرِّ ثمین)

مقصدِ سفر

اما بعد مندرجہ بالا پیشانی کو پڑھ کر ناظرین کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ ایڈیٹر علی گڈہ کہاں جا پہنچا کس مطلب کے واسطے اور کیوں؟ اس لئے سب سے اول میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں کہ اپریل کے شروع میں علی گڈہ کی تعلیمی کانفرنس کی طرف سے ایک تحفہ ہمارے ان بھیجا گیا تھا جس میں ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے کارکنان کو سالانہ جلسہ مدرسین میں شامل ہوکر اسلامی مدارس ہند کے اتحاد اور اصلاح کے وسائل پر بحث کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ وہ کاغذ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ العزیز کی خدمت بابرکت میں جب پیش ہوا تو ایک مجلس شوریٰ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ دو آدمی جو تعلیمی معاملات سے تعلق رکھتے ہوں اس موقعہ پر علی گڈہ جاویں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اس وفد کے لئے بہت موزون ہوتے۔ لیکن جو تاریخیں (۱۳ اپریل و یکم مئی ۱۹۱۱ء) اس جلسہ کے لئے مقرر تھیں انہیں تاریخوں پر ایم۔اے صاحب موصوف کو

✿ ایک مبارک تقریب ✿

بھیرہ جانا تھا۔ ناظرین اخبار اس امر سے مطلع ہو چکے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کا نکاح کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب کی دختر نیک اختر سے قادیان میں اعلان کیا گیا تھا مگر اس وقت ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبزادی کو رخصت کرنے کیواسطے طیار نہ تھے لہٰذا رخصتانہ لینے کے واسطے حضرت مولوی صاحب موصوف ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۱ء کی صبح کو بھیرہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس وقت جبکہ میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہے۔ (علی گڈہ یکم مئی ۱۹۱۱ء) میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست اپنے حرم محترم کو ہمراہ لے کر دارالامان پہنچ چکے ہوں گے اور میں اُنہیں مخاطب کر کے دعا کرتا ہوں کہ بارک اللہ علیکما و جمع بینکما فی خیر۔ آمین۔

غرض ایم۔اے صاحب نے بھیرہ جانا تھا اسواسطے یہ تجویز ہوئی کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ علی گڈہ جاویں مگر بعد میں خواجہ صاحب کو ایک ایسی مجبوری پیش آئی کہ وہ بھی اس وفد میں شامل ہو سکتے تھے اس واسطے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے مولوی شیر علی صاحب بی۔اے اور عاجز راقم کو اس وفد میں شامل فرما کر شریک جلسہ مذکورہ ہونے کا حکم صادر فرمایا یہ سبب ہوا کہ ایڈیٹر علی گڈہ میں پہونچا۔

روانگی

بعد دعائے استخارہ اس سفر کے لئے اپنے مرشد و امیر سے ہدایات حاصل کر کے توکلاً علے اللہ جمعرات کے دن قریب ۲ بجے ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور طریق سنت کے مطابق مولوی صدر الدین صاحب کو اس سفر میں اپنا امیر وفد بنایا۔ بٹالہ کے اسٹیشن پر ہم ایسے وقت پہونچے کہ گاڑی اسٹیشن پر کھڑی تھی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیان سے روانگی کے وقت ہم نے بہت چاہا کہ پھر ایک دفعہ حضرت مرشد کی خدمت میں حاضر ہوکر معافحہ کریں اور آپ سے دعا کرالیں۔ مگر حضور بسبب علالت زنانہ مکان میں چلے گئے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں مناسب نہ جانا گیا کہ آپ کو آواز دے کر تکلیف دی جاوے اور اس انتظار میں رہے کہ حضور خود ہی بستر راحت سے اٹھیں تو اطلاع کرائی جاوے لیکن ایسا موقعہ مل نہ سکا اور اسی انتظار میں آخری وقت پر اکہ پر سوار ہونا پڑا۔ بٹالہ میں عین وقت پر پہونچنے کے سبب صرف امرتسر تک کے ٹکٹ خرید کئے گئے اور پھر امرتسر سے علی گڈہ کے ریٹرن ٹکٹ خرید کئے گئے۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن

امرتسر کے اسٹیشن پر ہمیں قریباً ۴ گھنٹے ٹھہرنا پڑا اور گیارہ بجے وہاں سے بمبئی میل میں سوار ہوئے اس جگہ اس امر کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ چونکہ ہمیں وہاں ریٹرن ٹکٹ بنوانے تھے اس واسطے کئی دفعہ بک آنگ آفس میں جانا پڑا ناظرین تعجب کریں گے کہ ٹکٹ بنوانے کے واسطے کئی دفعہ جانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جبکہ امرتسر کا ٹکٹ گھر مطابق قواعد ریل ہر وقت کھلا رہتا ہے اور ایک آدمی ٹکٹ دینے کے واسطے وہاں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ سو اس کا سبب یہ ہوا کہ جو بابو صاحب اس وقت (قریباً آٹھ بجے شام ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۱ء) ڈیوٹی پر تھے ان سے ٹکٹ طلب کیا گیا تو کہنے لگے ذرا ہم اپنا پچھلا حساب دیکھ لیں۔ تھوڑی دیر میں آئے پھر گئے تو کہنے لگے ابھی اور تھوڑی دیر میں آئے پھر گئے تو کہنے لگے صاحب کیا کریں ہماری کتاب بالکل پھٹی ہوئی ہے علی گڈہ تک میلوں کی تعداد تلاش کرنا حساب بنانا اور ٹکٹ تیار کرنا بڑا مشکل کام ہے میری تو ابھی ڈیوٹی بدلتی ہے۔ نئے بابو صاحب آتے ہیں ان کے پاس نئی کتاب ہے۔ بس وہ آپ کو فوراً ٹکٹ بنا دینگے۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک انگریز صاحب بہادر بھی وہاں آ نکلے اونہوں نے درجہ اول کا ٹکٹ آگرہ کا طلب کیا۔ اب اس کو بابو صاحب کیا جواب دیتے وہ ہماری طرح ان کا دیسی بھائی تو نہ تھا کہ ٹال دیتے لگے اسی پھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے۔ معلوم نہیں کہ انھیں میلوں کی تعداد ملی یا نہ ملی لیکن صاحب بہادر کو ٹکٹ بنا کر دے دیا اتنے میں بابو صاحب کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اور وہ دوسرے صاحب کو ۹ بجے کے قریب چارج دے کر چلتے ہوئے اور انہیں نے کتاب دیکھ کر ہمیں علی گڈہ کا ٹکٹ بنا دیا ابھی ہم ٹکٹ بنوا ہی رہے تھے۔ جو وہ پہلے صاحب بہادر آگرہ جانیوالے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو ساتھ لے کر پھر آئے کہ بابو نے ہم سے رقم زیادہ لے لی ہے ہم تحقیقات کرانا چاہتے ہیں وہ پہلے بابو تو موجود نہ تھے۔ نئے بابو صاحب لگے اسی پھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے

گر پتہ ندارد۔ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر صاحب ہی کھڑے اصرار کر رہے ہیں کہ صاحب کی تشفی کرائی جاوے۔ صحیح حساب بنایا جاوے۔ کتنی ہی دیر یا بوا۔ وہ اس کام میں مصروف رہے مگر کچھ پتہ نہ چلا کہ ٹکٹ بابو نے کس حساب سے ٹکٹ بنایا ہے۔ تعجب ہے کہ امرتسر کے اسٹیشن کے بکنگ آفس میں ریلوے کرایہ کی ایک کتاب بھی درست حالت میں نہ مل سکی۔ یہ حال تو درجہ اول اور درمیانہ درجہ کے مسافروں کا ہے اور دوسروں کو ایسے بابو یونہی ٹرخا دیتے ہیں کہ آگرہ کا ٹکٹ نہیں ہے دہلی کا لے لو۔ سہارنپور کا لے لو اور مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ آپ کو ٹکٹ بنانے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ امرتسر کے بڑے اسٹیشن ماسٹر صاحب کم از کم اتنی تکلیف تو اُٹھائیں گے۔ کہ ٹکٹ گھر میں کرایہ کی ایسی کتابیں بہم پہونچا دیں گے تو اچھی حالت میں ہوں۔ اور بابو صاحبان کو مسافروں کو صرف اس بہانہ پر ٹال دینے کا موقعہ نہ رہے کہ صاحب کتاب پھٹی ہوئی ہے۔ سیلون کا حساب کہاں سے دیکھیں جو ٹکٹ بنا دیں۔

لکھہ ادھنشٹاما صاحب کے درشن

رات کو گیارہ بجے گاڑی میں امرتسر سے سوار ہوکر صبح ۹ بجے کے قریب ہم دہلی پہونچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ ہماری ٹرین لیٹ آئی ہے اور علی گڈہ جانے والی گاڑی اس کا انتظار کرکے چلی گئی اور اب شام تک کوئی اور گاڑی علی گڈہ نہیں جاتی۔ اس واسطے بغیر کسی پہلے ارادے کے ہمیں دن بھر دہلی میں ٹھہرنا پڑا۔ عاجز تو حضرت اقدس مرحوم و مغفور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمرکاب ۱۹۰۵ء کے آخر میں دہلی ایک دفعہ جا چکا تھا۔ لیکن میرے معزز رفقاء مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی شیر علی صاحب پہلے کبھی دہلی نہ آئے تھے۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دہلی کے مردم خیز قطعہ زمین جہاں شاہان ظاہر و باطن کی بہت سی روحیں آرام فرما رہی ہیں۔ اس بات کو گوارا نہ کیا کہ یہ معزز بزرگ اس طرح ان کے پاس سے گذر جاویں اور وہ دہلی جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخش چکے تھے اس کی کشش نے ان بزرگوں کو دہلی میں ٹھہرا لیا اور عاجز راقم تو خود ان بزرگوں کے ہمرکاب تھا۔ اکیلا کہاں جاتا۔ اس واسطے تجویز ہوئی کہ شہر میں چل کر اپنے معزز دوست میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق و لکھہ ادھنشٹا و یا نندمت کھنڈن سبھا دہلی کے پاس جائیں۔ چنانچہ گاڑی لے کر ہم آپ کے در دولت پر پہونچے جہاں ایک بڑے لمبے چوڑے بورڈ پر موٹے حروف میں دیا نندمت کھنڈن سبھا کے الفاظ لکھے تھے اور آپ نے اس وقت بسبب خضاب کے کپڑا باندھے ہوئے کچھ ایسی ہی صورت بنائے بورڈ کے اوپر ایک کھڑکی سے سر نکالا کہ ادھنشٹا کے عجیب التلفظ عہدہ کی وجہ تسمیہ سے ناواقف آدمی شاید یہی سمجھ کہ اس مونہہ پر ڈھاٹا سا باندھے ہوئے اس ہیئت کذائی کا نام ہی لکھہ ادھنشٹا ہے۔

خیر۔ یہ تو اس عجیب قسم کے ہندی لفظ کے متعلق ہوا۔ ہمیں دراصل اس امر سے سروکار نہیں کہ میر صاحب کے عہدہ کا نام کیا ہے۔ قابل دید بات تو یہ ہے کہ وہ کام کیا کر رہے ہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پنجاب کے مسلمانوں نے بھی کئی جگہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جس غور اور محنت اور پر زور دلائل کے ساتھ میر صاحب موصوف نے آریوں کی تردید کی ہے وہ آریاؤں کو بھی مل جاتا ہوگا۔ ایسے زبردست لیکچر آپ کے آریاؤں کے بالمقابل ہوئے ہیں اور ایسے لاجواب رسالے آپ آریوں کے واسطے تصنیف کئے ہیں کہ آریہ صاحبان ان کے مقابلہ میں کہیں ٹھہر نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

میر قاسم علی صاحب کی محنت

جن صاحبان نے میر صاحب کی کتاب دین الحق مطالعہ کی ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ میر صاحب کیسے محنتی ہیں۔ حضرت صاحب کی کتابوں کے پڑھنے اور ان میں سے احتیاط کے ساتھ آپ کے مذہب کے متعلق مضامین کو ایک جگہ جمع کرنے میں انہوں نے کس قدر مشقت اٹھائی ہے جن صاحبان نے وہ کتاب نہیں پڑھی انہیں چاہیئے کہ کتاب منگوا کر پڑھیں جو مذکورہ بالا پتہ پر ان سے بقیمت ۱۲ مل سکتی ہے۔ لیکن اس مختصر ملاقات کے وقت مجھے میر صاحب کی چند اور محنتوں کے ملاحظہ کرنے کا بھی موقعہ ملا ہے ایک تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارشادات کو اول سے آخر تک جمع کرکے ایک فائل بک میں لگایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ایام میں اپنے سلسلہ کے کوئی اخبار وغیرہ نہ تھے۔ حضرت مرحوم کو اپنے پاکیزہ خیالات کی اشاعت میں اور دین اسلام کی تائید میں کس قدر محنت اُٹھانی پڑتی تھی۔ وقتاً فوقتاً ایسے اشتہارات زرکثیر سے چھپوائے جاتے اور اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر مختلف شہروں اور ملکوں میں تقسیم کئے جاتے۔ بلکہ ابتدا میں ان اشتہاروں کے پیکٹ بنانے ٹکٹ لگانے اور پتے لکھنے کا کام بھی حضرت صاحب اپنے دست مبارک سے کرتے تھے۔

(اللّٰھم صل علیہ وعلٰی آلہ وخلفائہ وابعثہ مقاماً محموداً الذی وعدتہ۔)

دوسرا مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات کو ایک جگہ جمع کرکے میر صاحب موصوف نے ایک فائل طیار کیا ہے۔ ایسا ہی آریوں اور بدعتیوں کے درمیان جو جھگڑے تنازعے ہوتے رہے اور فریقین نے ایک دوسرے کے حالات پردست کندہ چھاپے۔ وہ بھی سب ایک جدا فائل میں جمع ہیں۔ ایسا ہی میر صاحب موصوف نے چند ایک کتابوں کو تالیف کرکے ان کے مسودے طیار کر رکھے ہیں جن پر ایک نظر ڈالنا ظاہر کر دیتا ہے کہ انہوں نے کس قدر محنت اُٹھائی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب موصوف کو توفیق عطا کرے کہ وہ ان کتابوں کو شائع کر سکیں۔ آمین

مجھے اس امر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں انہوں نے ہماری کس قدر خاطر داری کی۔ خلاصہ یہ کہ اُن کے ان ہم کوئی اجنبی یا مہمان نہ دکھائی دیتے تھے۔ بلکہ جیسا کوئی اپنے گھر میں ہوتا ہے۔ چونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اس واسطے دہلی کے دیگر دوست ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب و ماسٹر احمد حسین صاحب وغیرہ سے بھی وہیں ملاقات حاصل ہو گئی۔ فالحمد للّٰہ۔

اہلحدیث بدعتی ہوگئے

جناب میر صاحب موصوف نے جو فائل مقلدین اور غیر مقلدین کے اشتہارات و رسائل کا رکھا ہوا ہے۔ اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مجھے جو عجیب بات معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ وہی باتیں جو مقلدین اہلحدیث کے مقابلہ میں کرتے تھے اور اہل حدیث دلائل عقلیہ و شرعیہ سے ان کا رد کرتے تھے وہی باتیں اب اہل حدیث نے سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ میں اختیار کر رکھی ہیں۔ مثلاً میں نے ایک نہیں بلکہ کئی ایک لمبے چوڑے اشتہار دیکھے جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حنفی لوگ جو اہل حدیث کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے۔ تو یہ ایک بڑا بھاری گناہ اور ظلم صریح ہے اور آیت قرآنی من اظلم ممن منع مساجد اللہ کے ماتحت ظالم ہونے کی دفعہ حنفیوں پر لگتی ہے اور اب وہی اہل حدیث کہلانے والے ہیں کہ احمدی برادران کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے (شاید سوائے ایک مولوی ثناء اللہ صاحب کے جنہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے) اور اگر کوئی اتفاقاً چلا جاوے تو نہایت بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ ہم لوگ تو ان مساجد میں ہی جا کر نماز پڑھنے کے ہرگز خواہاں

نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تمام زمین مسجد ہی ہے اور تقوے وخشیت کے ساتھ ہم جہاں کہیں بھی سجدہ کریں گے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگا۔ بلکہ ہمارے امام علیہ السلام نے تو یہ حکم دے کر کہ ہم غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں نہ صرف ہمیں امامت واقتدار کے روحانی تعلق میں ان شخصوں کی متابعت روحانی سے بچا لیا ہے۔ جنکی امامت اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ چند پیسوں کی خاطر ہوتی ہے۔ بلکہ ایسا حکم دے کر آپ نے ان ناگوار نظاروں کے اعادہ سے اسلامی دنیا کو بچا لیا ہے۔ جو کہ حنفیوں اور غیر مقلدوں کے درمیان مسجدوں کے جھگڑوں کے سبب ایسی خوفناک صورت اختیار کرتے تھے کہ ہماری گورنمنٹ کو بھی امن قائم رکھنا مشکل ہو جاتا تھا۔ غیر مقلد صاحب ہیں کہ خواہ مخواہ حنفیوں کی مسجد میں گھسے جاتے ہیں اور باوجود ان کے روکنے کے ان کی جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کا حق حاصل کرنے کے واسطے مرنے مارنے کو طیار ہو رہے ہیں۔ ادھر حنفی صاحبان ہیں۔ کہ جہاں آمین بالجہر کی آواز کان میں پڑی۔ گویا ان کے واسطے جنگ شروع کرنے کا بگل بج گیا۔ کہاں کی نماز اور کہاں کا انقطاع الی اللہ فوراً لڑائی شروع ہو گئی۔ سر پھٹ گئے۔ خون بہنے لگے۔ تھانوں میں رپورٹیں لکھوائی گئیں۔ اور مقدمات شروع ہو گئے۔ الغرض ہم کو تو خدا تعالےٰ نے ان مشکلات سے محفوظ رکھا ہے مگر تعجب ہے کہ اہل حدیث خود کیوں بدعتی بن گئے اور دراصل تعجب کی کوئی بات نہیں ان کی یہ حالتیں اس واسطے ہوئیں کہ مسیح موعود کی آمد کی ضرورت کو پورے طور سے ظاہر کر دیں اور اب تو دن بدن وہ اور بھی تنزل کر رہے ہیں۔ مسجدوں سے روکنا تو ایک ظاہری معاملہ ہے ان کے تو ایمان بھی باوجود سمجھانے کے اپنے ٹھکانے پر قائم نہیں رہتے وہی لوگ

جو موحد کہلاتے تھے اب مشرک

بنتے جاتے ہیں ایک انسان کو صفات خدا دے کر صلیب پرستوں کی رات دن امداد کر رہے ہیں۔ یسوعی صاحبان نے اسلام کے برخلاف جو تیر چلانے کے واسطے تیار کئے ہیں انکو زہر آلود کرنے کا کام ان مسلمانوں نے اپنے ذمے لے لیا ہے اور نہیں جانتے کہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے دین کے قلعہ کو مسمار کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

اس نسخہ کو بھی آزماؤ

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود مرحوم ومغفور نے دہلی میں ایک صاحب سے جو مناظرہ کے واسطے تشریف لائے تھے۔ اور ممات وحیات حضرت عیسٰے پر گفتگو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ آپ نے حضرت عیسٰی کی زندگی کا نسخہ تو آزمالیا کہ آج تک اسلام کو اس نسخہ نے کس قدر ضرر پہونچایا ہے اور اسلامی قوم کی بیماری دن بدن ترقی پکڑ رہی ہے۔ صدیوں کا تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ یہ نسخہ مفید نہیں بلکہ مہلک ہے۔ کیونکہ دراصل اس کا رواج دینے والا کوئی عیسائی ہے جس نے ایسی بات اسلامی کتب میں ڈالی اور کسی مفسر نے ناواقفی سے اُسے قبول کر لیا۔ تو رفتہ رفتہ جاری ہو گیا۔ مگر اب ذرا کچھ مدت اس نسخہ کو بھی تو آزما کر دیکھو جو میں پیش کرتا ہوں۔ اگر ہم حضرت عیسٰے کی وفات کو تسلیم کر لیں۔ تو ساری عیسائی دنیا کو ہم صرف اس ایک مسئلہ کے ذریعہ سے نیچا دکھلا سکتے ہیں اور دکھلا رہے ہیں۔ اب تو عیسٰے کی وفات میں اسلام کی زندگی ہے۔

حنفی وہابی ہو گئے

اس فائل کے دیکھنے سے دوسرا نکتہ جو مجھے معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ حنفی وہی صاحبان جو اہل حدیث کو بُرا کہتے تھے اور ان کے برخلاف کتابیں اور اشتہارات لکھتے تھے اور بڑا زور دیتے تھے کہ یہ لوگ کافر ہیں بے ایمان ہیں یہ ہیں وہ ہیں کیونکہ خدا تعالےٰ کے **ولیوں** کو نہیں مانتے۔ بزرگان دین کے منکر ہیں۔ کرامت کی تکذیب کرتے ہیں اب ان حنفیوں کا یہ حال ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنا ایک ولی ان کے درمیان بھیجا۔ تو اہل حدیث سے بڑھ کر ان کی مخالفت میں کمر باندھی اور خود ہی وہابی بن گئے۔ غرض یہ عجیب زمانہ ہے کہ

موحد مشرک بن گئے ہیں
اہلحدیث بدعتی ہو گئے ہیں
حنفی وہابی بن گئے ہیں۔

ایک نشان کے سینکڑوں نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ انی مھین من اراد اھانتک میں اسے ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے بہت کثرت سے پورا ہو رہا ہے اور ہر جگہ اس نشان کی صداقت کا اظہار ہو رہا ہے۔ مخدومی میر قاسم علی صاحب نے جو اشتہارات مخالفین سلسلہ احمدیہ دکھائے۔ ان میں ایک مرزا حیرت کا اشتہار بھی تھا۔ جس میں حضرت مرحوم مغفور کے واسطے **قید** کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ سبحان اللہ! اُس وقت کسی کو کیا معلوم تھا۔ کہ یہ لفظ اُلٹ کر خود حیرت پر پڑے گا۔ چنانچہ دہیں بیٹھے ہوئے ہم نے یہ قصہ بھی سُنا کہ کس طرح حیرت صاحب کو قید کا حکم ہوا۔ اور بہ سبب عدالت بند ہونے کے ضمانت نہ ہو سکی۔ اور بہر حال رات بھر روتے دھوتے قید خانہ کی کوٹھڑی میں کاٹنی پڑی۔ کاش کہ اب بھی وہ سمجھیں اور گستاخیوں کے طریق کو چھوڑ کر ادب کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ اس نشان کے پورا ہونے کے حالات میں نے میرٹھ اور مظفر نگر میں ہی سُنے۔ مگر اس جگہ بہ سبب خوف طوالت سب کا تذکرہ نہیں کر سکتا۔

خدا کی طاقت سب سے بڑی ہے

حضرت مرزا صاحب کے برخلاف مخالفین نے اس کثرت سے اشتہار اور رسالے اور کتابیں اردو چھاپیں اور کثرت سے شائع کیں کہ اگر یہ سلسلہ صرف انسانی ہوتا تو ایسے سخت اور بیشمار حملوں کے مقابلہ میں اس کا زندہ رہنا کسی صورت میں ممکن نہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طاقت سب سے بڑی ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا تھا۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا" سو احکم الحاکمین کے حکم کے مطابق وہ سچائی ظاہر ہو گئی۔ دشمن روتے پیٹتے چلاتے کفر کے فتوے لگاتے شور مچاتے مر گئے اور خداوند نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور اس کی بنیادوں کو اپنے فضل سے مضبوط کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

علی گڈھ پہونچنا

دہلی سے شام کے ۶ بجے روانہ ہو کر قریباً ۱۰ بجے رات کے ہم علی گڈھ کے اسٹیشن پر پہونچے۔ جہاں سفیر کانفرنس منشی مظفر حسین صاحب کالج کے چند والنٹیرز کے ساتھ مہمانوں کے استقبال کے واسطے موجود تھے۔ بہت خُلق سے ملے اور ایک گاڑی میں بٹھا کر کالج (اس مضمون میں ہر جگہ کالج سے مراد علی گڈھ ایم۔ اے او کالج ہے اور کانفرنس سے مراد آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ہے) کے مہمان خانہ میں لے گئے۔ اور ایک والنٹیر میاں عبدالعزیز صاحب طالب علم جماعت نہم ہمارے ساتھ بیٹھے۔ گیسٹ ہوس میں ہم ہر ایک کو ایک الگ کمرہ دیا گیا۔ جہاں ہر قسم کا ضروری سامان مہیا تھا۔

پہلے دن کا کام

پہلے دن صبح سویرے ہم نماز سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن شریف میں ہنوز مصروف تھے۔ جب کہ کانفرنس کے اسسٹنٹ سکرٹری منشی ادریس احمد صاحب ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ ہمارے ہر طرح کے آرام کے متعلق

حالات دریافت کئے اور ہمارے نام اور پتے تحریر کر لئے ان کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا جائنٹ سکرٹری کانفرنس اور ایک سادہ و سنجیدہ وضع کے عالم مولوی طفیل احمد صاحب جو آج کل بریلی میں سب رجسٹرار ہیں مہمانوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ہمارے پاس ہی پہونچے۔ تھوڑی دیر تشریف فرما رہے۔ پھر چائے پی کر ہم اسٹریچی ہال میں پہونچے۔ جہاں دونوں دن جلسوں کا انعقاد ہوا۔ صاحبزادہ صاحب (اس رپورٹ میں صاحبزادہ صاحب سے مراد ہر جگہ صاحبزادہ آفتاب احمد ہوگی) کی تحریک اور پرنسپل صاحب کالج کی تائید سے مولوی عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ میرٹھ۔ بریلی۔ اٹاوہ۔ چھپرہ۔ امرتسر۔ حیدرآباد سندھ وغیرہ مقامات کے اسلامی مدارس کے ناظمین یا کارکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف فرما تھے۔ کالج کے اسٹاف اور طلباء کی ایک تعداد بھی کم و بیش سب جلسوں میں موجود رہی۔

پہلی تقریر میرٹھ اسکول کے ایک نوجوان طالب علم علیم الدین نام نے جو کہ ایک خوش الحان قاری ہیں۔ قرآن شریف کی چند آیات پڑھیں اور ایک عربی نعت سنائی۔ پھر سب سے پہلے کالیجیٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک انگریزی مضمون پڑھا جس میں انہوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ لنڈن کے مدرسوں کی زندگی کا ایک نمونہ پیش کیا۔ اور دکھایا کہ لنڈن میں بورڈ اسکولوں میں لڑکے کس طرح رہتے ہیں ان کے واسطے کیا کیا عمارتیں ہوتی ہیں۔ گرجا۔ غسل کا حوض۔ ورزش کا کمرہ۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال کے میدان۔ سکول ہال۔ سائنس روم۔ ڈرائنگ روم۔ جغرافیہ روم۔ لائبریری۔ میوزیم روم وغیرہ بہت سی عمارتیں شمار کیں۔ پھر ان کا دن بھر کا پروگرام سنایا بتلایا کھیلوں میں اُستاد شریک ہوتے ہیں جہاں بچوں کے دوست ہوتے ہیں مگر بے تکلف نہیں بنتے اور اس بات پر زور دیا کہ صرف ضابطہ کچھ شے نہیں۔ استادوں کو چاہیئے کہ اپنا نمونہ بچوں کو دکھائیں اور نتایج کو تعلیمی فیل پاس کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ کس قدر صداقت۔ دیانتداری۔ راستبازی و دیگر شریفانہ اخلاق کے لڑکے طیار ہوئے ہیں۔

ضرورت مسجد ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی اس تقریر میں مفید معلومات بہم پہونچائے۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ ان کی تقریر میں جو امر سب سے زیادہ قابل غور ہے مجھے معلوم ہوا وہ یہ تھا کہ انھوں نے لنڈن کے مدارس میں سب سے پہلے عمارتوں کو شمار کیا اور عمارتوں میں سے سب سے اول گرجا کا نام لیا۔ لڑکوں کے روزانہ پروگرام میں سب سے پہلے گرجا کی حاضری کا ذکر کیا عیسائی دنیا میں عبادت کے اوقات بہت ہی کم ہیں۔ مگر انہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانوں نے اس ضرورت کو تا حال پورے طور سے محسوس نہیں کیا کہ اسلامی طلباء کے کیرکٹر کی تکمیل کے واسطے مسجد کی عمارت سب سے اول ضروری ہے۔ ایم۔ اے او کالج کے وسیع احاطہ میں ایک شاندار مسجد دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا جس کے ایک حصہ پر ہنوز عمارت کا کام شروع ہو۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ان مدرسہ و بورڈنگ تعلیم الاسلام قادیان کی وسیع زمین پر سب سے اول جس عمارت کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی ہے وہ مسجد ہی ہے اور قادیان کی مساجد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے نمازی ہی شامل جماعت ہوتے ہیں۔ جن کے دل آستانۂ علیہ پر رقت و خشوع کے ساتھ پگھلے چلے جاتے ہیں۔ گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم از کم خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔ مسجد اسلامی زندگی کا ایک نہائت ہی ضروری جزو ہے۔ حضرت اقدس مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ اپنی مساجد بنانے کی کوشش کریں جہاں خدا کی عبادت کا گھر بنایا جاتا ہے وہاں برکات الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور سلسلہ حقہ کی بنیاد مستحکم ہو جاتی ہے۔ قدیم اسلامی شاندار عمارتوں کے جسقدر آثار دنیا میں موجود ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی بادشاہ مسجد کی ضرورت کو کیسا محسوس کرتے تھے۔

۳۰ - اپریل کی کارروائی

اتحاد کا رزولیوشن اس کے بعد ٹیچرز کانفرنس کے رزولیوشن پیش ہونے شروع ہوئے سب سے پہلا رزولیوشن یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف اسلامی مدارس میں اتحاد کس طرح قائم ہو۔ اس پر مختلف صاحبان نے اپنے اپنے مشورے دینے شروع کئے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامیہ اسکولوں کی فہرست بنائی جاوے ان کی رپورٹیں منگوائی جاویں۔ ایک انسپکٹر مقرر کیا جاوے ایک نصاب دینی مقرر کیا جاوے۔ امتحانوں کی نگرانی ہو۔ تعطیلیں ایک طرز پر ہوا کریں۔ سب سالانہ جلسہ میں شامل ہوا کریں۔ سفیر کانفرنس پھرا کریں۔ ایک میگزین ہو۔ مولوی صدر دین صاحب نے اس کے متعلق اپنی تقریر میں دو تجویزیں پیش کیں ایک یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس کو اپنا ایک ہی مقصد مقرر کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ دوسرا یہ کہ تمام صوبہائے ہند میں اس کام کے واسطے پراونشل کمیٹیاں بنائی جاویں۔ ان تجاویز میں سے بعض کو سردست ناممکن الحصول بیان کیا گیا۔ جیسا کہ انسپکٹر کا تقرر یا نصاب کا بنانا اور یہی فیصلہ ہوا کہ حتے الوسع ان مشوروں سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جاوے۔

تعلیم کیسی ہو اس کے بعد دوسرا رزولیوشن یہ تھا کہ سرکاری مدارس کی موجودہ سادہ تعلیم کافی ہے اس امر پر اصرار کیا جاوے کہ تعلیم اگرچہ کم لوگوں کو دی جاوے۔ مگر نوعیت کے اعتبار سے عمدہ ہو اور اس کے ساتھ تربیت کا انتظام ہو۔ اس پر بہت سی تقریریں ہوئیں۔ بعض صاحبان نے نہائت پرجوش اور پُر درد الفاظ میں اسلامی طلباء کی اس قابل رحم حالت کو بیان کیا کہ جو سرکاری مدارس میں آریہ ہیڈ ماسٹروں اور ٹیچروں کے ماتحت ہو رہی ہے اور اپنے اسلامی مدارس کی ضرورت کو بیان کیا بعض دوستوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سرکاری مدارس کے اعلےٰ انتظام اور عمدہ اسٹاف کو ہم کیوں چھوڑیں۔ ضرور ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ عاجز راقم نے بھی اس کے متعلق ایک تقریر کی اور آیت قرآنی متعلق معلم اول حضرت خاتم النبیین یعلمہم ویزکیہم کو پیش کر کے بیان کیا کہ تعلیم اور تزکیہ ہر دو کی ضرورت ہے اور ہمیں ایسے مدارس بنانے ضروری ہیں۔ جن میں تعلیم کے ساتھ تربیت ضرور ہو لیکن جہاں کہیں ایسے مدارس سردست نہیں بن سکتے۔ وہاں سرکاری مدارس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور ہم کو ہر دو کی ضرورت ہے۔ سرکاری مدارس کی بھی اور اپنے مدارس کی۔ چنانچہ اسی کے مطابق رزولیوشن پاس ہوا۔

فنڈ تیسرا رزولیوشن اس امر کے متعلق تھا کہ مقامی مدارس کے واسطے فنڈ کس طرح مہیا ہوں اس پر مختصر سی تقریریں ہوئیں اور پریزیڈنٹ جلسہ مسٹر عبد القادر صاحب نے آخری ریمارکس میں خوب فرمایا کہ اس رزولیوشن میں زر سے طلبی سخن درین است والا معاملہ تھا اس واسطے تقریریں بھی مختصر ہوئیں۔ اور جلدی ختم ہو گئیں۔ مختلف صاحبان نے مفصلہ ذیل تجویزیں فنڈ جمع کرنے کی بیان فرمائیں۔ مد زکوٰۃ۔ مد صدقات۔ صدقہ فطر۔ شادی کے وقت وصولی۔ آٹا فنڈ۔ کھال قربانی۔ طبقہ صوفیا سے امداد۔ طبقہ علماء سے امداد۔ صاحبان اوقاف سے حصہ ایسے ایجنٹ مقرر کرنا جن کو وصولی چندہ پر کمیشن دیا جاوے۔ محلہ کے چودھریوں کو ساتھ ملانا۔ ایک صاحب رشید الدین نام نے یہ تجویز پیش کی کہ قوم کے نوجوان اپنی زندگیاں اسلامی اسکولوں میں وقف کر دیں۔ یہ تجویز فی الواقعہ بہت عمدہ ہے اور اس کے نمونے تا حال بہت کم ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سولھواں
رکوع ۷
سورۂ مریم رکوع ۴
(گذشتہ سے پیوستہ)

کے ساتھ خاص ہیں کہ اخیر اس اخوت کے وہ نازل ہوئی ہوئی ہونگی۔

ہمارے حضرت صاحب بھی کئی مخلصین کو اخی کہتے کہلاتے تھے۔

آیت ۴ - صادق الوعد - یہاں ایک روایت لکھی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں آتا ہوں آپ یہاں ٹھہرو۔ آپ نے کہا اچھا۔ ایک سال تک ٹھہرے رہے۔ یہ جھوٹی روایت ہے کیا وہ نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔

آیت ۵ - کان یامر اھلہ - ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ وامر اھلک۔ ایسا مطلب ہے کہ قسم قسم پھر ایمان میں کہتا ہی چلا جاوے۔

آیت ۶ - ادریس - آپ کا دوسرا نام اخنوک ہے۔ حضرت نوح سے پہلے ہوئے تھے یہود کے پہلے صحیفے میں ان کا ذکر ہے۔

رفعناہ مکانا علیا - ہم نے عظیم الشان رفعت (مرتبہ) دی تھی۔

آیت ۱۰ - سجدا - فرمانبرداری کے لئے گر پڑتے۔

ایک عجیب کہانی حضرت ادریس کے متعلق لکھی ہے کہ ملک الموت کو کہا کہ مجھے بہشت دکھا دو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا تو آپ بہشت میں گئے۔ پھر واپسی سے انکار کر دیا۔ ایسی کہانیاں یہودیوں کی شرارت سے غالباً اسلامی تفاسیر میں داخل ہوئی ہیں۔

آیت ۹ - خلْف۔ ل کے سکون کے ساتھ گندے پیچھے آنیوالے۔ خلَف۔ ل کی فتح کے ساتھ۔ نیک لوگ پیچھے آنے والے۔

غیّ - جہنم کا نام ہے۔

آیت ۱۱ - مأتیا - آنے والا۔

آیت ۱۳ - جنۃ - اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ ارض مقدس کے مالک مسلمان ہوں گے

آیت ۱۴ - نتنزل - اس کا فاعل - ۱ - مومن ہیں بہشت میں داخل ہونے کے وقت یا ۲ جبرائیل یا مراد مسلمانوں کا نزول ہے اس ملک میں۔

آیت ۱۵ - اصطبر - عبادت پر استقلال کرو۔

سمیا - ہمنام - ولد۔

۲۱ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ سولھواں رکوع نمبر ۸

(سورہ مریم رکوع ۵)

آیت ۱ - الانسان - وہ انسان جو قیامت کا منکر ہے ایسا کہتا ہے بعض انسان اپنے افعال سے ظاہر کرتے ہیں کہ مر کر جی اٹھنے کا خیال ان میں بہت کمزور ہے۔

آیت ۲ - اولا یذکر الانسان انا خلقنٰہ من قبل ولم یک شیئا - کیا یاد نہیں کرتا کہ پہلے بھی تم لم یکن شیئا مذکورا ہی تھے۔

آیت ۳ - فو ربک - رب جس نے تم کو عدم سے وجود دیا پھر نیست کے وجود میں لا سکتا ہے ربوبیت الہی کا تقاضا ہے کہ جو ناقص کیا ہے وہ کامل ہو اور جو کامل ہو گیا وہ ترقی کرے۔

حول جھنم - اس سے ہی ثابت ہے کہ الانسان سے مراد وہی انسان ہیں جو منکران قیامت و خدا ہیں دنیا میں ہی کوئی بدکار کبھی نہیں دیکھا گیا۔ گویا یہاں ہی یہ گروہ گویا جہنم ہی ہے۔

آیت ۴ - عتیا - متمرد - سرکش - احکام نہ ماننے والے۔

آیت ۵ - وان منکم الا واردھا - منکم کے مخاطب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں - **ءاذا مامت الخ** یہ مطلب ہے کہ متقی بھی دوزخ میں جائیں گے بلکہ صرف کفار جائیں گے جیسا کہ اور جگہ فرمایا ہے۔ یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا ونسوق المجرمین الی جھنم وردا - یہاں تمیز کر دی۔ پھر فرمایا - ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون - الخ یعنی متقی تو دوزخ کی بھنبھناہٹ تک نہیں سنیں گے۔ ان منکم سے یہ مراد ہے کہ اے منکران قیامت تم سب دوزخ میں جاؤ گے ثم ننجی سے یہ مطلب ہے کہ پھر ہم میں ایک اور بات بتائیں وہ یہ کہ متقی نجات پائیں گے۔

آیت ۶ - حتما مقضیا - لازمی اور واجب ہو چکی۔

آیت ۹ - اثاثا - گھر کا اسباب۔

آیت ۱۴ - سنکتب - ہم محفوظ رکھیں گے۔

۲۲ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۶ رکوع نمبر ۹)

سورہ مریم رکوع ۶

تمہید کچھ علم انسان آنکھ کے ذریعے سے حاصل کرتا ہے۔ کچھ کان کے ذریعے۔ کچھ ناک کے ذریعے۔ کچھ لمس کے ذریعے۔

لیکن ایک علم ان حواس خمسہ کے علاوہ کسی ذریعے سے حاصل ہوتا ہے جو بہت ضروری ہے اور جس کی تڑپ انسان کی فطرت میں ہے۔ مگر حواس ظاہری اس کے حصول کی راہ میں رہ جاتے ہیں انبیاء نے ایسے حواس پائے ہیں جو دوسری دنیا کے حالات سے ہمیں آگاہ کریں۔ شیاطین ان باتوں کو نہیں مانتے۔ اور دوسروں کو بھی اس پاک گروہ کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

آیت ۱ - الم تر - کیا تم یہ بھی جانتے ہو۔

نوزھم ۔ اُکساتے ۔ اُبھارتے ۔ اغواء

علی الکافرین ۔ پہلے انسان اپنے اندر کفر کی حالت پیدا کرتا ہے ۔ پھر شیطان اس پر آتا ہے ۔

آیت ۳ ۔ وفدًا ۔ جیسا کہ بادشاہ کے پاس ایلچی آتے ہین ۔

آیت ۵ ۔ من اتخذ عند الرحمٰن عھدًا ۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے ۔ کہ ۲۵ پارہ سورہ زخرف اخیر رکوع مین ولا یملك الذین یدعون من دونه الشفاعة الا من شھد بالحق وھم یعلمون ۔ یعنے وہ شفیع ہوگا ۔ جو آجکل حق کی گواہی دے رہا ہے اور اسے سب جانتے ہین یعنے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

آیت ۷ ۔ اِدًّا ۔ پنجابی لفظ اِڈّا غالبًا اسی سے نکلا ہے ۔

آیت ۸ ۔ تکاد السمٰوات ۔ یہ پیشگوئی ہے ۔ اور ایسے زلازل اس زمانہ مین یسوع پرستون کے جزائر پر بالخصوص آئے ۔

ھدًا ۔ سخت ۔ آسمان سے وہ عذاب جو نازل ہو ۔

آیت ۱۰ ۔ ماینبغی ۔ یہ بات صفت رحمیت کے مخالف ہے ۔ کہ اس کا کوئی ولد ہو ۔

آیت ۱۴ ۔ ودًّا ۔ ہم نے دیکھا ہے ۔ کہ خدا کے لئے جب ہم کسی کو چھوڑتے ہین ۔ تو اللہ بہتر سے بہتر دوست دیتا ہے ۔

آیت ۱۶ ۔ رکزًا ۔ پاؤن کی آواز ۔ صوت الرجل ۔

یہان سورۂ مریم کے نوٹ ختم ہوگئے

آغاز سورۂ طٰہٰ رکوع اول

پارہ سولھوان رکوع نمبر ۱۰

۲۴ ۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

تمہید ۔ مومن کے لئے تسلی کی بڑی ضرورت ہے اور تسلی مین نمونہ سے بڑھکر کوئی چیز نہین ۔ صحابہ کرام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرف سے دشمنون مین گھرے ہوئے تھے ۔ اس حالت مین ان کو حضرت موسیٰ کا بیان سنایا جاتا ہے ۔ کہ کیونکر وہ دشمنون سے محفوظ رہے ۔ اور آخر کار مظفر و منصور ہوئے ۔ اس رکوع مین واعظ کے سہارے کا ذکر ہے ۔

آیت ۱ ۔ طٰہٰ ۔ جن کو کسی کام کی دہت لگی ہوئی کہ ضرور ہو جاوے اور اس مین وہ کامیاب ہو ۔ ناکامیاب ہو ۔ تو تہ کہتے ہین ۔

آیت ۲ ۔ لتشقیٰ ۔ تو اور تیرے ساتھی ناکام رہین ایسا نہ ہوگا ۔

آیت ۳ ۔ تذکرۃ ۔ یاد دلانے والا نصیحت ۔ جو کچھ فطرت مین ہے ۔ اسے یاد دلانا ۔

آیت ۵ ۔ علی العرش استوی ۔ وہ اپنے تخت سلطنت پر بے عیب ہو کر قائم ہے ۔

آیت ۷ ۔ سِرّ وہ ہے جو اس وقت ہمارے اندر ہے اور اخفیٰ وہ ہے جو آیندہ حالت مین انسان کے ارادے ہوسکتے ہین اور جو خود اس شخص کو بھی معلوم نہین ۔

آیت ۹ ۔ حدیث ۔ شریعت ۔

آیت ۱۰ ۔ اواجد علی النار ھدًی ۔ اس آگ پر جو لوگ ہین ۔ شاید وہ میری راہنمائی کریں ۔

جب ہم پرانی تاریخ دیکھتے ہین ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جب کبھی کسی کو مقابلہ کرنا منظور ہوتا ۔ تو وہ مہمانی کرتا ہے اور اپنے دوستون کو مدعو کرکے اپنے خطرے سے آگاہ کرتا ہے ۔ دوسرا طریق یہ ہے ۔ کہ پہاڑیون پر بہت سی آگ جلا دیتے ۔ ع

سبان دوکس جنگ چون آتش است

پھر بات بڑی تو بارود وغیرہ مین بھی آگ ہی ہے ۔ پھر رسولون کے اعداء کے لئے جہنم آگ ہی ہے ۔ حضرت موسےٰ کو ایک تجلی ہوئی ۔ جس کا یہ معنے تھا ۔ کہ تم کو اور تمہاری قوم کو کچھ لڑائیان پیش آئین گی ۔ اور یہ قصہ نبی کریم کو سنایا کہ آپ کو بھی آگ (جنگ) سے واسطہ پڑے گا ۔

آیت ۱۲ ۔ اخلع نعلیك ۔ بعض لوگون نے یہ مراد لی ہے کہ فرمایا کہ جوتی اتار دو ۔ اگر جوتی پاک بھی ہوئی ہے ۔ اس کا جواب دیا ہے کہ گدھے کے چمڑے کی تھی ۔ یہ بات صحیح معلوم نہین ہوتی ۔

مجھے خیال ہے کہ جو کہا ہے کہ یہ حالت کشفی تھی ۔ نعلین سے بیوی اور بچے مراد ہین ۔ کہ اس وقت تم سے ہم کلامی ہوتی ہے ۔ گویا فرمایا بیوی بچے کا خیال چھوڑ کر بالکل ہماری طرف آجاؤ ۔ چنانچہ اسی محاورے کے مطابق روحانی انسانی تعلقات کے بارے مین ایک کتاب خلع النعلین لکھی گئی ہے ۔

آیت ۱۵ ۔ اکاد اخفیھا ۔ ایک پادری نے اخفیٰ کے معنے چھپانے کے لے کر ایک مولوی پر اعتراض کیا ہوا تھا ۔ مین بھی وہان پہونچا ۔ مین نے یہ ترجمہ کیا ۔ قریب وہ زمانہ ہے ۔ کہ اس کے خفاء کو ہم دور کر دین ۔ خفی کے معنے چھپنے کے ہین ۔ اخفیٰ کے معنے خفاء دور کرنے کے ہین ز باب افعال سے ہے بمعنے سلب آتا ہے ۔

آیت ۱۷ ۔ حیۃ تسعیٰ الباق لمعًا ۔ حضرت موسےٰ کو جب علم حاصل ہوا کہ لڑائی ہوگی ۔ تو اس کی فکر پڑی ۔ خدا تعالیٰ اس مین کامیابی کی راہ بتاتا ہے ۔

آیت ۱۸ ۔ قال ھی عصای ۔ محبوب سے بات کرنے مین لذت حاصل ہوتی ہے اس لئے تطویل کی ۔

آیت ۱۹ ۔ القھا یاموسیٰ ۔ یہ سب کشفی واقعہ ہے ۔ گویا یہ دکھایا کہ خدا تعالےٰ تمہین ایک جماعت دے گا ۔ جو تیری دشمن کی ہلاکت کا موجب ہوگی ۔ وہ ایسی مطیع ہوگی ۔ جیسے تیری لاٹھی اور وہ ایسی خونخوار ہوگی جیسے یہ سانپ ۔

اسلام کو بھی سانپ سے تشبیہ دی اور آپکے قریہ کو تاکل القریٰ فرمایا ۔

آیت ۲۲ ۔ واضمم یدك ۔ حضرت موسیٰ کو فرماتا اور نبی کریم کو سمجھاتا ہے ۔ کہ تیری بغل مین بھی ایک کتاب ہوگی ۔ جو بالکل بے عیب اور نور مبین ہوگی ۔

آیت ۲۴ ۔ طغیٰ ۔ حد سے بڑھ گیا ۔

۲۴ ۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ سولھوان رکوع نمبر ۱۱

سورہ طٰہٰ رکوع ۲

رب اشرح لی صدری ۔ شرح صدر یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کے لئے دل طیار ہو جاوے ۔ جسکو انشراح صدر ہوتا ہے ۔ اسے (۲) اللہ پر ایمان ہوتا ہے

(۲) ذکر الٰہی کرتا ہے۔ (۳) بہادر ہوتا ہے (۴) آنکھ۔ زبان۔ اعضاء کسی امر لغو کا مرتکب نہین ہوتا۔ (۵) اللہ کی طرف جھکا رہتا ہے (۶) مخلوق سے احسان کرتا ہے۔ (۷) دانا ہوتا ہے (۸) عجز اور کسل کا اس مین نام نہین ہوتا۔ (۹) متوکل علی اللہ ہوتا ہے (۱۰) سعی والا ہوتا ہے مومن کو چاہیئے۔ کہ ہدایت کا علم سیکھے اور سکھلائے (ب) شبہات کو دلائل و دعا اور تدبیر سے دور کرے۔ (ج) خواہشون اور شہوتون مین شیطان کا مقابلہ کرے۔ (د) زبان۔ جان۔ مال سے اللہ کے دشمنون کا مقابلہ کرے۔

واحلل عقدۃ من لسانی۔ عقدۃ اللسان کلام مین روانگی نہ ہونے کا نام ہے۔

وفتنّٰک فتونا۔ تجھے ہمیشہ مصفا بناتے رہین۔

قولًا لیّنًا۔ کیونکہ اس کو بادشاہ ہی مین نے ہی بنایا ہے۔ پس اس کے شاہی مزاج اور درباری قوانین کا لحاظ رکھو۔

بآیٰۃ۔ اس آیت کا ذکر ساتھ ہی کر دیا ہے کہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ سلامتی کا نزول اسی پر ہے۔ جو ہدایت کی اتباع ہوا۔ اور عذاب اس پر جس نے حق کو جھٹلایا اور منہ پھیرا آخر فرعون عذاب مین گرفتار ہو کر غرق ہوا۔ اور حضرت موسٰے سلامت رہے جس سے دنیا پر ثابت ہو گیا کہ ہدایت پر کون ہے۔

۲۸۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۶ رکوع نمبر ۱۲

(سورہ طٰہٰ۔ رکوع ۳)

منھا خلقنٰکم۔ اس مین حشر اجساد کا اشارہ فرمایا۔ کیونکہ اس سے پہلے منھا خلقنٰکم ہی فرمایا ایک اور جگہ فرمایا۔ ولکم فی الارض مستقر۔

یہ ایک بحث ہے۔ کہ انسان جب مر جاتا ہے۔ تو وہ چیز جو اس کے اندر رہتی ہے وہ کہان جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اعمال کے مطابق جسم و مکان ہو گا۔ بعض کی نسبت عرش کی قندیلون مین ہونا لکھا ہے۔

قبر اس مکان کا نام ہے۔ جہان یہ نفس بعد الحیات اپنے اعمال کے مطابق رہتا ہے۔

ثم اماتہ فاقبرہ۔ آیت سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کونسی قبر ہے جہین میت کو حسب اعمال آرام یا دکھ پہونچتا ہے۔

پس اس قسم کے اعتراض کہ ہمین قبر مین بچھو سانپ کاٹنے والے اور آگ نظر نہین آتی وغیرہ حل ہو جاتے ہین۔

فکذّب۔ تکذیب رسل بڑا بھاری جرم ہے۔ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ۔

وابٰی۔ انکار بہت سے خطرناک جرمون کی اصل ہے۔ ابلیس کی نسبت فرمایا۔ ابٰی واستکبر۔ انسان جب تکذیب کے بعد بدظنی مین مبتلا ہوتا ہے۔ تو انکار پر کمر باندھتا ہے۔

لتخرجنا من ارضنا۔ یہ فرعون کی چالاکی تھی۔ الزام بغاوت لگا کر اپنی تمام قوم کو حضرت موسٰی کے خلاف بھڑکا دیا۔

مکانًا سُوًی۔ وہ مکان میرے اور آپ کے لئے مساوات کا رنگ رکھتا ہو۔ یعنی میری وجاہت اور آپ کی غربت کا فرق نہ رہے۔ یہ بات فرعون کی فراخ حوصلگی پر دال ہے۔ ایک طرف اپنی قوم کو بھڑکاتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ منصفانہ بات۔ مسلمانون کو مباحثات مین ایسی باتون کا خیال چاہیئے۔ مگر افسوس کہ وہ بہت تنگدل ہین۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بجز ان کے عیسائیون کو بھی مسجد مین گرجا کر لینے کی اجازت دی تھی۔

وان یحشر الناس ضحًی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی مکہ کو ماہ رمضان مین عید کے قریب ضحٰی کے وقت فتح کیا اور مکہ کی نسبت سواء للعاکفین۔ آچکا ہے یہ قصہ گویا پیشگوئی کے رنگ مین ہے۔

کیدہٗ۔ ہر قسم کی تدابیر جو وہ اپنی عقلمندی سے اختیار کر سکتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک غزوہ مین پوچھا ہے کہ ما مکیدہ من قوا اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم خندق کھودین گے۔

ویذھبا۔ یعنی مُلک کے علاوہ تمہارے مذہب کو بھی برباد کرنے پر تلا ہے۔

امانا تلقی۔ منشا پر ادب نے کام لیا ہے۔ یہ ادب ان کے کام آیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

انھا تسعٰی۔ حبال وعصی کے رنگ مین جو کچھ تدابیر جمع کر رکھی تھین۔ وہ لوگون کو ایسا خیال پڑتی ہین کہ وہ مظفر و منصور ہونے مین سعی کر رہی ہین۔

فاوجس فی نفسہٖ خیفۃ۔ یہ ڈر نہین تھا کہ ہم پر غالب ہو جائین گے یا خدا کا دین باطل ہو جائے گا۔ بلکہ انبیاء کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ لوگ کم فہمی سے ابتلاء مین پڑ کر دین حق سے محروم رہ جاوین گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے بھی وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ آیا ہے۔ وہان بھی یہی معنے ہین۔ کیونکہ آگے الذین یبلغون رسالٰت ربہٖ لا یخشون احدا الا اللہ۔ فرمایا۔ قرآن کریم مین ایسی کئی نظیرین ہین۔ ووجدک ضالًا بھی فرمایا اور ما ضل صاحبکم بھی آیا ہے اور انک لا تھدی بھی فرمایا اور انک لتھدی بھی۔

فی یمینک۔ یعنے ہم نے تجھ کو جو کچھ راستبازی کی قوت کے اندر انعام دیا ہے اس سے کام لے کر ان تمام حیلے حوالون کو باطل کردو۔

انہ لکبیرکم۔ یہ چالاک لوگون کا شیوہ ہے کہ وہ ناکام رہ کر وقت پر ندامت مٹانے کے لئے جھٹ کوئی بات گھڑ لیتے ہین۔

مباحثات مین بھی اب ایسے لوگون کے وارث دیکھے جاتے ہین۔ کوئی نہ کوئی احتمال نکالکر دلیل کو باطل قرار دے لیتے ہین۔ میرے نزدیک تو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے یہ معنے ہین۔ کہ جو شخص بات بات مین احتمال نکالنے کا عادی ہے۔ اس کے لئے کوئی دلیل مفید نہین ہو سکتی۔

فاقض ما انت قاض۔ مومن اور کافر کا فرق اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ وہ حالت کفر مین تو کہتے ہین ائن لنا اجرًا ان کنا نحن الغالبین۔ گویا وہ اپنی تمام کرشمہ نمائی و سحر سازی کا مول چند پیسے سمجھتے ہین اور فرعون کے تقرب کو بڑا اعلے درجہ کا انعام سمجھتے ہین۔ یا اب حالت ایمان مین یہ حال ہے۔ کہ کس جرأت سے کہتے ہین۔ فاقض ما انت قاض انما تقضی ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا۔

مجرمًا۔ قطع تعلق کرنے والے۔

مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ طٰہٰ رکوع ۴ سیپارہ ۱۶ رکوع نمبر ۱۳)

اس رکوع میں قصہ تو موسیٰ کا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آپ کے پیچھے آنے والوں کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔

اس لئے فرمایا۔ لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب۔

ان اسر بعبادی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ حکم ہونا تھا۔ چنانچہ گویا یہیں اشارہ فرما دیا۔ اور یہ سورۃ مکی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر جیسے پاک بندے کے ساتھ راتوں رات گئے۔

فی البحر۔ بحر عربی زبان میں کھلے میدان کو بھی کہتے ہیں۔ کلمۃ بحرا دعیتہا۔ فلاں آدمی سے میں نے بات کھل کے کی۔ سمندر کو بحر بھی اس لئے کہتے ہیں۔ دو محاورے مدینہ کے اس وقت یاد آ گئے ہیں۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے جب رسول کریم کی کچھ مخالفت کی۔ تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ اس بحر کے لوگ اتفاق کر چکے تھے۔ کہ اس کو بادشاہ بنا دیں۔ آپ کے آنے سے یہ منصوبہ پورا نہیں ہوا اس لئے یہ حسد کرتا ہے۔

مکہ و مدینہ میں جو وسیع میدان تھا۔ اس کو بحر کہتے تھے۔

یبسا۔ موسے جس رستہ سے گئے تھے۔ وہ خشک تھا۔ چنانچہ فرمایا کہ تم اس رستے جاؤ جو سمندر میں خشک پڑا ہے۔

فاتبعہم فرعون بجنودہ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بھی لوگ پکڑنے کے لئے دوڑے۔ اور پکڑ کر لانے والے کے لئے ۱۰۰ اونٹ انعام مقرر کئے۔

ما غشیہم۔ جیسے فرعونیوں پر بلا آئی ویسے ہی مشرکان مکہ پر بھی آئی۔

اضل فرعون۔ وہاں فرعون تھا اور یہاں ابوجہل۔

المن۔ بے محنت رزق۔

السلوی۔ تسلی کی چیزیں۔ شہد۔ بعض بٹیر کو کہتے ہیں۔

وما اعجلک۔ اس موقعہ کا ذکر ہے۔ جب موسے طور پر گئے تھے۔ ہمارے نبی کریمؐ بھی دنیا سے جلدی چل دیئے۔ ہم بھی ان کے پیچھے آخر وہیں حاضر ہونے والے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان بھی فتنہ میں پڑے۔

افلا یرون الا یرجع۔ یہ اس کے معبود ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ کہ اللہ تو وہ ہے جس کے آگے تم تضرع کرو۔ تو وہ جواب دے۔

۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ سولھواں رکوع ۱۴

سورہ طٰہٰ رکوع ۴

فتنتم بہ۔ بڑے بھاری کی تمیز کرنے کے لئے یہ ایک ابتلا آیا ہے۔

حتی یرجع الینا موسیٰ۔ ہارون بھی رسول نبی تھے اور حضرت موسیٰ بھی۔ مگر ہارون کے سامنے انہوں نے بت پرستی کی۔ رعب ایک الٰہی فضل ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ کا خوف تو ظاہر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے آنے تک ہم اسی بات پر جمے رہیں گے۔ مگر ہارون کو تو اس فعل میں شریک گردانتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نرمی اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت ہارون کی بریت ظاہر فرماتا ہے۔

حضرت علی کی نسبت بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔ چنانچہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ جیسے ہارون کے ساتھ بچھڑے کا معاملہ تھا۔ ایسا ہی حضرت عثمان کے قتل میں حضرت علی کو شریک گردانا گیا۔ مگر آپ کا دامن بالکل پاک تھا۔

ان آیات سے سب سے حضرت علی کی بریت اور حضرت عثمان کے قتل سے بالکل الگ ہونے کا یقین ہے۔

ان تقول فرقت۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت علی پر تفرقہ کا الزام غلط ہے۔ اور آپ نے تحکیم و تسلیم کی تو انہی آیات کی ماتحت۔

یا ابنؤم۔ بہ نسبت باپ کے ماں میں زیادہ محبت و راحت جوش مارتی ہے اس لئے اس سے منسوب کیا۔ تا رحمت کی طرف جھکیں۔

السامری۔ سامرہ ایک قوم کا نام ہے۔

بصرت بما لم یبصروا۔ یعنی میں خوب سمجھتا ہوں۔

فقبضت قبضۃ ... الی سولت لی نفسی۔ یعنی میں نے اے رسول (موسے) تیری تعلیم توحید سے کچھ لیا تھا اب میں اسے چھوڑتا ہوں۔ کیوں؟ میری مرضی

جبرائیل کے گھوڑے کے قدموں کی مٹی سے کر بچھڑہ بنانا ایک جھوٹی کہانی ہے۔

لا مساس۔ یہ سزا دی ہے کہ جب تو رستے میں چلے۔ تو پوش پوش کہتا جائے۔ یہ جھوٹی کہانی ہے کہ جو اسے چھوتا اسے فوراً بخار ہو جاتا۔

کذلک نقص۔ پیشگوئی فرماتا ہے کہ اسلام میں بھی ایک ہارون ہوگا۔ اس وقت قوم فتنہ میں پڑے گی۔ ایک سامری ہوگا۔

عبداللہ بن سبا یمن کا رہنے والا یہودی۔ جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس نے از راہ شرارت (ظاہرا) اسلام کیا۔ بصرہ کوفہ میں گیا اور عثمان کے مطاعن یاد کر لئے شام تک گیا۔ حضرت معاویہ نے اسے مدینہ میں بھیج دیا۔ چیلے حوالے کر کے چھوٹا۔ تو مصر میں گیا۔ وہاں قوم کو بھڑکایا اور عثمان کے عزل پر لوگوں کو بہکایا۔ مگر وہ سامری آخر میں ذلیل ہوگا۔

عشراً۔ ہم دنیا میں دس صدیاں رہیں۔ یہ ایک خاص قوم کی نسبت پیشگوئی ہے۔

الا یوماً۔ ہم ہزار برس کا ہوتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر علی گڈھ

حمد الٰہی

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی (دُرِّ ثمین)

حمد و شکر ہے اس علیم و خبیر کے لئے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے نامہ حبیب محمدؐ عربی علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام کے مقدس و مطہر وجود کے طفیل ہمیں ہدایت فرقان کا خزانۂ غیر محدود عطا فرمایا جس میں اس فخر موجودات سرچشمۂ علم و ہدیٰ کو رب زدنی علما کی دُعا سکھلا کر علم کی قدر و منزلت کا مرتبہ تبلایا۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے — آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
احمدؐ آخر زمان کز نور او — شد دل مردم زخور تاباں ترے
سالکاں را نیست غیر از وے امام — رہرواں را نیست جز وے رہبرے
آں خداوندش بداد آں شرع و دیں — کاں نہ گردد تا ابد متغیرے
تافت اول بر دیار تازیاں — تا زبانش را شود دُرباں گرے
بعد زاں آں نور دین و شرع پاک — شد محیط عالمے چوں چنبرے (دُرِّ ثمین)

مقصد سفر

اِلابلہ مندرجہ بالا پیشانی کو پڑھ کر ناظرین کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ ایڈیٹر علی گڈھ کہاں جا پہونچا کس مطلب کے واسطے اور کیوں؟ اس لئے سب سے اول میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اپریل کے شروع میں علی گڈھ کی تعلیمی کانفرنس کی طرف سے ایک کاغذ ہمارے ہاں بھیجا گیا تھا۔ جس میں ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے کارکنان کو سالانہ جلسہ مدرسین میں شامل ہوکر اسلامی مدارس ہند کے اتحاد اور اصلاح کے وسائل پر بحث کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تہا۔ وہ کاغذ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ العزیز کی خدمت بابرکت میں جب پیش ہوا۔ تو ایک مجلس شوریٰ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ دو آدمی جو تعلیمی معاملات سے تعلق رکھتے ہوں اسموقعہ پر علی گڈھ جاویں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اس وفد کے لئے بہت موزوں ہوتے۔ لیکن جو تاریخیں (۳۱ اپریل و یکم مئی ۱۹۱۱ء) اس جلسہ کے لئے مقرر تھیں اُنہیں تاریخوں پر ایم اے صاحب موصوف کو

ایک مبارک تقریب

پر بھیرہ جانا تھا۔ ناظرین اخبار اس امر سے مطلع ہو چکے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نکاح کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب کی دختر نیک اختر سے قادیان میں اعلان کیا گیا تہا مگر اس وقت ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبزادی کو رخصت کرنے کیواسطے طیار نہ تھے لہذا رخصتانہ لینے کے واسطے حضرت مولوی صاحب موصوف ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۱ء کی صبح کو بھیرہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس وقت جبکہ میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہو۔ (علی گڈھ یکم مئی ۱۹۱۱ء) میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست اپنے حرم محترم کو ہمراہ لے کر داخل دارالامان ہو چکے ہوں گے اور میں انہیں مخاطب کرکے دُعا کرتا ہوں کہ بارک اللہ علیکما و جمع بینکما فی خیر۔ آمین۔

غرض ایم۔ اے صاحب نے بھیرہ جانا تھا اسواسطے یہ تجویز ہوئی کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ علی گڈھ جاویں مگر بعد میں خواجہ صاحب کو ایک ایسی مجبوری پیش آئی کہ وہ بھی اس وفد میں شامل نہ ہو سکتے تھے اس واسطے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے اور عاجز راقم کو اس وفد میں شامل فرما کر شریک جلسہ مذکورہ ہونے کا حکم صادر فرمایا یہ سبب ہوا کہ ایڈیٹر علی گڈھ میں پہونچا۔

روانگی

بعد دُعائے استخارہ اس سفر کے لئے اپنے مرشد و امیر سے ہدایات حاصل کرکے توکلاً علی اللہ جمعرات کے دن قریب ۳ بجے ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور طریق سنت کے مطابق مولوی صدر الدین صاحب کو اس سفر میں اپنا امیر وفد بنایا۔ بٹالہ کے اسٹیشن پر ہم ایسے وقت پہونچے کہ گاڑی اسٹیشن پر کھڑی تہی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیان سے روانگی کے وقت ہم نے بہت چاہا کہ پہر ایک دفعہ حضرت مرشد کی خدمت میں حاضر ہوکر مصافحہ کریں اور آپ سے دُعا کرالیں۔ مگر حضور بسبب علالت زنانہ مکان میں چلے گئے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ آرام فرمارہے ہیں۔ مناسب نہ جانا گیا کہ آپ کو آواز دے کر تکلیف دی جاوے اور اس انتظار میں رہے کہ حضور خود ہی بستر راحت سے اُٹھیں تو اطلاع کرائی جاوے لیکن ایسا موقعہ مل نہ سکا اور اسی انتظار میں آخری وقت پر اُلّہ پہ سوار ہونا پڑا۔ بٹالہ میں عین وقت پر پہونچنے کے سبب صرف امرتسر تک کے ٹکٹ خرید کئے گئے اور پہر امرتسر سے علی گڈھ کے ریٹرن ٹکٹ خرید کئے گئے۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن

امرتسر کے اسٹیشن پر ہمیں قریباً ۴ گھنٹے ٹہرنا پڑا اور گیارہ بجے وہاں سے بمبئی میل میں سوار ہوئے اس جگہ اس امر کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ چونکہ ہمیں وہاں ریٹرن ٹکٹ بنوانے تھے اس واسطے کئی دفعہ بکنگ آفس میں جانا پڑا ناظرین تعجب کریں گے کہ ٹکٹ بنوانے کے واسطے کئی دفعہ جانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جب کہ امرتسر کا ٹکٹ گھر مطابق قواعد ریل ہر وقت کھلا رہتا ہے اور ایک آدمی ٹکٹ دینے کے واسطے وہاں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ سو اس کا سبب یہ ہوا کہ جو بابو صاحب اس وقت (قریباً آٹھ بجے شام ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۱ء) ڈیوٹی پر تھے ان سے ٹکٹ طلب کیا گیا تو کہنے لگے ذرا ہم اپنا پچھلا حساب دیکھ لیں۔ تھوڑی دیر میں آئے پہر گئے تو کہنے لگے ابھی اور تھوڑی دیر میں آئے پہر گئے تو کہنے لگے صاحب کیا کریں ہماری کتاب بالکل پھٹی ہوئی ہے علی گڈھ ٹکٹ میلوں کی تعداد تلاش کرنا حساب بنانا اور ٹکٹ تیار کرنا بڑا مشکل کام ہے میری تو ابھی ڈیوٹی بدلتی ہے۔ نئے بابو صاحب آتے ہیں ان کے پاس نئی کتاب ہے۔ بس وہ آپ کو فوراً ٹکٹ بنا دینگے۔ یہی گفتگو ہو رہی تہی کہ ایک انگریز صاحب بہادر بھی وہاں آ نکلے اونہوں نے درجہ اول کا ٹکٹ آگرے کا طلب کیا۔ اب اس کو بابو صاحب کیا جواب دیتے وہ ہماری طرح ان کا دیسی بھائی تو نہ تہا کہ ٹال دیتے لگے اسی پھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے۔ معلوم نہیں کہ انہیں میلوں کی تعداد ملی یا نہ ملی لیکن صاحب بہادر کو ٹکٹ بنا کر دے دیا اتنے میں بابو صاحب کی ڈیوٹی ختم ہو گئی اور وہ دوسرے صاحب کو ۹ بجے کے قریب چارج دے کر چلتے ہوئے اور انہوں نے کتاب دیکھ کر ہمیں علی گڈھ کا ٹکٹ بنا دیا ابھی ہم ٹکٹ بنوا ہی رہے تھے۔ جو وہ پہلے صاحب بہادر آگرہ جانیوالے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو ساتھ لے کر پہر آئے کہ بابو نے ہم سے رقم زیادہ لے لی ہے ہم تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے بابو تو موجود نہ تھے۔ نئے بابو صاحب لگے اسی پھٹی ہوئی کتاب کی ورق گردانی کرنے

مگر پتہ نہ دارد۔ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر صاحب ہی کھڑے اصرار کر رہے ہیں کہ صاحب کی تشفی کرائی جائے۔ صحیح حساب بنایا جاوے۔ کتنی ہی دیر بابو اور وہ اس کام میں مصروف رہے مگر کچھ پتہ نہ چلا کہ ٹکٹ بنانیوالے نے کس حساب سے ٹکٹ بنایا ہے۔ تعجب ہے کہ امرتسر کے اسٹیشن کے بکنگ آفس میں ریلوے کرایہ کی ایک کتاب بھی درست حالت میں نہ مل سکی۔ یہ حال تو درجہ اول اور درمیانہ درجہ کے مسافروں کا ہے اور دوسروں کو ایسے بابو یونہی ٹرخا دیتے ہیں کہ اگرہ کا ٹکٹ نہیں ہے دہلی کا لے لو۔ سہارن پور کا لے لو اور مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ آپ کو ٹکٹ بنانے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ امرتسر کے بڑے اسٹیشن ماسٹر صاحب کم از کم اتنی تکلیف تو اٹھائیں گے۔ کہ ٹکٹ گھر میں کرایہ کی ایسی کتابیں بہم پہونچا دیں گے تو اچھی حالت میں ہوں۔ اور بابو صاحبان کو مسافروں کو صرف اس بہانہ پر ٹال دینے کا موقعہ نہ رہے کہ صاحب کتاب پھٹی ہوئی ہے۔ میلوں کا حساب کہاں سے دیکھیں جو ٹکٹ بنا دیں۔

لکھہ اودھشٹاٹا صاحب کے درشن

رات کو گیارہ بجے گاڑی میں امرتسر سے سوار ہو کر صبح ۹ بجے کے قریب ہم دہلی پہونچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ ہماری ٹرین لیٹ آئی ہے اور علی گڈہ جانے والی گاڑی اس کا انتظار کر کے چلی گئی اور اب شام تک کوئی اور گاڑی علی گڈہ نہیں جاتی۔ اس واسطے بغیر کسی پہلے ارادے کے ہمیں دن بہر دہلی میں ٹھہرنا پڑا۔ عاجز تو حضرت اقدس مرحوم و مغفور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمرکاب ۱۹۰۵ء کے آخر میں دہلی ایک دفعہ جا چکا تھا۔ لیکن میرے معزز رفقاء مولوی صدر دین صاحب و مولوی شیر علی صاحب پہلے کبھی دہلی نہ آئے تھے۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دہلی کے مردم خیز قطعہ زمین جہاں شاہان ظاہر و باطن کی بہت سی روحیں آرام فرما رہی ہیں۔ اس بات کو گوارا نہ کیا کہ یہ معزز بزرگ اس طرح ان کے پاس سے گذر جاویں اور وہ دہلی جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخش چکے تھے اس کی کشش نے ان بزرگوں کو دہلی میں ٹھہرا لیا اور عاجز راقم تو خود ان بزرگوں کے ہمرکاب تھا۔ اکیلا کہاں جاتا۔ اس واسطے تجویز ہوئی کہ شہر میں چل کر اپنے معزز دوست میر قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق و لکھہ اودھشٹاٹا و یا نندمت کھنڈن سبھا دہلی کے پاس جائیں۔ چنانچہ گاڑی لے کر ہم آپکے در دولت پر پہونچے جہاں ایک بڑے لمبے چوڑے بورڈ پر موٹے حروف میں دیانندمت کھنڈن سبھا کے الفاظ لکھے تھے اور آپنے اس وقت بہ سبب خضاب کے کپڑہ باندھے ہوئے کچھ ایسی ہی صورت بنائے بورڈ کے اوپر ایک کھڑکی سے سر نکالا کہ اودھشٹاٹا کے عجیب التلفظ عہدہ کی وجہ تسمیہ سے ناواقف آدمی شاید یہی سمجھ کہ اس مونہہ پر ڈھاٹھا سا باندھے ہوئے اس ہیئت کذائی کا نام ہی لکھہ اودھشٹاٹا ہے۔

خیر۔ یہ تو اس عجیب قسم کے ہندی لفظ کے متعلق ہوا۔ ہمیں دراصل اس امر سے سروکار نہیں کہ میر صاحب کے عہدہ کا نام کیا ہے۔ قابل دید بات تو یہ ہے کہ وہ کام کیا کر رہے ہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پنجاب کے مسلمانوں نے بھی کئی جگہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جس قوت اور تمکنت اور پرزور دلائل کے ساتھ میر صاحب موصوف نے آریوں کی تردید کی ہے وہ آریاؤں کا ہی دل جانتا ہوگا۔ ایسے زبردست لیکچر آپکے آریاؤں کے بالمقابل ہوئے ہیں اور ایسے لاجواب رسالے آپ آریوں کے واسطے تصنیف کئے ہیں کہ آریہ صاحبان ان کے مقابلہ میں کہیں ٹھہر نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

میر قاسم علی صاحب کی محنت

جن صاحبان نے میر صاحب کی کتاب دین الحق مطالعہ کی ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ میر صاحب کیسے محنتی ہیں حضرت صاحب کی کتابوں کے پڑہنے اور ان میں سے احتیاط کے ساتھ آپکے مذہب کے متعلق مضامین کو ایک جگہ جمع کرنے میں اونھوں نے کس قدر مشقت اٹھائی ہے جن صاحبان نے وہ کتاب نہیں پڑہی اونہیں چاہیئے کہ کتاب منگوا کر پڑہیں جو مذکورہ بالا پتہ پر ان سے بقیمت عمر مل سکتی ہے۔ لیکن اس مختصر ملاقات کے وقت مجھے میر صاحب کی چند اور محنتوں کے ملاحظہ کرنے کا بھی موقعہ ملا ہے ایک تو اونہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارشادات کو اول سے آخر تک جمع کر کے ایک فائل بک میں لگایا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ایام میں اپنے سلسلہ کے کوئی اخبار وغیرہ نہ تھے۔ حضرت مرحوم کو اپنے پاکیزہ خیالات کی اشاعت میں اور دین اسلام کی تائید میں کس قدر محنت اٹھانی پڑتی تہی۔ وقتاً فوقتاً ایسے اشتہارات زر کثیر سے چھپوائے جاتے اور اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر مختلف شہروں اور ملکوں میں تقسیم کئے جاتے۔ بلکہ ابتدا میں ان اشتہاروں کے پیکٹ بنانے ٹکٹ لگانے اور پتے لکھنے کا کام بھی حضرت صاحب اپنے دست مبارک سے کرتے تھے۔

اللّٰھُمَّ صل علیہ و علے آلہ وخلفائہٖ وابعثہُ مقاماً محموداً الذی وعدتہ۔

دوسرا مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات کو ایک جگہ جمع کر کے میر صاحب موصوف نے ایک فائل طیار کیا ہے۔ ایسا ہی وہابیوں اور بدعتیوں کے درمیان جو جھگڑے تنازعے ہوتے رہے اور فریقین نے ایک دوسرے کے حالات پوست کندہ چھاپے۔ وہ بھی سب ایک جُدا فائل میں جمع ہیں۔ ایسا ہی میر صاحب موصوف نے چند ایک کتابوں کو تالیف کر کے ان کے مسودے طیار کر رکھے ہیں جن پر ایک نظر ڈالنا ظاہر کر دیتا ہے کہ اونہوں نے کس قدر محنت اُٹھائی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب موصوف کو توفیق عطا کرے کہ وہ ان کتابوں کو شائع کر سکیں۔ آمین

مجھے اس امر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں انہوں نے ہماری کس قدر خاطر داری کی۔ مختصراً یہ کہ اُن کے ان ہم کوئی اجنبی یا مہمان نہ دکھائی دیتے تھے۔ بلکہ جیسا کوئی اپنے گھر میں ہوتا ہے۔ چونکہ وہ جمعہ کا دن تہا اس واسطے دہلی کے دیگر دوست ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب و ماسٹر احمد حسین صاحب وغیرہ سے بھی وہیں ملاقات حاصل ہوگئی۔ فالحمد للّٰہ۔

اہلحدیث بدعتی ہوگئے

جناب میر صاحب موصوف نے جو فائل مقلدین اور غیر مقلدین کے اشتہارات و رسائل کا رکھا ہوا ہے۔ اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مجھے جو عجیب بات معلوم ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ وہی باتیں جو مقلدین اہلحدیث کے مقابلہ میں کرتے تہے اور اہل حدیث دلائل عقلیہ و شرعیہ سے ان کا رد کرتے تھے وہی باتیں اب اہل حدیث نے سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ میں اختیار کر رکھی ہیں۔ مثلاً میں نے ایک نہیں بلکہ کئی ایک لمبے چوڑے اشتہار دیکھے۔ جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حنفی لوگ جو اہل حدیث کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے۔ تو یہ ایک بڑا بہاری گناہ اور ظلم صریح ہے اور آیت قرآنی من اظلم ممن منع مساجد اللہ کے ماتحت ظالم ہونے کی دفعہ حنفیوں پر لگتی ہے اور اب وہی اہل حدیث کہلانے والے ہیں کہ احمدی برادران کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے (شاید سوائے ایک مولوی ثناء اللہ صاحب کے جنہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے) اور اگر کوئی اتفاقاً چلا جاوے تو نہایت بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ ہم لوگ تو ان مساجد میں ہی جا کر نماز پڑہنے کے ہرگز خواہاں

نہین۔ہم جانتے ہین کہ خدا تعالیٰ کی تمام زمین مسجد ہی ہے اور تقویٰ و خشیت کے ساتھ ہم جہان کہین بھی سجدہ کرین گے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ مقبول ہوگا۔ بلکہ ہمارے امام علیہ السلام نے تو یہ حکم دے کر کہ ہم غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑہین نہ صرف ہمین امامت و اقتدار کے روحانی تعلق مین ان شخصون کی متابعت روحانی سے بچالیا ہے۔جنکی امامت اللہ تعالیٰ کے لئے نہین ہوتی۔بلکہ چند پیسون کی خاطر ہوتی ہے۔ بلکہ ایسا حکم دے کر آپنے ان ناگوار نظارون کے اعادہ سے اسلامی دنیا کو بچالیا ہے۔ جو کہ حنفیون اور غیر مقلدون کے درمیان مسجدون کے جھگڑون کے سبب ایسی خوفناک صورت اختیار کرتے تھے کہ ہماری گورنمنٹ کو بھی امن قائم رکھنا مشکل ہو جاتا تہا۔غیر مقلد صاحب ہین کہ خواہ مخواہ حنفیون کی مسجد مین گھسے جاتے ہین اور باوجود ان کے روکنے کے ان کی جماعت مین شامل ہو کر نماز پڑہنے کا حق حاصل کرنے کے واسطے مرنے مارنے کو طیار ہو رہے ہین۔ ادھر حنفی صاحبان ہین۔ کہ جہان آمین بالجہر کی آواز کان مین پڑی۔ گیا ان کے واسطے جنگ شروع کرنے کا بگل بج گیا۔کہان کی نماز اور کہان کا انقطاع الی اللہ فوراً لڑائی شروع ہوگئی۔سر پھوٹ گئے۔خون بہنے لگے۔ تھانون مین رپورٹین لکھوائی گئین۔ اور مقدمات شروع ہو گئے۔ الغرض ہم کو تو خدا تعالیٰ نے ان مشکلات سے محفوظ رکھا ہے مگر تعجب ہے کہ اہل حدیث خود کیون بدعتی بن گئے اور دراصل تعجب کی کوئی بات نہین ان کی یہ حالتین اس واسطے ہوئین کہ مسیح موعود کی آمد کی ضرورت کو پورے طور سے ظاہر کردین اور اب تو دن بدن وہ اور بہی تنزل کر رہے ہین۔مسجدون سے روکنا تو ایک ظاہری مقابلہ ہے ان کے تو ایمان بہی باوجود سمجھانے کے اپنے ٹھکانے پر قائم نہین رہے وہی لوگ

جو موحد کہلاتے تھے اب مشرک

بنتے جاتے ہین ایک انسان کو صفات خدا دے کر صلیب پرستون کی رات دن امداد کر رہے ہین۔یسوعی صاحبان نے اسلام کے برخلاف جو تیر چلانے کے واسطے تیار کئے ہین انکو زہر آلود کرنے کا کام ان مسلمانون نے اپنے ذمے لے لیا ہے اور نہین جانتے۔ کہ اپنے ہی ہاتہون سے اپنے دین کے قلعہ کو مسمار کرنے کی کوشش مین لگے ہوئے ہین۔

اس نسخہ کو بھی آزماؤ

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود مرحوم و مغفور نے دہلی مین ایک صاحب سے جو مناظرہ کے واسطے تشریف لائے تھے۔ اور ممات و حیات حضرت عیسےٰ پر گفتگو کر رہے تہے۔ فرمایا کہ آپنے حضرت عیسیٰ کی زندگی کا نسخہ تو آزمالیا کہ آج تک اسلام کو اس نسخہ نے کس قدر ضرر پہونچایا ہے اور اسلامی قوم کی بیماری دن بدن ترقی پکڑ رہی ہے۔ صدیون کا تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ یہ نسخہ مفید نہین بلکہ مہلک ہے۔ کیونکہ دراصل اس کا رواج دینے والا کوئی عیسائی ہے جس نے ایسی بات اسلامی کتب مین ڈالی اور کسی مفسر نے ناواقفی سے اُسے قبول کر لیا۔ تو رفتہ رفتہ جاری ہوگیا۔ مگر اب ذرا کچھ مدت اس نسخہ کو بھی تو آزما کر دیکھو جو مین پیش کرتا ہون۔ اگر ہم حضرت عیسےٰ کی وفات کو تسلیم کر لین۔ تو ساری عیسائی دنیا کو ہم صرف اس ایک مسئلہ کے ذریعہ سے نیچا دکھلا سکتے ہین اور دکھلا رہے ہین۔ اب تو عیسےٰ کی وفات مین اسلام کی زندگی ہے۔

حنفی وہابی ہوگئے

اس فائل کے دیکھنے سے دوسرا نکتہ جو مجھے معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ حنفی وہی صاحبان جو اہل حدیث کو بُرا کہتے تھے اور ان کے برخلاف کتابین اور اشتہارات لکھتے تھے اور بڑا زور دیتے تھے کہ یہ لوگ کافر ہین بے ایمان ہین یہ ہین وہ ہین کیونکہ خدا تعالیٰ کے **ولیون** کو نہین مانتے۔ بزرگان دین کے منکر ہین۔ کرامت کی تکذیب کرتے ہین اب ان حنفیون کا یہ حال ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنا ایک ولی ان کے درمیان بھیجا۔ تو اہل حدیث سے بڑھ کر ان کی مخالفت مین کمر باندھی اور خود ہی وہابی بن گئے۔ غرض یہ عجیب زمانہ ہے کہ

موحد مشرک بن گئے ہین
اہلحدیث بدعتی ہو گئے ہین
حنفی وہابی بن گئے ہین۔

ایک نشان کے سینکڑون نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ انی مھین من اراد اھانتک یعنی اسے ذلیل کردون گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے بہت کثرت سے پورا ہو رہا ہے اور ہر جگہ اس نشان کی صداقت کا اظہار ہو رہا ہے۔ مخدومی میر قاسم علی صاحب نے جو اشتہارات مخالفین سلسلہ احمدیہ دکہائے۔ ان مین ایک مرزا حیرت کا اشتہار بہی تہا۔ جس مین حضرت مرحوم مغفور کے واسطے **قید** کا لفظ استعمال کیا گیا تہا۔ سبحان اللہ! اُس وقت کسی کو کیا معلوم تہا۔ کہ یہ لفظ اُلٹ کر خود حیرت پر پڑے گا۔ چنانچہ دہلی مین بیٹھے ہوئے ہم نے یہ قصہ بہی سُنا کہ کس طرح حیرت صاحب کو قید کا حکم ہُوا۔ اور بہ سبب عدالت بند ہونے کے ضمانت نہ ہو سکی۔ اور بہر حال رات بھر روتے دہوتے قیدخانہ کی کوٹھڑی مین کاٹنی پڑی۔ کاش کہ اب بہی وہ سمجھین اور گستاخیون کے طریق کو چھوڑ کر ادب کی راہ اختیار کرین۔ کیونکہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ اس نشان کے پورا ہونے کے حالات مین نے میرٹھ اور مظفر نگر مین بہی سُنے۔ مگر اس جگہ بہ سبب خوف طوالت سب کا تذکرہ نہین کر سکتا۔

خدا کی طاقت سب سے بڑی ہے

حضرت مرزا صاحب کے برخلاف مخالفین نے اس کثرت سے اشتہار اور رسالے اور کتابین اردو چھاپین اور کثرت سے شائع کین کہ اگر یہ سلسلہ صرف انسانی ہوتا تو ایسے سخت اور بیشمار حملون کے مقابلہ مین اس کا زندہ رہنا کسی صورت مین ممکن نہ تہا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طاقت سب سے بڑی ہے۔جب خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا تہا۔ کہ "دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زورآور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا" سو احکم الحاکمین کے حکم کے مطابق وہ سچائی ظاہر ہوگئی۔ دشمن روتے پیٹتے چلاتے کفر کے فتوے لگاتے شور مچاتے مر گئے اور خداوند نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور اِس کی بنیادون کو اپنے فضل سے مضبوط کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

علی گڈہ پہونچنا

دہلی سے شام کے ۶ بجے روانہ ہو کر قریباً ۸ بجے رات کے ہم علی گڈہ کے اسٹیشن پر پہونچے۔ جہان سفیر کانفرنس منشی مظفر حسین صاحب کالج کے چند والنٹیرز کے ساتھ مہمانون کے استقبال کے واسطے موجود تھے۔ بہت خُلق سے ملے اور ایک گاڑی مین بٹھا کر کالج (اس مضمون مین ہر جگہ کالج سے مراد علی گڈہ ایم۔اے او کالج ہے اور کانفرنس سے مراد آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ہے) کے مہمان خانہ مین لے گئے۔ اور ایک والنٹیر میان عبدالعزیز صاحب طالب علم جماعت نہم ہمارے ساتھ بیٹھے۔ گیسٹ ہوس مین ہم ہر سہ کو ایک الگ کمرہ دیا گیا۔ جس مین ہر قسم کا ضروری سامان مہیا تہا۔

پہلے دن کا کام

پہلے دن صبح سویرے ہم نماز سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن شریف مین ہنوز مصروف تھے۔ جب کہ کانفرنس کے اسسٹنٹ سکرٹری منشی ادریس احمد صاحب ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ ہمارے ہر طرح کے آرام کے متعلق

حالات دریافت کئے اور ہمارے نام اور پتے تحریر کر لئے ان کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا جائنٹ سکرٹری کانفرنس اور ایک سنجیدہ وضع کے عالم مولوی طفیل احمد صاحب جو آج کل بریلی میں اسسٹنٹ رجسٹرار ہیں مہمانوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ہمارے پاس ہی پہونچے۔ تھوڑی دیر تشریف فرما رہے۔ پھر چائے پی کر ہم اسٹریچی ہال میں پہونچے۔ جہاں دونوں دن جلسوں کا انعقاد ہوا۔ صاحبزادہ صاحب (اس رپورٹ میں صاحبزادہ صاحب سے مراد ہر جگہ صاحبزادہ آفتاب احمد ہوگی) کی تحریک اور پرنسپل صاحب کالج کی تائید سے مولوی عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ میرٹھ۔ بریلی۔ اٹاوہ۔ چہرہ۔ امرتسر۔ حیدرآباد سندھ وغیرہ مقامات کے اسلامی مدارس کے ناظمین یا کارکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف فرما تھے۔ کالج کے اسٹاف اور طلباء کی ایک تعداد بھی کم و بیش سب جلسوں میں موجود رہی۔

پہلی تقریر

میرٹھ اسکول کے ایک نوجوان طالب علم علیم الدین نام نے جو کہ ایک خوش الحان قاری ہیں۔ قرآن شریف کی چند آیات پڑھیں اور ایک عربی نعت سنائی۔ پھر سب سے پہلے کالجیٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک انگریزی مضمون پڑھا جس میں انہوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ لنڈن کے مدرسوں کی زندگی کا ایک نمونہ پیش کیا۔ اور دکھایا کہ لنڈن میں بورڈنگ اسکولوں میں لڑکے کس طرح رہتے ہیں ان کے واسطے کیا کیا عمارتیں ہوتی ہیں۔ گرجا۔ غسل کا حوض۔ ورزش کا کمرہ۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال کے میدان۔ سکول ہال۔ سائنس روم۔ ڈرائنگ روم جغرافیہ روم۔ لائبریری۔ میوزیم وغیرہ بہت سی عمارتیں شمار کیں۔ پھر ان کا دن بھر کا پروگرام سنایا مثلاً کھیلوں میں اُستاد شریک ہوتے ہیں جہاں بچوں کے دوست ہوتے ہیں مگر بے تکلف نہیں بنتے اور اس بات پر زور دیا کہ صرف ضابطہ کچھ شے نہیں۔ استادوں کو چاہیئے کہ اپنا نمونہ بچوں کو دکھائیں اور نتایج کو تعلیمی فیل پاس کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کس قدر صداقت۔ دیانتداری۔ راستبازی و دیگر شریفانہ اخلاق کے لڑکے طیار ہوئے ہیں۔

ضرورت مسجد

ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی اس تقریر میں مفید معلومات بہم پہونچائے۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ ان کی تقریر میں جو امر سب سے زیادہ قابل غور ہے مجھے معلوم ہوا وہ یہ تھا کہ انہوں نے لنڈن کے مدارس میں سب سے پہلے عمارتوں کو شمار کیا اور عمارتوں میں سب سے اول گرجا کا نام لیا۔ لڑکوں کے روزانہ پروگرام میں سب سے پہلے گرجا کی حاضری کا ذکر کیا عیسائی دنیا میں عبادت کے اوقات بہت ہی کم ہیں۔ مگر انہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانوں نے اس ضرورت کو تاحال پورے طور سے محسوس نہیں کیا کہ اسلامی طلباء کے کیرکٹر کی تکمیل کے واسطے مسجد کی عمارت سب سے اول ضروری ہے۔ ایم۔ اے او کالج کے وسیع احاطہ میں ایک شاندار مسجد دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا۔ جس کے ایک حصہ پر ہنوز عمارت کا کام شروع ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ان مدرسہ و بورڈنگ تعلیم الاسلام قادیان کی وسیع زمین پر سب سے اول جس عمارت کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی ہے وہ مسجد ہی ہے اور قادیان کی مساجد میں خداتعالیٰ کے فضل سے ایسے نمازی ہی شامل جماعت ہوتے ہیں۔ جن کے دل آستانۂ عالیہ پر رقت و خشوع کے ساتھ پگھلے چلے جاتے ہیں۔ گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم از کم خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔ مسجد اسلامی زندگی کا ایک نہایت ہی ضروری جزو ہے۔ حضرت اقدس مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ اپنی مساجد بنانے کی کوشش کریں جہاں خدا کی عبادت کا گھر بنایا جاتا ہے وہاں برکات الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور سلسلہ حقہ کی بنیاد مستحکم ہو جاتی ہے۔ قدیم اسلامی شاندار عمارتوں کے جسقدر آثار دنیا میں موجود ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی بادشاہ مسجد کی ضرورت کو کہاں تک محسوس کرتے تھے۔

۳۰۔ اپریل کی کارروائی

اتحاد کا رزولیوشن

اس کے بعد ٹیچرز کانفرنس کے رزولیوشن پیش ہونے شروع ہوئے سب سے پہلا رزولیوشن یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف اسلامی مدارس میں اتحاد کس طرح قائم ہو۔ اس پر مختلف صاحبان نے اپنے اپنے مشورے دینے شروع کئے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامیہ سکولوں کی فہرست بنائی جاوے ان کی رپورٹیں منگوائی جاویں۔ ایک انسپکٹر مقرر کیا جاوے ایک نصاب دینی مقرر کیا جاوے۔ امتحانوں کی نگرانی ہو۔ تعطیلیں ایک طرز پر ہوا کریں۔ سب سالانہ جلسہ میں شامل ہوا کریں۔ سفیر کانفرنس پھرا کریں۔ ایک میگزین ہو۔ مولوی صدر دین صاحب نے اس کے متعلق اپنی تقریر میں دو تجویزیں پیش کیں ایک یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس کو اپنا ایک ہی مقصد مقرر کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہو کہ خداتعالیٰ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ دوسرا یہ کہ تمام صوبہائے ہند میں اس کام کے واسطے پراونشل کمیٹیاں بنائی جاویں۔ ان تجاویز میں سے بعض کو سردست ناممکن الحصول بیان کیا گیا۔ جیسا کہ انسپکٹر کا تقرر یا نصاب کا بنانا اور یہی فیصلہ ہوا کہ حتے الوسع ان مشوروں سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جاوے۔

تعلیم کیسی ہو

اس کے بعد دوسرا رزولیوشن یہ تھا کہ سرکاری مدارس کی موجودہ سادہ تعلیم کافی ہے اس امر پر اصرار کیا جاوے کہ تعلیم اگرچہ کم لوگوں کو دی جاوے۔ مگر نوعیت کے اعتبار سے عمدہ ہو اور اس کے ساتھ تربیت کا انتظام ہو۔ اس پر بہت سی تقریریں ہوئیں۔ بعض صاحبان نے نہایت پرجوش اور پُردرد الفاظ میں اسلامی طلباء کی اس قابل رحم حالت کو بیان کیا کہ جو سرکاری مدارس میں آریہ ہیڈ ماسٹروں اور ٹیچروں کے ماتحت ہو رہی ہے اور اپنے اسلامی مدارس کی ضرورت کو بیان کیا بعض دوستوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سرکاری مدارس کے اعلےٰ انتظام اور عمدہ اسٹاف کو ہم کیوں چھوڑیں۔ ضرور ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ عاجز راقم نے بھی اس کے متعلق ایک تقریر کی اور آیت قرآنی متعلق معلم اول حضرت خاتم النبیین یعلمہم و یزکیہم کو پیش کر کے بیان کیا کہ تعلیم اور تزکیہ ہر دو کی ضرورت ہے اور ہمیں ایسے مدارس بنانے ضروری ہیں۔ جن میں تعلیم کے ساتھ تربیت ضرور ہو لیکن جہاں کہیں ایسے مدارس سردست نہیں بن سکتے۔ وہاں سرکاری مدارس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور ہم کو ہر دو کی ضرورت ہے۔ سرکاری مدارس کی بھی اور اپنے مدارس کی۔ چنانچہ اسی کے مطابق رزولیوشن پاس ہوا۔

فنڈ

تیسرا رزولیوشن اس امر کے متعلق تھا کہ مقامی مدارس کے واسطے فنڈ کس طرح مہیا ہوں اس پر مختصر سی تقریریں ہوئیں اور پریزیڈنٹ جلسہ مسٹر عبد القادر صاحب نے آخری ریمارکس میں خوب فرمایا کہ اس ریزولیوشن میں زرے طلبی سخن درین است والا معاملہ تھا اس واسطے تقریریں بھی مختصر ہوئیں۔ اور جلدی ختم ہو گئیں۔ مختلف صاحبان نے مفصلہ ذیل تجویزیں فنڈ جمع کرنے کی بیان فرمائیں۔ مد زکوٰۃ۔ مد صدقات۔ صدقہ فطر۔ شادی کے وقت وصولی۔ آٹا فنڈ۔ کھال قربانی۔ طبقہ صوفیا سے امداد۔ طبقہ علما سے امداد۔ صاحبان اوقاف سے حصہ۔ ایسے ایجنٹ مقرر کرنا جن کو وصولی چندہ پر کمیشن دیا جاوے۔ محلہ کے چودھریوں کو ساتھ ملانا۔ ایک صاحب رشید الدین نام نے یہ تجویز پیش کی کہ قوم کے نوجوان اپنی زندگیاں اسلامی اسکولوں میں وقف کر دیں۔ یہ تجویز فی الواقعہ بہت عمدہ ہے اور اس کے نمونے تاحال بہت کم ہیں۔

لیکن خداتعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں قریباً سارے مدرس ایسے ہیں جنھوں نے دنیوی زندگی کے بڑے بڑے مفاد کو ترک کرکے اس مدرسہ سے تھوڑی سی امداد کو دین کی خاطر قبول کیا ہے۔ جیساکہ مولوی صدرالدین صاحب۔ صوفی غلام محمد۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ قاضی امیر حسین صاحب۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ قاضی عبداللہ صاحب۔ اکبر شاہ خان صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب۔ ماسٹر عبدالرحیم وغیرہ

آخری ریزولیوشن

چوتھا ریزولیوشن وعظ کے جلسوں کے متعلق اور پانچواں ہر جگہ دارالاخبار کے قائم کرنے کے متعلق تھا ہر دو امور کو مفید کہا گیا اور یہ بھی قرار پایا کہ مختلف مقامات پر سالانہ جلسوں کے وقت واعظین اور لیکچراروں کے بہم پہونچانے میں یہ کانفرنس امداد کیا کرے۔

سبق ریاضی

اس کام کے ختم ہونے پر کالج کے پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے ارتھمیٹک الجبرا اور جومٹری کے طریقہ تعلیم پر ایک مفید علم آموز لکچر دیا اور بیان فرمایا کہ کس طرح چھوٹے بچوں کے واسطے یہ علوم نہایت آسان ہو سکتے ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ابتدا میں یہ علوم فلسفہ کے رنگ میں سکھانے نہیں چاہئیں [illegible] میں اس کی تعلیم [illegible]

صبر کے کیا معنے ہیں

ڈاکٹر صاحب موصوف کے لکچر سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ علم ریاضی کے کتنے بڑے ماہر ہیں اور اس علم میں ان کو کس قدر دلچسپی ہے وہ اپنے فن کے سپلشٹ ہیں اور کسی علم کے حصول کا لطف بھی تب ہی آتا ہے کہ انسان مقدور بھر اس میں کمال حاصل کرے۔ ع

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

مگر ڈاکٹر صاحب نے سائنس اور ریاضی میں [illegible] کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو ترغیب دی [illegible] سے ترقی کر رہی ہیں [illegible] مسلمانوں کو چاہئے کہ [illegible] صبر سے کچھ نہیں بنتا۔ کچھ کرنا چاہئے ان الفاظ میں ڈاکٹر صاحب نے لفظ صبر کا بہت غلط استعمال کیا ہے اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ مع الصابرین۔ اللہ تعالیٰ ضرور صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے پس جس کے ساتھ خدا ہے کیا وہ کسی سے پیچھے رہ سکتا ہے ہرگز نہیں۔ میرا منشاء یہ نہیں کہ میں ڈاکٹر صاحب کی نیت پر حملہ کروں۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے صبر کے اس جگہ وہ معنے کئے ہیں۔ جو کہ مسلمانوں کی بدقسمتی سے ان کے گرے ہوئے اخلاق نے بعض پاک اور اعلےٰ الفاظ میں پیدا کر دئے ہیں۔ جیساکہ مثلاً لفظ مکر کے معنے تدبیر کے ہیں۔ لیکن آج کل اُردو زبان میں اس لفظ سے مراد فریب بازی لیا جاتا ہے۔ اور اس طرح مخالفین اسلام کو قرآن شریف پر اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ چونکہ ڈاکٹر صاحب کا کمال ریاضی میں ہے اور واعظین قرآنی الفاظ کے فہم صحیح کا دعوے نہیں وہ میری اس بات کو بُرا نہ مانیں گے۔ کہ میں از روئے محبت انہیں لفظ صبر کے صحیح معنوں سے مطلع کروں۔ دراصل مسلمانوں پر جو ادبار چھا رہا ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے صبر کیا بلکہ اس وجہ سے ہے۔ کہ انہوں نے صبر کو اختیار نہیں کیا۔ صبر کے معنے ہیں نیک اور مفید کام پر استقلال کے ساتھ مستحکم رہنا اور کسی تکلیف یا دکھ کے سبب سے اسے ترک نہ کر دینا۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ وہاں صلوٰۃ سے مراد مفسرین نے دُعا اور نماز لی ہے۔ اور صبر سے مراد روزہ رکھنا ہے۔ کیونکہ روزے میں انسان خداتعالیٰ کو راضی رکھنے کی خاطر بھوک اور پیاس اور دیگر خواہشات پر اپنا قابو رکھتا ہے اور ان سے مغلوب

نہیں ہوتا۔ پس صبر کے یہ معنے ہیں کہ استقلال اور ہمت کے ساتھ ایک آدمی نیک کاموں کے کرنے میں آگے قدم بڑھاتا چلا جاوے نہ کسی کی ملامت کا خوف اُسے ہو بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہ ہو بڑھتا ہوا چلا جاوے اور مفید کاموں میں سبقت لیجاوے۔ کوئی ابتلا اُسے نہ گرا سکے کوئی مخالف کا حملہ اُسے پیچھے ہٹا نہ سکے کسی زورآور کا زور اُسے اپنے کام سے روک نہ سکے یہ ہے صبر۔ اس کی زیادہ وضاحت کیواسطے میں یہ مثال پیش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب جو اعلےٰ درجہ کے ریاضی دان بن گئے اور ولایت سے ڈگری حاصل کی اور ڈاکٹری کا خطاب پایا یہ سب کچھ علم ریاضی کے حصول میں صبر کا نتیجہ ہے اور علم ریاضی کا ڈاکٹر کہنے کی بجائے یہ درست ہوگا کہ انہیں علم ریاضی کا صابر کہا جاوے۔ غرض صبر ایک اعلےٰ درجہ کی صفت ہے جس کا تمام آدمیوں میں ہونا ضروری ہے۔ جس میں صبر نہیں وہ پست ہمت اور مغلوب ہے اور جس میں صبر ہے خدا بھی اس کے ساتھ ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔ یہ جو انگریزی مثل ہے

God helps those who help themselves

خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں اس مثل کا اصل صحیح الفاظ میں قرآن شریف کے ان الفاظ میں ہے۔ کہ ان اللہ مع الصابرین

رپورٹ مدرسہ تعلیم الاسلام

اس لیکچر کے بعد مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اپنے مدرسہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس پر سب نے انہیں مبارکباد دی۔ اس رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے اس مدرسہ کی بنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب نے رکھی۔ ایک شخص کسی چیز کا نام رکھتے وقت اپنے اصلی خیالات اور سچے جذبات کا اظہار بے لبسی سے کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود جن کی بعثت کی اصل غرض اس فطری اور پاک مذہب کی نئے سرے سے چہرہ نمائی تھی اور جو دل و جان سے چاہتے تھے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کا مذہب دنیا میں پھیلے اس مدرسہ کا نام **تعلیم الاسلام** رکھا یہ مدرسہ شروع میں پرائمری تھا۔ تین سال میں ہائی ہوگیا ہے۔ پہلے صرف چندہ سے چلتا تھا اب دو تین سال سے گورنمنٹ کی ایڈ ملتی ہے باقی مصارف صدر انجمن احمدیہ مہیا کرتی ہے۔ استاد اکثر ٹرینڈ ہیں۔ ہیڈ ماسٹر بی۔ اے بی ٹی ہے سٹاف میں علی گڑھ کے دو گریجوایٹ ہیں۔ اس دفعہ ۳ لڑکے امتحان انٹرنس میں پاس ہوئے۔ جہاں پنجاب کا کل نتیجہ ۴۳ فیصدی ہے اس واسطے ہمارا نتیجہ تسلی بخش ہے۔ اس سال کے اسلامی مدارس میں بلحاظ نتائج یونیورسٹی ہمارا مدرسہ دوسرا رہا ہے۔ اول مدرسہ اسلامیہ امرتسر ہے اور ان کی کامیابی کے واسطے میں انہیں مبارکباد کہتا ہوں۔ دینیات اور عربی کی تعلیم ہمارے مدرسہ میں ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ طلباء تیسری جماعت تک قرآن شریف ختم کرتے ہیں۔ [illegible] تک ترجمہ قرآن شریف اور اس کے ساتھ حدیث ختم کرائی جاتی ہے۔ مدرسہ کے ساتھ بورڈنگ ہے۔ جس کا ہونا نہایت ضروری ہے ہمارے بورڈنگ کو ایک ایسا گاؤں عطا ہوا ہے۔ جہاں کوئی بدمنظر نہیں کوئی گندی سوسائٹی نہیں۔ اسلامی خیالات کے برباد کرنے والا کوئی اثر نہیں۔ بلکہ بڑے امن اور آرام کے ساتھ بچے اسلامی خیالات اسلامی عادات میں رنگین ہوتے چلے جاتے ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ بورڈنگ کے پانچ سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ جو بچوں کی کھیل کود۔ سیر۔ نماز۔ تلاوت قرآن شریف میں باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے ان کی تربیت کرتے ہیں۔ بورڈنگ کے ساتھ ایک ڈسپنسری ہے۔ مدرسہ و بورڈنگ کے واسطے گاؤں سے باہر ۵۰ گھماؤں زمین خریدی گئی ہے۔ جہاں مسجد طیار ہوگئی ہے۔ باقی عمارت عنقریب شروع ہونیوالی ہے۔ اس موقعہ پر میں گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا

ضروری سمجھتا ہوں کہ انھوں نے پچیس ہزار روپیہ اس اسکول کو دینے کا وعدہ کیا ہے جس میں سے دس ہزار روپیہ دے دیا ہے۔

اور آخر میں ایک ایسے امر کا ذکر کیا جاتا ہے جو نہایت ہی اعلیٰ ہے اور جو ہمارے سکول کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا و بالفضل اولنا حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا وجود باجود ہے وہ صرف اس لئے نہیں کہ وہ ایک نہایت ہی اعلےٰ درجے کے طبیب ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ حسب عادت عصر کی نماز کے بعد قرآن شریف کا درس فرماتے ہیں جس میں مولانا صاحب لڑکوں کی اخلاقی اصلاح کو بالخصوصیت مدنظر رکھتے ہیں۔ اور اس درس سے نہ صرف طلبار کو قرآن شریف کے پڑھنے اور اس کے سیکھنے کا ہی شوق بڑھتا ہے بلکہ انکو یقین تام ہو جاتا ہے کہ یہ یقیناً خدا کا کلام ہے۔ اور کہ یہ ایک ہی بے نظیر کامل کتاب ہے۔ اور چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کو تمام دیگر ادیان کی بھی پوری واقفیت ہے اور وہ بغیر تحقیق کسی مذہب یا فرقے کو برا کہنا یا باطل سمجھنا نہایت سخت گناہ سمجھتے ہیں طلبار کو ان کی ان پاک تحقیقات سے بقدر استطاعت متنفید ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ کیونکہ آپ اپنے درس میں اسلام کی خوبیاں بمقابلہ دیگر ادیان کے بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور اکثر ایسا کرتے ہیں اس طرح سے یہ نوجوان دوسرے مذاہب سے بھی کچھ واقف ہو جاتے اور دوسروں کے اعتراضات کا بھی ان کو پتہ لگ جاتا ہے اور اس طرح سے خدا کے فضل و توفیق سے وہ ایک مضبوطی اور یقین کے ساتھ اسلام کو سچا مذہب مان کر اس پر حملہ آور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

اس تقریر پر پہلے دن کا کام ختم ہوا۔

پینی ریڈنگ

اس دن رات کے وقت بریلی کے مدرسہ اسلامیہ کے طلبار نے اپنی یاد کی ہوئی نظمیں عبارتیں اور مکالمے سنائے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں نے نہائت ستعدی کے ساتھ اور بغیر کسی حجاب کے بڑی عمدگی سے یہ سپیچین سنائے جو حاضرین کیواسطے نہائت دلچسپی کا موجب ہوئے۔ دوسرے اسلامی مدارس کو بھی ضرور اس کی تقلید کرنی چاہیئے کیونکہ اس سے لڑکوں کو بڑے مجمعوں میں بولنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کا تلفظ درست ہو جاتا ہے اس قابل تعریف کام کے واسطے شکریہ کے مستحق مولوی قمر الدین صاحب بی۔ اے وکیل ظاہر کئے گئے ہیں جن کی محنت کا یہ سب نتیجہ تھا۔ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے لڑکوں کی نظمیں وغیرہ سننے کے بعد انھیں کانفرنس کی طرف سے کتابیں انعام دی گئیں۔

یکم مئی کی کارروائی

یونیورسٹی کے متعلق تقریریں

دوسرے دن طلبائے کالج نے اس مضمون پر تقریریں کیں کہ مسلمانوں کو اپنی یونیورسٹی کی کہاں تک ضرورت ہے۔ یہ تقریریں سب اردو میں تھیں سوائے ایک کے جو انگریزی میں ہوئی چونکہ ان تقریروں میں سے عمدہ کے واسطے تین انعام درجہ بدرجہ مقرر تھے اس واسطے ان کے موازنہ کے لئے پانچ جج مقرر ہوئے۔ جنمیں سے ایک مولوی صدر دین صاحب بی۔ اے بی ٹی تھے۔ ان تقریروں میں طلبار نے ایک اسلامی یونیورسٹی کی ضرورت کے واسطے بہت دلائل بیان کئے اور سب تقریریں محققانہ اور دلچسپ تھیں۔ لیکن سب سے بڑھ کر ایک نوجوان انیس احمد نام کی تقریر تھی۔ جو کہ کالج کی بی۔ اے کلاس کے طالب علم ہیں۔ اس نوجوان کی تقریر کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت کیا بلحاظ ترتیب اور نظم مضمون کیا بلحاظ دلائل مبنیہ کے ہر رنگ میں قابل تعریف تھی۔ سب سے بڑھ کر قابل ذکر یہ بات ہے کہ صرف یہی ایک صاحب ہیں جنھوں نے اس بات پر بھی پرجوش الفاظ میں زور دیا کہ مسلمانوں میں روحانی اور دینی حالت کی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ یہ نوجوان کانفرنس کے قابل خلیق اسسٹنٹ سکرٹری مولوی ادریس احمد صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس نوجوان کو اور کالج کے دیگر نوجوانوں کو اپنی رضامندیوں کی راہ پر چلائے اور انھیں حسن اخلاق۔ دیانت و امانت اور لیاقت میں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے ججوں نے بھی سب سے اول انعام کا مستحق اسی نوجوان کو قرار دیا۔

صاحب پریزیڈنٹ کا شکریہ

انعامات کے اعلان کے بعد چونکہ جلسہ ختم ہو گیا اس واسطے پریزیڈنٹ صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور جس خوبی متانت اور سنجیدگی اور قابلیت کے ساتھ انھوں نے سر انجام دیا۔ اگرچہ ہم پریزیڈنٹ کی تقریر پر نکتہ چینی اور تنقیدی نگاہ ڈالنی واجب نہ سمجھیں کہ انھیں کا کام تھا اور اس جلسہ کے قیام کے واسطے وہ شکریہ کے لائق ہیں لیکن جیسا کہ انھوں نے مقررین پر تنقید کی ہماری امید ہے کہ انھیں ناگوار نہ ہوگا اگر ہم بھی ان کی کارروائی پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہوئے ایک ایسے امر کی طرف متوجہ کریں جو اس سارے جلسہ میں ان سے ہماری توقع کے برخلاف واقع ہوا۔ مولوی صدر دین صاحب نے رپورٹ مدرسہ تعلیم الاسلام میں شروع میں دو جگہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے نام کے ساتھ مسیح موعود کا لفظ استعمال کیا تھا۔ پہلے موقعہ پر تو نہیں مگر دوسرے موقعہ پر صاحب پریزیڈنٹ چونکے اور انھوں نے کھڑے ہو کر مولوی صدر دین صاحب کو کہا کہ چونکہ بعض لوگ مرحوم مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں مانتے اور ممکن ہے کہ یہ لفظ ان کے واسطے رنجیدہ ہو اس واسطے آپ اور القاب سے ان کو یاد کریں اور یہ لفظ نہ بولیں۔ پریزیڈنٹ صاحب کے اس فرمانے کی مولوی صدر دین نے کچھ پرواہ نہ کی بلکہ انھوں نے اپنی بقیہ تقریر میں دوبارہ مسیح موعود والے فقرے کو دہرایا۔ اور آخر میں ایک جگہ پھر بھی یہ لفظ ان کی تحریر میں تھا اور انھوں نے اسی طرح پڑھا۔ اور سب نے خاموشی سے سنا اور سامعین میں سے کوئی معترض نہیں ہوا۔ اور بھی ایک واقعہ ایسا ہوا جس میں پریزیڈنٹ صاحب کی وسعت خیال اور عالی حوصلگی کے برخلاف شکائت کا موقعہ ہمیں ملا۔ اس واسطے ہم ادب کے ساتھ اس معاملہ میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پریزیڈنٹ صاحب کا یہ فرمان کسی صورت میں جائز نہ تھا۔ اگر یہ بات صحیح ہو کہ کسی جلسہ میں کوئی شخص اپنے عقائد کے مخالف حاضرین کی خاطر اپنے کسی مانے ہوئے بزرگ کے نام کے ساتھ اس کے اس خطاب کو یاد نہ کرے جو اس کے ایمان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بزرگ کو مل چکا ہے تو پھر کوئی ایک اسلامی فرقہ کسی دوسرے اسلامی فرقہ کے ساتھ ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ جہاں ممکن ہو کہ کسی بزرگ قوم کا نام کسی وجہ سے درمیان میں آ جاوے اس قاعدہ کے مطابق لازم ہوگا کہ ایک سنی اپنی تقریر میں حضرت عمرؓ کے نام کے ساتھ خلیفہ یا امیر المومنین بلکہ حضرت کا لفظ ہی نہ بولے بلکہ روکھا نام عمر کا لے۔ رضی اللہ عنہ بھی نہ کہے کیونکہ شیعہ صاحبان کے نزدیک تو حضرت عمرؓ نہ صرف خلافت کے غیر مستحق تھے۔ بلکہ نعوذ باللہ اس قابل تھے۔ کہ آج تک ان کے حق میں سب کرنا کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی خارجی نجدہ ازارقہ اور صفریہ فرقہ کا کسی مجلس شیعہ میں موجود تو اس قاعدہ کے مطابق حضرت علی کے نام کے ساتھ نہ تو جناب امیر کہا جائے

رضی اللہ عنہ کہا جاوے کیونکہ ایسے الفاظ ان کے عقائد کے موافق ہین۔ ایسا ہی جس مجلس مین کوئی عیسائی موجود ہو۔ وہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام صرف محمدؐ ہی لینا چاہیئے کیون کہ عیسائی صاحبان تو ان کو نبی نہین مانتے ہین اور نہ ان کا حضرت ہونا تسلیم کرتے ہین غرض اس طرح تو سارے اتحاد کا خون ہو جاتا ہے۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ ایسے معاملات مین بہت فراخدلی سے کام لین۔ ہان اس معاملہ مین ہدایت نامہ الٰہی نے جو تعلیم دی ہے وہی تمدن انسانی کے واسطے سب سے اعلےٰ ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم کسی قوم کے بزرگ کو بُرا نہ کہین۔ پس جب کہ غیر قوم کے بزرگون کے نام لین گے۔ تو ان کو اچھے لفظون مین یاد کرین۔ تو ضرور ہر ایک شخص کا یہ حق ہے کہ اپنے بزرگ کی عزت مین اس کے نام کے ساتھ وہ الفاظ استعمال کرے جو اس کے معتقدات کے مطابق ہون۔ اس کے یہ معنے نہین کہ ہر ایک سننے والا ان ہمارے معتقدات کا قائل ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اس کو چھوڑ نہین سکتے۔ آنحضرت کے نام کے ساتھ ہم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعائیہ کلمات بولین گے۔ اور آپ کو نبی اور رسول کے لفظ سے یاد کرین گے خواہ ہم عیسائیون کی مجلس مین ہون یا دہریون کے جلسہ مین۔ ایسا ہی عیسائیون کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی تقریر مین حضرت عیسٰے خدا و مسیح کہین اور وہ کہتے ہین اس کے یہ معنے نہین کہ ہم نے بھی حضرت عیسٰے کو خدا مان لیا ہے۔ الغرض مین امید کرتا ہون۔ کہ ہمارے دوست اس مین آیندہ احتیاط رکھین گے۔

ہمین قبل ازین کبھی علی گڈہ جانے کا موقعہ نہین ہُوا لیکن جہان تک ہم نے سنا اور اب دیکھا ہے۔ ہمین یقین ہے۔ کہ یہ پارٹی تمام اسلامی فرقون سے بڑھ کر وسیع الخیال ہے اور اس سے ہمین بہت ہی وسعت حوصلہ کی اُمید ہے۔ جب کہ علی گڈہ مین عوام کی نسبت ہماری یہ رائے ہے۔ تو خواص اور بالخصوص پریزیڈنٹ سے ہمین کیا کچھ امید کرنی چاہیئے۔ سر آغا خان صاحب بہادر بالقابہ کی جو تعظیم و اکرام علی گڈہ مین ہُوا اس سے ہمین اور بھی اس وسعت حوصلہ کی امید تھی۔ مگر یہ ضرور نہین کہ ان کے سارے خیالات اور ساری امیدین اسی رنگ مین پوری ہون۔ جس طرح وہ چاہے۔ بہر حال ہمین امید ہے کہ آیندہ ہمارے معزز دوست ایسے معاملات مین مزید احتیاط سے کام لین گے۔

مولوی نور احمد صاحب کا لکچر اس دن تیسرے پہر مولوی نور احمد صاحب کا لکچر ہُوا کیونکہ پہلے دن وہ تشریف نہ لائے تھے۔ مولوی صاحب نے نہائت جوش کے ساتھ آریون کے اس کا ذکر کیا جو کہ مسلمانون کے خلاف پھیل رہا ہے۔ اور اہل اسلام کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ فروعی اختلاف کے سبب ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جاوین اور مشترک کامون مین ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرین اور اسلامی قوت کو جمع کرکے غیر قومون کو رد کرین۔ مولوی صاحب نے اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ والدین اور اساتذہ کو چاہیئے۔ کہ بچون کو اخلاق رذیلہ سے بچانے کے واسطے یہ نہائت ضروری ہے۔ کہ صفائی کے ساتھ آجکل کی بد اخلاقیون کا ذکر کرکے ان سے بچنے کے لئے انھین سمجھا دیا جاوے۔ فی الحقیقت یہ بہت ضروری ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اپنے وعظون مین اس بات کو مد نظر رکھتے ہین۔

آریہ صاحبان کیون ناراض ہوتے ہین مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر مین اس امر کا ذکر بھی کیا تھا کہ مسلمان بادشاہون نے جو بت توڑے تھے اور بعض ناک کٹے پتھر اب تک بعض اسلامی عمارتون مین لگے ہوئے ہین۔ ہندو یاران وطن کو ہمارے برخلاف جوش دیتے رہتے ہین۔ مجھے اس بات کے سننے سے ہمیشہ تعجب ہوا کرتا ہے کہ اگر بالفرض بعض اسلامی بادشاہون نے ہندوستان مین بت شکنی کی بھی ہو تو یہ امر آریہ مہاشون کے واسطے ناراضگی کا موجب کیون ہوتا ہے۔ آخر انھون نے بھی تو کوئی سو سال کے تجربے کے بعد اس معاملہ مین انھین اسلامیون کی پیروی کرکے بتون کو ترک کر دیا ہے۔ اُمید ہے کہ کوئی آریہ اخبار اس کا سنجیدگی سے جواب دیگا۔

میوزی ام اس کے بعد ہم نے کالج کا میوزی ام دیکھا جس مین طلباء کو عملی تعلیم دینے کے واسطے ہر طرح کا سامان جمع تھا۔ مثلاً ریل انجن وغیرہ ہر شے کے ماڈل موجود تھے اور لڑکے ان پر کام کر رہے تھے اور وہ کام کو خوب سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اس میوزی ام کے ناظم تھے۔ یہ حصہ ہائی سکول کے طلباء کے واسطے بہت ہی مفید اور علم بخش ہے اور دوسرے مدرسون کو بھی چاہیئے کہ ایسے میوزی ام بنائین۔

لکچر مولوی صدر دین صاحب کالج کے طلباء کی یونین کلب کے وائس پریزیڈنٹ صاحب نے درخواست کی کہ اسی شام کو مولوی صدر دین صاحب طلباء کی یونین کلب مین ایک لکچر دین۔ جو بالخصوص دین اسلام پر ہو۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے وقت مقررہ پر یونین کلب کے ہال مین قرآن شریف کی چند آیات پڑھ کر ایک نہائت مؤثر پیرایہ مین ترتیب و نظم قرآنی آیات کا ایک نمونہ پیش کیا اور قرآن اور حدیث کے مضامین کو سائنس و فلسفہ کے مطابق کرکے دکھلایا۔ جس کا طلباء پر بہت اثر ہُوا۔ اس کے بعد لکچر وائس پریزیڈنٹ صاحب لکچرار کا شکریہ کرتے ہوئے طلباء کو توجہ دلائی کہ وہ اس لائق کا نمونہ اختیار کرین کہ زمانہ جدید کے علوم و فلسفہ کے ساتھ ایک مسلمان دینی علوم مین بھی خوب دسترس رکھتا ہو۔

ہم نے علی گڈہ مین کیا دیکھا

مکانات ہم علی گڈہ مین صرف دو روز رہے اور دونون دن کانفرنس کے پروگرام کے مطابق شامل ہوتے رہے اسواسطے چندان اِدھر اُدھر پھر کر اور جگہون کے دیکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ کالج خود بند ہی تھا۔ تاہم ناظرین کے فائدے کے واسطے اتنا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ علی گڈہ کالج ایک نہائت وسیع قطعہ زمین پر واقع ہے جس مین بہت سی شاندار عمارتین بنی ہوئی ہین اور بن رہی ہین اور مختلف مربیان کالج کے نام پر وہ عمارتین نامزد ہین۔ جیسا کہ اسٹریچی ہال۔ بیک منزل وغیرہ ایک وسیع بورڈنگ ہوس ہے بورڈنگ ہوس کے متعلق مین اتنا ریمارک کرنا چاہتا ہون کہ بورڈرز کو تمام فرنیچر اپنا مہیا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ سب بورڈرز باہر سے آتے ہین اس واسطے ہر ایک قسم کا فرنیچر خریدکرنا اور وقت رخصت پھر اس کو فروخت کرنا طلباء کے واسطے بڑی مشکل ہے اس مین بے فائدہ خرچ بھی بہت ہو جاتا ہوگا۔ طلباء کو بورڈنگ کی طرف سے چارپائی میز کرسی اور ایک صندوق ضرور مہیّا کیا جانا چاہیئے۔ مدرسہ و بورڈنگ کے اردگرد کھلے میدان ہین۔ خوشنما باغ ہین۔ فراخ سڑکین ہین۔ کشادہ اور شاندار مسجد ہے۔ انگلش ہوس ہے۔ جہان ایک یوروپین لیڈی کی زیر نگرانی چند طلباء انگریزی طرز رہائش کے موافق زندگی بسر کرتے ہین۔ انگلش ہوس مین ایک کمرہ ... کے واسطے خاص ہے۔ ایسا ہی سکول کے

چھوٹے بچوں کا بورڈنگ ہوس الگ ہے ان کے واسطے نماز کا کمرہ الگ ہے۔ یونین کلب ہے، گسٹ ہوس ہے جہاں مہمان ٹھہرتے ہیں۔ ایک لائبریری ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی عمارتیں ہیں۔ مگر ہم سب کو دیکھ نہیں سکے۔ مسجد کے ساتھ ایک حلقہ میں ڈاکٹر سر سید احمد خان صاحب بہادر کا مقبرہ ہے۔ جس پر لکھا ہے۔ ۱۳۱۵ احمد۔ اور اس پر یہ شعر کندہ ہے۔

تاب یک جلوہ نیاورد نہ موسیٰ دنہ طور
ایں دلم ہست کہ زین گونہ ہزاران دیداست

مجھے اس نام اور شعر پر کسی ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ میں اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جناب سید صاحب کوئی ملہم و مامور من اللہ نہ تھے۔ اور انھوں نے امت محمدیہ کے افراد کی جو عزت و منزلت ہے اس سے غالباً تغافل لیتے ہوئے یہ الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں اور قوم نے ان کو سنا اور برداشت کیا ہے تو وہ شخص جو مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے کیوں اُمت کے افراد اس سختی سے اس کے پیچھے پڑتے ہیں۔

ملاقات

مکانات کے ذکر کو اتنا ہی کافی سمجھ کر اب میں ان بزرگان کا مختصراً ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی ملاقات سے ہم خوش وقت ہوئے۔

(۱) سب سے اول قابل ذکر کالج کے موجودہ سکرٹری اور روح رواں جناب نواب وقار الملک صاحب بہادر بالقابہ ہیں۔ جو ان ایام میں کہیں باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور بسبب علالت طبع شریک کانفرنس نہ ہو سکے تھے لیکن کانفرنس کے ساتھ ہمدردی اور اس کے واسطے کامیابی کی دُعا کا تار ان کی طرف سے ہمیں اجلاس میں پہونچا۔ اور حاضرین کو سنایا گیا تھا لیکن پیر کی صبح کو جب کہ ہم ریل پر جانے کو تیار تھے۔ تو ہمیں معلوم ہوا کہ نواب صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ اسواسطے ریل پر جاتے ہوئے ہم راستہ میں ان کی کوٹھی کی طرف سے ہوتے ہوئے گئے اور ان کی ملاقات سے خوشوقت ہوئے۔ جب ہم آپ کی کوٹھی پر پہونچے۔ تو ہم نے کیا دیکھا۔ کہ ایک سادہ وضع۔ متشرع صورت۔ دیسی شریفانہ لباس پہنے ہوئے ایک پیرمرد باکشادہ پیشانی برآمدہ کی سیڑھیوں پر سے اُتر کر ہمارے ساتھ بغل گیر ہونے کے واسطے آگے بڑھ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ ہی وہ بزرگ ہیں۔ جو کالج کے احاطہ میں نواب صاحب قبلہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بعد معانقہ و مصافحہ ہمیں کرسیوں پر بٹھایا۔ حال احوال دریافت کیا آپکے ہر ایک فقرہ سے خاکساری اور انکساری ترشح ہو رہی تھی۔ اور اپنے عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے سہارے پر اپنے تمام کاروبار کی بنا کا اظہار فرماتے تھے ہماری جماعت احمدیہ کے جو چند طلبا کالج میں داخل ہیں ان پر جو مہربانی کی نظر آپ رکھتے ہیں۔ اس پر عاجز نے اظہار شکریہ کیا۔ جس پر انھوں نے ان طلباء کی بعض تکلیف کے رفع کرنے کی جو عملی کارروائی کی تھی اس کا ذکر فرمایا۔ چونکہ ریل کا وقت قریب تھا اس واسطے ہمیں چند منٹ میں اس خوش کن ملاقات کو ختم کرنا پڑا۔ اور ہم نے نواب صاحب سے اجازت چاہی جس پر صاحب موصوف نے پھر چند قدم مشایعت سے ہماری عزت افزائی فرمائی صاحب موصوف کے چہرہ سے کالج کی سچی ہمدردی اور اسلامی بچوں کی دلی خیرخواہی اور اس کام میں مخلصانہ جوش کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ اور اگرچہ ان کی ملاقات ہمیں سب سے آخر میں حاصل ہوئی۔ مگر اس سے ہم ایسے متاثر ہوئے کہ اس کا ذکر میں نے سب سے اوّل کرنا مناسب سمجھا ہے۔

(۲) جناب صاحبزادہ **آفتاب احمد خان** صاحب بیرسٹر ایٹ لا آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس جو کہ کانفرنس کے کام میں ایک سچا دلی جوش رکھتے ہیں اور اپنے وقت کا بہت سا حصہ مسلمانوں کی تعلیم کے کاروبار میں وقف کر رہے ہیں بلکہ کالج کی خدمات میں عملی حصہ لینے کے واسطے علی گڈھ میں ہی کالج کے قریب اپنی سکونت اختیار کر رکھی ہے۔ کالج کے کئی ایک آنریری کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں اور بہت سے اہم کاموں میں نواب صاحب کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب ایک خلیق بشاش اور سنجیدہ جنٹلمین ہیں جنھیں ہر وقت مسلمانوں کی قومی ہمدردی کا غم لاحق حال رہتا ہے۔ قوم کو چاہیئے کہ ایسے آدمیوں کی قدر کرے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

(۳) منشی ادریس احمد صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کانفرنس ایک لائق مستعد اور فہیم کارکن ہیں۔ جن کی خدمات محفوظ کرنے میں کالج کے ارکین نے بہت مفید کام کیا ہے۔

(۴) پروفیسر انعام اللہ خان صاحب بہاری۔ جن کے ذوق شوق علوم روحانی کے تذکرہ کیواسطے میں ان کا اسم گرامی یہاں درج کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ پروفیسر صاحب کی ملاقات ایک دوست کے ذریعہ سے تھوڑی دیر کے واسطے حاصل ہوئی۔ جس سے ہم ازبس خوش وقت ہوئے۔

(۵) مسٹر عبدالمجید صاحب پروفیسر علوم ریاضی دسائنس جن سے ملاقات کا یہ ذریعہ ہوا کہ انھوں نے مجھے شناخت کر لیا کہ میں ان کا ہموطن اور ان کے معزز خاندان کا قدیمی خادم ہوں اس لئے انھوں نے خود ہی میرے ساتھ انٹروڈیوس ہو کر ان قدیمی تعلقات یگانگت میں ایک تازہ روح پھونکی۔ صاحب موصوف میرے مہربان و مخدوم میاں غلام حسین احمدی بھیروی کے برادرزادے ہیں۔

(۶) چونکہ ہم علی گڈھ میں صرف دودن رہے اور وہ بھی شرکت جلسہ میں گزرے اسواسطے ملاقاتوں کا سلسلہ اس سے زیادہ نہ ہو سکا۔ ہاں ملاقاتوں کے درمیان یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وہاں ہمیں اپنے ایک بچھڑے ہوئے بھائی جناب شیخ عبداللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی کو بھی دیکھنا نصیب ہوا۔ شیخ صاحب موصوف کالج کے ٹرسٹی اور صیغہ تعلیم نسواں کے سکرٹری ہیں۔ اپنے پیشہ میں معزز و ممتاز ہونے کے علاوہ کالج کی کئی ایک آنریری خدمات میں ایکٹو پارٹ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ یونین کے وائس پریزیڈنٹ عبدالقیوم صاحب لائق اور مستعد نوجوان ہیں۔

(۷) آجکل مفصلہ ذیل احمدی نوجوان وہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب فورتھ ایئر کلاس۔ شیر محمد خان صاحب ایم۔ اے کلاس۔ علاؤ الدین صاحب سیکنڈ ایئر کلاس۔ میاں محمد صاحب فورتھ ایئر کلاس۔

ان کے علاوہ مفصلہ ذیل احمدی نوجوان بھی اسی کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مگر آج کل بہ سبب امتحانات سے فارغ ہونے کے یہاں موجود نہیں۔ فقیر اللہ صاحب۔ سردار خان صاحب۔ خیر الدین صاحب۔ خواجہ عبدالرحمان صاحب۔ اُمید ہے کہ احباب ان صاحبان کیواسطے امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کرینگے۔

(۸) ان کے بعد بعض ان محبان قوم کے نام بھی یہاں درج کرنا چاہتا ہوں۔ جو مختلف مدارس اسلامی سے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے اور ان سے ملاقات کا ہمیں موقعہ حاصل ہوا۔ لیکن اُدہر کی رپورٹ میں ان کا کوئی ذکر نہیں ہو سکا۔ حاجی **ریاض الدین احمد** صاحب مشہور اسلامی لکچرار۔ جن کو خدا نے تقریر کیواسطے وہ پُرجوش بلند آواز عطا فرمائی ہے کہ ایک اسٹریچی ہال کیا کئی اسٹریچی ہال ایک جگہ جمع کر دئیے جائیں تو وہ تمام سامعین کے

آئے۔ لہذا نہ تو دوبارہ جج صاحب کی ملاقات ہوئی اور نہ میرٹھ کے شہر میں رہنے والے دوستوں سے ملاقات کا موقعہ حاصل ہوا جس کا بہت افسوس رہا۔ شیخ محمد حسین صاحب ایک صوفیانہ رنگ کے سادہ مزاج متقی آدمی ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں داخل ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ مگر دین کی محبت اور اخلاص میں بہت ترقی کر رہے ہیں۔ اللہم زد فزد۔

شیخ عبد الرشید صاحب اس سلسلہ کے بہت پرانے خادم ہیں۔ مجھے ہمیشہ ان کے ساتھ بہت محبت رہی ہے۔ گو اس کے اظہار کا کبھی موقعہ نہ ہوا ہو۔ شیخصاحب کے دل میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی صداقت کا اس قدر جوش ہے۔ کہ انہوں نے جہاں تک ان کا بس چل سکا اپنے خویش واقرباء کے دل میں اس کا اثر گہرا کر دیا۔ آپنے سب سے پہلے اپنے اہل بیت تک اس تبلیغ کو پہونچایا اور آپ کی بیوی باوجود بعض اقرباء کی سخت مخالفت بلکہ قطع تعلق کے اس سلسلہ کی سچی خادمہ ہیں۔ اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ یعنی اہلیہ شیخ مسیح اللہ صاحب تو گویا سلسلہ کی کتابوں کی علامہ ہیں۔ کوئی کتاب اور اخبار نہیں۔ جو انہوں نے مطالعہ نہ کر لی ہو۔ اس سلسلہ کی تائید میں تمام دلائل عقلیہ و نقلیہ سے وہ بخوبی آگاہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے اور اپنے قرب کی راہوں میں اور بھی ترقی بخشے اور دیگر نسوان احمدیہ کو ان کا نمونہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شیخ عبد الرشید صاحب نے دس سال کی عمر میں مسیح موعود کی آمد کے متعلق ایک رویا دیکھا تھا۔ اور قادیان آنے سے قبل حضرت اقدس مسیح موعود اور مولوی نور الدین صاحب کو اور بعض دیگر دوستوں کو خواب میں دیکھا تھا اور یہاں آکر بعینہ وہی شکلیں پاکر انہیں شناخت کر لیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں قادیان جب گیا۔ تو بے اختیاری کے عالم میں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی نے میرے دونوں بازو پکڑے ہوئے ہیں اور مجھے کھینچے لئے جا رہا ہے۔ شیخصاحب موصوف مظفر نگر میرے ساتھ گئے اور جب تک میں وہاں سے چل نہ پڑا۔ میرے ساتھ رہے ان کی رفاقت میں وقت بہت عمدگی سے گزرا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور وہ آپ ان کا رفیق ہو۔

مظفر نگر

۵۔ مئی کی صبح کو جمعرات کے دن میں مظفر نگر پہونچا۔ چونکہ مظفر نگر کے احباب مدت سے اصرار کر رہے تھے۔ کہ میں ان کے ان جاکر وعظ کروں اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ راستہ میں وہاں ایک دن ٹھہرتا جاؤں اور علی گڈہ سے میں نے انہیں اپنے اس ارادے کی خبر کر دی تھی۔ لیکن ٹھیک وقت اور تاریخ سے میں انہیں اطلاع نہ دے سکا۔ اور اس واسطے بہت سے دوست ۳ اور ۴ مئی کی تاریخوں کو دن اور رات کبوقت اسٹیشن پر آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس تکلیف اٹھانے کے لئے جزائے خیر دے۔ لیکن میں بسبب رام پور اور میرٹھ ٹھہر جانے کے وہاں ۵ مئی کی صبح کو پہونچا۔ جب کہ دوست ناامید ہو چکے تھے۔

مظفر نگر میں قادیان

تاہم ایک غریب لیکن عزیز بھائی **خدا بخش** نام موجود تھے۔ جنہوں نے میرا اسباب اٹھا کر ایک گھوڑا گاڑی پر مجھے سوار کرایا۔ میاں خدا بخش ایک غریب مزدور ہے۔ جس نے احمدی ہونے کے سبب سے بہت سا دکھ اٹھایا۔ مگر صبر کے ساتھ اپنے عقیدے پر قائم رہا۔ اسٹیشن ریلوے پر وہ کام کرتا ہے اور **قادیان** کے نام سے مشہور ہونے کے سبب اس سلسلہ کے واسطے ایک مجسم اشتہار ہے۔ ہمارے دوست قاضی غلام حسین صاحب ایک دفعہ مظفر نگر کے اسٹیشن پر جب اترے تو انہوں نے سنا کہ بعض لوگ ایک شخص کو **قادیان۔ قادیان** کہکے پکار رہے ہیں۔ اس آواز کو سن کر وہ چونکے۔ اور انہیں دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہاں **ایک احمدی** ہے جو اس نام سے مشہور ہے۔ تب وہ اسے ملے اور اس کے ذریعہ سے بآسانی اس مکان پر پہونچے۔ جہاں انہوں نے جانا تھا۔

دو لیکچر

مظفر نگر میں دو لیکچر ہوئے۔ اور ایک خطبہ جمعہ کی تقریر۔ پہلا لیکچر وہاں کے ایک نواب صاحب کے احاطہ میں ہوا۔ اور دوسرا ہمارے جوشیلے نوجوان سلیمان نے اپنے ایک احاطہ میں کرایا۔ ہر دو جلسوں کا اشتہار کافی نہیں ہوا۔ اور تعداد بلحاظ شہر کی آبادی کے بہت ہی کم تھی۔ لیکن بلحاظ اس کے جس شہر میں پچیس ہزار کی آبادی میں دس احمدی ہوں اور غیر احمدیوں کا تعصب یہ بھی جانتا ہو کہ لیکچرار احمدی ہے۔ اور انتظام جلسہ بھی احمدیوں کے ہاتھ میں ہو۔ اور واعظ بھی ایسا ہو۔ کہ اس کی تقریر میں سلسلہ حقہ احمدیہ کا ذکر آجانا لازمی امر ہو۔ تعداد سامعین کافی تھی۔ پہلی تقریر اثبات نبوت محمدیہ پر تھی۔ دوسری بھی اسی پر تھی۔ اور اس میں حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے دعوے کا ذکر کسی قدر بسط کے ساتھ تھا۔ ان ہر دو جلسوں کے انتظام میں دو صاحبان کی امداد قابل شکریہ ہے۔ ایک شیر محمد خان صاحب مہتمم صفائی شہر اور دوسرے میاں عبد الحلیم صاحب۔ انسپکٹر روشنی شہر۔ ہر دو صاحبان نے ہر طرح کے انتظام میں احباب احمدیہ کی بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے دلوں کو روحانی صفائی اور آسمانی روشنی عطاء فرماوے۔ آمین۔

احباب مظفر نگر

مظفر نگر میں ایک غریب مگر پرجوش مخلص جماعت ہے۔ ان کا شغل رات دن سلسلہ حقہ احمدیہ کی خدمت ہے اور بہت سی روحیں ان کی توجہ سے سعادت کی طرف جھک رہی ہیں۔ حافظ عبد الرحمان صاحب گویا یہاں کی جماعت کے بانی ہیں۔ بہتوں کو جو دریا کے اس خوفناک کنارے پر حیران و سرگردان تھے کشتی میں سوار کرا کر دریا کے اس پار دار الامان میں پہونچا چکے ہیں۔ مگر خود تا حال کشتی سے نہیں اترے شاید کسی پرانے ملاح سے محبت کا تعلق ایسا ہو گیا ہے۔ کہ اسے چھوڑنا پسند نہیں آتا لیکن ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ ایک دوست کے ہوتے ہوئے دوسرے اعلےٰ رفیق کی دوستی اختیار کرنے کے واسطے پہلے دوست کو دراصل چھوڑنا نہیں پڑتا۔ بلکہ یہ نور علےٰ نور ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے سے پہلے ہی دو بزرگوں کی بیعت میں داخل ہوئے تھے۔ اور اب تک ان کی عقیدت پر راسخ ہیں۔ ایک پیر کے بعد دوسرے پیر کی بیعت میں داخل ہونا شرعاً جائز ہے اس سے پہلی بیعت فسخ نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اور بھی مستحکم ہو جاتی ہے۔

برادر عبد الخالق صاحب یہاں کی جماعت کے سکرٹری بلکہ روح رواں اشاعت دین کی محبت میں گداختہ۔ رات دن اسی میں محو۔ برادر محمد سلیمان صاحب جوشیلے نوجوان احمدی ہیں۔ حکیم عبد الرزاق صاحب۔ منشی ولائت حسین صاحب۔ منشی تجمل حسین صاحب۔ قاضی محمد اکرم صاحب پسر قاضی کرم الٰہی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ جو وہاں محکمہ پولیس میں ملازم ہیں۔ منشی محمد اشرف صاحب وکیل۔

مضافات مظفر نگر

چونکہ میرے وہاں جانے کی خبر پہلے سے مشہور ہو چکی تھی اس واسطے اس کے مضافات سے بھی چند احباب تشریف فرما ہوئے۔ منشی احمد حسن صاحب مدرس تسہ جو کہ ہر وقت سلسلہ کی کتابیں بغل میں دابے ہوئے اشاعت میں مصروف رہتے

ہین - مولوی رشید احمد صاحب - منشی محمد حسین صاحب پٹواری - چھوٹا محمد آف گڑھی سپنتہ ۔ اللہ تعالیٰ ان صاحبان کو جزائے خیر دے - کہ عاجز کی ملاقات کے واسطے انہوں نے تکلیف اٹھائی لیکن سب سے زیادہ عجیب اور قابل ذکر ملاقات جناب داروغہ **عبد الحمید** صاحب سب انسپکٹر کی ہے جو کہ مظفر نگر سے قریباً ۱ میل کے فاصلہ پر متعین ہین - اور سرکاری کام کو چھوڑ کر آ نہ سکتے تھے ان کے واسطے خدا تعالےٰ نے یہ سامان پیدا کیا کہ خزانہ سے انھین اطلاع کیگئی - کہ تنخواہ ضرور لے جاؤ - نیز ایک سمن کے ذریعہ سے ایک مقدمہ کی شہادت مین انہین مظفر نگر طلب کیا گیا - اس طرح انہین عاجز کی ملاقات اور شمولیت جلسہ کا موقع خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے عطا فرمایا - داروغہ صاحب کس قدر باغیرت پُر جوش احمدی ہین اور دین حق کی تائید مین کیسی مدلل اور معقول گفتگو کرتے ہین اس کا اندازہ ان کی ملاقات سے ہی ہوسکتا ہے - ان کے برادر زادہ میان غفور احمد صاحب جو آجکل مظفر نگر مین تعلیم پاتے ہین ایک سلیم الفطرت نیک سیرت نوجوان ہین - میرے قیام مظفر نگر مین طریقہ ادب کو ملحوظ رکھکر میری خدمت مین مصروف رہے - اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو -

واپسی ۷ - مئی کی صبح کو مظفر نگر سے روانہ ہو کر عاجز رات بٹالہ پہونچا - جہان اخویم چودھری علم علی صاحب کی رفاقت سے رات بسر کر کے ۸ - مئی ۱۹۱۰ء کی صبح یوم الاحد کو بخیریت داخل دار الامان ہوا -

فالحمد للہ رب العالمین

لیکچر کفارہ پر ریویو

مین نے اس کتاب کا اوّل سے آخر تک نہایت غور سے ملاحظہ کیا - بیان عقلی و نقلی مدلل صورتی سے بے نظیر ہے - ایسی کتاب کبھی دیکھنے مین اس سے پہلے نہ آئی ہوگی - جو کہ خوبصورتی سے کفارہ کی جڑھ بیخ کو بکلی اُکھاڑ پھینکے - اس کا ہر فقرہ اپنے اپنے موقعہ پر ایک فوج اعداء دشمنون کی مانند ہے جو کہ قیمتی ہیرون سے ار پرو دکھایا اور میل سے سُنہرے کو اتارو دکھایا ہے یہ ہے نام کو کفارے کا جواب لیکن دین عیسوی کے ہر بنیادی پتھر کو ایک کچل ڈالنے والا اور ریزے بنانے کا کارگر حربہ اور اوزار ہے - جس سے یسوعیون کی کشتی نجات کل عدم نظر آتی کافور ہوی - اور شیطان کی مانند مجسم ہو چکی ہے - لائق مصنف نے اس کتاب مین اسلام اور بانی اسلام کی صداقت اور نجات کو بریم صورتی اور مدلل دلیلون سے دکھایا ہے - اور اسے حسن اسلوبی سے نباہ کیا کہ عرفان حقیقی کے پیاسون کو وجد آرہا ہے اس کتاب سے دین عیسوی کی جان نکل چکی اپنے مذہبی تدرج کا فوری نظارے دے رہی ہے - مین اس بات کے بیان کرنے سے باز نہین رہ سکتا کہ یہ نادر کتاب ہر ایک پریچر ایڈیٹر لیکچرار واعظ کو ضروری اور واجبی ہے خاص کر مسلمین مخلص ایماندارون مردوزن عالم اشخاص کے لئے ازبس ضروری ہے - مجھ کو کلی اُمید ہے کہ اس کتاب کو ہر فرقہ اسلامی خرید کر اپنے پاس رکھے گا اور چند نسخہ خرید کر عیسائیون مین تقسیم کرے [illegible] جیسے لاگ نادر کتاب ایک بھاری خزینہ ہے یہ ہر فرقہ اسلامی کے لئے بغیر کشش کے [illegible] اور پریم صورتی سے اسلامی جلوے دے رہی ہے - مین امید کرتا ہون کہ اس کتاب کو جملہ مسلمان خرید کر وقت کو غنیمت جان کر مصنف کتاب کی فیاضی و محنت جو انفرادی کی داد دین گے و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم

خاکسار رحیم بخش گذشتہ کٹی گسٹ لے پی مشنری سوسائٹی سال نو مسلم راجپوت واعظ اسلام مصنف نور دل ہر دو حصہ و مصنف یادگار اُلفت بر چہا جلد مقیم قادیان - کتاب مذ بدر ایجنسی سے بقیمت ۳ ر ملسکتی ہے -

کتب قدیمہ مین آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئی

آجکل بعض اخبارون مین یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ کیا ویدون مین آنحضرتؐ کے متعلق کوئی پیشگوئی ہے یا نہین - معزز معاصر درنے بڑے زور سے اس امر کو ثابت کر دکھایا ہے کہ ویدون مین آنحضرتؐ کی پیشگوئی موجود ہے اور اس امر کی تائید مین ویدون کی شُرتیان بھی پیش کی ہین - اور بعض آریاؤن نے ہی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ بے شک ہے - لیکن کسی مسلمان نے یہ عبارتین ڈالدی ہین - عیسائی صاحبان بھی بعض اناجیل کے متعلق ایسا ہی عذر تراشا کرتے ہین کہ کسی مسلمان نے یہ عبارت اس مین ڈال دی ہے اس قسم کی تصدیق یا اس کے انکار مین مسلمان اور اس کے فریق مخالف ہر دو کو مشکلات مین تبلایا جاتا ہے - ایک مسلمان کی مشکل اس مین یہ تبلائی جاتی ہے کہ اگر ہم تسلیم کر لین کہ وید - توریت اور انجیل مین ایسی پیشگوئیان ہین - تو ساتھ ہی ہمین یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ کتب الہامی ہین - اور ان مین جو کچھ لکھا ہے - وہ سب سچ ہے - لیکن یہ معترض کی غلط فہمی ہے جو وہ ہمین ایسی مشکل مین سمجھتا ہے - ہم تو تسلیم کرتے ہین کہ توریت اور انجیل خدا کا کلام ہے - اور ان کے علاوہ اور بھی کتب مقدسہ دنیا مین ہونگی ویدون کے متعلق پیغام صلح مین حضرت مسیح موعود فرماتے ہین - "ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہین اور اس کے رشیون کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہین" لیکن ہمارے نزدیک یہ توریت جو یہودی لوگ پیش کرتے ہین اور جس مین لکھا ہے - کہ پھر موسےٰ مرگیا اور دفن کیا گیا اور اس پر نوحہ کرتے رہے اور اس جیسا پھر پیدا نہین ہوا اور اس کی قبر کا پتہ [illegible] وہ توریت نہین ہوسکتی - جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوئی اور یہ انجیل جو عیسائی پیش کرتے ہین - جسمین ایک روتے چلاتے عاجز محتاج بیچارے بندے کو خدا لکھا گیا ہو وہ انجیل نہین ہوسکتی جو ایک نبی پر نازل ہوئی اور یہ وید جسمین نیوگ جیسا ناپاک مسئلہ درج ہو وہ مقدس کلام نہین ہوسکتا - جو رشیون پر نازل ہوا ہو - پس ظاہر ہے کہ ان کتابون مین زمانہ کے ہاتھون نے بہت کچھ تغیر تبدل کر دیا ہے - اور یہ اس قلعہ کی مانند ہین - جس کی رہائش کو بادشاہ نے متروک کیا اور وہ ویران ہوگیا اور اس مین ناپاک جنیرون نے اپنا بسیرا کیا - اس کی دیوارین بوسیدہ ہو کر گر گئین - جہان بادشاہ کا تخت بچھتا تھا - وہان وحشی جانورون نے گندگی پھیلائی اور اس مین داخل ہونے سے انسان دہشت زدہ ہوتا ہے - بلکہ اس مین پھرنے سے دماغ بدبو سے پریشان ہوتا ہے - پس اب وہ صحیح معنون مین قلعہ نہین - لیکن کسی زمانہ مین وہ قلعہ ضرور تھا - اور اگر اس مین کوئی کتبہ کسی دیوار مین کندہ ہمین مل جائے - تو ہم بلحاظ ایک **محقق آثار قدیمہ** ہونے کے ضرور اس کی قدر کرین گے - اور اس سے فائدہ اٹھائین گے - پس اس معاملہ مین در اصل مسلمان کسی مشکل مین نہین ہین - کیونکہ مسلمانون کا یہ عقیدہ نہین کہ وہ قلعہ رہائش کے قابل ہے مسلمان صرف اس کے کتبہ سے تاریخی فائدہ اٹھانا چاہتے ہین - برخلاف ہمارے مخالفین جو اوس کو موجودہ حالت مین قابل رہائش یقین کرتے ہین بلکہ اسے بادشاہ کا جلوس گاہ تبلاتے ہین - لیکن ہندون اور عیسائیون کی مشکلات اس معاملہ مین بہت

کانون تک اپنا کلام پہونچا سکتے ہین۔

(۲) **مولوی بشیر الدین صاحب** ناظم مدرسہ اسلامیہ اٹاوہ بانی
جوشیلے آدمی ہین ان کی تقریرین سامعین کے واسطے دلچسپی کا موجب ہوئین سرسید
صاف گوئی کے سبب سرسید صاحب سے کئی دفعہ ان کی لڑائی ہوجاتی۔ مولوی صاحب
کے رفیق **مولوی محمد حسین خان صاحب**۔ محمد علی شاہ خان صاحب رکن انجمن حیدرآباد سندھ

یہ ذکر آیا کہ بائسکل مین جو راستہ کے کانٹون وغیرہ سے پنکچر یعنی سوراخین ہوجاتی ہین ان کا بہترین علاج کیا ہے اس کے واسطے ایک سالیوشن کا نام لیا گیا جو گوند کی طرح ایک پتلی دوائی ہوتی ہے اور جہان سوراخ ہو وہان لگا دینے سے سوراخ بند ہوجاتا ہے (اور لاہور مین ہمارے دوست تیری محمد معصوم اینڈ سنز تاجر بائسکل وسوانگ مشین۔ نیلا گنبد انارکلی سے مل سکتا ہے) پر صاحب نے فرمایا کہ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ٹیوب کی نالی کے اندر کانپوری مسی چھڑک دی جاوے اس سے کانٹے خود بخود ٹوٹ رہ کر جائینگے۔

سلسلہ کا خاص ذکر

علی گڈھ مین اپنے سلسلہ حقہ کے خاص ذکر کا کوئی موقع نہین ہوا
ہان اس ملاقات کا یہ اثر ضرور ہوا۔ کہ بہت سے لوگون کے
دلون سے اس سلسلہ کے متعلق غلط فہمیان دور ہوئین ایک صاحب فرمانے لگے۔ کہ میرے
دل مین آپکے فرقہ کے متعلق بہت سے اعتراض تھے۔ جو صرف آپ لوگون کی شکلون کے
دیکھنے سے دور ہوگئے ایک صاحب فرمانے لگے کہ مین آپ کے سلسلہ کے متعلق تحقیقات کرنا
چاہتا ہون چنانچہ انہون نے میرا ایڈریس لیا۔ ایک مجلس مین حضرت خلیفۃ المسیح کا ذکر آیا۔ مین
نے حضور کا روزانہ پروگرام سنایا۔ کہ کس طرح صبح سے شام تک بلکہ عشاء تک۔ آپ کئی
ایک درس قرآن اور درس حدیث اور دیگر کتب دینی مین برابر مصروف رہتے ہین۔ اور بطب
و انتظام سلسلہ اس کے علاوہ ہین۔ تو حاضرین نہایت متعجب ہوئے۔ کہ عالم پیری مین ایک
شخص اس قدر محنت اٹھا سکتا ہے۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا
کہ آپ ہمارے آیندہ کے جلسہ مین ہی تشریف لاوین۔ جو ناگپور مین ہوگا۔ مین نے عرض کی۔
ہم لوگ آزاد نہین ہین کہ جہان چاہین چلے جائین۔ بلکہ ہم سب ایک امیر کے ماتحت ہین اس
قسم کے تمام معاملات ان کی خدمت مین پیش ہوتے ہین اور ان کے حکم اور اجازت کے ساتھ
کوئی شخص وہان سے کسی جلسہ مین شامل ہونے کے واسطے یہان آسکتا ہے۔ اس دفعہ آپنے
جو خط لکھا تھا وہ آپ کی خدمت مین پیش ہوا اور اس پر قرار پایا کہ ہم تینون آپ کی خدمت
مین حاضر ہون۔ آیندہ بھی آپ اگر تحریک کرینگے تو اُمید ہے کہ کوئی نہ کوئی بھیجا جاویگا۔
جس پر صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ بے شک ارگینائی زیشن کا ہونا بہت عمدہ بات ہے ایک
صاحب فرمانے لگے کہ آریاؤن کے جواب جس عمدگی سے آپ کی جماعت کے ممبرون نے دئے
ہین ایسے اور کوئی نہین دے سکا۔ تعجب ہے کہ مسلمان مشترک اسلامی کامون مین آپکے شکرگزار
نہین ہوتے۔ تنگدلی کی بھی کوئی حد چاہیئے۔

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے۔ دوسرے مسلمانون کے پیچھے نماز نہین
پڑھتے اس کے جواب مین ان کو سمجھایا گیا کہ ہم تو پڑھتے ہین۔ جب ہمین کوئی مسلمان ہی سمجھے
یہ لوگ تو ہمارے متعلق فتوے دے چکے ہین۔ کہ ہم کافر ہین اور اس کفر کا اعلان کرچکے ہین
اب جب تک کوئی شخص بذریعہ اعلان ہی ان لوگون کے کفر سے الگ نہ ہو۔ وہ ان کے ساتھ
ہی سمجھا جائے گا یہ کہنا بعض لوگون کا غلط ہے کہ ہم نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائی ہے
ہماری مسجد پر تو ماشاء اللہ چار لاکھ اینٹ لگ چکی ہے۔ ہنوز عمارت بڑے زور سے
جاری ہے۔

بائسکل کی حفاظت

ناظرین متعجب ہون گے کہ یہ کیا بے تعلق سرخی مین نے اس جگہ
لگائی ہے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ سفیر کانفرنس منشی منظفر حسین
صاحب نے جب ہماری ملاقات کیواسطے تشریف لائے۔ تو اثنائے گفتگو مین انہون نے ذکر
کیا کہ مین سارا سفر بائسکل پر کرتا ہون۔ چونکہ ہمارے امیر قافلہ مولوی صدر دین صاحب بھی
بائسکل کے سوار ہین۔ اسواسطے ان ہر دو صاحبان مین بائسکل کے متعلق گفتگو ہوتے ہوئے

سے ایک ممبر مین بعض
پیٹھے ہوئے ایک
اشتہار بھی اس مین
بھی شکایت کی کہ مولوی

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ناواقفی

بزرگان قوم نے
مولوی ہوکر کانفرنس پر پبلک مین
ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار مین صریح کذب بیانی کی ہے کہ مین نے امرتسر کے اجلاس
ایک خلاف واقعہ الزام لگایا ہے۔ کیونکہ رزولیوشن کو سب نے منظور کرلیا اور پاس کردیا۔ مگر مطبوعہ
کانفرنس مین ایک رزولیوشن پیش کی گئی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس فرمودہ پر بہت اعتراض
روئداد مین اس رزولیوشن کا ... یا نہ مولوی صاحب نے ایسا اخبار مین لکھدیا ہے۔ حالانکہ نہ ان کی طرف سے
ہو رہا تھا۔ ... پیش ہوا اور نہ پاس ہوا۔ مولوی صاحب موصوف
کوئی ... دیپوٹیشن کمیٹی مین آیا اور نہ کانفرنس مین پیش ہوا اور نہ پاس ہوا۔ مولوی صاحب موصوف
کے عقیدہ متعلق کذب بیانی سے اگرچہ عاجز بخوبی واقف ہے اور مین جانتا ہون کہ اس قسم کی
... اختیار کردیا ان سے بعید نہین کیونکہ ان کے عقیدہ مین جھوٹ بولنے سے انسان
صریح دروغ ... سے باہر نہین نکل جاتا۔ تاہم مین نے مناسب نہ جانا کہ اس مجلس مین ان
... کے دائرہ سے باہر نہین نکل جاتا۔ اس واسطے مین نے اس معاملہ مین شیر پنجاب کا ڈیفنس پیش کیا کیونکہ
کے اس راز کو افشاء کرتا اس واسطے مین نے اس معاملہ مین شیر پنجاب کا ڈیفنس پیش کیا کیونکہ
آخر وہ پنجابی ہونے کے سبب ہمارے وطن مین اور مین نے ظاہر کیا کہ دراصل بات یہ ہے
کہ مولوی صاحب موصوف اس ضابطہ سے ناواقف معلوم ہوتے ہین کہ رزولیوشن کس طرح پیش ہوا
کرتے ہین اور کس طرح پاس ہوا کرتے ہین انہون نے یہی سمجھا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے
اپنے وعظ مین ایک مفید بات کا ذکر کیا۔ یہ رزولیوشن کا پیش ہونا ہوا اور سامعین نے مرحبا جزاک اللہ
کہہ دیا۔ یہ اس کا منظور ہونا ہوگیا۔ بس۔ ان کے زعم مین رزولیوشن پیش بھی ہوگیا پاس بھی ہو
گیا۔ اب مولوی صاحب کی شکایت یہ جا ہے کہ پاس شدہ رزولیوشن درج روئداد نہین ہوا۔
یہ مولوی صاحب کی دروغ بیانی نہین جو انہون نے اخبار مین لکھا بلکہ کم فہمی اور ناواقفی
ہے۔ مین نے تو اندفاع کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بعض ناظرین نے اس عذر کو معقول نہ سمجھا
اور مولوی صاحب کو اس سے زیادہ ہوشیار بتایا کہ وہ ضابطہ رزولیوشن سے ناواقف ہون
بہرحال چونکہ صاحبزادہ صاحب نے بذریعہ بعض اخبارات کے مولوی صاحب کی تحریر کا جواب دیدیا
ہے اسواسطے اُمید ہے کہ معاملہ جلد صاف ہوجائے گا اور انجمن صادقین کے بانی ہمارے
دوست میر قاسم علی صاحب کے اس حسن ظن کو سچا کر دکھائین گے۔ کہ مولوی ثناء اللہ کا پہلا عقیدہ
کچھ ہی تھا۔ اب انہون نے انجمن صادقین بنا کر سچ بولنے کا وعدہ سچے دل سے کرلیا ہے
علی گڈھ سے ہم چند گھنٹون کے واسطے آگرہ بھی گئے۔ تاکہ ہندوستان کے

قلعہ آگرہ

اسلامی بادشاہون کے محکمہ تعمیر کی شان و شوکت کا نمونہ دیکھین روضہ
ممتاز محل دیکھا جس کو تاج بھی کہتے ہین اس کی خوبصورتی مضبوطی اور ساتھ ہی نزاکت دنیا بھر
کے آرٹ مین ایک بے نظیر شے ہے۔ یورپ امریکہ کے آرٹسٹ یا آرٹ کے ماہر اسے
دیکھنے آتے ہین اور دنگ رہ جاتے ہین وہان سنا گیا کہ ایک بہت بڑے انگریز اپنی لیڈی کے
ساتھ جب سیر کے واسطے آئے تو انہون نے اپنی لیڈی صاحبہ سے دریافت کیا کہ تمہین

کل کیسا پسند آیا۔ اوس نے جواب دیا کہ ایسا پسند آیا کہ اگر آپ ایسا ہی میرا مقبرہ بنوا دیں۔ تو میں ابھی مرجانے
کو تیار ہوں۔ اِس عمارت کے ساتھ ہی ایک بڑی شاندار مسجد موجود ہے۔ جو کہ پہلے اسلامیوں کی
محبت اسلام کا ثبت دے رہی ہے۔ مقبرہ کی شاندار محرابوں کے اندر گرد اور خود قبر
قرآن شریف کی سورتوں کی سورتیں نہایت خوشخط پتھروں میں کندہ شدہ ہیں۔ پُرانے
گی اس شان و شوکت کے آثار دیکھ کر بے اختیار موہنہ سے یہ قرآنی آیت نکل
اللہ۔ انت مالك الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل
من تشاء بیدك الخیر انك علی كل شیء قدیر۔ [illegible]
کا مالک ہے۔ [illegible] ہے اور تو ہی ملک
جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اسے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہے لیتا ہے
سو ہے اور تو ہر بات پر قادر ہے۔ جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں خیر

زیور کی بے اعتدالیاں

گاڑی میں ہمارے [illegible] تھے۔ جو چند اور ہندو تھے ایک ہندو صاحب بیٹھے ہوئے
اصراف حد سے زیادہ نکلا جا رہا ہے اس کا ذکر پُر زور الفاظ میں کر رہے تھے کہ زیور کے متعلق جو
کہ اس قدر نام سنائے کہ میں یاد نہیں رکھ سکا۔ ہتھیلی کے اندر کا زیور، ہتھیلی [illegible] انہوں نے زیوروں
پاؤں کے اوپر کا زیور۔ سر گردن۔ سینہ پشت سب زیوروں [illegible] اور سب سونے کے [illegible] سر کا زیور
کہا کہ اس قدر متفرق زیوروں کے بنانے کی تکلیف اُٹھانے سے بہتر [illegible] ہوگا کہ ہر ایک
عورت کے ڈھانچے کے مطابق ایک سونے کا خول بنا کر اسے چڑھا دیا جاوے صرف
اور موہنہ خالی رہے۔ کہنے لگے کیا کریں رسوم کی پابندی مصیبت ہو رہی ہے۔ سینکڑوں
عورتیں اس واسطے کنواری رہ جاتی ہیں کہ ان کے واسطے والدین یا سسرال کافی زیور مہیا
نہیں کر سکتے۔

نظرِ دریا

رامپور کے راستہ میں ایک دریا کے اوپر سے گزرتے ہوئے ایک ہندو لڑکے
نے ایک پیسہ دریا میں پھینکا۔ میں نے اُسے بہت سمجھایا کہ کیا اچھا ہوتا اگر یہ پیسہ تم
کسی مسکین کو دیتے مگر اس کی سمجھ میں نہ آیا۔ ایسا ہی جالندھر کے قریب دریا سے گزرتے ہوئے
دریا کو متھا ٹیکا۔ ویرنگ ہاتھ باندھے ہوئے دریا کے آگے جھکا رہا۔ سجدے کا یا متھا
ٹیکنے کا یہ طرز ہی نرالا ہے۔ کہ انسان کسی شے کے اوپر چڑھ جاوے اور پھر اس پر دوسرے
سجدہ کرے۔

ایک اصطلاح انگریزی

ہاپڑ کے اسٹیشن پر جو پلیٹ فارم بیچ لائن کے پلیٹ فارم سے الگ
ایک طرف بنا ہوا تھا اس کا نام

Island platform

لکھا ہوا دیکھا گیا۔ یہ اصطلاح سب سے پہلے وہاں میرے دیکھنے میں آئی۔

رامپور

ابھی ہم علی گڈھ میں تھے۔ جب کہ ہمارے مکرم دوست محمد ذوالفقار علی خان صاحب کا
تار آیا کہ واپسی پر مجھ سے ملتے جاؤ۔ مولوی صدرالدین صاحب بہ سبب مدرسہ اور
ایسا ہی مولوی شیر علی صاحب بعض ضروری کاموں کے سبب زیادہ ٹھہر نہ سکتے تھے۔ اس
واسطے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ رامپور سے ہوتا آؤں تاکہ خان صاحب کے حکم کی تعمیل ہو جائے
اسواسطے میں آگرہ سے سیدھا رامپور گیا۔ راستہ میں میرے رفقاء اسٹیشن علی گڈھ سے دہلی کی
طرف [illegible] گئے۔ خان صاحب محمد ذوالفقار علی خان حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء
کی محبت میں کس قدر گداز ہیں اور [illegible] کی خدمت کے واسطے ان کو کس قدر جوش ہے اور

۔۔۔نے کیسی عمدہ اور پُر استقلال طبیعت انہیں عطا کی گئی ہے۔ کہنا بصورت [illegible]
یعنی میں جہاں چاروں طرف لہو و لعب کے ساتھ دین پر مستحکم رہنا ایک معمولی بات
نہیں رہ جاتی ہے۔ وہ ایک مستحکم مینار کی طرح اپنی نیکی پر قائم ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر
ہو اور ان کی اولاد و ازواج کو متقی اور صالح بنائے۔ آمین
رامپور میں عزیز دوست منشی امتیاز احمد صاحب احمدی سے بھی ملاقات حاصل
ہوئی۔ جو کہ ایک سلیم الفطرت نیک سیرت آدمی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی عبیداللہ صاحب
سے ملاقات نہ ہو سکی۔

طلب معافی

یہ عاجز رامپور میں چند گھنٹے ٹھہرنے کے بعد میں براہ ہاپڑ میرٹھ کو روانہ
ہوا۔ چونکہ میں پہلے ہندوستان کے اس علاقہ میں نہیں گیا اور نہ مجھے باوجود
تلاش کہیں وہاں کی ریلوں کا کوئی گائڈ ملا۔ جس سے میں وہاں کے تقسیم اوقات اور
راستہ میں آنے والے اسٹیشنوں کا مطالعہ کرتا۔ اس واسطے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس راستہ
میں امروہہ کا اسٹیشن بھی آتا ہے۔ خان صاحب یا کسی دوسرے دوست نے بھی اس امر کا ذکر
نہ کیا لیکن ریل میں بیٹھے ہوئے اتفاقاً مجھے ایک جگہ معلوم ہوا کہ ابھی ہم جس اسٹیشن سے
گذرے ہیں اس کا نام امروہہ ہے۔ امروہہ کا نام سنتے ہی میں چونکا۔ اور فاضل اجل
عالم بے بدل عارف شناس حافظ ماہر علوم مقدسہ حضرت مولانا و بالفضل اولٰنا فخرالدین
و سابقین اصحاب مسیح موعود حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب زاداللہ مجدہ و شرفہ
کا متبرک چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ ایسا وقت اور موقع نہ تھا کہ میں وہاں اُتر سکتا
اس واسطے دل میں بہت افسوس ہوا۔ اور ایسا قریب پہونچ کر آن مخدوم کی زیارت سے مشرف
نہ ہو سکنے کا بہت رنج ہوا اور سوائے اس کے کچھ نہ سوجھا کہ فوراً آپ کی خدمت میں
[illegible] آپ کے واسطے دعا کی۔ والسلام مع الکرام
اُمید ہے کہ حضرت موصوف میری اس غلطی کو معاف فرماویں گے۔ اور اپنی دعاؤں میں
اس خادم کو یاد رکھیں گے۔

سناتنی شرافت

اس زمانہ میں ہندوؤں میں سے سناتنی لوگوں میں ایک شرافت ہے کہ وہ
آریوں کی طرح دریدہ دہن اور بدزبان نہیں۔ دوسری قوم کے
بزرگوں کو نیک الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ میرے ساتھ ریل گاڑی میں ایک بڑے
متمول سناتنی ہندو جگادھری کے رئیس اپنی اہلیہ کے ہمراہ سوار تھے اور جالندھر میں اُترے
کچھ حضرت اقدس مرزا صاحب کا ذکر آیا۔ کس ادب سے انہوں نے حضرت صاحب کا نام
لیا اور ان کی تعریف کی۔ شریف لوگوں کا کام یہی ہے۔ معلوم نہیں ہے کہ آریوں نے اس
میں کیا فائدہ دیکھا ہے۔ کہ اپنے بزرگوں کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور دوسروں کے
بزرگوں کے حق میں بھی بدگوئی کرتے ہیں۔ خدا ہی ہے جو انہیں سمجھائے۔ ان آریوں
نے ملک کا لٹریچر ہی گندہ کر دیا ہے کیونکہ ان سے تنگ آکر دوسرے بھی بوکھلا جاتے ہیں

میرٹھ

میرٹھ چھاؤنی میں عاجز مخدومی اخویم شیخ عبدالرشید صاحب کے مکان پر پہونچا اور
وہ مجھے اپنے ساتھ ۔۔۔ شام کے وقت شیخ محمد حسین صاحب سب جج
کے مکان پر لے گئے۔ وہاں تجویز ہوئی کہ مظفر نگر سے میں ایک دن کیواسطے واپس آکر میرٹھ
میں ایک لیکچر دوں اور اسی واسطے میرٹھ کے دیگر احباب کی ملاقات بھی واپسی کے وقت کے
واسطے اٹھا رکھی گئی۔ مگر رات کو ایک مخالف کی گفتگو سنکر شیخ صاحب جلسہ کی کامیابی سے ناامید
ہو گئے اور اسواسطے جلسہ کی تجویز کو ملتوی کر کے صبح سویرے میرے ساتھ مظفر نگر چلے

سخت ہیں۔ اگر وہ اس امر کو تسلیم کریں کہ یہ پیشگوئی صحیح ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ دین اسلام کو اختیار کریں اور اگر وہ یہ کہیں کہ یہ کلام بعد میں کسی نے ڈال دیا تو وہ ان کتب کے محرف مبدل ہو جانے کے قائل ہو چکے ہیں اور جن کتب میں غیر کو بلکہ ایک مخالف کا ہاتھ ایسا پڑا ہے کہ اس کے تمام موجودہ نسخے اس کی دست برد سے خالی نہیں ہے وہ کتاب اس قابل ہرگز نہیں رہی کہ اب ہم اس کو اپنا ہادی اور راہنما بنائیں۔ معلوم نہیں ایسا ہی اور بھی اس میں ڈالا گیا ہو امید ہے۔ کہ کوئی سنجیدہ آریہ اس کا جواب لکھنے کی کوشش کرے گا کوئی فحش گو آریہ اخبار اپنے آپ کو ہمارا مخاطب نہ سمجھے۔

دار الکتب احمدیہ

ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی تحریک سے قادیان میں ایک دار الکتب احمدیہ قائم کیا جا چکا ہے جس میں کتابوں کے علاوہ اخبارات بھی رکھے رہتے ہیں بہت سی مفید کتابیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے بھی اس کتب خانہ کو دی ہیں احباب کو چاہیئے کہ عمدہ کتابیں اس کتب خانہ میں بھیجکر اس کی رونق کو بڑھائیں اس کتب خانہ کا فنڈ درست اتنا نہیں کہ اس کے واسطے الگ ملازم رکھا جاوے۔ حافظ عبد الرحیم صاحب مینیجر دسب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ ہی اس کے متعلق بھی سارا کام کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے فرائض متعلق رسالہ سے فرصت کے اوقات میں کتابوں کو ترتیب دیکر اور نمبر لگا کر ایک فہرست بڑی محنت سے طیار کی ہے اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دیوے۔

کتابوں کے متعلق مشکلات

جیسا کہ گذشتہ اخبار میں بھی لکھا جا چکا ہے جو کتابیں دفتر بدر ایجنسی میں نہیں ہیں ان کے متعلق اگر کوئی درخواست آجاوے تو باہر سے لیکر روانہ کیجاتی ہیں۔ بعض وقت ہوتی ہے۔ آجکل ہر اخبار کے دفتر میں کسی نہ کسی کتاب کی اشاعت کا سلسلہ ضرور رہتا ہے اور یہی حال یہاں بھی ہے۔ اخبار نور کو جاری ہوئے ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا۔ مگر اس کے کارخانہ سے بھی متعدد مفید کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو صرف وہیں سے مل سکتی ہیں ایسا ہی بعض کتابیں ہیں۔ جو صرف دفتر ریویو کے بک ڈپو سے مل سکتی ہیں اور بعض صرف دفتر الحکم سے۔ بعض صرف دفتر تشحیذ سے۔ حضرت مسیح موعود کا کتب خانہ جو سب سے پہلے یہاں قائم ہوا۔ اور جس کے طفیل ہم سب ہیں اس میں بہت سی قیمتی کتابوں کا خزانہ موجود ہے۔ جو اور کہیں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ میرے خیال میں یہاں ایک ایسی ایجنسی کی ضرورت ہے۔ جو سب کتابوں کو ایک جگہ مہیا کر سکے۔ اس میں خریداروں کو سہولت ہو گی۔ جب تک ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ بدر ایجنسی کی دوکان احباب کے لئے اس خدمت کے واسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ بیرونی کتب کی قیمت درخواست کے ساتھ آجاوے یا ایک آنہ فی روپیہ کمیشن چارج کرنے کی اجازت ہو۔ کیونکہ بعض دی پی واپس آجاتے ہیں اور اس کا نقصان دفتر کو اٹھانا پڑتا ہے۔

اصول قربانی

قربانی کا سلسلہ دنیا میں ہمیشہ سے جاری ہے۔ بڑوں پر چھوٹے قربان ہوتے ہیں۔ بادشاہ پر سپاہی قربان ہوتے ہیں قرآن پر توریت وانجیل وید قربان ہو گئے۔ انسان کالج میں داخل ہونے کی خاطر اسکول کی زندگی کو قربان کرتا ہے اور دنیوی کاروبار میں داخل ہونے کی خاطر کالج کی زندگی کو قربان کرتا ہے۔ اسی طرح معزز ہمعصر نور کے ایڈیٹر شیخ محمد یوسف صاحب تحصیل علوم دینیہ کے واسطے تجرد کی خلوت نشینی کا لطف اٹھاتے ہوئے اپنی بڑی عمر تک برہمچریہ کہلائے۔ مگر بعض اسلئے علوم اور تجارب زندگی سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری تھا کہ متاہل زندگی اختیار کی جاتی۔ اسواسطے وہ برہمچریہ کو خیرباد کہکر اس عہدہ میں داخل ہوئے۔ جہاں کا امتحان امور خانہ داری میں کامیابی کے واسطے انسان سے محنت و مشقت چاہتا ہے۔ اس نئی منزل میں خداتعالیٰ ماسٹر صاحب کا راہنما ہو ✦

درخواست جنازہ

(۱) برادرم منشی چراغ الدین صاحب بٹالوی اپنی والدہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔

(۲) منشی ابراھیم صاحب کوہ منصوری سے اپنی مرحومہ بیوی کے واسطے احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں۔ پہلے اخبار میں غلطی سے ان کی بیوی کی بجائے ان کی والدہ کے واسطے لکھا گیا۔ گو مغفرت کی دعا سب کے واسطے مفید ہے۔

تاریخ وفات حکیم فضلدین صاحب

از مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی

حاج حافظ حکیم فضل الدین
باوفا مثل او کسے کم زاد
بود شاگرد حضرت اقدس
شد بہ تفہیم علم حق استاد

ہمت خویش صرف حق فرمود ✽ ملک خود جملہ راہ مولےٰ داد
آہ گشتہ برفت این عالم ✽ رحمت پاک بر روانش باد
سال ترحیل او بگفت مبین ✽ وائما در بہشت جانش باد
۱۳۲۸ھ

انجمن شبان المسلمین

خواجہ صاحب سیالکوٹ میں

سیالکوٹ میں انجمن شبان المسلمین کا اب کے سال پہلا سالانہ جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون معجزات نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھا۔ خواجہ صاحب کا بیان محض خدا کے فضل سے ہر ایک جگہ اور ہر ایک شہر کی پبلک میں خصوصیت کے ساتھ متمیز ہو چکا ہے اور یہ قدرتی جذب حاصل ہو گیا ہے۔ کہ جہاں کہیں لکچر ہو پبلک میں سے ہر طبقہ کے لوگ بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اس سالانہ جلسہ میں خواجہ صاحب کے لکچر کی دھوم دہام ان کے لکچر دینے سے پیشتر ہی ان کی سابقہ قبولیت کی وجہ سے شہر میں ہو چکی تھی اور ان کے لکچر کے وقت کا اور ان کی آمد کا بڑے شوق سے انتظار ہو رہا تھا۔ لکچر گاہ اچھا معقول طور پر فراخ تھا اور آراستہ بھی خوب تھا۔ جہاں لکچراروں کا اسٹیج تھا وہ خوب ہی بازیب وزینت تھا۔ اور سرخ کپڑے پر سنہری حروف سے موٹے قلم سے

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے ✽ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

لٹکتا تھا۔ اس کے دو قدم آگے سرخ کپڑے پر یہ شعر سنہری حروف سے لکھا تھا۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ✽ کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے

خیر یوں تو پنڈال میں کرسیوں کی ترتیب اور نشست کا انتظام ہر ایک نظارگی کو خوش کرتا تھا۔ مگر جس وقت خواجہ صاحب اسٹیج پر کھڑے ہوئے تھے۔ تو سارا اندرونی مکان مخلوق خدا سے پر ہو کر باہر کے میدان میں قناتوں کے ساتھ ساتھ آدمیوں کی قطاریں تھیں۔ میں اس جگہ صرف اس اثر اور قبولیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو حاضرین جلسہ پر جن میں ہر طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ پایا جاتا تھا۔ خواجہ صاحب نے

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | Reg. No. CCLXXXVIII | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ضمیمہ معہ درس قرآن مجید — جلد ۹

مورخہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ جون ۱۹۱۰ء مطابق ۴ ہاڑ سمت ۱۹۶۷ بکرمی

نمبر ۲۴ — پیشگی چار روپے

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

اسلام کی ترقی

کے لئے

ایک ”بشارت“

ستیہ دیو جی۔ آریوں کے مولٰے غلام حیدر نے اپنے ارتداد کے بارے میں ایک رسالہ نعرۂ حیدری لکھا ہے۔ ہم نے بھی اس امید پر دیکھا کہ اسمیں وہ باتیں درج ہونگی جن کی وجہ سے اس نے اسلام چھوڑا۔ اور پھر اس کے ساتھ ضرور ہی وہ خوبیاں لکھی ہونگی جو ویدک دھرم میں ان کے داخل ہونے کا موجب ہوئیں۔

لیکن افسوس کہ ان دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلام حیدر کا ستیہ دیو بننا بعض اور وجوہات پر مبنی ہوگا۔ والعلم الصحیح عند اللہ۔

اس نے لکھنے کو تو یہ لکھ دیا کہ میں تلاش حق اور چند سوالات کے حل کرنے کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھرتا ہوا۔ بغداد پہونچا۔ اور مکہ مدینہ بھی بہت مدت گذاری۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ آخر وہ کونسے مشکل و معضل مسائل تھے۔ جو قرآن مجید کے کسی خادم سے حل نہ ہوسکے۔ اور یہ بتایا کہ ویدوں نے ان کو کیا حل کیا تاکہ اسے پڑھ کر دوسرے طالبان حق بھی کچھ فائدہ اٹھاتے۔

میرے خیال میں اگر ستیہ دیو اپنی کتاب نعرہ میں یہ لکھ دیتا۔ تو وہ ایک بہت بڑی خدمت دین حق کی کرتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس ڈھول میں سوائے پول کے اور اس عمل میں بجز خوار کے اور کچھ بھی نہیں۔

ایک شخص اسلام سے منہ پھیرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ توحید۔ اطاعت الٰہیہ و انبیاء و حکام۔ نیک تحریک۔ اکل حلال۔ شفقت علےٰ خلق اللہ۔ دیانت و امانت ترک خمر۔ ایصال خیر۔ حفظ نفس۔ حسن اخلاق۔ تربیت اولاد۔ ظاہری و باطنی طہارت و پاکیزگی سے منہ پھیرتا ہے کیونکہ یہی تعلیم ہے اسلام کی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ الٰھکم الٰہ واحد ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً۔ (۳) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (۴) کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم (۵) فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ (۶) ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی (۷) ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب (۸) لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منھم۔ (۹) کلوا واشربوا ولا تسرفوا (۱۰) حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ (۱۱) انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ (۱۲) فانکحوا ماطاب لکم من النساء (ب) محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان (۱۳) ولا تقتلوا انفسکم (۱۴) واتوا البیوت من ابوابھا (۱۵) ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۱۶) ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ وساء سبیلاً۔ (۱۷) ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (۱۸) ان اللہ لا یحب الخائنین (۱۹) ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین (۲۰) وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

اس سیدھی۔ صاف اور دنیا و آخرت کے لئے مفید و بابرکت تعلیم سے اعراض کرنے والا۔ یہاں تک عالم۔ فاضل اور فہیم و ذکی ہوسکتا ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے اور اس کا مبلغ علم اور عربی زبان دانی لفظ قرآن کی تشریح سے ظاہر ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ مسلمان لوگ عام طور پر اس کے مصدری معنے پڑھنا لیتے ہیں لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ مصدر نہیں اور لفظ فرقان کے وزن پر ہے۔ جس کے معنے مسلمان اسم فاعل کے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کے صحیح معنے پڑھیہ اب ہوئے۔ اس قسم کی تشریح کرکے اپنی علمی پردہ دری کرانے کی بجائے اگر مہاشہ ستیہ دیو جی ویدوں کی خوبیاں بیان کرتے اور اسلام کی تعلیم میں جو کمزوریاں ان کو نظر آئیں وہ دکھاتے تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن یہ امر ان کے لئے مخصوص ہے جو راستبازی و طلب حق اپنا شیوہ رکھتے ہیں۔

آپ بجائے اس کے اکسیر نسخہ کو استعمال کرکے اپنے امراض کا علاج کرتے۔ اس کے اجزاء دریافت کرنے کے ذریعے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق صاحب کے شائع ہوا۔)

(کتب خانہ جامعہ مجیدیہ لکھنؤ)

مبارک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے مرزا عزیز احمد صاحب بی اے علیگ کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

ہو گئے۔ آپ کی منتہائے تحقیق یہ ہے۔ کہ جبرئیل فرشتہ نہ تھا ایک "عالم یہودی" تھا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس نے کیوں اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا چلایا اور کیوں سب سے زیادہ اپنے ہی مذہب کی تردید کی اور اپنے لئے ہی ابدی شقاوت کا اعلان کرایا۔ اور ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کا شان نزول بنایا۔ تمام دنیا میں ہر ایک حقانی مذہب والے کی کچھ نہ کچھ سلطنت ہے۔ مگر یہودیوں کے لئے چپہ بھر زمین نہیں اون کے لئے قرآن مجید میں صریح فتوے ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف مسلمان یہود کے اصلی مرکز بیت المقدس پر قابض ہیں۔ یہود اصلی منکر اور مسلمان اصلی پیروان مسیح ہیں۔ دوسری طرف آریہ ورتی عارضی منکروں پر عارضی اتباع نصاریٰ حکمران ہیں اور یوں ہی ہمیشہ رہے گا" یہ اچھا معلم تھا کہ اپنی قوم کے لئے لا ینصرون اور الا بحبل من اللہ و حبل من الناس۔ کا فتویٰ دے گیا۔ پھر وہ لوگ بھی عجیب المخلوق ہی ہوں گے۔ جو صریحا دیکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہے وہ تو جبرئیل یہودی ہے۔ اور جانیں نثار کرتے ہیں۔ وطن چھوڑتے ہیں۔ مال پانی کی طرح بہاتے ہیں۔ اس کے ایک شاگرد کے قدموں پر جو خود کچھ بھی نہیں جانتا۔ کیا عقل سلیم فطرت صحیحہ۔ تجربہ۔ مشاہدہ ایسی بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔

باقی جبرئیل کے متعلق جو روایات تم نے لکھی ہیں۔ پہلے یہ تو ثابت کیجئے۔ کہ وہ اسلام کی مستند و معتبر و مسلمہ کتب میں ہیں۔ پھر ان کے متعلق علماء اسلام نے جو تشریح کی ہے اس پر اپنے شکوک بیان کرو۔ ادھر ادھر کے قصوں کو بعض روایتیں جمع کر کے اسے اسلام میں داخل بتانا۔ یہ کونسی روش صلحا رہے۔ ایک "متعہ" بھی پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ ہرگز ہرگز اسلام میں نہیں۔ اگر کسی آریہ بھائی کی ذاتی کرتوتوں کا ذمہ وار وید نہیں ہو سکتا۔ تو کسی کلمہ گو کی ذاتی کمزوریوں کا الزام قرآن پر ناواجب و غیر مناسب ہے۔ متعہ کی اسلام میں کوئی اجازت نہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ والذین ھم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم آگے فرماتا ہے۔ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون۔ اگر متعہ والی زوجہ ہوتی تو اس کے لئے بھی ورثہ۔ طلاق۔ عدت نفقہ ثابت ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم۔ فرما کر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ متعہ بالنساء جائز نہیں۔ ورنہ بیان فرما دیتا کہ اگر نکاح کی استطاعت نہیں تو تمتع ہی کر لو۔ اور احادیث میں بھی ان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ (صحیح مسلم صفحہ ۴۵۱) فرمایا ہے۔ پس یہ ایک بہتان و افترا ہے۔

اخیر میں ہم یہ بتائے دیتے ہیں کہ ایک غلام حیدر کیا ہزار غلام حیدر کے جانے سے بھی اسلام کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اس خدا نے قدیر کا۔ (جس کا نام السلام ہے۔ جس کی دی ہوئی کتاب بھی ہر قسم کی تحریف عیب و نقص سے پاک ہے۔ اور جس مذہب کے مرکز کو بھی خدا نے من دخلہ کان امنا اور ھدی للعلمین قیاما للناس۔ فرمایا اور جو آج تک مفتوح نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اور اس اعتبار سے دار السلام ہونے کا ایک زندہ نشان ہے۔ حالانکہ دوسری تمام قوموں کے معبد یا تو تباہ ہو چکے یا اسلام کے زیر حکومت ہیں) یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میں سے ایک جائے گا۔ تو میں اس کے بدلے میں ایک قوم دونگا۔ اور وہ قوم بھی ایسی ہوگی کہ وہ خدا سے محبت کرے گی اور خدا ۔ ۔ ان سے چنانچہ فرمایا۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ پس ہم تو خوش کم جہاں پاک پڑھ کر خوش ہیں اور مولیٰ کریم کے فضلوں کے منتظر ہیں۔ وہ ہم کو کئی غلام حیدر سے بڑھ کر دے گا۔

باقی یہ بات کہ یہ شخص ہمیں یا ہمارے دین کو کچھ نقصان پہونچائے گا ہرگز نہیں۔ چاند پر جو خاک ڈالیگا اسی کے سر پر پڑے گی۔ یاد رکھو۔ کہ بیت الحرام میں اب تک تصویری زبان میں یہ پیشگوئی ہے کہ وہی پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونہ کا پتھر ہے۔ یہ جس کے سر پر پڑے گا وہ بھی چکنا چور۔ اور جو اس پر پڑے گا وہ بھی چکنا چور۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

فانتظر انی معکم من المنتظرین۔

اور اس آریوں نے دلی مرتد غلام حیدر کی لیاقت علمی اور واقفیت اسلام کا تو اتنے ہی سے پتہ بآسانی لگ سکتا ہے۔ کہ اپنے چند ورق کے اشتہار میں جو حدیث اس نے بیان کی ہے اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی زندگی میں امام حسن و امام حسین کا موجود ہونا بیان کیا ہے حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ میں جا کر ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غلام حیدر صاحب کو اسلام کی کس قدر واقفیت ہے۔ اور بات کو سمجھنے کی کہاں تک لیاقت ان میں پائی جاتی ہے۔ قدرت خداوندی عجیب ہے۔ کہ جو شخص ایک روائت کے صدق و کذب کے متعلق اتنی عقل نہیں رکھتا۔ کہ جس زمانہ میں امام حسن و امام حسین کا ذکر کر رہے ہیں اس زمانہ میں حضرت علی کی ابھی شادی بھی نہ ہوئی تھی۔ وہ شخص تحقیق مذاہب ہونے کا مدعی بنتا ہے۔ غالباً ایسی روائت کو پیش کرنے کے وقت ستیارتھ پرکاش نے اس بدھی سے کام لیا ہے جس کے رو سے نیوگ ایک پاکیزہ گر قومی ترقی کا بتلایا جاتا ہے۔

حمید احمد

سلمہ اللہ الاحد

اللہ تعالیٰ کا قادیان جیسے گاؤں میں جیسے قریب چالیس سال قبل ازیں کوئی جانتا بھی نہ تھا اپنے مکالمے سے مشرف کرنے کے لئے ایک ناسنبا نہ کو چن لینا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شخص اور اس کا خاندان خدا تعالیٰ کے خاص انعامات کا مورد ہوگا۔

اس نے اس کی زبان پر جبکہ وہ اکیلا تھا کئی سال پیشتر فرمایا ابیحك ولا اجیحك اور فرمایا تری نسلا بعیدا اور فرمایا۔ اخرج منك قوما اور فرمایا ینقطع عن اباءك ویبدء منك۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس ذات بابرکات نے اپنے مسیح موعود کو اپنی رحمتوں سے نوازا۔ نیک صالح۔ دین کی تڑپ رکھنے والے اور ہونہار لڑکے دئے۔ اور پھر ان کو بھی اولاد بخشی۔ چنانچہ ۹ جون کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے یہ وہی صاحبزادہ صاحب ہیں جن کے لئے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۶ میں خدا نے فرمایا

یاتی قمر الانبیاء و امرك یتاتی سیسر لك الولد ویدنی منك الفضل ان نوری قریب۔ اور یہ بھی کہ وہ ایک یوم میں ایسا بڑھے گا جیسا کہ ہفتوں میں اور ہفتوں میں ایسا جیسا کہ مہینوں میں۔ چنانچہ آپ اس سولہ سترہ سالہ عمر میں واقعی علم پراپنی بینت کے لحاظ سے ایسے بڑے ہیں کہ ابد و شاید (زادہ اللہ بسطۃ فی الجسم والعلم)

اب خدا نے آپکو فرزند عطا فرمایا۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ الٰہی تیرے برگزیدہ نبی کا خاندان بڑے۔ پھولے۔ پھلے اور تمام جہان کے لئے اور تمام جہان پر محبت ہو۔ ہم حضرۃ ام المومنین کی خدمت میں نہائت مسرت و ابتہاج کے ساتھ مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی نیم شبی دعائیں اس مبارک خاندان کے ساتھ ہوں۔

الملتمس۔ بدر۔ قادیان۔ (گوہر اسعید)

اطلاع

مطبع کی ادوی بیماری پر اخبار بدر سے نکلنے پر اس کلیسفی کا شاید نقل رہے گی ×

مفلس اور قلاش سے ان جولڑکا پیدا ہوتا ہے اگر اس مین خودداری پیدا ہوجاوے۔ تو وہ بڑا عظیم الشان انسان بن جاتا ہے۔ اس قسم کی کئی مثالین تمہارے سامنے ہین۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ کس کس قسم کے مسکین اور غریب اور معمولی درجہ کے انسان کتنے بڑے دولتمند اور عالم اور فاضل اور با اخلاق اور اعلےٰ درجہ کے انسان ہو گئے (نواب سعد اللہ خان وزیر اعظم اورنگ زیب بھی قصبہ چنیوٹ کے ایک بالکل معمولی حیثیت کا بیٹا تھا بچپن کی عمر مین کھیلنے والے لڑکون نے کسی بات پر ناراض ہوکر اس کو خوب مارا۔ یہ روتا روتا باپ کے پاس فریاد لایا اس نے بھی بجائے دادرسی کرنے یا پیار دینا۔ مارنے کے ان کو مارنا شروع کیا۔ سعد اللہ سعید الفطرت اور باغیرت تھا۔ اس قدر ذلت برداشت نہ کرسکا۔ غصہ کے جوش مین گھر سے نکل پڑا۔ اور لاہور سے ہوتا ہوا تحصیل علم کرکے دہلی پہونچا۔ اور ترقی کرتے کرتے وزیر اعظم ہوگیا (راقم الحروف) یہ تو پرورش اولاد کے متعلق ہدایت ہے۔ اگر آپ معمولی ترجمہ پڑہین گے۔ اور غور کرینگے۔ تو کئی اصول قرآن شریف مین بھرے پڑے ہین۔ اگر تم ان اصولون کے مطابق عمل کرو۔ تو دیکھو۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ مین مسلمان اعلےٰ درجہ کے مقتدر انسان ہوجاوینگے۔ طریق معاشرت کے متعلق دوسرا اصول وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً کا ہے۔ دیکھو عورتون کے ساتھ بڑا نیک سلوک کیا کرو۔ انکی تمام ضروریات کو پورا کرو ممکن ہے کہ انمین کوئی نقص یا بدمزاجی یا بدصورتی وغیرہ ہو۔ کہ جسکی وجہ سے تم کو کراہت ہوجاوے۔ اور اللہ تعالیٰ اس مین تمہارے واسطے کوئی بہتری کردیوے۔ اگر تم بموجب اس حکم قرآن کے اوس نقص کو مکروہ نہ سمجھوگے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اس کو خیر کثیر کردیگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ۔ یعنے تم مین سے بڑے سے بڑا وہ ہے۔ جو اپنی عورت کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ بے شک عورت ناقص العقل ہے اور اس کے ترکے مردون کی برابری نہین کرسکتے۔ چنانچہ حدیث شریف مین آتا ہے کہ دوزخ مین زیادہ تر حصہ عورتون کا ہے اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ عورت مین عموماً ایک عادت ناشکری کی ہے۔ کہ خواہ اس پر کس قدر ہی احسان کرتے رہو جب کبھی مرد پر ناراض ہوگی۔ تو کہدیگی۔ کہ تم نے تو کبھی میرے ساتھ نیک سلوک کیا ہی نہین ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے باوجود ان کے ان تمام جبلی نقائص کے مردون کو حکم فرمایا ہے وعاشروھن بالمعروف۔ اب مین سوال کرتا ہون۔ کہ ہم نے عورتون کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ بچہ پیدا کرنے کی مشین یا روٹی پکانے کے واسطے خانساماں یا دایہ کا کام کرنے کے واسطے نرس۔ یا گھر کا کام کاج اور مہمانون کی خاطر مدارات کرنے کے واسطے ایک لونڈی۔ سوائے ان باتون کے اور کوئی غرض ہی انہین نہین ہے۔ کل دنیا کا یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے گھرون کو دوزخ بنا رہے ہین۔ علاوہ ازین ماں۔ باپ۔ میاں بیوی۔ بہن بھائی۔ چھوٹے بڑے سب کے سب ایک ہی گھر نہین بلکہ ایک ہی مکان مین رہتے ہین۔ اب تمہارے والدین سے ان کا نباہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تمہارے گھر الگ الگ ہونے چاہئین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لیس علی الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ولا علیٰ انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اٰبائکم او بیوت امھٰتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخوٰتکم او بیوت اعمامکم او بیوت عمّٰتکم او بیوت اخوالکم او بیوت خٰلٰتکم او ما ملکتم مفاتحہ او صدیقکم۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ منشاء الٰہی الگ الگ گھر ہونے کا ہے کیونکہ اگر خدا کے علم مین الگ الگ گھر نہ ہوتے تو اس طرح آیت مین تصریح گھرون کی نہ ہوتی۔ جس وقت تمہاری شادیان ہوجاوین۔ تو تمہاری ماں باپ اور بہنون۔ بہنوئیون وغیرہ کے گھر الگ ہونے چاہئین۔ اور اگر گھر نہین تو کم از کم مکان ہی الگ الگ ہونے ضروری ہین۔ بدقسمتی سے ہندوستان مین آگئے۔ جہان کہ سب گھر والون کے ایک ہی جگہ رہنے کی رسم تھی۔ ہم بھی ان کی دیکھا دیکھی اکٹھے گھرون مین رہنے لگ گئے۔ اسی وجہ سے ہمارے گھرون مین ساس اور بہو اور نند وغیرہ کے باہمی لڑائی جھگڑے ہوگئے۔ اگر عاشروھن بالمعروف پر عمل کرلیوین اور گھرون کو بھی الگ الگ کرلین۔ تو آج ہمارے گھر بہشت بن سکتے ہین۔ انگریز جب شادی کرلیتے ہین۔ تو الگ الگ رہنا اختیار کرلیتے ہین۔ مگر چونکہ ان کے اصول پر چلنے سے والدین کے حقوق کا پاس نہین رہتا تھا۔ اسواسطے فرمایا۔ وبالوالدین احساناً یعنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے۔ پھر ماں کے متعلق حدیث مین آتا ہے ان کے قدمون کے نیچے بہشت ہے۔ اور قرآن شریف مین آتا ہے حملتہ امہ وھناً علیٰ وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک۔ یعنے ان کو اسکی ان تکلیف پر تکلیف برداشت کرنے اٹھانا پڑی۔ اور پھر دو برس تک دودھ پلایا۔ اسواسطے ہم نے انسان کو کہدیا۔ کہ جس طرح وہ ہمارا شکر کرے اپنے والدین کا بھی کرے۔ پھر آتا ہے۔ اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولاً کریماً۔ یعنے جب وہ دونون یا ایک ان مین سے بڑھے ہوجاوین تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو۔ اور ہرگز نہ جھڑکو۔ اور اگر کوئی بات کرنی ہو نہایت ادب اور عزت سے بولو واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً۔ اور نہا اور خاکساری سے ان کے آگے جھکا رہو۔ اور ان کے واسطے دعا کرکہ اے رب جسطرح انہون نے میری بچپن سے تربیت کی ہے تو بھی اے رب ان پر رحم کر۔ ایک طرف یہ کہا۔ اب ایک اور رہ گیا۔ وہ خسر کا رشتہ ہے دنیا مین عجیب طرح کا معاملہ ہے کہ بیوی کے ساتھ زیادہ محبت کیجاوے تو ماں باپ چھوٹ جاتے ہین اور اگر ماں باپ کیطرف زیادہ میلان ہوجاوے۔ تو خسر ناراض ہوجاتا ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ واتقوا اللہ الذی تسائلون بہ والارحام یعنے ان رحمی رشتون کی بھی عزت کرو۔ اگر ان تمام قوانین کو اپنا دستور العمل بنالین تو ہماری دکھون کی زندگی سکھ سے مبدل ہوجاوے۔ اصل کتاب کی یہی غرض ہوتی ہے۔ کہ اس پر چلنے سے سکھ حاصل ہو۔ یہ دو تین امور مثال کے طور پر پہلے عرض کئے ہین۔ کوئی امر ہو ایک ایک نصیحت اس کے متعلق قرآن نے ہم کو سکھائی ہے۔ جن نے عرض کیا ہے کہ خدا کے رہبر و نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شکایت کرینگے کہ ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجوراً۔ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ اب بھی اس شکایت سے ہم اپنے آپ کو بچا سکتے ہین۔

ہماری قوم جنتی ہے ہمین خبری دی گئی ہے۔ کہ ہم مین سے اہل جنت ہین۔ پھر ہم کیون نہ اہل جنت بنین۔ یہ کونسا فخر ہے۔ کہ ہماری کتاب الٰہی ایسی ہے۔ جبکہ ہم اس پر عمل نہ کرین۔ اور عمل کرکے اس سے وہ فائدہ نہ اٹھاوین۔ کیا یہ فخر ہوسکتا ہے۔ کہ ہمارے گھر مین ایک ایسا نسخہ ہے کہ دنیا جہان کے امراض کو اس سے فائدہ ہوجاتا ہے۔ جبکہ ہم خود آتشک یا سوزاک سے بیمار لاچار ہین۔

آخر مین دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمین قرآن کریم کی تعلیم کا شوق بخشے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

وی پی آتے ہیں

بعض خریداروں نے اب تک سنہ ۱۹۱۰ء کا چندہ نہیں فرمایا۔ اور اکثر خریدار ایسے ہیں جن کے ذمے ابھی تک ۱۹۱۰ء کی قیمت ہے۔ سب کے نام ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۰ء کا وی پی کیا جائیگا۔ اُمید ہے ہمارے مہربان واپس کر کے نقصان نہ پہونچائیں گے۔

اسلام ہند میں

رسالہ العالم الاسلامی اپنے ایک پرچہ میں "اسلام ہندوستان میں" کی سرخی سے حسب ذیل رقمطراز ہے۔

ہندوستان کے اندر اسلام کی اشاعت سنہ ۱۰۰۱ء میں شروع ہوئی اور یہ عجیب بات ہے کہ اس دین کے پیرؤوں کی تعداد ہندوستان میں اسوقت بڑھنا شروع ہوئی۔ جبکہ اسلامی حکومت پر زوال آیا اور برطانیہ کا پرچم سلطنت خاک ہند پر لہرایا" اور اس وقت اسلام کا روزافزوں سایہ بہت انگیز سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں تمام ہندوستان کے اندر مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ پندرہ لاکھ تھی اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ان کی تعداد چھ کروڑ ۳۰ لاکھ ہوگئی۔ مسلمانان ہند میں ۹۰ فیصدی اہل سنت ہیں اور تین فیصدی دیگر فرقوں کے مسلمان۔ اور اس اجمال اعداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صوبجات برٹش انڈیا شمالی و جنوبی وغیرہ مثلاً بمبئی مدراس بنگال و پنجاب وغیرہ وغیرہ میں ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ۔ زیر اثر نیم خود مختار ریاستوں جیسے حیدرآباد وغیرہ میں ۸۰ لاکھ۔

برٹش نوآبادیات سیلون وغیرہ میں ۱ لاکھ ۰ ۷ ہزار۔ صوبجات ہنوز مردم شماری میں نہیں آئے ہیں۔ جیسے اڑیسہ کا علاقہ ان میں ۲ لاکھ ۳۰ ہزار مسلمان ہیں۔

۳۰ ہزار مسلمان ہندوستان کی فرانسیسی نوآبادیات میں ۵۰۰ بنگالی علاقہ میں ہیں اور ۱۰ ہزار ہندی - ایرانی - عرب اور افریقی مسلمانوں کی آبادی بھی انہی میں شامل ہے اور خود سر ریاستوں میں مسلمانوں کی مردم شماری کی تفصیل یہ ہے۔ نیپال میں ۲۱ ہزار بھوٹان میں ۴۰ اور افغانستان میں ۴۰ لاکھ۔

باعتبار مذاہب مسلمانان ہند کی بڑی تقسیم شیعہ اور سنی دو فرقوں میں ہوتی ہے۔ اہلسنت ۶ کروڑ ۲۲ لاکھ ۱ ہزار ۵۰۷ اور شیعہ ۲۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۹۳۴ ہیں۔ جن کی کل میزان ۶ کروڑ ۵۷ لاکھ ۹۹ ہزار ۹۳۰ ہوتی ہے اور اگر ہم برٹش انڈیا کے صوبجات میں دوطلبی مسلمانوں کی زیادتی اور بھی شمار کریں۔ تو تمام ملک ہند میں مسلمان آبادی کا شمار ۷ میں سات کروڑ ہوجاتا ہے۔ (وطن)

صوفیانہ لطائف

ایک فقیر سر دریا برہنہ بیٹھا تھا بادشاہ نے آپکی خدمت میں حاضر ہوکر دست بستہ عرض کی۔ کہ کوئی خدمت میرے لائق فرماویں۔ آپنے فرمایا کہ مکھیاں مجھے تنگ کرتی ہیں شاہ نے کہا یہ تو میرے حکم میں نہیں ہیں۔ فقیر نے کہا کہ جب مکھیاں بھی تمہاری اطاعت سے منحرف ہیں پھر تم سے میں کیا مانگوں؟

ایک شخص نے ایک فقیر کے پاس بار بار التجا کی کہ میری آرزو ہے کہ کچھ مدت آپکے پاس رہوں۔ جب اس نے فقیر نے کہا کہ جب میں نہ رہوں گا۔ تو پھر کس کے پاس رہوگے۔ کہا خدا کے پاس۔ فقیر نے کہا۔ بابا میں نہیں ہوں ابھی سے اپنے خدا کے پاس رہو۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا گیا کہ آپ ابلیس کو دشمن جانتی ہو یا نہیں۔ کہا بوجہ دوستی دوست میرے دل میں دشمن کی یاد نہیں آتی۔

ایک فقیر سے پوچھا گیا کہ تنہا کیوں بیٹھے ہو کہا کہ اب البتہ تنہا ہوا۔ کہ جب تم آئے اور خدا کے ذکر سے باز رہا۔ (سماچار)

شرائط بیعت جن میں شرائط کے علاوہ حضرت مسیح کی تعلیم اور سوانح بھی درج ہیں ایک پیسہ میں ۱۰۰ - ۸ ر میں ۷۰ فی جلد ایک پیسہ۔

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹو کشمیری لوئی عینک و چیل کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بابت ارکیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔ قیمت پیشگی یا وی پی لیکر ہے۔

المشتہر شیخ غلام محی الدین احمدی بازار کلان راولپنڈی

خط و کتابت تار کا پتہ { دفتر اشتہار ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور } کافی ہے $\frac{1}{48}$

سوداگروں کے لئے اپنے اشتہار تقسیم کرنے کا بے نظیر ذریعہ۔ پیسوں سے لاکھ کمانے کی نو ایجاد ترکیب مفصل قواعد ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

بغرض شہرت ضرورت مندان یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء تک نصف قیمت

آب حیات !!! امراض معدہ و امراض کان امراض شکم وغیرہ کے لئے مفید شیشی اصل قیمت ۱۲ ر رعایتی ۶ ر

سرمہ سلیمانی !!! امراض چشم کے لئے اکسیر وزن تولہ ۸ ر رعایتی ۴ ر

بال اڑانیکا پوڈر بالکل تکلیف کے بال اڑانیوالا اصلی پڑیہ ۸ ر عہ ۴ ر

نوٹ - خریداری سے پہلے اگر آپ دوائیاں کی ضرورت ہو تو ۱ ر کا ٹکٹ بھیجکر ادویات کے مفادوں کی مفصل فہرست طلب فرماویں۔ والسلام

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور بے آؤ ۸ آنے

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں الیسی ہی پکا پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے ذرا سوچ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی ہر جگہ ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے (۵ ر)

عرق پودینہ۔ ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق لائینی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی شل تپ کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ہاضمہ کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروشوں نے بنایا ہے ہاضمہ کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب بیماریوں کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ ر محصولڈاک ۵ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری ۵/

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

"شرد ہے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہوں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کج طبعی کے افترا کے ہمارے سید و مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو برا توڑنے کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں آریہ قوم میں ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی کم ہے کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے اور قیمت غیر مجلد ۵ ر اور مجلد ۸ ر ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر براہمو پرچارک فنڈ پنجاب براہمو سماج لاہور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں سرمہ زعفرانی خصوصاً بیاض جب نگاہوں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ہے سرمہ زنگاری خصوصاً جالا دھند میں مفید ہے ایک دفعہ ضرور آزمائیں قیمت فی تولہ عہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر احمد اللہ خان اینڈ برادرز اللہ داد بان (امرتسر)

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولانا حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ سترہوان

بقیہ رکوع ۱۱

سورۃ الحج رکوع نمبر ۲

مورخہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

---

(۲) وضعداری ہمارے ملک مین بہت ہی رائج ہے اس کے توڑنے کے لئے حج ہے جہین ایسی وضعداریان خاک مین مل جاتی ہین۔

۲۸ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

بقیہ رکوع نمبر ۱۱

پھر بڑا نفع تو یہ ہے۔ کہ لاکھون آدمی جب مل کر دُعا کرتے ہین۔ تو ضرور مقبول ہوتی ہے اور اس وقت خصوصیت سے ایک جوش اُٹھتا ہے۔ (۲) کوئی مدبر کوئی حکیم کوئی فلسفی کوئی موجد کوئی عالم دنیا کے کسی حصے مین پیدا ہو۔ وہان ضرور خبر ہو جاتی ہے کیونکہ تمام ممالک کی مخلوق کا کوئی نہ کوئی نمونہ وہان موجود ہوتا ہے۔

مین نے مکہ مین ایک بزرگ دیکھے کہ وہ جلد جلد عربی مین بات کرتے مگر انکی کوئی کتاب علم حدیث سے باہر کی نہ ہوتی۔ ایک سوال کے جواب مین فرمایا کہ یہ مطلب نہین کہ مکہ مین منافع ہی منافع ہین۔ نقصان بھی ہوجاتے ہین۔ مگر زیادہ منافع ہین۔

ومن یعظم حرمات اللہ ۔ جس کو خدا نے بڑا بنایا ہے اسکی تعظیم کرو اس سے یہ مسئلہ بھی نکل آتا ہے کہ حاکم وقت کی اطاعت چاہیئے۔

شعائر اللہ ۔ جس سے اللہ کا شعور پیدا ہو قرآن کریم کی بہت تعظیم ہے کہ شعائر اللہ مین سے اعظم ہے

مورخہ ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ ارکوع ۱۲ - سورہ الحج رکوع ۴)

قربانی ایک اصل الاصول ہے تمام ترقیات کا۔ کوئی مذہب ۔ کوئی سلطنت ۔ کوئی تمدن قربانیون سے خالی نہین۔

گندہ جو اجرام پیدا ہوجاتے ہین وہ شیر چیتے بھیڑیئے سے بھی زیادہ خطرناک ہین۔ ان کے زہر کے تریاقون مین سے دھوپ ۔ روشنی ۔ ہوا ہے۔ بڑے اہتمام سے پاخانون اور ایسے گندے مقامات کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ مگر یہی گند کھاد بن کر ایسی خوشنما عمدہ نباتات پیدا کرتا ہے۔ کہ جس کے اکثر حصہ پر انسان کی حیات کا دارو مدار ہے۔

گویا یہ اجرام قربان کئے جاتے ہین انسان کے لئے۔ پھر دیکھا جاوے تو انسان کی زندگی کے لئے کس قدر نباتات قربان کئے جاتے ہین۔ ویل مچھلی کے لئے کس قدر مچھلیان قربان کی جاتی ہین۔ ادنےٰ آدمی بڑے آدمیون کے لئے اپنا آرام اپنی صحت اپنا وقت اور اپنا جسم خرچ کرتے ہین۔ بلکہ اس سے بڑھ کر فوجون کا نظارہ ہے۔ کہ سپاہی سے لیکر افسر ۔ کمانڈر انچیف تک درجہ بدرجہ بادشاہ کے لئے جان تک قربان کرتے ہین۔

غرض یہ سلسلہ بڑا لمبا ہے اور ہر قوم مین قربانی موجود ہے اسی لئے فرمایا۔ ولکل امۃ جعلنا منسکا مسلمانون کے لئے مابہ الامتیاز فرمایا۔ کہ وہ قربانی کے موقعہ اللہ کو یاد کر لیا کرین اور اسبات پر غور کرین کہ ادنےٰ اعلےٰ کے لئے کس طرح پر قربان کیا جاتا ہے ۔ اور کیون کر ایک جانور اپنا آپ اپنے سے اعلےٰ انسان کے آگے چپ چاپ رکھ دیتا ہے۔ بس اسی طرح ہم کو اپنی جانین آستانہ الوہیت پر قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

والمقیمی الصلوۃ ۔ نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہین۔ تسبیح ۔ تکبیر۔ تہلیل تمام لوگون کے لئے دُعا اور تبتل الی اللہ ۔ اللہ کی جناب سے پناہ ۔ درود سب کچھ اس مین موجود ہے ۔ بلکہ اس کی ہیئت بھی جامع ہے۔ تمام تعظیمات کی اور ذکر جامع ہے۔ تمام اذکار کا۔ اور اس مین تعظیم لامر اللہ ہے

مما رزقنٰہم ینفقون ۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے ۔ شفقت علےٰ خلق اللہ ۔ پس جو اللہ نے تمہین دیا۔ اسمین سے کچھ دو مال ۔ طاقت ۔ علم ۔ ہنر۔ رزقنٰہم مین شامل ہے۔

لکن ینالہ التقوی منکم ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جیسے وہ (جانور) تمہارا فرمانبردار ہے۔ ایسے ہی تم میرے مطیع ہو جاؤ۔ براضی بقضاء۔

ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد بندی مقرر کر دی ہے جب اس حد سے کوئی چیز بڑھنے لگتی ہے ۔ تو اس کو دفع کرنے والی چیز پیدا کر دیتا ہے۔ کفر بڑھ گیا ہے اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کو پیدا کر دیا کیونکہ وہ کفر کیشون کو پسند نہین کرتا۔ یہ خیال کہ کوئی مہدی ایسا آئے گا ۔ جو تمام جہان کو مسلمان بنالیگا۔ ایک لغو خیال ہے۔ کیا وہ حضرت محمد رسول اللہ سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنے والا ہوگا کیا وہ قرآن شریف سے بڑھ کر کتاب لائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو ایک حد کے اندر رکھنا چاہتا ہے۔

یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ ارکوع ۱۲ - سورہ الحج رکوع ۵)

جو دنیا مین نیکی ہے اس کے ساتھ کچھ مشکلات بھی ہین اور سُکھ کے ساتھ دُکھ اور دُکھ کے ساتھ سُکھ ہے۔ آخر الذکر کی مثال درد زہ اور پھر فرزند نرینہ کی پیدائش ہے۔

صحابہ کرام مکہ معظمہ مین سخت تکالیف مین مبتلا تھے۔ (۱) بعض آدمیون کے ایک پاؤن کو ایک اونٹ سے اور دوسرا پاؤن دوسرے اونٹ سے باندھکر مخالف سمتون مین چلا کر چیرا جاتا ہ (۲) بعض عورتون کی شرمگاہون مین برچھی ماری ہے اور گلے سے نکالی ہے۔ (۳) تین برس بنو ہاشم کو غلہ پہونچانے مین روکین ڈال دی گئین۔

(۴) بعض صحابہ کو شدت سے گرم کئے ہوئے پتھروں پر لٹایا جاتا تھا۔ مگر وہ لوگ بڑے صبر استقلال اور ہمت سے ان تمام تکالیف کو برداشت کرتے۔

محرم میں جناب امام حسینؑ کی تکالیف کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر صحابہ سے جو جو تکالیف اٹھائی ہیں وہ ان سے بعض اوقات بڑھ کر ہیں۔ سو اس صبر کے عوض جہاد کی اجازت دیگئی۔ یہ غلط ہے۔ آپ کو جیتنے کا انتظار تھا۔ لاتکلف الانفسک کا حکم اور غزوہ حنین میں سب کے بھاگنے پر کھڑا رہنا اس کا شاہد ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔

بغیر حق۔ سوائے اس وجہ کے۔ اگر خدا ہر چیز کی حد بندی نہ کرتا۔

صوامع۔ صابی قوم کے گرجے۔

بیع۔ یہودیوں کے گرجے۔

صلوات۔ عیسائیوں کے گرجے یا ہندوؤں کے ٹھاکردوار۔

اهلکنها۔ اس کے بہت بہت نظارے اس وقت بھی موجود ہیں۔

قصر مشید۔ شید۔ شید کے معنے اونچے کے ہیں۔

شادہ مرمرا و جللہ کلسا۔ فللطیر فی ذراہ وکور

سنگ مرمر اور چونہ لگا کر ہمارے ممدوح نے محل کو اونچا کیا۔ جس کا کنگرہ جانوروں کا آشیانہ ہے۔ امراء القیس کہتا ہے۔

وتیماء لم یترك بها جذع نخلة ۔ ولا اُطمًا الا مشیدًا بجندلِ۔

اور تیما جگہ میں نہ چھوڑا اس نے کسی درخت کے تنے کو اور نہ کسی برج یا قلعہ کو۔ مگر وہ جو کہ مضبوط بنایا ساتھ چٹانوں کے۔ گویا دوسرے معنے چونہ گچ کرنا ہے

کالف سنة۔ سنة القرآن سنة وسنة الوصال سنة۔ وصال کا ایک برس اونگھ کے برابر ہوتا ہے۔ مگر جدائی کی گھڑی سال کے برابر۔ منکرین کو کہا تم پر ایک دن آتا ہے۔ جو تمہارے لئے بوجہ مصائب ہزار برس کا ہو جاوے گا۔

مورخہ ۲۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۴ سورۃ الحج ۶)

مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ سے روکا تھا۔ اور کہا کہ اگر ہم اس سال اجازت دیں۔ تو ہماری عزت میں فرق آتا ہے۔ اگلے سال آنا اور یہ شرائط مقرر کیں (۱) جس قدر آپ کے ساتھ لوگ ہوں ان کی تلواریں نیام میں ہوں۔ تیر۔ ترکش میں۔ بھالے چمڑوں میں (۲) تین دن سے زیادہ نہ رہیں۔ کوئی مسلمان مکہ میں ہو تو آپ کے ساتھ نہ جا سکیگا۔ اور اگر کوئی آپ کے آنا چاہے تو اسے روکیں گے نہیں۔ پھر میں نے یہ کہا تھا کہ اس سورۃ میں انذار کیا ہے سب قوموں کو۔ جو عرب۔ مصر۔ عراق۔ شام میں تھیں۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو عزت وجاہت لئے پھرتے ہو۔ یہ سب خاک ہو جاوے گی۔

فالذین آمنوا وعملوا الصالحات۔ جو میرا ساتھ دیں گے وہ معزز ہوں گے اور جو میرے برخلاف کوششیں کرتے ہیں وہ شکست یاب ہونگے۔ رسول اللہ تو ایمان عمل صالح۔ اطاعت رسول اور امر بالمعروف چاہتے ہیں اور کفار نبی کا انکار۔ بدیوں میں

انہماک۔ فسق وفجور۔ کفر وشرک چاہتے ہیں اور ہماری آیات کو عاجز کرنا۔ پس یہ سب مخالف جہنم کے کندے بنیں گے۔

وما ارسلنا من قبلك۔ مخالفان اسلام اس آیت کے غلط معنے لیکر کیسے طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ حالانکہ قصور خود ان کے فہم کا ہے۔ اس سورۃ کے گذشتہ رکوع پر نظر ثانی کرو۔ تین کیا مضمون ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ کس زور سے اللہ تعالیٰ اپنی توحید وعظمت کو قائم کرتا ہے اور تحدی پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ دشمن اس کے تباہ ہوں گے کیا ان چھ رکوعوں کے مضامین کے سامنے اس بیہودہ روایت کی کچھ ہستی ہے۔ کہ نبی کریم کی زبان پر اثناء وعظ میں یہ کلمہ بھی جاری ہوا۔

تلك الغرانیق العلی۔ وان شفاعتهن لترتجی۔

جھوٹ بکتے ہیں جو ایسا کہتے ہیں۔ اس طرح تو نبی کریمؐ کے کلام سے امان اٹھ جاوے گا۔

الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیته۔ نبی کی خواہش یہی ہے۔ کہ توحید پھیلے اور کلمۃ اللہ علیا ہو۔ کوئی شریر اٹھتا ہے تو اس کی خواہشوں میں روک ڈالتا اور چاہتا ہے۔ کہ یہ نبی کامیاب نہ ہو۔

فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن۔ اللہ تعالیٰ اس شریر کی تمام شرارتوں کو مٹاتا ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جب کوئی نیک اپنی نیکی پھیلانا چاہتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی شریر اس کی مخالفت کرتا۔ اور آخر منہ کی کھاتا ہے۔ اسی گاؤں میں ایک راستباز آیا۔ اس نے حق پھیلانا چاہا۔ مخالفوں نے روک ڈالی۔ مگر وہ سب روکیں اٹھ گئیں۔ چنانچہ اس کے نبوت میں تم میں سو سے زیادہ احمدی بیٹھے ہو

لیجعل ما یلقی الشیطن۔ شیطان کی شرارتیں فتنہ ہوتی ہیں۔ مگر انہی کے لئے جن کے دلوں میں مرض ہے۔ گویا اس ذریعہ سے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

سورۃ جن میں فرمایا۔ فانه یسلك من بین یدیه ومن خلفه رصدا

جب اللہ اپنے غیب خاص کو رسولوں پر نازل فرماتا ہے۔ تو اس رسول کے آگے پیچھے پہرہ جا دیتا ہے۔ جب تک وہ ساری بات اللہ کی مخلوق میں پہنچا لے۔ پس یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی شیطان ایسے موقعہ پر دراندازی کر سکے۔

عذاب یوم عقیم۔ مجاہد کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ وہ بدر کا دن تھا۔ جس میں تمام عمائد مکہ ہلاک یا کمزور ہو گئے۔

الملك۔ اس دن ثابت ہو جاوے گا کہ یہ ملک صرف اللہ کے دین کے لئے ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مورخہ ۳۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۷ رکوع ۱۵

(سورۃ الحج رکوع نمبر ۷)

سورۃ حج کا منشاء یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے

جانشین خلفاء کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے۔ والدین کی انجام کیا ہوگا۔ یہ تو انذار ہوا۔ (ب) اس کے بالمقابل تبشیر ہے۔ کہ مومنین مہاجرین و انصار ان کے ممالک کو فاتح ہوں گے۔

ھاجر وا فی سبیل اللہ۔ ملک کو چھوڑ گئے۔ خویش و اقارب کو چھوڑ کر ملک کے رسم و عقائد کو اور اپنے محبوب امور کو چھوڑنے والے لیکن نہ کہ کسی غرض نفسانی کے لئے۔

المھاجر من ھاجر ما نھی اللہ

مانہی اللہ بہت سی چیزیں ہیں۔ از آنجملہ یہ کہ جس مقام یا جس صحبت سے غفلت پیدا ہو۔ اس کو فوراً چھوڑ دینا چاہیئے۔

لیدخلنہم۔ جب مرنے کو یہ آسائش و آرام کے اسباب و مقامات دیگا۔ تو زندوں کو تو ضرور ہی دے گا۔ خدا کی راہ میں مال و جان کو قربان کرنا کوئی اتنا مشکل نہیں۔ اکثر لوگ دیکھے جاتے ہیں۔ کہ معمولی سی بات پر خودکشی کر لیتے ہیں۔ رسم و رسوم کی پابندی میں مال کا بہت سا حصہ ضائع کر دیتے ہیں۔ کئی گیارھویں دینے والے بڑے استقلال سے قرض لے کر بھی ناغہ نہیں کرتے۔ مگر زکوٰۃ کہو تو کہتے ہیں کہ غریب آدمی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت واقع میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اور یہی حقیقت ہے پل صراط کی۔

ومن عاقب۔ ہر شخص خود بدلہ لینے کا مجاز نہیں۔ یہ حکام کے سپرد ہے ثم بغی علیہ اس کو ظاہر کرتا ہے۔

فتصبح الارض مخضرۃ۔ جس طرح ظاہری بارش بے فائدہ نہیں جاتی۔ اسی طرح وحی اپنا پھل لاوے گی۔

مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع نمبر ۱۶)

سورۃ الحج رکوع نمبر ۸

سخر لکم ما فی الارض۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ زمین کی تمام چیزیں تمہارے مسخر کردیں۔ بلکہ دوسرے مقام پر فرمایا۔ کہ آسمان کی چیزیں اور شمس و قمر بھی تمہارے مسخر کر دیا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے بہت کم ان آیات سے نفع اٹھایا ہے۔ اور عملیات کے ذریعے تسخیر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جو بالکل لغو اور بے ہودہ بات ہے۔ افسوس کہ جن کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ "کل کی فکر آج نہ کرو"

دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ تو سارے جہان کی دولت سمیٹ رہے ہیں اور جن کے لئے سب کچھ مسخر کر دیا گیا ہے۔ وہ بھوکوں مرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا اور سست و کاہل الوجود ہو گئے۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ

منسکاً۔ منسک عربی بولی میں حج کو کہتے ہیں۔ کیسی جگہ جہاں جانے کی انسان کو عادت والفت ہو۔ اس واسطے مسجد و ہر دکان کو جو بازار میں ہو وہ کمینوں حرفہ پیشہ کی دکانوں بلکہ کنجروں کے بازار کو بھی منسک کہتے ہیں۔

جناب الٰہی فرماتے ہیں۔ مسلمانوں کی عبادت گاہیں ہیں۔ اس طرح کے مقامات ہر قوم نے اللہ کے نام کے لئے بنائے ہوئے ہیں۔

(۱) گنگا جی کے کنارے پر ایک مقام ہے۔ ہردوارہ یعنی ہری کا گھر۔ اللہ کا گھر۔ (۲) بیت ایل (بیت اللہ) یوروشلم میں ہے۔

(۳) تبت میں لاسہ۔ جو آلہ سا کے معنوں میں ہے۔ پس ہمارے مکہ کے بیت اللہ پر اعتراض کرنا غلطی ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ جھگڑا نہ کریں۔

فلا ینازعنک فی الامر۔

فی کتاب۔ اللہ کی حفاظت میں۔

ویعبدون من دون اللہ

جن کی عبادت کی جاتی ہے وہ ضرور دکھیارے ہیں۔ تا ثابت ہو کہ وہ اپنے آرام کے مالک بھی نہ تھے۔ امام حسین۔ مسیح۔ رامچندر جی سب کے واقعات زندگی دیکھو۔

یسطون۔ یبطشون۔

مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۷ رکوع ۱۷)

(سورہ الحج رکوع نمبر ۹)

یاایھا الناس۔ یہاں عام لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ اور آگے چل کر خصوصیت سے مومنوں کو۔

ذباباً۔ لطیفہ یہ ہے۔ کہ مکھی بنانا تو درکنار۔ یہ جو معبود بنائے گئے ہیں۔ وہ تو اس کی آنکھوں کی صحیح تعداد بھی نہیں جانتے۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی چیگاڈر وغیرہ بھی نہیں بنائی۔

وان یسلبھم الذباب شیئاً

بت ہی مراد نہیں بلکہ انسان بھی خصوصیت سے شامل ہیں۔ اب خواہ کتنا ہی بڑا بادشاہ ہو اور قوت والا۔ مکھی اپنا حصہ لے ہی جائے گی۔ اس سے چھوڑانا محال۔

ارکعوا۔ خدا کی جناب میں جھکے رہو اور اپنے تئیں متکبر و لاپرواہ نہ بناؤ۔

الخیر۔ ہر قسم کی نیکیاں و بھلائیاں جمع کرلو۔

لعلکم تفلحون۔ کامیابی کی راہ بتادی۔

وجاھدوا۔ کوشش کرو اللہ کی راہ میں۔ جس قدر حق کوشش کا ہو۔

من حرج۔ حرج کے معنے تنگی کے ہیں۔ شریعت کے جس قدر کام میں نے مطالعہ کئے ہیں۔ سب وسیع ہیں۔ مثلاً نماز۔ وقت وسیع پھر کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتے۔ تو بیٹھ کر یا لیٹ کر اور پھر کچھ بھی مشکل نہیں۔ غرض شریعت کے ہر حکم کی تعمیل اپنے اندر ایک سکھ رکھتی ہے پھر یہ بھی مطلب ہے کہ ہر غلطی کا ازالہ موجود ہے۔ گناہ کیا توبہ کرلو وغیرذٰلک۔

ابراھیم۔ اچھوں کا باپ۔ اسی واسطے ابیکم فرمایا۔ کیونکہ وہ تمام اچھوں کا روحانی باپ ہے۔

سمٰکم المسلمین۔ اس کے متعلق یہ نکتہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ کسی مذہب کا نام اس کی الہامی کتاب نے نہیں رکھا سوائے اسلام کے۔

ھُوَ۔ اس ضمیر میں جھگڑا ہے۔ بعض خدا کی طرف کہتے ہیں۔ بعض ابراہیم کی جانب بدلیل امۃ مسلمۃ لک۔

اعتصموا باللہ۔ اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے اپنے تئیں ہر دکھ سے بچاؤ۔

ونعم النصیر۔ اگلی سورۃ میں نصرت ہی کا ذکر آوے گا۔

سورۃ الحج کے نوٹ ختم ہوئے

یہاں پارہ سترہواں ختم ہوا

الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ... بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ — پیشگی چار روپے

جلد ۹ — نمبر ۳۸

مورخہ ۶ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۳۱ ہاڑ سمت ۶۷ ب

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ایسے خطوں کا کس طرح جواب دیا جا سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں جنمیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے۔ اور اگر نام پڑھا جاوے۔ تو شہر۔ مقام۔ ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے تو کس طرح روانہ ہو۔ پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں۔ اور پھر دوسرے خط میں شکائت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے۔ ایسا ہی ایک خط اسوقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابوالحسن نام کیطرف سے ہے جس کے متعلق ہم حیران ہیں کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ نویسندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے۔ کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے ٭

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

تجارت کوئلہ

ہمارے دوست سید عبد الکریم صاحب جو پہلے میرٹھ میں رہتے تھے۔ آج کل ایک کوئلہ کی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ جن احباب کو اپنے کارخانوں میں کوئلہ جلانے کی ضرورت ہو ان سے ساتھ وہ خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا پتہ یہ ہے

C/o S. M. Taki Coal Co.
Dhanbaid, E. I. R.

مبارک

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شب درمیانی ۶ و ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کو قریباً ۲ بجے رات کے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بناوے۔

تلاشِ گم شدہ

ایک بھائی کا ایک نوٹ مبلغ عہ کا گم ہو گیا ہے۔ نمبر $\frac{EB}{26}$ ۲۵۲۳۸ ہے اگر کسی صاحب کی نظر میں آوے تو مطلع فرماوے۔

ایک اور مہاجر

میاں نور الدین صاحب احمدی کمیشن ایجنٹ امرتسر ہجرت کر کے قادیان آ گئے ہیں اور اپنے بھائی شیر محمد صاحب کے ساتھ دوکان کرتے ہیں۔ ان کے دوستوں کو اطلاع ہو۔

دو حاجی

حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ ہم دو احمدیوں کو اپنی طرف سے حج کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں جو زادراہ سے معذور اور حج کی تڑپ رکھنے والے صالح الاعمال متقی ہیں وہ درخواست کریں ایک انمیں سے ایسا ہو جو پہلے حج کر چکا ہو

جنازہ غائب

الہ منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ ماسٹر انجمن الہ آباد نے انتقال کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

دعا۔ شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ کا بھائی شیخ پیر محمد ۹ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعائے صحت ہے۔

اطلاع

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور مدرسہ احمدیہ کے بعض طلباء کو چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور اس غرض کے لئے انکو ساتھ رسید بکیں بھی دیدی گئی ہیں تاکہ جس سے چندہ لیں اُسے رسید بھی دیں ایسے طلباء کے پاس وصولی چندہ کے لئے ایک سند بطور اجازت نامہ ہوگی جس پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مُہر اور سکرٹری صدر انجمن احمدیہ و ہیڈ ماسٹر صاحب یا سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ کے دستخط ہونگے۔ خاکسار محمد علی سکرٹری ۱۰ ۹

آمین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۸ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں لکھتے ہیں "میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں نہ میں جنازہ خوان۔ بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے خلفاء راشدین مسجد کی امامت خود بنفس نفیس فرماتے رہے اور جنازے پڑھاتے رہے

آج چودھویں صدی کا ایک مولوی اُسے موجب ہتک قرار

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع کیا)

اکبر محمد حسین

ولا یاتونک بمثل الا جئنٰک بالحق واحسن تفسیرًا

چودہ سو برس سے یہ قرآن مجید کا دعوٰی ہے کوئی عمدہ سے عمدہ صداقت تم پیش کرو۔ ہم اس سے بڑھ کر مدلل حق و حکمت سے بھری ہوئی صداقت قرآن میں دکھائیں گے۔

اس پاک کتاب کے خدام کے ذریعے کئی رنگوں میں اس اعجاز کا ثبوت ملتا رہا۔ اور آیندہ جوں جوں زمانہ ترقی کرے گا۔ قرآن شریف کے بے مثل کلام ہونے کا ثبوت ملتا رہیگا مگر کس قدر افسوس و رنج کا مقام ہے۔ کہ خود مسلمانوں میں سے بعض افراد اس کتاب سے ایسے ناواقف ہوگئے ہیں۔ کہ جب وہ کوئی عجیب بات کسی دوسرے مذہب کی کتاب یا اس مذہب کے بانی کے ملفوظات میں دیکھتے ہیں۔ تو وہ دیکھتے ہی بیخود ہوکر ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہیں۔ جو ایک مومن کی شان سے ہرگز شایان نہیں ہوسکتے اور اس سے کلام الٰہی کی ہتک لازم آتی ہے۔ تازہ مثال سنئے۔ کہ "ادیب" ایک رسالہ ہے۔ جسکی تعریف بعض اسلامی اخباروں نے بھی لکھی ہے۔ مگر میں ابتدا ہی سے اسے ایک ہندو رسالہ سمجھتا ہوں (یہاں تک تو کچھ حرج نہ تھا) مگر وہ حسب معمول اسلام پر زہر اگلتا باوجود اس بات کے کہ وہ ایک ادبی رسالہ ہے اور مذہبی اُمور کی تنقید و تائید اس کے مقاصد میں داخل نہیں اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ چنانچہ مئی سنہ ۱۰ء کے نمبر میں دو مین جگہ اسلام پر حملہ کیا ہے۔ صفحہ ۲۴۴ میں لکھتا ہے "اسلام میں ایسے امور اور احکام پائے جاتے ہیں۔ کہ جنکی بنا اگر تعصب و مذہبی منافرت کو اسلام کا ایک جزو قرار دیا جاوے تو بے جا نہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر جس مضمون نے میرے دل کو صدمہ پہونچایا ہے۔ وہ "منگل بھٹ" ہے۔ اور زیادہ قابل افسوس و رنج وہ بات یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان قلم سے نکلا ہے۔ اور مسلمان بھی مولوی "محمد عزیز مرزا" بی۔ اے آنریری سکرٹری مسلم لیگ۔ آپ بُدھ کی تعلیم کے چند منتخبات پیش کرکے رقمطراز ہیں۔ اخلاق کے جو اعلےٰ نمونے مذہب بُدھ کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ وہ دنیا کے لٹریچر میں عدیم المثل ہیں"۔ اور تسطیر فرماتے ہیں "اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملسکتی"۔ پھر لکھتے ہیں۔ "معاش سے لیکر معاد تک کا کوئی اہم مسئلہ نہیں چھوڑا۔ کسی مذہب کا شخص بھی اگر ان اصول کو رہبر طریق بنائے۔ تو اپنی فطرت کے کمال پر پہونچکر دنیا میں کامیاب اور آخرت میں سرخرو بن سکتا ہے"۔ حالانکہ جو باتیں بیان کی ہیں ان میں تناسخ کا مسئلہ بھی ہے۔ جو انسانی تخیلات کا ایک کمزور اور قابل ملامت نمونہ ہے۔

میں بڑے دعوے سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تعلیم قرآن مجید کی تعلیم کے مقابلہ میں بالکل ناقص اور انقص بلکہ بعض حالات میں مضر ہے۔ اور پھر مزید برآن یہ کہ بالکل بے دلیل۔ خدا نے ہمارے مہربان مکرم "سید" کو توفیق دی ہے۔ کہ وہ اس کے مقابل میں قرآن مجید کی پُرمعارف حقائق تعلیم کو پیش کرکے ایک دنیا پر ثابت کرے۔

ولا یاتونک بمثل الا جئنٰک بالحق واحسن تفسیرًا

قرآن کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واعرض عن الجاھلین	احمقوں کی صحبت سے احتراز کر

(۱) بدھ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تو احمق کی صحبت سے پرہیز کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنے تو احمق اور غافل دونوں کی صحبت سے پرہیز کر جس صورت میں کہ تجھے ان کی صحبت سے کوئی مفید نتیجہ نہ حاصل ہو (۲) پھر بدھ صرف صحبت سے منع کرتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واعرض عن الجاھلین یعنے تو جاہل کی بات کی طرف توجہ بھی نہ کر (۳) پھر اگر خود بخود کوئی جاہل ہمارے ساتھ ہمکلام ہو تو ہم کیا کریں۔ اس کے جواب میں بدھ ساکت ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا۔ یعنی جب تیرے ساتھ خود بخود جاہل مخاطب ہو تو تو سلامتی سے کنارہ کش ہوجا۔ اس طرح پر کہ تجھے اس سے اور اس کو تجھ سے کوئی ضرر نہ پہونچے۔ (۴) پھر بدھ جہالت کے علاج سے بھی ساکت ہے کہ کیوں کر جہالت دور کی جاوے۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ قال اعوذ باللّٰہ ان اکون من الجاھلین یعنے جہالت سے بچنے کے لئے اسی بکل شیء علیم کے آستانہ پر جھک تا تو بھی جہالت سے چھٹکارا پاوے۔ (۵) پھر بدھ نے احمق کی تقسیم نہیں کی۔ لیکن قرآن شریف نے احمق کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ اوّل دنیاوی معاملات میں احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھًا۔ یا جیسے فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم دوم۔ دینی احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ یعنے جو لوگ صراط مستقیم یا طریقہ ابراہیم حنفا سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ بھی احمق ہیں (۶) پھر بدھ نے احمق سے ملنے جلنے سے منع تو کر دیا لیکن اور کوئی ایسی بات نہیں بیان کی جس سے پایا جاوے۔ کہ احمق کے ساتھ نیکی یا سلوک بھی کیا جاوے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللّٰہ لکم قیامًا وارزقوھم فیھا واکسوھم وقولوا لھم قولًا سدیدًا۔ یعنے اپنے اموال جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے قیام کی صورت بنایا ہے۔ احمقوں کے ہاتھ میں نہ دو کیونکہ وہ ضائع کر دینگے لیکن ہاں اپنے مالوں سے ان کو کھلاؤ پلاؤ ان کو لباس پہناؤ اور انکو اچھی اور نیک تعلیم دلواؤ۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھًا او ضعیفًا او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل۔ یعنے اگر قرض وغیرہ مالی معاملات میں ایک طرف ایک سفیہ آدمی ہو اور وہ ان معاملات کو انجام دینا نہ جانتا ہو۔ تو چاہیئے کہ تم میں سے کوئی شخص عدل و انصاف کے ساتھ اسکی طرف سے وکیل ہوکر ان معاملات کو طے کرے۔ غرض بیوقوف و احمق کے معاملہ میں بُدھ کی تعلیم ناقص ہے۔ لیکن قرآن شریف کی تعلیم ہر طرح کامل و اکمل ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	علماء کی عزت کر۔

بُدھ کہتا ہے کہ علماء قابل عزت ہیں ان کی عزت کر۔ لیکن بدھ کی یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ بدھ نے علماء کی تفصیل نہیں کی حالانکہ سب علماء قابل عزت نہیں ہزاروں علم پڑھ کر بھی بے عمل رہتے ہیں۔ اور ہزاروں ناپاک مذہب کے ہوتے ہیں۔ ہاں قرآن شریف تفصیل کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماءُ۔ یعنے عالم وہی ہے۔ جو دل میں خشیۃ اللّٰہ رکھے اور مومن ہو۔ پھر فرماتا ہے واخفض جناحک للمومنین یعنے عالم باعمل کی عزت کر۔ پھر فرمایا وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنے تمام علماء کو عزت حاصل نہیں اور تو ان کی عزت نہ کر۔ صرف اُنہیں کی عزت کر جو باعمل ہوں۔ پھر فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم یعنے خدا کے حضور مکرم معزز وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ غرض بدھ کہتا ہے کہ علماء کی عزت کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تمام علماء کی عزت نہ کر بلکہ اسی عالم کی عزت کر جو متقی ہو اور عالم باعمل ہو۔ اس لئے کہ جس عالم کا خدا سے تعلق نہیں وہ کسی طرح سے بھی قابل عزت نہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ذالکم اللّٰہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیء فاعبدوہ	جو چیز قابل پرستش ہو اسکی پرستش کر۔

بدھ کہتا ہے کہ جو چیز قابل پرستش ہو اس کی پرستش کر لیکن یہ تعلیم ناقص اور ناکافی ہے۔ اول یہ کہ بدھ نے پرستش کی قابلیت کا معیار عام لوگون کے فہم ناقص پر چھوڑا ہے حالانکہ یہی بات شرک کی جڑ ہے۔ کیونکہ ایک ہندو سمجھتا ہے۔ کہ گائے جو دودھ دے کر لوگون کو نفع پہونچاتی ہے اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کیجاوے۔ ایک عیسائی کے اعتقاد مین وہی قابل پرستش ہے۔ جو مجرد ہو کر صلیب پر لٹکایا جاوے اور ایلی ایلی لما سبقتانی کہہ کر جان دیدے۔ غرض دنیا کی آبادی کا اکثر حصہ جاہلون اور موٹی عقل والے آدمیون سے معمور ہے تو کیون کر وہ بیچارے معلوم کر سکتے ہین۔ کہ کونسی قابلیتین ہین جو معبود حقیقی مین پائی جانی چاہئین۔ لیکن قرآن شریف نے ان باتون کو خوب مفصل بیان کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف بیان کرتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ یعنے وہی ذات پرستش کے قابل ہے جو تمام عیبون سے منزہ اور تمام کاملہ صفات سے موصوف ہو۔ جو مخلوقات کو نیست سے ہست کرے پھر آہستہ آہستہ بتدریج انکی تربیت کرے اور ان کے پالنے کے لئے ان کی کوشش اور التجا کے بغیر اعلیٰ سے اعلیٰ سامان عطا کرے۔ پھر ان کے افعال حسنہ کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ انکی کارگذاریون کے مطابق انہین انعام اکرام سے مالا مال کرے۔ پھر اگر وہ بشریت سے بُرے راستہ پر چلین۔ تو ان پر سیاست کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ایاک نعبد یعنے جو ذات ان چار صفات سے موصوف ہو ہم اسکی عبادت کرتے ہین۔ پھر ایک جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ذالکم اللہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیٔ فاعبدوہ۔ یعنے تو اس کی عبادت کر جو تیرا اور تیرے باپ دادون اور ہر شئے کا پیدا کنندہ ہے پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ کان حکیماً علیماً۔ یعنے عبادت کے قابل وہ ذات ہے۔ جو کامل حکیم اور کامل علیم ہو۔ پھر فرماتا ہے اللہ یمن علیکم ان ھدٰکم للایمان۔ یعنے پرستش کرو۔ جو محسن کامل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔ یعنے معبود حقیقی سب سے زیادہ طاقتور اور قادر ہونا چاہیئے۔ غرض قرآن شریف نے قابلیت پرستش کے چار معیار بیان فرمائے ہین۔ کامل طاقت (۲) کامل احسان (۳) کامل حکمت (۴) کامل علم لیکن بدھ اس سے بے علم ہے۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ بدھ نے یہ نہین بیان کیا کہ قابل پرستش ایک ذات ہے یا متعدد ذاتین۔ لیکن قرآن شریف خوب مفصل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللہ واحد۔ یعنے ایک ذات کے اور کوئی شے قابل پرستش نہین۔ پھر فرمایا انما الٰھکم الٰہ واحد۔ یعنے اے انسانو! تمہارا ایک احد ذات کے سوا اور کوئی قابل پرستش اور کوئی معبود نہین۔ پھر فرمایا۔ انما ھو الٰہ واحد۔ پھر اس بات کی دلیل دی ہے کہ ایک ہی معبود ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا یعنے اس نظام عالم کے اگر دو الٰہ ہوتے تو یہ نظام کب کا بگڑ چکا ہوتا۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے قابل پرستش کا نام نہین لیا۔ لیکن قرآن شریف اوس معبود حقیقی کا نام لیتا ہے (اس کمزوری مین صرف بدھ ہی مبتلا نہین بلکہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب مین خدا کا نام نہین اور نہ کسی زبان مین) چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللہ یعنے کوئی ذات عبادت کے قابل نہین سوائے اللہ کے۔ پھر فرمایا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔ پھر فرمایا۔ انما اللہ الٰہ واحد۔ پھر فرمایا لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک۔ پھر فرماتا ہے ھو اللہ الواحد القہار۔ پھر فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللہ ... الٰھا

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے پرستش کی تفصیل نہین کی۔ کہ پرستش کے کیا اصول ہین۔ لیکن قرآن کریم پرستش کے اصول بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یریدون وجھہ یعنے عبادت کا ایک تو اصل یہ ہے کہ عبادت سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لا یدعون مع اللہ الٰھاً اٰخر۔ یعنے عبادت مین کسی کو بھی شریک نہین بنانا چاہئیے پھر فرماتا ہے۔ یدعوننا رغباً و رھباً۔ یعنے عبادت خوف و رجاء سے کرنی چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے یخافون ربھم یعنے عابد کو اپنے رب کا کامل خوف چاہیئے۔ پھر فرمایا لا یخشون احداً الا اللہ۔ یعنے خدا کے سوا کسی اور کا خوف دل مین نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ والذین اٰمنوا اشد حباً للہ۔ یعنی عابد کو کامل محبت اللہ سے چاہیئے۔ پھر فرمایا یطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیرا۔ یعنے اچھے کام اور عبادات خداتعالیٰ کی کامل محبت سے ادا کرنے چاہئین۔ پھر فرمایا۔ یؤتون الزکوٰۃ و یطیعون اللہ۔ یعنے عبادت کے لئے اطاعت کامل کی ضرورت ہے۔ پھر فرمایا۔ ومن یعظم حرمات اللہ پھر فرمایا ومن یعظم شعائر اللہ۔ یعنے عابد کو معبود کی کامل تعظیم چاہیئے۔ غرض قرآن شریف نے عبادت کے چار اصول بتائے ہین۔ (۱) کامل محبت (۲) کامل خشیۃ (۳) کامل تعظیم (۴) کامل اطاعت۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے بالکل بیان نہین کیا کہ سچے معبود کی عبادت کی قبولیت کی کونسی علامتین ہین مگر قرآن شریف نے بے ریا عبادت کی قبولیت کی علامتین ذکر کی ہین۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ یعنے جو لوگ سچ مچ بے ریا حقیقی معبود کی عبادت کرتے ہین ان کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ دن بدن غفلتون اور جہالتون سے نکلتے آتے ہین اور ان کی حالت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ پھر فرمایا ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یعنے عبادت گندی زندگی کو دور کر دیتی ہے اور سچا عابد اخلاقی حالت مین اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے اور وہ بے حیائی کی باتون اور ناپسندیدہ عادتون مین گرفتار نہین ہوتا۔

پھر بدھ کی تعلیم ایک اور طرح سے ناقص ہے۔ اس طرح پر کہ بدھ عبادت کا حکم تو دیتا ہے۔ لیکن اس کے ثواب اور نتیجہ سے مطلع نہین کرتا۔ لیکن اسلام بڑی تحدی سے اور بڑے زور سے اپنی عبادت کے عابد کو بشارتین دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یعنے اگر عبادت کروگے۔ تو دنیا مین تم خدا کے عذابون سے بچ جاؤگے اور ایسے عذابون مین تم محفوظ رہ کر عام لوگون سے ممتاز گنے جاؤگے۔

پھر عبادت کا ذکر کرتے کرتے فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم المفلحون یعنے جو لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین۔ وہ اسی دنیا مین اپنے مخالفون پر مظفر و منصور ہونگے۔ پھر فرماتا ہے۔ حقاً علینا نصر المؤمنین۔ یعنے عابدون کی دنیا ہی مین مدد کی جاویگی غرض خداتعالیٰ عبادت کا نتیجہ یہ بیان کرتا ہے کہ عابد دونون جہانون مین کامیاب ہونگے۔ اور اخروی کامیابی کی دلیل اس جہان کی کامیابی کو ٹھہراتا ہے۔ یعنے اس جہان مین عابد مظفر منصور غالب ...... رہے گا اور اوس کا مخالف ذلیل و متروک لیکن بدھ نے کوئی نتیجہ نہین بیان کیا

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کونوا مع الصادقین	نیک لوگون کی صحبت مین رہنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ نیک لوگون کی صحبت اختیار کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ تو صرف صحبت ہی نہ رکھ بلکہ ان جیسے کام کر۔ اور انکی مدد کر۔ جیساکہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنے نیک لوگون کی معیت اختیار کر۔ معیت کے معنے مین کسی کے ساتھ نشست و برخاست رکھنی اور اس کی مدد کرنی جیساکہ قرآن شریف مین آیا ہے۔ ان اللہ معنا۔ یعنے اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے۔ وان اللہ مع المتقین۔ یعنے اللہ تعالیٰ متقیون کا مددگار ہے۔ پھر معیت کے معنے ہین کہ جیسا وہ کام

کرے ویسا تو بھی کرے۔ غرض نیک لوگون سے مطلق صحبت رکھنی ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کے مطابق علاوہ صحبت کے ان جیسے کام کرنے اور ان کو کام مین مدد دینی ایک اعلیٰ کام ہے۔ پہر بدھ نے صرف حکم دیدیا ہے کہ تو نیک سے صحبت رکھ۔ لیکن کوئی تدبیر نہین بتائی۔ کہ جس سے نیک لوگون کی صحبت میسر آوے۔ حالانکہ جس طرح دنیا مین عنقا مفقود ہے۔ اسی طرح اچھی صحبت بھی قریباً قریباً معدوم ہے۔ خصوصاً اس زمانہ مین تو بہت ہی کم میسر آسکتی ہے۔ لیکن قرآن شریف نے بہت عمدہ قواعد بتلائے ہین جن سے آدمی نیک صحبت کو حاصل کرسکتا ہے چنانچہ پہلا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ وادخلنی برحمتك فی عبادك الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی نیک صحبت حاصل کرنا چاہے۔ تو اول اُسے دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے میرے قادر مقتدر مولیٰ تیرے ہی ہاتھ مین سب کچھ ہے۔ مجھے محض اپنے فضل سے نیک صحبت میسر کر اور مجھے نیک لوگون مین داخل کر۔

پھر بعد اس کے دوسرا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لیدخلنہم فی الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی پہلے دُعا کرے۔ اور پہر ایمان و اعمال صالحہ مین ترقی کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم اسے اچھے لوگون کی سنگت میسر کردین گے۔ غرض نیک صحبت حاصل کرنے کے لئے دو ترکیبین ہین۔ ایک تو دُعا دوسرے نیک اعمال مین ترقی کرنی۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے نیک لوگون کی صحبت تک ہی ترقی محدود کی ہے آگے نہین کی۔ لیکن قرآن شریف ترقی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وھب لی من الصالحین یعنے ایک تو یہ درجہ تہا۔ کہ تجھے حکم تہا۔ کہ تو نیک لوگون سے صحبت رکھ۔ اب خدا تعالیٰ نے تجھے ترقی دی۔ اب تو دُعا کر کہ اے مولیٰ کریم تو نیک لوگون کو توفیق دے۔ کہ میری صحبت مین بیٹھین۔ پھر فرماتا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماماً۔ یعنے اے مولا کریم نیک لوگون کو توفیق دے۔ کہ ہمارے تابع بنین۔ اور ہماری پیروی کرین۔ غرض بدھ کا مبلغ علم یہان تک ہی ہے کہ تو نیک لوگون کی صحبت تلاش کرے۔ لیکن قرآن مجید تجھے ترقی دے کر یہان تک بلند کرتا ہے۔ کہ تو نیک لوگون کو تلاش کر۔ کہ وے تیری صحبت مین بیٹھین۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف حکم دیدیا ہے لیکن کوئی دلیل یا نتیجہ نہین بتایا مگر قرآن شریف نتیجہ بیان کرکے اس کو بطور دلیل پیش کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنے اگر تم نے اچھی صحبت اختیار نہ کی۔ اور بُری صحبت کو نہ چھوڑا۔ تو مین چونکہ ذوانتقام ہون۔ اس لئے تم کو عذابون سے محفوظ نہ کرون گا اور تم عذاب مین گرفتار کئے جاؤگے اور اسی دنیا مین ذلیل و خوار ہوکر تباہ ہوجاؤگے۔

قرآن کریم کی تعلیم | بُدھ کی تعلیم

هل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا | پہلے جنم مین جو نیک کام کئے ہون اُن کا دہیان اس جنم مین رکھنا

بدھ کہتا ہے کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ جو نیک کام اس نے پہلے جنم مین کئے ہین ان کو اس جنم مین دھیان مین رکھے لیکن یہ تعلیم بالکل غلط ہے اس لئے اول تو اس جنم سے پہلا کوئی جنم ہی نہین ہُوا۔ اور نہ کوئی صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہین۔ دوسرے یہ کہ اگر بالفرض پہلے کوئی جنم مانا جاوے تو اس جنم کے واقعات کا علم کیونکر ہوسکتا ہے۔ آدمی تو اپنے بچپن کی بھی باتین نہین جانتا کجا یہ کہ وہ پہلے دہمی جنم کی نیکیان یاد رکھے۔ پہر تیسرا اعتراض یہ پڑتا ہے۔ کہ اپنی نیکیان یاد کرکے عبرت نہین حاصل ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کا فخر اور تکبر پیدا ہوسکتا ہے۔ غرض بدھ کی اس تعلیم پر تین اعتراض ہین۔ اول یہ کہ اس جنم سے پہلے کوئی جنم نہین۔ دوسرے یہ کہ اس جنم کی باتین یاد نہین رہ سکتین۔ تیسرے یہ کہ اگر یاد بھی ہون۔ تو کچھ فائدہ نہین۔ ہان قرآن شریف عبرت کے لئے احسن طریق بیان فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سُلٰلۃٍ من طینٍ ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃً فخلقنا العلقۃ مضغۃً فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحما ثم انشأنٰہ خلقاً اٰخر۔ یعنے آدمی غور کرے کہ مین کیسا تہا اور کیا سے کیا ہوگیا۔ پہر کیسی حقیر مٹی تہا۔ پھر پانی کی ایک حقیقت بوند تہا۔ پہر خدا کی حکمت سے بڑھ کر ایک جونک کی طرح ہوگیا۔ پہر اس سے بڑہا۔ تو ایک چھوٹی سی بوٹی بن گیا۔ پہر اسی قادر مطلق کی قدرت سے ہڈی بنا گیا۔ پہر ہڈی سے چمڑے دار ہڈی ہُوا پہر اسی کے رحم و کرم سے شکم مادر سے پیدا ہُوا۔ پہر اسی محسن حقیقی نے مجھے قوت دی۔ اور ایک چلتا پھرتا ہٹا کٹا انسان بنا دیا۔ اگر اس سلسلہ کو غور سے آدمی دیکھے اور پھر خیال کرے کہ ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزرا ہے مین قابل ذکر شے بھی نہ تہا۔ اور اب میری کیسی شان ہوگئی ہے تو ضرور ہے کہ وہ بے اختیار کہہ اُٹھے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے کیسا بابرکت ہے وہ اللہ جس نے محض اپنے رحم و کرم سے مجھے کہان سے کہان پہونچا دیا۔ اور پھر فرمایا۔ خلقکم من تراب ثم انتم بشر تنتشرون۔ یعنی اگر انسان دل مین سوچے کہ کجا روح اور کجا پیرون مین کچلی جانیوالی مٹی خدا نے مجھے اس مٹی سے بنایا جو پہلے کیسی ردی حالت مین تہی۔ اب مین اسی کو دباتا پہرتا ہون۔ تو یہ باتین سوچکر یقیناً اپنی روحانیت مین ترقی کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل مین بڑھے گی۔ پہر بدھ کہتا ہے کہ تو اس جنم سے پہلے جنم کو یاد کر۔ مگر قرآن شریف تجھ پر محبت پوری کرنے کے لئے تجھے اسی جنم کی باتین یاد دلاتا ہے کہ دیکھ مین کیسا حکیم کیسا قدیر کیسا علیم اور کیسا محسن ہون۔ ابہی کل کی بات ہے کہ تو کیا تہا اور آج کیا کا کیا ہوگیا۔

قرآن کریم کی تعلیم | بُدھ کی تعلیم

فاستقم کما امرت | ہر فعل کی اچھی طرح حفاظت کرنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ تو اچھے کام کی حفاظت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ حفاظت تو معمولی امر ہے۔ تو نیک کامون پر خود پکا ہو یعنے تمام نیک کامون کا عامل بن۔ پھر بدھ نے نیک کامون کی تفصیل نہین کی۔ حالانکہ دنیا کے اکثر لوگ نیک کامون سے پوری طرح سے واقف بھی نہین ہوتے۔ لیکن قرآن شریف نے اسی فقرہ مین تمام نیک کامون کی تفصیل کردی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ کما امرت۔ یعنے تمام نیک کامون کو سارے آدمی نہین سمجھ سکتے۔ اس لئے ان کی تفصیل بذریعہ وحی تجھ پر نازل کیگئی ہے اور وہی تعلیم تمام نیک کامون پر حاوی ہے۔ تو اسی پر پکا رہ۔

پھر بدھ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے کو کسی یعنی اور مشاہدہ مین آنیوالے ثمرات کی بشارت نہین دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیاؤکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ یعنی جو لوگ نیک کامون کو اختیار کرکے پھر ان پر پختہ ہوجاتے ہین۔ ان کی دو علامتین ہین ایک تو یہ کہ خوف و حزن ان کو نہین ہوتا۔ اور دوسری علامت یہ ہے۔ کہ ان کو انجام کی خوبی کی تسلی ہوتی ہے۔ اور آخرت کے متعلق ان کے قلوب مطمئن ہوتے ہین۔ پہر فرماتا ہے کہ نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا۔ یعنے جو لوگ نیک کامون پر پکے ہوجاتے ہین۔ ان کی کارگذاریون کا یہ صلہ ان کو عطا ہوگا۔ کہ وہ دنیا مین مظفر و منصور

کوئی اعلےٰ شے نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے فلاسفر باوجود قانون قدرت کے اچھی طرح مطالعہ کرنے کے اور علم حاصل کرنے کے پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور بعض تو خدا کی ہستی کے قائل بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ اس زمانہ میں جو یورپ کے فلاسفر قانون قدرت کے مطالعہ کرنے والے ہیں وہ اکثر کھکے دہریہ اور لامذہب ہیں۔ لیکن قرآن شریف نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ نہیں بتایا۔ بلکہ قرآن شریف بہت ساری اغراض کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔ جنمیں سے چند ایک ذیل میں درج کرتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انّ فی ذلک لآیات لقوم یعلمون۔ یعنے قانون قدرت کے مطالعہ کی ادنیٰ غرض تو یہ ہے کہ اس سے علم حاصل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون۔ یعنے دوسری غرض یہ ہے کہ آدمی اس سے عقل سیکھے۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون یعنے تیسری غرض یہ ہے۔ کہ آدمی خدا کی قدرتوں میں تفکر کرے پھر فرماتا ہے۔ افلا تتذکرون۔ یعنے چوتھی غرض یہ ہے کہ آدمی اس مطالعہ سے نصیحت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے ان فی ذلک تبصرۃً و ذکریٰ لکل عبد منیب۔ یعنی پانچوین غرض یہ ہے۔ کہ شریف آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے بینائی اور بصیرت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ لعلّہم یہتدون یعنی چھٹی غرض یہ ہے۔ کہ آدمی دین و دنیا میں میانہ روی اختیار کرے اور کامیابی کی اقرب راہ پائے۔ پھر فرماتا ہے فانّیٰ تؤفکون یعنی ساتوین غرض یہ ہے کہ آدمی کمزوری چھوڑ دے۔ پھر فرماتا ہے کہ ان فی ذلک لآیات لقوم یفقہون یعنی آٹھوین غرض یہ ہو کہ آدمی سوچ و سمجھ اختیار کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ذلک تقدیر العزیز العلیم۔ نوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات یقین کرے کہ اس نظام کا منتظم ایک غالب اور عالم الکل ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ افلا یشکرون۔ دسوین غرض یہ ہے۔ کہ جب آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ لے کہ اس کا منتظم ایک مہربان ہے۔ تو پھر وہ شکر کرے پھر فرماتا ہے ان فی ذلک لآیات لقوم یؤمنون۔ گیارہوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس نظام کی ترتیب و انتظام سے معلوم کر لیوے۔ کہ ضرور اس کا کوئی نہ کوئی خالق ہے اس پر ایمان لے آوے۔ پھر فرماتا ہے۔ فویل یومئذ للمکذبین۔ یعنی بارہوین غرض یہ ہے کہ آدمی کو قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ معلوم ہو جاوے کہ اس کا خالق قادر ہے۔ اس لئے اگر میں اسکی خلاف ورزی کرونگا اور اس کا حکم نہ مانونگا۔ تو ضرور وہ مجھے عذاب دیگا۔

پھر فرماتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے تیرہوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کو اس بات کا یقین ہو جاوے۔ کہ خدا تعالیٰ جیسا کوئی بابرکت خالق نہیں۔ پھر فرماتا ہو۔ فلا تجعلوا للہ انداداً۔ یعنی چودہوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کا اعتقاد اس مرتبہ پر پہونچ جاوے کہ اس نظام عالم کے پیدا کرنیوالے کا کوئی شریک نہیں۔ پھر فرمایا ان یوم الفصل کان میقاتاً۔ یعنے پندرہوین غرض یہ ہے کہ آدمی اس نظام عالم کے تغیرات اور حوادثات اور اس دنیا کی بے ثباتی کو دیکھ کر اس نتیجہ تک پہونچ جاوے کہ وہ بھی ایک وقت اس دنیا سے کوچ کر جاویگا۔ پھر فرمایا۔ اتترکون فیما ہٰہنا اٰمنین۔ یعنے سولھوین غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس مطالعہ سے یہ معلوم کر لیوے کہ اگر اس نظام عالم کے مالک کی نافرمانی کی جاوے گی۔ تو پھر امن ملنا محال ہو جاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کذلک الخروج۔ یعنے آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم کر لیوے۔ کہ دنیا کی تمام چیزیں بنکر پھر ٹوٹ کر متفرق ہو کر پھر بنجاتی ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ انسان مر کر پھر جی اٹھیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کہ فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیءٍ والیہ ترجعون۔ یعنے سترہوین غرض یہ ہے کہ آدمی تمام اشیاء کی مجبوری اور ایک زبردست طاقت کے ماتحت ہونے سے معلوم کر لیوے۔ کہ یہ مر کر اور پھر جی کر اس زبردست طاقت کے حضور پہونچیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ لمن اراد ان یذکر۔ یعنے اٹھارہوین غرض یہ ہے کہ آدمی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے علاوہ اس کے خود علم۔ ایمان۔ خوف۔ شکر۔ عقل فہم نصیحت حاصل کرے۔ اپنے سوا دوسروں کو بھی نصیحت کرے یعنی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے خدا کی ہستی پر اتنا یقین ہو جاوے کہ بجائے اس یقین کے صرف اپنے دل میں محدود رکھنے کے دوسرے لوگونکو بھی اس دولتِ لازوال سے مالامال کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ انّما انت مذکر۔ یعنے اگر انسان سچے دل سے اور صدق نیت سے قانون قدرت کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں ایسا یقین ہو جاویگا کہ وہ دوسروں کو اس سے مستفیض کرنے کے لئے مجبور ہو جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفاً۔	والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرنا

بدھ کہتا ہو کہ تو والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کر۔ لیکن یہ تعلیم بالمقابل اس تعلیم کے جو قرآن شریف نے دی بالکل ہیچ ہے اس کو بدھ نے تفصیل نہیں کی کہ کہاں تک تو سلوک کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفاً۔ یعنے تو ہمیشہ ان باپ سے نیکی اور سلوک کرتا رہ۔ یہاں تک کہ اگر وہ تجھو اس بات پر بھی مجبور کریں کہ تو مشرک و بے ایمان ہو جاوے۔ تو یہ بات نہ ملنے لیکن خبردار اس بات سے ان کے سلوک میں کمی نہ کیجیو۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے یہ بات نہیں بتلائی کہ کب تک تو ان کی عزت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واما یبلغن عندک الکبر احدہما او کلاہما فلا تقل لہما اُفٍّ ولا تنہرہما وقل لہما قولاً کریما واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا۔ یعنی تو ہمیشہ ان سے عمدہ سلوک کر۔ یہاں تک کہ جب وہ بوڑھے ہو جاوین اور اگر تو ان کی نافرمانی کرے۔ تو تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ تب بھی تو ان کی اطاعت کر اور ایسی اطاعت کر کہ تیرے منہ سے اُف بھی نہ نکلے اور ان کے سامنے ذلت و خاکساری اختیار کر اور پھر تو صرف اپنے افعال سے ہی ان کی خدمت نہ کر بلکہ تو دعا بھی کر کہ اے رب میرے ماں باپ پر ہر قسم کے انعام و فضل کر۔ اور ان کی دستگیری کر۔ جیسا کہ انہوں نے میری دستگیری کی جبکہ میں بچہ تہا۔

پھر قرآن شریف سلوک کا یہاں تک حکم دیتا ہے کہ اگر تو اپنے ماں باپ کی موجودگی میں مر جاوے تو چونکہ خود بسبب اپنی موت کے ان کے ساتھ سلوک و مہربانی نہیں کر سکتا۔ اس لئے تیری جائداد کا چھٹا حصہ ان کے آرام و راحت کی خاطر مقرر کرتے ہیں اور اس حصہ کا انہیں مالک بناتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
وعاشروھن بالمعروف	اپنی بیوی بچوں کی اچھی طرح سے پرورش کرنی

بُدھ کہتا ہے کہ تو بیوی بچوں کی اچھی طرح پرورش کر لیکن اس حکم میں اہمیت نہیں پائی جاتی۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ کہ خیرکم خیرکم لاھلکم یعنے تو خدا کی نظر میں کسی صورت سے بھی مقبول نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تو بیوی بچوں کے ساتھ اصول معاشرت کے مطابق نیکی نہ کرے

پھر اسلام فرماتا ہے۔ ولزوجک علیک حق۔ یعنے بیوی بچوں کی خبرگیری تجھ پر فرض و واجب ہے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہو وعاشروھن بالمعروف۔ یعنے ہر قسم کا نیک سلوک جو کہ دنیا میں کسی سے کیا جا سکتا ہے اپنی بیوی سے کر۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ اگر تو اپنی بیوی کو ایک ڈھیر سونے کا دیوے اور پھر کسی سبب سے تم میں طلاق واقع ہو جاوے تو تو اس ڈھیر میں سے ایک ذرہ برابر بھی نہ

واپس سے۔ پھر قرآن شریف ایک ایسی تعلیم دیتا ہے۔ جو کسی مذہب مین نہین چنانچہ فرماتا ہے۔ وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم۔ یعنے تو اپنی بیوی سے ہر قسم کا نیک سلوک کر۔ خواہ وہ تجھے سخت بری لگے اور تجھے اس سے سخت نفرت ہو۔ تب بھی مین تجھے حکم دیتا ہون کہ تو اس سے برابر ویساہی عمدہ سلوک کرتا رہ۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ اکرموا اولادکم۔ یعنے تو سلوک کے علاوہ بیوی بچون کی عزت و توقیر کر۔

پھر بدھ نے اس بات کی عقلی وجہ نہین بتائی کہ تو کیون بیوی بچون کی پرداخت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا۔ یعنی تو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کر اور اسے تکلیف مت دے کیونکہ وہ بھی تیرے جیسی انسان ہے۔ تجھے اس پر کوئی ایسی فوقیت نہین کہ تو اسے حقیر سمجھے یا اس پر ظلم کرے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ ویتعد حدود اللہ یدخلہ ناراً خالداً فیھا ولہ عذاب مھین۔ یعنی اگر تو نے خداتعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق بیوی بچون سے نیک سلوک نہ کیا تو میرے عذاب کے نیچے ہمیشہ جلتا رہے گا اور تجھ پر ہمیشہ ذلت کی مار رہیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
یریدون وجھہ ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ۔	کوئی فعل بر معصیت تحریک سے نہ کرنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو کوئی ایسا کام نہ کر جو کسی گندی تحریک سے ہو لیکن یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تو کوئی کام نیکی کی تحریک کے بغیر نہ کر۔ فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ صرف گندی تحریک کی ممانعت کرتا ہے اور قرآن شریف گندی تحریک کے علاوہ حکم دیتا ہے۔ کہ تو صرف نیکی کی تحریک پر کام کر۔ خلاصہ یہ کہ بدھ ترک شر کا حکم دیتا ہے اور قرآن شریف ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون	صدقہ دینا اور کثرت سے خیرات کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو صدقہ و خیرات کثرت سے کر۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنے تو نیک بن ہی نہین سکتا۔ جب تک کہ تو صدقہ و خیرات نہ کرے۔ پھر بدھ نے نہین بتایا کہ صدقے و خیرات کا کون کون مستحق ہے لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل۔ پھر فرماتا ہے۔ فی اموالھم حق للسائل والمحروم۔ پھر فرماتا ہے۔ وللوالدین والاقربین پھر بدھ نے صدقہ و خیرات کی وصیت پر زور نہین دیا مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ فریضۃ من اللہ۔ یعنی صدقہ و خیرات خداتعالیٰ کیطرف سے فرض کئے گئے ہین۔ پھر بدھ نے نہین بتایا کہ صدقہ مین کون کونسی چیزین دینی چاہئیین۔ حالانکہ ایک شخص ایک ناکارہ اور اپنے کام مین نہ آنے والی شے کو صدقہ مین دیدے تو کیا اس کو ثواب ملیگا۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے مما تحبون۔ یعنے صدقہ و خیرات مین وہ چیزین دینی چاہئیین۔ جو قیمتی اور آدمی کی اپنی پسندیدہ ہون اور جن کی جدائی آدمی کے دل پر شاق گزرے۔ پھر بدھ نے حدبندی نہین کی اس لئے ایک فضول خرچ آدمی فضول خرچی مین بڑھے گا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا تبذر تبذیرا۔ یعنے خرچ کرتے وقت فضول خرچی نہ کرو۔ کیونکہ فضول خرچی شیطان کی تحریک سے ہوتی ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول	اصول قانون و نیکی کے مطابق کاربند ہونا

بدھ کہتا ہے کہ نیک کامون پر کاربند ہونا لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ ہر شخص کے خیال مین الگ الگ نیکیان ہین۔ ایک شخص ایک بات کو اچھا سمجھتا ہے لیکن دوسرا اسکو برا خیال کرتا ہے ہان قرآن شریف اس بارہ مین کامل تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے تمام انسان ساری نیکیون کے علم پر حاوی نہین ہو سکتے اس لئے احسن طریق یہ ہے کہ جو کچھ خدا اور اوس کا رسول بتاوین۔ تو اس پر کاربند رہ۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم۔	دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنی

بدھ کہتا ہے کہ دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنی چاہئیے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم تو تو علاوہ دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنے کے یتیمون اور مسکینون اور دور و نزدیک کے ہمسایون مسافرون اور نوکرون کے ساتھ بھی اعلےٰ برتاؤ کرو۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ففروا الی اللہ	گناہ سے احتراز کرو۔ اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہوجاؤ۔

بدھ کہتا ہے کہ گناہ سے احتراز کرو اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہوجاؤ لیکن یہ طریقہ نہین بتایا کہ کس طرح گناہ سے بچ سکتا ہے۔ ہان قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یعنی عبادت کرنے سے گناہ کی توفیق نہین ملتی۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور یعنے جو لوگ خدا کے ساتھ تعلق بڑھاتے ہین اُن سے گناہ کی مرض دور ہوجاتی ہے۔ پھر بدھ نے یہ نہین بتایا کہ اگر آدمی گناہ کر بیٹھے تو کس طرح تلافی کرنی چاہئیے۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے کہ اگر کسی سے گناہ ہوجاوے۔ تو وہ گناہ توبہ استغفار تضرع صدقہ خیرات اور نیک اعمال سے دور ہوجاتے ہین

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کلوا واشربوا ولا تسرفوا انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ۔	مسکرات سے پرہیز کرو

بدھ کہتا ہے کہ مسکرات سے پرہیز کرو۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ کل مسکر حرام۔ یعنے تجھ پر ہر مسکر شے حرام قطعی ہے۔ پھر بدھ کھانے پینے والی اشیاء مین سے صرف نشہ والی شے کی ممانعت کرتا ہے۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ یعنے حلال اشیاء بھی حد سے زیادہ نہ کھاؤ۔ پھر فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ یعنے جو چیز فائدہ نہ دیوے وہ بھی نہ کھا۔ پھر بدھ نے نشہ کے نقصانات کا ذکر نہین کیا۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن۔ یعنے مسکرات اس لئے نہ پیا کرو کہ یہ اول تو شیطانی تحریکون سے شروع ہوتے ہین اور

اور اس کا نتیجہ بھی رجس یعنی ہر قسم کی گندگی ہے - اور اس سے ہر قسم کے گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ام الخبائث ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وماتقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً	نیکیاں جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ۔

بدھ کہتا ہے کہ نیکیاں جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ لیکن اس حکم کا نتیجہ بدھ نے کوئی بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے - وماتقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجرا - یعنے جتنی نیکیاں تم کرو گے ان سب کا بدلہ تم اپنے رب سے پاؤ گے - پھر فرماتا ہے لاتظلمون فتیلا - یعنے جتنی نیکیاں تم آگے بھیجو گے ان سب کا بدلہ پاؤ گے - ایک ذرہ بھر بھی کمی نہ ہوگی - پھر فرماتا ہے - تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجرا - یعنی علاوہ اس بات کے کہ بدلہ میں کمی نہ ہوگی - ثواب اتنا ملیگا - کہ جسکی تم کو توقع یا امید بھی نہ تھی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین	اُن لوگوں کی عزت جو قابل عزت ہوں

بدھ کہتا ہے کہ جو لوگ قابل عزت ہوں . . . . . . ان کی عزت کر۔ لیکن افسوس کہ بدھ نے نام بھی نہیں لیا کہ قابل عزت کون ہیں - لیکن قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین - یعنے تو ان کی عزت کر جو قابل عزت ہوں - اور قابل عزت بھی میں ہی تجھے بتاتا ہوں کہ وہ کون کون ہیں - اول خدا کی ذات کامل صفات - پھر اس کے رسول پھر اس کے ایماندار بندے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولاتصعر خدک للنّاس ولاتمش فی الارض مرحاً	ہمیشہ منکسر المزاج رہ

بدھ کہتا ہے کہ ہمیشہ منکسر المزاج رہ - لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اول یہ کہ بعض دفعہ دشمنوں سے مقابلہ پڑ جاتا ہے اس وقت اگر انسان اپنی منکسر المزاجی پر آوے تو اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالدیگا - ہاں قرآن شریف فرماتا ہے - اشداء علی الکفار رحماء بینھم - یعنے تجھ کو اپنے بھائیوں اور ہم صلح لوگوں میں منکسر المزاج رہنا چاہیئے - لیکن دشمنوں کے ساتھ میدان جنگ میں تیرا مزاج تیز ہو جانا چاہیئے - پھر بدھ نے اس کا نتیجہ نہیں بیان کیا - ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولاتصعر خدک للناس ولاتمش فی الارض مرحاً - ان اللہ لایحب کل مختال فخور - یعنے تو منکسر المزاج اور زمین میں اکڑ کر مت چل - کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ تو خدا کی نظر عنایت سے محروم رہ جاویگا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لاتمدن عینیک الی مامتعنا بہ ازواجاً منہم زھرۃ الحیوۃ الدنیا	قانع رہ

بُدھ کہتا ہے کہ تو قانع رہ - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ لاتمدن عینیک الی مامتعنا بہ ازواجاً منہم یعنے تو علاوہ اپنے مال پر قناعت کرنے کے دوسرے کے مال کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھ - پھر بدھ نے یہ نہیں بتایا - کہ قناعت کیوں کرے - ان قرآن شریف بتاتا ہے زھرۃ الحیوۃ الدنیا - یعنے تو اپنے مال پر قناعت اس لئے کر کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے جس طرح گزرتی ہے گزر جاوے پھر اس تھوڑے سے عرصہ کے لئے آدمی کیا حرص کرے پھر بدھ اس بات سے ساکت ہے کہ قناعت سے کیا نتیجہ نکلیگا ہاں قرآن شریف فرماتا ہے - ورزق ربک خیر وابقیٰ یعنے اگر تو قناعت کرے تو خدا تجھے ایسا رزق دیگا جو عمدہ اور کبھی نہ ضائع ہونے والا ہو۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان	جو احسانات کوجاویں ان کے لحاظ سے ہمیشہ ممنون رہنا۔

بُدھ کہتا ہے کہ محسن کا ممنون رہ - لیکن اسلام کہتا ہے - من لم یشکر النّاس لم یشکر اللہ - یعنی جو شخص محسن کا ممنون نہیں وہ خدا کا بھی ممنون نہیں - پھر بدھ نے صرف زبانی جمع خرچ یعنے ممنون رہنے تک ہی تعلیم دی ہے لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے محسن کا ممنون ہونے کے علاوہ تجھ پر فرض ہے - کہ تو بھی اپنے موقع پر اس کے ساتھ احسان کرے - اور اس احسان کا بدلہ احسن طور پر اُسے دے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان - ان آمنوا بربکم فآمنا	مناسب اوقات میں دھرم شاستر کا وعظ سُننا۔

بُدھ کہتا ہے کہ مناسب وقت پر دھرم شاستر کا وعظ سن - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان - ان آمنوا بربکم فآمنا - اور فرمایا سمعنا واطعنا - یعنے تو صرف وعظ ہی نہ سُن - بلکہ علاوہ سننے کے اس پر کاربند رہ - اور اس کو مان - پھر بدھ نے نتیجہ نہیں بیان کیا - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون - یعنے جب تو قرآن مجید کے وعظ میں موجود ہو - تو چپ چاپ توجہ سے سُن - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تجھ پر مصیبتوں کے وقت رحم کیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین	صبر کر۔

بُدھ کہتا ہے کہ تو صبر کر - لیکن قرآن کریم فرماتا ہے واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین - یعنے تو صبر کر کیونکہ خدا صابروں کے ساتھ ہے اور ان کے صبر کے نیک بدلہ کو ضائع نہ کرے گا - فرق دونوں تعلیموں میں یہ ہے کہ بدھ صرف حکم دیتا ہے اور قرآن شریف حکم دے کر ساتھ ہی دلیل دیتا ہے - کہ تو صبر کیوں کرے - اس لئے کہ جو صبر کرتا ہے - خدا اس کے ساتھ ہو جاتا ہے - اور اوسکو ہر قسم کی فتوحات سے مالا مال کر دیتا ہے - قرآن شریف نے حکم - دلیل - نتیجہ سب کا بیان ایک ہی فقرہ میں کر دیا ہے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس	مُصیبتوں کو تحمل سے برداشت کر۔

بُدھ حکم دیتا ہے کہ تو مُصیبتوں کو تحمل سے برداشت کر - لیکن بدھ نے مُصیبتوں کی تفصیل نہیں کی اور نہ یہ بیان کیا کہ تحمل کس طرح کرے اور نہ ہی یہ بیان کیا ہے کہ تحمل کا اجر کیا ملیگا - ہاں قرآن شریف مُفصل بیان فرماتا ہے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات - وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ - قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون - اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ - یعنے ہم تم پر خوف طاری کریں گے اور قحط بھیجیں گے - اور پھلوں اور جانوں کا نقصان کریں گے - تو جو شخص تحمل کریگا - اور دل سے کہیگا - کہ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کے حضور جانیوالے ہیں

ہم ایسے لوگون کو دنیا مین انعام واکرام سے مالا مال کرینگے۔ اور وہ ہماری رحمتون کے نیچے آجاوینگے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به	اچھی باتون سے خوش رہو

بدھ کہتا ہے کہ اچھی باتون سے خوش رہو۔ لیکن یہ نہین بتایا کہ کیون خوش ہو۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به وذلك هو الفوز العظیم۔ یعنی تو ان تعلقات کیوجہ سے جو کہ تو نے اپنے پروردگار سے قائم کئے مین۔ خوش ہو اس لئے کہ یہ تعلقات ہی اصل کامیابی ہین پھر فرماتا ہے۔ وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون یعنی اول تو بیعت سے خوش ہو۔ پھر اس کے نتیجہ سے خوش ہو۔ یعنی بیعت کا نتیجہ تمہین جنت ملیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وهاجروا فی سبیل الله و کونوا مع الصادقین	جب موقعہ ہو نیک لوگون کے پاس جانا

بدھ کہتا ہے کہ تجھے جب موقعہ ملے نیک لوگون کے پاس جا۔ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے۔ اول تو اس لئے کہ اسمین موقعہ ملنے کی شرط ہے۔ حالانکہ نیک لوگون سے ملنا ایسا ضروری ہے کہ وقت ملے نہ ملے۔ کام کا حرج کرکے جانا چاہئے۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین یعنی نیک لوگون کے ساتھ ہو جاؤ۔ جہان جائین وہان جاؤ جو کرین وہ کرو۔ غرض بدھ کہتا ہے۔ کہ جب فرصت ہو۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تو نیک آدمی کے ساتھ ہو جا۔ پھر قرآن اس سے بھی بڑھ کر تاکید کرتا ہے۔ الذین اٰمنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله باموالهم وانفسهم اولئك اعظم درجة۔ اگر تجھے نیک لوگون کے پاس جانے کے لئے ملک وطن بیوی بچے چھوڑنے پڑین۔ تو وہ چھوڑ دے۔ اور اگر تجھے نیک لوگون کی خاطر مال و جان قربان کرنی پڑے۔ تو کچھ مضائقہ نہ کر۔

دوسرے یہ کہ بدھ نے اس ملاقات کا کوئی اجر نہین بیان کیا۔ ہان قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ اولئك هم الفائزون۔ یعنے میری تعلیم پر کہ نیک لوگون سے ملاکر، چلکر تو دنیوی واخروی کامیابی کا وارث ہو جاوے گا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر فذكر انما انت مذكر	دھرم کی باتون پر گفتگو کرنا

بدھ کہتا ہے کہ دھرم کی باتون پر گفتگو کرو۔ لیکن قرآن شریف تعلیم دیتا ہے۔ کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر۔ یعنے اے مسلمانو! تمہاری بہتری اسی مین ہے کہ تم دھرم کی باتین کرو۔ اور لوگون کو بھلے کامون کی ترغیب دو اور ناپسندیدہ کامون سے منع کرو۔ فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ صرف ایک عام حکم دیتا ہے۔ لیکن قرآن نیک انجامی کی شرط بتاتا ہے۔ یعنے جب تک تم دھرم کو نہ پھیلاؤ گے تب تک تم نیک انجام نہین ہو سکتے۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ وہ دھرم کی گفتگو اپنے حلقے مین ہی رکھتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ فذكر انما انت مذكر۔ یعنے تو غیرون کو بھی دھرم کی باتین سنا۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ وجادلهم بالتی هی احسن یعنے جب غیرون کو دھرم کا اپدیش کرو۔ تو نہایت عمدہ طریق سے کرو جس سے وہ سمجھ بھی جاوین اور کوئی دنگا فساد بھی نہ ہو۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولا تتبع الهوی فیضلك	مجاہدہ نفس کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو مجاہدہ نفس کر۔ لیکن یہ نہین بتایا کہ مجاہدہ کس طرح کرنا چاہئیے۔ ہان قرآن شریف بتاتا ہے ولا تتبع الهوی فیضلك۔ یعنے مجاہدہ نفس اس طرح کر کہ تو نفس کی بات ہی نہ مان یعنے جب نفس اپنی طرف سے کوئی خواہش کرے۔ تو اس کو پورا ہی نہ کر۔ غرض بدھ نے صرف مجاہدہ نفس کا نام ہی لیا ہے۔ لیکن قرآن شریف نے اس ایک ہی آیت مین مجاہدہ نفس کی تعریف بھی کر دی۔ یہ کہ نفس کی خواہشات کو پورا نہ کرنا مجاہدہ ہے۔ پھر بدھ نے اپنی تعلیم کی خلاف ورزی کا نقصان نہین بتایا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا تتبع الهوی فیضلك یعنے نفس کی خواہشات کو پورا نہ کر ورنہ اس خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تو گمراہ ہو کے ہلاک ہو جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
انّ الّذین قالوا ربّنا الله ثمّ استقاموا۔	صداقت اعلےٰ پر استقلال سے رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو صداقت اعلےٰ پر استقلال سے قائم رہ لیکن صداقت اعلےٰ کا نام نہین لیا۔ ہان قرآن شریف جہان استقلال سے قائم رہنے کی تاکید کرتا ہے وہان اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی لیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انّ الّذین قالوا ربّنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا نحن اولیاءكم فی الحیوة الدنیا۔ یعنے تو اس صداقت اعلےٰ پر کہ ہمارا پروردگار ہمارا خالق ہمارا رازق وہی ذات ہے جو تمام عیوب سے منزہ اور تمام صفات کاملہ سے موصوف ہے استقلال سے قائم رہ۔ فرق دونون مین یہ ہے۔ بدھ نے صداقت اعلےٰ کا نام نہین لیا۔ لیکن قرآن شریف نے ایک ہی آیت مین اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی لے دیا کہ اس نظام کو بتدریج ترقی دینے والا اور سب روزی رسان اور قابل پرستش صرف اللہ ہے اور یہی صداقت اعلیٰ ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم	ہمیشہ اس امر کی کوشش کرنی کہ ایسے طریقے پر عمل کیا جاوے جو سب سے زیادہ نیکی کیطرف مائل ہو

بدھ کہتا ہے کہ تو ہمیشہ اس امر کی کوشش کر کہ تو درست راستے پر چلے۔ لیکن درست راستہ کا تلاش کرنا سخت مشکل ہے۔ اور کوئی ترکیب اس کے دریافت کرنے کی نہین سوائے اسکے کہ خود خداوند علیم وخبیر الہام کرے۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے ان الله ربی وربکم فاعبدوه هذا صراط مستقیم۔ یعنے وہ ذات پاک جو تمام موجودات کی پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ ہے۔ وہی قابل عبادت ہے۔ اس لئے تو اسی کی عبادت کر۔ یہی درست راستہ ہے تو اسی پر چل۔ پھر فرماتا ہے۔ وانك لتهدی الی صراط مستقیم۔ یعنے صراط مستقیم وہ درست راستہ ہے۔ جو تیرے اوپر بذریعہ وحی خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا یعنی شریعت محمدیہ ہی صراط مستقیم ہے۔ پھر بدھ نے صراط مستقیم پر چلنے کی ترکیب نہین بتائی۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ اهدنا الصراط المستقیم۔ یعنے درست راستہ پر چلنے کے لئے اول خدا سے دعا مانگنی چاہئیے۔ کہ اے مولیٰ کریم ہم کمزور اور ناقص الفہم مین ہم اپنی کوشش سے کسی کام کو نہین کر سکتے۔ تو خود ہی اپنے فضل وکرم سے ہمین سیدھے اور درست راستہ پر چلا۔

پھر بدھ نے درست اور سیدھے راستہ پر چلنے والون کے لئے کوئی اجر بیان نہین کیا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ یعنے اگر تو میرے بتائے ہوئے درست اور سیدھے راستہ پر چلیگا۔ تو تو

نہین ہو سکتا ہے۔ جو اس آیت واولوا الامر منکم پر بھی عمل کرے۔ اور پھر جرائم کا مرتکب ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ یعنے ایسے کام مت کرو۔ جن کے کرنے سے تم ہلاکت مین پھنس جاؤ۔ اب دیکھو کہ جرائم مین گرفتار ہونا مین ہلاکت ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص اس آیت پر عمل کرے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ وہ پھر کوئی جرم کر سکے۔ غرض خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بدھ کی اس تعلیم پر چل کر کہ "قانون پڑھ کر علم حاصل کرو" کوئی آدمی جرائم سے نہین رُک سکتا لیکن قرآن شریف کی تعلیم پر چلکر کہ "اولوا الامر کی اطاعت کرو" اور اپنے آپ کو ہلاکت مین نہ ڈالو۔ آدمی بکلی جرائم کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔ اور اس سے پھر کوئی خلاف ورزی وقوع مین نہین آسکتی خیر یہ تو ہوئی۔ قانون حکومت کی بات اب قانون قدرت کے متعلق بیان کرتا ہون۔ بدھ کی تعلیم قانون قدرت کے مطالعہ مین بھی ناقص ہے۔ اول یہ نہین بیان کیا ہے کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ دوم یہ بھی نہین کہ کس طرح مطالعہ کیا جاوے۔ سوم بدھ نے اس مطالعہ کا اعلےٰ نتیجہ بھی بیان نہین کیا۔ لیکن قرآن شریف ان سب باتون مین مفصل اور کامل تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ پہلے قرآن شریف یہ بتاتا ہے۔ کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہئیے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ پہلے یہ بات خیال مین لاوے کہ ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہو کہ وہ کچھ شے نہ تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ خلقکم من تراب یعنی اس گمنامی کی حالت کے بعد پھر ایک حالت انسان پر آئی۔ جبکہ وہ مٹی تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین۔ ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحماً۔ یعنے مٹی کے بعد انسان کو ہم نے مٹی کا خلاصہ بنایا۔ اس کے بعد وہ پانی کی اچھلنے والی بوند بنگیا پھر پانی سے ایک لوتھڑے کی شکل مین تبدیل ہوا اور لوتھڑے سے چھوٹی سی بوٹی بنا اور بوٹی سے ہڈی پھر ہڈی پر چمڑا مڑھا گیا۔ ثم انشانٰہ خلقاً اٰخر۔ یعنے پھر اسمین روح پڑگئی۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی خلقکم من ضعف یعنی شروع بڑھنے کے بعد پھر تم کو ماں کے پیٹ سے ایسی حالت مین نکالا۔ کہ تم ضعیف تھے۔ پھر فرماتا ہے وھدینٰہ النجدین۔ یعنے پھر ہم نے تم کو پیدا کر کے تمہارے لئے تمہاری ماں کے پستانون مین دودھ پیدا کیا۔ پھر فرماتا ہے ثم جعل من بعد ضعفٍ قوۃً۔ یعنے بچپن کی کمزوری کے بعد ہم نے تم کو طاقت و توانائی دے کر آہستہ آہستہ جوان کیا پھر فرماتا ہے ثمّ جعل من بعد قوۃ ضعفاً وشیبۃ یعنے پھر تمہاری طاقت و جوانی کے بعد تمہارے قویٰ کمزور ہوگئے اور تم کو بڑھاپا آگیا۔ پھر فرماتا ہے۔ وھو الذی یتوفی الانفس یعنے بڑھاپے کے بعد پھر اللہ تعالےٰ نے تمہاری روحون کو جسمون سے قبض کر لیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون یعنے قیامت کے دن پھر تم زندہ کئے جاؤ گے۔

غرض قرآن شریف نے اول انسان کو ترغیب دی ہے کہ اوّل وہ اپنی ہستی کا مطالعہ کرے۔ پھر اس کے آگے حیوانات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ والانعام خلقھا لکم فیھا دفءٌ ومنافع ومنھا تاکلون ✦ ولکم فیھا جمالٌ حین تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم الی بلدٍ لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ان ربکم لرؤفٌ رحیم والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ۔ یعنی جس طرح تو اپنی ہستی کا مطالعہ کرے اسیطرح باقی حیوانات کو دیکھ کہ سب کو تیرے لئے پیدا کیا۔ سواری کے لئے۔ گوشت کے لئے۔ باربرداری کے لئے۔ زینت کے لئے۔ جمال کے لئے۔ موسمون کے تغیرات سے بچنے کے لئے۔ پھر نباتات کا مطالعہ ارشاد فرماتا ہے۔ ینبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرات ان فی ذٰلک لاٰیۃً لقوم یتفکرون۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ غور سے مطالعہ کرے کہ اس کے لئے ہم نے کیسے کیسے مفید۔ اور اعلےٰ اور مزیدار میوے بغیر اسکی کسی محنت کے پیدا کئے ہین۔ کہین انگور اور کہین کھجورین اور کہین اناج کی کھیتیان کھڑی ہین۔ پھر فرماتا ہے۔ فالق الحب والنوی یعنے انسان کو چاہیئے کہ وہ اسبات کا مطالعہ کرے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنی قدرت سے ایک چھوٹی سی گٹھلی سے کیسے کیسے عظیم الشان درخت پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایک ذرہ کے برابر دانہ سے کس طرح کھیتون کی کھیتیان کھڑی کر دیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے نخرج منہ حباً متراکباً ومن النخل من طلعھا قنوانٌ دانیۃٌ وجنٰتٍ من اعنابٍ والزیتون والرمان مشتبھاً وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ انظروا الی ثمرہٖ اذا اثمر وینعہ۔ یعنے انسان کو تمام نباتات کے پکنے اور پھل لگنے کی قدرتون کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے وھو الذی انشاء جنٰتٍ معروشٰت وغیر معروشٰت والنخل والزرع مختلفاً اکلہ والزیتون والرمان متشابھاً وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ والنخل باسقٰت لھا طلعٌ نضید رزقاً للعباد۔ پھر جمادات مین سے اول زمین کیطرف توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وفی الارض قطعٌ متجاورات۔ پھر فرماتا ہے۔ والی الارض کیف سطحت۔ پھر فرماتا ہے۔ والارض مددنٰھا والقینا فیھا رواسی۔ پھر فرماتا ہے۔ واٰیۃٌ لھم الارض المیتۃ احیینٰھا۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض فراشاً۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض قراراً۔ پھر فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض مھاداً۔ پھر آسمان اور ستارون اور چاند سورج کے متعلق فرماتا ہے۔ افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنینٰھا وزینّٰھا ومالھا من فروج۔ پھر فرماتا ہے ومن اٰیٰتہٖ ان تقوم السماء۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعلنا السماء سقفاً۔ پھر فرماتا ہے۔ ویمسک السماء۔ پھر فرماتا ہے والی السماء کیف رفعت۔ پھر فرماتا ہے۔ والسماء بنینٰھا باییدٍ۔ پھر فرماتا ہے۔ وزینّا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنٰھا رجوماً للشیاطین۔ پھر فرماتا ہے۔ وبالنجم ھم یھتدون۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم النجوم لتھتدوا بھا۔ پھر فرماتا ہے۔ والنجوم مسخرٰتٌ بامرہٖ۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل الشمس سراجاً۔ پھر فرماتا ہے۔ والشمس تجری لمستقرٍ لھا۔ پھر فرماتا ہے۔ افلم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض۔ پھر فرماتا ہے۔ وسخّر الشمس والقمر دائبین۔ پھر دریاؤن۔ ہواؤن۔ پہاڑون۔ بارشون اور بجلی وغیرہ کے متعلق فرماتا ہے۔ اللہ الذی سخر البحر ✦ ربکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر ✦ وجعل بین البحرین حاجزاً۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ الّذی ارسل الریاح ✦ وتصریف الریاح ✦ ومن اٰیٰتہٖ ان یرسل الریاح۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم الجبال ✦ والجبال اوتاداً ✦ ومن الجبال جددٌ بیضٌ وغرابیب سود ✦ وتنحتون من الجبال بیوتاً فارھین۔ پھر فرماتا ہے۔ ونزلنا من السماء ماءً مبارکاً ✦ واسقینٰکم ماءً فراتاً ✦ اولم یروا انا نسوق الماء الی الارض الجرز ✦ وانزلنا من المعصرات ماءً وجعلنا من الماء کل شیءٍ حیٍّ۔ پھر فرماتا ہے۔ ھو الذی یریکم البرق خوفاً وطمعاً ومن اٰیٰتہٖ یریکم البرق۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ بتایا ہے۔ حالانکہ صرف علم

ہون گے اور تکلیفون اور دکھون کے موقعون پر ان کی خوارق عادت طور پر مشکل کشائی کی جاوے گی اور وہ دنیا سے کامیاب گزرینگے۔ پھر دنیا کی کامیابی کو آخرت کی کامیابی کی دلیل بناکر پیش کرتا ہے کہ جب میرے کہنے کے مطابق باوجود سامان و اسباب کے نہ ہونے کے میری تعلیم پر چلنے والے لوگ اس دنیا مین کامیاب ہونگے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اخروی کامیابی کے بھی وہی وارث ہون۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا	علم کامل کرنے کیلئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔

بدھ کہتا ہے کہ علم کو کامل کرنے کے لئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مگر قرآن شریف اس بارہ مین تعلیم دیتا ہے رب زدنی علما۔ یعنے اے میرے رب دن بدن میرا علم بڑھاتا جا۔ .... فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ علم کی ایک حد بندی کرتا ہے کیونکہ وہ شے کامل ہوتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا علم کامل ہے کہ جس کے آگے اس کے علم مین کوئی ترقی نہین۔ غرض قرآن شریف یہ دعا سکھلاتا ہے کہ جون جون زمانہ گزرتا جاوے ہمارے علم مین ہمیشہ ترقی ہی ترقی ہو۔ مگر بدھ ایک حد تک ترقی بتاکر علم کو محدود کر دیتا ہے۔ پھر بدھ صرف یہی کہتا ہے کہ علم کے لئے بہت کچھ کوشش کرنی چاہیئے لیکن اسلام کا ارشاد ہے اطلبوا العلم ولو بالصین۔ یعنے اگر تجھے علم کی تلاش مین دور دراز ملکون مین بھی جانا پڑے تو وہان جا اور علم حاصل کر۔ اب دیکھو کہ بدھ کا قول "بہت کچھ" اسلام کے ارشاد "اطلبوا العلم ولو بالصین" کا مفہوم ادا کرسکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ کیونکہ ریل سے پہلے زمانے مین ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانے مین ایسی مشقتین اور مشکلات پیش آتی تھین کہ جن کی کوئی انتہا خیال مین نہین آتی۔

پھر بدھ علم کی فرضیت اور غیر فرضیت کا بالکل ذکر نہین کرتا۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ۔ یعنے علم کا حاصل کرنا ہر مرد عورت پر فرض ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء	اُن سب علوم کو حاصل کرنا جو گناہ کی تحریک نہین کرتے۔

بدھ کی اس تعلیم مین اور قرآن شریف کی تعلیم مین بہت فرق ہے۔ بدھ ان علوم کو اعلےٰ خیال کرتا ہے اور قابل حصول سمجھتا ہے جو گناہ کی تحریک نہ کرین مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ گناہ کی تحریک نہ کرنا تو ایک معمولی امر ہے اور ایسا علم جو گناہ کی تحریک کرے وہ کوئی اعلےٰ علم نہین کیونکہ جو علم گناہ کی تحریک کرے وہ تو علم کہلانے کا مستحق ہی نہین بلکہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی اعلےٰ اور قابل حصول وہ علم ہے جو علاوہ گناہ سے چھڑانے کے خشیۃ اللہ مین بڑھاوے۔ غرض بدھ ترک شر کی طرف جھکتا ہے۔ اور قرآن شریف ترقی دیکر علاوہ ترک شر کے ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لا تقف ما لیس لک بہ علم	زبانون کو قابو مین رکھنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ زبان کو قابو مین رکھ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اسلئے کہ عام آدمیون کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ کن باتون سے زبان قابو مین رکھنی چاہیئے اور کونسی باتین زبان پر لانی چاہئین لیکن قرآن کی تعلیم اس بارہ مین کامل ہے وہ ان باتون کے اصول بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پہلا اصل بیان فرماتا ہے۔ واجتنبوا قول الزور۔ یعنے جھوٹی بات آدمی کبھی زبان پر نہ لاوے پھر فرماتا ہے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ یعنی جس بات کا انسان کو اپنے تئین علم نہ ہو۔ اس کو بھی لوگون مین نہ بیان کرے۔ پھر تیسرا اصل بیان فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنی وہ باتین بھی زبان پر نہ لانی چاہئین۔ جن کا دین و دنیا مین کوئی فائدہ نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ۔ یعنی زبان سے وہ بات بھی نہین نکالنی چاہیئے۔ جو کسی بھائی کی دلشکنی کا موجب ہو۔ پھر فرمایا۔ ولا یغتب بعضکم بعضاً یعنی کسی کی برائی اس کی پیٹھ پیچھے نہ کرو۔ پھر فرمایا ولا تنابزوا بالالقاب۔ یعنی کسی کا نام بری طرح نہ بگاڑا کرو۔ پھر اسلام فرماتا ہے کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ یعنی ہر سنی سنائی بات بھی بے تحقیق زبان پر نہین لانی چاہیئے۔ پھر فرمایا۔ قل ان اللہ لا یأمرکم بالفحشاء۔ یعنی مخرب اخلاق اور فحش باتون سے زبان کو پاک رکھو۔ پھر فرمایا قولوا قولاً سدیدا۔ یعنی جب بات منہ سے نکالو۔ حکمت بھری نکالو۔ پھر فرماتا ہے وقولوا قولاً معروفا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہو تو ہمیشہ بھلائی کی کہو پھر فرمایا قل لھم فی انفسھم قولاً بلیغا۔ یعنے جب کسی کو کوئی بات کہنی ہو تو پوری طرح اور سمجھا کر کہو۔ پھر فرمایا فقولا لہ قولاً لیناً۔ یعنی اگر کسی دشمن سے بھی بات کرنی ہو۔ تو نرمی سے کرنی چاہیئے اور گفتگو مین درشتی نہ ہو۔ پھر فرمایا یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ یعنی لوگون کو ہمیشہ ناپسندیدہ اور فحش اور گندی باتون سے روکو اور بھلی اور پسندیدہ باتون کی ترغیب دو۔

پھر بدھ کی اس تعلیم مین یہ نقص ہے کہ بدھ صرف یہ کہتا ہے کہ زبان قابو مین رکھنا یعنی زبان سے کوئی بات بغیر ارادے کے نہ نکال۔ لیکن قرآن شریف یہ تعلیم دیتا ہے۔ عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم۔ یعنی اگر کسی بات کا ارادہ بھی ہو تو نہ کہو پہلے دیکھ لو کہ آیا وہ ممنوع ہے یا نہین کیونکہ بعض دفعہ ایک بات اچھی لگتی ہے لیکن نتیجہ اس کا اچھا نہین نکلتا اس لئے ارادۃً اور بے ارادہ دونون طرح بات کو خدا کے فرمودہ کے مطابق کہو۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا	قانون کا مطالعہ کر تاکہ مناسب حال درجہ کا علم ہو۔

بدھ کہتا ہے کہ قانون کا مطالعہ کر۔ لیکن بدھ نے تصریح نہین کی کہ کونسا قانون آیا قانون حکومت یا قانون نیچر اس لئے ہم قرآن شریف سے دونون قانونون کے متعلق اشارات درج کرتے مین۔ چنانچہ اول قانون حکومت کو لو۔ دیکھو بدھ کہتا ہے۔ کہ قانون حکومت اس لئے مطالعہ کر کہ تجھے علم حاصل ہو جاوے لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ قانون کا مطلق علم ہونا کوئی مفید نتیجہ خیز بات نہین ہے اور نہ اس سے ہی کوئی شخص جرائم کے ارتکاب سے رک سکتا ہے۔ اور نہ بدھ کے اس فقرہ سے جرائم کی ممانعت نکلتی ہے اس لئے کہ قانون کے دفعات کا علم قانون کی خلاف ورزی کی نقیض نہین۔ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص قانون کا عالم بھی ہو۔ پھر اس کا مجرم بھی ہو۔ جیسا کہ عام لوگ اس بات کا علم رکھتے ہین۔ کہ چوری سرکاری طور پر منع ہے۔ لیکن سینکڑون ان مین سے چوری کرتے ہین۔ پس بدھ کی یہ تعلیم جرائم کے انسداد کے لئے کافی نہین اور ناقص ہے۔ ہان قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہے جو ہر طرح کامل و مکمل ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنے خدا کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور بادشاہون اور حاکمون کی فرمانبرداری کرو۔ اب دیکھو۔ کہ جو شخص حاکمون کی اطاعت کرتا ہے اس کے کیا معنے ہین یہی کہ وہ بادشاہون کے مقرر کردہ قوانین کی پیروی کرتا ہے اور قانون حکومت کی خلاف ورزی نہین کرتا۔ غرض دنیا مین کوئی ایسا شخص

ہو۔ شرک وعقائد فاسدہ سے یہ سرزمین پاک ہوجائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و الاصفات تمام قسم کے نقصوں اور کمزوریوں سے منزہ ہے۔ نہ بت معبود ہو سکتے ہیں۔ نہ عیسیٰ جو کہ ایک عاجز انسان تھا۔

العزیز الحکیم۔ کسی کام کا انتمام دو باتوں پر ہے۔ ایک کرنیوالا صاحب حکمت ہو دوم غالب۔ یہ صفات حقیقی طور پر ہی خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔

وھو علیٰ کل شیء قدیر۔ ہر چاہی ہوئی چیز پر۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرما چکا ہے یفعل ما یشاء۔ ویحکم ما یرید۔

ھو الاول۔ لیس قبلہ شیء۔ والاخر لیس بعدہ شیء والظاھر۔ لیس فوقہ شیء والباطن۔ لیس دونہ شیء۔ یہ معنی احادیث میں آئے ہیں۔

ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔

استویٰ علی العرش۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان چیزوں کو پیدا کرکے آزاد نہیں چھوڑا۔ بلکہ ذرہ ذرہ پر میری حکومت ہے۔

ھو معکم اینما کنتم۔ وہ تمہارا ہی مددگار ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔

اٰمنوا۔ ایمان میں دو چیزیں ہیں۔ ایک یقین۔ ایک تسلیم۔ اگر یقین ہو۔ تو ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں۔ اگر دو نو نہ ہوں تو اسے عنادی کافر بولینگے۔

انفقوا۔ مال کا دینا۔ مومن اور کافر کے درمیان امتیاز ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مال لوجہ اللہ وہی خرچ کرسکتا ہے۔ جس کے اندر صدق ہو۔

صحابہ کرام کوئی تم سے زیادہ نمازیں نہیں پڑہتے تھے تین باتیں ان میں تھیں ایک نبی کریم کی صحبت۔ دوسرا ایمان کامل درجہ کا۔ تیسرا خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے تھے۔

مورخہ ۱۸۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع ۲

یقرض اللہ۔ قرض کاٹنے کو کہتے ہیں۔ خدا کے نام پر کچھ دینے کو قرض اسلیئے فرمایا۔ کہ جو خرچ کروگے۔ وہ واپس دیا جائیگا۔ بلکہ ثواب عظیم بھی ملیگا۔

اجر کریم۔ جو رزق فتوحات کا ہوتا ہے اسے رزق کریم کہتے ہیں۔ فرمایا کہ تم جنگوں میں لگے ہوئے ہو۔ اس کا تم کو اجر عظیم اور رزق کریم ملیگا۔

نقتبس۔ کسی کی آگ سے یا چراغ سے اپنے چراغ کو روشن کرلینا۔ فرمایا۔ یہ قیامت کے دن تم کو کسی کا نور کام نہ آئیگا۔ اپنا نور اپنے ساتھ لاؤ۔

غرور۔ غ کے فتحہ کے ساتھ شیطان کا نام ہے۔ بہت ہی دہوکہ دینے والا۔

فدیۃ۔ جس کو دے کر انسان اپنی جان چھڑا سکے۔

ھی مولٰکم۔ مولا کے معنے ساتھی۔ ہمراہی (۲) لوٹنے کی جگہ منافقوں کو بتایا کہ تم کچھ عرصہ باہر ہو۔ آخر اسی آگ میں پڑوگے۔

تخشع (۱) ڈرنا (۲) کسی کے لیئے فروتنی اختیار کرنا۔ فرمایا۔ اقرار سے مومنوں اور منافقوں میں فرق معلوم نہیں ہوتا۔ منافق بھی آمنا وصدقنا کہتے ہیں۔ اور مومن بھی لیکن مومن کے اندر یہ بات بیٹھی ہوئی ہے اور منافق کے قلب میں ایمان نہیں معاملات میں سب راز فاش ہوجاتا ہے۔

فاسقون۔ منافق میں ایمان نہیں ہوتا۔ اور فاسق میں ایمان تو ہوتا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

الشھداء۔ شہید اسے [illegible] تین کام کرتا ہے۔ [illegible] کرتا ہے۔ جو فسانہ کے رنگ میں نہیں ہوتا (۳) [illegible] میں نمونہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد یہ [illegible] یقین [illegible] کے [illegible]

مورخہ ۲۰۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۹ سورہ الحدید رکوع ۳

الحیوۃ الدنیا۔ وہ زندگی جو نزدیک کی ہے اسکے واسطے پانچ باتیں ہیں۔ لعب۔ لہو۔ زینت تفاخر۔ تکاثر۔ لعب۔ ایسی چیز جس میں کوئی تکان ہو۔ مگر فائدہ کوئی نہ ہو۔ لہو۔ ایسی چیز جس سے غفلت پیدا ہوجائے۔ الکفار۔ کافر زمیندار کو کہتے ہیں۔ کفر کے معنے ڈھانپنا زمیندار بیج کو ڈھانپتا ہے اسے کافر کہا جاتا ہے۔ ومغفرۃ من اللہ ورضوان۔ اللہ جو سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اسکی رضامندی ہوگی۔ تو پھر کونسی نعمت ہے۔ جو نہ ملیگی۔ کفار کے لیئے عذاب شدید فرمایا۔ ادہر مومنوں کے لیئے مغفرۃ و رضوان۔ جو ان کافروں کے لیئے عذاب پر عذاب ہے کیونکہ اپنے مخالف کو سکھ و آرام میں دیکھنا یہ بھی انکے لیئے ایک عذاب ہوگا

سابقوا۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ دنیوی علائق میں پھنس نہ جانا بلکہ منزل مقصود کا خیال رکھو

من قبل ان نبراھا۔ تقدیر کے متعلق لوگوں کو یہ دہوکہ لگتا ہے۔ کہ جب خدا نے پہلے ہی لکھدیا ہے۔ کہ فلاں کام یوں ہوگا۔ تو اسکے متعلق کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ کسی آدمی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ چوری کریگا۔ اور زنا جہنمی ہوگا۔ تو اب وہ شخص اس کے خلاف کیا کرسکتا ہے

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ خدا عالم الغیب ہے۔ مگر اس سے انسان کا مجبور ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ جب کہ ہر ایک انسان جانتا ہے کہ اسے باری کیوقت کوئی مجبور نہیں کرتا پس علم تابع معلوم ہے۔ معلوم علم کے تابع نہیں مثلاً خواب میں کسی کے بارے میں ہم کوئی امر دیکھیں الغیب وہ یونہی ہو جائے۔ تو اب خواب نے اس شخص کو اس امر کے ویسا ہی کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ پس خدا کا علم کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ علم چونکہ صحیح ہے اسلیئے جو کام جیسا ہونا تہا۔ ویسا ہی خدا کے علم غیب میں قبل از وقوع آگیا۔

لکیلا تاسوا۔ یہ عدم افسوس مجبور محض ہونیکے لیئے نہیں بلکہ اسلیئے کہ سلسلہ اسباب و کسب کے نتیجہ میں ایسا ہوا۔

۲۳۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع

(۱) ابتغاء رضوان اللہ۔ اس میں بتایا رہبانیت مطلقاً منع نہیں اسقدر جائز ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیے ہو اور وہ وہی ہو سکتی ہے۔ جس میں خدا کے کسی اور حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ مسلمان ہجرت پکڑیں۔ پہلے بتایا کہ انبیاء بھیجنا ہماری سنت ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم ابو الانبیاء اور حضرت نوح موجودہ نسل انسانی کے مورث اعلیٰ کا ذکر کیا۔ پھر انکے خلفاء کا۔ پھر اہل کتاب کے فسق و فجور میں مبتلا ہوجانے سے خاتم النبیین کی ضرورت بعثت کا سوال حل کیا۔

کفلین۔ کفل کہتے ہیں۔ ترازو کے پلڑے کو حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ اس امت کو سب سے بڑھکر اجر ملیگا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے

(ب) دنیا کے کام خدا کے لیئے ہوں تو وہ بھی از روئے اسلام دین کے حکم میں ہیں اسلیئے کفلین فرمایا۔

الا یقدرون۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔

یہاں ستائیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت مولانا مولوی ... روز شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱۴

(سورہ الواقعہ بقیہ رکوع ۱۴)

۸۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

مخضود۔ کانٹے دور کئے ہوئے۔ اس میں یہ بتایا۔ کہ جنت کے آرام میں کوئی امر موجب تکلیف نہ ہوگا۔

ظل ممدود۔ سایہ دوپہر کے وقت گھٹتا جاتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات درخت کے سایہ میں آرام لینے والے کو دھوپ آجاتی ہے۔ فرمایا اس کا سایہ بہت پھیلا ہوا ہوگا۔

لا ممنوعۃ۔ منع کئی قسم ہے۔ طاقت نہیں۔ وسعت نہیں۔ خود معدہ میں خلل ہو کسی قسم کی روک نہ ہوگی۔

فرش مرفوعۃ۔ عالیخاندان بیبیاں۔ اسپر قرینہ ہے۔ اگلی آیت

عربا اترابا۔ خاوندوں کی پیاریاں ہم عمر۔ یعنی خاوندوں کی عمروں کے مناسب حال

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۲۔ سورہ الواقعہ ۱۴)

۹۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

یحموم۔ سیاہ دھوئیں

کریم۔ انسان جس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اسکی ایک عزت دل میں ہوتی ہے فرمایا اس ظل سے آرام نہ پائیں گے۔

مترفین۔ آرام طلب۔ دوزخ بمنزلہ شفاخانہ کے ہے اس میں ایسی روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔

الحنث۔ (۱) خدا کی عظمت دل میں نہ تھی اپنی قسمیں توڑتے تھے (۲) مطلق گناہوں پر اصرار کرتے تھے (۳) بار بار قسمیں کھا کر کہتے کہ قیامت کو اٹھائے نہ جائینگے

میقات۔ اسوقت تک جمع کئے جائینگے (۲) بمعنی فی ایک مقررہ دن کی تاریخ میں

الہیم۔ اونٹوں میں پیاس کی ایک بیماری ہوتی ہے۔ فرماتا ہے۔ گرم پانی سے ان کی پیاس نہیں بجھیگی۔ بار بار پینا پڑیگا۔

نزلہم۔ جب مہمان آئے۔ کھانا دیر سے دیا جانا ہو تو اس کے آتے ہی جو ناشتہ پیش کیا جائے۔ اسے نزل کہتے ہیں۔

افرایتم ماتمنون۔ چونکہ اعتراض حشر اجساد پر ہے اسلیئے فرماتا ہے کہ وہ منی جس سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی تو آخر اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ پس کیا وہ دوبارہ خلق پر قادر نہیں۔ کیونکہ منی سے انسان بنانا بھی تو حیرت انگیز ہے۔

قدرنا بینکم الموت۔ جو خدا کی ہستی پر موت لا سکتا ہے کیا وہ اس موت کو ہٹا نہیں سکتا

شجرتھا۔ (۱) بالنس کے درخت سے بھی آگ نکلتی ہے (۲) آگ پتھر یا کسی جسم میں چھپی ہوتی ہے۔ پھر شعلہ درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔

اپنی قدرتوں کا بیان کیا ہے۔ تا ظاہر ہو کہ وہ قیامت لانے پر قادر ہے۔

للمقوین۔ مسافر بھوکے لوگ۔

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۶ سورہ الواقعہ رکوع ۳)

۱۰۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

فلا اقسم۔ قسم کے فعل سے لا نفی آتا ہے۔ اس کی توجیہیں مفسرین نے کی ہیں۔ جن میں سے مشہور یہ ہے۔ کہ لا زائد ہے۔ (۲) اس بات پر قسم کھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کھلی ہوئی صداقت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس عقیدہ کی تردید مقصود ہو اس کے لیئے لا آیا ہے کہ ایسا نہیں۔ اور پھر قسم کھائی گئی۔ کہ حقیقت یوں ہے۔

بمواقع النجوم۔ مواقع جمع موقع جس کے تین معنی ہیں گرنے اور پڑنے کی جگہ۔ گرنا (مصدر) فرماتا ہو۔ کتاب اللہ کی نسبت تم انکار کرتے ہو اور کہتے ہو۔ افترا ہے۔ ایسا نہیں۔ میں تمہیں ستاروں کے گرنیکی طرف اسی کے ظہور کیوقت ستارے بہت ٹوٹتے ہیں) کہ وہ بھی ایک نشان ہے متوجہ کرتا ہوں۔ یہ قرآن کریم ہے۔ اور تمام شیطانی وستبردوں سے محفوظ ہے۔

من رب العالمین۔ اس میں بتایا۔ کہ جیسے خدا تعالیٰ جسمانی پرورش کر رہا ہے ضرور ہے۔ کہ روحانی تربیت کا سامان بھی بھیجے

مدھنون۔ کمزوری سستی۔ ڈھیل یقینی دکھاتے ہو۔

غیر مدینین۔ نہیں رعیت اور محکوم

ان کنتم صادقین۔ اس میں توجہ دلائی۔ کہ ایسے قادر و توانا خدا کے پیغام کو چھوڑ کر اپنے لیئے مصیبت نہ لو۔

سورہ الواقعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الحدید۔ رکوع ۱۔ پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۷

۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

سبح۔ مصدر تسبیح۔ خدا کو تمام نقصوں سے پاک سمجھنا۔ اس کے لیئے تین طرح کے صیغے آئے ہیں (۱) سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً (۲) سبح للہ ما فی السموت والارض (۳) یسبح للہ۔ اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ اب ایسی ہوائیں چل رہی ہیں۔ کہ

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مع اللہ مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

۱۹
پارہ انیسواں

سورۃ الفرقان رکوع ۱

(مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء)

لا یرجون۔ ڈرتے نہیں۔

لولا انزل علینا الملائکۃ۔ ہمیں کیوں رؤیا نہیں ہوتے۔ ہمیں کیوں الہام نہیں ہوتا۔

وہ زمیندار احمق ہو جو کہے بادشاہ خود آکر میرے گھر میں معاملہ کیوں نہیں لیتا۔ کیونکہ اس کی تو اتنی ہی قدر ہے کہ ایک نمبردار جوتے مار کر اس سے معاملہ وصول کرے۔

ویقولون۔ فرشتے کہیں گے۔

حجراً محجوراً۔ حرام محرم ہے۔

ھباءً منثوراً۔ کوٹھڑی میں جو دھوپ پڑتی ہے اس میں جو ذرے سے نظر آتے ہیں ان کو ھبا کہتے ہیں۔ (۲) غبار (۳) ہوا میں جو دھول اڑتی ہے (۴) پانی جو بہہ کے چلا جاتا ہے۔

ویوم تشقق السماء بالغمام۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ ھل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جنگ میں بادل بھی برسا۔ فرشتے بھی اترے اور مسلمان مظفر و منصور ہوئے اور کفار شکست یاب۔

لم اتخذ فلاناً۔ کئی دوست بری ترغیبیں دے کر جہنم کی راہ دکھاتے ہیں ان سے بچو۔

وقال الرسول۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے تنزل کی یہی وجہ خدا کے حضور بیان فرماویں گے۔ کہ اسلامیوں نے عملی طور پر قرآن شریف کو چھوڑ دیا۔ مثلاً قرآن نے ایک قاعدہ بتایا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔ بہت لوگ ہیں جو اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک عورت نے ایک دھیلا دیا۔ میں نے شکر کیا کہ یہی پیسہ خدا کے نام دے دوں۔ تو خدا تعالیٰ ایک دانہ کی کئی بالیاں اور سات سات سو دانے بنانے والا ہے۔ اور اگر اپنے علم کے مطابق دوائی بنا لوں۔ تو دس ہزار غریبوں کے کام آئے۔ اور اس شکر سے بہت نفع اٹھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شکر کی روح تھی۔ جو کپڑا مل گیا۔ پہن لیا۔ مگر بعض لوگ ہیں کہ وہ خدا کی نعمت پر شکر نہیں کرتے۔ اور پھر ساری عمر دکھ میں رہتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے تین ہزار روپیہ دیا۔ اوس نے کہا کہ اس سے میرا کیا بنتا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کفر نعمت ہے واقع میں کچھ نہ بنے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ سب روپیہ برباد ہو گیا۔

مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۲)

وزیراً۔ بوجھ بٹانے والا۔

اصحٰب الرّس۔ میں نے اس کے متعلق بہت تحقیقات کی ہے۔ کوئی کتاب ان کے حالات کی نہیں ملی۔ ہاں قرآن مجید میں تدبر کرنے سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اس سے مراد۔ یوسف کو کنوئیں میں ڈالنے والے ہیں۔

ان یتخذونک الا ھزواً۔ برا حقیر قرار دیتے ہیں۔

مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۳)

الم تر الی ربک کیف مد الظل۔ کیا تم نے نہیں دیکھا اپنے رب کا ایک عجیب نظارہ اس نے وہ سایہ بنایا ہے۔ جو صبح صادق سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اختیار تھا کہ وہ سایہ اپنے رنگ ہی میں ٹھہر جاتا سورج کو دلیل بنایا کہ وہ سایہ سورج کے سامنے آگے آگے ہی سمٹتا چلا جاتا ہے۔

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں۔ چھ مختلف مراتب طے کرا کے۔

وما الرحمٰن۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسے خاص موقعہ پر رحمٰن نہیں بولا کرتے۔ آریہ عیسائی یہ تمام قومیں صفت رحمانیت کی منکر ہیں۔ اسی واسطے کفارہ اور تناسخ کے قائل ہوئے۔

مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۴)

بروجاً۔ روشن ستارے۔

سراجاً۔ سورج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر فرمایا ہے۔

خلفۃ۔ ایک وقت میں ایک چیز رہ جاوے دوسرے وقت میں پوری کرے۔ اسمیں سمجھایا ہے۔ کہ تم زمین کے روشن ستارے بنو۔ اگر کوئی وقت غفلت کا گزرا ہے تو اب اسکی تلافی کر لو۔

ھوناً۔ بڑی سکینت و آرام کے ساتھ۔ وقار سے زندگی بسر کرو۔ عباد الرحمٰن متکبر۔ متجبر۔ فساد میں کوشش کرنیوالے۔ عصیان میں منہمک نہیں ہوتے۔

قالوا سلماً۔ جب جاہل مخاطب کریں۔ تو سلامتی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

یبیتون لربھم سجداً وقیاماً۔ مومن رات عبادت کے کام آتا ہے۔ انگریزی پڑھنے والوں کی عادت چھوڑ دو کہ دو بجے سوئے۔ اور ۸ بجے اٹھے۔

غراماً۔ سخت لازم۔

ان یعاقب یکن غراماً۔

کسی کو اگر سزا دیتا ہے۔ تو عذاب لازم وسخت ہوتا ہو۔ غرام عشق ومحبت کو بھی بولتے ہیں۔ جو چیز مضبوطی سے کسی کے پیچھے پڑ جاوے وہ غرام ہے۔

لم یسرفوا۔ خطا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

قواماً۔ معتدل۔

لا یزنون۔ زنا۔ اپنی شہوت کو ناجائز طور پر خرچ کرنا۔

اثاماً۔ دوزخ کا ایک مرتبہ۔ عذاب۔

یضٰعف۔ بڑھ چڑھ کر۔ یخلد فیہ۔ مدتہائے دراز رہیگا۔

لا یشہدون الزور۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کبھی موجود نہیں ہوتے۔ وہ مکے کی ملاقات میں نہ خود کرتے ہیں۔

یہاں سورہ الفرقان کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۃ الشعراء رکوع ۵

پارہ ۱۹

۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

المبین۔ کھول کے سنانے والی۔

الا یکونوا مومنین۔ کیا تو ہلکان کر دیگا۔ اپنی جان کو یہ سوچ کر کہ شریر ایمان نہیں لاتے

محدث۔ نئے پیرائے والا۔ بات تو وہی ہوتی ہے۔

یستھزءون۔ جسے خفیف گردانتے تھے۔

یکم جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء رکوع ۶)

نادیٰ۔ آواز دی۔

القوم الظلمین۔ قوم فرعون اس کا بیان کیا ہے۔

رب انی اخاف۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسے کو خود اپنے طور پر کوئی خواہش نہ تھی۔ کہ میں نبی بنوں۔ جسقدر لوگ خواہشوں کے گرویدہ ہیں۔ وہ اکثر ناکام رہتے ہیں۔ فضل انہی پر ہوتا ہے۔ جو خود خواہش نہیں کرتے۔ خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ایک اور نکتہ قابل یادداشت ہو۔ کہ دعا قرآن میں یا تو رب سے شروع ہوتی ہے یا اللھم سے

ولھم علیّ ذنب۔ یعنے اے مولا تیرا تو مجرم نہیں۔ مگر ان کے زعم میں ان کا ایک گناہ میرے ذمے ہے۔

فاذھبا۔ اس کے معنے ہیں جاؤ جاؤ۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے صرف موسیٰ ہی نے جاکر کلام کیا۔

التی فعلت۔ ایک شاہی خاندان کے آدمی کی موت کیطرف اشارہ ہے۔

وانا من الضالین۔ فرمایا بیشک میں نے ایسا کیا اور میں محبت کرنیوالا ہوں۔ یعنے جیسے تم کو حب قومی ہے۔ مجھ بھی ہے۔ مجھ بھی اپنی قوم کو تکلیف میں دیکھا نہیں جاتا۔

وتلک نعمۃ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام شرم دلاتے ہیں کہ واقعی بڑا تم نے احسان کیا ہے کہ ساری قوم کو غلام بنا رکھا ہے۔ اور ایک آدمی کو پرورش کیا تو بادشاہ ہو کر اس کا احسان جتاتے ہو۔ یہ معنے مجھے پسند نہیں کہ حضرت موسے نے اس احسان کا اقرار کر لیا۔ فرعون اس کا جواب نہیں دے سکا۔ اس لئے اور بات شروع کر دی۔ اور پھر کبھی یہ احسان نہیں جتایا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ نے شرم دلائی۔

قال لمن حولہ۔ ایک گروہ ہے۔ جو خدا کو صرف علت العلل سمجھتا ہو اور اسے موصوف قرار نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ فرعون حضرت موسے کے رب السموات والارض پر ہنسی اڑاتا ہے۔ مگر حضرت موسے اپنی بات پر قائم رہے۔ اور ربکم ورب آبائکم پھر رب المشرق والمغرب فرما کر اس کے افعال قدرت کا ذکر کیا۔

الھا غیری۔ مشرک لوگ بادشاہ کو بھی معبود قرار دیتے ہیں۔

مورخہ ۳ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء رکوع ۷)

فالقی عصاہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتایا کہ خدا نے میرے عصا میں طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ تیرے ہاتھ میں سانپ ہو جاوے گا۔

بیضاء للنظرین۔ اور میرے ہاتھ میں ایسی روشن تعلیم ہے کہ وہ ظلمات کو دور کر دیگی

لسحر علیم۔ باریک در باریک علوم کا ماہر۔ چالاک شخص۔

فماذا تامرون۔ اپنے ماتحتوں سے اس طرز کا کلام شرافت ہے۔

لمن المقربین۔ یعنی اپنا مصاحب بنالونگا۔

من خلاف ۔۔۔۔۔۔ خلاف ورزی کے سبب۔

لاصلبنکم۔ صلیب پر چڑھاؤں گا تاکہ عام طور پر تشہیر ہو جاوے۔

قالوا لا ضیر۔ دیکھو ایمانی قوت یا تو وہی ساحر ائن لنا لاجراً اور بعزۃ فرعون کہہ رہے تھے یا اب فرعون کی دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء رکوع ۸)

انبیاء کا بھروسہ اپنے جتھے پر نہیں ہوتا۔ حضرت موسے علیہ السلام کا واقعہ اس بات کا شاہد ہے کہ آپ فرعون ایسے عظیم الشان بادشاہ کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہوئے۔

انکم متبعون۔ یہ نبی کریم ؐ کو سنایا ہے کہ آپ بھی اور آپکے ساتھ والے مکے سے چل دو۔ تمہارا بھی پیچھا کیا جاوے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دشمنوں نے پیچھا کیا۔ مگر ان کا حشر فرعون کی مانند ہوا۔ راستبازوں کی عداوت کبھی نیک نتیجہ نہیں لاتی۔ یہاں تک کہ ان کی اولاد میں بھی نیک نتیجہ نہیں نکلتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا یخاف عقبٰہا۔

شرذمہ۔ جماعت۔

قلیلون۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خرجوا من دیارھم وھم الوف کئی ہزار تھے

حٰذرون۔ چوکس باساز و سامان

واورثنٰھا بنی اسرائیل۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ ع نے اپنی جماعت کو جب ایک علاقہ میں فتح کے لئے جانے کو کہا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اذھب انت وربک فقاتلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت رنج ہوا تو دعا کی۔ فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین۔ جسکی وجہ سے چالیس سال جنگل میں سرگرداں رہے۔ پھر تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ بنی اسرائیل مصر کے مالک ہوئے۔ پس مراد یہ ہے۔ کہ مالک مصر کی مثل دیئے گئے۔ گویا ضمیر مثل کی طرف پھیری گئی۔ جیسے اخذت درہماً ونصفہ۔ میں نے ڈیڑھ درہم لیا۔ حالانکہ وہ نصف اسی درہم کا نہیں۔ بلکہ دوسرے درہم کا نصف ہے۔ جو اس پہلے کی مثل ہو۔

ترآء الجمعٰن۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ رویت اور چیز ہے اور ادراک اور (انا لمدرکون)

سیھدین۔ میرا رب مجھے کوئی راہ مخلصی کی بتا دے گا۔ یہاں ایک صوفیانہ نکتہ ہے کہ ابوبکر رض صدیق نے بھی جب غار میں انا لمدرکون کہا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان معنا ربنا۔ اور حضرت موسیٰ ان معی کہتے ہیں۔

اضرب بعصاک البحر۔ ایک مقام پر اضرب بعصاک الحجر کی وحی ہوئی۔ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں اپنے عصا کو بحر یا حجر پر مارو۔ اور ایک ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ اپنی جماعت کو سمندر میں سے لے چل۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا فاضرب لھم طریقاً فی البحر یبسا۔ ان کے لئے ایک خشک راستہ پڑا ہے۔ وہاں سے نکال لے جاؤ۔

فانفلق۔ یعنی وہاں دریا پھٹا پڑا ہے۔ خشک ہو چکا تھا۔

۵۔ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء رکوع ۹)

ابراہیم علیہم السلام کی اولاد دو بیویوں سے تھی۔ ایک بیوی معہ اولاد عرب میں مقیم ہوئی۔ چونکہ وہ مورث اعلےٰ تھے اس لئے ان کا واقعہ اہل عرب کو خصوصیت سے سنایا جاتا ہے۔

لابیہ۔ اپنے ایک بزرگ کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ والد اور تھا چچا آپ کے ساتھ آذر آیا ہے۔ دوم بڑھاپے میں والد کے لئے دعا کی حالانکہ آپ کے لئے دعا سے منع کئے گئے۔ چنانچہ توریت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا نام تارا تھا۔

وجدنا آباءنا۔ تعجب ہے کہ لوگ دنیا کے معاملات میں تو جدت پسند ہیں۔ مگر دین کے بارے میں وجدنا آباءنا کہہ دیتے ہیں۔ کیا لوگ ریلوں اور سٹیمروں پر سوار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا نہیں ہوئے۔ یہ محض حیلہ سازیاں ہیں۔ جو منشا لیکن اللہ کی عبادت نہ کرنے کے لئے کرتے ہو۔

فانھم عدو لی۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اعلان کر دیا۔ کہ یہ بُت میرے دشمن ہیں۔ اگر ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ تو سب سے پہلے پہنچائیں گے۔ مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا

فھو یھدین۔ جب ہم ایک انسان کی رضامندی کی راہ دریافت نہیں کر سکتے تو اس وراء الوراء ذات کی رضامندی کی راہ سوا کسی کے بتلانے کے کس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔

واذا مرضت۔ ایک عجیب نکتہ ہے۔ کہ مرض کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یمرضنی نہیں فرمایا۔ کیونکہ خدا کی طرف سے کبھی نہیں آتا۔ جب تک انسان کوئی کمزوری نہ کمالے

حکماً۔ وہ مضبوط راہ جس کی خلاف ورزی پھر نہ ہو سکے۔

برتھوا زم والے اپنے لئے ایک بات اختیار کرتے ہیں۔ تجربہ سے مفید ثابت نہیں ہوتی۔ تو وہ چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کی باتیں ایسی نہیں ہوتیں۔

لسان صدق۔ بڑے بڑے علوم پھیلیں گے۔ ترقیاں ہوں گی۔ الٰہی میری زبان ایسی پختہ ہو۔ کہ اس کے خلاف کبھی کچھ ثابت نہ ہو۔

المجرمون۔ خدا سے قطع تعلق کرنیوالے۔

مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء۔ رکوع ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲

حضرت نوح علیہ السلام کا ملک دجلہ فرات میں تھا۔ وہاں کے رہنے والے بڑے عیش میں تھے۔ جیسے کہ آجکل یوروپ و امریکہ کا حال ہے ان کی دولتمندی کا یہ حال ہے کہ سنکھ ورسنکھ تک کوئی چیز نہیں اور عرب میں تو بس ۱۔ ۱۰۔ ۱۰۰۔ ۱۰۰۰ تک ہے۔ حضرت مسیح ع نے کہا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا آسان ہے۔ پر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی واسطے انبیاء کے متبعین غریب لوگ ہوتے ہیں۔ اور نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح ع کو بھی کہا۔ واتبعک الارذلون۔

بما کانوا یعملون۔ حضرت نوح ع سمجھاتے ہیں۔ کہ ان غریبوں نے کوئی ایسا عمل کیا جس سے ان کو نبی کی متابعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور تم نے کوئی ایسا عمل کیا۔ جس کی وجہ سے خدا نے تمہیں یہ توفیق نہ بخشی۔ اور تم منکران رسالت ہوئے۔

انسان کا سلسلہ اعمال چلتا ہے۔ اور اس سلسلہ کے مطابق اعمال کا پھل انسان کو ملتا ہے۔ خشت اول چون نہد معمار کج ٭ تا ثریا مے رسد دیوار کج اسی واسطے یہ دعا ہر خطبہ جمعہ میں پڑھی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّآت اعمالنا۔ کہ ہمیں اعمال کے بد نتائج سے محفوظ رکھ۔

ربِّ اِنَّ قَوْمِیْ ۔ یہ لتکونن من المرجومین کے مقابلہ مین انبیاء کا ہتھیار ہے۔

واطیعون ۔ جولوگ نبیون کی اطاعت کے منکر ہین وہ غور کرین ۔ یہان تو رسُول بیعنے کتاب اللہ نہین ہوسکتا۔

اتبعثون ۔ وہ قوم اپنے جاہ اور عالی شان مکان بنانی تھی۔

ریع ۔ شرف (اونچی جگہ) طریق (رستے) منظر ۔ (عمدہ نظارے کی جگہ)

مصانع ۔ جمع مصنع جس کے معنے کلین اعلے کو ٹھیان ۔

خلق الاوّلین ۔ اولڈ فیشن باتین ہین ۔

تنحتون من الجبال بیوتا ۔ پہاڑون پر کوٹھیان بناتے ہو۔

انت من المسحرین ۔ یعنی توبھی کھانے پینے کا محتاج ہے ۔ (۲) تم پر کوئی جادو کرگیا (۳) تو جادو دیا گیا ہے ۔ تقریر لطیف کرتا ہے ۔

مورخہ ۷ رجون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ ۔ سورہ الشعراء ۔ رکوع ۱۳-۱۴)

چار چیزین بڑی نقصان دہ ہین (۱) غضب جس سے بولتے وقت ہوش حواس باطل ہوجاتے ہین اس کے پانچ علاج ہین (۱) چلتا ہوا ٹھہر جائے ۔ ٹھہرا ہوا بیٹھ جاوے (۳) بیٹھا ہوا لیٹ جاوے (۴) لاحول پڑھے (۵) بائین طرف تھوک دیوے ۔ ٹھنڈا پانی پی لے ۔

(۲) شہوت ۔ النساء حبائل الشیطان ۔ شہوت نے بہت سی مخلوق کو ہاویہ مین ڈالا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة

وہ چیز جو دو جبڑون کے درمیان ہے ۔ اور وہ جو رانون کے درمیان ہے اگر تم ان پر قابو پالو ۔ تو مین تمہارے جنت کا ذمہ وار ہوتا ہون ۔

جولوگ شہوت کا خیال رکھتے ہین وہ جریان مین مبتلا ہوجاتے ہین ۔ نظر ۔ حافظہ دل کا حوصلہ ۔ تمام طاقتین کمزور ہوجاتی ہین ۔ یہ شہوانی نظر کا نقصان ہے ۔ جو اس سے آگے بڑھے ۔ وہ سوزاک ۔ آتشک مین گرفتار ہوتے ہین ۔

۳ ۔ حرص وطمع دنیوی ۔ اس مین نہ حلال کو دیکھنے نہ حرام کو ۔ نہ دیانت نہ امانت اپنے لئے سب کچھ حلال دوسرے کو اس کا حق دینا بھی بار خاطر ۔

۴ ۔ کسل وکاہلی ۔ مسلمانون مین یہ مرض آج کل بہت ہی بڑھا ہوا ہے ۔ نماز مین ابن حزم کا مذہب یہ ہے ۔ کہ دعا اَللّٰهُمَّ انی اعوذبك من العجز والکسل کو فرض سمجھتے ہین ۔

عجز کے معنے ہین اسباب کا جمع نہ ہونا ۔ کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا

۵ ۔ فرحوا بما عندهم من العلم ۔ دوسرے کی تحقیر اور اپنے تئین بہت کچھ سمجھنا ۔ اور اپنے علم پر نازان ہونا ۔

ان رکوعون مین انہی باتون کا ذکر ہے ۔

لتکونن من المخرجین ۔ جب ناصح نے بے جا شہوت سے روکا ۔ تو غضب مین آئے یہ دوسرا جرم ہے ۔

اصحب الایکة ۔ ایک ندی کو کہتے ہین ۔ جو بہتی ہو ۔ بن بھی ترجمہ کیا ہو۔

اوفوا الکیل ۔ یہ حرص وطمع دنیوی کے چھوڑنے کا وعظ ہے ۔

مورخہ ۸ رجون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ ۔ سورہ الشعراء رکوع ۱۵)

عربیّ مبین ۔ کھول کھول کر سنانے والی ۔

لفی زبر الاولین ۔ دیکھو یسعیاہ کے باب ۴۳ و ۵ کو ۔

عن السمع لمعزولون ۔ قرآن ایسی کتاب ہے کہ شریر اس کے سننے کی بھی برداشت نہین کرسکتا ۔ چہ جائے کہ دوسرون کو اس کی تعلیم دے ۔

وانذر عشیرتك الاقربین ۔ مومن پر لازم ہے ۔ کہ پہلے اپنی اصلاح کرے پھر اقربا کو سمجھائے ۔ اور ان کو سمجھانا تلوار کی دھار پر چلنا ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقرباء کو خوب سمجھایا ۔ پہلے دعوت کی ۔ دو دفعہ نہ ملا ۔ تو پھر دعوت کی ۔ اور انھین وعظ کیا ۔ پھر جو کسر رہی ۔ تو پہاڑ پر چڑھ کر سب کو نام بنام پکارا ۔ یہان تک کہ صبح سے لیکر عصر کی نماز کا وقت آگیا ۔ عصر کے بعد کہا ۔ کہ اگر ہم کہدین کہ مکہ پر دشمن کا لشکر چڑھائی کرنے والا ہے ۔

تو تم میری بات کا یقین کرو ۔ یا نہین اونھون نے کہا کیون نہین کہ آپ صادق ہین اس پر آپ نے کہا انا النذیر العریان ۔ مین ننگا ڈرانے والا ہون ۔ دیکھو ۔ تم پر عذاب الٰہی آنے والا ہے ۔ اپنی عاقبت کی فکر کرو ۔ اور اپنے تئین شیطانی اعمال سے بچالو ۔

مین بھی عصر کے بعد تمھین نصیحت کرتا ہون ۔ کہ اپنے تئین بے جا غضب شہوت ۔ کسل وکاہلی ۔ حرص وطمع سے بچالو ۔ اسوقت صحابہ کی طرح تمہین موت کا سامنا نہین ۔ بلکہ دین کی خدمت آسان ہے ۔ تم قلم چلاؤ ۔ تقریر کرو ۔ مگر خدا کی رضامندی کے لئے ۔

والشعراء ۔ وہ تُک بند جو بہادری ۔ مروت ۔ تواضع رحم کی تعریفین کرتے ہین ۔ مگر خود اپنے اندر وہ باتین پیدا نہین کرتے ۔ اور جس کی مذمت کرتے ہین ۔ اس سے خود بچتے نہین ۔

ما ظلموا ۔ اسوقت ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے کہ اللہ پر اس کے رسول پاک پر اس کی مطہر بیبیون پر خطرناک حملے ہوتے ہین ۔ اوّل عیسائیون کیطرف سے پھر برہموؤن کی طرف سے ۔ پھر آریون کیطرف سے ان کی تردید کیجائے

یہان سورہ الشعراء کے نوٹ ختم ہوئے

یہاں بدھ کی تعلیم ختم ہوتی ہے اب بدھ وہ ثمرات بیان کرتے ہیں۔ جو اس کی تعلیم پر چلنے والے کو مل سکتے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ۔ الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین	جو شخص ان ۴۸ بابرکت اصول پر کاربند ہوگا۔ اس پر کوئی شخص غالب آسکیگا اور وہ ہر حال میں خوش رہیگا

بدھ کہتا ہے کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس پر دو انعام ہونگے۔ پہلا انعام تو یہ ہوگا کہ اس پر کوئی شخص غالب نہ آسکیگا لیکن میں بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ بدھ نے تعلیم تو لمبی چوڑی بیان کی لیکن اپنے پیرو کے لئے کوئی تسلی آمیز اعلےٰ ثمرہ بیان نہیں کیا۔ اس لئے کہ کسی سے مغلوب نہ ہونا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ پہلے زمانہ میں عرب کی بھی یہی حالت تھی۔ کہ نہ وہ کسی سے مغلوب ہوتے تھے۔ اور نہ وہ کسی پر غالب تھے۔ پھر اب باغستان کو دیکھو کہ نہ وہ ملک کسی سے مغلوب ہے اور نہ ہی کسی پر غالب۔ تو کیا کوئی عقلمند باغستانی لوگوں کو صاحب نصیب سمجھیگا یا خواہش کرے گا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں۔ غرض بدھ نے اپنے پیرو کو کوئی عمدہ نتیجہ نہیں دیا ہے قرآن شریف بڑے زور سے للکار کر کہتا ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلون انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ یعنے میں تمام لوگوں کو پکار کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ بات اپنی جان پر فرض کردی ہے۔ کہ میں ہمیشہ اپنے پیرؤوں کی مدد کرونگا۔ اور میرے پیرو ہمیشہ دوسروں پر غالب رہیں گے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ واولٰئک ہم المفلحون یعنے میرے تابع ہمیشہ منظفر و منصور رہیں گے۔ (۲) لاغلبن انا ورسلی۔ (۳) ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (۵) لہم مغفرۃ ورزق کریم۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف یہ بات کی ہے کہ اس کے پیرو مغلوب نہ ہوں گے یہ نہیں بیان کیا کہ خصوصیت صرف میرے پیرؤوں کے لئے ہے لیکن فرماتا ہے۔ انہم لہم المنصورون۔ یعنے صرف میرے تابع ہی مدد دئے جاوینگے اور ان کے مقابلہ میں کسی کی ذرہ بھر بھی مدد نہیں ہوگی وجندنا لہم الغالبون۔ اور میرے پیرو ہی غالب رہیں گے۔ ان کے مقابلہ میں کوئی شخص غالب نہیں ہوگا۔ واولٰئک ہم المفلحون یعنے میرے پیرو ہی فتح کا منہ دیکھیں گے۔ بدھ نے ایک اور بات بیان نہیں کی کہ اس کے پیرؤوں کے دشمنوں سے کیا برتاؤ ہوگا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ یعنے دنیا کے پردہ پر جو شخص میرے پیرؤوں کا دشمن ہوگا۔ وہ کسی میدان میں بھی فتح نہیں حاصل کرے گا۔ بلکہ ہر میدان میں پیٹھ دکھا کر بھاگتا نظر آئے گا۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے نعمتوں کی تفصیل نہیں کی۔ صرف یہی کہہ دیا کہ تجھ پر کوئی غالب نہیں آویگا۔ لیکن دنیا میں ہزاروں انعام ہیں۔ صرف نہ مغلوب ہونا ہی ایک انعام باقی نہیں رہ گیا۔ لیکن قرآن شریف انعاموں کی دو قسمیں بیان فرماتا ہے۔ اول جسمانی۔ دوم روحانی چنانچہ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض ولیمکنن لہم دینہم ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم اٰمنا۔ یعنے جو میری تعلیم کے پیرو ہونگے۔ میں ان کو زمین کا بادشاہ بناؤں گا۔ ان کے خوف دور کردوں گا۔ ان کی سلطنت میں امن ہوگا۔ پھر فرماتا ہے زادہ اللہ بسطۃ فی العلم والجسم۔ یعنے جو شخص میرے مقرر کردہ قوانین پر چلے گا۔ وہ جسم و روح دونوں میں زبردست ہوگا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولہم ازواج مطھرۃ یعنی ان کو عمدہ بیویاں ملیں گی دیتا ہی پھر فرماتا ہے۔ وکذالک مکنا لیوسف فی الارض ولانضیع اجر المحسنین ولاجر الاخرۃ خیر للذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ یعنے میرے تابع دنیا میں یوسف کیطرح معزز رہیں گے اور ان کو کوئی ضائع نہ کرسکیگا نہ ہی انکی محنت ضائع کی جاویگی۔ پھر فرماتا ہے وجیھاً فی الدنیا۔ یعنی میرے نیک بندے دنیا میں بڑے بڑے معزز ہوں گے۔ پھر فرماتا ہے۔ للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنی میرے مومن بندے کبھی ذلیل نہ ہوں گے پھر فرماتا ہے۔ فی عیشۃ راضیہ یعنے میرے نیک بندے دنیا میں بھی عمدہ اور آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ پھر فرماتا ہے لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ یعنی جو میرا تابع ہوگا اس کو دنیا میں کوئی تکلیف نہیں پہونچا سکیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انھاراً۔ یعنی جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس کے لئے دنیا کے ہر قسم کے آرام و آسائشیں مہیا کی جاوینگی۔ مال و دولت سے وہ متمتع کیا جاوے گا۔ اولاد اور ازواج مطہرات اسے ملیں گی موسموں کے مطابق اس پر بارشیں ہونگیں۔ باغ اور نہریں اسی کے قبضہ میں ہونگی۔ پھر فرماتا ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا۔ یعنے نیک بندے اعلیٰ اعلیٰ چارپاؤں کے مالک ہونگے۔ پھر وجعل لکم من انداجکم بنین وحفدۃ۔ یعنی نیک لوگوں کی اولاد بڑے پھلے پھولیگی۔ اور ان کو دنیا میں اپنی اولاد کا سکھ دیکھنا نصیب ہوگا۔ پھر روحانی انعامات بیان فرماتا ہے۔ واتقوا اللہ یعلمکم اللہ۔ یعنی میری تابعداری کا پہلا روحانی فائدہ تو یہ ہوگا۔ کہ میرے تابع جاہل نہیں رہیں گے۔ بلکہ علوم سے بہرہ ور ہوجاوینگے۔ پھر فرمایا ہے۔ لوکنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحٰب السعیر یعنے میرے تابع میری تعلیم پر چل کر بے عقل نہیں رہیں گے بلکہ ان کو عقل خداداد بخشی جاوے گی۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لاٰیات لقوم یتفکرون۔ یعنے ایماندار وں کو عقل سے کام لینا سکھایا جاوے گا۔ پھر فرماتا ہے۔ فیہ رجال ان یتطھروا۔ یعنی میری تعلیم پر چلکر میرے متبعین گندگی کو ناپسند کریں گے اور ان کی طبیعتیں صفائی کیطرف مائل رہیگی۔ پھر فرماتا ہے۔ ھوالذی الف بین قلوبکم یعنی میری شریعت پر چلکر پاک محبت آپس میں تم کو حاصل ہوگی اور محبت بھی ایسی محبت کہ دنیا کے تمام اموال و متاع خرچنے سے بھی کسی طرح میسر نہیں آسکتی۔ پھر فرماتا ہے۔ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت۔ یعنی اے مسلمانو! اگر میری تعلیم پر چلوگے۔ تو تمہاری سب گندی عادتیں چھوٹ جاوینگی۔ پھر فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر یعنے اسلامی تعلیم تمام فحش اور مخرب اخلاق اور ناپسندیدہ باتوں سے پاک و صاف کردیتی ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم المتقون۔ یعنے میری تعلیم پر چلکر تو سب بدیوں سے پاک صاف ہوجاوے گا اور تمام عمدہ اخلاق سے اور عمدہ عادات سے متمتع کیا جاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یعنے جو میری تعلیم پر چلیگا اس پر جس قدر انعام دنیا میں روحانی و جسمانی ہوسکتے ہیں۔ وہ سب کئے جاوینگے۔ پھر فرماتا ہے۔ انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ یعنے میری تعلیم پر چلنے والے لوگوں پر چار انعام ہونگے۔ کچھ ان میں سے نبی ہونگے۔ کچھ لوگوں کو صدیقیت کا مرتبہ ہوگا۔ اور کچھ شہداء کا مرتبہ پائیں گے اور باقی صلحاء میں سے ہونگے۔ غرض قرآن شریف اپنی تعلیم پر چلنے والے کو تمام ان انعامات کی جو دنیا میں کسی صورت میں بھی ممکن ہیں۔ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی ہوں۔ بشارت دیتا ہے۔

پھر بدھ کہتا ہے۔ کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا وہ ہر حالت میں خوش رہے گا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ

الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی میرا تابع علاوہ تنگی اور کشائش دونون حالتون مین خوش رہنے کے اس خوشی کا زبان اور افعال سے بھی اظہار کرے گا اور صرف خوشی ہی ظاہر نہین کرے گا بلکہ اس خوشی کا شکریہ بھی ادا کرے گا اور کہیگا کہ سب تعریفین تجھی کو سزاوار ہین۔ اے جہانون کے پالنے والے۔ پھر قرآن شریف ترقی دے کر ایک اور انعام بیان فرماتا ہے۔

راضیۃ مرضیۃ۔ یعنی صرف میرا تابع ہی مجھ سے خوش نہین ہوگا۔ مین بھی اس سے خوش رہونگا۔ پھر بدہ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ اس نے صرف یہی بات بیان کی۔ کہ اس کا تابع ہر حالت مین خوش رہے گا۔ یعنے تنگی اور کشائش دونون مین خوش رہیگا لیکن یہ انعام اعلےٰ نہین اس لئے کہ کوئی شخص تکلیف مین رہ کر خواہ خوش رہے۔ تب بھی یہ ادنیٰ ہے۔ کیونکہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک طاقتور ہستی اپنے سچے مطیع کو تنگی کی حالت مین تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ اور پھر اس کو اس تکلیف سے نجات نہ دے۔ کیونکہ اس مین سب طاقت ہے۔ ان قرآن شریف اپنے سچے متبعین کے متعلق فرماتا ہے۔ کذلک نجزی المحسنین یعنے مین اپنے تابعون کو گو وہ تنگی کی حالت مین بھی مجھ سے راضی اور خوش ہین۔ اس رضا کا ایسا صلہ دونگا۔ کہ پھر وہ کبھی تنگی کا منہ نہ دیکھین گے اور وہ ہمیشہ اور ہر حالت مین آرام و راحت سے زندگی بسر کرین گے۔ اور ہمیشہ خوشی و خورمی مین خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دنیا مین رہین گے۔ اور کوئی رنج انہین نہ پہونچیگا۔ پھر بدہ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ بیان نہین کی۔ کہ کیون اس کا تابع ہر حالت مین خوش رہے گا۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ یعنے میرے متبع ہر حالت مین اس وجہ سے خوش ہین کہ ان کا خدا ان سے راضی ہے۔ سو وہ خیال کرتے ہین۔ کہ جب وہ قادر مطلق حکیم۔ علیم۔ محسن ان سے راضی ہے۔ تو پھر ان دنیوی تکلیفات سے گھبراہٹ کی کیا وجہ۔ پھر فرماتا ہے۔ یبتغون مرضات اللہ۔ یعنے اسلامی شریعت کے ماننے والے اس لئے ہر حالت مین خوش ہین۔ کہ وہ رضاء الٰہی کے خواہشمند ہین۔ جب وہ دیکھتے ہین۔ کہ ان کے مولیٰ کی مرضی یہ ہے۔ کہ وہ اس کی کسی مصلحت سے اس دنیا مین تکلیفات اٹھاوین۔ تو وہ ان تکلیفات پر راضی اور خوش ہو جاتے ہین۔

پھر بدہ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے بالکل بیان نہین کیا۔ کہ آیا اس کے متبع کو مرنے کے بعد بھی کوئی آرام ملیگا۔ حالانکہ اس چند روزہ زندگی مین آرام حاصل کر کے اور پھر مر کر کوئی آرام نہ پانا سخت ناکامی اور خسارہ ہے بلکہ اگر کوئی شخص ایک کروڑ برس زندہ رہ کر پھر فنا ہو جاوے تو اس زندگی کا کیا مزا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔

اصحب الیمین ما اصحب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب وفاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ وفرش مرفوعۃ (۲) جنات یدخلونھا تجری من تحتھا الانھار لھم فیھا ما یشاؤن۔ (۳) لھم ما یشاؤن فیھا ولدینا مزید۔ (۴) خالدین فیھا ابدا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ امید ہے اس قدر کافی ہوگا۔ والسلام۔

ضرورت زمانہ

یہ وہ مفید اور زبردست کتاب ہے جسمین عیسائیون آریون کے یکصد دقیق اور اہم اعتراضات اور سوالات کو نمبروار توڑا گیا ہے اور اسلامی عقائد کے ضروری مسائل کو نہایت سلیس و عام فہم اردو عبارت مین نقل کیا ہے اور جس قدر شبہات مذہب کے متعلق سکولون اور کالجون کے طلباء کے دلون مین پیدا ہوتے ہین سب پر نظر ڈالی ہے۔ لٹریچر متین و مہذب ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ دفتر بدر قادیان سے مل سکتی ہے۔

رسید زر

یکم جون سنہ ۱۹۱۰ء

۱۰۸۶۔ نیاز حسین صاحب ۶ر

۲ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۳۷۶۔ جلفظ غلام احمد صاحب للعہ

۳ تا ۱۰ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۲۳۳۳۔ نواب خان صاحب عہ

۲۵۴۵۔ محمد شفیع صاحب للعہ

۱۴۹۰۔ جعفر خان صاحب ۶ر

۱۲ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۱۸۸۶۔ نور الدین صاحب ۶ر

۱۵ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۴۱۳۔ محمد آلہی صاحب للعہ

۲۵۵۱۔ محمد شریف صاحب ۱۰ر

۱۶ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۱۱۹۸۔ ملک حسن محمد صاحب ۶ر

۷۴۵۔ گلاب الدین صاحب للعہ

۱۷۔ ۱۸ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۲۳۸۴۔ سلطان علی صاحب ۱۲ر

۲۱ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۱۲۰۴۔ نظام الدین صاحب للعہ

۲۴ تا ۳۰ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

۶۹۶۔ مرزا عباس علی صاحب ۱ر

۲۷۵۴۔ احمد علی صاحب للعہ

۲۴۳۶۔ عبداللہ صاحب عہ

۲۱۸۳۔ کرم الٰہی صاحب ۶ر

۲۲۷۲۔ رسول بیگ صاحب ۶ر

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہین اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیون اٹھانا پڑے کیون نہین ایک شیشی عرق کافور کا گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور تلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنا چاہیئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیون سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیون کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح ولائت کے نامی دوا فروشون سے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بد ہضمی متلی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہو جاتی ہین گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہین ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۵ر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ہم سے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

الصاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار اخبار بدر مین بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا اور فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس ۱ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکین شرائط حسب ذیل ہین (۱) صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ سبحی جو صرف ۱۵ منٹ مین تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو مین بذریعہ وی پی مبلغ ۱ر روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف لکھوانے کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازہ مینیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال (احمدی) موضع جھنڈ والی سب آفس کھوریہ ٹلہ (تحصیل و ضلع لاہور)

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ دہلی کشمیری لوئی و ممیک ڈبل و کرسٹس جن بھائی کو ضرورت ہو بارعائت اکمشن مجھ سے طلب کرین انشاء اللہ فائدہ ہوگا قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔ المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی (بازار کلان۔ راولپنڈی)

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا مورد بن جاویگا۔ اور دین و دنیا میں تو ناکامیوں سے بچ جاویگا۔ اور نہ دین کے معاملات میں تجھے گمراہی حاصل ہوگی اور نہ ہی دنیا کے معاملات میں تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرما دی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوینگے

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون فی سبيل الله باموالكم وانفسكم	حصول نروان پر مضبوطی سے نظر جمائے رکھ

بُدھ کہتا ہے کہ تو نجات کے حصول پر نظر جمائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے یہ بیان کیا کہ نجات کس طرح میسّر آسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کر سکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون فی سبيل الله باموالكم وانفسكم۔ یعنے اے ایماندارو اتم نجات کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں خود تم کو بتاتا ہوں۔ وہ طریقے یہ ہیں۔ کہ تم ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پا جاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے۔ وَنجنا برحمتك۔ یعنے نجات کے حصول کا یہ بھی طریقہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ سے اس کا رحم طلب کرتا رہ۔ پھر فرماتا ہے۔ ننجی المحسنين۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ احسان کرے۔ تاکہ اس کے بدلے میں تجھ پر احسان کیا جاوے۔ پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہیں دی کہ تو فلاں کام کرکے نجات پا جاوے گا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ حقاً علينا ننجی المؤمنين۔ یعنی جو شخص ایمان لاویگا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کر لیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ یعنے جو شخص تقوےٰ اختیار کرے گا وہ نجات پانیوالوں میں سے ہے۔ پھر بُدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے کہ عذاب سے نجات ہوگی۔ لیکن یہ ادنےٰ درجہ ہے کیونکہ عذاب سے بچنا ابتدائی درجہ ہے۔ ایک شخص ایسا بھی ہو سکتا ہے جو نہ عذاب میں گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت میں رہے۔ ان قرآن کریم فرماتا ہے۔ ویدخلكم جنٰت تجری من تحتها الانهار ومساكن طيبة فی جنٰت عدن۔ ذالك هو الفوز العظيم یعنے اگر تو ایماندار ہوگا۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات میں رکھیں گے۔ جہاں پاکیزہ تعلقات ہونگے۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ کہ اپنی تعلیم پر چلنے والوں کو میں ایسی نعمتوں سے مالا مال کرونگا۔ کہ ان نعمتوں کو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کی خوبی کسی کان نے سُنی اور نہ ہی ان کی عمدگی کی حقیقت کسی دل و دماغ میں گزری۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا۔ تو جو کچھ تو چاہیگا۔ تجھے ملیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے نجات کی میعاد نہیں مقرر کی۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ یعنے اگر تو میرا ایماندار بندہ ہوگا۔ تو تجھ کو نجات دائمی کے علاوہ راحت و آرام دائمی دیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
لا تحزن ان الله معنا۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين	رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہ۔ یعنی خوشی کے وقت خوش مت ہو۔ اور رنج کے وقت رنجیدہ مت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حکم بدھ نے عام نہیں دیا۔ کہ کسی کام پر بھی خوشی یا رنج مت ہو۔ کیونکہ بدھ خود پیچھے کہہ آیا ہے۔ کہ اچھی باتوں سے خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا منشا اس تعلیم سے صرف اسیقدر ہے۔ کہ تو دنیاوی آسائشوں اور آراموں پر خوش نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور زمانہ کے حوادثات سے رنجیدہ نہ ہو۔ لیکن بُدھ کی اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے۔ کہ اس نے حکم تو دیدیا کہ تو رنجیدہ مت ہو۔ لیکن اس بات کی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی کہ کیوں تو ایسا کام کرے ان قرآن شریف بیان فرماتا ہے وتلك الايام نداولها بين الناس۔ یعنے تو دنیاوی مصائب پر اس وجہ سے رنجیدہ مت ہو۔ کہ صرف تو ہی ان مصائب میں مُبتلا نہیں۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابتلاء کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ جب مُصیبت ایسی شے ہے کہ جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے۔ تو بیجا ہے پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے لکیلا تحزنوا علیٰ مافاتکم یعنے تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف پہنچے۔ تو تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھیگی غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے۔ وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیفائدہ ہے۔ پھر تیسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تحزن ان الله معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثرات سے بالا رہ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس قادر مقتدر کے ساتھ ہو گیا ہے۔ تو پھر تو اس دنیاوی مصائب سے کیوں گھبراتا ہے۔ پھر چوتھی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم۔ یعنے جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے۔ تو رنج و جزع فزع نہ کر۔ اس لئے کہ جو مصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کی شامت سے ہی پڑتی ہے۔ اس لئے جزع فزع اور رنج کی بجائے آدمی توبہ استغفار تضرع کرے۔ تاکہ وہ گناہ دور ہوں نہ کہ بے فائدہ رنج و غم کرکے مصیبت کو اور بڑھا لے۔ پھر دنیوی آسائشوں پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ان يوم الفصل كان ميقاتاً۔ یعنے دنیوی آسائشوں پر خوشی اس لئے نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اس دنیا کی راحتوں کو قرار نہیں اور خود انسان کو اس دنیا میں قرار نہیں۔ بلکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ کہ جس میں انسان اس دنیائے فانی سے گذر جائیگا۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين۔ یعنے اس دنیا کی راحتوں پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیوں سے انسان کے قلب پر غفلت چھا جاتی ہے اور ایسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظورِ نظر نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
الا بذكر الله تطمئن القلوب	دل کو ہر حال میں مطمئن رکھنا

بُدھ نے یہ تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو ہر حال میں مطمئن رکھ۔ لیکن اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ بُدھ نے بالکل بیان نہیں کیا کہ کن باتوں سے دل اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ الا بذكر الله تطمئن القلوب۔ یعنے پہلا ذریعہ جس سے قلب کا اطمینان ہو سکتا ہے یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے۔ یعنی آدمی دل میں غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہے کیسا علیم ہے کیسا محسن ہے کیسا حکیم ہے اس میں سب قدرتیں ہیں وہ چاہے تو میری تکلیفیں ایک دم میں دور کر دے اس نے اگر مصیبت مجھ پر ڈالی ہے۔ تو اپنی کسی حکمت کی وجہ سے ہی ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے موقعوں پر اس نے میری دستگیری کی اس کا رحم اس کا کرم اس کی غریب نوازی ہر وقت میرے شامل حال ہیں اگر اس کی توجہ میرے اوپر ایک سکینڈ کے لئے بھی ہٹ جاوے۔ تو میرا کیا حشر ہو۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی

...جو آدمی کو تکلیف دہ ہو اور کوئی دلی تشویش ایسی باقی نہیں رہتی جس سے بکلی اطمینان نصیب نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ وماجعلہ اللہ الا بشری ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا من عند اللہ۔ یعنے دوسرا ذریعہ اطمینان قلبی کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالی سے ایسا تعلق پیدا کر کہ وہ گاہے گاہے بشارتوں سے اور شرف مکالمہ و مخاطبہ سے تجھ کو مشرف فرما کر تیرے دل کو مطمئن کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ قالوا نرید ان ناکل منہا وتطمئن قلوبنا۔ یعنی تیسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالی آدمی کے لئے دین و دنیا میں ہر قسم کی آسائشوں کا سامان بہم پہنچاوے۔ کہ جس کے بہم پہنچنے سے ہر قسم کی تشویش دور ہو کر ان کی جگہ بکلی طمانیتیں حاصل ہو جاویں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ونھی النفس عن الھوی	جذبات نفسانی سے بری رہنا

بدھ کہتا ہے کہ تو نفس کے جذبات سے بری رہ۔ لیکن یہ نہیں بیان کیا کہ نفس کے کونسے جذبات سے اپنے آپ کو بچا۔ ہان قرآن مجید فرماتا ہے لا تتبع اھواء الذین لا یعلمون۔ یعنی نفس کے اُن جذبات سے بری رہ جو بے علمی اور جہالت سے پیدا ہوں پھر فرماتا ہے لا تتبع سبیل المفسدین یعنے اپنے نفس کے ان جذبات کی اطاعت نہ کر جن کا نتیجہ خراب نکلے پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبعوا خطوات الشیطن یعنے وہ جذبات جنہیں فرد بھر بھی گندی تحریک ہو نہ اختیار کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبع الھوی۔ یعنے اپنے نفس کی کمینہ اور حسیں خواہشات نہ پوری کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبعوا اھواء قوم ضلوا۔ یعنے نفس کے تمام ان جذبات سے جو شریعت اور اللہ تعالی کے مقرر کردہ قوانین کے خلاف ہوں۔ اپنے آپ کو بری رکھ پھر اسلام صرف یہی نہیں فرماتا۔ کہ تو نفس کے بُرے جذبات سے بری رہ۔ بلکہ فرماتا ہے۔ کہ علاوہ نفس کے بُرے جذبات سے بری رہنے کے تو صرف خدا کے فرمودہ کے مطابق زندگی بسر کر۔ اور پھر اسلام تجھ کو ترقی دے کر یہاں تک لاتا ہے۔ کہ تو خدا تعالی سے ایسا تعلق کر۔ کہ تیرے ہاتھ جو کام کر رہے ہیں وہ گویا خدا کے ہاتھ ہیں جو صرف نیک کام ہی کرتے ہیں۔ اور تیری آنکھ جو دیکھنے والی ہے۔ وہ اسی کی آنکھ ہے جس سے صرف پاک چیزیں ہی نظر آتی ہیں۔ اور تیری زبان جو بولنے والی ہے۔ وہ خدا کی زبان بنجاوے جس سے تو صرف پاک باتیں بولے۔ پھر اسلام تجھ کو اسقدر فرمانبرداری سکھلاتا ہے۔ کہ تیرے نفس کو بھی فرمانبردار کر لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ پاک لوگوں کے نفسانی جذبات بھی بُرے نہیں ہوتے بلکہ ان کے نفوس کے جذبات بھی نیک کاموں کے لئے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل	ہر قسم کے خطرات کے مقابلہ میں بالکل مطمئن اور بیخوف رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو خطرے کے وقت بالکل مطمئن اور بے خوف رہ۔ لیکن وہ تعلیم جو اس کے متعلق قرآن شریف نے دی ہے وہ بدھ کی تعلیم کے مقابلہ میں بہت اعلی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا۔ یعنے جب تو خطرناک خطروں میں گرفتار ہو جاوے اور خطرناک مشکلات میں مبتلا ہو جاوے۔ اور خطرہ بھی ایسا خطرہ کہ تو اکیلا ہو اور دوسری طرف مقابل میں ایک زبردست فوج ہو۔ جو کہ اس بات پر کمربستہ ہو۔ کہ تجھ کو ہلاک کردے۔ اور سب لوگ پکار اٹھیں۔ کہ اب تیرا کہیں ٹھکانا نہیں۔ تو تباہ و نیست و نابود ہو جاوے گا تب بھی تو نہ گھبرا۔ اور علاوہ مطمئن رہنے کے تیرا ایمان اس قدر بڑھ جاوے۔ کہ اس قدر امن کی حالت میں بھی نہ تھا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے یہ نہیں بیان کیا۔ کہ مصائب کے وقت کیوں مطمئن رہ۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ وقالوا حسبنا اللہ۔ یعنے تو مشکلات کے وقت اس لئے مطمئن رہ۔ کہ تیرے لئے ہر مشکل کیوقت تیرا خدا کافی ہے۔ اور کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پھر فرماتا ہے۔ نعم الوکیل۔ یعنی زبردست دشمن کے مقابلہ میں گھبراہٹ تو اس صورت میں ہے کہ جب تم نے خود کچھ کام کرنا ہو اور تو خیال کرے۔ کہ ہماری تعداد تھوڑی ہے اور دشمن بڑی تعداد میں ہے۔ لیکن جب تیرا کام سب خدا تعالی نے کرنا ہے اور اسی نے تیرے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو پھر اپنی کمزوری کا کیا ڈر ہو۔ بدھ کی تعلیم میں اور قرآن مجید کے حکم میں بڑا فرق یہ ہے کہ بدھ صرف اطمینان کی تعلیم دیتا ہے اور قرآن مجید علاوہ اطمینان کے زیادتی اطمینان کا حکم دیتا ہے۔ پھر بدھ نے خطرات کی حد نہیں بتائی۔ مگر قرآن شریف نے خطرہ کی ایک ایسی صورت بیان کی ہے کہ جس کے پرے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ یعنے قرآن شریف نے ایسا فقرہ بیان کیا ہے۔ جسمیں مال۔ جان۔ عزت۔ ایمان چاروں کی خیر نظر نہیں آتی۔ اور چاروں کے جانے کا یقین واثق ہے۔ پھر بدھ نے اپنی اس تعلیم پر عمل کرنے والے کو کوئی خاص بشارت نہیں دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم۔ یعنے جو شخص میری تعلیم پر چلکر خطرات کے وقت مطمئن رہیگا۔ میں اس پر ایسا فضل کرونگا۔ کہ اس کو اس خطرہ کا کچھ بھی نقصان نہ پہونچے گا۔ اور وہ اس خوفناک خطرہ سے صحیح سلامت نکل آوے گا۔ اور پھر میں اس سے راضی ہو جاؤنگا۔ اور وہ میری نظر میں محبوب ہو جاوے گا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ نہیں تبلائی کہ مشکلات کے وقت بے چینی اور تشویش اور بے اطمینانی کیوں لاحق ہوتی ہے۔ کہ وجہ معلوم ہو کر اس کا دفعیہ کیا جاوے ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما ذالکم الشیطان یخوف اولیاءہ۔ یعنے خطرات کے وقت یہ بے چینی صرف شیطانی تحریک سے ہوتی ہے۔ کیونکہ شیطان تم کو اپنے پیرؤوں سے ڈراتا ہے۔ پس جب تم کو وجہ معلوم ہو گئی۔ تو کیا کرو فرماتا ہے۔ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین۔ یعنے بجائے شیطان کے پیرؤوں سے ڈرنے کے مجھ سے ڈرو۔ اگر تم کو میری ہستی پر ایمان ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو لوگ مصائب کیوقت ڈرتے ہیں۔ ان کو دراصل خدا کی قدرت اور طاقت پر ایمان نہیں ہوتا۔ سو تم اس پر ایمان لاکر صرف اسی پر بھروسہ کرو۔ اور مشکلات کے مقابلہ میں اطمینان سے کام لو۔

اطلاع

چونکہ حافظ عبد الرحیم صاحب اب دفتر تشحیذ میں ملازم نہیں رہے۔ اسواسطے احباب کو سکرٹری صاحب تشحیذ الاذہان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ رسالہ تشحیذ دفتر انجمن تشحیذ یا دار الکتب وغیرہ کسی امر کے متعلق انجمن کے خطوط پر آئندہ حافظ صاحب کا نام نہ لکھا جاوے اور نہ روپیہ کوئی صاحب ان کے نام روانہ کریں۔ بلکہ آئندہ بھی روپے و خطوط کسی کے نام پر نہیں روانہ کرنے چاہئیں صرف عہدہ لکھنا چاہئیے یعنی سکرٹری یا انجمن تشحیذ الاذہان چونکہ عہدہ دار عموماً تبدیل ہوتے رہتے ہیں اسواسطے نام کے لکھنے میں اکثر حرج واقعہ ہوتا ہے۔ جو روپیہ کسی کے نام پر آویگا اس کے متعلق [illegible]

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا مورد بن جاویگا۔ اور دین و دنیا میں تو ناکامیوں سے بچ جاویگا۔ اور نہ دین کے معاملات میں تجھے گمراہی حاصل ہوگی اور نہ ہی دنیا کے معاملات میں تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرمادی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوینگے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم	حصول نروان پر مضبوطی سے نظر جمائے رکھ

بدھ کہتا ہے کہ تو نجات کے حصول پر نظر جمائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے یہ بیان کیا کہ نجات کس طرح میسر آسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کرسکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ۔ یعنے اے ایماندارو اتم نجات کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کرسکتے اس لئے میں خود تم کو بتاتا ہوں ۔ وہ طریقے یہ ہیں ۔ کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پاجاؤ گے ۔ پھر فرماتا ہے ۔ دبخنا برحمتک ۔ یعنے نجات کے حصول کا یہ بھی طریق ہے کہ تو خدا تعالی سے اس کا رحم طلب کرتا رہ ۔ پھر فرماتا ہے ۔ ننجی المحسنین ۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے ۔ کہ دوسروں کے ساتھ احسان کرے ۔ تاکہ اس کے بدلے میں تجھ پر احسان کیا جاوے پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہیں دی کہ تو فلاں کام کرکے نجات پا جاوے گا ۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ۔ حقاً علینا ننجی المؤمنین ۔ یعنی جو شخص ایمان لاویگا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کرلیا ہے ۔ پھر فرماتا ہے ۔ ثم ننجی الذین اتقوا ۔ یعنے جو شخص تقوے اختیار کرے گا وہ نجات پانیوالوں میں سے ہے ۔ پھر بدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے کہ عذاب سے نجات ہوگی ۔ لیکن یہ ادنے درجہ ہے کیونکہ عذاب سے بچنا ابتدائی درجہ ہے ۔ ایک شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے جو نہ عذاب میں گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت میں رہے ۔ ہاں قرآن کریم فرماتا ہے ۔ ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھار و مساکن طیبۃ فی جنات عدن ۔ ذالک ھو الفوز العظیم یعنے اگر تو ایماندار ہوگا ۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اعلے سے اعلے مقامات میں رکھیں گے ۔ جہاں پاکیزہ تعلقات ہونگے ۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے ۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے ۔ کہ اپنی تعلیم پر چلنے والوں کو میں ایسی نعمتوں سے مالامال کروں گا ۔ کہ ان نعمتوں کو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ ان کی خوبی کسی کان نے سنی اور نہ ہی ان کی عمدگی کی حقیقت کسی دل و دماغ میں گزری ۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا ۔ تو جو کچھ تو چاہیگا ۔ تجھے ملیگا ۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے ۔ کہ اس نے نجات کی میعاد نہیں مقرر کی ۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے ۔ کہ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ۔ یعنے اگر تو میرا ایماندار بندہ ہوگا ۔ تو تجھ کو نجات دائمی کے علاوہ راحت و آرام دائمی دیا جاویگا ۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لا تحزن ان اللہ معنا ۔ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین	رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہنا ۔

بدھ کہتا ہے کہ رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہ ۔ یعنی خوشی کے وقت خوش مت ہو ۔ اور رنج کے وقت رنجیدہ مت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ حکم بدھ نے عام نہیں دیا ۔ کہ کسی کام پر بھی خوشی یا رنج مت ہو ۔ کیونکہ بدھ خود پیچھے کہہ آیا ہے ۔ کہ اچھی باتوں سے خوش ہو ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا منشا اس تعلیم سے صرف اسی قدر ہے ۔ کہ تو دنیاوی آسائشوں اور آراموں پر خوش نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور زمانہ کے حوادثات سے رنجیدہ نہ ہو ۔ لیکن بدھ کی اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے ۔ کہ اس نے حکم تو دیا کہ تو رنجیدہ مت ہو ۔ لیکن اس بات کی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی کہ کیوں تو ایسا کام کرے ہاں قرآن شریف بیان فرماتا ہے وتلک الایام نداولھا بین الناس ۔ یعنے تو دنیاوی مصائب پر اس وجہ سے رنجیدہ مت ہو ۔ کہ صرف تو ہی ان مصائب میں مبتلا نہیں ۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابتلاء کے مصائب میں مبتلا ہیں ۔ کیونکہ جب مصیبت ایسی شے ہے کہ جس سے کسی کو چارہ نہیں ۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے ۔ تو بیجا ہے پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے لکیلا تحزنوا علی مافاتکم یعنے تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف پہونچے ۔ تو تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی ۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھیگی غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے ۔ وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیفائدہ ہے ۔ پھر تیسری دلیل بیان فرماتا ہے ۔ لا تحزن ان اللہ معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثرات سے بالا رہ ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس قادر مقتدر کے ساتھ ہوگیا ہے ۔ تو پھر تو اس دنیاوی مصائب سے کیوں گھبراتا ہے ۔ پھر چوتھی دلیل بیان فرماتا ہے ۔ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ۔ یعنے جب تجھے کوئی مصیبت پہونچے ۔ تو رنج و جزع فزع نہ کر ۔ اس لئے کہ جو مصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کی شامت سے ہی پڑتی ہے ۔ اس لئے جزع فزع اور رنج کی بجائے آدمی توبہ استغفار تضرع کرے ۔ تاکہ وہ گناہ دور ہوں نہ کہ بے فائدہ رنج و غم کرکے مصیبت کو اور بڑھالے ۔ پھر دنیوی آسائشوں پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے ۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے ۔ ان یوم الفصل کان میقاتاً ۔ یعنے دنیوی آسائشوں پر خوشی اس لئے نہیں کرنی چاہیئے ۔ کہ اس دنیا کی راحتوں کو قرار نہیں اور خود انسان کو اس دنیا میں قرار نہیں ۔ بلکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے ۔ کہ جس میں انسان اس دنیائے فانی سے گذر جائیگا ۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے ۔ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین یعنے اس دنیا کی راحتوں پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیوں سے انسان کے قلب پر غفلت چھا جاتی ہے اور ایسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظور نظر نہیں ہوتا ۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب	دل کو ہر حال میں مطمئن رکھنا

بدھ نے یہ تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو ہر حال میں مطمئن رکھ ۔ لیکن اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ بدھ نے بالکل بیان نہیں کیا کہ کن باتوں سے دلی اطمینان حاصل ہوسکتا ہے ۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۔ یعنے پہلا ذریعہ جس سے قلب کا اطمینان ہو سکتا ہے یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے ۔ یعنی آدمی دل میں غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہے کیسا علیم ہے کیسا محسن ہے کیسا حکیم ہے اس میں سب قدرتیں ہیں وہ چاہے تو میری تکلیفیں ایک دم میں دور کردے اس نے اگر مصیبت بھی مجھ پر ڈالی ہے ۔ تو اپنی کسی حکمت کی وجہ سے ہی ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو ۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے موقعوں پر اس نے میری دستگیری کی اس کا رحم اس کا کرم اس کی غریب نوازی ہر وقت میرے شامل حال ہیں اگر اس کی توجہ میرے اوپر ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہٹ جاوے ۔ تو میرا کیا حشر ہو ۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے ۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عا بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد

Reg No. L CCLXXXVIII

مسیحِ وقت مہدی ہم مجد

ضمیمہ درس قرآن ۔ پیشگی

جلد ۱۰

مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۵ ساون ۱۹۶۸

نمبر ۳۷

بھا ئیو! گر قادیان آؤ گے تم ۔ اڈیٹر منیجر محمد صادق عفی عنہ ۔ نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

کتاب الصیام

مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب۔ وجہ تسمیہ رمضان ۔ روزہ رکھنے کا مقصد ۔ دوسرے فوائد ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت ۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ ۔ روزہ رکھنے والے کا درجہ ۔ روزہ کے لیئے نیت ضروری ۔ روزہ کی حالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے ۔ روزہ رکھنے کا وقت ۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ روزہ کے نواقض ۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے ۔ روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں ۔ مقام رمضان اعتکاف عید الفطر ۔ ایام کے متعلق ۔ طریق نماز عید ۔ صدقۃ الفطر کس پر ہے ۔ اور کتنا صرف ار قیمت مدلل آیات و حدیث

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین کی صحت خدا کے فضل سے روبہ ترقی ہے آپ صبح درس قرآن مجید پہلے مردوں کو اپنے گھر کے صحن میں دیتے ہیں ۔ بعد ازاں اندرون خانہ مستورات کو ۔

اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام سب بخیر و عافیت ہیں۔

جناب میر ناصر نواب صاحب قبلہ عمارت فنڈ کے لیئے چندہ جمع کرنے تشریف لے گئے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ انکا حافظ و ناصر ہو ۔

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی گئی تھی مفتی صاحب سفر میں ہیں ۔

لانبی بعدی

الیواقیت والجواہر (امام شعرانی) جلد دوم ۲۲ سطر ۲ ۔ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر

فان مطلق النبوۃ لم یرتفع و انما ارتفع نبوۃ التشریع فقط کما یؤیدہ حدیث من حفظ القرآن ۔ فقد ادرجت النبوۃ بین جنبیہ

فقد قامت بھذہ النبوۃ بلاشک وقولہ صلعم لانبی بعدی و لارسول المراد بہ لامشرع بعدی

---

۲۴ سطر و اعنی بہا نبوۃ التشریع التی لاتکون بعد للاولیاء

ترجمہ ۔ مطلق نبوت کا سلسلہ بند نہیں ہوا ۔ بلکہ نبوت تشریعی بند ہوئی ہے ۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے ۔ کہ جو قرآن حفظ کرے ۔ اسکے دونوں پہلوؤں کے درمیان نبوت درج ہو گئی ۔ اور لانبی بعدی سے یہ مطلب ہے ۔ کہ کوئی تشریعی نبی نہیں آئیگا ۔ (اسماعیل)

مبارک مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کے ہاں ۵ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۹ھ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ۔ اللہ مولود مسعود کی عمر میں برکت دے ۔

رسید کسی صاحب حید بخش یا خدا بخش پٹواری معرفت شیخ امام الدین صاحب نائب تحصیلدار نے ۱ کے ٹکٹ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھیجے تھے لیکن اپنا پتہ صاف و مکمل نہیں لکھا اسلیئے جواب نہیں دیا ۔

ارشاد نبوی

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا ۔ کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ کوئی ماں اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے " لوگوں نے کہا کہ "نہیں" اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اس سے بھی زیادہ رحیم اور مہربان ہے کہ جتنی کوئی ماں اپنے بچے پر رحیم ہوتی ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا ۔ کہ مجھکو اس دنیا میں کس طرح گذارہ کرنا چاہیئے ۔ میں اس دنیا میں اس مسافر کی مانند ہوں ۔ کہ جو کسی درخت کے سایہ کے نیچے آ جائے ۔ اور پھر وہاں سے قدم بڑھا کر فوراً نکلجائے ۔

مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسکی اجرت اسکو دیدو ۔ دوزخ عیش و عشرت اور نفس پرستی کے پیچھے پوشیدہ ہے عسرت اور محنت کے عقب میں جنت موجود ہے ۔

سب سے بڑی خواہش

حضرت امیر سے سوال کیا کہ آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے فرمایا مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ

قرآن مجید عملی طور پر کل دنیا کا دستور العمل

جب عبد الحی قرآن شریف ختم کر چکا تو اسے فرمایا بیٹا ہم تم چاہتے ہیں ان میں سے یا تم نے کر لی ہے وہ باتیں کیا ہیں ۔ قرآن شریف پڑھو پھر اسکو یاد کرو پھر اسکا ترجمہ پڑھو پھر عمل کرو ۔ پھر اسی عمل میں تمہیں موت آ جائے ۔ قرآن شریف پڑھاؤ پھر یاد کراؤ ۔ پھر ترجمہ سناؤ اسی حالت میں تمکو موت آ جاوے ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

سو روپے انعام

ڈیلی نیوز کلکتہ مطبوعہ ۱۰ - جولائی میں ایک انعامی مضمون کا اعلان چھپا ہے - ایک سو روپیہ اس بزرگ کو دیا جائیگا جو سود کی برائیوں پر اعلیٰ درجہ کا مضمون لکھے امید ہے ہماری احمدی اہل قلم بھی اس طرف خالصۃً لوجہ اللہ قلم اٹھاوینگے

اڈیٹر وکیل اخبار امرتسر کے تہذیب ماہ صفر میں ایک مصری فاضل کا مضمون جواز سود میں نکلا تھا - افسوس ہے کہ مسلمان اڈیٹر صاحبان تو جواز ربا کے مضامین شایع کریں اور انگریزی اخبارات میں حرمت سود کے لیئے ایک سو روپے کے انعامی مضمون کا اعلان نکلے -

حق کا بول بالا

کلمۃ اللہ ھی العلیا - ایسا پر از صداقت کلام ہے - کہ اس کا جلوہ کسی نہ کسی رنگ میں نظر آتا رہتا ہے - اور آتا رہیگا - ناظرین مدرسے یہ امر مخفی نہیں - کہ مونگھیر - سورج گڑھ بنارس کی طرف ہمارے بعض فاضل دوستوں کو بحکم جناب امیر تبلیغ حق کے لیئے جانا پڑا - یہ آمد ورفت بلا نتیجہ نہیں رہی کیونکہ جو قدم صدق و اخلاص کیساتھ اپنے امام کے ارشاد کے ماتحت اٹھایا جاوے وہ ضرور کامیابی کا کفیل ہوتا ہے -

ہر ایک بار کئی ایک لوگ احمدی ہوئے ہیں جس سے یہ واضح ہے کہ ہمارے سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوئے ہیں - اس آخری سفر کے متعلق اہلحدیث نے مباحثہ مونگھیر کا ایک جو دستہ شایع کر کے غلط فہمی پھیلانی چاہی - مگر خدا نے بہت جلد جھوٹوں کی روسیاہی کر دی - یہ تو اور بھی اعجاز ہے - کہ شکست کہائیں احمدی اور پھر بھی باوجود اس کے سات آٹھ آدمی بیعت ہو جائیں - اور بزعم خود فتح پانیوالوں کی جماعت میں ایک آدمی بھی ہمارا داخل نہو - اس کے ... خدا کے ملایکہ اپنا کام کر رہے ہیں - چنانچہ ایک ... نقل ہے - کیونکہ اس کے راقم ایک اچھے ... روجیہ ہیں - سورج گڑھ میں مخالفت کے ... تعالیٰ کا منشا تھا - کہ وہ مولوی نذیر حسین المکفرین کے مولد میں خود انہی ... س مبارک برگزیدہ خلایق ... مخالفت میں ناکام کوشش ... انکا مادہ تاریخ کے ...

... بولہ الکریم

... رحمۃ اللہ و برکاتہ

... تھا - جیسے جو

کچھ کیا اور کہا - اللہ تعالیٰ معاف فرماوے - اور حضور سے التجا ہے کہ میرے لیئے دعا فرماویں - کہ پچھلے قصور ونکو خداوند تعالیٰ معاف فرماوے آمین - اور کل احمدی بھائی دعا فرماویں

۲ - یہ سب انقلابات کیوں ہوئے اسکا مختصر جواب یہ ہے - کہ میں شب و روز اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا تھا - کہ خداوند کریم مجھپر صداقت ظاہر فرما - اسلیئے خداوند کریم نے ظاہر کر دیا الحمد للہ -

۳ - آج میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں و سیدنا حضرت مرزا صاحب کو سچے دل سے مسیح موعود و مہدی مسعود تسلیم کیا - اور حضور کو خلیفۃ المسیح قبول کر کے بعیت کرتا ہوں امید کہ حضور غلامی میں داخل فرماویں اور میرے لیئے دعا اور اس خط کو میرے اخبار میں درج فرمادیویں

حقیر قاضی سید مظہر عالم ساکن چک سید محمد تھانہ سورج گڈھ ضلع مونگھیر

کلکتہ میں تبلیغ

کلکتہ میں انجمن احمدیہ کا جلسہ ۹ - جولائی بصدارت ... منعقد ہوا - تین شخص عرب جس میں ایک شامی بھی تھا - اور جو کہ ... معزز اور تاجر تھے - انکو مولوی فضل عبد القادر صاحب بی - اے علیگ احمدی نے عربی زبان میں عقاید احمدیہ کی نہایت خوبی سے تبلیغ کی - سامعین موصوف نے نہایت توجہ سے سب لیکچر کو سنا اور اسپر غور کرنیکا وعدہ فرمایا -

اعلان

چونکہ بورڈنگ ہوس کی عمارت کی تکمیل کے لیئے کام کا جاری رکھنا ضروری ہے - اور دوسری طرف اس فنڈ میں روپیہ نہیں رہا - اسلیئے بذریعہ ایک سرکلر کے تمام انجمنوں میں تحریک کی گئی ہے - کہ وعدوں کے علاوہ بھی اس فنڈ کے لیئے روپیہ وصول کر کے بہت جلد بھجوانیکی کوشش کیجاوے - اسپر بعض احباب نے فرداً فرداً اور بعض انجمنوں نے کوشش کر کے روپیہ بھجوایا ہے جسکے لیئے ایسے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے لیکن حضرت میر ناصر نواب صاحب نے یہ پسند فرمایا ہے - کہ وصول چندہ تعمیر کے لیئے بعض جگہ احباب کی خدمت میں تشریف لیجاویں - بالفعل جہاں وہ جانا چاہتے ہیں - ان احباب کے نام علیحدہ بھی اطلاع کر دیگئی ہے اور اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب کو لکھا جاتا ہے کہ حضرت میر صاحب جہاں ہوکیں - وصول چندہ میں ہر طرح سے انکی امداد فرما کر مشکور فرماویں والسلام

صدر الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۱۱/۷

پرپیکنڈہ و ملت بیاد گرفت

ہمارے ایک ... لکھتے ہیں کہتے ہیں - بیٹا ابھی تو تیرا عیاشی کرنیکا دور تھا - افسوس کہ تو احمدی ہو گیا -

(۲) ایک اور بھائی رقمطراز ہیں - ہمارے گھر کو بہت بھڑکایا گیا ہے - کہ نکاح اب قائم نہیں گھر کی کل عورتیں دوسرے پڑوسی کے گھر میں

(۳) بنارس سے اب خبر آئی ہے - کہ ایک احمدی کو غیر احمدیوں نے نکالی ہوئی قبر کو رو کدیا - اور کسی اور جگہ دفن کرنا پڑا - غیر احمدیوں نے اپنے اس قابل شرم فعل کو بڑے فخر کیساتھ ایک اخبار میں چھپوایا ہے وائے برحال آن مریض جو اپنے مرض کو بھی محسوس نہ کرتا ہو

ایک پڑہنے والی رباعی

"صاحبزادہ مرزا محمود کی مفصلہ ذیل رباعی ہمارے غور کے قابل ہے"

اے اس غفلت پہ ہم یاروں سے پیچھے رہ گئے
یہ بھی کیسا پیار ہے پیاروں سے بچھڑ رہ گئے
بڑھ گئے ہم سے صحابہ توڑ کر ہر روک کو
ہم ہیک ہو کر گرانباروں سے پیچھے رہ گئے

اطلاع

میں تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ آشوب چشم بیمار ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح نہایت محبت سے علاج کر رہے ہیں - آپ نے لکھنے پڑھنے سے منع فرمایا ہے اسلیئے انشاء اللہ تعالیٰ پندرہ جولائی و یکم اگست کا پرچہ اکٹھا ہی یکم اگست کو شایع ہوگا - بہی خواہان "نور" اس عاجز کے لیئے دعا فرماویں - کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت عطا فرماوے - والسلام

خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر "نور" قادیان ضلع گورداسپور

راست گفتی

بیان سازد معارف راز قرآن آنچنان حضرت
تو گوئی بلبلے گلہا ز گلزار جناں آرد
الا اے عاشقان روئے قرآن زود تر آید
بعالم چشمہ دیدم کہ سر در آسماں دارد
خدایا تا ابد سر سبز باد ایں خطہ پنجاب
کہ اندر ذیل سعدش کوچہ قادیاں دارد

(عبد الحی پشاور)

ضرورت

ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کہ ورنیکلر مڈل پاس اور ٹرینڈ ہو - تنخواہ ... روپے ماہوار ہوگی تمام درخواستیں مع سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آنی چاہئیں -

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

شروع پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱

(سورۂ الذّریت رکوع نمبر ۲)

مؤرخہ ۲۲۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

مسوّمۃً - ٹھیک ٹھاک۔ نشان کردہ

مسرفین - خطاکار۔ شریعت نے جو حدود قائم کی ہیں ان سے بڑھ کر کوئی کام کیا جاوے تو وہ اسراف ہے۔

برکنہ - رکن۔ طاقت۔

ملیمؐ - ملامت اٹھانے والا۔ بری حالت میں۔

سورہ الذّریت رکوع ۳ پارہ ۲۷ رکوع ۲

۲۴۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

موسعون - فراخ کرنے والے ہیں۔

تذکّرون - یاد کرو۔ تذکر یاد دہانی کو کہتے ہیں۔

ففرّوا الی اللّٰہ - جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مارتی ہے تو وہ اسی کی طرف دوڑتا ہے اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ جب اسے کوئی دکھ پہنچے۔ تو خدا ہی کی طرف دوڑے

ولا تجعلوا مع اللّٰہ الٰھًا اٰخر - الٰہ معبود کو کہتے ہیں اور معبود وہ ہے جس کی کامل تعظیم سے فرمان برداری کی جاوے۔

سورہ الذّریت کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الطّور۔ رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع ۳

۲۵۔ مئی سنہ ۱۱ء

رقٍّ - لمبی چوڑی تختی۔ انھوں نے تورات کو اس طرح بنا کر رکھا تھا کہ جس طرح چرخ ہوتا ہے۔ یعنے ایک رولر پر چمڑا وغیرہ لپٹا ہوا۔ جوں جوں پڑھتے جاؤ کھولتے جاؤ۔

البیت المعمور - حضرت موسیٰؑ جب سفر پر تھے۔ تو انہوں نے ایک خیمہ (عبادت کے لئے) بنایا تھا دشمن اسے گرانا چاہتا تہا۔ مگر خدا جس کا نگہبان ہو اسے کون گرا سکتا ہے معمور میں ظاہر کیا ہے کہ وہ آباد رہے گا۔ اور السقف المرفوع سے یہ کہ وہ بڑی شان والا مکان ہے۔ جب بیت اللہ کو بنایا تو حضرت موسےٰ کے خیمہ کی طرز پر بنایا۔

مسجور - پُرکیا ہوا۔ بھرا ہوا۔ اور ایک معنے یہ بھی کئے ہیں۔ کہ ابھرا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان قسموں کے بعد یہ دعوے پیش کیا ہے کہ ان عذاب ربّک لواقع۔ بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔

دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا۔ مگر لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر اللہ تعالےٰ کا عذاب آیا اور ان کو ہلاک کر دیا اسمیں مشرکین کو بتایا گیا کہ یہ نبی (سیدنا محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضرت موسےٰ کی طرز پر آیا ہے۔

پہلے دنیا میں جو رسول آئے ہیں وہ خاص ایک قوم کے لئے آئے۔ مگر نبی کریم جو آئے وہ سب کے لئے نبی ہو کر آئے۔ کوئی بستی نہیں کوئی قصبہ نہیں۔ مگر اس میں ضرور کوئی نہ کوئی نذیر آیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب رسولوں کے مظہر ہیں۔ اور آپ جامع کمالات بھی ہیں۔ جس طرح حضرت موسےٰ کا مقابلہ فرعون کے ساتھ تھا اسی طرح آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ابوجہل سے ہوا۔ اسی نسبت کے لحاظ سے حضرت موسیٰ کا ذکر کیا ہے۔ یعنے جس طور پر خداوند تعالیٰ کی وحی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ اور خدا کی طرف سے ان کو کتاب دی گئی اور ان کا عبادت خانہ قائم اور محفوظ رہا اور وہ سمندر سے صحیح وسالم نکل آئے اور دشمن ہلاک ہوئے اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید دیا جاوے گا ان کے معابد معمور و مرفوع رہیں گے اور یہ کامیاب اور دشمن ہلاک ہوگا۔

موراً - جو بہت جلدی سے گذر جاوے یعنے اس دن عذاب آئے گا اسے کوئی روکنے والا نہ ہوگا۔ یہ واقع ظہر کے طور پر قیامت کو ہوگا اور بطور باطن جنگ بدر والے دن یہ سب کچھ پورا ہوا۔ بادل آیا۔ بارش ہوئی جس سے مومنوں کے قدم جم گئے۔ اور بڑے بڑے اشرار ہلاک ہوئے۔

خوض - نکتہ چینی

دعًا - دھکیلنا۔

بقیہ رکوع ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

قرآن کریم میں حق کی طرف لانے کے لئے مختلف راہیں بیان کی گئیں ہیں۔ چنانچہ ازآنجملہ نعماء بھی ہیں جو متقین کے لئے وعدہ کی گئی ہیں یعنے رسولوں کی اتباع کروگے۔ تو یہ چیز ملیں گی۔

بما کنتم تعملون - بسبب تمہارے کام کرنے کے۔

حور - گوریاں

عین - فراخ چشم

اَمْدَدْنٰھُم - امداد۔ قدر ضرورت سے زیادہ دینے کو کہتے ہیں پس مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو قدر سے زیادہ دیں گے۔

السموم - زہریلے ہوا کے عذاب۔

سورہ الطور رکوع ۲ ۔ پارہ ۲۷ رکوع ۴

مؤرخہ ۱۷ ۔ جون ۱۹۱۱ء

فذکّر ۔ چونکہ انبیاء وہی یاد کراتے ہین جو انسان کی فطرت مین مودع ہے ۔ اس لئے ذکّر فرمایا ۔

کاھن ۔ اس ملک مین ایسے لوگون کو غالباً ارڈ پوپو کہتے ہین ۔ جو عرب مین مقفّیٰ عبارتون مین پیشگوئیان کرتے ۔ اگر غیب کی خبر نہ ہو تو پھر ایسے لوگون کو شاعر کہتے ۔

ایسے ایسے الزام محض اس لئے کہ وہ کمال نبوی کا انکار نہ کر سکتے تھے ۔ پس ایسے کمالات کو وہ ایسی باتون کی طرف منسوب کرتے کہ یہ کاہن ہے یا شاعر ہے ۔ حالانکہ ایسے لوگ اکثر ذلیل ہی رہتے ۔ اسی لئے بنعمت ربّک مین فرمایا کہ تجھ پر بڑے بڑے انعام الٰہی ہین ازانجملہ یہ کہ آہستہ آہستہ اسلام غالب آ رہا ہے جیسا کہ اس آیت مین فرمایا ۔ الم یروا انا ناتی الارض ننقصہا ۔ من اطرافہا افھم الغالبون ۔ یعنے کفر کی زمین گھٹاتے جاتے ہین اور وہ بھی بحالت ضعف کی زندگی مین ۔ ہمارے مسیح موعودؑ کے بارے مین بھی یہی دلیل صداقت ہے ۔ کہ احمدی بڑھتے گئے اور غیر احمدی گھٹتے ۔

ریب المنون ۔ موت کا حادثہ ۔

ام ھم قوم طاغون ۔ بلکہ یہ لوگ سرکشی کی وجہ سے نبی کو کاہن ۔ مجنون شاعر کہہ رہے ہین ۔

بل لا یؤمنون ۔ تقول کہنے کی جڑ بے ایمانی ہے اسکی وجہ آگے فرماتا ہے ۔

فلیاتوا بحدیث مثلہ ۔ ذات الٰہی بے مثل ہے ۔ تو اس کے صفات، افعال کلام بھی بے مثل ہے ۔ پس اگر یہ انسانی کلام ہے ۔ تو اس کی مثل لاؤ ۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت بھی اس آیت سے ظاہر ہے آپکی بعض کتابون کی مثل باوجود تحدی کے کوئی نہ لا سکا ۔ آپ کو یہ معجزہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی طفیل بطور ظل کے دیا گیا ۔ تا دنیا پہ حجت قائم ہو ۔ کہ جناب خاتم الانبیاء کے غلام کا مقابلہ بھی علماء وفضلاء مخالفین سے ممکن نہین ۔ چہ جائیکہ خود آقا اور اس کے مولا کے کلام کا واقع مین یہی نشان اس زمانہ مین ایسا نشان ہے ۔ جو قیامت تک باقی اور تمام آنے والی قومون کے لئے حجت ہو سکتا ہے ۔

ام خلقوا من غیر شیٔ ۔ مشرکون سے سوال ہے کہ تمہارے معبود جو مین ان مین مابہ الاستیاز کیا ہے ۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا ۔ ام لھم ارجل یمشون بھا کیا ۔ صرف انہی کے پاؤن ہین جن سے وہ چلین ۔ دوم یہ کہ وہ غیر معمولی مخلوق نہین تو کیا خالق ہین اور پھر زمین و آسمان (جن پر ہمارے بقا کا مدار ہے) کے خالق ہین دوسرے معنون کے لحاظ سے کفار مراد ہین ۔ اون کو ڈانٹا ہے کہ کیا وہ غیر معمولی مخلوق ہین یا صرف یہی مخلوقات سے رہ گئے ہین کہ اون کے فنا سے حرج واقع ہو یا خدا کی مانند خالق اور اسی طرح طاقتور ہین کہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہین گے ۔

عندھم خزائن ربّک ۔ خواہ معبود مراد ہون خواہ کفار ۔ مشرکین دونون پر حجت ملزمہ قائم ہے

ام لھم سلّم ۔ فرمایا کہ اگر پہلی باتین نہین تو کیا یہ بات ہے کہ اون کو کوئی آسمانی اطلاع ملتی ہے ۔ اس کے ساتھ سلطن مبین ضروری ہے ۔

ام لہ البنت ولکم البنون ۔ نفس ابنیّت کو تو اس دلیل سے رد فرمایا کہ جو نفس سے باقی نہین صرف اس کے لئے اولاد کی ضرورت ہے ۔ جب اللہ تعالےٰ ابدی ہے تو اس کے لئے اولاد کیسی ۔ صحیفۂ فطرت بھی اس پر گواہ ہے ۔ کہ جو تابقائے عالم رہ سکتی ہین اون کا قائم مقام کوئی نہین اور جو نہین رہ سکتی ہین ان کا قائم مقام ضرور ہوتا ہے ۔

یہان چونکہ بیٹیون کا ذکر ہے اس لئے اسے اس طرح رد فرمایا کہ تم اللہ کو مستجمع صفات کاملہ یا کم از کم اپنے سے بڑھ کر مانتے ہو پس جب اپنے لئے لڑکی کو ایک داغ سمجھتے ہو ۔ تو خدا کے لئے کیون کر ثابت کرتے ہو ۔

مثقلون ۔ یعنے کسی دلیل کی وجہ سے انکار نہین بلکہ کسی چٹی سے پہلوتہی کرتے ہو وہ بھی نہین ۔

فھم یکتبون ۔ کسی غیب پر اعتماد ہے کہ اگر ایمان لائین گے تو فلان فلان مصائب مین پھنس جائین گے ۔

مکیدون ۔ وہ جنگ اور تدبیرین انہی کفار پر الٹی پڑا کرتی ہین ۔

ام لھم الٰہ غیر اللہ ۔ یعنے اون کا خدا کوئی اور ہے ۔ کہ خاتم الانبیاء کے خدا کی حکم کی پرواہ نہین ۔ دو خدا اگر برابر ہین تو ایک لغو ہے ۔ اگر ایک کم تو وہ بوجہ احتیاج خدا نہین ۔ اسی واسطے سبحٰن اللہ عمّا یشرکون فرمایا ۔

۱۸ ۔ جون سنہ ۱۹۱۱ء

بقیّہ ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۴ سورۂ الطور رکوع ۲

وان یروا ۔ پیچھے دلائل کا ذکر ہوا ۔ اب فرماتا ہے اگر ایسے نشان بھی دکھائے جائین جو وہ مانگتے ہین ۔ تو بھی قسم قسم کے بہانے بنانے لگین ۔ مثلاً یہ نشان ہے کہ آسمان کا ایک ٹکڑا گر پڑے ۔ اور وہ بھی ہم پر ۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ جب ٹکڑا گرے گا تو ہلاک ہون گے ۔ پھر ایمان کب لا سکتے ہین اور دیکھ کر بھی ایمان لانے کی توفیق نہین بلکہ حجّت بازی کرین گے کہ یہ تہ بتہ بادل ہے ۔

یصعقون ۔ صاعقہ گرنے والی بجلی کو کہتے ہین (۲) وہ امر جو انسان کو بے ہوش کر دے (۳) وہ عذاب جو انسان کو پریشان کر دے ۔

فذرھم حتیٰ یلقوا ۔ ہر ایک آیت کا ایک ظہر ہوتا ہے ایک بطن یہ حالات اگرچہ قیامت کو پیش آنے والے ہین مگر اس دنیا مین بھی بطور بطن پیش آئے ۔ چنانچہ پہلے جنگ بدر کے دن کسفاً من السماء بادل آئے ۔ کفار شکست یاب ہوئے ۔ اور کوئی نصرت ان کی نہ کر سکا ۔ پھر اس کے بعد فتح مکہ کے دن مشرکین عرب اپنے ارادون مین ناکام رہے ۔ یہودی ۔ عیسائی اور دیگر قومین کچھ مدد نہ کر سکین اور اسلام کا ڈنکا بج گیا ۔

عذابا دون ذلک ۔ جو لوگ اسلام کے خلاف کوششین کرتے رہے ۔ ان کے بیوی ۔ بچون ۔ بھائی بہنون کا مسلمان ہو جانا کیا کم دکھ تھا ۔

سبّح بحمد ربّک ۔ اس موعود یوم کے لئے صبر فرمایا ۔ اور صبر کے لئے

نی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ کو نقصون سے پاک جاننا
نت کو عالم پر ظاہر کرنا اور صفات کاملہ سے متصف جاننا اور بیان
ہوتا ہے کہ انسان صبر سے کام لے اور کسی کی ہلاکت یا اپنی تکلیف
ہے۔

سورۃ الطور کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ النجم رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع ۵

۱۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء

والنجم اذا ھویٰ۔ قسم ہے نجم کی جب وہ گرتا ہے۔ مفسرین نے اس کی مختلف وجوہات لکھی ہیں جو دور از کار ہیں۔ عمدہ ان میں سے یہ بات ہے۔ ستارے جو طلوع ہوتے ہیں۔ پھر غروب بھی ہو جاتے ہیں اور عرب میں ستارون سے لوگ راہ پاتے تھے۔ اور ٹوٹنے والے شہب کو رجوم للشیاطین فرمایا۔ پس فرمایا کہ جب شہب شیاطین کو دور کرتے ہیں۔ تو اس نبی کی وحی میں کوئی شائبہ ضلالت نہیں ہو سکتا۔

پہلے معنون کے لحاظ سے اس کی تفسیر یون ہے کہ ستارون کے قرب و بعد کے لحاظ سے انسان راہ پاتا ہے۔ گر غروب کے وقت غلطی کا احتمال ہے۔ مگر جو ستارہ نبی کا رہنما ہے۔ وہ ایسا نہین کہ غروب ہونے والا ہو پس اس سے غلطی نہین ہوگی۔

علمہ شدید القوی۔ اس ستارہ کی تحدید شروع ہوتی ہے۔

ذو مرۃ۔ قوت والا۔

فاستوی۔ کسی چیز پر ٹھیک درست ہو کر بیٹھ جانا۔

بالافق الاعلی۔ منتہائے بصر جو زمین اور اس شے کے درمیان نظر آتا ہے جیسے ہم لوگ اپنی زبان میں سمار کہتے ہیں۔

مفسرین حضرت جبرئیل مراد لیتے ہین اور اس کے ثبوت مین سورہ تکویر کی ان آیات کو پیش کرتے ہین۔ انہ لقول رسول کریم الیٰ ولقد راٰہ بالافق المبین۔

لیکن اس مین ایک مشکل ہے اگر جبرئیل مراد لی جاوے۔ تو پھر فاوحی الیٰ عبدہٖ۔ کی ضمیر بھی اس کی طرف پھرے گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل کے عبد ٹھہرین گے۔

پس علمہ شدید القوی کا فاعل تا آخر اللہ ہی ہے۔ اور کان قوب قوسین مین جس قرب کا بیان ہے۔ وہ بھی تمام صوفیاء کرام کے نزدیک اللہ تعالےٰ سے ہے۔

پھر ایک اور دلیل دیتے ہین کہ حدیث مین ہے کہ جبرئیل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ آسمان کے کنارون پر دیکھا۔ مگر یہ دیکھنا اس بات کی کیون کر دلیل ہو سکتا ہے کہ تعلیم دینے والے اور منازل قرب پر پہنچانے والے بھی جبرئیل ہی ہین۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور اس کلام کے وحی ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ آپ کا معلم شدید القوی ہے۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمائی۔ آپ کو اعلےٰ مدارج پر پہونچایا۔ مقام قرب دیا۔ پھر وحی سے ممتاز کیا یا یون معنے کئے جائیں کہ زور آور حملون سے مامور کی صداقت ثابت کرے گا۔ مخالفین کو ہلاک۔ اور وہی ہدایت دینے والا ستارہ ہے جو اس جہان پر حکومت کر رہا ہے (یہی فاستوی کے معنے ہین) اور وہ خدا آسمان کے کنارون پر تھا اور یہ دیکھنا کشفی ہے۔ اور اس قسم کی رویت سے جسمیت ثابت نہین ہوتی۔ کیون کہ انسان کے دیکھنے کے لئے ضرور ایسی صورت ہونی چاہیئے۔ جیسی اس دنیا مین دیکھی جاتی ہے پھر قریب ہوا اور ٹلکا۔ اور مراد اس سے ظہور قرب ہے۔ کامل سیر یہ ہے۔ کہ سالک سیر فی اللہ الی اللہ کرکے پھر انسان کی ہدایت کی طرف لوٹے (فتدلی) ایسا قرب ہوا جیسے دو کمانون کے ملنے سے درمیان مین دوری رہ جاتی ہے۔ پس اس قرب کی حالت مین وحی ہوئی پس ہکنا ہو تو کیسا۔

ماکذب الفواد۔ بعض وقت ایسی بات ہوتی ہے کہ ستارہ تو ہے۔ مگر غفلت کی وجہ سے راستہ خطا ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ پوری توجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم ہے۔ پس وہ ایسی غلطی نہین کر سکتے۔

۲۰ جون سنہ ۱۹۱۱ء

بقیہ سورہ النجم رکوع ۱۔ پارہ ۲۷ رکوع ۵

نزلۃ۔ نزول سے ہے۔ یعنے بتایا کہ انسان روحانی چیزون کو جسمانی چیزون کے رنگ مین دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ چیز دیکھنے کے لئے دور سے قریب ہوتی ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ۔ لفظی معنے انتہا کی بیری۔ ایک مقام کا نام ہے کیونکہ فرشتون کا عروج اسی مقام تک ختم ہوتا ہے۔

ما یغشی۔ عجیب و غریب جن پر ڈھانک رہی تھی۔

ما زاغ البصر و ما طغی۔ بغیر کسی غرض کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ ذات الٰہی کی طرف لگی رہتی۔ اور ذرا بھی ادہر ادہر طبیعت نہ لگتی۔ مشرکین بھی گواہی دیتے۔ ماجربنا علیک الکذب۔ اور نبی کریم بھی بڑے دعوے سے کہتے ہین ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔

افرءیتم۔ یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے رب کی آیات دیکھین۔ تم نے کیا دیکھا۔ لات و عزیٰ۔ جن کی الوہیت کا ثبوت نہین دے سکتے۔ لوگ اعتراض کرنے مین دلیر ہوتے ہین۔ مگر خود کسی بات کا ثبوت نہین دے سکتے۔ مثلاً یہ تو پوچھین گے مسیح موعود کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ مگر خود یہ بھی نہ بتا سکین گے کہ نبی کریمؐ یا دیگر انبیاء علیہ السلام کی نبوت کا کیا ثبوت تمہارے پاس ہے جس کی بناء پر تم نے مانا ہو تا کہ انہی دلائل سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت کی جاوے۔

ضیزی۔ خسارہ والے۔

الا اسماء۔ محض نام ہین ان کے نیچے حقیقت کوئی نہین۔ افسوس کہ مسلمانون مین بھی پیر پرستی قبر پرستی یہان تک بڑھ گئی ہے۔ کہ علاقہ ہزارہ مین ایک گھوڑے (گدھے) کی قبر کی پرستش کی جاتی ہے۔ پشاور کے اکثر گھرون مین جعلی قبرین بنی ہوئی ہین۔

الهدی۔ قرآن مجید۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ما تمنّیٰ۔ مشرکین نے ایک آرزو بنا رکھی ہے۔ کہ ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ اور یہ معبود ہمین غالب کردین گے۔ فرماتا ہے کیا محض خیالی پلاؤ سے کچھ بنتا ہے۔

مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۶۔ سورہ والنجم رکوع ۲

لا تغنی شفاعتہم شیئاً۔ معبودان باطلہ کا رد کر چکا ہے اب جن کا ان کو اتار مانتے ہین ان کے بارے مین فرماتا ہے۔ کہ انکی شفاعت کسی کام کی نہین۔

ان یاذن اللہ۔ شفاعت مین دو شرطین ہین۔ ایک اذن۔ دوم جس کے لئے پسند فرماوے۔ دوسرے مقام پر یہ لکھا کہ شفاعت کس کے لئے ہوگی۔ من شھد بالحق۔

لا یؤمنون بالآخرۃ۔ کفار نہین فرمایا تا اشارہ ہو۔ اس بات کی طرف کہ ملائکہ کو لڑکیان قرار دینے والے ایسے ہی لوگ ہین جو اعمال کی جزا و سزا سے نڈر اور آخرت کے منکر ہین۔

من علم۔ یقینی بات (وحی۔ عقلی دلیل۔ نشان) اس زمانہ مین بھی یہی معیار فیصلہ کن ہے۔ اہل سنت و اہل تشیع مین تو بہت فرق ہے۔ خود اہلسنت کے فرقون مین ایسا بُعد ہے کہ ایک فرقہ ایک چیز کو حلال کہتا ہے۔ دوسرا حرام۔ گویا شک مین ہین۔ یقینی علم کسی کو نہین۔ ایسے وقت مین ایک مصدق کی ضرورت ہے۔ جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہدے اور جس کے ذریعے یقینی علم حاصل ہو۔ کہ خداوند تعالے کی رضا کس امر پر ہے۔ وہ مصدق اور حکم وہی ہو سکتا ہے جس کے ہاتھ پر ایسے نشان ظاہر ہوئے جن سے ثابت ہو گیا کہ اس کا خاص تعلق ذات ربانی سے ہے۔

ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ کسی مسئلہ متنازعہ فیہا کی نسبت پہلے نبی کے بعد روایات کی بنا پر فیصلہ ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فرقہ اپنے اپنے روایت مقبولہ پر زور دیتا ہے پس صاحب وحی مامور کی اتباع تمام قسم کے ظنون سے رہائی دیتی ہے کیون کہ اس کے حق پر ہونے پر حجۃ بینہ قائم ہوتی ہے۔

عن ذکرنا۔ ذکر یعنے قرآن۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

لیجزی۔ بظاہر للہ ما فی السموات وما فی الارض۔ اس اگلی آیت کی وجہ نہین بن سکتا اصل بات یہ ہے کہ آسمان و زمین کی چیزین ہی ہین۔ جنکو دیکھ کر یا تو انسان اللہ کا فرمان بردار بنتا ہے یا نافرمان۔ گویا یہ چیزین ہدایت و گمراہی کا موجب ٹھہرتی ہین اور یہی چیزین ہین جو انسان کے دکھ یا سکھ کا موجب بنتی ہین۔

کبائر۔ گناہون کے کچھ سلسلے ہوتے ہین۔ یعنے ایک بدی کرنے سے کرنی پڑتی ہے۔ جس پر یہ سلسلہ ختم ہو وہ کبیرہ ہے۔ مثلاً غیر محرم کو دیکھنا پھر رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے ہی بدنظری زنا تک پہونچتی ہے پس یہ کبیرہ مومن کبائر سے اجتناب کرتا ہے کیوں کہ اس تک بہت سے مرحلے ہوتا ہے ان مراحل مین عرصہ لگتا ہے اتنی مدت اگر کسی وقت بھی خشیت آ ہو تو وہ مومن کیسا۔ مومن کی شان تو یہ ہے۔ اذا مسہم طائف من تذکروا۔

الفواحش۔ کھلی کھلی بے حیائی۔ اس کے لئے کسی لمبے عرصہ کی ضرورت نہیں مومن اس سے بھی بچتا ہے۔ (الحیاء شعبۃ من الایمان)

الا اللمم۔ آلودگی۔

مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷۔ رکوع ۷۔ سورہ النجم رکوع ۳

افرءیت۔ جہان کہین آتا ہے اس کے معنے یہ کئے جاتے ہین تم بتلاؤ تو سہی۔

اکدیٰ۔ کنوان نکالتے وقت جب کوئی ایسا پتھر آ جاوے کہ آگے کنوان نکل نہ سکے تو اسے اکدیٰ کہتے ہین یعنے روک رکھا۔

ابراھیم الذی وفّٰی۔ ابراہیم کی وفاداری دو جگہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے ایک مقام پر فرمایا۔ اذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمٰت فاتمھنّ۔ آپکو چند احکام دئے گئے جنہین آپ نے پورا کر دیا۔

(۲) دوسرا وہ مقام ہے۔ جہان پر آیا ہے۔ یٰبنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ الی فلما اسلما وتلہ للجبین۔ ونادینہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا۔ یعنے آپنے حسب ایماء الٰہی بیٹے کا گلا کاٹنے کی تیاری کر لی۔ اللہ تعالےٰ نے وحی سے روکدیا کہ تو نے پورا کر دیا۔

وازرۃ۔ یہ صیغہ صفت کا ہے اس کا موصوف نفس ہے اور اس کے معنے ہین اُٹھانیوالی جان

اُخریٰ۔ یہ بھی صیغہ صفت کا ہے موصوف اس کا مقدر ہے یعنے کوئی اٹھانیوالی جان۔ دوسری جان کا بوجھ نہ اُٹھائے گی۔

اضحک وابکی۔ اللہ تعالےٰ جس طرح دنیا مین ہنسنے اور رونے کا نظارہ دکھاتا ہے۔ وہی نظارہ قیامت مین بھی دکھائیگا او جزا سزا دیگا۔

تمنیٰ۔ ٹپکانا۔ ڈالنا - اقنیٰ۔ ایسی چیز کسی کو دینا جو ذخیرہ ہو۔

رب الشعریٰ۔ ایک ستارہ ہے اور یہ دو ہین۔ جو زیادہ روشن ہے۔ اسکی پوجا کرتے تھے فرمایا جسکی تم پوجا کرتے ہو۔ وہ بھی خدا نے ہی پیدا کیا ہے۔

والمؤتفکۃ۔ نوح کی بستیان جو الٹائی گئی تھین ۔ تتماریٰ۔ مراء سے ہے جس کے معنے جھگڑا کرنے کے ہین۔ ازفت الآزفۃ۔ ازف کے معنے قریب کے ہین۔ آزفۃ قریب آنے والی۔ بتایا کہ وہ گھڑی اب قریب آگئی ہے ۔ کاشفۃ۔ دور کرنا یعنے وہ آئیگی۔ تو کوئی دور نہ کریگا۔ سامدون۔ سمد کے معنے تکبر کے ہین ۔

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید نوٹ

پارہ ستائیسواں

آغاز سورۃ القمر رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع

مورخہ ۲۶ جون ۱۳ء

(۱)

اقتربت الساعۃ - بعض باتین کسی قوم مین کسی امر کا نشان ہوتی ہین۔ اور یہ بات ان مین شائع و ذائع ہوتی ہے۔ مثلاً مہدی کے زمانہ مین کسوف خسوف گنوارون تک کو معلوم تھا۔ گو وہ کسی آیت و حدیث کا پتہ نہ دے سکین۔

(۲) باتین کرتے ہوئے رانون پر ہاتھ مارنا (۳) زبان مین کسی قدر لکنت

اسی طور پر پہلی اُمتون مین بعض مامورین کی نسبت ایسی باتین مشہور تھین۔ گو انکا نشان کتب سابقہ مین نہ ملتا ہو۔ ہماری کتابون مین ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ بیت المقدس کی فتح کے لئے جب حضرت عمر گئے۔ تو مفسرین نے اپنی کتابون سے اس کا حلیہ ملایا اور یہ بھی کہ اس کے پیرہن پر کئی پیوند ہون گے حالانکہ توراۃ وغیرہ مین اس کا بیان صریحاً نہین ملتا۔

عرب مین یہ بات مشہور تھی کہ ہماری قوم و مذہب مین ایک تنزل آنے والا ہے اور اس کا نشان یہ ہے۔ کہ چاند پھٹ جائیگا۔

اس پر ایک روایت ہے کہ آپ رات کے وقت چند مشرکین عرب کو سمجھا رہے تھے انھون نے کہا نشان بتاؤ۔ اس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو چاند پھٹ گیا یہ نشان ان کے درمیان مشہور تھا۔

اب یہی اعتراض کی بات کہ انشقاق قمر ممکن نہین۔ دوم اس کا ثبوت کیا دونون غلط ہین۔ ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہے کہ قرآن مجید مین سب یہود، مشرکین عیسائی کے سامنے پکار کر کہہ دیا گیا۔ کہ انشق القمر۔ پھر اسی پر بس نہین کی بلکہ آگے فرمایا۔ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (نشان دیکھ کر منہ پھیر لیتے اور اسے سحر قرار دیتے ہین) گویا دوسرون کو گواہ فرمایا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ انشقاق قمر سے کسی کو انکار نہ تھا۔ ہان وجہ مین بحث تھی۔ وہ منسوب بہ سحر کرتے اور قرآن مجید اسے آیت الہی فرماتا ہے کہو اسے حق کے کسی کو طاقت ہے۔ کہ کسی امر کی نسبت ڈنکے کی چوٹ اعلان کردے اور مخالفین کو چیلنج دے بلکہ ملامت۔

باقی رہا یہ کہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ نیچر کے خلاف ہے چاند پھٹتا۔ تو نظام شمسی مین بڑا فرق آکر حادثہ ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سنت اللہ کا احاطہ ایک محدود العقل و تجربہ والا انسان نہین کرسکتا کیونکہ بعض واقعات ہزار سال بعض پانچ ہزار سال کے بعد پیش آتے ہین۔

سائنس والے تو ابھی تک صرف انسان کے اندر جو کچھ ہے اس کا پورا پورا علم بھی حاصل نہین کرسکے۔ (ب) نظام شمسی مین کیا فرق آنا تھا۔ درحقیقت روایات کے مبالغہ سے ایسی غلط فہمیان پیدا ہوئی ہین۔ دیکھئے کسوف خسوف غیر معمولی تاریخون مین پھر ماہ رمضان مین ایک قانون کی ماتحت ہوا۔ مگر قبل از وقوع ایک اعجوبہ تھا حضرت موسے سمندر سے گزرے۔ جو آندھی کی وجہ سے ایک طرف چڑھ رہا تھا اور آپ ایسے وقت پہونچے۔ کہ پانی ہٹ گیا اور فرعون ایسے وقت کہ پانی بڑھ گیا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ مین ریت کی مٹھی پھینکی۔ اور وہ سب کفار کی آنکھون مین پڑی۔ کیونکہ ہوا آندھی کے طور پر دشمن کی طرف چل رہی تھی اور مٹھی پھینکنے کے ساتھ ہی ریت اُڑ اُڑ کر ان کی آنکھون مین پڑنے لگی۔ پس معجزہ تو یہی ہے۔ کہ پہلے پیشگوئی کی گئی کہ اللہ اپنے بندے کی نصرت کرے گا۔ اور مخالفین کو ہلاک پس کیا یہ ممکن نہین۔ کہ چاند کے آگے ایسا جرم آجائے کہ چاند دو حصے نظر آئے۔ اور آپنے اعلام الہی سے ایسے وقت مین اشارہ کیا کہ قانون قدرت کے مطابق چاند دو ٹکڑے ہو رہا تھا بعض زلزلے ایسے آئے ہین کہ ایک جگہ مین زمین پھٹی ہے اور دوسرے مین ایسی حالت ہے کہ پھر پتہ نہین لگا۔ تو کیا چاند مین ایسا ہونا محال ہے۔

کل امر مستقر۔ ہر امر کے لئے موقع و محل ہے اور ہر ایک امر ایک حد بست کے اندر ہے پس عذاب اپنے وقت پر آویگا۔ جو اس قوم کو تباہ کرے گا اور اس کا نشان انشقاق قمر ظاہر ہوچکا۔

حکمۃ بالغۃ - پختہ بات جو حد کمال کو پہونچی ہوئی ہو۔ یعنے جن پر فرد جرم لگ چکا ہو۔ جو کفر و عناد کے اس درجہ تک پہونچ گئے ہون وہ نشانون سے فائدہ نہین اٹھاتے

شئ نکر - جسے آدمی جانتا نہ ہو اس کے دیکھنے سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے

ھذا یوم عسر - ٹڈی دل کی طرح منتشر ہونا اور قبرون سے نکلکر بلانیوالے کی طرف دوڑنا۔ یہ قیامت ہی مین ہوگا مگر دنیا مین ایسی باتون کا نظارہ دکھایا جاتا ہے۔ پس احداث سے مراد اس صورت مین وہ گھر ہین۔ جو تباہی کے وقت ان کے لئے بمنزلہ قبرون کے ہین ان سے نکلکر وہ اپنے بلانے والے کے پاس جائین گے اور اقرار کرین گے کہ یہ یوم عسر ہے۔

چنانچہ مثال مین بعض قومون کا حال بیان کرتا ہے کہ یہ دن دنیا مین ان پر کیسے آیا۔

فجرنا الارض عیونا۔ اس کے چشمے پھاڑ دئے۔

دسر - بادبان۔ اصل معنے اس کے دفع کرنے اور زور سے دھکیلنے کے ہین چونکہ بادبان کشتی کو دھکیلتے ہین اسلئے بادبان پر اس کا اطلاق ہوا (۲) ان میخون کو بھی کہتے ہین۔ جن سے کشتی کے اجزا کو جوڑا جاتا ہے ان رسون کو بھی کہتے ہین جن سے کشتی باندھتے ہین۔

دسر ۔ اس اونٹنی کو کہتے ہیں ۔ جو بہت تیز رفتار ہو۔

صرصراً ۔ صرصر کہتے ہیں چیخ کو ۔ جو ہوا تیز چلتی ہے اسکی رفتار سے ایک آواز نکلتی ہے

یوم نحس ۔ یہ اس قوم کے لئے میاد عید کے دن تھے جسے وہ مبارک سمجھتے اس لئے فرمایا کہ تم جنہیں بابرکت سمجھے وہی منحوس ثابت ہوئے۔

مستمر ۔ ہوا پے در پے چلنے والی۔

منقعر ۔ کھو کھلے جڑ سے کٹے ہوئے۔

مورخہ ۲۷ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۹ ۔ سورۃ القمر رکوع ۲

کذبت ثمود بالنذر ۔ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہ آنا ہوتا ۔ تو پھر انبیاء اور ان کے مخالفین کے انجام کے ذکر کی کیا ضرورت تھی کوئی بھی سورۃ خالی جاتی ہے جس میں انبیاء اور ان مخالفین کی ہلاکت کا بیان نہ ہو ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی اکرمؐ کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے ۔ صرف فرق یہ ہے کہ نبی آپ کی مہر سے بطور آپؐ کے ظل کے آئیگا۔

ابشراً منا واحداً نتبعہ ۔ امام ایک ہی ہونا چاہیئے تاکہ وحدت قایم رہے اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو "ایک" کی اطاعت کو گمراہی اور مصیبت کا موجب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے ۔ خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے موید و منصور کرتا ہے خدا اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو ۔ شوریٰ اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں ۔ اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں کہ انمیں اپنی رائے کا حسن و قبح دیکھلے۔

اشر ۔ اکڑباز ۔ متکبر۔

سیعلمون ۔ ضرور جان لیں گے ۔ س یہاں تاکید کے لئے ہے۔

غداً ۔ نہ صرف بروز قیامت بلکہ اسی دنیا میں یہ امتیاز ہوگا ۔ چنانچہ آگے فرماتا ہے۔

فتنۃ لھم ۔ فتنہ کندن کرنے کو بھی کہتے ہیں ۔ (۲) مصیبت میں پڑ جانا۔ (۳) ابتلاء یعنے ایسی چیز جس سے انسان کی مخفی حالت ظاہر ہو جائے ۔ پس وہ اونٹنی ان کی مخفی حالت کو ظاہر کرے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ کہتے ہیں ہم اچھے ہیں اور یہ کذاب اشر مگر اسی اونٹنی کے ذریعے کھل جائے گا کہ کذاب اشر یہ خود ہیں۔

قسمۃ بینھم ۔ مفسرین تو کہتے ہیں کہ ایک دن اور لوگ پانی پئیں ایک دن اونٹنی مگر یہ غلط ہے ۔ کیونکہ بینھم و بین الناقۃ ۔ نہیں فرمایا ۔ پس مراد یہ ہے کہ اوروں کے لئے تو باری مقرر ہے مگر اونٹنی اس قسم کی باری سے مستثنےٰ ہوگی ۔ کل شرب محتضر ۔ سے بھی یہی مراد ہے کہ خواہ کونسی باری ہو ۔ یہ اونٹنی حاضر ہونے کی مجاز ہے۔

صاحبھم ۔ کہتے ہیں اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قیدار نام ایک شخص تھا مگر کرے ایک اور ہلاک ہو ساری قوم ۔ یہ عدل الہیٰ سے بعید ہے ۔ صاحبھم ۔ کہ وہ اوروں کے مشورے اور صلاح سے گیا ۔ پھر تعاطی آیا ہے جس کے دوسروں سے ہتھیار لیا اور اس نے کونچیں کاٹ دیں ۔

عقر ۔ مطلق زخم کو بھی کہتے ہیں اس رگ کے کاٹنے کو بھی کہتے بعد جانور چل نہ سکے۔

یاد رہے کہ معجزہ اس بات کا نام نہیں کہ وہ سائنس ۔ عقل ۔ تجربہ ۔ شواہد کے خلاف ہی ہو بلکہ وہ ایک امر ہے جس سے خدا تعالے کی قدرت اور اس نبی کے اللہ سے خاص تعلقات اور دشمنوں کے اس کے مقابل پر عاجز رہ جانے کا ظہور ہو۔

پس وہ اونٹنی نہ تو پتھر سے نکلی اور نہ اسمیں وہ خصوصیات تھیں ۔ جو خواہ مخواہ لوگوں نے بڑھائی ہیں ۔ اونٹنی ناقۃ اللہ اسی لئے کہلائی کہ وہ صالح کی صداقت کا نشان ٹھہری ۔ کیونکہ آپ نے اس کے بارے میں علامت قرار دی کہ اسے دکھ پہنچاؤ گے تو ۳ دن بعد تباہ ہو جاؤ گے۔

صیحۃ ۔ جو عذاب دفعتاً آ جاوے اسکو صیحہ بولتے ہیں۔

ھشیم المحتظر ۔ خطیرہ ۔ باڑ کو کہتے ہیں ۔ محتظر وہ جس کا باڑا ہو ۔ ھشیم باڑ کے روندے ہوئے ٹکڑے۔

کذلک نجزی ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اب بھی ایسا ہو سکتا ہے ۔ شکر گذاری شرط ہے۔

فتماروا ۔ جھگڑا کرنے لگے۔

۲۸ جون ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۰ ۔ سورہ القمر رکوع ۳

النذر ۔ ہمارے انذار یا ہمارے ڈرانیوالے۔

کفار کا قصہ بتا کر اکفارکم فرمایا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثیل موسیٰ تھے اسیرز سمجھایا کہ مشرکین عرب کا بھی وہی حال ہوگا ۔ جو فرعونیوں کا ہوا۔

منتصر ۔ بدلہ لینے والے ۔ عرب کی قوم میں بدلہ لینے کی بڑی عادت تھی اور اسی بات پر انکو ناز تھا۔

سیھزم الجمع ۔ یہ سورۃ مکی ہے اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لے جاتے ہیں پہلے چھوٹے چھوٹے جنگ ہوئے ۔ آخر جنگ احزاب میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی ۔ جسمیں تمام قومیں جمع ہو کر مقابلہ کے لئے آئیں مگر رب کی سب بھاگ گئیں ۔ کیا کوئی انسان عقلی قیاس سے ایسی پیشگوئی اس بے بسی کی حالت میں کر سکتا ہے۔

بقدر ۔ ہر امر اپنے وقت پر ہوتا ہے جو خدا کے علم میں موجود ہے ۔ پس ان کی ہلاکت کے متعلق جلدی نہ کرنی چاہیئے۔

اشیاع ۔ شیعہ گروہ ۔ چونکہ ایک گروہ کے آدمی کسی نہ کسی بات میں شریک ہوتے ہیں ۔ پس اشیاعکم کے معنے ہوئے تمہارے جیسے لوگ۔

۔ پہلی قوموں کی تباہی کے وجوہات کتابوں میں موجود ہیں ۔ تمہاری تباہ کی وجہ یہی تھی۔

صدق ۔ عرب جو چیز اعلیٰ و مفید ہو اُسے صدق سے تعبیر کرتے ہیں۔ معنے یہ ہیں کہ متقین اچھے مقامات پر ہوں گے۔

سُورہ القمر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الرحمٰن رکوع ۱ ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۱۱

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۱ء

الرّحمٰن ۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے ہماری جسمانی زندگی کے سامان بہم پہنچائے اسی طرح رُوحانی زندگی کے لئے قرآن مجید جیسا کلام نازل کیا۔

علّم القرآن ۔ قرآن فرمانے میں یہ سمجھایا کہ یہ کتاب ہمیشہ پڑھی جاوے گی اور دست بُرد زمانہ سے محفوظ رہے گی۔

خلق الانسان ۔ الانسان سے مراد یہاں میرے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔ آپ اکمل ترین انسان تھے ۔ اس لئے آپ کی پیدائش کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔

علّمہ البیان ۔ آپ کے لئے اس کے مطالب واضح کر دئے۔

الشمس والقمر ۔ چوں کہ لوگوں نے اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری کی اس لئے اور انعامات کا ذکر کر کے انہیں شرم دلاتا ہے اور ملزم بناتا ہے ۔ کہ کس کس نعمت کا انکار کرو گے اور جب عام فضلوں کی ناشکری کرتے ہیں ۔ تو اس خاص فضل کی ناشکری کوئی تعجب انگیز نہیں۔

النجم ۔ ستارہ اور وہ بوٹی جو بیلدار ہو ۔ چوں کہ الشجر کے ساتھ آیا ہے اس لئے دوسرے معنے لئے جاتے ہیں۔

سورج و چاند سے فائدہ اٹھایا (چنانچہ درختوں کے پھل انہی سے پکتے ہیں) انہی کی پرستش شروع کر دی اور اون کے پیدا کرنے والے کی طرف توجہ نہ کی۔

وضع المیزان ۔ ہر چیز کی حقیقت اور اس کی قدر معلوم کرنے کے لئے ایک میزان مقرر کی ہے اس سے کام نہیں لیتے ۔ ورنہ ہر شے سے اس کی قدر کے مطابق سلوک کرتے ایسا ہی ہر شے کا ایک اندازہ مقرر ہے ۔ جب اس سے کم و بیش کریں تو فساد پڑتا ہے ۔ میزان سے مراد ترازو نہیں بلکہ وہ جس سے اندازہ ہو سکے ۔ پس اقیموا الوزن اور لا تخسروا المیزان ۔ صرف تولنے کے متعلق ہی ہدایت نہیں بلکہ ہر امر کے متعلق ہے۔

الاکمام ۔ کُم کے معنے آستین ہیں ۔ کھجور کے خوشوں پر ایک غلاف ہوتا ہے اس کا نام بھی ہے ۔ اکمام کا اطلاق خوشوں پر بھی ہو جاتا ہے۔

ذو العصف ۔ عصف کے لفظی معنے اُڑانا ۔ اڑائی ہوئی چیز ۔ اس حصے کا نام ہے ۔ جو ہوا کے ساتھ غلّے سے الگ کیا اور اڑایا جاتا ہے۔

و الریحان ۔ خوشی کی موجب چیزیں ۔ خوشبو۔

فبایّ آلاء ربکما تکذّبٰن ۔ یہاں تثنیہ آیا ہے ۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ جن و انس مخاطب ہیں اس پر دو سوال ہو سکتے ہیں ۔ کیا قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ وہ بصیغہ تثنیہ خطاب کیا کرتا ہے ۔ پس اس سورۃ میں اس نرالی طرز کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے (۲) یہاں تو تکذیب کا ذکر ہو رہا ہے ۔ اور دوسری طرف انعامات کا اظہار ہے ۔ جو زیادہ تر انسانوں سے خاص ہیں ۔ ہم نہیں دیکھتے کہ جن کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔ اصل بات تو یہ ہے ۔ کہ تفسیر معتبر تو وہ ہے ۔ جو خود قرآن مجید کرے یا جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت صحیح مروی ہو ۔ یا لغت و قواعد عربی سے واضح ہو پس میرے نزدیک یہ تاکید کے لئے ہے ۔ جو محاورات عرب سے ثابت ہے ۔ چنانچہ سبعہ معلقہ میں ہے۔

قفا نبك من ذكرى حبيب و منزل ۔ عربوں کا یہ طرز ہے ۔ کہ جب کسی کو ملامت کرنا اور کسی بات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہیں تو تثنیہ کا صیغہ استعمال کرتے ہیں اور مخاطب جمع ہوتے ہیں۔

مورخہ ۳ ۔ جولائی ۱۹۱۱ء

بقیہ رکوع ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۱۲ ۔ سورہ الرحمٰن رکوع ۲

من صلصال کالفخار ۔ لوگوں نے لفظی معنے لئے کہ بجنے والی مٹی ۔ اور پھر اصل مطلب سے دُور جا پڑے ۔ کیوں کہ انسان کسی حالت میں بجنے والی مٹی کی طرح نہیں ہوتا۔

اصل بات یہ ہے کہ برتن خاص مٹی سے بنتے ہیں پھر جوں جوں اچھے برتن ہیں وہ خاص خاص قسم کی مٹی سے بنتے ہیں پس اس میں بتایا کہ آدمی ایک خاص قسم کے سلاطین سے بنا ہے ۔ صلصال سے بتایا ہے کہ اس کے اجزا میں اتصال ہے اور فخار سے یہ کہ وہ خاص الخاص مٹی ہے۔

رب المشرقین ۔ صیفی و شتائی مطالع کے اعتبار سے فرمایا۔

منہما ۔ مفسرین نے اس ہما پر بڑی بحث کی ہے ۔ بعضوں نے سمجھا ہے کہ لولو مرجان کھاری سمندر سے نکلتے ہیں ۔ انھوں نے من احدھما اس کا اصل سمجھا ہے۔

وجہ ربك ۔ ایسی آیات کے معنے کرنے میں لیس کمثلہ شیءٌ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

اس پر مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے کہ جب سب چیزیں فنا ہو جائیں گی ۔ تو پھر ایک وقت آئے گا کہ عرش فنا ہو ۔ عرش کے اُٹھانے والے فرشتے بھی ۔ پھر خداوند تعالےٰ کا مقام کہاں ہوگا ۔ ایسا ہی جنت دوزخ پہلے بنے ہوئے موجود ہیں ۔ تو جب سب کچھ فنا ہونا ہے ۔ تو جنت دوزخ بھی نہ ہوں گے ۔ آخر یہ چیزیں مستثنائی ہیں حالانکہ کوئی آیت قرآنی و حدیث رسول یزدانی اس پر شاہد نہیں یاد رکھو کہ حق بات پر کبھی اس قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ عرش ایسی چیز نہیں کہ وہ مخلوق ہے بلکہ استوا علی العرش ایک صفت صفات باری تعالےٰ میں سے (۲) جنّت دوزخ پہلے سے موجود نہیں بلکہ انسان ہی کے اعمال کے اظلال و آثار کا کام ہے ۔ جو اس وقت حقیقی طور پر مجسّم و متمثل ہوں گے۔

کل یوم - ہر وقت - ہر لحظہ - یوم زمانے کا ایک حصّہ

ھو فی شان - اس کا مطلب یہ نہین - کہ بچپن سے بڑھاپا آتا ہے اور ناقص سے کامل ہوتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے - کہ خدائے تعالےٰ کی ذات مختلف اوقات مین اپنی نئی نئی تجلّیان کرتی ہے۔

سنفرغ - یہ انسانی محاورہ کے مطابق فرمایا یہ بات ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ جزاء و سزا کے لئے ایک وقت معیّن ہے۔ اس وقت میں خاص توجہ فرمائین گے۔ دنیا مین اس کے فیض ربوبیّت و رحمانیت سے کفار معاندین بھی حصہ لے رہے ہین اسواسطے سزا کے متعلق ٹھیک انکشاف نہین ہوتا۔ مگر ایک وقت پورے طور پر حقیقت منکشف ہوگی سزا کی خبر دینا یہ بھی احسان اور خدا تعالےٰ کا انعام ہے۔

مورخہ ۴ - جولائی ۱۹۱۱ء

(البقیّہ رکوع ۲)

فبای آلاء ربکما تکذبٰن - تکرار فصیح کے کلام مین بغیر از حکمت بالغہ نہین ہوتا

شواظ من نار - شعلۂ بے دود - آگ سے۔

نحاس - مفسرین نے اس کے معنے کئے ہین - دھوان والا شعلہ - دراصل پتھر کے کوئلے گندھک تانبے کی آگ بہت تیز ہوتی ہے۔

ایسی آیات کے آگے فبای الآء ربکما کا ربط بہت غور سے معلوم ہو سکتا ہے۔

پہلے فرمایا تم بھاگ نہین سکتے۔ پھر بتایا کہ یہ نہ سمجھو آسمان پھٹنے سے تم نکل جاؤ گے کیونکہ وہ وردۃ کالدھان ہوگا۔ ایسی سخت حالت سے صرف قرآن مجید ہی ذریعۂ نجات ہے۔ پس تم کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

لایسئل عن ذنبہ - بعض مقامات پر آیا ہے کہ سوال کیا جاوے گا۔ ایسی آیات مین دراصل اختلاف نہین کیونکہ لایسئل کی وجہ بتادی کہ وہ علامتون سے پہچانے جائینگے سوال دو قسم ہے۔ ایک سوال بطور تہدید - ملزم ٹھہرانے کے لئے - یہ سوال تو ضرور ہوگا۔ دوسرا سوال مجرمین کی معرفت کے لئے ہے۔ سو اس کی ضرورت نہین کہ اپنی نشانیون سے پہچانے جائین گے۔

حمیم آن - گرم اُبلتا ہُوا۔

۵ - جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۳ - سورہ الرحمان رکوع ۳

مقام ربّہ - اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے۔

ذواتا - ذو کا تثنیہ ذوا - مؤنث ذواتا

زوجٰن - نر و مادہ - اچھا اور بُرا۔

وجنا الجنتین - اور دونون جنتون کے چیدہ پھل۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان - ربّ کریم فرماتا ہے کہ ہمارے اتنے احسانات ہین تم پر - پس تمہین بھی احسان ہی کرنا چاہیئے جو یہ ہے - ان تعبد اللہ کانک تراہ (الحدیث) احسان کے معنے اخلاص بھی ہین - جس سے اللہ کی رضا مقصود ہو اور خالصاً لوجہ اللہ ہو۔

من دونہما جنتٰن - پہلے فرما چکا ہے - ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن - پس چار ہوئے۔

حضرت اقدسؑ نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ ایک جنت دنیا مین ملتا ہے ایک جنت برزخ قبر مین ہے - پھر روز حشر مین ایک جنت ہے - جو تاابد ہے - پھر ایک یوم الحساب کے بعد۔

خیرات - اچھی عادت والی - عورتین ہون یا اور چیزین۔

لم یطمثھن - مطلب یہ کہ وہ پاکباز ہون گی - ولاجانّ سے یہ مراد ہے کہ بد کار نہین - بلکہ بعض صلحاء کو تو خواب مین بھی شیطان نہین آتا اور وہ بچ جاتے ہین اور یہ اس مین صاحب حال ہون۔

سُورۂ الرّحمان کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سُورۂ الواقعہ رکوع ۱ - پارہ ۲۷ رکوع ۱۴

۸ - جولائی ۱۹۱۱ء

یہ جو آخری سورتین ہین ان کا اکثر حصّہ مکّی ہے - اس وقت ابھی یہودیون اور عیسائیون سے مباحث نہ شروع ہوئے تھے بلکہ نظر بہ حالات موجودہ دو امور کی ضرورت تھی - مشرکین عرب خدا کو تو مانتے تھے - مگر اس کی صفات کے متعلق بہت غلطی مین اس واسطے ھولاء شفعاءنا عند اللہ اور ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی کہہ کر بتون کی پرستش کرتے - دوم - روز قیامت اور جزا و سزا کو نہ مانتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان دونون کے متعلق بالدلائل بیان فرمایا اور یہ صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی الہامی کتاب ہے کہ اپنے دعاوی کو بدلائل بیان فرماتی ہے - اور ان سورتون مین پیشگوئیون کی کثرت ہے - تا ان کا وقوع قیامت کے وقوع پر دلیل ٹھہرے۔

کاذبۃ - فاعل بمعنے مصدر - کذب

خافضۃ رافعۃ - اسمین پیشگوئی کردی کہ جو بڑے بڑے عالی جناب بیٹھے ہین پست کئے جاوین گے۔

اصحٰب المیمنۃ - یمن بمعنے برکت و سعادت (۲) یمین کے معنے دایان ہاتھ پس دونون معنے ہوئے سعادت والے - دہنی طرف والی - مشئمہ اس کے خلاف ما اصحٰب المیمنۃ - تعجب و حیرانی کے اظہار کے واسطے یہ اسلوب عبارت ہے۔

موضونۃ - گوہری بنی ہوئی - سونے کی تارون وجواہرات سے بنے ہوئے۔

مخلّدون - ہمیشہ اسی عمر مین رہنے والے - ایسے لڑکے جن کا ہمیشہ خدمتگار رہنا چاہا جائے۔

معین - بہنے والا چشمہ - مصفّا پانی۔

مرآمیر

۶- فرمایا۔ یہاں کی نہ تو زبان پسندیدہ ہے اعلیٰ۔ نہ باشندوں کی وضع قطع۔ مگر پھر بھی ممالک سے یہاں جمع ہو۔ یہ کس کی برکت ہے

اللہ کا نام لینے والے کی۔

س دنیوی اعزاز کوئی چیز نہیں۔ دیکھو جہانگیر، اکبر بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں۔ ان کے سادہ لیئے جاتے ہیں۔ مگر انہی کے زمانہ میں جو خدا کے پیارے بندے گزرے ہیں۔ انکے نام کیساتھ حضرت اور علیہ الرحمۃ لگایا جاتا ہے یہ کس لیئے ہے۔ اسلیئے کہ وہ خدا کے ہو گئے۔

۲۵- جون ۱۹۱۱ء۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا واثر درکس ایسا وسیع ہے۔ کہ سارے جہان کو وقت پر پانی دیتا ہے۔ فرمایا۔ آدمی مٹی سے بنا ہے۔ مگر ناک کی بجائے اگر مٹی کا ٹکڑا رکھدیں۔ تو کیا وہ کام دیگا۔ من صلصال من حماء مسنون فرمایا۔ یعنی خلاصہ درخلاصہ درست کئے ہوئے کیچڑ سے۔

فرمایا۔ ابلیس کا گروہ وہ ہے۔ جب حق و باطل میں التباس واقع ہو

فرمایا اللہ تعالےٰ کے حکم کے مقابل میں دلائل گھڑنیوالے ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔

فرمایا۔ آدم اور ابلیس کے بیان سے یہ نصیحت لینی چاہیئے کہ جن کے پاس خدا کا کلام ہو۔ ان کی فرمانبرداری کی جائے اور جو فرمانبرداری نہیں کرتے۔ ان سے دور رہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں۔

فرمایا۔ ایکدفعہ حضرت صاحب نے کسی آدمی کے بارے میں سنا۔ کہ اسے کسی نے کہا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تو وہ بہت ہی غضب میں آیا۔ فرمایا کیا اس نے عمر بھر میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا اسے چاہیئے تہا۔ خدا کا شکر ادا کرتا۔ کہ اتنی مدت ستاری کی۔

فرمایا۔ عنادی وہ ہے۔ جو اپنی خواہشات کا تابع ہو جاوے

فرمایا۔ لوگ روپیہ کے معاملہ میں احتیاط نہیں کرتے۔ بس کہیں سے مال ملجائے۔ اسے شوق سے بلا خدشہ استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز کمائی سے برکت نہیں رہتی۔

بعض کہانے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکے کہانے سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔ نماز کی لذت نہیں رہتی۔ بعض لباس ایسے ہیں۔ کہ انکے پہننے سے غفلت و سستی گھیر لیتی ہے مومن کو ایسی خوراک ایسی پوشاک سے بچنا چاہیئے۔ انبیاء نہایت سادہ خوراک بہت سادہ پوشاک رکھتے تھے۔

فرمایا۔ دوزخ کے سات دروازے خدا نے فرمائے ہیں۔ میرا مذہب اس بارے میں یہی ہے۔ کہ اللہ اعلم۔ بعض صوفیاء نے لکہا ہے کہ انسان دو آنکھوں سے گناہ کرتا ہے۔ دو کانوں سے منہ سے اور دو پاؤں اور ایک شرمگاہ۔ بس یہی دروازے ہیں۔ جنکے ذریعہ انسان جہنم میں داخل ہوتا ہے۔

فرمایا۔ میرے چار لڑکے ہیں۔ دو لڑکیاں دو ہم ہیں۔ کچھ سے زیادہ گھر کے آدمی ہیں۔ مگر مجھے اس بات کا وہم بھی نہیں اٹھا۔ کہ میرے بعد یہ کیا کہا ئینگے۔ اللہ تعالےٰ رازق ہے۔ اسی کی ذات پر بھروسہ ہے۔ یہ بات میں نے بڑائی کے لیئے نہیں کی۔ بلکہ اس کے فضل کا اظہار ہے

۲۶ر جون ۱۹۱۱ء فرمایا۔ متقی۔ سکھ میں رہتا ہے۔ اور دکھ ہمیشہ کسی گناہ کے باعث آتا ہے۔

فرمایا۔ متقیوں کیواسطے ضروری ہے۔ کہ کسی دوسرے بھائی کے لیئے کینہ رنج غضب نہ ہو۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔

فرمایا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے تمام بادشاہتوں۔ دولتوں اور ملکوں اور دنیاوی ساز و سامان کو ایک طرف رکہا ہے۔ اور سورہ فاتحہ و قرآن عظیم کو ایک طرف اور ارشاد کیا ہے۔ کہ الحمد کے مقابلہ میں سارے جہان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ۔ غور کرنیکا مقام ہے۔

الحمد ایک طرف ہے اور کل دنیا کا جاہ و جلال ایک طرف پس تم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرو۔

یہ بات اس آیت سے ظاہر ہے۔ ولقد آتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم۔ لا تمدن عینیک الی ما متعنا به ازواجا منهم ولا تحزن علیهم۔

ہمارے حضرت صاحب نے الحمد کی کئی تفسیریں لکھی ہیں شیخ ابن عربی لکھتے ہیں۔ کہ جتنی بار الحمد پڑھتا ہوں نئے ہی علوم کھلے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ نابھہ میں وعظ کرتے ہوئے معلوم کیا۔ کہ صرف الحمد سے تمام مذاہب باطلہ کا رد ہو سکتا ہے

فرمایا۔ فصحاء کے کلام میں ایک ایسا جامع لفظ لایا جاتا ہے۔ جو کئی پہلوؤں کو شامل ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں دابر آیا ہے۔ دابر کہتے ہیں۔ دبر اور اول اور آخر کو یہاں سب معنے مراد ہیں۔

فرمایا۔ کما انزلنا علی المقتسمین میں مقتسمین کے کئی معنے ہیں۔

بعض مسلمان ایسے ہیں۔ کہ بعض حصہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ بعض سے انکار مثلاً نماز پڑھینگے۔ مگر عورتوں کو حصہ دینے کے متعلق اگر کہا جائے۔ تو کہتے ہیں۔ ہمارا رواج نہیں۔

ایسا ہی بعض کفار ہیں۔ وہ بھی قرآن کا کچھ حصہ مانتے ہیں مثلاً سچ بولنا۔ جھوٹ کو برا جاننا۔ چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا

(۲) وہ لوگ جنہوں نے قتل النبی کی قسمیں کہائیں۔ (۳) جنہوں نے رستے بانٹ رکھے ہیں۔ کہ آنے جانیوالے کو جناب نبوی سے منع کرینگے (۴) وہ لوگ جو سیدھی سادی بات میں چھیڑ کی راہ نکال لیتے ہیں تا کہ قوم کے دو فریق ہو جائیں۔ ایسے لوگ بہت فتنہ انگیز ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ بعض احمدی مخالفین کی شرارتوں سے گھبرا جاتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ صبر سے کام لیں۔ اور تسبیح و تحمید اور عبادت الٰہی بالخصوص سجدوں میں پڑ پڑ کے دعائیں کرنے میں لگے رہیں۔

یہ بات اس آیت سے استنباط کی ہے۔ لقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون۔ فسبح بحمد ربک و کن من الساجدین ط

فرمایا۔ نافرمانی نہ کرو۔ تفرقہ نہ ڈالو۔ گلہ اور گستاخیاں چھوڑ دو۔ استغفار۔ لاحول تسبیح تحمید اپنا درد بناؤ۔

۲۸- جون ۱۹۱۱ء۔ فرمایا۔ قرآن مجید کے محاورے میں روح سے مراد کلام الٰہی ہے۔ زندہ وہی ہے جو کلام الٰہی کو زندہ ہے۔ باقی سب لوگ مردے ہیں۔

فرمایا۔ معبود کے لیئے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے

(۱) اس کا حکم مانا جائے۔ کامل محبت اس سے ہو ایسی محبت اور کسی سے نہ ہو۔ کامل تعظیم۔ ایسی تعظیم اور کسی کی نہ ہو۔ کامل تذلل اسکے حضور میں کیا جائے۔

فرمایا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے علم و قدرت دو جہانوں کا مطالعہ بہت کرے۔ تا فرمانبرداری اور ایمان میں ترقی ہو

فرمایا۔ تمام معبودان باطل میں دیکھو۔ خدا کے پایہ کی کوئی چیز نہیں۔ بلکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اسے بھی اسی معبود حق نے پیدا کیا ہے۔

فرمایا۔ یخلق ما لا تعلمون میں ۱۳۰۰ سو برس پہلے بعض نئی سواریوں کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور آج ہم بگھیاں موٹر کار ہوائی جہاز ریل دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا وعلی اللہ قصد السبیل کے معنے میں خدا تک پہنچنے کے لیئے وہ راہ کام آئیگی۔ جو میانہ روی کی ہے۔

بہت کہانا بھی منع۔ اور بالکل نہ کہانا بھی ٹھیک نہیں۔ ہر وقت خوراک پوشاک مکان کی فکر منع ہے۔ اور ننگے رہنا مکان کا بالکل فکر نہ کرنا یہ بھی درست نہیں۔ ہر چیز میں میانہ روی اختیار کرو۔

مال کی محبت میں اولاد کی محبت میں کہانے کی محبت میں بغض و عداوت میں لوگ بڑھ جاتے ہیں۔ میانہ روی چاہیئے

ڈاک ولائت

انجیل فتح بر صلیب

اکثر احباب کو معلوم ہے کہ میں نے بہت تلاش اور محنت سے امریکہ سے ایک نئی انجیل منگوائی تھی یہ انجیل مصر کے کسی عیسائی عبادت گاہ کے کتب خانہ سے نکلی تھی۔ اور چند سو سال ہوئے کہ لاطینی زبان میں ترجمہ ہوئی مگر وہ نسخہ ترجمہ بھی قلمی تھا۔ پھر کسی جرمن نے لاطینی سے انگریزی میں اسے ترجمہ کیا۔ مگر اسوقت پادریوں کا بہت زور تھا۔ اور فوراً اس کتاب کو دبانے اور جلانے اور نابود کرنے کی کوشش کیگئی اور ایسی سخت کوشش کی گئی کہ سرکاری رجسٹرار کتب کے دفتر میں جو کتاب تھی اوس کو بھی تلف کر دیا گیا اور اس کے تلف کرنے کے لئے سرکار سے بھی امداد لی گئی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس کے نسخے تباہ کئے گئے۔ مگر حکمت الٰہیہ سے ایک نسخہ کسی جرمن کے گھر میں مخفی رہ گیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی اور اس کے کتب خانہ میں نسلاً بعد نسلاً بند پڑا رہا اس شخص کی اولاد آجکل امریکہ میں ہے۔ چونکہ اب امریکہ میں مذہبی آزادی بہت ہے۔ اس واسطے اس کتاب کی خبر رفتہ رفتہ چند آدمیوں تک پہونچ گئی۔ اور ہوتے ہوتے اس کو پھر چھاپ دیا گیا ہے۔ اس نسخہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر اتر آنے کا جو واقعہ لکھا ہے۔ وہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے جب میں نے پہلے پہل اس کتاب کو ظاہر کیا تھا۔ تو بہت سے دوستوں نے اس کے منگوا دینے کی خواہش کی تھی۔ لیکن بلحاظ چند در چند وجوہ اس کا منگوانا معرضِ التوا میں پڑ گیا۔ سفر الف میں میں اس کتاب کو اپنے ساتھ لیگیا تھا اور مونگھیر بھاگلپور الٰہ آباد وغیرہ مقامات میں جہاں کہیں میں نے اس کو پیش کیا۔ اس کا بہت ہی نیک اثر ہوا۔ اور اکثر لوگوں نے خواہش کی۔ کہ ہمیں منگوا دو۔ اور اس بات کو دیکھ کر کہ اس کتاب کو پیش کرنے سے

صلیب پرستی پر کیسی ہلاکت وارد ہوتی ہے

میں نے پختہ ارادہ کیا۔ کہ اس کتاب کے بہت سے نسخے منگوا کر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیلا دیئے جائیں۔ بہت سے دوستوں نے اسکی خریداری کو منظور کیا اور میں نے اس کتاب کے متعدد نسخے منگوا کر احباب کی امداد سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں بھیجا۔ اور بہت سے کتب خانوں میں رکھوائے ہیں۔

میں اُن احباب کا بہت ہی مشکور ہوں جنھوں نے اس اشاعت کے متعلق جو مجھے اشتیاق تھا۔ اسکے پورا کرنے میں میری امداد کی خود اُن نسخوں کو خرید کیا۔ دوسروں کو تحریک کی۔ اور لائبریریوں میں رکھوائے۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ میں ان کرم دوستوں کی اس توجہ کا ممنون ہوں۔ اور اس کے شکریہ میں ان سب دوستوں کیواسطے جنھوں نے مجھے اس کتاب کے خریدنے اور بھیجنے میں مدد دی ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں نماز تہجد کیوقت نام بنام دعا کی تحریک کی تھی کیونکہ اُن دنوں میں جب کہ یہ کتاب آئی تھی مجھے ایسا موقعہ حاصل تھا۔ اور مختلف راتوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے سب کے نام میں نے پیش کئے۔ اور ان کیواسطے دینی اور دنیوی حسنات طلب کیں۔

یسوعی صاحبان کہتے ہیں۔ کہ یسوع نے مر کر اور تیسرے دن پھر زندہ ہو کر موت اور صلیب پر فتح پائی۔ حالانکہ یہ فتح نہیں۔ بلکہ صاف شکست ہے جو شخص ایکدفعہ صلیب پر مر گیا۔ اس پر موت اور صلیب ہر دو نے فتح پائی۔ باقی رہا مر کر پھر زندہ ہونا۔ سو اگر یہ فرضاً مان بھی لیا جائے۔ تب بھی کوئی فتح نہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد تو ایک دفعہ پھر سب زندہ ہونے ہی والے ہیں۔ کوئی دیر میں ہوا یا جلدی ہوا ہاں اس اصل پرانی انجیل نے جو اب ظاہر ہوئی ہے۔ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیبی موت پر فتح پائی تھی کیونکہ وہ صلیب پر نہ مرے تھے۔ بلکہ حالت بیہوشی میں اترے۔ اور آخر قضاء الٰہی سے وفات پائی۔ کیونکہ موت سب انسانوں کیواسطے مقدر ہے

یسوع پر الزام لگایا گیا۔ کہ سلطنت کا دشمن ہے .. .. صفحہ ۲۹

یہ انجیل اصل میں عبرانی زبان میں تھی اس واسطے سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے۔ صادق) .. .. .. صفحہ ۳۱

یسوع فرقہ عیسیٰ (اسینی) تمام آسیر میں داخل تھا۔ جو شادی نہ کرتے تھے .. .. صفحہ ۵۲

غلط خبروں کے ازالہ کیواسطے یہ انجیل لکھی گئی۔ .. صفحہ ۶۵

حواریوں کو محسوس ہوا کہ یسوع مرا نہیں .. صفحہ ۶۸

تجویز کیگئی کہ ہڈیاں نہ توڑی جاویں تاکہ جان بچ رہے۔ " ۶۸

یوسف آرمیتی نے دوسروں کو آہستہ کہا۔ کہ یسوع مرا نہیں " ۷۳

زخموں پر مرہم لگائی گئی (مرہم عیسیٰ صادق) ..

قبر کی غار میں دہونی دیگئی .. .. ..

سفید لباس بھائی کو پہاڑ سے اترتے

یسوع کو ہوش آگئی۔ .. ..

دوبارہ کمزوری اور بیہوشی .. ..

دوستوں نے صلاح دی کہ ایسا ہی مشہور ہو۔ کہ مر گیا۔ تاکہ دوبارہ گرفتاری نہ ہو .. ..

یسوع حسن کو چلا گیا .. ..

یہودیوں میں اختلاف ہوا کہ وہ مر گیا تھا۔ زندہ پھر آیا

یسوع سب سے الگ اکیلا چلا گیا .. .. ..

یسوع شہر کے اس دروازے سے نکلا جہاں سے ولد ہی یوز آسف کو راستہ جاتا ہے (غالباً اشارہ ملک کشمیر کی طرف ہے۔ صادق) .. .. .. صفحہ ۱۱۳

یسوع پہاڑ پر چڑھ کر بادل میں غائب ہو گیا (اسی سے استعارۃً آسمان پر چڑھنا مراد لیا گیا ہے۔ صادق) صفحہ ۱۱۴

فوت ہو گئے انھیں فوت ہو کر پر اپنی موت تو مرے (صادق) ۱۲۱

صلیب پر غشی کا باعث کیا تھا .. .. صفحہ ۱۲۳

دلائل نجات از صلیبی موت ۱۳۰

اس کتاب کا اردو ترجمہ میاں معراج الدین عمر صاحب نے کیا ہے۔ اور وہ اس کے چھپوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

کھڑکی دار لفافہ

امریکہ کی ٹرینو پیپر کمپنی

Transo Paper Company
148 E Dim. st Chicag..

نے ایک کھڑکی دار لفافہ ایجاد کیا ہے لفافہ کے ایک حصہ کو مصالحہ لگا کر مومی کپڑے کی طرح شفاف کر دیا ہے۔ پتہ جو چٹھی پر اندر لکھا ہوا ہو۔ وہ لفافہ میں سے صاف نظر آجاتا ہے اور لفافہ کے اوپر پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور راستہ میں نمی وغیرہ کسی وجہ سے پتہ کے مٹ جانے کا خوف نہیں رہتا۔ اندر کا پتہ اصل چٹھی پر محفوظ رہنے کیوجہ سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے ان لفافوں کی قیمت للعہ فی ہزار ہے۔

استدعاء دعا شیخ عبد الرحمٰن خلف شیخ نور الدین متوطن لاہور بیماری سے صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

درخواست جنازہ مسماۃ بھولاں بی بی جیون بی بی مسلم کوئی کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

بقایا ادا فرماویں ۔ جن احباب نے تاحال قیمت سنہ ۱۹۱۳ء و سنہ ۱۹۱۴ء ادا نہیں فرمائی وہ بہت جلد توجہ فرماویں۔ — مینیجر

وت

ہنی بہار موت

بہی کے ہوتی ہے سر پہ سوار موت

باڑ کوئی کہاں

پھیلائے جال بیٹھی ہے ہر سو ہزار موت

نے دم دیا

ایسی ہی دے کسی کو نہ پروردگار موت

ہے جب جانتا ہوں میں

مجھکو بہلا ڈراتی ہے کیوں بار بار موت

ہیں ہجر یار میں بیخود سے ہو رہے

بے چین میں ادہر تو ادہر بیقرار موت

او پر تے کے میرے مصاب کو دیکھکر

شاید کہ ہوگئی ہے ذرا سوگوار موت

جو مرتے ہیں مرکے بھی زندہ رہینگے وہ

جتنا نکان ہو نکالے بخار موت

تیغ نگاہ ناز کا کشتہ ہوں میں جناب

ڈرتا نہیں کبھی بھی ڈرائے ہزار موت

میری دکھوں میں شدت طبع کو دیکھکر

ہوتی ہے دل ہی دل میں بہت شرمسار موت

مُسلم کو وصل یار ہے کافر کو وصل نار

اخبار آخرت کا ہے نامہ نگار موت

خواہش کوئی ہے گر تو یہی ہے فقط بشیار

اسلام پر ہی دے مجھے پروردگار موت

ایک مولوی عجیب صورت نے پبلک لائبریری لکھنؤمیں کہ جو پہلے اس کوٹھی میں نواب واجد علیشاہ بہادر کا عجائبخانہ تہا۔ اور اب کتبخانہ عاجز سے دریافت کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لفظ کیوں استعمال کرتے ہیں۔

جواب کبیر:۔ اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو مسیح ابن مریم اور مسیح محمدی کا خطاب عطا فرمایا ہے ودیگر یہ کہ مولویوں نے اس لفظ کو زر (روپیہ) وغیرہ پر استعمال کیا یعنی کہنے لگے مبلغ علیہ السلام ورا علیہ السلام۔ تو نبی اگر نبی مجدد پر بحکم تعالیٰ استعمال کیا۔ تو کیا گناہ ہوا۔ اس کو سن کر مولوی ہنسا بہی اور غصے بہی ہونے لگا۔ بس عاجز امیر المومنین کی نصیحت کو یاد کرکے آہستہ آہستہ لاحول پڑھکر کہسک آیا۔ کبیر الدین احمد۔ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

الرحلۃ الحجازیہ معروف بہ سفرنامہ حج اس نام کی کتاب تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۴۰ خوشخط۔ چہپائی معمولی میری نظر سے گزری۔ اس میں حج کرنیوالوں کے لیئے ضروری ہدایات درج ہیں۔ میرے خیال میں ہر حاجی کے پاس اس کتاب کا ہونا انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اور غیر حاجیوں کیواسطے اسکا پڑہنا موجب دلچسپی ہوگا۔ کتاب کے آخر پر حاجیوں کو اہل عرب کے ساتھ جو ضروری بات وچیت کرنی پڑتی ہے۔ وہ بھی مع ترجمہ درج ہے قیمت علاوہ محصولڈاک اُمراسے ایک روپیہ اور متوسطین سے ۸ آنے یہ کتاب مولوی حکیم حاجی محمد عبدالغفور صاحب ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار۔ ضلع مونگہیر ڈاکخانہ برگہہ سے مل سکیگی۔

مرغوب القلوب اُردو مصنفہ حکیم عبدالغفور صاحب۔ اس کتاب میں کہانے پینے کی عام اور خاص اشیاء مثلاً گندم جو مکی بنج کشنیز۔ مٹر آلو امرود انجیر آملہ توری توت خربوزہ۔ کہجور۔ گوبہی گوشت گردہ مغز ہڈی مرغ بہہ ہرل چہاچھ پنیر بالائی۔ زیرہ کیسر وغیرہ۔ غرض ہر ایکشے خوردنی نوشیدنی کے افعال وخواص فوائد ومضار نہایت محنت اور کوشش کیساتھ جمع کیئے گئے ہیں۔ نہ صرف اطباء بلکہ عوام کیواسطے بہی ان معلومات کا حاصل کرنا صحت کے واسطے ضروری ہے۔ ۲۰۸ صفحہ کی کتاب بہت خوشخط لکہی ہوئی اور عمدہ چھپی ہوئی ہے۔ قیمت فی نسخہ صرف ۱۲ ؍ ہے ملنے کا پتہ ابوالمسرور حکیم محمد عبدالغفور صاحب بمقام رمضانپور ڈاکخانہ برگہہ ضلع مونگہیر۔ علاقہ بنگال اس کے علاوہ مفصلہ ذیل کتب بھی حکیم صاحب کے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔ اسعاف حاشیۃ الانصاف فی مسئلۃ الاعتکاف عربی تحفۃ الحاج بعنت کیموافق مسائل حج وعمرہ اردو تسہیل المنہج فی مناسک الحج عربی الحصن المامون لمن یقتدی بالصحابۃ فی امرالطاعون اردو زبدۃ المقاصد فی تاذین یوم الجمعۃ علی ابواب المساجد فارسی۔ شفاء المتمل فی مسئلۃ الطہر المتخلل العربی۔ صرف الماعون فی علاج الطاعون اردو کشف الغوامض عن علاج الزحیر بالعوارض عربی مفید الاحناف اردو

تربیت اطفال یورپ کے مشہور فلاسفر لاک صاحب کے نام سے انگریزی خوان دنیا بخوبی واقف ہے یورپ کی بہت سی زبانوں میں اس فلاسفر کی کتاب متعلق تربیت اطفال ترجمہ ہوئی ہے اور قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ اب مولوی محمد شجاع اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار ملت لاہور نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنا شروع کیا ہے۔ جسکا حصہ اول بقیمت ۸ ؍ شایع ہوا ہے اور حصہ دوم زیر طبع ہے۔ ترجمہ سلیس عام فہم ہے امید ہے کہ ملک کے اہل علم اور بالخصوص صیغۂ تعلیم مترجم کی محنت کی داد دینگے۔ کتاب دفتر اخبار ملت لاہور سے ملسکتی ہے۔

دائی مصنفہ جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ۔ اس کتاب کے حصہ اول کو ہمنے دیکھا۔ عورتوں کے حالات صحت وعلالت کے متعلق بہت سے مفید معلومات سلیس اردو عبارت میں درج کئے گئے ہیں۔ زچگی کے تمام ضروری حالات کا ذکر حصہ اول میں درج ہے۔ قیمت ۸ ؍ ملنے کا پتہ۔ دہلی گزٹ ایجنسی دہلی

نشتر سخن نامی گرامی شعراء کے چوٹی کے اشعار کا مجموعہ بڑی محنت سے جمع کیا گیا۔ غزلیات قصائد قطعات رباعیات۔ مراثی مرثیے وغیرہ اس طرح مختصر اور منتخب کرکے درج کیئے گئے ہیں۔ کہ مؤلف کی لیاقت اور مشقت کا خود بخود سارٹیفکیٹ بن رہی ہیں اصل غرض تو اردو سے ہے۔ تاہم چند شعرائے فارسی کا بھی کلام درج کیاہے۔ شروع میں شاعری پر ایک محققانہ دیباچہ ہے اور ہر ایک شاعر کے مختصر حالات بہی درج کئے ہیں۔ یہ کتاب بہمہ وجوہ اپنے رنگ میں قابل قدر اور قابل تعریف ہے۔ لکہائی چہپائی کاغذ عمدہ ہے حجم ۴۲ صفحہ قیمت مبلغ ۱۲ ؍ فی نسخہ ملنے کا پتہ دفتر اخبار الوقت گورکہپور

ترجمہ آموز فارسی حصہ اول ودوم مؤلفہ مولوی مفتی محمد عصمت اللہ صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول میرٹھ۔ فارسی سے اردو اور اردو سے فارسی بامحاورہ ترجمہ سکہانیکی پہلی کتاب اور دوسری کتاب۔ طرز جدید پر فارسی زبان کے جلد سیکھنے کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے قواعد صرف ونحو کے ساتھ ساتھ مثالیں اور لغت وغیرہ ایک عمدہ سلسلہ وار کورس طیار کیا گیا ہے۔ کہ فارسی زبان کے شایقین تہوڑے عرصہ میں عمدہ فارسی سیکھ سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۵ ؍ حصہ دوم ۴ ؍ ہے مذکورہ بالا پتہ پر مولوی صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

نغمۂ روح جسکا دوسرا نام ہے۔ نعتیہ دیوان ثانی از نتیجۂ افکار قاضی حاجی حافظ مولوی خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل ومیونسپل کمشنر وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ وآنریری مجسٹریٹ پیلی بہیت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں اور ہندوستان کے بعض بزرگان دین کے مناقب میں نظمیں ہیں۔ بعض غزلیں از روئے مبالغہ مشرکانہ رنگ اختیار کئے ہوئی ہیں قیمت فی نسخہ ۸ ؍ ملنے کا پتہ۔ جناب سید احمد علی صاحب شرر مہتمم حضرت نظامی پریس۔ بدایون

نماز جمعہ کی ادائگی کیلئے میموریل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔
شہنشاہ جارج پنجم برطانیہ و قیصر ہند کے دربار
تاجپوشی کا عظیم الشان دربار جو ۱۲۔ دسمبر کو ہندوستان
کے شاہان اسلامی کے قدیم دارالخلافہ میں منعقد ہونیوالا
ہے۔ وہ تاریخ ہندوستان میں ایک ایسا اہم واقعہ ہے
کہ اس کے متعلق طبائع میں ایک عجیب ولولے پیدا ہو رہے
ہیں۔ ہندوستان کو صدیوں بعد یہ عزت نصیب ہوگی۔ کہ
اسکا شہنشاہ اس کے قدیم دارالخلافہ میں تخت نشین ہوگا
اور شہنشاہ بھی ایسا کہ اپنی وسعت مملکت کے لحاظ سے
نہ اس زمانہ میں اور نہ کسی پرانے زمانہ میں اپنی نظیر نہیں
رکھتا۔ پس یہ لازمی امر تھا کہ ایسے عظیم الشان اور مبارک
موقعہ پر طرح طرح کی امنگیں طبائع میں پیدا ہوتیں۔ اور
خصوصاً رعایا کے اس حصے کے دلوں میں جو اپنے بادشاہ
کی وفاداری کو اپنے مذہب کا ایک جزو سمجھتے ہیں+

اس مبارک موقعہ پر میں سلسلہ احمدیہ کا امام ہونیکی
حیثیت سے ایک اہم امر کی طرف تمام مسلمانان ہند کو متوجہ
کرنا چاہتا ہوں۔ سلطنت انگریزی نے جب سے ہندوستان
میں قدم رکھا ہے۔ یہ زریں اصول ہمیشہ اپنے مدنظر رکھا
ہے۔ کہ ہر قوم کو پوری مذہبی آزادی حاصل رہے۔ اور انکے
فرائض مذہبی کی ادائگی میں اسے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو
چنانچہ سب قومیں جو اس وسیع ملک میں آباد ہیں۔ اپنے
اپنے مذہبی فرائض اور مذہبی رسوم کی ادائگی میں ایسی
ہی آزاد ہیں جیسے کہ وہ اپنے اپنے ہم مذہبوں کی حکومت
کے نیچے ہوتیں گورنمنٹ انگریزی کا نہ کبھی یہ منشا ہوا۔ اور
نہ ہی ہوسکتا ہے۔ کہ کسی قوم کو بلا وجہ اس کے کسی مذہبی
فرائض کی ادائیگی سے روکا جاوے۔ یا ایسے اسباب پیدا
کئے جاویں جن سے ایسی ادائگی میں کسی قسم کی رکاوٹ
واقع ہو۔ ہاں اگر کسی قوم کو کوئی ایسی تکلیف محسوس ہو
تو گورنمنٹ کو اسکی اطلاع دینا یا اس کی طرف متوجہ کرنا
یہ خود اس قوم کا فرض ہے اہل اسلام سلطنت انگریزی
کی ان برکات سے ہر طرح سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن
ایک امر ابھی تک ایسا ہے کہ اسکی طرف گورنمنٹ کو
پورے زور سے توجہ نہیں دلائی گئی۔ اور مسلمانوں کو
قیصر ہند کے ہندوستان میں تاجپوشی کے مبارک موقعہ
سے بڑھکر بہتر موقعہ اس غرض کے لیئے پھر میسر آنا مشکل ہے۔

جمعہ کا دن اسلام میں ایک نہایت مبارک دن ہے
اور یہ مسلمانوں کی ایک عید ہے۔ بلکہ اس عید کی فرضیت
پر جسقدر زور اسلام میں دیا گیا ہے ان دو بڑی عیدوں پر
بھی زور نہیں دیا گیا۔ جنکو سب خاص و عام جانتے ہیں۔
کیونکہ یہ عید نہ صرف عید ہے۔ بلکہ اسدن کے لیئے قرآن
کریم میں یہ خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔ کہ جب جمعہ کی اذان
ہوجائے۔ تو ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ کر مسجدوں میں جمع
ہوجاؤ۔ جیسا کہ فرمایا۔ یا ایھا الذین امنوا اذا نودی
للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و
ذروا البیع۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے اسلام ظاہر ہوا۔ اسلامی
ممالک میں جمعہ کی تعطیل منائی جاتی رہی ہے اور خود اس
ملک ہندوستان میں برابر کئی سو سال تک جمعہ تعطیل کا
دن رہا ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ بالا کے رو سے یہ گنجائش
نہیں رکھی گئی۔ کہ جمعہ کی نماز کو معمولی نمازوں کی طرح علیحدہ
علیحدہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ جماعت میں حاضر ہونا
اور خطبہ سننا اور جماعت کیساتھ نماز ادا کرنا اس کے لیئے
ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔ بلکہ عید کی نماز کے لیئے بھی
اسقدر تاکید اسلام میں نہیں جس قدر کہ جمعہ کی نماز کیلیئے ہے
اور مذہب اسلام کے رو سے جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ
سخت گنہگار ہے۔ ہندوستان کی تین بڑی قوموں یعنی
ہندوؤں عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے ایک خاص دن
میں عبادت الہی کے لیئے جس شدّ و مد سے قرآن شریف
میں جمعہ کے متعلق حکم ہے باقی دو قوموں کے سبت
کے متعلق اس زور سے قطعاً انکی مقدس کتابوں میں
ذکر نہیں۔ ان تمام باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ ایک
عظیم الشان اسلامی تہوار ہے اور نماز جمعہ کے تمام شرائط
کیساتھ ادا کرنیکی ہر ایک مسلمان کو ایسی سخت تاکید کی
گئی ہے۔ کہ اسے صاف الفاظ میں یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ
اسوقت کسی دوسرے کام کو قطعاً نہ کرے

اب یہ امر ظاہر ہے کہ جسقدر کسی بڑے قوم کے بڑے
بڑے تہوار ہیں۔ انکے منانیکے لیئے گورنمنٹ نے اپنی
سب رعایا کو یکساں آسانی دے رکھی ہے۔ سب سے
زیادہ مشکلات ایسے تہواروں کے منانے میں ان لوگونکو
ہوسکتی ہیں جو بوجہ ملازمت گورنمنٹ اپنے وقت کے
آپ مالک نہیں۔ مگر ہماری مہربان گورنمنٹ نے صرف
مذہبی آزادی کو مدنظر رکھکر یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ
سب قوموں کے بڑے بڑے تہواروں کے دنوں
میں تمام سرکاری دفاتر اور سب عدالتیں وغیرہ بند رہیں

تاکہ وہ حصہ رعایا جو ملازم
کیساتھ ان تہواروں
درحقیقت اگر گورنمنٹ
تو پھر مذہبی آزادی بے
اس طریق عمل سے کہ اپنے
قومی تہواروں کے دنوں
ہے۔ یہ امر تو ظاہر ہوگیا۔ کہ گورنمنٹ
قوم کو اپنے مذہبی فرائض کی ادا
محسوس نہ ہو۔ لیکن جمعہ کی نماز کی ادا
دیکھا گیا ہے اس قسم کی آزادی ابھی تک حاصل
شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کے مبارک موقعہ پر ا
کے حصول کے لیئے جسقدر زور دیا جائے کم ہے +
یہ تو ظاہر ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ اسبات کی اجازت
نہیں دیتا۔ کہ ہر ہفتہ میں دو دن کی تعطیل ہو۔ اور یہ بھی ظاہر
ہے۔ کہ اتوار شاہ وقت کے مذہب کے لحاظ سے تعطیل
کا ضروری دن ہے۔ پس کوئی ایسی تجویز گورنمنٹ کے سامنے
پیش کرنی چاہیئے جس سے نظام گورنمنٹ میں بھی کوئی
مشکلات پیش نہ آویں۔ اور اہل اسلام کو یہ مذہبی آزادی
بھی ملجائے۔ اسکی آسان راہ یہ ہے۔ کہ جمعہ کے دن نماز
جمعہ کیوقت یا تو سب دفاتر اور عدالتیں سکول کالج وغیرہ دو
گھنٹے کے لیئے بند ہو جاویں یا کم از کم اتنی دیر کے لیئے
مسلمان ملازمین اور مسلمان طلباء کو اجازت ہو۔ کہ وہ نماز
جمعہ ادا کر لیں۔ اور اسکے متعلق جملہ دفاتر و جملہ محکموں میں
گورنمنٹ کی طرف سے سرکلر ہو جائے۔ گو اسوقت بعض افسر
اس قسم کی اجازت اپنے ماتحتوں کو دیتے ہیں۔ مگر ایسی مثالیں
کم ہیں۔ اور خصوصاً سکولوں اور کالجوں میں تو بالکل نہیں
ایسی اجازت نہ صرف مسلمانوں کی راہ سے ایک بڑی
روک کو اٹھائے گی۔ بلکہ آخر کار گورنمنٹ کے لیئے بھی یہ
فائدہ مند ثابت ہوگی۔ کیونکہ نماز جمعہ میں ایک لازمی جزو خطبہ
کا سننا ہے۔ اور خطبہ کیا ہے۔ اس میں یا تو اخلاقی وعظ ہوتا
ہے یا پیش آمدہ امور میں مسلمانوں کو جو راہ اختیار کرنی
چاہیئے۔ اسکا ذکر ہوتا ہے گورنمنٹ خود اس ضرورت کو
محسوس کرتی ہے کہ طلباء کی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام ہو۔
تاکہ جو بد نتائج خالی دنیوی تعلیم سے پیدا ہو رہے ہیں جس
کے ساتھ اخلاقی و دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ ان کا
انسداد ہوسکے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر
گورنمنٹ اور علمائے اہل اسلام توجہ کریں۔ تو جمعہ کے خطبہ
سے بڑھکر کوئی بہتر صورت اخلاقی اور دینی وعظ اور تعلیم کی

ہیں ہا
سلمان
لینے
گورنمنٹ
ملکوں
قوم میں
لیئے اس انتظام
ر سکول اور کالج
تے ہیں۔ ایسی ضرورت
سعدر دیر کے لیئے غیر حاضری
تلافی وہ خود بعد از وقت کام
دملہ جو کام انکے ذمہ ڈالا گیا ہے وہ
ان پورا کرنا ہوگا۔ برٹش گورنمنٹ کے نظام میں
س قسم کی مثالیں پہلے موجود ہیں۔ کیونکہ اس گورنمنٹ
مختلف قوموں پر حکمرانی کا موقعہ خدا نے دیا ہے۔ اسلیئے
نی المسیح ان مختلف اقوام کی مذہبی اصولوں کو مدنظر رکھکر
کرتی ہے چنانچہ مصر میں جہاں بڑا عنصر آبادی کا مسلمان
، اور خدیو مصر برٹش نگرانی کے نیچے حکمرانی کرتے
، وہاں تعطیل کا دن بجائے اتوار کے جمعہ ہی ہے چنانچہ
ل کالج و دفاتر عدالتیں وہاں جمعہ کو بند ہوتی ہیں۔ اور
طرح پر اہل اسلام کو اس حکم کے بجا لانے میں جو نماز
سے متعلق تاکیدی طور پر قرآن کریم میں دیا گیا ہے۔ کوئی
ت نہیں مگر وہاں چونکہ ایک کثیر حصہ اعلیٰ عہدہ داران
انگریزوں کا ہے جو عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔ اسلیئے
گورنمنٹ نے انکو یہ سہولت دے رکھی ہے۔ کہ وہ اتوار کے
ان چاہیں۔ تو کام پر حاضر نہ ہوں۔

اور اپنے کام کو باقی دنوں میں پورا کر دیں۔ پس جہاں اعلیٰ عہدہ داران کو محض ان کی مذہبی آزادی قائم رکھنے کے لیئے برٹش گورنمنٹ نے اسقدر اجازت دیدی ہے۔ ہندوستان میں مسلمان ملازمین کو جنکی نسبت بھی کل عملہ سے بہت تھوڑی ہے۔ صرف دو گھنٹے کیلیئے اجازت کا ملجانا ایک یقینی امر ہے کیونکہ صرف ساتویں دن دو گھنٹے کے لیئے چند ملازمین کی غیر حاضری سے جو وہ بھی اکثر غیر ذمہ داری کے عہدوں پر ہونگے کام کا کوئی بڑا ہرج متصور نہیں۔ اور اگر کوئی ہرج بھی ہو۔ تو وہی ملازم خود اپنے کام کو پورا کرنیکے ذمہ وار ہونگے۔

غرضیکہ ایک طرف جب ہم نماز جمعہ کے لیئے سخت تاکیدی حکم قرآن شریف میں پاتے ہیں۔ جس میں اسقدر تاکید ہے کہ صاف الفاظ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ جب نماز جمعہ کا وقت آجائے۔ تو تم دنیا کے ہر ایک قسم کے کاروبار چھوڑ کر نماز جمعہ کی ادائیگی میں مصروف ہو جاؤ۔ اور جب تک نماز ادا نہ کر لو۔ کسی کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کے نیچے آؤ گے۔ اور اس کیساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ نماز جمعہ میں خطبہ میں جو اخلاقی تعلیم مسلمانوں کو دیجاتی ہے۔ وہ ملک اور گورنمنٹ کے لیئے کسقدر مفید ہے۔ اور پھر دوسری طرف ہم ایسی نظیر بھی پاتے ہیں جس میں اسی قسم کی دقت ایک دوسرے ملک میں پیش آنے پر انگریزی گورنمنٹ نے اپنے ملازمین کے مذہبی حقوق کی ادائیگی کو ان کے سرکاری کام میں حاضری پر ترجیح دیکر سالانہ تعطیل کے دن کے ایک دن اور بھی انہیں غیر حاضر رہنے کی اجازت دی ہے۔ اور جو امر ہم پیش کرتے ہیں۔ اس کی دقت اس دقت سے بدرجہا کم بھی ہے۔ کیونکہ صرف دو گھنٹے کی رخصت نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیئے نہ آرام کے لیئے ہم چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یقین کامل ہوتا ہے۔ کہ شہنشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی کے موقعہ پر اگر کل ہندوستان کے مسلمان متفق ہو کر اس مذہبی رکاوٹ کے دور کیا جانے کی درخواست کریں۔ تو گورنمنٹ انگریزی ضرور ان کی اس دقت پر غور فرما کر اس کی اصلاح اس مبارک موقعہ پر کرکے چھ سات کروڑ نہیں بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو مسخر کرے گی۔ کیونکہ مسلمان قوم سب سے بڑھکر مذہبی آزادی کی دل سے قدردانی کرنیوالی ہے۔

ان وجوہات مذکورہ بالا کی بنا پر ہم نے ایک میموریل تیار کیا ہے جو حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا جاویگا۔ لیکن چونکہ جس امر کی اس میموریل میں درخواست کیگئی ہے۔ وہ جملہ اہل اسلام کا مشترک کلم ہے۔ اسلیئے قبل اس کے کہ یہ میموریل حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجا جاوے ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اسکا خلاصہ مسلمان پبلک اور مسلمان اخبارات اور انجمنوں کے سامنے پیش کیا جاوے تاکہ وہ سب اس پر اپنی اتفاق رائے کا اظہار بذریعہ رزولیوشنوں و تحریرات وغیرہ کے کرکے گورنمنٹ پر اس سخت ضرورت کو ظاہر کریں۔ تاکہ اس مبارک موقعہ پر یہ آزادی اہل اسلام کو حاصل ہو جاوے۔ ہمیں غرض صرف اس امر سے ہے۔ کہ جملہ اہل اسلام کے اتفاق سے جیسی کہ یہ ضرورت متفقہ ہے۔ یہ درخواست حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہو اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے۔ اسلیئے ہم نے اسے پیش کر دیا ہے۔ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو جو صرف اسوجہ سے اس کیساتھ اتفاق نہ کرے کہ یہ میموریل ہماری طرف سے کیوں پیش ہوتا ہے۔ تو ہم بڑی خوشی سے اپنے میموریل کو گورنمنٹ کی خدمت میں نہیں بھیجینگے۔ بشرطیکہ اس کے بھیجنے کا اور کوئی مناسب انتظام کر لیا جاوے۔

پس یہ اشتہار جملہ ایڈیٹر اں اخبارات اسلامیہ و سکرٹریاں انجمنہائے و شاخہائے لیگ و معزز اہل اسلام کی خدمت میں اس غرض کے لیئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد بذریعہ ریزولیوشنوں کے اور بذریعہ تحریرات کے اس پر اظہار رائے کریں۔ تاکہ عام مسلمانوں کی طبائع کا میلان دیکھکر اس درخواست کو پیش کیا جاوے۔

المعلن

نورالدّین

(خلیفۃ المسیح الموعود) قادیان ضلع گورداسپور

یکم جولائی ۱۹۱۱ء

روحانی تعلیم

۱۹۱۱

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپکے اخبار مورخہ ۲۹ جون میں کلام امیر کی ذیل میں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال روحانی تعلیم کے متعلق پڑھے مجھے گیتا شریف کے چند ایک شلوک یاد آگئے جنکی اس اقوال کیساتھ عجیب مطابقت ہے آپکے اخبار کے ناظرین کی آگاہی کے لیئے عرض کرتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال

"مجھ سے بھی لوگوں نے پوچھا ہے کہ تم کیا روحانی تعلیم دیتے ہو اور اس جماعت میں کیا روحانیت ہے۔ سو میں کھولکر سناتا ہوں کہ روحانیت یہی ہے۔ تمہارا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا پڑھنا تجارت کرنا۔ کوئی اور محنت لمنا جلنا سب کچھ اللہ کے لیئے ہو سب میں خدا یاد رہے۔ اپنے سارے کاموں میں اللہ کی رضا مدنظر رکھو۔ بس یہی تصوف۔ یہی فقیری۔ یہی روحانیت یہی روحانی تعلیم ہے۔"

گیتا شریف کے شلوک

چہ طاعت چہ ہمت چہ سالک شدن ٭ چہ مملوک گشتن چہ مالک شدن

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ دُرِّثمین اردو فارسی مجلد ۹/ تنخیذ احمدیہ
سنت احمدیہ
۴/ معیار الصادقین
شہادت القرآن
۲/ الاستخارہ
چولہ گرونانک صاحب
مجموعہ فتاوی احمدیہ
ظہور المسیح
۲/ ضرورت زمانہ
نشانی جاں کر
ا/ کشف الاسرار
صحیفہ آصفیہ
۲/ مباحثہ رامپوری
البرہان الصریح
ا/ شرائط بیعت ۲۵ عدد ۵۰
فرزند علی بجواب ابراہیم
۴ شری نہہ کلنک اوتار
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی ترجمہ مکتوبات احمدیہ بجائی ۶/
شاہ رفیع الدین صاحب ۱۰/ رویائے صادقہ
احسن القصص
۲/ مبادی الصرف

رسید زر

۲۳ - مئی ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۲۲۶۶ للعہ
۲۴ - مئی ۱۹۱۱ء
چوہدری غلام حسین صاحب ۱۲۹۷ للعہ عبد الرزاق صاحب ۲۷۰۳ للعہ
میاں جان محمد ۱۶۲۵ ۸/ میاں محمد دین سراج دین ۲۶۷۵ سے/
منشی محمد رفیق ۲۲۰۸ للعہ

۳ - جون ۱۹۱۱ء

محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ للعہ حافظ غلام احمد صاحب ۱۲۴۳ ۱۲/

۵ - جون ۱۹۱۱ء

نظام الدین صاحب ۱۹۱ ۸/ مال موسی ۲۹۹۵
محمد خان صاحب ۲۷۴۸ للعہ محمد شفیع ۲۵۴۵
رحمت اللہ صاحب ۲۲۹۷ سید امانت شاہ ۵۹۲۵ للعہ
شیخ فتح محمد خاں ۱۱۳۰ للعہ عبد الحکیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
عبد العزیز صاحب ۱۶۹۸ للعہ نصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵ للعہ
عبد الرحمن صاحب ۲۳۹۹ للعہ چوہدری اللہ دتہ ۲۴۹۲ سے/
حمایت خاں ۲۵۷۶ للعہ محمد عبد اللہ صاحب ۲۷۵۵ للعہ

۶ - جون ۱۹۱۱ء

قطب دین صاحب ۳۸۶ للعہ شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم ۲۶۶۷ للعہ
یار محمد خاں ” ۲۶۹۲

۷ - جون ۱۹۱۱ء

نبی بخش صاحب ۱۴۳۹ للعہ عبد الحکیم ۲۶۲۷
قاضی حبیب اللہ صاحب ۷۷۵ للعہ نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ سے/

حق کی فتح

شیخ غلام احمد صاحب بہت سی صعوبات سفر میں برداشت کر کے پونچھ پہنچے۔ وہاں مخالفین نے آپ پر مقدمہ بنانے کے منصوبے کئے۔ آپ نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سامنے اپنے عقاید و عقائد کا نمونہ دیا۔ جس سے وہ مطمئن ہو گئے۔ اور مخالفین خائب و خاسر رہے۔

دعا کرو۔ پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گو... جو اس سال حج کر کے آئے ہیں اسہال دیگار سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ انکی صحت عاجلہ و شفاء کاملہ کی دعا کیجاوے۔

ناطہ کی ضرورت ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۸ ا سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لیے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو
محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ ... کلکتہ

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس(۱۹) روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بہ عادہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وشرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

مفت

میو اپنا لیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے۔ تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کر دینگے۔ اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کر دیں۔ انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بکڈ پیکٹ روانہ کیا جاویگا۔

محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان (گورداسپور)

ڈاکہ

دیکھو گرمی کا موسم
بچنے کا آسان طریقہ د...
برس سے تمام ہندوستان
پیٹ کا درد اور متلی کے...
پاس رکھو قیمت فی شیشی ۸/ محصول ڈاک

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق ... کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے ... ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا ... کا درد بدہضمی متلی اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی ... جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ (آٹھ آنہ) محصول ڈاک ...
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ ...

مجربات عجائب فن حکمت میں یہ وہ کتاب ... نسخوں پر عمل کرنے سے ایوس اپنی مراد کو پہو... ایک اشرفی کو بھی سستی ہے قیمت ۱۲/

رازِ مخفی علم طب کے مخفی راز بطور سوال و جواب ...

بہار زندگی ... رسالہ دستکاری۔ ہر قسم کے لذیذ کھا... دستکاری کے طریقے نہایت آسان درج ہیں۔ ...
المشتہر
ایس آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی گلی قاسم جان سے م...

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ ... اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے سبھی طرح اور مقوی ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے یہ دوا ... قیمت نقد ... بذریعہ ویلیو ... پارسل مل سکتی ہے۔

ضرورت نکاح

میاں محمد بخش احمدی قادیان جو ریشم کا کام جانتے ہیں نکاح کے خواہشمند ہیں۔ انکی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نکاح کیلئے کافی استطاعت رکھتے ہیں کوئی صاحب انکے لیے نکاح کا انتظام کرکے ماجور من اللہ ہوں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

خطبہ جمعہ

(از امیر المومنین رض)

سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پڑھکر فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلعم جب تشریف لائے۔ تو اس وقت ان کی بعثت کی بڑی ضرورت تھی۔ لوگ نہ اسماء الٰہی کو جانتے تھے۔ نہ صفات الٰہی کو نہ افعال سے آگاہ ۔ ۔ ۔ تھے۔ نہ جزا و سزا کے مسئلہ کو مانتے تھے۔ انسان کی بدبختی اس سے بڑھکر کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے مالک اپنے خالق کے نہ اسما کو جانے نہ صفات کو۔

غرض لوگ اسکی رضامندی سے آگاہ تھے۔ نہ اسکے غضب سے۔ ایسا ہی انسانی حقوق سے بیخبر۔

سب سے بڑا مسئلہ جو انسان کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ وہ جزا و سزا کا مسئلہ ہے۔ اگر شریف الطبع انسان کو معلوم ہو کہ اس کام کے کرنے سے میری ہتک ہوگی یا مجھے نقصان پہونچیگا۔ تو وہ کبھی اس کے قریب نہیں پھٹکتا۔ بلکہ ہر فعل میں نگرانی کرتا ہے۔ مختلف طبائع کے لوگ اپنے مالک کے اسماء صفات کے علم اور جزا و سزا کے مسئلہ پر یقین کرنیسے نیکیوں کی طرف توجہ کرتے اور بد افعالیوں سے رکتے ہیں۔

چنانچہ ملک عرب میں شراب کثرت سے پی جاتی اور الخمر جماع الاثم صحیح بات ہے پھر فرمایا۔ النساء حبائل الشیطن سو اس ملک میں کوئی قانون نہیں تھا۔ ایسا اندھیر پڑا ہوا تھا۔ جن سعادتمندوں نے نبی کریم کے ارشاد پر عمل کیا۔ وہ پہلے بے خانماں تھے۔ پھر بادشاہ ہو گئے۔ رخشن پوش تھے۔ حریر پوش بن گئے۔ نہ مفتوح تھے نہ فاتح ۔ مگر اس اطاعت کی بدولت دنیا میں فاتح۔ قوموں کے امام خلفائے راشدین اور اعلیٰ مرتبت سلاطین کہلائے۔

یہ سب اس کتاب کی برکت تھی جسے اللہ نے الیسی اندھیری رات میں جسے لیلۃ القدر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اپنے بندے پر نازل کیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے ہی حالات میں ہم میں ایک مجدد کو بھیجا۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں شرک کا زور تھا۔ سو اسکی تردید میں آپنے پوری کوشش فرمائی۔ قرآن مجید کا کوئی رکوع شرک کی تردید سے خالی نہیں۔ اس زمانے میں لوگوں میں یہ مرض عام تھا۔ کہ دنیا پرستی غالب ہے۔ دین کی پروا نہیں اسلیئے آپ نے بیعت میں یہ عہد لینا شروع کیا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

کیونکہ دنیا پرستی کا یہ حال ہے کہ جیسے چوہڑے کا چھرا حلال ۔ حرام جانور دونوں پر یکساں چلتا ہے۔ اسی طرح لوگوں کی فکر اور عقل حرام حلال کمائی کے حصول پر ہر وقت لگی رہتی ہیں۔ فریب سے ملے دغا سے ملے۔ چوری سے ملے سینہ زوری سے ملے۔ کسی طرح روپیہ ملے سہی۔ ملازم ایکدوسرے سے تنخواہ کا سوال نہیں کرتے۔ بلکہ پوچھتے ہیں۔ بالائی آمدنی کیا ہے۔ گویا اصل تنخواہ آمد میں داخل نہیں۔

مسلمانوں پر ایک تو وہ وقت تھا۔ کہ اپنی ولادت موت تک کی تاریخیں یاد اور لکھنے کا رواج تھا یا اب یہ حال ہے۔ کہ لین دین شراکت تجارت ہے۔ مگر تحریر کوئی نہیں۔ اگر کوئی تحریر ہے تو ایسی بے ہنگم جسکا کوئی سر پیر نہیں۔ نہ اختلاف کا فیصلہ ہو سکتا ہے نہ اصل بات سمجھ آسکتی ہے تم اے بھائیو (احمدیوں) کو چاہیئے کہ وہ امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ یہ وہ دنیا وعظوں میں ہرگز روایت نہ کرو۔ نہ سنو مخلوق الٰہی کو قرآن مجید سناؤ۔ ہدایت کے لیئے کافی ہے۔

سلیمان کی انگشتری اور بھٹیاری کا بھوت ہونکنے کا قصہ بالکل لغو اور جھوٹ ہے۔ اگر ایک پتھر میں جو جمادات سے ہے اتنا کمال ہے تو کیا ایک برگزیدہ انسان میں جو اشرف المخلوقات ہے۔ یہ کمال نہیں ہو سکتا۔ انبیاء کی ذات میں کمال ہوتے ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ انبیاء دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ جیسے کہ سلیمانؑ کی نسبت شیاطین نے دنیا میں مشہور کیا۔ اگر دنیا میں کوئی کسی کی شکل بن سکتا ہے۔ تو امان ہی اٹھجائے۔ مثلاً ایک نبی وعظ کرنے لگے۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ یہ نبی ہے۔ یا نعوذ باللہ کوئی برا آدمی ہے۔ خدا نے ایسی باتوں کا رد فرما دیا ہے۔ کہ ما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا تم ایسی باتوں سے توبہ کرلو۔ اگر کوئی ایسا وعظ سنائے تو صاف کہدو کہ انبیاء کی ذات جامع کمالات ایسے افتراؤں سے پاک ہے۔

کتابیں منگوانیوالے غور سے پڑھیں

بعض احباب یہ سے ایک آدھ کتاب منگواتے ہیں۔ تو ساتھ ہی ایسی کتابوں کا آرڈر بھی دیدیتے ہیں۔ جو دوسرے دفتروں میں فروخت ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے آرڈر والا کی قیمیں میں ایک ایک دن ضائع جاتا ہے۔ لہذا آئندہ کے لیئے اطلاعاً عرض ہے۔ کہ ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لیا جائیگا۔ اگر ایک روپیہ سے کم کی کوئی ایسی کتاب طلب کیجائیگی جو ہمارے دفتر میں نہو۔ تو بھی ایک آنہ کمیشن چارج ہوگا۔

محمد یمین سہارنپوری تاجر کتب قادیان بھی احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی کتاب جو قادیان میں مل سکے ڈیڑھ آنہ فی روپیہ کمیشن پر لیکر بھجوا سکتے ہیں۔

مورکھہ سیدھ حصہ دوم

مورکھہ سیدھ حصہ اول دفتر بدر سے ایک آنہ پہ ملتا ہے۔ اس کے دوسرے حصہ کی سو جلدیں مولوی دلپذیر صاحب بھیروی نے مفت تقسیم کرنے کے لیئے ہمارے پاس بھیجی ہیں جو صاحب چاہیں محصول ڈاک بھیجکر منگوالیں

الحق کی ضمانت

یہ خبر بہت افسوس کیسا تھ سنی جائیگی۔ کہ اخبار الحق دہلی سے گورنمنٹ پنجاب نے ایکہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے جو اسی ہفتہ میں میر قاسم علی صاحب نے جمع کرادی امید ہے کہ آئندہ کے لیئے بھی الحق کے متعلق روش اسکے خریداروں سے اس غیر معمولی زیرباری کا معاوضہ دلادیگی ہمیں گورنمنٹ کے انصاف پر پورا بھروسہ ہے۔ جب

سردار مہر سنگھ کا لیکچر ۲

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ سب سے معتبر جنم ساکھی بھائی بالا صاحب اور جپ جی ہے۔ اور گرنتھ میں تو مختلف گروؤں کے اقوال ہیں از آنجملہ گرونانک جی کے بھی ابتدائی اور آخری زندگی کے اشعار لکھہ دیئے گئے ہیں۔ تاہم ان کا اسلام ثابت ہے آخر میں ستیارتھ پرکاش کی اصل عبارت نقل کرکے آریوں کا عقیدہ ظاہر کیا ہے اور پھر اپنا عقیدہ دربارہ باوا نانکؒ لکھکر سکھوں کو جتایا ہے۔ کہ تم سے زیادہ قریب کون ہیں مسلمان یا آریہ فی رسالہ ایک پیسہ کے حساب منگوا کر ذی استطاعت احباب مفت تقسیم کریں تاکہ سکھوں میں تبلیغ ہو۔

یہ صحیح نہیں

روزانہ پیسہ اخبار جس میں ہماری سلسلہ کے متعلق بھی امکان بدزبانی ضرور ہوتی رہتی ہے۔ یہ چھاپا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کسی جگہ یہ لکھا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو اپنا ایک فرقہ سمجھ لیں اور قرآن کریم و احادیث وید کا ترجمہ ہیں یہ بالکل افترا اور بہتان ہے وہ اسلام جو تمام ادیان حقہ کا جامع اور جسکی کتاب تمام صداقتوں پر مشتمل ہے اسکی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ وید کا ترجمہ ہو یا کسی ایسے مذہب کا فرقہ ہو جو اپنی صحیح تعریف بھی نہ کرسکے حضرت اقدس نے ایسا ہرگز ہرگز کہیں نہیں لکھا۔ اور نہ کوئی احمدی ایسا لکھہ سکتا ہے۔

فرق تو بڑا ہے

ہندوستان بڑی سنجیدگی سے لکھتا ہے کہ ماتا اور گئو ماتا میں کیا فرق ہے جب کہ وہ دودھ سے پرورش اور تمام سامان زندگی مہیا کرتی ہے انسان اور حیوان میں فرق تو ظاہر ہے گو ہندوستان کے فلسفی مزاج اڈیٹر کے نزدیک نہو پھر ایک اور فرق یہ ہے کہ مرنیکے بعد کوئی اپنی ماں کے چمڑے کے جوتے نہیں سلواتا۔

تصحیح ۔ اقیموا الصلوٰۃ کی قیمت ڈیڑھ آنہ ہے۔

کلامِ امیر رضہ

۱۹۔ جون سنہ ۱۹۱۱ء ۔ فرمایا افسوس ہے ان پر جو ہلاکت کے گڑھے میں خود ہی نہیں گر پڑتے بلکہ اوروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے آنکھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فضلوں کا انکار کرکے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ ہی مال دیتا ہے۔ اسی کا احسان جانو۔ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ دیکھو میں نے اپنے باپ کا روپیہ ترکہ میں نہیں لیا باپ کے مکانات میں بھی نہیں رہتا اللہ کا احسان ہے۔ پس انسان اولاد کی فکر میں ایسا منہمک کیوں ہو۔ مال کی کیا ہستی ہے۔

فرمایا۔ اللہ کی شان میں لوگوں نے کئی قسم کی بے ایمانی کی ہیں (۱) مخلوق کی بھی ویسی ہی تعظیم مثل سجدہ کرنا۔ جیسی کہ خدا کی کرنی چاہیئے۔ جو تصرف ذات الٰہی کو ہے۔ وہی مخلوق کا خیال کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ (۲) ایک بدبخت گروہ ہے وہ شرک سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ وہ جناب الٰہی کے لئے ند قرار دیتا ہے۔ ند کہتے ہیں۔ مدمقابل کو۔ مثلاً ایک طرف اللہ کا حکم ہے۔ حی علی الصلوٰۃ۔ دوسری طرف ایک دوست آشنا بلاتا ہے تو اس طرف دوڑ پڑے۔ (۳) ایک گروہ جو غافل ہے اللہ تعالےٰ کے احکام کی نہ خبر ہے نہ پروا۔

فرمایا۔ نماز مومن کے لئے عجیب معراج ہے۔ عین اس وقت جب نیند کی وجہ سے سستی کا زور ہو یا کام سے تھک گئے ہوں جیسے عصر و شام تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

فرمایا۔ اقامت الصلوٰۃ تین طریقوں سے ہے (۱) سستی کاہلی۔ نادانی۔ بےخبری نماز کو گراں ہے۔ تم پڑھتے چلے جاؤ (۲) اطمینان کے ساتھ فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحباب کا لحاظ کرو (۳) جناب الٰہی کے حضور خشوع وخضوع سے ایسے کھڑے ہو جیسے کوئی محسن مربی کے حضور میں کھڑا ہوتا ہو۔

فرمایا۔ نماز کی ابتدا اللہ سے ہے۔ اور انتہا بھی اللہ مقصود بھی اللہ ہی ہے۔

فرمایا۔ لوگوں کے اندر بخل کا مادہ بہت ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ ایک وقت تھا جبکہ موجودہ آمدنی سے بہت کم آمدنی تھی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں سخر لکم الفلک۔ آپ سے سر سے پیر تک اپنے کپڑوں کو دیکھو۔ استعمال میں آنے والی چیزوں اکثر ولایت سے بذریعہ جہاز کے آئی ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تمہیں محض اپنے فضل سے اپنی غریب نوازی سے توفیق دے۔ اپنے مولیٰ کو ایسا راضی کر لو۔ کہ وہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

۲۰۔ جون سنہ ۱۹۱۱ء ۔ انبیاء کرام جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کا جوش ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قرآن مجید پڑھنے والوں سے مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔

فرمایا۔ یہ قوم عجیب قوم ہے۔ ہر طرح سے برکت ہی مانگتی ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر میں ہیں تو اس شہر کے لئے امن کی دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ مصائب دنیا اور غضب الٰہی سے امن رہے۔

فرمایا۔ میں بھی حضرت ابراہیم کے اتباع میں کہتا ہوں جو بھلی باتوں میں میرے تبع ہیں وہی درحقیقت میری جماعت سے ہیں باقی کہا کریں کہ ہم مرید ہیں۔

فرمایا۔ مومن کوئی مکان بنائے تو سب سے پہلے اس میں مسجد نماز پڑھنے کی جگہ بنائے۔ میری ماں نے گھر میں ایک سردی کے موسم کے لئے اور ایک گرمی کے موسم کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کا گر ہے موت کو یاد رکھنا اور یہ کہ میرا مولےٰ دیکھتا ہے۔ یعنے ما یخفی علی اللہ من شیءٍ کا مطالعہ۔

فرمایا۔ میری باتوں کی قدر کرو یا نہ کرو۔ مگر خدا کی بات شکر گزاری اور فرمانبرداری سے قبول کرو۔ اپنے مکانوں کو خدا کے مکان بناؤ۔ انمیں ایک مسجد بناؤ اور اپنی اولاد کے صالح ہونے کے لئے دُعا کرتے رہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں کیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق دے جہاں تمہاری چارپائیاں ہوں جہاں تمہارے مکان ہوں خدا کی برکات نازل ہوں مکانوں کے بنانے میں خدا کی فرمانبرداری مدنظر ہو صالح اولاد عطا ہو۔

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی نے

تاریخ اسلام کا دلچسپ سلسلہ رسالوں کی صورت میں شروع کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضہ کے سوانح میں سے مفصلہ ذیل انتخاب ناظرین کی دلچسپی و ہدائت کا موجب ہوگا۔

وصیت صدیق

یہ ابوبکر رضہ بن ابو قحافہ کا آخری عہدنامہ ہے جس کا آخری قدم دنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے یہ ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے شریر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور جھوٹا سچ بولتا ہے میں نے اپنا جانشین عمرؓ بن خطاب رضہ کو کیا ہے اسلئے اس کا حکم مانو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کریگا۔ اگر خلاف کریگا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہوگا۔ میری نیت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے جو شخص برا عمل کریگا اسکو آخرت میں اسکی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو تم پر۔

اپنے جانشین کو نصیحت

میں نے تم کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح سے یاد رکھنا کہ اللہ تعالےٰ کوئی عمل رات کو قبول کرتا ہے مگر دن کو نہیں کرتا اور کوئی عمل دن کو قبول کرتا ہے اور رات کو نہیں کرتا پس ادا کرنے کا سب سے مقدم خیال رکھو۔ جب تک فرض ادا نہ کیا جاوے۔ نفل کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ معزز اور صاحب دولت وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور آخرت کے دن اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری اترا۔ اور وہ شخص سخت بدنصیب ہے جو دنیا میں جہالت کا پیرو بنا رہا اور قیامت کے دن اسکی نیکیوں کا پلہ ہلکا نکلا ثواب اور عذاب دونوں کو اپنی نگاہ میں ہر وقت رکھنا چاہیئے۔ اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر برائی اور جھوٹ کی طرف سہواً بھی نہ جلنا چاہیئے اپنے آپکو ہمیشہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے رکھو اگر تم نے میری وصیت کے مطابق عمل کیا تو یقین جانو کہ تمہاری موت نہائت خوشگوار ہوگی اور موت کی تلخی تمہارے نزدیک بھی نہ آئے گی بلکہ حیات جاودانی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہوگے لیکن اگر تم نے میری وصیت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو یاد رکھو کہ موت تمہارے لئے سب سے بری چیز ہوگی۔

صدیق کی دُعا

ان کے جانیکے بعد خلیفہ اول نے نہائت تضرع اور درد کے ساتھ اللہ کے حضور دُعا مانگی کہ اے پروردگار میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے کیا ہے کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ان میں فتنہ برپا ہو تا میں نے جس شخص کو تمام صحابہ میں سے بہتر سمجھا اسکو میں نے خلیفہ نامزد کردیا ہے تاکہ وہ تیری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے اے میرے پروردگار تو اسکو نیک چلن خلیفہ اور رعایا کو اس کا تابع فرمان بنائے رکھیو۔

معترضین کو خطاب

آپ نے شکایتاً کہا کہ تم لوگوں نے مجھ کو بیماری سے زیادہ تکلیف دے رکھی ہے میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو بہتر سمجھا اسکو تم پر خلیفہ مقرر کیا مگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفرِ ہفت روزہ

حمد — سب ثنائیں اس قدوس سبّوح قدیم رحمٰن رحیم کے لئے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے۔ سفر و حضر میں وہی قادر توانا حیّ وقیّوم ہے جس کے سہارے سب کی زندگی ہے اور جس پر توکل کرنے سے سب کام درست ہو جاتے ہیں وہ پیارا خدا جس نے پیارا محمدؐ ہمارے لئے مبعوث کیا وہ نبیوں کا سردار جو ہمارا سیّد ہے۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ و بارک وسلم۔

میں قربان جاؤں تیرے نام پر اے میرے پیارے اللہ کہ تو نے ہمیں ایسے نبی کے خدام میں شامل کیا۔ جس کی اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں پھر کیا عجب ہے اس اُمّت کے اولیاء کا سمجھنے والے خود نبی ہیں۔

میں تیرے کس کس احسان کو یاد کروں اے میرے باری کہ تو نے ہمیں احمدؑ کا ایک حقیقی غلام عطا کیا جس نے غلام کا حق ایسا ادا کیا کہ اپنے آقا کا ظل اور نمونہ بن گیا اور آقا اس پر ایسا مہربان ہوا کہ اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے دُوئی کو اُٹھا دیا یہاں تک کہ وہ پکار اُٹھا۔ انا احمدؐ وانا محمدؐ

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطان تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

پھر اس پاک پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ اس نے **احمدؑ** کے بعد ہمیں چاہِ ظلمت میں گرنے سے بچایا اور ہمیں ایک **نور** عطا کیا۔ جو انبیاء کے **دین** کا حامی اور حافظ اپنے وقت میں ہوا۔ اللّٰھم ایدہ وانصرہ۔ آمین یارب العالمین۔

اسی **نور** کی راہنمائی سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا۔ صدر انجمن کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے جب کہ اُمّت کے پیر و جوان ہمّت حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک ماہ کا سفر اپنے ذمہ لیا تو اس لمبے سفر سے قبل ایک ہفت روزہ سفر اختیار کرنے کا ارادہ انہوں نے ظاہر فرمایا جسے فخر قوم اور صدر انجمن کے اعلےٰ کارکن حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب نے امرتسر تک جناب میر صاحب کی رفاقت کا ارادہ کیا اور یہ خادم حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اس سارے سفر میں جناب میر صاحب کے ہمرکاب ہوا۔

ابتدائی سفر — ۲۴ جون ۱۹۱۱ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے دُعا کے ساتھ ہم کو رخصت کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے خطبہ کا مضمون راستہ میں دوستوں کو پہنچاتے رہیں جس اکہ میں ہم سوار ہوئے اسی میں ہمارے ساتھ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نومسلم بھی تھے جو آجکل قادیان میں تجارت کرتے ہیں۔ بسکٹ۔ بند بکرم۔ اسٹیشنری۔ لالٹین۔ پاؤڈر وغیرہ اشیاء بیچتے ہیں۔ اور نہائت مستعدی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اسجگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قادیان میں نومسلموں کی جو ایک جماعت رہتی ہے اون میں سے اکثر کے نام عبدالرحمان ہیں۔ اور شناخت کے واسطے عبدالرحمان کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ احباب لگا دیتے ہیں۔

(۱) عبدالرحمان قادیانی۔ ہمارے اس سفر میں رفیق تا بٹالہ جن کا اوپر ذکر ہوا۔ (۲) ماسٹر عبدالرحمان۔ جو جالندہری بھی کہلاتے ہیں اور کئی ایک عمدہ تصانیف و تالیف کر چکے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ ہمیشہ جوش کے ساتھ جاری رکھتے ہیں (۳) عبدالرحمان لاہوری داماد حافظ حاجی احمد اللہ صاحب۔ ہنوز تعلیم پاتے ہیں اس سال امتحان مولوی عالم دیا ہے۔
رہی عبدالرحمان سابق کنہا سنگھ۔ کچھ تجارت کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ان کے سوا کوئی دیگر نومسلموں کے نام یہ ہیں۔ شیخ عبدالرحیم۔ شیخ عبدالرب۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبدالستار۔ شیخ عبداللہ۔ شیخ عبدالعزیز۔ شیخ عبدالرسیم پشاوری۔ شیخ غلام احمد۔ واعظ

غرض شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی ہمارے ہمراہ ہوئے وہ اپنے تجارتی کام پر لاہور جانے تھے۔ مگر میر صاحب کی تحریک پر انہوں نے اس دینی خدمت میں شمولیت کے لئے ہمارے ساتھ ایک شب بٹالہ میں ٹہرنا منظور کیا۔ اللہ تعالےٰ اس کے عوض میں انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔

حدیث کا منکر بڑا محروم — اکّہ پر سوار ہو کر جب ہم سفر کی دعائیں پڑھ چکے۔ تو میں نے اپنے رفقاء سے ذکر کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کتنا بڑا احسان بنی نوع انسان پر ہے کہ ہر ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور ایک بہشت میں داخل کر دیا ہے۔ سفر میں انسان کو دو باتوں کا خیال ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سفر میں کیا کچھ پیش آوے سو اس کے واسطے دعائیں سکھلائی ہیں۔ اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذا السفر واعوذ بک من شرھا۔ وغیرہ۔ دوسرا خیال انسان کو اپنے اہل وعیال اور مال کا ہوتا ہے۔ اس کے واسطے یہ دُعا سکھلائی اللھم انت خلیفۃ فی الاھل والمال۔ اے خدا اہل اور مال میں پیچھے تو ہی ہے۔

اس پر میر صاحب نے فرمایا کہ بدبخت چکڑالوی اور اس کے ہمخیال کیسے ہی بدنصیب ہیں جو ایسے پاک کلام سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہیں۔

ایک نشان کی یاد — حضرت میر صاحب نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) امرتسر میں تھے۔ شب جمعہ کو آپ نے وہاں کے ایک قاری کو خواب میں دیکھا کہ عورتوں کی طرح ہاتھ میں چوڑیاں پہنے ہوئے ہاتھ ہلاتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ اُسی دن جب آپ نماز جمعہ کی طیاری کر کے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی مسجد میں گئے۔ تو اتفاقاً وہاں جمعہ ہو چکا تھا۔ ایک واقف ہندوستانی وہاں تھے انہوں نے کہا کہ ایک اور مسجد ہے وہاں چلتے ہیں۔ وہاں جا کر جمعہ پڑھا۔ تو دیکھا وہی قاری صاحب جنہیں رات خواب میں دیکھا تھا وعظ کر رہے ہیں اور اسی طرح تکلف کے ساتھ ہاتھ مارتے ہوئے وعظ کر رہے ہیں۔

ایک اور نشان — حضور میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ پنڈی لالہ ضلع گجرات میں ایک جاٹ نے بات سنائی کہ میں حج کو گیا تھا وہاں سے مدینہ چلا گیا وہاں میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر ایک نہائت مقبول صورت آدمی بیٹھا ہے اور لوگ اِدھر اُدھر سے آکر اس جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز مشرق سے مغرب کو جا رہا ہے۔ جب میں ہندوستان میں آیا اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا۔ تو میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ تب میں بیعت میں داخل ہوا۔

ایک خدائی کے مدعی کے ساتھ مناسب سلوک — حضرت میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ کوئی شخص بے باکی سے دعوے خدائی کرتا تھا اور مومنوں کے دل دکھاتا تھا ایک جاٹ دیندار اس کی دلآزاری سے تنگ تھا ایک دن ... وہ شخص اپنے مکان پر اُسے اکیلا مل گیا۔ جاٹ نے کہا۔ کیوں جناب خدا تم ہی ہو۔ اس نے کہا ہاں میں خدا ہوں۔ جاٹ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ اُٹھا کر کہا تم نے میرا باپ مارا ہے یہ کہہ کر اس کی خوب خبر لی اور پھر کہا تم نے میرے بیٹے کو مار دیا ہے اور اُسے خوب مارنے لگا اب وہ سمجھا یہ تو بڑی مشکل ہے۔ بولا کہ میں نے تیرے بیٹے کو نہیں مارا۔ جاٹ نے جواب دیا کہ سارا جہان گواہی دیتا ہے کہ تیرے باپ کو خدا نے مارا ہے صبر کرو۔ میں نے بہت صبر کیا۔ مگر اب تو ہاتھ آ گیا ہے۔ اب صبر کہاں۔ اب تو بدلا لے کر ہی چھوڑونگا یہ کہا اور پھر خوب مارا یہانتک کہ اس نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ میں خدا نہیں۔ عاجز کمزور ناتوان انسان ہوں۔

بٹالہ

بٹالہ میں ہم شیخ فضل حق صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور چندہ ہوا۔ رات وہاں ٹھہر کر صبح امرت سر چلے آئے۔ بٹالہ میں چند ایک غریب احمدی ہیں۔ مگر انھوں نے اخلاص کے ساتھ جو ہو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ کی مہمان نوازی اور خاطر داری کے ہم شکور ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہوں نے مدت ہوئی۔ امرتسر میں ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہیں اور مجھے ایک مکان پر لے گئے ہیں جہاں ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا اون سواروں نے بتلایا کہ یہ امام مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد ظہور ہو گا اس خواب کے چار سال بعد براہین احمدیہ چھپنی شروع ہوئی اور جب میں نے مرزا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تھی جو کہ میں پہلے خواب میں دیکھ چکا تھا۔

ایک عجیب واقعہ

علاقہ بٹالہ سے کسی شخص نے حضرت صاحب کے نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب جو بھیجا گیا اس پر اس گاؤں کا نام سہواً نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ میں آیا۔ اور اس شخص کے ایک ہمنام صاحب کو یہاں ملا اون کو خط کا مطلب سمجھ میں نہ آیا اور انھیں معلوم ہوا کہ یہاں قادیان کے کچھ آدمی آئے ہوئے ہیں وہ صاحب خط لے کر ہمارے پاس آئے میں نے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہیں اطلاع دی۔ پھر ہمارے دوستوں نے انہیں ہمارے وفد کے مقصد سے باخبر کیا تو اونھوں نے بھی چندہ میں حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی واسطے ہوئی تھی کہ وہ چندہ کے ثواب میں شامل ہو سکیں۔

۲۵ کی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اسٹیشن پر ہمیں ملے۔

احباب امرتسر کے سامنے تقریر

۲۵ تاریخ کی شام کو یہاں عاجز نے مسجد احمدیہ میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ۔ نحمدہ۔ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیآت اعمالنا۔

اما بعد۔ احباب من! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی برکت کہ تم نے اس کے رسول کو اس زمانہ میں پہچانا۔ اور من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لائم کی ملامت کی پرواہ نہ کی اور حق کو قبول کر لیا۔

خداوند تعالےٰ کا شکر کرو اور اس کا احسان مانو کہ اس نے تمہیں سابقین اولین میں داخل کیا اور مسیح موعودؑ کے صحابہ میں شامل ہونے کا فخر عطا کیا آپ سلسلہ حقہ کے ممبر ہیں۔ واعظ ہیں۔ مبلغ ہیں اپنے مال اور اپنی جان سے نصرت کرنے والے ہیں۔

اس وقت جس امداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان میں مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بورڈنگ کا جو شاندار حصہ طیار ہو گیا ہے وہ بورڈروں کے آرام اور دوستوں کی راحت کو بڑھا رہا ہے اور دشمنوں کے دلوں کو جلا رہا ہے مگر اس کی تکمیل اور آگے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہنوز بہت سا روپیہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتیں ہیں جو آئندہ آنے والی شاندار عمارت کے واسطے بطور بنیادی پتھر کے ہیں۔ مبارک ہیں جن کے ہاتھ سے یہ بنیادی پتھر رکھے گئے۔ کیونکہ ان کا ثواب دیرپا ہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب میں ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیوں احمدیوں کی جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالےٰ کا ارادہ یہی ہوا ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹیں غریبوں کے ہاتھ سے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا ایک نشان ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ابتدائی خدمات کے متعلق فرمایا کہ اگر انہیں سے کسی نے مٹھی کے برابر جو اللہ کے راہ میں دئے تھے تو بعد میں آنے والوں کا صدقہ اگر سونے کے پہاڑ کے برابر ہو تب بھی اون کا درجہ نہیں پا سکتا۔

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جب کہ میر صاحب قبلہ زیادہ تر باغ کی درستگی میں مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہیں القا ہوا۔

کہاں تک کرے گا صفائی باغ
جلا میرے بندے تو دل میں چراغ

اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلوں کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلوں کو نورانی کر دیں۔

میر صاحب کی یہ بھی ایک قربانی ہے کہ انھوں نے باغ کے کام کو جس میں کسی قدر اون کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا اور محض اللہ تعالےٰ کے کام میں لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے سپرد جو باغ ہیں۔ ہم تو اون کو چھوڑ نہیں سکتے اور قادیان کے ہر ایک مہاجر کو اپنے فرائض منصبی سے کوئی فرصت نہیں کہ اور کام کر سکیں۔ یہ تو کچھ خواجہ صاحب ہی کی ہمت ہے جو وہ اپنے دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ آئے دن مختلف شہروں میں جا کر تائید دین اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں تمام دنیوی کدورتوں سے محفوظ رکھے اور اون کے لئے دینی خدمات میں آسانی کے لئے تمام راہیں کھول دے۔ ؎

چناں خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

میرے دوستو! وہ مبارک وقت جس میں اپنا مال اور جان اور عزت نور الدین نے خرچ کیا اور آج قوم کا سردار بن گیا ہے وہ وقت تو گذر گیا اور اب واپس نہیں آ سکتا۔ وہ رحمت کی گھڑیاں اب کہاں۔ جب کہ خدا کا مسیح ہمارے درمیان تھا اور ہمیں اس کے حضور بیٹھنے اور اس سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل تھا وہ دن گئے۔ لیکن دوستو! اب بھی وقت کو غنیمت جانو **نور الدین** کے زمانہ کی قدر کرو۔ کہ ایسے نور کا ملنا مشکل ہے۔ اور ان بزرگوں کی قدر کرو۔ جو نہائت امانت اور دیانت کے ساتھ تمہارے دئے ہوئے روپے کو دینی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔ صدر انجمن کے تمام کاموں کے خود حضرت خلیفۃ المہدی نگران ہیں اکثر کام حضور سے پوچھ کر کئے جاتے ہیں۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب جیسے باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے متقی رات دن اس خدمت میں محو ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب حضرت شیخ صاحب۔ حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب و حضرت شاہ صاحب کس قدر تکلیف اور ہرج اُٹھا کر اس انتظام کی خاطر ہر اجلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ کیا خدا ان لوگوں کی للہی محنتوں کو ضائع کر دیگا۔ ہرگز نہیں غرض اس وقت کی قدر کرو اور سب سے زیادہ نور الدین کی قدر کرو۔ نور الدین اس زمانہ میں **ایک انسان ہے** کہ اس جیسا مقرب بارگاہ صمدانی اس وقت دنیا میں ایک نہیں اس کے حکم سے ہم تین آدمی قادیان سے اس وقت آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپکو اس ضرورت کی طرف متوجہ کریں۔ جو قادیان میں محسوس ہو رہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس کا ذکر کروں یہ ضروری جانتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گذشتہ جمعہ کا خطبہ آپکو سناؤں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے روانگی کے قبل یہ حکم دیا تھا کہ جہاں کہیں میں جاؤں اس خطبہ کے مضمون سے احباب کو آگاہ کروں وہ خطبہ یہ ہے۔

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ پانچوقت کی نماز بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التحیات میں پاؤں کی حالت بدلانی پڑتی ہے باوجود اس ضعف کے

چونکہ درد مند دل رکھتا ہون اس لئے تمہین کچھ سنانا چاہتا ہون۔

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت مین کچھ متامل ہین اور کچھ ہنسی اور پرانی جہالت یقین کرتے ہین پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم درد مند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی وحشت ہے وہ رک نہین سکتا کہے گا کہ شاید کسی کو فائدہ پہونچے پس تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تقوےٰ اختیار کرو۔ تقوےٰ کی راہون پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمان بردارون کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تقوےٰ کی راہون کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے۔ وہ باہمی تفرقہ ہے ہماری آوازین مختلف ہین۔ لباس مختلف کام مختلف۔ کھانا پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین۔ سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین کہ تفرقہ بڑھے۔

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑھانے والی باتین چھوڑ دین ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ موہنہ موڑ لو۔ اور سب سے ملکر واعتصموا بحبل اللّٰه جمیعاً کے حبل اللہ۔ قرآن مجید کو محکم پکڑو۔ دیکھو۔ لڑکون مین ایک رستے کا کھیل ہے۔ اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رستے مین کس طرح جیت سکتے ہین اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہے گا

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا۔ ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین۔ سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن احمدیہ کے تعلقات وہ نہ ہو اور پیری مریدی کے رنگ مین ہین مین انکا پیر ہون اور وہ میرے مرید ہین۔ ہم ان پر حکمران ہین۔ جو چاہین سو لیتے ہین۔ جو لوگ ان بارے مین بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین۔ انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ ان کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مُرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمان بردار ہو جاوین گے۔

نیز سُن رکھو کہ دین اسلام مین بہت توسیع ہے صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے۔ آمین بالاخفا بھی کر لیتے۔ سینہ پر ہاتھ بھی باندھتے اور ناف کے نیچے بھی۔ بسم اللّٰہ جہراً بھی پڑھتے اور سراً بھی۔ اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز ادا کرتے رہتے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین صرف ان مباحثے کے لئے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بولنے کی عادت کم کرو۔ کہ بہت بولنے سے دل مرجاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد واتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلافات کی سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد اب مین پھر اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔ جس کے واسطے ہم نے یہ سفر اختیار کیا ہے تعمیر مدرسہ اور بورڈنگ کے واسطے ہمارے احباب نے بہت سے چندے لکھوائے ہین لیکن وہ سب وصول نہین ہوئے اور صدر انجمن کے اراکین نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ؑ جو تحریک کی تھی کہ سب احمدی احباب کم از کم ایک ماہ کی آمدنی اس راہ مین دیدین اس کیطرف ہنوز پوری پوری توجہ نہین ہوئی۔ لیکن کام عمارت کا پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خزانہ صدر انجمن مین روپیہ بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عمارت کا پُورا کر دینا نہایت ضروری ہو اور اس کے علاوہ ماہواری اخراجات کی ادائگی کے لئے روپیہ درکار ہے۔ اس بات کو معلوم کر کے احباب قادیان مین تحریک ہوئی کہ وصولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے ایک ماہ اس خدمت کے واسطے سفر کرنا منظور فرمایا اور لمبے سفر سے قبل بٹالہ۔ امرتسر۔ کپورتھلہ کا سفر چند روز مین پورا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس ابتدائی سفر مین حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلےٰ کارکن ہین میر صاحب کے ساتھ امرتسر تک آئے ہین اور اس عاجز کو حضرت خلیفہ صاحب کے حکم سے ان ہر دو بزرگون کی ہمرکابی کا فخر عطا ہوا ہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا قادیان سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوستو! قادیان مین جو مہاجر رہتے ہین وہ اپنی اُن آمدنیون کو جو باہر رہ کر وہ حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ چکے ہین اور وہ قادیان رہنے کی خاطر صرف اُتنے پر راضی ہو گئے ہین۔ جسمین انکا گذارہ ہو۔ انہون نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے قدمون کے قرب مین رہنے کی خاطر اور اون کے پاک خلیفہ حضرت نور کی روشنی سے منور ہونے کے لئے اور اہل بیت مسیح موعود بارک اللہ لہم فی کل امور ہم بالخصوص حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب جو اس زمانہ مین علم لدنی سے یکلمہم فی المہد کے مصداق ہین ان بزرگون کی حاشیہ نشینی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بیرونی زندگی کے آرامون کو ترک کر دیا ہے۔

قادیان مین جو بڑے بڑے لائق آدمی رہتے ہین وہ اگر باہر کہین ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے۔ تو یہان کی آمدنی کی نسبت دس گنا زیادہ کما سکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کو ہی دیکھو کہ اگر پیشہ وکالت کو اختیار کرتے۔ تو دو ہزار ماہوار سے بھی کیا کم حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے لائق لیڈرون کے دو چار روز کی آمدنی ہے سو اس آمدنی کے مقابلہ مین جو کچھ اب وہ لیتے ہین۔ ایک قوت لایموت ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کا ہے سوائے اس نابکار کے جس نے اپنے پیارے مسیح کے قدمون کی خاک کی طفیل نہ صرف دین ہی پایا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھ اس نالائق کو قادیان مین ملتا ہے۔ اگر یہ عاجز قادیان سے باہر نکلے۔ تو اتنے کے قابل نہین۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ اِس کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے ہین بعض بہ اقساط ادا کر رہے ہین اور بعض کہہ چکے ہین۔ ماسٹر محمد دین صاحب اپنی دو تنخواہین دے چکے ہین۔ عبد المجید خان صاحب ایک غریب آدمی ہین انہون نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ مین دیدی ہے۔ مولوی صدر دین صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے ہین اب پھر ۳۰ مزید دے گئے ہین۔ حالانکہ مدرسہ مین ان کی خدمات جو کام کر رہی ہین اور انکی سعی سے مدرسے نے جو رونق پکڑی ہے اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہین کہ اس چندہ مین سے بھی انکو کچھ اور دیا جاوے بجائے اِس کے کہ اون سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور قریب ۲۰۰۰ کے کل روپیہ قادیان سے ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے علاوہ اس چھ سو کے جو وہ پہلے دے چکے ہین اب پھر مبلغ تیس ۳۰ روپے اپنی جیب خاص سے دئے ہین اور ہماری اس سے قبل مبلغ ؏ ہمارے اس سفر کے خرچ کے واسطے بھی دئے ہین ...... بٹالہ مین ہم ایک شب ٹھہرے وہان جو چند غریب آدمی ہین انہون نے مبلغ عـــہ روپے نقد دئے ہین اور کچھ اور بھیجنے کا وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم یہان پہونچے ہین ؛

برادران۔ یہ خداوند تعالےٰ کا کام ہے جسکی بنیاد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے وہ تو بہر حال ہو کر رہے گا ہمارے واسطے تو مفت کا ثواب ہے۔ ؎

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہوتا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا۔ کہ میری میز پر کسی پھل کے کچھ دانے پڑے ہیں حضرۃ میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا کر کھایا۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ پیچھے اتنے ہی دانے ہیں جتنے پہلے تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو پیچھے پھر بھی اتنے ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میر صاحب جو کچھ احباب سے لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اسواسطے اس مال میں دراصل کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ؎

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نہ گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کرتا ہے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو اللہ تعالےٰ اس بات کی ہمت دیگا۔ کہ جماعت کو بذل مال کی طرف ہمیشہ متوجہ کرتے رہیں اس کام کے واسطے جس قدر تکلیف اور صعوبت لمبے سفروں کی میر صاحب موصوف نے اٹھائی ہے اور کسی نے نہیں اٹھائی اور پھر اس ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میر صاحب کا وجود بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ ایسے مخلص خداوند تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے پیدا کر دئے ہیں۔ جو رات دن دین کی نصرت میں مصروف ہیں ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

وہی میر صاحب اب آپکے پاس آئے ہیں اور ان کے ہمراہ علی اور صادق ہے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں اعلےٰ ہمت دکھا کر اپنے صدق کا نمونہ دکھائیں گے۔

امرتسر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپے کے قریب نقد چندہ جمع ہوا اور باقی احباب نے یکم جولائی کو روپے بھیجنے کا وعدہ فرمایا امرتسر کے ذکر میں جناب بابو صفدر جنگ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کا خاص شکریہ ضروری ہے۔ جنھوں نے ہمارے وفد کے ساتھ ہمدردی کی۔ خود بھی چندہ دیا اور بعض دیگر سے بھی دلایا اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں برکات نازل کرے۔

کپورتھلہ

امرتسر سے ہم کپورتھلہ گئے۔ معلوم ہوا کہ اکثر دوست وہاں نہیں ہیں تاہم کچھ چندہ ہو گیا۔ وہاں سے حاجی پورہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہاں کے رئیس محبی منشی حبیب الرحمان صاحب وہیں پہونچ گئے۔ اور ہمیں وہاں جانے سے اور اپنے آپکو مہمانداری کی تکلیف سے بچا لیا۔

احباب کپورتھلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام کی باتوں کا کچھ نہ کچھ تذکرہ آ ہی جاتا ہے۔ محبی مکرمی منشی ظفر احمد صاحب سے میں ذکر کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اصل غرض یہی تھی کہ ایک خدا پرست متقی جماعت طیار ہو جائے۔ ہمارا فرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔ منشی صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

"میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا چاہتا۔ بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں"

سبحان اللہ! خدا کے پیارے کا ارادہ اپنی جماعت کے افراد کے متعلق کیسا اعلےٰ ہے۔ اور کس عالی ہمتی کا نمونہ ہے۔

محاسبہ

امرتسر اور کپورتھلہ کی جماعتیں اپنے حساب کتاب کو اپ ٹو ڈیٹ اور ستھرا رکھنے میں کمزور پائی گئی ہیں جو کچھ بھی وصول ہو یا نہ ہو۔ حساب کا معاملہ ہر جگہ بہت صفائی چاہتا ہے۔ رجسٹروں میں کاٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ پنسل کا اندراج نامناسب ہے۔

کپورتھلہ سے واپس ہو کر یکم جولائی کو داخل دار الامان ہو کر فالحمد للہ۔

(ص)

ریویو

ریزۂ ذکر خیر

حاجی شاہ میاں محمد شیر صاحب کے مختصر سوانح ان کے عقیدتمند نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۱ر ملنے کا پتہ۔ جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب جنرل مرچنٹ کمیشن ایجنٹ چوک بزازہ۔ کانپور

النخاتون

مرزا عرفان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر میں اکبرآباد (مصنف آداب الہند۔ عبادہ۔ سفرنامہ حجاز) کی تصنیف الخاتون ہر سہ حصہ اُردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بالخصوص پردہ پر جو دیباچہ ہے وہ یورپ میں تہذیب کے دلدادہ لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حصہ اول میں دیباچہ اور تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی خواتین کا ذکر ہے اور حصہ سوم خواتین ہند کے سوانح و تاریخ مستند سے لے کر درج کئے گئے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ بہت اعلےٰ ہے قیمت ہر سہ حصہ مبلغ ہے۔ جو مؤلف کی محنت اور کتاب کی خوشنمائی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ جناب ڈپٹی صاحب پیلی بھیت

شورش ہند پر ایک نظر

یہ ایک دوا ہے۔ جو پٹیالہ میں ٹھاکر مختار مہدی صاحب نے عین ضرورت کے وقت پولیٹیکل مریضوں کے لئے تجویز کی۔ برطانیہ راج کے برکات کو ظاہر کرتے ہوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت پہلے ۲ر تھی۔ مگر علیگڈھ انسٹیٹیوٹ کی سفارش پر کہ گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ایسا مفید رسالہ جو لکھا گیا ہے۔ پبلک میں مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ ٹھاکر صاحب نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ صرف ٹکٹ ڈاک بھیجنے سے درخواست کنندوں کو یہ رسالہ اب مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ٹھاکر مختار مہدی صاحب۔ شیر دل والا دروازہ۔ ریاست پٹیالہ۔

رسالہ خفیہ تحریر

قاری محمد حبیب الرحمٰن صاحب متخلص بناقص ترکی دروازہ علی گڈھ نے راز کی باتوں کو ہندسوں میں لکھنے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر عمل کرنے سے وہ لوگ جو اپنے راز سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲۰ رہے اور قاری صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

آخر نقاب اُلٹ گیا

یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے اصل ناول میں جو کچھ خوبی یا نقص ہے، وہ تو یورپین مصنف کے ذمہ ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں لیکن یورپین خیالات کو جو اردو جامہ ہمارے انڈین دلسٹ ماسٹر۔ ایم۔ جی۔ ص ع صاحب نے پہنایا ہے۔ وہ اُسے ایسا فٹ آیا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ بتلا دیتے۔ تو اسے ضرور اُردو کے اوریجنل ناولوں کی الماری میں جگہ دیجاتی قیمت اصلی فی نسخہ عہ۔ آجکل رعایتی قیمت صرف ۱۲ر ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر محمد غلام حسن صاحب آرمی کمشنر کلکٹر و رشتی انجمن حامی تعلیم نسواں۔ ملتان۔

تذکرہ نجیبیہ

طریقہ سہروردیہ جن مقدس بزرگ شیخ سے تعلق ہے۔ ان کا اسم گرامی حضرت شیخ ابو النجیب عبد القادر ہے۔ حضرت موصوف علیہ الرحمۃ سہرورد کے رہنے والے تھے۔ ان کے سوانح محققانہ رنگ میں جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب پھلواری نے شائع کر کے اُردو دان پبلک پر احسان کیا ہے۔ فرضی قصوں اور بے اعتبار روایتوں سے کتاب کو پاک رکھا ہے اور خوب کیا کہ خدا کے پیارے بندوں کے اصلی اور صحیح واقعات کا

۲۹-جون ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ مسلمان جب اس مرض میں مبتلا ہوئے ہیں ذلیل ہیں وہ خدا کے فضل کو بھول گئے۔ اور "تسخیر" کے پیچھے پڑ گئے ہماری طرف جب رجوع خلائق دیکھتے ہیں۔ تو گمان کرتے ہیں ہمیں کوئی وظیفہ یاد ہے۔ جس سے تسخیر کر لیا ہے خدا تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعًا (۲) و سخر لکم اللّیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ جب یہ نعمت قرآن مجید میں پہلے ہی موجود ہے۔ تو اسقدر گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔

دوسرا مرض مسلمانوں میں ناشکری ہے۔ اور وہ حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے۔ حلال رزق سے اولاد نیک صالح پیدا ہوتی ہے۔ اور عبادت میں لذت ملتی ہے

فرمایا۔ پہاڑوں کے فائدے ہیں۔ از آنجملہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تمید بکم۔ جس کے چار معنے ہیں (۱) تاکہ تم ہلاک نہ ہو جاؤ (۲) پہاڑ تمہارے ساتھ چکر کرتے ہیں (۳) کھانا دیتے ہیں تمہیں (۴) زمین ایک طرف جھک نہ جائے۔

فرمایا۔ انسان کا ایک ایک بال بھی نعمت ہے دیکھو ایک بانکے جوان پر ایک بال بھی سفید آ جائے جب تک موچنے سے نوچ نہ لے۔ اسے قرار نہیں آتا۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کے لئے اسی بات کا مطالعہ سخت ضروری ہے۔ کہ اللہ چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے

۳- جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہجرت یہ ہے۔ کہ ایک چیز سے تعلق ہے۔ اور اللہ اسے پسند نہین کرتا۔ بس اس تعلق کو محض اللہ کی رضامندی کے لیئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ المہاجر من ہاجر ما نہی اللہ عنہ۔

فرمایا۔ اللہ کی رضا کے لیئے کوئی چیز چھوڑ دیجائے تو اللہ اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ چھوڑا اس کا بہتر سے بہتر بدلہ پایا۔ اسی ہجرت کا اجر ہے۔ کہ ابتک ان کی قوم معزز سمجھی جاتی ہے۔

فرمایا۔ قرآن نے جو کچھ بتایا ہے غور کریں تو انسان کا دل اسکا فہم اس کی روح اس کو مانتی ہے صرف بھولی ہوئی بات یاد کرائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کا نام ذکر ہے۔

فاسئلوا اہل الذکر کے نعوذ باللہ یہ معنے کہ عیسائیوں اور یہودیوں سے پوچھو۔ بالکل غلط ہیں۔ انکو کیا معلوم

فرمایا۔ انسان حرامخوری کرتا ہے۔ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے مگر بد نتیجہ نظر نہیں آتا۔ تو وہ دلیر ہو جاتا ہے۔ مگر جب پیمانہ لبریز ہوتا ہے۔ تو فورًا پکڑا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ظاہر سے باطن کی طرف جانا مسلمانوں کا معمول نہیں رہا۔ بلکہ بعض تو یہانتک کہتے ہیں۔ کہ دل صاف چاہیئے اعمال خواہ کیسے ہوں۔ یہ انکی غلطی ہے۔

فرمایا۔ انگریزوں کی صناعیاں (ریل ہوائی جہاز تار) دیکھ دیکھکر حیرت آتی ہے۔ مگر مجھے اس سے بڑھکر تعجب آتا ہے۔ انکے اس عقیدہ پر کہ وہ عاجز و غریب انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی ارشادات پر جو قوم متمسک ہے اس میں اختلاف کم ہے۔ پھر جن میں خشیۃ اللہ ہے ان میں اور بھی اختلاف کم ہے۔

فرمایا۔ ہر روز اپنے کھانے کا مطالعہ کرو۔ کپڑے کا مطالعہ کرو۔ آمدنی کا مطالعہ کرو۔ کہ حرام تو نہیں مشتبہ مال ہرگز استعمال نہ کرو۔ کیونکہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے

فرمایا۔ ہم سے سواد عا کے کیا ہو سکتا ہے۔ حکومت تھوڑی نہیں۔ کہ زبردستی منوایا جائے۔

۴- جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ انبیار کرام ذات الٰہی کا بہت ادب کرتے ہیں۔ ابو الانبیار خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔ یطعمنی و یسقین فاذا مرضتُ فھو یشفین۔ کھانا کھلانے اور پانی پلانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور مرض کو اپنی طرف۔ ایسا ہی سورہ کہف میں ایک ولی اللہ نے کشتی کا عیب ناک کرنا اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ فاردت ان اعیبہا۔ غرض انبیار کا مذہب یہ ہے کہ

والشر لیس الیک

فرمایا۔ مجھے قرآن مجید سے محبت ہے اور بہت محبت ہے قرآن مجید میری غذا ہے۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں۔ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ طاقت آ جاتی ہے۔

فرمایا۔ بچپن سے خدا نے مجھے اس دین پر چلایا ہے جس پر میں اب ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اسی پر میرا خاتمہ ہو

فرمایا۔ مجھ خدا ہمیشہ قرآن سے عقلی دلائل سمجھاتا ہے یہ اس کا فضل ہے

فرمایا۔ قرآن مجید دنیا میں سے اختلاف دور کرنے کے لئے آیا افسوس ہے کہ بعض بدبخت سمجھتے ہیں۔ قرآن میں اختلاف ہے حالانکہ قرآن مجید اختلافی مسائل میں ایک فیصلہ بتاتا ہے پھر اختلاف مٹا کر اس راہ پر چلاتا ہے جس پر چلنے سے خدا راضی ہو۔ پھر اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ خدا کی رحمتوں سے انسان مالا مال ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ عربی میں چار سو نام شہد کا ہے۔

فرمایا۔ جیسے بارش ہو۔ تو زمین سے روئیدگی نکلتی ہے اسی طرح جب وحی آسمانی کا نزول دل پر ہو۔ تو عجیب عجیب معارف و حقایق کھلتے ہیں۔

فرمایا۔ کہ جب مکھی کے پیٹ سے وحی الٰہی کے سبب شہد جیسی نافع چیز نکلتی ہے۔ تو پھر انبیار کے ذریعے وحی کے نزول سے کیا کیا فوائد مخلوق الٰہی کو پہونچ سکتے ہیں۔

فرمایا۔ جیسے بھوسہ اور خون میں دودھ موجود ہے مگر اسے سوا الٰہی مشین کے کوئی نکال نہین سکتا۔ اسی طرح دنیا میں صداقتیں تو موجود ہیں۔ مگر وہ صرف وحی کے ذریعے الگ ہو سکتی ہیں۔

۵- جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ فضیلت اگر کھانے سے ہو۔ تو پھر ہاتھی اور دریائی ہاتھی کی زیادہ قدر ہو۔

فرمایا۔ کام کرنیوالا اور نہ کرنیوالا ہرگز برابر نہین ہو سکتے۔ عرب میں امرا فصحا شعرا موجود تھے۔ لیکن غور کرو۔ کوئی ان میں سے خدا کے لیئے بھی کام کرتا تھا۔ ہرگز نہین برخلاف اسکے حضرت نبی کریم دن رات خدا کے کام میں مصروف رہتے اسکا نمونہ ہم نے اس زمانہ میں بھی دیکھا۔ حضرت صاحب کا حال یہ تھا۔ کہ سر میں چکر اور اسہال۔ مگر پھر بھی بڑا کام کرتے۔ اور اکثر میں نے آپ کی زبان سے سنا کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور کام (دین کی ترقی) ابھی ادھورے پڑے ہیں۔

فرمایا۔ تم میں سے کوئی سعادت مند ہو جو سوچے کہ خدا نے کیا کیا نعمتیں دی ہیں اور پھر اس نے مخلوق کی بہتری اور خدا کی رضامندی کے لیئے کیا کام کیا ہے۔ میں نے پاگلوں کو دیکھا ہے۔ کبھی کسی نے کھانا کھاتے وقت بجائے منہ کے کان میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اپنے مطلب کے لیئے خوب دانائی سے کام لیتے ہیں۔ بس انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں۔ کہ وہ اپنے نفس کی خواہشوں کے پورا کرنے میں ہوشیار ہو۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ وہ دوسروں

عجب اور تکبر

یہ دونوں لفظ گو ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن ان میں کسی قدر فرق ہے۔ کیونکہ عجب میں صرف اپنی کسی طاقت یا کسی چیز پر گھمنڈ کرنا اور اترانا داخل ہے۔ اور تکبر میں اس کے ساتھ دوسروں کی تحقیر کرنا بھی شامل ہے۔

جب غور سے دیکھا جاتا ہے۔ تو صاف طور پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ تمام گناہوں کی جڑھ تکبر ہوتا ہے کیونکہ گناہ احکام الٰہی کی نافرمانی سے ہوتے ہیں۔ اور نافرمانی کے لیئے جزو اعظم تکبر ہوتا ہے۔ یعنی کسی حکم کی نافرمانی کا خیال پیدا ہونیکے اسباب یا تو خود اس حکم کی تحقیر یا حکم کرنیوالے کی تحقیر یا اس حکم کو لانیوالے کی تحقیر یا اس حکم پر چلنے والوں کی تحقیر کا ذہن میں سما جانا ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بدبختی ہے۔ کہ جس کیوجہ سے انسان ان برکتوں سے جو کسی کام کے کرنیسے پیدا ہونیکا اسے خود بھی یقین ہوتا ہے۔ محروم رہجاتا ہے۔ جس دماغ میں اپنی بڑائی کا خیال دامنگیر ہے۔ وہ کسی دوسرے کی بات کو سنناتک بھی پسند نہیں کرسکتا۔ متکبر کے لیئے اپنی بڑائی کا فخر ہی ایک دنیا ہے جس سے باہر تمام عالم تاریک پڑا ہوا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مدنی الطبع بنایا ہے اور اسکی قوتوں اور طاقتوں کے پورے نشو و نما اور صحیح استعمال کے لیئے اسکو دوسروں کے نمونے اور اقوال و افعال اور انکے نتائج کے مطالعہ کا محتاج کیا ہوا ہے۔ انسان کی زبان عادت خصلت حرکات و سکنات معاشرت تحصیل وغیرہ سب اپنے اہل نواح سے ماخوذ ہوتی ہیں۔ جیسے لوگوں میں کسی شخص کو رہنے کا موقعہ ملتا ہے۔ انھیں کے سانچے میں اسکے حالات ڈھلتے جاتے ہیں۔ جانور کا بچہ جہاں لیجاؤ اپنی زبان اور جبلت کو نہیں بدل سکتا۔ لیکن انسان کا بچہ بدل سکتا ہے۔ اور یہ خاصیت انسان میں اسی لیئے رکھی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ترقیات کرتا جائے۔ اور اس اعلیٰ زینہ پر پہونچ جائے۔ جسپر پہونچانے کے لیئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کی تکمیل کے لیئے اللہ تعالےٰ ہمیشہ انبیا اور مرسلین کو بھیجتا رہتا ہے۔ اور انکو وہ احکام تبلیغ کرنیکے لیئے تعلیم کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک طبقہ سے اٹھکر اعلیٰ مدارج ترقیات پر پہنچا سکتے ہیں۔ اور اسکی ذات شریف ان احکام کی تعمیل کا ایک صحیح عملی نمونہ ہوتی ہے۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو احکام وہ خدا کی طرف سے لائیں۔ انکو لوگوں میں پہونچائیں۔ اور لوگ انکو قبول کرکے اُنپر عمل کریں۔ تا ترقیات کے اعلیٰ معراج پر پہونچ سکیں۔ اور انتہائی گول رضاے الٰہی کی حاصل کر سکیں اور ان احکام پر عملدرآمد کرنیکے لیئے ان انبیاء کی ذات میں نمونہ دیکھیں۔ اور اسکے علاوہ اس بات کو دیکھ لیں کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے حکموں پر چلتا ہے۔ اسکی خدا تعالیٰ کن کن راہوں سے نصرت کرتا ہے اور کس طرح انکا کفیل اور وکیل ہوجاتا ہے۔ اور انکی حمایت کے لیئے کیسے کیسے اسباب مہیا کردیتا ہے۔

لیکن جس سر میں یہ بات ہو کہ جو کچھ میرے پاس ہے۔ وہ کسی کو بھی حاصل نہیں۔ میرا حسب و نسب سب سے اعلےٰ اور بلند ہے۔ میرا خاندان بڑا ہے۔ میرا علم بڑا ہے میری طاقت و قوت بڑی ہے۔ اور دوسرے میرے سامنے بالکل ہیچ ہیں۔ ایسا آدمی کب کسی کی بات کو سن سکتا ہے اور کب اسپر عمل کرسکتا ہے۔ اور کب کسی بہتر بات کے فیض اور برکت سے بہرہ اندوز ہوسکتا ہے۔

شیطان کا قصہ مذہبی تواریخ کے صفحات کی ابتدا کرتا ہے۔ یہ کوئی فرضی یا وہمی اور بے بنیاد واقعہ نہیں اس واقعہ کی تواتر سے شہادت مذہبی دائروں میں نہایت مستند طور سے چلی آتی ہے آدم کو پیدا کرنے سے جن برکات اور انعامات کا برسانا اللہ تعالےٰ کو منظور تہا۔ ان سے محروم ہونیکے لیئے شیطان نے سب سے پہلا جرم تکبر ہی کیا تہا۔ اسی تکبر نے اسکو خدا کا حکم ماننے سے باز رکھا۔ اور یہی عذر پیش کیا کہ میں اس سے حسب و نسب میں افضل ہوں۔ میری پیدائش آگ سے ہے۔ اور یہ خاک سے پیدا ہوا ہے۔ میں اسکے لیئے آپکا حکم ہی نہیں مان سکتا۔ اسکے دماغ میں یہ خبط سما گیا تہا۔ کہ آگ مٹی سے افضل ہوتی ہے۔

شیطان کا یہ قصہ تبلا رہا ہے کہ اسے اپنی بڑائی کے خبط نے ان تمام انعامات سے محروم کردیا۔ جو ملائکہ نے حکم مان کر حاصل کر لیئے۔ حالانکہ ملائکہ نے بھی ایک جھگڑا کیا تہا اور خلافت کے لیئے اپنے حقوق پیش کرکے کہا تہا۔ کہ آدم تو دنیا میں فساد اور خونریزی کریگا۔ اور ہم چونکہ ہمیشہ تیرے حمد کے تسبیحات کرتے رہتے ہیں اسلیئے ہمارا حق فائق ہے۔ لیکن انکا یہ کہنا تکبر کیوجہ سے نہ تہا وہ تو الٰہی حکم بجالاکر آدم کے حقوق کی ترجیح کو شیطان کے مقابلے میں مان گئے تھے۔ اور اس درخواست کے موقعہ پر بھی جب انکا امتحان لیا گیا تو خود بول اٹھے تھے لا علم لنا الا ما علمتنا اور جو فیصلہ اللہ تعالےٰ نے کیا تہا۔ اس سے انحراف نہیں کیا تہا۔ بلکہ اُسے نہایت عزت کیساتھ تسلیم کرلیا تہا لیکن شیطان نے اپنے گھمنڈ پر خدا کا کہا نہ مانا۔ اور انکار کردیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کی نامرادی اور بدبختی اسکے ہاں جمع ہوگئی۔

غرض تکبر برکات اور کامیابیوں کے حصول کے رستے میں ایک خطرناک روک ہے۔ متکبر کے دل میں جو باتیں اپنی بڑائی کی سمائی ہوتی ہیں۔ انکی دراصل وہ حقیقت نہیں ہوتی جو وہ سمجھ بیٹھا ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ اپنے متعلق ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ انسان بہت کچھ ترقیات کرسکتا ہے۔ لیکن کوئی ترقی ایسی نہیں ہوتی کہ جس کو انسانی طاقت حاصل نہ کرسکتی ہو۔ ان لوگوں کے سوا جنکو خدا نے خاص طور پر خرق عادت کے اظہار کا شرف بخشا ہے کوئی انسان خارق عادت ترقی نہیں کرسکتا۔ کہ جسکو حاصل کرنا انسانی قوت سے باہر ہو ایک سے ایک بڑھا جارہا ہے۔ پھر کونسی گنجائش ہے کہ کوئی آدمی اپنی کسی بات پر تکبر کرسکے تکبر ایک جھوٹ پر اترانا ہوتا ہے۔ یہ ایک غلط فہمی غلط اندازہ اور اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈالنا ہوتا ہے۔ تکبر کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ اس کے کان بہرے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دوسرونکی خوبیوں کو نہ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ سن سکتا ہے اسکی حالت ایک دیوانے کی سی ہوتی ہے۔ جس کے اندر سے دوسرونکے جوہر دیکھنے قدر کرنیکی طاقت سلب ہوچکی ہوتی ہے۔ متکبر کی انتہا خدائی کا دعویٰ ہے۔ متکبر جاہل اور بیخبر رہتا ہے۔ اور دوسرونکے محاسن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا وہ کچھ سیکھ نہیں سکتا اور نہ ہی بھلائی حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اپنے معلومات یا موجودات کے خزینہ کو ہمیشہ متعفن کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک گناہ کی ابتدا تکبر سے ہی ہوتی ہے۔

متکبر ہمیشہ محروم اور نامراد رہتا ہے۔ اور کبھی فتح و نصرت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ تکبر کا ذرا سا خیال بھی انسان کو محروم کردیتا ہے انسان جس طاقت پر اتراتا ہے وہی طاقت اسکی محرومی کا موجب ہوتی ہے۔ عُجب بھی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ گو اس میں دوسرونکی حقارت کا خیال شامل نہیں ہوتا ہو لیکن اسکا نتیجہ بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے۔ انسان کے دوسرے حقوق بھی اس کے لیئے سفارش نہیں کرسکتے۔ بلکہ حقوق باطل ہوجاتے ہیں۔

(باقی آیندہ)

دعا کرو۔ پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گولیکے جو اس سال حج کرکے آئے ہیں اسہال و بخار سے بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت عاجلہ شفاء کاملہ کی دعا کیجائے۔

انٹر مسلم کونسلی ایشن

(مسلمانوں کی اندرونی اصلاحی لیگ)

۲

جن لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر درد دل اور سچی خیر خواہی سے غور کیا ہے۔ اور انکے زوال اور نکبت کے اسباب کو معلوم کرنیکے لیئے کچھ وقت خرچ کیا ہے۔ اور ان میں سے قومی پژمردگی کے آثار کو دور کرنیکے لیئے تر و تازگی کی خوشگوار ہوا کو ان میں نفوذ کرنیکے ذرایع کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اسبات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جن مضبوط اصول کی چٹانوں پر اسلام کی ترقی کا مدار ہے اور جن پاکیزہ چشموں کے پانی پر اس گلزار شادابی اور سرسبزی کا انحصار ہے۔ وہ بذات خود ایسے مستقل اور دائمی ہیں کہ کوئی گردش انکو باطل نہیں کرسکتی۔ اس میں کلام نہیں کہ اسلام نے بخل اور تنگ ظرفی سے کام نہیں لیا اپنا ہو یا پرایا جو کوئی ان اصول کو اپنا مسلک بناتا ہے وہی کامیابی کا پھل کھالیتا ہے۔ مسلمانوں نے یہ برے دن اسلام کو چھوڑ کر دیکھے ہیں اور غیروں نے بعض باتیں اسلام کی اختیار کرکے فائدے اٹھائے ہیں۔

اسبات کے تسلیم کرنے میں شک نہیں ہوسکتا۔ کہ احکام کی خلاف ورزی کرنیوالے حاکم کی حمایت اور پناہ کے سایئے سے نکلجاتے ہیں۔ مسلمان اپنے اندر غور کرکے دیکھیں اور اپنی ضمیر کو صحیح کرکے اپنے سارے کارنامے اور اپنی روزمرہ کی ڈائری اپنے سامنے رکھکر اسے مطالعہ اور موازنہ کریں اور پھر اپنے متعلق آپ ہی فتوی دیں کہ کیا وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔ ہر ایک انصاف پسند راست گو آدمی خواہ وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو اسکا جواب نفی میں دیگا۔

صرف چھوٹی چھوٹی باتوں میں خلاف ورزی احکام اگرچہ قابل معافی بھی ہوسکتی ہے۔ اور اسکے نتایج اور سزائیں معاف اور نظر انداز بھی ہوسکتے ہیں لیکن وہ اہم امور جو قومی تمدن کے شیرازہ کو درہم برہم کرنیکا موجب ہوتے ہیں اگر انکو توڑ دیا جائے۔ اور اس توڑنے پر ایسا اصرار کیا جائے۔ کہ بڑے بڑے بردبار کا صبر بھی تھکجائے۔ تو پھر صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ قوم برباد ہو کر رہیگی۔

ابتداے آفرینش سے دنیا تجربہ کرچکی ہے کہ اندرونی نفاق خاندانوں اور قوموں کے تباہ کرنے میں سب سے موثر اور خطرناک ذریعہ ہوتے ہیں اسی کی طرف قرآن شریف نے اشارہ فرمایا ہے۔ ولاتنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم اور دوسری جگہ ولا تفرقوا کہا ہے جس سے منشاء الہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپس میں تفرقہ اور نزاع کرنا ایک ایسی بری چیز ہے کہ جس سے بدبختی کی پھوٹ ایک قوم یا خاندان میں پڑجاتی ہے۔ اور قومیت کی عزت سب کی سب ملیامیٹ ہوجاتی ہے۔ یہ مرض مسلمانوں میں ایسا ہاتھ دھو کر پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی باز نہیں آتے پھر تمام نقص جو قومی محل کی تعمیر میں مہلکات کا کام کر رہے ہیں سب اسی کا نتیجہ ہیں۔

جب اسلامی قومیت پہلے پہل بنی تھی تو سب سے پہلا اور ضروری کام یہی کیا تھا۔ کہ آپس کے جھگڑے تفرقے تنازعے سب چھوڑا دیئے گئے تھے۔ پس انکا تفرقوں کی تاریکی سے نکلنا تھا۔ کہ محبت اور اخوت کا آفتاب ابھر چڑھ آیا اور انکے اقبال کا ستارہ چمک اٹھا۔ مگر یہاں تو قوم تو در کنار گھر گھر میں پھوٹ پڑی ہے۔ اور یہ پھوٹ ان میں کچھ ایسا زبردست اثر کرگئی ہے۔ کہ انکو اپنے پنجے سے نکلنے نہیں دیتی

یہ بھی مسلمانوں کی بدبختی ہے۔ کہ اپنے لیئے ہمیشہ پیچ در پیچ جدید رستے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ انکو یہ سمجھ لینا چاہیئے اسلام نے ترقی کے گر ایسے پایدار اور مختصر اور بے تکلف بتائے ہیں کہ انپر عمل کرنے میں نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ کچھ بڑے لمبے چوڑے ایثار کرنے پڑتے ہیں۔

کامیابی کا ایک مستحکم گر یہی ہے۔ کہ مسلمان اپنے عقاید اور اعمال کے لحاظ سے پورے طور پر اور پکے مسلمان ہوجائیں۔ وہ فضول عقاید اور وہم پرستی اور خلاف حق گزینی کے طریقے چھوڑ دیں۔ اور اخلاص اور بےنفسی کیسا تھ سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی تعمیل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نمونہ کو اپنا مسلک بنائیں۔ تو پھر ہر ایک مراد اور مقصد انکے دروازے پر خود بخود آن کھٹکھٹائیگا۔

بحیثیت ایک مسلمان ہونیکے یہ ماننا ضروری ہے کہ مرادات اور مقاصد کا عطا کرنا اور اپنی امور میں فلاح اور کامیابی دینا اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔ اگر کوئی کسی کوشش پر بھروسہ رکھتا ہے۔ تو وہ کوشش بھی خدا تعالی کی مرضی کے بغیر برومند نہیں ہوسکتی۔ ہر ایک کوشش اسکی توفیق عطا کرنیسے ہوسکتی ہے۔ پس جبکہ یہ حال ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس خدا کو راضی نہ کریں اور اسکی رضا جوئی کے بغیر کوئی اور رستے اپنی بہتری کے تجویز کریں۔

یہی اصلاح ترقی اور کامیابی کا زینہ ہے۔ اسکے لیئے سب سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ خیالات صحیح کئے جائیں۔ باطل اور غلط اور فضول عقیدوں سے دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اوہام پرستی کے گرد و غبار سے اندرون دھو دیا جائے۔ اور دل کو اپنے قابو میں کرلیا جائے یہی ایک بڑا اہم اور ضروری کام ہے جسپر اصلاح کے محل کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ اس تنقیہ کیلیئے ضروری ہے کہ کسی حاذق طبیب کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے

یہ لوگ جو مسلمانوں کے ترقی کے خیال میں سرشار ہو کر مختلف پیرایوں اور راہوں سے کوشش کر رہے ہیں کاش اگر وہ اس حقیقت کی تہ تک پہونچیں۔ اور سطحی تجاویز کو چھوڑ کر اس اندرونی اور حقیقی ستر کو سمجھیں جو اسلامی اخوت اور قومیت کا الہی آزرو ہے۔ تو انکو جلدی منزل مقصود نصیب ہوسکتی۔

خود غرضی اور خودروی کے استقبال کے لیئے اسلامی ترقیات طیار نہیں اخلاص اور انکسار یہاں مقبول ہوتا ہے۔

دنیا میں تمام محاسن اور فنون اور علوم خاص ماہرین کے ذریعہ سے ترقی پاتے ہیں لیکن اسلام کی ترقی اور بہبودی کیلیئے معلمین کا طیار کرنا خاص طور پر اللہ تعالے نے اپنے ہاتھوں میں رکھا ہوا ہے۔ ایسے ماہر انکو خود طیار کرکے اللہ تعالی دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ انکو وہ سچا علم دیا جاتا ہے جس سے وہ مضرات کو خوب شناخت کرسکتے ہیں اور سچی راہوں کو منکشف کرکے انپر چلنے کے راہ عیاں کرسکتے ہیں

یہ زمانہ بھی کمال تنزل کا زمانہ تھا۔ خدا تعالے نے اس میں بھی اس کے مطابق اپنا معلم نازل کیا۔ اسکو مان لینا یا نہ مان لینا ایک جدا مسئلہ ہے۔ لیکن بہی خواہان اور حامیان اسلام کا یہ فرض ضرور ہے کہ وہ ایک جماعت منتخب کرکے ایک اصلاحی لیگ قائم کریں جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے اسباب پر غور کرے اور اس مامور کی باتوں کو سنے اور غور کرے پھر انپر فیصلہ کرکے جو کچھ وہ بہتر سمجھیں اسکو پبلک کے فائدہ کے لیئے شایع کردیں اور پبلک کو عمل کرنیکی ترغیب دیں

یوں تو لیگ اور انجمنیں بہت اغراض اور مقاصد کے لیئے قائم ہوتی ہیں لیکن کیا کوئی صاحب دل جماعت ایسا مجموعی اور مشترک لیگ قائم کرنیکے لیئے طیار نہیں ہوسکتا جو اس اعلی غرض کو پورا کرسکے۔ اصل میں عقلمندوں کے نزدیک اپنی اعلے اغراض کو حاصل کرنا ایک امر مقدم ہے ہمیں اس بات میں مضایقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جو بات ہمکو حاصل کرنا ہے۔ وہ کس قسم کے آدمی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اعلی مقاصد پر ہمیں پہنچا سکتا ہے وہی ہمارا مکرم اور محترم ہے۔

یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی نیابت سے ایک لیگ قائم کیا جاوے۔ اور اس لیگ میں سلسلہ احمدیہ کی نیابت سے اسکے اصول اور اغراض و مقاصد پر کافی غور کیجاے۔ اور بعد کامل توجہ اور غور جو نتیجہ حاصل ہو اسکو متفقہ طور پر اعلان کر دیا جائے۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ لیگ مین کارکن ممبر ایسے اصحاب ہوں۔ جنکو مختلف فرقہ اسلامی مسلم طور پر منتخب کرین اور پہر انکو اعتبار بہی ہو۔ مین انشاء اللہ اسپر پہر آیندہ بہی لکہونگا۔ لیکن گزارش کرتا ہون۔ کہ دیگر احباب بہی اس طرف توجہ کرین۔

ہندوستان میں برٹش حکومت کی برکات[۳]

حکومت برطانیہ کے گوناگوں فیوض اور برکات سے ہندوستان متمتع ہو رہا ہے۔ نارتہ امریکن ریویو کے ذریعہ سے لارڈ کرزن صاحب اہل امریکہ کو ان برکات سے مطلع کرنیکے لیئے مختلف مضامین لکہہ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے پہلے مضمون میں لکہا ہے کہ ہندوستان کی تجارتی اور صنعتی ترقیات پر سوا پانچ ارب روپیہ برٹش سرمایہ کا خرچ ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی حکومت دولت برطانیہ کی ملٹری طاقت کیلیئے ایک بڑی زبردست امداد ہے۔ اگرچہ فوجی تعداد آبادی ملک کی نسبت سے بہت ہی کم ہے۔ لیکن بہرحال دولت برطانیہ کے لیئے ایک مضبوط بازو کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مہم افریقہ مین جب بوئروں سے مقابلہ کی مصیبت پیش آئی تو ۱۳۰۰ برٹش افسر اور برٹش فوج نو ہزار دیسی فوج ہندوستان سے بھیجی گئی۔ ایسا ہی ۱۳۰۰ برٹش ۲۰ بیس ہزار دیسی فوج اور ساڑھے سترہ ہزار خدام جنگ چین میں ہندوستان سے بہیجے گئے اور ان سے بڑی تقویت ہوئی۔

ہندوستان سے بہت سارے لوگ مختلف نوآبادیوں میں جاکر آباد ہوئے ہیں۔ چنانچہ چھیاسی ہزار ہندوستانی ٹرینڈاڈ میں دس ہزار جمیکا میں ایک لاکہہ پانچہزار برٹش گنی میں اور دو لاکہہ چہ ہزار مارٹیس میں آباد ہو چکے ہین اسکے علاوہ دوسری حکومتوں کو بہی ہندوستانی مزدوروں سے بہت امداد ملی ہے۔ چنانچہ فرانس اور ڈچ کو بہت مزدور دیئے گئے۔ ہندوستانی لوگ بحر الکاہل کے دور حصص تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ جزائر فجی میں سترہ ہزار لوگ موجود ہین نٹال میں ایک لاکہہ پندرہ ہزار ہندوستانی رونق افروز ہین یوگینڈا ریلوے ہی بیس ہزار ہندوستانیوں نے بنائی تہی۔ ہر سال پندرہ بیس ہزار ہندوستانی دوسری آبادیوں کو جاتے ہین۔

ہندوستان نے برٹش قوم پر جو خاص احسان کئے ہین۔ وہ بہی قابل غور ہین۔ نوجوان فوجی برٹش افسروں کے لیئے ہندوستان سب سے بہتر جوانمردی کا مدرسہ ہے اور یہاں استعمال اسلحہ کے لیئے سب سے بہتر موقع ملتا ہے۔ اسی طرح سیران سول سروس کیلیئے بہی برٹش اخلاق کے بنانیکے لیئے یہ ایک نہایت موزون تعلیمگاہ ہے۔ اسکے اثر کا احسان برٹش حکومت اور برٹش قوم دونو پر ہوتا ہے اسی طرح افسران محکمہ نہر، انجنیر اور محکمہ جات ڈاک تار جنگلات کے افسران اور منتظمان اور فنا سپسر تمام دنیا سے بہتر طیار ہوتے ہین؟ افسر ہندوستان طیار کرتا ہے وہ ہر طبقہ ملک میں بہت مفید طور پر کام آسکتے ہین یہانتک کہ نائجیریا اور چین وغیرہ میں بہی لوگ مفید ثابت ہوتے ہین یہ لوگ نظم سلطنت کے پیشوا ہوتے ہین ولایت میں محدود رہنے والے افسر ایسے کام اس عمدگی سے نہین کر سکتے ہندوستان میں رہنے سے ان لوگوں کے دلوں میں اپنے فرض منصبی کی معرفت اور ایثار نفس کے خصائل پیدا ہو جاتے ہیں خاموشی سے کام کرنا اور فرض منصبی ادا کرنا اور شیخی نہ بگہارنا اسجگہ سیکہاجاتا ہے اور ملک و خاندان کے لیئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔

دلائی لامہ[۴]

بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا دلائی لامہ ہوتا ہے۔ تبت انکی جاگیر ہے۔ اور سب سے بڑے مشہور بدھ مندر بہی اسجگہ ہین چہ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ بعض پولیٹکل پیچیدگیوں کو حل کرنیکے لیئے لارڈ کرزن نے دلائی لامہ کو دارجلینگ مین لا ڈالا۔ ابہی تک وہ اسی جگہ ہے اسکے متعلق چینی حکومت کوشش کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ پہر تبت میں اپنی جگہ اصلی پر قائم ہوجاے۔ اور انکی اپنی مرضی بہی ایسی ہی ہے لیکن حکومت برطانیہ انکے اس خیال کے ساتہ متفق نہیں ہوسکتی برٹش اہل الرائے دلائی لامہ کا انگریزی علاقہ میں رہنا انگریزی حکومت کے لیئے بہت مفید بیان کرتے ہیں اور ان کی حکومت ہندوستان کو ہندوستان کی تمدنی اور تجارتی ترقی کے لیئے ایک عجیب اضافہ خیال کرتے ہین انکا خیال ہے کہ چونکہ دلائی لامہ بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا ہے اسلیئے جس جگہ وہ سکونت پذیر ہوگا اسی جگہ بدھ لوگ اسکے پاس کثرت سے آمد و رفت کرینگے۔ اور اس آمد و رفت سے گورنمنٹ انگریزی کو غیر حکومتوں کے بدہ لوگوں پر ایک رسوخ اور اثر حاصل ہو جائیگا اور کثرت سے لوگوں کی آمد و رفت سے ملک کو بہت سارے تجارتی فائدے حاصل ہونگے۔ البتہ انگریزی حکومت کا فرض ہے۔ کہ دارجلنگ کو ایسی آمد و رفت کے لیئے ہر طرح موزون اور مناسب بنائے۔

چند سوالوں کے جواب

قرآن شریف کی تعلیم جو بچپن میں دیجاتی ہے۔ وہ مضر ہرگز نہین۔ بلکہ ازبس ضروری اور مفید ہے آپ اس فلاسفی پر غور کرین۔ جو نومولود کے کان مین اذان دینے کے متعلق ہے۔

بچپن میں بچہ کو جس طرف ڈالا جائے۔ وہ متوجہ ہو سکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی طرف متوجہ کرنیکا اثر اسکی تمام زندگی پر پڑتا ہے۔ آپ لکہتے ہیں کہ قرآن مجید بامعنی پڑہانے سے کیا فائدہ۔ سو آپ پر واضح رہے کہ قرآن مجید کے الفاظ پڑہانا یہ بہی اسی بامعنی پڑہانیکی ایک سیڑہی ہے۔ جب بچہ آیات پڑہ سکیگا۔ تو پہر ترجمہ پڑہ لینے پر بہی قادر ہوگا۔ دوم مطلق الفاظ بہی اپنے اندر ایک برکت رکہتے ہیں اور یہ امر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اگر بچے قرآن مجید کے پڑہنے سے بیزار ہوتے ہیں تو یہ قصور ان کے پڑہانیوالوں کا ہے خود حضرت امیر (فرماتے ہین) مینے بچپن میں قرآن مجید پڑہا اور مجہے اب تک اس کی محبت دن دونی رات چوگنی ہے۔ ہمارے بچے قرآن مجید بڑے شوق سے پڑہتے ہیں پس یہ خطرہ وہمی ہے۔ اور صرف طرز تعلیم کا قصور ہے۔ اگر قرآن مجید کو اوائل عمر مین نہ پڑہایا جاوے۔ جب کہ بچہ ہر طرح قابو میں ہوتا ہے تو بڑی عمر میں اسکے پڑہنے کی کیا حمایت ہو سکتی ہے۔ ہمارے سامنے ایسی نظیرین موجود ہین۔ جن بچوں کو پہلے قرآن شریف نہین پڑہایا گیا آخر وہ دین سے بالکل کورے رہ گئے اور پہر قرآن مجید کی طرف متوجہ نہین ہوئے۔

(۲) آپ نے پوچہا کہ شیخین رضی اللہ عنہم تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے تہے اور جنازہ پڑہا اسکے جواب میں واضح ہو کہ جنازہ تو اب تک تمام مسلمان پڑہتے ہیں اللھم صل علی محمد ہر نماز میں پڑہا جاتا ہے۔ جنازہ کیا ہے ایک دعا ہے۔ جو میت کے لیئے کی جاتی ہے شیخین رض نمازیں پڑہتے اور اپنی امامت سے پڑہاتے پس یہ سوال ہی ٹہیک نہین اور تجہیز و تکفین کوئی ایسا امر نہیں جس میں سب مسلمان شریک ہون نبی کریم صلعم کی وفات پر متفرق کام تہے ایک تجہیز و تکفین دوم آپ کے بعد انتظام خلافت جس پر شیرازۂ وحدت کا دار و مدار تہا۔ گہر کے لوگ جیساکہ

عام دستور ہی ہی تجہیز و تکفین کی فکر میں ہوئے اور جناب شیخین کو اس سے زیادہ اہم امر میں تقاضا وقت و حالات کے ماتحت مصروف ہنا پڑا وہ تجہیز و تکفین سے غافل یا بے پرواہ نہ تھے یہ کام انہوں نے انہی کے سپرد کر دیا۔ جو اس کے اہل اور عام دستور کے مطابق ذمہ دار

(۳) جناب فاروق رضی اللہ عنہ احراق خانہ بتول کے لئے ہرگز تشریف نہیں لے گئے۔ اور نہ انکی طاقت ایسی زبردست تھی۔ اگر یہ بات تسلیم کر لینگے۔ تو جناب علی کی شجاعت اور تلوار پر حرف آئیگا۔

کیا اسوقت باغیرت مسلمان صحابی موجود نہ تھے معاذ اللہ آپ انکو بزدل خیال کرتے ہیں جو مومن کی شان سے بعید ہے اگر آپ یہ مانیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر بھی اعتراض ہوگا۔

عرفات میں خدا تعالیٰ کا سہم منان مرصوص فرماچکا ہے کبھی تنہا چھوڑ کر حضرات شیخین نہیں گئے اس بات کا خصم کے پاس کیا ثبوت ہے ان لوگوں کا بعد از رسالت مآب خلیفہ مقرر ہونا ان کے اعلیٰ درجہ کے ایمان اور صالح الایمان ہونیکا ثبوت ہے۔

کیونکہ خدا نے فرمایا۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔

اب تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ شیخین کی خلافت میں خوف کے بعد امن ہوا۔ اور دین میں تمکین ہوئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ مومن اور صالح اعمال تھے۔ پس اس آیت سے تمام الزامات کا دفعیہ ہو سکتا ہے

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ مرض الموت میں جناب رسالتمآب نے بلا کسی مجبوری کے حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں رہنا پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جناب عائشہ اور اس کے والد بزرگوار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تعلقات آنحضرت صلعم کیساتھ کسقدر اخلاص اور محبت کے تھے کیونکہ آخر بیویوں کا حق تو مساوی تھا۔ پس ایسی حالت میں جناب خاتم النبیین اپنی لڑکی کے گھر میں چلے جاتے۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا۔

بقایا دار توجہ فرمادیں

جن صاحبوں نے ۱۹۱۱ء کا چندہ سالانہ بلکہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کا تا حال ادا نہیں فرمایا۔ وہ بڑی مہربانی جلد ادا کر دیں۔ ورنہ جو صاحب چندہ پیشگی دے چکے ہیں انکی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور کارخانہ کے کام میں حرج جدا

گرو نانک صاحب تناسخ کی قائل ہرگز نہ تھے

اگرچہ دیگر بیسیوں شہادتوں سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے۔ کہ گرو نانک جی مہاراج خدا کے برگزیدہ بزرگ یعنی مسلمان تھے۔ مگر اب جو گرنتھ صاحب کا مطالعہ کیا گیا۔ تو انکے اسلام پر اور بیسیوں نئی شہادتیں پیدا ہو گئیں ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا تو ایک الگ رسالہ میں ہوگا۔ مگر کسی قدر یہاں لکھدینا ضروری ہے۔ تاکہ بعض معزز سکھ صاحبان گرو نانک دیو جی مہاراج کے اصل دھرم سے آگاہی حاصل کریں۔

اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ اہل ہنود اور اہل اسلام میں عام طور سے تناسخ یا آواگون کا ایسا مسئلہ ہے۔ جو دونوں کے درمیان حد فاصل یا مابہ الامتیاز کا حکم رکھتا ہے اسی بنا پر اکثر اہل ہنود اور بعض سکھ صاحبان صرف اسی خیال سے کہ گرو نانک علیہ الرحمۃ کا تعلق اور اعتقاد اسلام کہ نہ ثابت ہو جائے۔ اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ گرو نانک علیہ الرحمۃ تناسخ کے قائل تھے گویا وہ مسلمان نہیں تھے مگر اب ہم انشاء اللہ بحوالجات گرنتھ صاحب ثابت کرینگے (بفضلہ) کہ آپ ہرگز تناسخ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ تناسخ کی تردید انہوں نے صدہا شبدوں کی ہے جس سے کسی اہل نظر کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اور وہ حوالجات حسب ذیل ہیں۔

(135) ਜਾ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਪੜਹਿ ਕਤੇਬਾ ਮੁਲਾ ਸੇਖ ਕਹਾਵਹਿ ॥
ਜਾ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਹੋਵਹਿ ਰਾਜੇ ਰਸ ਕਸ ਬਹੁਤੁ ਕਮਾਵਹਿ
(137) ਜੇਵਡੁ ਸਾਹਿਬੁ ਤੇਵਡ ਦਾਤੀ ਦੇ ਦੇ ਕਰੇ ਰਜਾਈ ॥
ਨਾਨਕ ਨਦਰਿ ਕਰੇ ਜਿਸੁ ਉਪਰਿ ਸਚਿ ਨਾਮਿ ਵਡਿਆਈ
(89) ਆਪੇ ਦਾਤਿ ਕਰੇ ਦਾਤਾਰੁ ਪੂਰੇ ਸਤਿਗੁਰ ਸਿਉ ਲਗੈ ਪਿਆਰੁ
ਦੇਦਾ ਦੇ ਲੈਦੇ ਥਕਿ ਪਾਹਿ ॥ ਜੁਗਾ ਜੁਗੰਤਰਿ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ
ਕੇਤੇ ਖਪਿ ਤੁਟਹਿ ਵੇਕਾਰ ॥ ਕੇਤੇ ਲੈ ਲੈ ਮੁਕਰੁ ਪਾਹਿ ॥
ਕੇਤੇ ਮੂਰਖ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ ਕੇਤਿਆ ਦੂਖ ਭੂਖ ਸਦ ਮਾਰ
ਏਹਿ ਭਿ ਦਾਤਿ ਤੇਰੀ ਦਾਤਾਰ ॥ ਬੰਦਿ ਖਲਾਸੀ ਭਾਣੈ ਹੋਇ
ਹੋਰੁ ਆਖਿ ਨ ਸਕੈ ਕੋਇ ॥ ਬਹੁਤਾ ਕਰਮੁ ਲਿਖਿਆ ਨਾ ਜਾਇ
ਵਡਾ ਦਾਤਾ ਤਿਲੁ (ਜਪੁ)
ਨ ਤਮਾਇ ॥

تناسخ کا رد گرنتھ صاحب سے

جاں تدھ بھاوے تاں پڑھنہ کتیباں ملاں شیخ کہاوینہ (صفحہ ۵۳)
۱۹۸ جاں تدھ بھاوے تاں ہووینہ راجے رس کس بہت کماوینہ (وار ماجھ کی تتھا سلوک محلہ ۱)
۲۰۱ جیوڈ صاحب تیوڈ داتی دے دے کرے رجائی نانک ندر کرے جس اوپر سچ نام وڈیائی (صفحہ ۱۳۷)
۱۸۹ آپے دات کرے داتار ؛ پورے ست گر سیؤں لگے پیار (راگ گوڑی محلہ ۳ چوپدے گوڑی گواریری محلہ ۳)

نانک نظریں کرمیں دات۔ بہتا کرم لکھیا نہ جائے ؛ وڈا داتا تل نہ تمائے
کیتے لے لے مکر پاہنہ ؛ کیتے مورکھ کھائیں کھاہنہ
کیتیاں دوکھ بھوکھ سد مار ؛ ایہہ بھی دات تیری داتار
بند خلاصی بھانے ہوئے ؛ ہور آکھ نہ سکے کوئے
دیندا دے لیندے تھک پاہنہ ؛ جگا جگنتر کھاہی کھاہنہ
جو فرمائے تو تو پاہنہ ؛

جپ جی صاحب صفحہ ۵

ترجمہ (اے پروردگار) جب تیری ہی مرضی ہوتی ہے۔ تو لوگ بڑی بڑی کتابوں کو پڑھکر مولوی اور عالم فاضل اور دانا بنجایا کرتے ہیں۔ اور انہیں ملاں اور شیخ کہلاتے ہیں اور تیرا ہی اذن ہوتا ہے تو راجے مہاراجے بنجاتے ہیں۔ اور دولت کما لیتے ہیں یعنی علم و فضل سے سرفراز ہونا اور حکومت جاہ و جلال اور دولت کا حاصل کرلینا کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے اور نہ کوئی اپنے سابقہ جنم کے اعمال کا استحقاق رکھتا ہے۔ کہ وہ ضرور ہی دولت مند اور راجہ بنجاوے بلکہ یہ سب عطیات مالک حقیقی کے قبضۂ اقتدار اور رضا پر منحصر ہیں اسکے حضور کسی کو استحقاق دم مارنیکی گنجایش نہیں ہے) جب جب وہ بزرگ قادر کرتار چاہتا ہے۔ اپنے بندوں کو عطیات اور انعام و اکرام بار بار دیکر انہیں سیر کر دیتا ہے۔ اے نانک جس بندے پر وہ آپ نظر عنایت کرتا ہے۔ اسکو حقیقی بزرگی اور کمال سے سیراب کر دیتا ہے (یعنی جس پر اسکی پر از لطف و کرم نظر عنایت ہو۔ اسکو باران رحمت سے سیراب کر دیتا ہے اور جس پر نظر عنایت نہو وہ مفلس اور کنگال اور دوسروں کا محتاج رہتا ہے) اس پاک پروردگار سے جو اس کے بندوں کی محبت ہوتی ہے۔ وہ اسلیئے ہوتی ہے۔ کہ بغیر کسی کے استحقاق اور بغیر مزدوری کے خود ہی داتا لوگوں پر انعام و اکرام اور احسان بیکران کرتا رہتا ہے اور اسکو یہ انعام مزدوری یا اجرت کے طور پر نہیں عطا ہوتے ہیں۔ اے نانک وہ نظر عنایت و مہربانی سے ہی کرم کی بخشش کرتا ہے یعنی اسکی عنایات بیخایات جو انسانوں پر ہیں۔ اسکی صفت رحمانیت کے ظہور کا نتیجہ ہیں اور انسانوں کے سابقہ جنم کے اعمال کی مزدوری اور اجرت کیطور پر نہیں ہیں۔ اسکی بخشش کثیر لکھی نہیں جا سکتی وہ بڑا سخی ہے اسکو ایک تل کے برابر طمع نہیں ہے (خداوند عالم کا جود و کرم اسقدر کثیر ہے کہ احاطۂ تحریر اور تقریر سے خارج ہے یعنی یہ جود و کرم انسان کے محدود اعمال کا نتیجہ اور مزدوری نہیں) بہت سے انسان ایسے ہیں کہ باوجودیکہ پرمیشر کا انپر جود و کرم ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے مگر کافر نعمت ہوکر خدا کا شکر و سپاس ادا نہیں کرتے (شکر و سپاس نہ کرنے اور کافر نعمت بننے سے تناسخ کا خوب ہی کھنڈن ہوتا ہے کیونکہ ہندو یا آریہ جو گزشتہ جنم کے اعمال کا پھل اور نتیجہ استحقاقاً حاصل کرتا ہے اسے کیا حاجت پڑی ہے کہ خواہ نخواہ اپنی مزدوری اور تنخواہ کا شکریہ ادا کرے جس کیخاطر جانکاہ محنت گزشتہ جنم میں اٹھائی تھی (لا حول ولا قوۃ) سے انسان علم و ہنر سے نادان اور جاہل مطلق ہوتے

ہیں۔ مگر وہ بھی شب و روز اسکے خوان یغما پر بڑی آسودگی سے پرورش پاتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے لوگ بھی خدا کی مخلوق میں موجود ہیں (کہ باوجود علم و ہنر کے) رنج و بھوک کے عذاب میں مبتلا ہوکر نان شبینہ کے بھی محتاج ہوتے ہیں مگر پھر بھی جو کچھ صحت عمر اور تھوڑا بہت جو جو عطیہ انپر ہو رہا ہے۔ اے قادر کردگار یہ بھی تیرے ہی عطیے ہیں اگر تو یہ بھی دات انپر نہ کرتا۔ تو کون تجھپر اعتراض کر سکتا تھا۔ یعنی کوئی بھی اسکے فضل و احسان سے خالی نہیں ہے۔ بندو غلاص تنگی ترشی آسودگی امارت و غربت سب کچھ حکم الٰہی پر مبنی ہے کسی غیر کو اسکی مشیت میں مطلق دخل نہیں ہے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ کسی کو اسکے حضور دم مارنیکی طاقت اور حوصلہ نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ شکایت کا منہ پر لا سکتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ یوں ہونا چاہیئے۔ وہ داتا تو ہمیشہ دیتا ہی رہتا ہے۔ مگر لینے والے خود تھک اور اکتا جاتے ہیں کل جہان ہمیشہ اس کے دستر خوان پر کھاتا رہتا ہے۔ وہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

یہ ان شبدوں اور اشاروں میں سے بطور نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کئے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ اس امر کے قایل تھے کہ خدا تعالیٰ بغیر اعمال جنم سابقہ کے لوگوں پر اسقدر انعام و اکرام کرتا رہتا ہے کہ حد و شمار سے یہ انعام باہر ہیں۔ لوگوں کے اعمال تو محدود ہی ہوتے ہیں مگر گرو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کی بخششوں کو کوئی بھی گن نہیں سکتا۔ کہ بندہ و خلاص یعنی کسی کو گداگر بنا دینا کسی کی روزی فراخ کرکے اسے دولت مند اور بادشاہ بنا دینا اسی مالک حقیقی اور قادر داتا کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور کسی کو اسکی مشیت میں دخل اندازی جائز نہیں کیونکہ وہ مالک ہے۔ اسلیئے وہ کامل سخی ہے جس طرح چاہتا ہے اپنی حکمت اور علم کامل کو مدنظر رکھکر لوگوں پر نظر عنایت کرتا اور انہیں اپنے احسان بیکران سے مالامال کرتا رہتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ قادر کرتار کی بخشش اسکی مخلوق پر اسقدر ہو رہی ہے کہ وہ لکھنے میں آ نہیں سکتی۔ مگر آریوں اور ہندوؤں کے تناسخ کے سابقہ جنم یا موجودہ جنم کے اعمال تو احاطۂ تحریر میں آ سکتے ہیں اسلیئے گرو صاحب کا فرمانا کہ خدا کی رحمتیں اور عنایتیں اسقدر لا تعد و لا تحصیٰ یعنی بیحد و حساب ہیں کہ انکا شمار کرنا انسانی علم و فکر سے خارج ہے قابل غور ہے سابقہ یا موجودہ جنم کے اعمال بلکہ خیالات بھی لکھے جا سکتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ دنیا خدا کی مہربانیوں اور لطف و کرم کو لے کر تھک جاتی ہے۔ . . . مگر مزدور اور تنخواہ پانیوالا شخص اپنی سابقہ جنم کی محنتوں اور کوششوں اور جانکاہ تکالیف کے معاوضہ کو کیوں لے لے کر تھک سکتا ہے قصہ کوتاہ ایسے صدہا شبد ہیں جن سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ تناسخ کے ہرگز قایل نہ تھے بلکہ وہ مسلمانوں کی طرح تناسخ کے منکر اور خدا کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقائص سے منزہ سمجھتے تھے۔ . . .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ط

جناب امیر کا ایک تازہ ارشاد نامہ

سوال۔ غیر احمدی خواہ کوئی کیوں نہو۔ اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ میں نہایت ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح ہے تو کس حکم قرآنی یا حدیث نبوی کے مطابق یہ حکم دیا گیا ہے۔

جواب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کرمت نامہ ۳۰۔ جون ۱۹۱۱ء کا لکھا ہوا۔ آج ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۱ء میرے سامنے ہے۔ اس سے آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ کسقدر علیل ہوں ۱۸۔ نومبر ۱۹۱۰ء کو گھوڑی سے گرا۔ اور بیماری کا سلسلہ برابر چلتا ہے ایک زخم ناسور کا رنگ پکڑ گیا ہے۔ غالباً نماز بیٹھکر پڑھتا ہوں۔

ایک وزیر کے اور پھر وزیر اعظم کے آپ فرزند ہو عقلمند ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیہا اسمہٗ و سعیٰ فی خرابہا اولٰئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین ط اس آیت کریمہ پر آپ توجہ کریں۔ اس میں ارشاد ہے کہ مساجد میں خائف ہوکر حاضر ہونا چاہیئے۔ مگر ان علماء کا ایسا حال ہے کہ مسجد کو ان لوگوں نے جنگ گاہ بنایا۔ اور وہاں فتاویٰ کفر کے سوا ان کے پاس کیا رکھا ہے مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں اور بس یہ انکا ہمارے ساتھ نہیں علی العموم ان کے آپس میں ایسے ہی سلوک ہیں جن دنوں میں پونچھ میں تھا۔ ان دنوں . . . . شہر میں نہیں آ سکتے تھے مجھے بھی رات کو باہر کوٹھی پر ملے۔ اور ایک مولوی صاحب تھے۔ جنکو پونچھ میں تین بھائیوں - - - - - - - - - اور ایک کا نام . . . . . یاد نہیں ان تینوں نے تنگ کیا اسکی کتابیں لے لیں۔ آخر ایک بزرگ نے . . . . . . انکو سرکاروں میں ملازم کرکے ایک پہاڑی چوکی پر بھیجدیا۔ ایک نو مسلم غلام احمد بیچارہ پونچھ میں چلا گیا۔ اسکو کیسی تکلیف دی۔ ایک لڑکا . . . . . . وہاں سے

پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱۴

(سورہ الواقعہ بقیہ رکوع ۱۴)

۸ جولائی ۱۹۱۱ء

مخضود ۔ کانٹے دور کئے ہوئے ۔ اس میں یہ بتایا کہ جنت کے آرام میں کوئی امر موجب تکلیف نہ ہوگا۔

ظلّ ممدود ۔ سایہ دوپہر کے وقت گھٹتا جاتا ہے ۔ اس لیئے بعض اوقات درخت کے سایہ میں آرام لینے والے کو دھوپ آجاتی ہے ۔ فرمایا اس کا سایہ بہت پھیلا ہوا ہوگا۔

لا ممنوعۃ ۔ منع کئی قسم ہے ۔ طاقت نہیں ۔ وسعت نہیں ۔ خود معدہ میں خلل ہو کسی قسم کی روک نہوگی۔

فرش مرفوعۃ ۔ عالیخاندان بیبیاں ۔ اسپر قرینہ ہے ۔ اگلی آیت۔

عربا اترابا ۔ خاوندوں کی پیاریاں ہم عمر ۔ یعنی خاوندوں کی عمروں کے مناسب حال

(پارہ ۲۷ ۔ رکوع ۲ ۔ سورہ الواقعہ ۱۴)

۹ جولائی ۱۹۱۱ء

یحموم ۔ سیاہ دھوئیں

کریم ۔ انسان جس سے فائدہ اٹھاتا ہے ۔ اسکی ایک عزت دل میں ہوتی ہے فرمایا اس ظل سے آرام نہ پائیں گے۔

مترفین ۔ آرام طلب ۔ دوزخ بمنزلہ شفاخانہ کے ہے اس میں ایسی روحانی بیماریوں کا علاج ہے ۔

الحنث ۔ (۱) خدا کی عظمت دل میں نہ تھی اپنی قسمیں توڑتے تھے (۲) مطلق گناہ ۔ گناہوں پر اصرار کرتے تھے (۳) بار بار قسمیں کھا کر کہتے کہ قیامت کو اٹھائے نہ جائینگے

الی میقات ۔ اس وقت تک جمع کیئے جائینگے (۲) یعنی فی ایک مقرر دن کی تاریخ میں

شرب الھیم ۔ اونٹوں میں پیاس کی ایک بیماری ہوتی ہے ۔ فرماتا ہے ۔ گرم پانی ملیگا ۔ اس سے پیاس نہیں بجھیگی ۔ بار بار پینا پڑیگا ۔

نزلھم ۔ جب مہمان آئے ۔ کھانا دیر سے دیا جاتا ہو تو اس کے آتے ہی جو ناشتہ پیش کیا جائے ۔ اسے نزل کہتے ہیں۔

افرایتم ما تمنون ۔ چونکہ اعتراض منیر اجساد پر ہے اسلیئے فرماتا ہے کہ وہ منی جس سے انسان پیدا ہوتے ہیں ۔ وہ بھی تو آخر اسی کی پیدا کی ہوئی ہے ۔ پس کیا وہ دوبارہ خلق پر قادر نہیں ۔ کیونکہ منی سے انسان بننا بھی تو حیرت انگیز ہے ۔

قدرنا بینکم الموت ۔ جو خدا کی ہستی پر موت لا سکتا ہے کیا وہ اس موت کو مٹا نہیں سکتا

شجرتھا ۔ (۱) بانس کے درخت سے بھی آگ نکلتی ہے (۲) آگ پتھر یا کسی جسم میں چھپی ہوتی ہے ۔ پھر شعلہ درخت کی مانند ہو جاتا ہے ۔

اپنی قدرتوں کا بیان کیا ہے ۔ تا ظاہر ہو کہ وہ قیامت لانے پر قادر ہے ۔

للمقوین ۔ مسافر بھوکے لوگ ۔

(پارہ ۲۷ ۔ رکوع ۱۶ سورہ الواقعہ رکوع ۳)

۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء

فلا اقسم ۔ قسم کے فعل پر لا نفی آتا ہے ۔ اس کی توجیہیں مفسرین نے کی ہیں ۔ جن میں سے مشہور یہ ہے ۔ کہ لا زائد ہے ۔ (۲) اس بات پر قسم کھانیکی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کھلی ہوئی صداقت ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ جس عقیدہ کی تردید مقصود ہو اس کے لیئے لا آیا ہے کہ ایسا نہیں ۔ اور پھر قسم کھائی گئی ۔ کہ حقیقت یوں ہے ۔

بمواقع النجوم ۔ مواقع جمع موقع جس کے تین معنی ہیں گرنے اور پڑنے کی جگہ ۔ گرنا (مصدر) فرماتا ہو کتاب اللہ کی نسبت تم انکار کرتے ہو اور کہتے ہو ۔ افترا ہے ۔ ایسا نہیں ۔ میں تمہیں ستاروں کے گرنیکے کی طرف (اسی کے ظہور کیوقت ستارے بہت ٹوٹتے ہیں) کہ وہ بھی ایک نشان ہے متوجہ کرتا ہوں ۔ یہ قرآن کریم ہے اور تمام شیطانی وستبردوں سے محفوظ ہے ۔

من رب العالمین ۔ اس میں بتایا ۔ کہ جیسے خدا تعالیٰ جسمانی پرورش کر رہا ہے ضرور ہے ۔ کہ روحانی تربیت کا سامان بھی بھیجے

مدھنون ۔ کمزوری سستی ۔ ڈھیل یقینی کہتے ہو ۔

غیر مدینین ۔ نہیں رعیت اور محکوم ۔

ان کنتم صادقین ۔ اس میں توجہ دلائی ۔ کہ ایسے قادر و توانا خدا کے پیغام کو چھوڑ کر اپنے لیئے مصیبت نہ لو ۔

سورہ الواقعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الحدید ۔ رکوع ۱ ۔ پارہ ۲۷ ۔ رکوع ۱۷

۱۶ جولائی ۱۹۱۱ء

سبح ۔ مصدر تسبیح ۔ خدا کو تمام نقصوں سے پاک سمجھنا ۔ اس کے لیئے تین طرح کے صیغے آئے ہیں (۱) سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا (۲) سبح للہ ما فی السموت والارض (۳) یسبح للہ ۔ اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے ۔ کہ اب ایسی ہوائیں چل رہی ہیں ۔ کہ

کفر وشرک وعقائدِ فاسدہ سے یہ سرزمین پاک ہوجائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و الاصفات تمام قسم کے نقصوں اور کمزوریوں سے منزہ ہے۔ نہ بت معبود ہوسکتے ہیں۔ نہ عیسٰی جو کہ ایک عاجز انسان تھا۔

العزیز الحکیم کسی کام کا انتام دو باتوں پر ہے۔ ایک کرنیوالا صاحب حکمت ہو دوم غالب۔ یہ صفات حقیقی طور پر ہی خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔

وھو علیٰ کل شیء قدیر۔ ہر چاہی ہوئی چیز پر۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرماچکا ہے

یفعل مایشاء۔ ویحکم مایرید۔

ھو الاول۔ لیس قبلہ شیء۔ والاخر لیس بعدہ شیء والظاھر۔ لیس فوقہ شیء والباطن۔ لیس دونہ شیء۔ یہ معنی احادیث میں آئے ہیں۔

ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔

استویٰ علی العرش۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان چیزوں کو پیدا کرکے آزاد نہیں چھوڑا۔ بلکہ ذرہ ذرہ پر میری حکومت ہے۔

ھو معکم اینما کنتم۔ وہ تمہارا ہی مددگار ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔

اٰمنوا۔ ایمان میں دو چیزیں ہیں۔ ایک یقین۔ ایک تسلیم۔ اگر یقین نہو۔ تو ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں۔ اگر دونو نہ ہوں تو اسے عنادی کافر بولینگے۔

انفقوا۔ مال کا دینا۔ مومن اور کافر کے درمیان امتیاز ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مال لوجہ اللہ وہی خرچ کرسکتا ہے۔ جس کے اندر صدق ہو۔

صحابہ کرام کوئی تم سے زیادہ نمازیں نہیں پڑہتے تھے تین باتیں ان میں تھیں ایک نبی کریم کی صحبت۔ دوسرا ایمان کامل درجہ کا۔ تیسرا خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے تھے۔

مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع ۲

یقرض اللہ۔ قرض کاٹنے کو کہتے ہیں۔ خدا کے نام پر کچھ دینے کو قرض اسلیئے فرمایا۔ کہ جو خرچ کروگے۔ وہ واپس دیاجائیگا۔ بلکہ ثواب عظیم بھی ملیگا۔

اجر کریم۔ جو رزق فتوحات کا ہوتا ہے اسے رزق کریم کہتے ہیں۔ فرمایا کہ تم جنگوں میں لگے ہوئے ہو۔ اس کا تم کو اجر عظیم اور رزق کریم ملیگا۔

نقتبس۔ کسی کی آگ سے یا چراغ سے اپنے چراغ کو روشن کرلینا۔ فرمایا۔ یہ قیامت کے دن تم کو کسی کا نور کام نہ آئیگا۔ اپنا نور اپنے ساتھ لاؤ۔

غرور۔ غ کے فتحہ کے ساتھ شیطان کا نام ہے۔ بہت ہی دہوکہ دینے والا

فدیۃ۔ جس کو دے کر انسان اپنی جان چھڑائے۔

ھی مولٰکم۔ مولا کے معنے ساتھی۔ ہمراہی ان لوٹنے کی جگہ منافقوں کو بتایا۔ کہ تم کچھ عرصہ باہر ہو۔ آخر اسی آگ میں پڑوگے۔

تخشع (۱) ڈرنا (۲) کسی کے لیئے فروتنی اختیار کرنا۔ فرمایا۔ اقرار میں مومنوں اور منافقوں میں فرق معلوم نہیں ہوتا۔ منافق بھی آمنا وصدقنا کہتے ہیں۔ اور مومن بھی لیکن مومن کے اندر یہ بات بیٹھی ہوئی ہے اور منافق کے قلب میں ایمان نہیں معاملات میں سب راز فاش ہوجاتا ہے۔

فاسقون۔ منافق میں ایمان نہیں ہوتا۔ اور فاسق میں ایمان تو ہوتا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

الشھداء۔ شہید اسے کہتے ہیں جو دوسرونکے لئے اسوہ حسنہ ہو۔ مامور من اللہ جب آتا ہے تو تین کام کرتا ہے۔ غلط مسائل کی تصحیح (۲) خدا یہ آیات دکھا کرنے سے ایمان پیدا کرتا ہے۔ جو فسانہ کے رنگ میں نہیں ہوتا (۳) لوگوں کے لئے اطاعت اللہ و پابندی شریعت میں نمونہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد یہ امور صدیقین وشہداء کے ذریعے ظاہر ہوتے ہیں۔

مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۹ سورہ الحدید رکوع ۳

الحیوٰۃ الدنیا۔ وہ زندگی جو نزدیک کی ہو اسکے واسطے پانچ باتیں ہیں۔ لعب لہو۔ زینت تفاخر۔ تکاثر۔ لعب۔ ایسی چیز جس میں کوئی تکان ہو۔ مگر فائدہ کوئی نہو۔ لھو۔ ایسی چیز جس سے غفلت پیدا ہوجائے۔ الکفار۔ کافر زمیندار کو کہتے ہیں۔ کفر کے معنے ڈھانپنا زمیندار بیج کو ڈھانپتا ہے اسے کافر کہا جاتا ہے۔ ومغفرۃ من اللہ و رضوان۔ اللہ جو سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اسکی رضامندی ہوگی۔ تو پھر کونسی نعمت ہے۔ جو نہ ملیگی۔ کفار کے لیئے عذاب شدید فرمایا۔ ادہر مومنوں کے لیئے مغفرۃ و رضوان۔ جو ان کافروں کے لیئے عذاب پر عذاب ہی کیونکہ اپنے مخالف کو سکھ و آرام میں دیکھنا یہ بھی انکے لیئے ایک عذاب ہوگا

سابقوا۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ دنیوی علائق میں پھنس نہ جانا بلکہ منزل مقصود کا خیال رکھو

من قبل ان نبراھا۔ تقدیر کے متعلق لوگوں کو یہ دہوکہ لگتا ہے۔ کہ جب خدا نے پہلے ہی لکھدیا ہے۔ کہ فلاں کام یوں ہوگا۔ تو اسکے متعلق کوشش کی کیا ضرورت ہی کسی آدمی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ چوری کریگا۔ اور زنا جہنمی ہوگا۔ تو اب وہ شخص اس کے خلاف کیا کرسکتا ہے

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ خدا عالم الغیب ہے۔ مگر اس سے انسان کا مجبور ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ جب کہ ہر ایک انسان جانتا ہے کہ اسے باری کیو تت کوئی مجبور نہیں کرتا پس علم تابع معلوم ہے۔ معلوم علم کے تابع نہیں مثلاً خواب میں کسی کے بارے میں ہم کوئی امر دیکھیں اور وہ یونہی ہوجائے۔ تو اب خواب نے اس شخص کو اس امر کے ویسا ہی کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ پس خدا کا علم کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ علم چونکہ صحیح ہے اسلیئے جو کام جیسا ہونا تھا۔ ویسا ہی خدا کے علم غیب میں قبل از وقوع آگیا۔

لکیلا تاسوا۔ یہ عدم افسوس مجبور محض ہونیکے لیئے نہیں بلکہ اسلیئے کہ سلسلہ اسباب وکسب کے نتیجہ میں ایسا ہوا۔

۲۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع

الا ابتغاء رضوان اللہ۔ اس میں بتایا رھبانیت مطلقاً منع نہیں اسقدر جائز ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیئے ہو اور وہ وہی ہوسکتی ہے۔ جس میں خدا کے کسی اور حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ مسلمان ہجرت پکڑیں۔ پہلے بتایا کہ انبیا بھیجنا ہماری سنت ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم ابوالانبیاء اور حضرت نوح موجودہ نسل انسانی کے مورث اعلیٰ کا ذکر کیا۔ پھر انکے خلفاء کا۔ پھر اہل کتاب کے فسق وفجور میں مبتلا ہوجانیسے خاتم النبیین کی ضرورت بعثت کا سوال حل کیا۔

کفلین۔ کفل کہتے ہیں۔ ترازو کے پلڑے کو حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ اس امت کو سب سے بڑھکر اجر ملیگا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے

(ب) دنیا کے کام خدا کے لیئے ہوں تو وہ بھی از روئے اسلام دین کے حکم میں ہیں اسلیئے کفلین فرمایا

الا یقدرون۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔

یہاں ستائیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے

بھاگ کر یہاں آیا - تو پولیس میں احمدیوں کو ذلیل کیا
ر . . . . . . نے ہم سے . لے لیا کیونکہ ہمیں ہی انکی
آمد رفت شہر میں کرادی تھی اپنا کفر بھول گئے ہمیں زہر دینا ہماری
عورتوں کو چھین لینا تو انکے فتاوی ہیں - مگر ہماری دو مخلص
انکی مہربانی سے قتل ہو چکے ہیں - علیگڈھ کے سکرٹری نواب
صاحب نے اس امر کو خوب سمجھا - اور احمدی لڑکوں کے لیئے
ایک کمرہ نماز کیواسطے الگ کرا دیا - آپ ذرہ عاقبت اندیش
دل سے مشورہ لیں کہ ہم نے کیسا امن کا راہ اختیار کیا ہے
گورنمنٹ انگریزی کثرت کا لحاظ کرتی ہے اور ہم ہیں کم آپ
فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء
پر بھی توجہ فرما دیں کہ یہود و نصاریٰ کے باہم تباغض کی
جڑھ اس آیت کریمہ میں کیا ارشاد فرمائی ہے -

آپ مجھ سے وہ آیت و حدیث دریافت فرماتے ہیں جنکی
بنا پر ہم لوگ انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے - مجھے اس دریافت
پر خوشی ہوئی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا
وکانوا بآیٰتنا یوقنون - امام بننے کے لیئے اس آیت
کریمہ میں ارشاد ہے کہ ائمہ وہ ہیں - جو ہمارے حکم کے مطابق
ہدایت فرماتے ہیں - جب کہ وہ صبر کرتے ہیں - اور ہماری باتوں
پر یقین کرتے ہیں - آپ غور فرماویں - کہ ایک آیت کے
اندر تین شرطیں ہیں - کیا آپ فرماسکتے ہیں کہ یہ فتویٰ گر
قاتل کافر کہنے والے زہر دینے والے عورتیں چھینے والے
ان شرائط کے جامع ہیں - یہ انصاف آپ پر ہے اور حدیث
شریف میں آیا ہے من قال لاخیہ المسلم یا کافر
فقد جاء بہ احدھما ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہ
مانتے ہیں - ملائکہ - انبیاء و رسل - کتب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے
زکوتیں دیتے حج کرتے روزہ رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے
پھر جو ہمیں کافر کہتا ہے اور کافر سے بدتر ہم سے معاملہ
کرتا ہے - وہ اس حدیث کے مطابق اپنے آپکو کیا فتویٰ
دیتا ہے - ہم فتوے نہیں دیتے - قرآن کریم نے دو شخصوں کو
بڑا ظالم ٹھہرایا ہے ایک وہ جو اللہ تعالیٰ پر افترا باندھے
دوسرا وہ جو راستباز کو اور اسکی حق تعلیم کا انکار کرے قرآن
مجید میں ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او کذب بالحق
لما جاءہ - اب ظالم ٹھہرا مرزا ہے یا یہ مکفرین - مرزا کو تو ہم
مفتری نہیں مان سکتے - اب انکو کیا کہیں - یہ مضمون کسی قدر
مفصل لکھنے کے قابل ہے - اور بیماری اجازت نہیں دیتی
اگر مفید نہ ہوا - تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر عرض کرونگا -

(نور الدین) ۱۰ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

قطعہ نغمۂ اویس

عالم میں جو مخلوق ہیں کیا انس کیا جنّ و پری
سب نام سے اللہ کے پاتے ہیں عیش و خوشتری

بندے جو ہیں اللہ کے رکھتے ہیں تاج و افسری
ہاں خانہ زاد انکی ہوئی ہر مہتری و بہتری

انسان جو انسان ہے رکھتا ہے شان مہتری
اسکے جمال و حسن کے عشاق ہیں حور و پری

کیونکر فدا اسپر نہو ہر خوبی و خوش منظری
اللہ نے بخشا اُسے تاج شہی و سروری

جو حق کا پیارا ہوگیا آنکھوں کا تارا ہوگیا
مخلوق کیا جانے بھلا قرب خدا کی برتری

اسکی نرالی شان ہے وہ منظر رحمان ہے
وہ مصدر فیضان ہے باشان بندہ پروری

سر سے قدم تک اس میں ہے شان خدا ہی جلوہ گر
اسکے قدم کی خاک ہے حُسن بتان آذری

عقل و خرد فہم و ذکا ہو وے نہ جسجا تک رسا
پاوے کب اسکا مرتبہ انسان کی دانشوری

وہ سرو گل اندام ہے گلرو ہے اور گلفام ہے
نخل تمنا کی سدا اسکی رہیں شاخیں ہری

جو اسکی خاکپا ہوا مقصود کو وہ پا گیا
اکسیر اس نے مول لی دی تودۂ خاکستری

جس پر خدا ہو مہرباں کیوں اسپہ میں وارنہ جاؤں
وہ خوبروی دہر رشک ماہ ہے رشک پری

وہ نور ایمان و یقین ہے نور جان و نور دین
مشتاق ہیں اسکی گھڑی ہر روز روئے بہتری

احمد کا منظور نظر محمود کا نور بصر
پیارا محمد کا ہے وہ رکھتا ہے شان دلبری

احمد کا دشمن جو ہوا مغضوب حق لاریب ہے
دشمن جو نور الدین کا ہے نور دین اس سے بری

جو دشمن احمد ہوا وہ موت لعنت کی مرا
اسکو نہوگی تا ابد قہر خدا سے جاں بری

دشمن ہے اسکا آسماں بیزار ہے اس سے زمین
دکھلا گئی ہیں زلزلے اپریل و ماہ فروری

طاعون و قحط و زلزلے سارے نشان قہر ہیں
مقہور اسکے خصم ہیں ہے دوستوں کو خوشتری

توبہ کرو اللہ سے آجاؤ راہ راست پہ
ہو جاؤ اسکی خاک پا جو چاہتے ہو بہتری

اسپر فدا ہونگے وہ دل جو حق سے ہونگے مشتعل
جو ڈرتے ہیں اللہ سے رکھتے ہیں دل میں تھرتھری

روتا ہے جب مرد خدا کرتا ہے جب آہ و بکا
آتے ہیں ہر سو زلزلے پڑتی ہے عالم میں مری

تقویٰ کی راہ پہ جو چلے اللہ سے ہردم ڈرے
فرمان حق پر سر دھرے الزام سے وہ ہے بری

شوخی شرارت چھوڑ دو اسلام کے اوپر مرو
اپنی بناؤ نیک خو ظاہر کرو نیک اختری

عابد بنو اللہ کے بندے نہ مال و جاہ کے
ہمدرد ہو مخلوق کے پاؤگے حق سے برتری

پند اویس اے مہرباں ہاں بشنوید از گوش جاں
یہ راست ہے میرا بیاں سمجھو نہ اسکو سرسری

(صوفی تصوّر حسین)

میرا سید و مولیٰ جو مسیح موعود کے نام سے آیا

فاش میگویم واز گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقم و از ہر دو جہاں آزادم

اپنا تو یہ عقیدہ ہے کہ اس ورا الورا غیب الغیب ہمہ قدرت ہمہ علم ہستی کو کسی نے دیکھنا
ہو تو سید الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمدؐ سردار اصفیا علیہ التحیۃ والثنا
میں دیکھے - اور اگر کسی کو اس خاتم فص رسالت کی زیارت کرنیکا
شوق ہو تو پھر جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی مسعود
ہی کی ذات ستودہ صفات اسکے لیئے آئینہ ہو سکتی ہے - میرے
مرشد کے وجود باجود ذات والا صفات میں مندرجہ ذیل دس
خصوصیتیں تھیں جن سے وہ اقران و اماثل سے ممتاز اور لیس کمثلہ
کی ذات سے ایک خاص الخاص برگزیدگی کا تعلق رکھنے والا
ثابت ہوتا ہے -

۱ - آپنے بار بار اسبات کا علی رؤس الاشہاد بڑی تحدّی
و دعوے کیساتھ اعلان کیا - کہ میرے مقابلہ میں کسی کی دعا قبول
نہوگی - یہانتک کہ اگر مخالف دعا کرتا کرتا مر بھی جائے - تو بھی اسکا
مقصد حاصل نہوگا - جو میری ذلت کا خواہاں ہوگا - وہ خود ہی
ذلیل اور جو میری ناکامی کا جویاں ہوگا وہ خود ہی ناکام رہیگا
اور جو میری ہلاکت کا طلبگار ہوگا - وہ خود ہلاک ہو جائیگا - مثال
کے لیئے دیکھو رام - غلام دستگیر لکھو کے والے چراغدین محمد حسین
یہ چند نام ہی کافی ہیں -

۲ - آپ نے اس زور شور کی طاعون میں جب کہ خدا کے
غضب کی کھچی ہوئی تلوار لوگوں کے سر پر اور چلا سب جاتے

سنہ میں جب حضرت نواب کا عالم تھا۔ اعلان کیا کہ (انی احافظ کل من فی الدار) میں طاعون سے محفوظ رہونگا۔ بلکہ میرے دار کے اندر رہنے والے بھی اور اگر کوئی دشمن بھی دعوی کریگا۔ تو وہ ضرور ہلاک ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳ - جو مجھ سے ان الفاظ میں مباہلہ کریگا۔ جو گمراہی کے اعتقادات رکھتا ہے۔ وہ پہلے مرجائے۔ تو ضرور میرا مخالف پہلے مریگا۔ (فتمنوا الموت ان کنتم صادقین) حقیقۃ الوحی پڑہیں۔ کتنے نادانوں نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری اور ناکامی کی موت کا شکار ہوئے۔

۴ - سو دو سو بیمار قرعہ اندازی کے طور پر تقسیم کر دیئے جائیں ایکطرف مسیح موعود ہوں دوسری طرف تمام عالم کے فقرا گدی نشین۔ پہر دیکھیں کس کے بیمار صحتیاب ہوتے ہیں اس مقابلہ پر بھی کوئی نہ آیا۔ اور آپکا دعوی مسیحائی سچا نکلا۔

۵ - آپنے قرآن مجید کے اعجاز کے ماتحت یہ دعوی کیا کہ میری کتابوں کی مثل کتاب لاؤ۔ تمام دنیا کے علماء و فضلاء کو انعامی وعدوں کیساتھ چیلنج دیا۔ مگر کسی کو جرأت نہوئی (لو نشاء لقلنا مثل ھذا) کہنے والوں کا منہ بند کرنیکے لئے دس ہزار کے انعام کیساتھ میدان مقرر کیں مگر کوئی مرد میدان نہ نکلا۔

۶ - آپ نے دعوی کیا کہ اس زمانہ میں علم قرآن جو مجھے دیا گیا ہے وہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور جو حقایق و معارف مجھپر کھلے ہیں وہ کسی پر نہیں کھولے گئے۔ اس نشک پر آپ کئی دفعہ زر خالص ثابت ہوئے۔ اور لا یمسه الا المطهرون کے رو سے نادان انسان کے منہ پر شکست کا پوڈر پھیرا جلسہ مذاہب میں آپکی تقریر بالا رہی اور لیظہرہ علی الدین کلہ کی قرآنی پیشگوئی پوری ہوئی۔

۷ - آپ پر قبل از وقوع جبکہ حالات و قیاسات سے کوئی اندازہ نہیں لگاسکتا۔ کئی اخبار غیب کھلے۔ حقیقۃ الوحی میں دو سو سے زیادہ نشانوں کا ذکر ہے۔ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی جن حالات میں کیگئی۔ پہر جس طرح باوجود مخالفت شدید پوری ہوئی اسکا تو کوئی عنادی سے عنادی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کی ماتحت آپ کی رسالت قائم کی اور بتایا کہ آپ خدا کے دوست ہیں کیونکہ راز کی باتیں خاص الخاص احباب سے ہی ہوا کرتی ہیں

۸ - آپ کی تعلیم آپ کی صحبت آپ کی قوت قدسی یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ کہ ثبوت کی محتاج ہو۔ عیاں را چہ بیاں۔ چار لاکھ احمدی موجود ہیں انکا بحیثیت مجموعی تقوی و طہارت، اتباع سنت۔ پاک زندگی اس پر زبردست گواہ ہے۔

۹ - اپنے مریدوں کو عرفان کے اس چشمہ پر پہونچایا۔ جہاں ایقان کا آب زلال پلایا جاتا ہے۔ وہ خدا پر اسکے رسولوں پر اسکی کتابوں پر اسکے ملائکہ پر سنی سنائی باتوں سے نہیں بلکہ چشم دید ایمان لائے۔ شہداء اللہ علی الارض ٹھہرے

۱۰ - آپ اپنے آنیکا مقصد پورا کرکے اٹھائے گئے۔ مسیح کی زندگی کا پایہ جس پر اسکی خدائی کا مجسمہ قائم تھا۔ توڑ دیا گیا۔ اور ایک جماعت پیدا ہوگئی۔ جس میں وحدت کی روح اور ان پاک عقاید کی تبلیغ کا ایک غیر معمولی جوش ہے۔ اگر آپ صادق نہوتے تو پہر لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین کی ماتحت قطع وتین ہو جاتی۔ غرض ان دس عدیم النظیر خوبیوں کیساتھ میرا محبوب قصر نبوت میں جلوہ افروز ہے۔ اور میں جہوم جہوم کر پڑھ رہا ہوں۔

دیرینہ سال پیرے بروش بہ یک نگاہ ہے
تاندل کہ رم نمودے از خوبرد جوانان

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ ثمین اردو فارسی مجلد	۹ر	فتاوی احمدیہ	۲ر
سنت احمدیہ	۴ر	معیار الصادقین	۳ر
شہادۃ القرآن	۲ر	الاستخلاف	۳ر
چولہ گرونانک صاحب	۰ر	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عصر
ظہور المسیح	۲ر	ضرورت زمانہ	۸ر
ننانی چکر	ار	کشف الاسرار	۳ر
صحیفہ آصفیہ	۲ر	مباحثہ رامپوری	۴ر
البرہان الصریح	ار	شرائط بیعت ۱۰۰ عصر ۵۰۰	۸ر
فرزند علی بجواب ابراہیم	۲ر	خسری نہ کلنک درشن	۸ر
قرآن شریف مجلد جلد جرمی	[illegible]	مکتوبات احمدیہ پنجابی	۴ر
ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب	۱۲ر	رویائے صالحہ	۴ر
احسن القصص	۳ر	مبادی الصرف	۲ر

مفت

مینے اپنا لیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایکہزار چھپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس تو ہمارے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کر دینگے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں۔ کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کردیں۔ انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بک پیکٹ روانہ کیا جاویگا۔

محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۲ سال قوم زمیندار روڑ بچہ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۴ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا یہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی کافور ہے یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد لہد متلی کے لیئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکہو قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پہولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ناطہ کی ضرورت ہمارا ایک بہائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۹ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اسکے لیئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ نمبر ۶۸ کلکتہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد ۔ مسیح وقت ومہدی ہم مجدد

۲۷ رجب المرجب ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اگست ۱۹۱۰ء

جلد ۹ ۔ نمبر ۱۸

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم ۔ نور دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

قطعہ تاریخ تولد فرزند نواب صاحب

شکر ایزد کہ شد از مقدم فرزند عزیز
رشک فردوس برین خانۂ نواب کریم
دوحۂ طیبہ آورد برے کز اقبال
کردہ گل شانِ مسیح از چمنِ فیض عظیم[۱]

ایضاً

مبارک مبارک بہ نواب ما باد
وجود سعید مسیحا نژادے
کہ منظور اسلام نبوی است مولد
ز فضلِ ہزار[۱۳۲۸]یست عیسیٰ نہادے

[۱] مراد بندہ از فضل ہزاری آنست کہ عدد ابجد فضل (۹۱۰) می باشد چوں ازا با ہزار (۱۰۰۰) جمع یا منسوب و معدود سازند سال حال عیسوی (۱۹۱۰) کہ مولد مبارک است عیاں میگردد

محمد ابراہیم احمدی کراچی بندر۔

اطلاع اس ہفتہ ضمیمہ تفسیر نہیں چھپ سکا کیونکہ پچھلا تین دن دیر سے شائع ہو سکا۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق احباب کو اگر کوئی حوالہ حضرت اقدس کی کتاب سے یاد ہو۔ یا کوئی اعتراض ہو تو ضرور اطلاع دیں۔ تا اس مضمون پر سیر کن بحث ہو سکے۔

چٹیں نئی چھپین گی۔ جس صاحب کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو۔ مطلع فرماویں۔

سفر ملتان

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایک مقدمہ کی شہادت میں ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں ایک دن شہادت کے واسطے قیام ہوا اور دوسرے دن وہاں کے بعض معززین کی درخواست پر حضرت نے ایک لیکچر دینے کے واسطے قیام فرمایا۔ یہ لیکچر انجمن اسلامیہ ملتان کے مدرسہ کے ہال میں ہوا۔ واپسی پر لاہور میں تین روز قیام رہا۔ اور گذشتہ اتوار کو صبح کے وقت حضرت صاحب نے ایک تقریر ایک پبلک جلسہ میں کی جو کہ احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں منعقد کیا گیا تہا۔ اس سفر کی رپورٹ کا پہلا نمبر اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور ایسا ہی باقی باقی حصہ رپورٹ کا بھی چھاپا جائے گا۔ اور ہر دو لیکچر بھی لکھ لئے گئے ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع کئے جائیں گے حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام ایتوار ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء کی شام کو قادیان پہنچ گئے۔ درس قرآن شریف حسب معمول جاری ہے۔ اور اہل بیت حضرت مسیح موعود بفضل الہی بخیر و عافیت ہیں۔

کفارہ ۳؍ سنت احمدیہ ۴؍ ظہور المسیح ۲؍
مجموعہ فتاوی احمدیہ ۱۲؍ معیار الصادقین ۳؍ شہادۃ الفرقان ۶؍

ایسے خطوں کا کس طرح جواب دیا جا سکے

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں جنہیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے یا شہر و مقام ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے۔ تو کس طرح روانہ ہو پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں اور پھر دوسرے خط میں شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا۔ اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے ایسا ہی ایک خط اس وقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابو الحسن نام کی طرف سے ہے۔ جس کے متعلق ہم حیران ہیں۔ کہ جواب کس کو روانہ کریں کاش کہ فرستادگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے۔

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

بقایا داران بدر جنہوں نے وی پی واپس کر دئے ہیں مہربانی فرما کر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور جلد اپنے اپنے ذمے کا چندہ ادا کر دیں۔ خط و کتابت متعلقہ دفتر میں کسی کا نام نہیں لکھنا چاہئے بلکہ مینیجر یا اڈیٹر بدر۔

(مدبر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

الشمس کی ظلمت افشانی

روافض کی شموس الفطرتی نے اسلام کو کچھ نقصان نہین پہنچایا کہ اب شیعہ سنی کے جھگڑون کو تازہ کرنے کے لئے اس نئے رسالے نے جنم لیا ہے۔ آپنے ہر بریان مناظرہ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی لاجواب تصنیف کی تردید شروع کی ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے تحریک کی کہ اس کا جواب لکھون۔ لیکن مین تو اس پرمعمولی نوٹس لینے کی بھی کچھ ضرورت نہین سمجھتا کیونکہ مولانا کی عبارت جو خصم نے برائے جواب نقل کی وہی اس پوری تحریر کا کافی جواب ہو سکتی ہے۔

چنانچہ دیکھئے یہ شخص کس بے باکی سے قرآن کریم کے نصوص بینہ کے صریحاً خلاف لکھتا ہے کہ یہ دنیا دار امتحان ہے غلبہ اور قوت ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اے نادان! یا عمداً حق پوش انسان سُن! قرآن مجید فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ الی قسم پھرن تقیاہ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے۔ کہ ضرور ضرور مین اور میرے فرستادے غالب رہین گے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ کہ کافرون کو مومنون پر کبھی غلبہ نہین اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تو ایک ذہب کی دلیل حقیت فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ کہ اے عیسےٰ جو تیرے تابع ہوئے ان کو کفار پر غلبہ قیامت تک دے رکھونگا۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ و قوت ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔ ارض اور پھر خاص اس ارض مبارک کے وارث میرے صالح بندے ہونگے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ دیکھو البتہ تحقیق یہ بات ہمارے مرسل بندون کے لئے تقدیر مین لکھی جاچکی ہے کہ تحقیق وہی البتہ وہی نصرت دئے جائین گے۔ اور ہمارا لشکر ہی ہمن البتہ وہی غالب رہینگے۔ ذرا سبقت کلمتنا۔ انہم۔ لہم سانق پر غور کرو۔ اور اپنے اس قول سے شرماؤ۔ کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اور سنو خدا نے فرمایا۔ کہ فان حزب اللہ ہم الغالبون کہ اللہ والون ہی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس ظلمت نے جو بات پیدا کی ہے اُسے اہل علم خوب سمجھتے ہین اور آپ ہین کہ غلبہ کفار فجار سے مخصوص کرتے ہین۔ پھر سنو! خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولِلّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ غلبہ و عزت تو اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اُس کے رسول کے لئے اور مومنون کے لئے۔ اور آپ گل افشانی فرماتے ہین کہ کفار و فجار کو غلبہ ملا سچ ہے ولکن المنافقین لایعلمون۔ پھر ایک اور آیتہ پیش کرتا ہون۔ خدا نے فرمایا کہ ان الذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ہم الفائزون۔ کامیاب و غالب گروہ تو وہ ہے جو ایمان لایا اس پر قائم رہے۔ ہجرت کی۔ خدا کی راہ مین مجاہدات کئے اپنے مالون سے اپنی جانون سے اور آپ کہتے ہین غلبہ حق ہے کافر و فاجر کا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ اس سے آگے آپ ایک دفعہ پھر افترا و پردازی کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ صدے پھر لکھتے ہین کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہین ہے"۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ آپ افترا کرتے ہین بہتان باندھتے ہین خدا سے نہین ڈرتے اور کس جرأت سے صفحہ کا حوالہ بھی دیتے ہین مگر مین لعنۃ اللہ علے الکاذبین پڑھتا ہؤا کہتا ہون کہ ہزار روپیہ انعام لو۔ اگر یہ الفاظ تم الوصیت مین صفحہ ۶ پر دکھادو۔ کہ "میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہین ہے" مین بار بار حیران ہوتا ہون کہ یہ شخص کس قدر دلیر ہے کہ صفحہ کا حوالہ دیتا ہے۔ انور ٹڈ کا ماز ڈالتا ہے جو غیر کی عبارت مقتبسہ کا نشان ہے اور جب ہم کتاب کھولتے ہین۔ تو اسمین یہ لفظ بالکل نہین پاتے کیا ایسے ہی امانتدار شیعہ کی تحریر پر سامانہ کے علاقہ کے شیعہ اس رسالہ پر نازان ہین وہ ذرا یہ حوالہ تو نکالدین۔ پھر غضب یہ ہے کہ "تم میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو جانشین بنانا اور اسکی اصلی آنیوالی عظمت اور وقت کو ذہن نشین رکہنا"۔ پر پھر نشان ڈالتا ہے اور لکھتا ہے۔ "یہ تحریر مرزا صاحب کی اپنے رسالہ الوصیت مین" اے دشمن حق خدا سے ڈر۔ یہ تقیہ کا موقعہ بھی نہین جھوٹ تو دنیا کے کسی مذہب مین جائز نہین کیون وہ بات کہتا ہے۔ جو مرزا صاحب نے نہین کی وہان تو صاف لکھا ہے اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہین میرے نام پر میرے بعد لوگون سے بیعت لین ہان آپنے ایک شخص کی اپنی ذریت سے مامور من اللہ ہونے کی خبر دی ہے اور اس کے ماننے کا حکم بھی بلحاظ ذریت نہین دیا بلکہ اس لئے کہ خدا اسے اپنے قرب و وحی سے مخصوص کریگا

(۳) اس قسم کی افترا پردازی کرتے ہوئے آپ مولوی عبدالکریم صاحب کی اس دلیل پر جرح کرتے ہین۔

"وہ خدا کا کلام اور اس کے ضمن مین خدا کا کام استخلاف کے وعدہ مین یون پورا ہؤا"

کہ اس سے معلوم ہوتا ہے جو ہؤا وہی حق ہے۔ یہ اصل صحیح ہے۔ تب تو شرک۔ سرقہ۔ زنا وغیرہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اس پر آپ جبر و اختیار کی بحث لے بیٹھے ہین۔ جو رسالہ زیر ریویو مین کمس نہین ہوسکی۔

یہ ایک بھاری مغالطہ ہے جو الشمس کے ایڈیٹر نے دینا چاہا ہے دنیا مین اکثر شرک ہوتا ہے یا چوری یا سرقہ تو خدا کا کلام اسکی تائید نہین کرتا۔ مگر استخلاف کا وعدہ تو خدا کے کلام مین ہے جس سے ثابت ہے کہ امر استخلاف خدا نے اپنے ہاتھ مین لیا اور پھر جو خلیفہ ہؤا وہ خدا کے منشاء کی ماتحت ہؤا۔ آپنے نہ تو اس کے ضمن مین "کالم" لحاظ کیا اور نہ یہ دیکھا کہ خدا کے کام کے ساتھ ہی خدا کے کلام کا ذکر ہے۔

پس آپ کی تمام جرح اور جبر کی بحث بالکل فضول ہے کیونکہ مولانا تو آیت الاستخلاف پیش کرکے بتاتے ہین کہ ایک طرف خدا وعدہ فرماتا ہے۔ کہ جو ایمان و صالح الاعمال ہونے مین سب سے اعلے ہین وہ خلیفے ہونگے۔ اور دوسری طرف خدا کا فعل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی خلافت راشدہ کی تصدیق فرماتا ہے۔ اور آپ شرک و زنا و سرقہ کی مثال دیتے ہین۔ جسکی تائید کلام الٰہی نہین فرماتا۔ پھر آپ اعتراض کرتے ہین کہ یزید بھی پھر خلیفہ ثابت ہوگا۔ مین کہتا ہون کہ تم خود مانتے ہو۔ کہ یزید فاسق و فاجر تہا اور خلافت کا وعدہ مومن و صالح الاعمال سے ہے پس وہ تو حسب تسلیم تمہارے خود ہی خلافت سے نکل گیا۔ پھر خلافت حقہ کے نشانات فرمائے کہ لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ اور خود خلفاء کی ذات کے متعلق فرمایا۔ کہ یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئاً۔ جس سے آپ لوگون کے تمام اعتراضات ہباءً منثورا ہو جاتے ہین کیونکہ تمام نشانات شیخین کی خلافت مین پائے جاتے ہین۔ ہان حضرت علیؓ کے متعلق خصم اعتراض کرسکتا ہے۔ مگر اس کا جواب ہم سے زیادہ شیعون کے ذمے ہے۔ فی الحال اسی قدر کافی ہے۔

ضرورت ہمین ایک پریسمین کی ضرورت ہے جو ڈبل پتھر چھاپ سکے۔

نیز ایک کاتب کی ضرورت ہے جو فارسی اور عربی ہر دو خط عمدہ لکھ سکے اور سنگسازی کے کام سے بھی واقف ہو تو بہتر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف نوٹ

پارہ اکیسواں ۲۱

(رکوع اول)

سورۃ العنکبوت رکوع نمبر ۵

مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

اُتْلُ ۔ پڑھکر

واقم الصلوۃ ۔ سمجھاتا ہے کہ صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ عملی رنگ بھی ہو۔

ولذکر اللہ اکبر ۔ میرے ذوق میں اس کے یہ معنے ہیں کہ اس نماز کے اجر میں اللہ جو تمہیں یاد کرے گا وہ اس (صلوٰۃ) سے بہت بڑا ہے۔

احسن ۔ پسندیدہ طور پر۔

وقولوا ۔ لوگوں پر اپنے افعال سے بھی یہ ظاہر کر دو۔

اٰتینٰھم الکتاب ۔ بائبل و دیگر کتب الٰہیہ مختلف مذاہب کو پڑھ کر قرآن مجید پر ایمان لانے کی تحریک ہوتی ہے اور وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔

انما انا نذیر مبین ۔ نشان مانگتے ہیں ۔ پہلا نشان تو یہی ہے کہ میں نذیر ہوں میرے مخالفوں پر عذاب آنیوالا ہے۔

اولم یکفہم ۔ یہ رحمت کا نشان فرمایا۔

۶ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۲ ۔ سورہ عنکبوت رکوع ۶)

الباطل ۔ جس کی کچھ حقیقت نہ ہو۔

اجل مُسمّیٰ ۔ کتب سابقہ ۔

(دیکھیا نبی باب ۳۰) میں یہ بات مقرر نہ ہوتی کہ عذاب اسوقت آئے گا جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے چلے جائیں گے۔

من فوقہم ۔ باہر سے لوگ آئیں گے یا آسمان سے مراد ہے۔

من تحت ارجلہم ۔ (۱) نوکروں چاکروں کے ذریعے (۲) زلزلہ وغیرہ

ارضی واسعۃ ۔ مومن اگر ایمان بچانے کے لئے کسی زمین کو چھوڑے تو اللہ اس کو بہتر سے بہتر بدلہ دے گا ۔ صحابہ کرام کی مثال موجود ہے۔

غرفاً ۔ اونچے مقام

صبروا ۔ غضب ۔ شہوت ۔ طمع ۔ سستی ۔ کاہلی کمزوری سے رکے رہیں اور نیکیوں پر قائم ۔

کاین من دآبۃ ۔ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کا کیا حال ہوگا ۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے ۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو دیکھو وہی جانور جو گھونسلے میں کچھ نہیں رکھتے ۔ وہ بھی آخر سفر کی مشقت اٹھاتے ہیں ۔ تلاش کرتے ہیں محنت سے ۔ ابتغاء فضل کرتے ہیں۔

فانّیٰ یؤفکون ۔ یہ مان کر کہ سب کچھ اللہ نے پیدا کیا ۔ محبت ، عبادت ، تذلل غیر کے لئے کرتے ہیں۔

من السّماء ۔ بادلوں سے ۔

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ ۔ رکوع ۳ ۔ سورہ عنکبوت رکوع ۷)

الحیوۃ الدّنیا ۔ یہ ورلی زندگی

لھو ۔ جس چیز میں شغل رکھنے سے انسان اللہ سے ۔ راستبازوں سے غافل ہو جاوے۔

لعب ۔ بے حقیقت بات ۔ جسکی تہ میں کوئی سچائی اور پاک نتیجہ ۔ نفع رسان بات نہ ہو ۔ صوفیاء نے لکھا ہے ۔ آدمی کو چاہیئے ۔ کہ ہر شام کو سونے کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرے ۔ کہ میں نے جو کام کئے وہ لہو ولعب تو نہ تھے۔

الحیوان ۔ حقیقی زندگی ۔ حیوۃ طیبہ ۔

دعوا اللہ ۔ جب انسان اپنے منصوبوں سے عاجز آجاتا ہے ۔ تو پھر ہار کر اللہ سے دُعا مانگتا ہے۔

عرب میں جل دیوتا کوئی نہیں ۔ البتہ ہندوستان میں مچھ کچھ اوتار ہیں ۔ اس لئے عرب کشتیوں پر سوار ہو کر صرف اللہ ہی کو یاد کرتے ۔ مسلمان بھی ان ہندوؤں کے اثر سے متاثر ہو گئے ۔ یہ ملّاح جب کشتی چلاتے ہیں تو خضر؊ کا نام لیتے ہیں

والّذین جاھدوا فینا ۔ سچا اضطراب سچی خواہش ۔ سچی کوشش ۔ دُعا حق سمجھنے کے لئے پاک راہ ہے۔

میں جب پہلے یہاں آیا ہی تھا کہ حضرت صاحب سے سنا کہ صرف محبت کام نہیں آتی بلکہ ہم میں ہو کر جہاد کریں ۔ اور اس کوشش کے مطابق اپنا عملدرآمد بھی رکھیں ❖

یہاں سورۃ العنکبوت کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۃ الروم

(پارہ ۲۱ رکوع ۴ - سورۃ الروم رکوع ۱)

مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

فی بضع سنین - بضع ۹ سال تک بولا جاتا ہے۔
فی ادنیٰ الارض - ملک شام
یفرح المؤمنون - یعنے اوس دن مومنون کو بھی کفار کے مقابلہ مین فتح ہوگی۔ وہ فتح بدر مین ہوئی۔
لا یخلف اللہ وعدہ - یعنی اس وعدہ کا خلاف نہین ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ بعض مواعید کسی اور رنگ مین پورے ہوتے ہین۔
واثاروا الارض - ان لوگون نے بڑے بڑے کام کئے پہاڑون کی چوٹیون پر عالیشان مکان بنائے۔ اور پہر وہان کنوئین لگوائے۔
محی الدین ابن عربی۔ فتوحات مکیہ مین لکھتے ہین۔ کہ ایک عمارت کے کتبہ سے معلوم ہوا کہ تیس لاکھ سال سے بنائی گئی ہے۔

مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۵ و ۶ - سورہ الروم رکوع ۲)

یبدء الخلق - نابود کو بود کرتا ہے۔ لم یک شیئاً سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مادہ بھی خدا نے پیدا کیا۔
ولہ الحمد - جیسے سبحان اللہ سے سبحانک اللھم وبحمدک پڑھنے کا ارشاد معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی نماز مین الحمد پڑھنے کا حکم ہے۔
یخرج الحی من المیت - اچھون سے بُرے اور بُرون سے اچھے پیدا ہوتے ہیں
من تراب - مٹی مین بیج بوتے ہین۔ کھیتیان پکتی ہین۔ وہ کھاتے ہین۔ خون پیدا ہوتا ہے۔ پھر نطفہ۔ پہر انسان۔
من انفسکم - تمہاری جنس مین سے۔
لتسکنوا الیھا - یاد رکھو۔ بیبیان اس لئے ہین کہ ان سے آرام پاؤ۔ بہت بدبخت ہین۔ وہ جو بی بی کو دُکھ سمجھین۔
مودۃ - ان کے ذریعے دو مختلف خاندانون مین باہمی محبت بڑھتی ہے۔
رحمۃ - بی بی پر رحم کرو۔ وہ تمہارے مقابل مین بہت کمزور ہے۔ لطیف پیرائے مین ادب سکھاؤ۔
والوانکم - کسی نے ایک بزرگ سے کہا کہ شطرنج بھی عجیب کھیل ہے۔ کہ ہر آدمی نئی کھیل کھیلتا ہے۔ آپنے فرمایا اس سے بڑھ کر عجیب انسان کا چہرہ ہے اتنی سی جگہ ہے اور آدم سے لے کر اب دم تک مختلف۔

وطمعاً - ہزارون قسم کے موذی جرم اس بجلی کی چمک سے مرتے ہین۔ اور کئی قسم کے فاسد مواد تباہ ہوتے ہین۔

مورخہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۶ و ۷ - سورہ الروم ۳ و ۴)

اھون علیہ - جب کچھ نہ تھے۔ تو بنایا۔ تو اب جب کچھ ہو چکے ہو۔ پھر بنانا تو اس ذات پر آسان ہے جس نے "جب کچھ نہ تھے" تو تمہین بنا لیا۔
ھل لکم - تم اپنے غلامون کو اپنے ساتھ برابر کا شریک نہین قرار دیتے۔ اور نہ تم ان سے ایسا ڈرتے ہو جیسے اپنے غیرون سے تو اللہ کے کامون مین مخلوق برابر کیونکر ہو سکتی ہے۔
لقوم یعقلون - اللہ تعالیٰ اپنے بندون کو کئی طرح پر توحید سکھاتا ہے۔ بعض وقت اسکی تدابیر کو مفید و بابرکت نہین ہونے دیتا اور جس راستہ سے اس کو رزق ملتا ہے اسے بند کر دیتا ہے تا وہ سمجھے کہ یہ انعام خدا کے فضل سے ہے کسی کی لیاقت قابلیت یا کسی کی امداد کا نتیجہ نہین۔ یہ نکتہ حضرت صاحب نے مجھے بتایا تھا۔ مؤمن کو چاہئیے کہ ایسے موقعون مین اللہ کی حکمتون پر ایمان لائے اور گھبرائے نہین۔
وکانوا شیعاً - خوب یاد رکھو کہ اسلام ایک ہی راہ ہے۔ دو ہرگز نہین۔ یہ راہ حق کی تڑپ۔ دلی دُعاؤن۔ صدقہ و خیرات۔ تقویٰ سے ملتی ہے۔
سیئۃ - دُکھ۔ مصیبت۔
ظھر - غالب ہو گیا ہے۔
فی البر والبحر - پہاڑوان ملکون۔ پانی کے کنارون۔ جزیرون مین لوگون کی بدعملیان بڑھ گئی ہین۔

مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(از مولوی محمد سرور شاہ صاحب)

(پارہ ۲۱ رکوع ۸ - سورہ الروم رکوع ۵)

قرآن مجید عالم جسمانی سے عالم روحانی کی طرف توجہ دلاتا ہے
ایدی الناس - یہ ایک محاورہ عرب ہے۔ اس لئے یہ دھوکہ نہ ہو کہ بعض بدیان عقائد دل سے تعلق رکھتی ہین۔ ہاتھ کا خصوصیت سے کیون ذکر ہے۔
ید طاقت کو کہتے ہین۔ ہاتھ کو بھی ید اس لئے کہتے ہین کہ اکثر طاقتون کا اظہار اسی سے ہوتا ہے۔ پس بمناسبت ایدی الناس کے معنے ہوئے۔ لوگون نے اپنی قوتون کو بیجا استعمال کیا۔
لیذیقھم - بد ظہور فساد کا نتیجہ بتایا ہے۔ فساد کے معنے دگار خواہ صرف اپنے لئے ہو۔ یا اس کا اثر دوسرے پر بھی پڑے۔
لعلھم یرجعون - اسمین یہ بھی سمجھایا ہے کہ دار الجزاء تو اور ہے اور یہان اعمال کا کچھ کچھ پھل دکھایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بدیون سے باز آئین۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)

دوسرے رکوع میں لکھا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ مومن نہیں ہوتے۔ آجکل نئی روشنی میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کہ جس قسم کی سوسائٹی ہے ویسے ہی ہو جاؤ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب صرف سوسائٹی میں آرام سے رہنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صرف یہ کہ دنیا کہہ میں مومن ہوں۔ کافی نہیں۔ جتنی قومیں ان سے پہلے آئی ہیں۔ سب کو کٹھالی میں ڈالا گیا۔ تا معلوم ہو کہ کون جھوٹے ہیں اور کون سچے ہیں

من کان یرجوا۔ یرجوا کے معنے یخافوا کے بھی ہیں۔

فانما یجاھد لنفسہ۔ کوئی خدا اور رسول کے لئے محنت کرے۔ وہ درحقیقت اپنے لیے ہی محنت کرتا ہے۔ بھلا خدا تعالیٰ کا وہ کیا گھٹا بڑھا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کسی طرح بھی محتاج نہیں۔

ولنحمل خطٰیکم۔ کئی پیر ایسے پائے جاتے ہیں۔ جنھوں نے اپنے پیروں کو ایسے وثیقے کہہ کہہ کر گناہ پر دلیر کر دیا ہے۔ ان کا انجام بد ہوگا۔

مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۴۔ سورہ عنکبوت رکوع ۲)

لبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما۔ یہ ایک لمبی بحث ہے کہ ۹۵۰ برس عمر کسی انسان کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ایسے معترضوں کے ذوق پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت نوح کی شریعت ۹۵۰ برس تک رہی۔ میرے نزدیک تو اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ جب قرآن مجید میں آگیا ہے تخلقون افکا۔ جھوٹ بنا لیتے ہو۔

فابتغوا عند اللہ الرزق۔ یہ ایمان پیدا ہو۔ تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ جائے۔

مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۵۔ سورہ العنکبوت رکوع ۳)

من رحمتی۔ اس رحمت سے سب سے انبیاء صالحین۔ اولیاء۔ مومنین متمتع ہوتے ہیں

مودۃ بینکم۔ یعنی تمہاری بت پرستی کی جڑ یہ ہے۔ کہ باہم دوستانہ کے لحاظ سے خدا کے احکام کی پروا نہیں کرتے۔

مہاجر الی ربی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مومن کو بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے بعض اوقات عقائد و رسومات کو۔ بعض اوقات مکان کو۔ خوراک کو۔ بعض اوقات احباب کو۔ اقربا کو۔ بعض اوقات وطن کو۔ غرض تمام ایسی چیزیں جو ظلمات سے نور کی طرف جاتے یا آئندہ ترقیات میں مانع ہوں۔

اجرہ فی الدنیا۔ مجوس۔ یہودی۔ عیسائی۔ مسلمان سب ابراہیم کو مقدس انسان سمجھتے ہیں۔ ابراہیم کے معنے ایمانداروں۔ مقدسوں کا باپ۔

مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۶۔ سورہ عنکبوت رکوع ۴)

انسان کو جب اپنے کسی پیارے کا پیام آتا ہے یا اس کی طرف سے کوئی آدمی۔ تو بہت خوش ہوتا ہے۔

بوعلی سینا کا ذکر ہے کہ ایک مریض کے مرض کا حال معلوم نہ ہو سکا اس لئے اس نے کہا کہ مختلف شہروں کا نام لو۔ جب ایک شہر کا نام لیا تو اس کے چہرہ کی حالت تبدیل ہوئی پھر اس شہر کے محلوں کا نام لینے کے لئے کہا جب ایک محلہ کا نام آیا۔ تو اس کے چہرہ پر غیر معمولی اثر نظر آیا۔ پھر ایک گھر کے آدمیوں کا نام لینا شروع کیا تو اس کی نبض کی حالت تغیر ہو گئی اور وہ سمجھ گیا کہ فلاں عورت اس کی محبوبہ ہے اس کے ساتھ شادی کے لئے ہدایت کی تو وہ اچھا ہو گیا۔

انبیاء کا معاملہ ہی جدا ہے ان کا جذب احدیت سے خاص تعلق ہوتا ہے۔

سیئ بھم۔ بعض معنے کرتے ہیں کہ انکو برا کہا۔ یہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت لوط نے انکو مہمان جان کر گھر آنے کیلئے اصرار کیا انہوں نے انکار کیا تو ان کو برا لگا کہ کیوں مہمانی قبول نہیں کرتے۔

من السماء۔ قرآن میں جہاں من السماء آئے اس کے معنے اللہ کے ہوتے ہیں۔

ترکنا منھا آیۃ۔ کئی قوموں پر عذاب آئے اور ان کا نشان ہی نہیں رہا۔ مگر خدا نے اس بدذات قوم کے عذاب کا نشان اب تک موجود رکھا ہے۔ جہاں یہ قوم ہلاک ہوئی اسے ڈیڈ سی (بحیرہ مردار) کہتے ہیں۔

الرجفۃ۔ اب بھی ایسے زلزلے آئے مگر لوگ باز نہ آئے۔ سینٹ پیری سانفرانسسکو کانگڑہ

من خسفنا بہ الارض۔ جیسے قارون کو ذلیل کیا۔

اولیاء۔ حامی۔ مددگار۔

بیتا۔ گھر اس لئے ہوتا ہے کہ پردہ ہو گرمی سردی بارش جھکڑ سے بچاؤ ہو۔ آرام کے لئے۔ مکڑی کا جالا۔ ان ضرورتوں میں سے ایک کو بھی پورا نہیں کرتا۔ بد مذہب لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ ایک بات پر ٹھہرتے نہیں۔

ایک دہریہ نے مجھ کو کہا کہ انسان گن کرم بھاؤ دریافت کرلے تو پھر وہ کھلا دہریہ ہو سکتا ہے میں نے اسے پوچھا کہ فلاں چیز کا گن کرم بھاؤ کیا ہے اس نے جھٹ گن دئیے میں نے تھوڑی دیر بعد پوچھا ہاں جی آپ نے کیا فرمایا تھا۔ پھر جو بتایا تو کچھ اور ہی بک دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر ایک رنگ میں پوچھا تو کچھ اور ہی کہہ دیا میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا۔ جب اس نے معلوم کیا کہ یہ میری کمزوری کو تاڑ گیا۔ تو بہت ہی نادم ہوا۔

ایک اور شخص آیا اس نے بڑے دعوے سے کہا میں بحث کرنا چاہتا ہوں تین گھنٹے وقت لونگا۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا اس نے کہا کہ مسئلہ تناسخ پر بحث ہوگی۔ میں نے جیب سے دو چاکو کے بٹ کے نکالے۔ اور کہا ایک کو اٹھا لو۔ تو وہ خاموش رہ گیا اور پھر نہ بولا۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ اگر وہ کہتا کہ میں نہیں اٹھا سکتا تو یہ جھوٹ تھا۔ اور اگر ایک اٹھاتا تو پھر اس پر سوال ہوتا کہ دوسرے کو کیوں نہ اٹھایا جواب دینا پڑتا میرا اختیار۔

پس کسی کو امیر کسی کو غریب یا کسی کو بینا کسی کو نابینا بنانے کا بھی یہی جواب تھا کہ خدا کا اختیار۔ تناسخ والے کو تو اس کو تناسخ کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔

یہاں بیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بیسواں

یعنی رکوع نمبر ۱۲

(سورہ قصص رکوع ۹)

۱۹ جون سنہ ۱۹۱۰ء

لا یریدون علواً فی الارض ۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو کسی نے حضرت ابوبکرؓ کے والد کو خبر پہونچائی ۔ کہ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوگئے اس نے کہا کہ اسلام کی کیا حالت ہے اس نے بتایا ایک شخص اسکی قائمقام ہوا کہا کہ مقام محمدؐ پر بیٹھنے والا کون شخص ہوسکتا ہے ۔ اوس نے کہا کہ ابوبکر ۔ پوچھا کون ابوبکر کہا ابن ابی قحافہ ۔ کہا کہن ۔ ابی قحافہ ۔ اوس نے کہا تم بڑے تعجب سے پوچھا کہ بنو ہاشم کہاں گئے ۔ اس نے کہا سب نے اس کی بیعت کرلی ۔ پوچھا بنو امیہ ۔ کہا وہ بھی تابع ہوگئے ۔ تب ابو قحافہ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا کہ اسلام حق ہے اور یہ سب اسی اللہ کے سامان ہیں ۔

حضرت عمرؓ حج سے آتے ہوئے ایک درخت کے پاس کھڑے ہوگئے ۔ حذیفہ جو بے تکلف تھا اوس نے جرأت کی اور وجہ پوچھی ۔ آپنے فرمایا ۔ کہ ایک وقت تھا کہ جب میں اپنے ایک اونٹ کو چراتا تھا ۔ اور اس درخت کے نیچے میرے والدنے مجھے بہت زجر و توبیخ کی تھی ۔ اور اب یہ وقت ہے کہ اونٹ تو کیا کئی آدمی میرے آنکھ کے اشارے پر جان دینے کو تیار ہیں ۔ یہ اسی لئے کہ ہم نے خدا کے مرسل کو مان لیا ۔

عبداللہ بن عمر گھر کی لپائی کر رہے تھے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگئے ۔ پوچھا یہ کیا کرتے ہو ۔ عرض کیا ۔ اکن من المطر ۔ حضور ! بارش سے محفوظ رہنے کیواسطے فرمایا ۔ بات قریب ہے ۔ مُلاں تو اس کے یہ معنے کرتا ہے ۔ قیامت نزدیک ہے ۔ مگر میں تو اس کے یہی معنے کروں گا ۔ کہ وہ وقت نزدیک ہے ۔ جب تم بادشاہ ہوجاؤگے ۔ اور خود لپائی کرنے کی ضرورت نہ رہے گی ۔ چنانچہ آپ عراق بھیجے گئے ۔ پھر قیصر و کسریٰ کی حویلیوں کے مالک ہوئے ۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے کہ چھپر بنا رہے تھے ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی فرمایا ۔ کہ بات قریب ہے ۔ یعنے عنقریب تم حکمران ہونے والے ہو ۔ اور ان چھپروں کی بجائے محلوں میں رہوگے ۔ قادیان میں کیا ہے ۔ لباس زبان منظر وغیرہ کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں ۔ مگر خدا کا نام لینے والا ایک شخص پیدا ہوا ۔ تو اس کے نفوس قدسیہ کے فیض سے تم زمین سو نبد سے بیٹھے ہو

بوعلی سینا کے ایک شاگرد نے کہا ۔ استاد آپ نبوت کا دعویٰ کرو ۔ اس وقت تو خاموش رہے ۔ بعد ازاں ایک موقعہ پر جب کہ ہوا تیز و سرد تھی اور پانی یخ بستہ اوس نے شاگرد کو حکم دیا کہ اٹھو اور کپڑے اتار کر اس میں کود پڑو ۔ اس نے استعجاب کی نظر سے دیکھا ۔ بوعلی سینا نے پوچھا ۔ کیوں کیا آپ کو جنون تو نہیں ہوگیا ۔ اس پر حکیم بولا ۔ نادان تیرے جیسے فرمانبرداروں کی امید پر نبوت کروں ۔ دیکھ ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو تھے ۔ کہ خون بہاتے اور گھمسان کی جنگوں میں جہاں موت سامنے دکھائی دیتی رہتا اسنے کا حکم دیا ۔ اور اونہوں نے چون تک نہ کی ۔ اور ایسا نہیں ہے کہ جانتا ہے کہ میں طبیب ہوں بھیروی سے ڈرتا ہے ۔ صحابہ کی مرہم پٹیاں کبھی نہیں کیں ۔ استاد نے ہرا ۔ بوعلی سینا نے نبوت دی کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ایک فرمانبردار جماعت کر دیتا ہے ۔

رادّک الی معاد ۔ قرآن جب کوئی بڑا دعویٰ کرتا ہے ۔ تو ساتھ ہی اس کے دلیل دیتا ہے جو بہت قوی ہوتی ہے ۔ پہلے فرمایا ۔ کہ میرے اتباع بادشاہ ہوجاویں گے ۔ اسکی دلیل میں فرمایا ۔ کہ یہ قرآن جس میں لکھا ہے ۔ کہ تیرے ساتھی حکمران بن جائیں گے ۔ اسی میں یہ پیشگوئی کی جاتی ہے کہ وہ مکہ جہاں سے تمہیں نکالا گیا ۔ جہاں کے لوگوں کے سامنے کوئی تدبیر نہ چل سکی ۔ ایک وقت آتا ہے ۔ کہ اسی مکہ میں تم فاتح ہو کر داخل ہوگے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

الا رحمۃ من ربک ۔ ہماری سرکار نہ کسی یونیورسٹی میں پڑھے نہ تعلیم یافتوں میں رہے ۔ پھر ایسا قرآن شریف بخشا جس کو ساری دنیا کا فلسفہ باطل نہیں کر سکتا ۔ پس وہی خدا اپنی رحمت سے تمہیں دشمنوں پر مظفر و منصور کریگا ۔ اگرچہ دشمنوں پر غلبہ اور تمام عرب کا مسلمان ہونا محال نظر آتا ہے ۔ تو ایسی کتاب کی توجہ ایسے اُمی سے کب اُمید کی جاسکتی تھی ۔ جس خدا نے اپنی رحمت سے یہ کام کیا وہ بھی کرے گا ۔

یہاں سورہ القصص کے نوٹ ختم ہوئے

ابتدا سورۂ عنکبوت

پارہ ۲۰ رکوع ۱۳ عنکبوت رکوع اول

مورخہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۱۰ء

اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے ۔ کوئی انسان کہدے کہ میں مومن ہوں تو یہ تو مختلف وجوہات سے مثلاً کسی شرم و لحاظ سے کہہ سکتا ہے ۔ کہ میں مومن ہوں ۔ چنانچہ قرآن کریم کے

کلام الامیر

فرمایا جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول نبی صلعم بے اختیار ان کے لیے سلامتی کی دعا کرنے کو ابال اٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہر دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہو گئیں۔ پتھر معبود تھے۔ ان کی بجائے حی وقیوم۔ قادر و توانا۔ علیم و کلیم خدا سے رشتۂ عبودیت جوڑ دیا گیا

ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات ہیں منجملہ ان کے یہ کہ:۔

ایک دفعہ بت پرست سفر پر تھے۔ پتھر کے بت تو اٹھا نہ سکتے تھے۔ آٹے کے بنا لئے تا اٹھانے میں سہولت ہو۔ مگر اتفاقاً ایسا ہوا۔ کہ کھانے کے لئے آٹا نہ رہا۔ سخت بھوک لگی تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر پکا لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گویا یہ تو انکے خدا تھے۔ شراب نوشی کا یہ عالم تھا۔ کہ گھر گھر میں شراب کھینچی جاتی۔ اور یہ ایسی ام الخبائث ہے کہ آدمی متوالا ہو کر ماں اور بہن اور لڑکی کو نہیں پہچانتا۔

پھر شرک جو تفرقہ قومی اور بزدلی کی جڑ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل یہ سب برائیاں دور ہو گئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئیں جزاد سزا کے مسئلہ پر ایمان لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ لین دین کے معاملات میں راستبازی پیدا کی۔ ہمسایوں کے حقوق بتلائے غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ عورتوں کے حقوق قائم کئے کہ لہن مثل الذی علیہن۔

ان تمام مہربانیوں کا تذکرہ کر کے مومن یہ دعا کرتا ہے۔ کہ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائیو۔ اپنی برکات نازل کیجیو۔ برکہ کہتے ہیں حوض کو جس میں ارد گرد کا پانی جمع ہو جائے گویا۔ دعا کی کہ تمام سعید روحیں اس دین اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کے نیچے آ جائیں۔ پھر ہم بھی دین کے لئے سلامت رہیں۔ اسکے نواب و خلفا پر خاص سلامتی ہو۔ فرمایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات کو خلاصۃً اشہد ان لا الہ الا اللہ میں دہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلامتی اور اسکی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا۔ جو لوگ توجہ سے قرآن پڑھتے ہیں۔ انہیں بعض اوقات ایک بادل نظر آتا ہے شریعت کی زبان میں اسے سکینہ کہتے ہیں۔ ملائکہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے۔ پھر اس سے بڑھکر بارش۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ ملائکہ کا نزول ہوا جس سے انکے قدم بطفیل حریت جم گئے باطن میں استقلال حاصل ہو گیا۔

(۲) فرمایا۔ ذلکم فذوقوہ کے ساتھ وان للکافرین عذاب النار اس میں یہ نکتہ ہے۔ کہ جنگ کا عذاب تو سب کو سہنا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جاینگے۔ اس لئے فرمایا جو کفر کرنے والے ہیں ان کو عذاب نار بھی ملیگا۔

ایک رخصت ہو کر باہر جانے والے نوجوان کو فرمایا۔ کامیابی کا گر یہ ہے۔ کہ اللہ پر ہر حال میں بہت بھروسہ رکھو۔ (۲) جنکو اللہ نے تم پر حاکم کیا ہے۔ اسکی خلوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو (۳) اپنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیاری سے کرو (۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ (۵) دل چاہے تو ہماری طرف خط ہی لکھتے رہو۔

(۳) فرمایا۔ نماز میں اللھم صل علی محمد بھی آتا۔ صل کے معنے ہیں خاص الخاص رحمتیں ہوں۔ ذکر جمیل ہمیشہ ہوتا رہے۔ آپ کا شرف فضیلت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دنیا میں قائم رہیں۔

لعنت کا لفظ اس صلوٰۃ کے مقابل پر ہے۔

اسلام میں پچاس جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بعض مواقع تو عام میسر نہیں آتے ہیں۔ جیسے مفاد مردہ واستلام حجر اور بعض ہو سکتے ہیں۔

(۱) مثلاً نماز کے آخری التحیات میں (۲) دعا قنوت کے اخیر میں۔ وصلی اللہ علی النبی۔ (۳) پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے۔ (۴) صلوٰۃ جنازہ میں (۵) خطبۂ خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح میں۔ (۶) اذان سن چکنے کے بعد۔ (۷) جب نماز کی تکبیر پڑھی جائے۔ (۸) دعاؤں کے ابتدا۔ آخر۔ وسط میں (۹) مسجد میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ (۱۰) جب نبی کا ذکر آئے۔ (۱۱) جب نیند سے اٹھے (۱۲) جب اکٹھے بیٹھے ہوں اسوقت بھی کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلعم کا ذکر کر کے درود بھیجنا چاہیئے (۱۳) جب کوئی تفرقہ مٹے اسوقت بھی۔ (۱۴) تبلیغ و وعظ کے وقت۔ (۱۵) محتاج انسان حاجت کے وقت (۱۶) وضو سے فارغ ہو کر۔ میں نہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ درود کی بہت ہی عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے۔ من صلی علیہ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً جب ایک بار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف و کامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کرو گے تو خدا تعالیٰ دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجیگا۔

در مدح حضرت خلیفۃ المسیح

(از شیخ علی محمد احمدی صاحب ڈنگوی)

ہے یارب ز نور نور دین بزم جہان روشن
وہ نور الدیں جو ہے یارب سراپا نور کا پتلا
برستا نور ہے کیا نور دین سے گلشن دین کا
ہے جس کے ہاتھ سے گردش میں جام بادۂ عرفاں
جسے بس دیکھتے ہیں ہم جہاں میں عاشق قرآن
کئی مُردوں کو از روئے طبابت بھی کرے زندہ
عجب ہے آفتاب علم و حکمت نور دیں یارب
دلا دیکھو آئینے میں اس مسیحا کے خلیفے کے
وہ نور دین جو ہے یارب خلیفہ اس مسیحا کا
خدا نے کر دیا کیا قادیاں میں اک یا ظاہر
وہ بالا جس نے کر دی رونق اسلام قرآں سے
مٹا نام و نشان شرک و کفر اب جس نے دنیا سے
غروب مہر کی مانند تھا پوشیدہ نظروں سے
بھلا اسلام سے آگے ہو ہستی کیا کسی دیں کی
نہیں ہے خاک بھی نسخوں میں کوئی آزما دیکھے
جہاں جس کو اک اندھے کی نگاہ سے دیکھتا تھا کل

رہے جب تک کہ مہر و مہ زمین و آسماں روشن
بہ رنگ مردم دیدہ بچشم مردماں روشن
کوئی دیکھے تو آب رنگ بہار جاوداں روشن
ہے جسکی گرمئ محفل ضمیر عارفاں روشن
کہ ہے پیش نظر ہر دم چو در دسے دلستاں روشن
کوئی بجھتے فتیلے کو کرے جیسے رواں روشن
کہ ہو پرتو سے جسکے گوہر ایمان جاں روشن
ہیں کیا کیا جوہر ذاتی مسیحا کے نہاں روشن
مسیحائی سے جسکی ہو گئی جان جہاں روشن
کہ جس سے ہو گیا سارے جہاں میں قادیاں روشن
کرے جیسے کوئی گھر کا چراغ نیم جاں روشن
جہاں پر کر دیا اسلام کا نام و نشاں روشن
پھر اس اسلام کے چہرے کو دکھلایا جہاں روشن
عدم میں مہر کے آگے ستاروں کا سماں روشن
فقط قرآن ہے پیارو جو چاہو نور جاں روشن
وہ دکھلایا مسیحا نے چراغ دو جہاں روشن

دو چابیاں

ایک تاگے میں باندھی ہوئی دو چابیاں بمقام یا لاہور میں گم ہوئی ہیں۔ کسی صاحب کو ملیں تو مطلع فرماویں۔ اڈیٹر۔

سفر ملتان

(مرتبہ اڈیٹر اخبار بدر)

نمبر ۳

گذشتہ سے پیوستہ

خدا پر بھروسہ

فرمایا۔ میرے بہت سے بچے فوت ہوئے۔ جو فوت ہوا۔ اسی یقین کے ساتھ ہم نے اسے دفن کیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کریگا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ عالم جوانی کے لڑکے فوت ہوتے رہے بڑھاپے کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کئے۔

تمدن میں نقص

فرمایا۔ ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا نقص ہے۔ کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا بلکہ پوتا بمعہ اپنی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں۔ اور میاں بیوی کو بے تکلفی کے واسطے خلوت میسر نہیں ہوتی۔ عزیز و اقربا کا ایک حجاب ہر وقت دل پر رہتا ہے۔ اس کا اثر آئندہ اولاد پر بہت برا ہوتا ہے۔ اولاد کمزور اور ضعیف القلب پیدا ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو۔

تکلیف سے خدا ہی بچاتا ہے

تجویز ہوئی کہ واپسی پر شام کی گاڑی میں جائیں۔ اور رات بٹالہ ٹھہریں۔ ایک دوست نے عرض کی رات بٹالہ میں تکلیف ہوگی۔ فرمایا۔ اگر تکلیف مقدر ہے تو یہاں بھی ہو سکتی ہے۔ آرام تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ذریعہ وحدت

ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ نماز اردو زبان میں پڑھی جاوے۔ فرمایا۔ پھر پنجابی کہیں گے کہ پنجابی زبان میں نماز ہو۔ اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹ کی پنجابی میں نماز پڑھی جائے اور اسطرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے یہ بالکل اٹھ جائے گا۔

تجارت

جب حضرت اقدس بمعہ خدام مستری موسیٰ صاحب کے ہاں کھانا کھا کر انار کلی میں سے واپس تشریف لائے تو راستہ میں حسب درخواست میاں چراغدین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے۔ جہاں برادران میاں عبد العزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں۔ صاحبان دوکان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دوکان چلانے کے واسطے ہمت استقلال۔ دیانت۔ ہوشیاری۔ عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔ فرمایا لکھا ہے۔ کہ آدم کو اللہ تعالے نے ایک ہزار حرفہ سکھلایا ہے۔ یورپ نے بہت ترقی کی ہے۔ مگر ہنوز ہزار تک نوبت نہیں پہنچی۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ تجارت میں ۱۹ حصہ منافع ہے۔ باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔

فرقہ ملامتی

صوفیوں کے فرقہ ملامتی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور حرکات ظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بدنامی حاصل ہو۔ اس سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے۔ کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر متکبر نہ ہو۔ بلکہ اس کو ایسی سزا ملے کہ وہ نیچے کو گرے۔ اور ذلت کو اختیار کرے۔

فرمایا۔ میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں۔ بڑا بڑا مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اس فرقہ کا ایک آدمی احمد نام ہم نے دیکھا تھا۔ جو کہ ضلع شاہ پور میں رہتا تھا۔ اس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اسکی دعوت کی تو کہنے لگا۔ کہ کسی رنڈی کے ہاں سے کھانا پکوایئے۔ اور اپنے پاس بیٹھ کر کھلائے۔ یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلا میں گرفتار رہا۔ ایک ڈاکٹر نیل مادہو نام شاہ پور میں تھا اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو اس نے احمد کو کہا۔ کہ ہمیں کچھ کرامت دکھاؤ۔ تب مان لیتے ہیں۔ احمد نے ایسا کمال دکھایا کہ رات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا کہ وہ چیخ اٹھا اور زور کر کے سامان ہونے کو طیار تھا۔ مگر احمد اس کے سامنے آیا۔ تو اُسے کہا شاید آپ ہماری بات بھول گئے۔ آپ نے ہمیں کچھ نہ دکھایا یہ بات اس نے شرارت سے کی۔ احمد حیران ہوا۔ اور دوسری شب اس نے بہت ہی زور لگایا۔ بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا۔ مگر احمد کے سامنے پھر انکار کر دیا ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا۔ جس پر احمد بہت گھبرایا۔ اور اس کے خیال میں آیا۔ کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تصرف سے بڑھ کر ہے۔ اسواسطے اس نے بابو کو کہا کہ آپ اپنا کمال دکھائیں۔ بابو نے اسے شراب پلا کر ناک میں نکیل ڈال کر بازار میں نچایا۔ جب اسے ہوش آیا اور اپنا حال معلوم ہوا۔ تو بہت شرمندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گیا۔

ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) سے دریافت کیا تھا۔ کہ ملامتی فرقہ کے متعلق حضور کا خیال کیا ہے؟ فرمایا۔ ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھکر ملامتی کون ہو جہاں بیعت کی سب اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور سب ملامت کرنے لگے۔ اصل ملامتی فرقہ یہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے۔ تکلف کے ساتھ ملامتی بننے کے کیا معنے۔ جو سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ وہ تو خود ہی ملامتی بن جاتا ہے۔ یہ طریق جو ان ملامتیوں نے اختیار کیا ہے یہ غلطی ہے۔

آریاؤں کا شکریہ

فرمایا۔ آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں جس قدر بت شکنی انہوں نے اس زمانہ میں کی ہے۔ ہمارے مولوی لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ ان میں اتنی ہمت کہاں ہے۔ آریوں نے استیصال بت پرستی کا کیا۔ الہام الٰہی کے قائل ہیں کتاب الٰہی کے وجود کے قائل ہیں

ملتان سے واپسی لاہور کے قیام اور لیکچر کا ذکر گذشتہ اخبارات میں ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ احباب لاہور نے جس خلوص اور محبت کا اظہار حضرت کے دو روزہ قیام میں کیا وہ انہیں کا حصہ ہے اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ برادرم ملک غلام محمد صاحب برادر ملک برکت علی صاحب (ملک مبارک علی صاحب تبدیلی آب و ہوا کے واسطے کشمیر گئے ہوئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت و سلامتی کے ...... ساتھ واپس لائے آمین) مستری محمد موسیٰ صاحب نے خصوصیت کے ساتھ تمام احمدی مسافروں (جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی تھی) کی بمعہ بعض مقیمین کے دعوتیں کیں۔

حکیم محمد عمر صاحب

چونکہ جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد فوراً روانگی ہو گئی۔ اور عام طور پر پہلے سے یہ خیال نہ تھا۔ کہ ایسی جلد روانگی ہوگی۔ اسواسطے بعض دوست وقت پر نہ پہنچ سکے جیسا کہ عرب صاحب عبد الحی و مولوی محمد اسماعیل صاحب جو حضرت صاحب کا لیکچر سننے کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور ایسا ہی برادر عزیز عبد الحی جو پھرتا ہوا مستری موسیٰ صاحب کی دوکان پر

چلا گیا تھا۔ دوسری گاڑی پر اسکو ساتھ لانے کے واسطے عاجز بھی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اسوقت لاہور میں ٹھہر گیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب جو دورہ کرتے ہوئے لاہور میں ہمیں ملے تھے۔ اور برادر عزیز میر محمد اسحاق صاحب بھی حضرت کے ہمراہ قادیاں چلے آئے۔ اور عاجز رات کی گاڑی میں بٹالہ آکر دوسری صبح بخیریت قادیاں پہنچا۔ فالحمد للہ۔

سفر ملتان کے حالات سب لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن رپورٹ ختم کرنے سے پہلے میں اس امر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس سفر میں حکیم محمد عمر صاحب فیروز پوری نے نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کی ہی بہت خدمت کی بلکہ تمام رفیقان سفر کی خدمت میں حتی الوسع مصروف رہے۔ جس محبت اور اخلاص کے ساتھ حکیم صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ قابل رشک ہے۔ نہ صرف سفر میں بلکہ حضر میں بھی انہیں رات دن یہ فکر رہتی ہے کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف نہو۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

تلاش اشیائے گمشدہ

خواجہ صاحب کے مکان پر لاہور میں عاجز کی ایک لاٹھی گم ہو گئی۔ بادامی رنگ کی کھونڈی ہے۔ چونکہ ایک دوست کا مخلصانہ عطیہ ہے۔ اسواسطے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ مل جائے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو یہاں بھیج دیں۔ ایسا ہی منشی دین محمد قادیانی نے اپنی چھتری اور لاٹھی کسی صاحب کے سپرد کی تھی۔ جو حضرت صاحب کے پیچھے گاڑی میں بیٹھے تھے۔ مگر وہ ان کے نام اور پتہ سے ناواقف ہیں وہ بھی یہاں پہنچائی جائیں۔

ہمسوار علی بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح

سخاوت اور شجاعت میں ہدایت اور کرامت میں
نہیں ثانی ترا کوئی یہ سب تجھکو مبارک ہو
منور نور سے تیرے رہے دنیا قیامت تک
تمام اولاد بھی عالی نسب تجھکو مبارک ہو

السلام علیکم

احمد اینڈرسن امریکہ سے اور پروفیسر رنگ صاحب نیوزیلنڈ سے خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ کہ تمام احمدی برادران کی خدمت میں انکی طرف سے کہا جائے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام اور دیگر مذاہب

(وہ لیکچر جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۳۱ر جولائی ۱۹۱۰ء کی صبح کو احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں دیا۔)

۔مرتبہ اڈیٹر بدر۔

تمہید

أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وقال الله تعالےٰ ان الدين عند الله الاسلام ۳/۲۰ ۔ ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخٰسرين ۔

جو اشتہار کل شائع کیا گیا ہے وہ آپ لوگوں نے پڑھا ہے۔ اس میں آج کی تقریر کا مضمون اسلام اور دیگر مذاہب بتایا گیا ہے۔ میں اُسکے متعلق بیان کرنے کے واسطے اس وقت آپ صاحبان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ تاکہ میں آپ کے سامنے پیش کروں کہ جس امر کا میں پابند ہوں اور جس چیز کو میں نے اپنا مذہب قرار دیا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اور میں نے اسے کیوں اختیار کیا ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض کا موقعہ کم ہی ہوگا۔ کیونکہ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اپنے دلی اعتقاد کا اظہار کروں اور یہ بتاؤں کہ میں کس طرح اس نتیجہ تک پہنچا۔ ہاں اس کے ضمن میں مجھے یہ بھی بتانا پڑیگا۔ کہ دیگر بہت سے مذاہب سے میں نے اپنے آپ کو کیوں اور کس طرح علیحدہ کیا۔

کسی مذہب کو اختیار کرنے کے اسباب

ہر ایک شخص کے واسطے کسی مذہب کے اختیار کرنے کے لئے بہت سے وجوہ ہوتے ہیں۔ اور مختلف اسباب ایسے ہوتے ہیں جو کسی کو ایک مذہب کا پابند بنا دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سبب یہ ہے۔ کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جس مذہب کے لوگوں میں وہ نشوونما پاتا ہے۔ اُن کے خیالات اور معتقدات رفتہ رفتہ اس کے دل میں گڑتے رہتے ہیں۔ اور وہ بتدریج ان کا اثر اپنے اندر لیتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے۔ تو اس مذہب کا پابند کہلاتا ہے۔ یہ بھی ایک سبب کسی مذہب کے اختیار کرنے کا ہے۔ اور مجھے بھی ایسا موقعہ ملا ہے میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا۔ میرے ماں باپ سنی حنفی کہلانے والے مسلمان تھے۔ اور تعلیم کی بہت بہت رحمتیں ہوں میری کھلائی پر کہ مجھے بہلانے کے وقت اور لوری دیتے ہوئے۔ اس کے منہ میں اللہ کا نام محمد نبی کا نام رہتا تھا۔ ابتدائے میں میرے مسلمان ہونے کا یہی سبب ہوا۔

بچپن کی سنی ہوئی کلام کا اثر

آپ کو معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو سب سے اول اسکے کانوں میں اذان کہی جاتی ہے۔ جن کلمات میں مذہب اسلام کے تمام اصول صاف صاف مندرج ہیں۔ وہ اس کے کان میں پھونکے جاتے ہیں۔ جب میں نے طب پڑھی تو میں اس نکتہ پر پہنچا کہ بچپن کے وقت کان میں پڑی ہوئی بات گہرا اور لمبا اثر رکھنے والی ہوتی ہے۔

میں نے ایک عورت کا حال پڑھا ہے۔ جو کہ جرمن زبان سے بالکل ناآشنا تھی۔ مگر اسپر ایک دورہ پڑتا تھا۔ کہ اس وقت وہ جرمن زبان میں ایک فصیح بلیغ لیکچر دیا کرتی تھی۔ ایک ڈاکٹر اس کھوج میں لگا کہ اس کی اصلیت کو دریافت کرے بہت کوشش کے بعد اُسے اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ جب یہ عورت چھوٹی بچی تھی اور اپنی ماں کی گود میں تھی۔ اسوقت اسکی ماں ایک جرمن پادری کے ہاں خدمتگاری کے لئے رہتی تھی۔ پادری صاحب اپنی سرمن (خطبہ) طیار کر کے پہلے مشاقی کے لئے گھر میں باآواز بلند اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ جسطرح انہوں نے گرجا میں پڑھنا ہوتا تھا۔ اور وہ آواز اس لڑکی کے کان میں متواتر ایک عرصہ تک پڑتی رہی۔ یہ اس کا اثر تھا جو اب وہ جرمن زبان میں لیکچر دیتی تھی۔

ابتدائی تعلیم

پھر میں نے اپنی ماں کی گود میں لا اله الا الله محمد رسول الله کی آواز سنی۔ بڑے بڑے صلوات و برکات وسلام اور رحمتیں ہمارے ہادی پر ہوں جس نے ہمارے کانوں میں یہ صدا پہنچائی جب مجھے ذرا ہوش آئی۔ اور میں نے اپنے باپ کے پاس پڑھنا شروع کیا۔ تب بھی یہی صدا میرے کان پڑتی رہی۔ جب میں اور بڑا ہوا اور مدرسہ میں داخل ہوا تو اسوقت کے مدارس میں ایسا گھمسان نہ تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ کہ ایک ہی بنچ پر اور ایک ہی کمرہ میں بہت سے مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہوں اور اکٹھے سبق پڑھیں۔ اور

اور ایک دوسرے پر اپنا اثر ڈالین بلکہ ہمارے میان جی ایک خاص رنگ کے آدمی تھے۔ وہ دس لڑکون کو ملاکر سبق نہ پڑھاتے بلکہ ایک ایک لڑکے کو باری باری الگ الگ سبق دیتے تھے جو زیادہ خدمت کرتا اُسے زیادہ اور عمدہ سبق پڑھ لینے کا موقعہ ملتا۔ اور جو کم خدمت کرتا اسے کم موقعہ دیتا یہ بناوٹی بات نہین ہے بلکہ واقعہ مین اسی طرح سے ہوتا عرض یہان تک مین نے کوئی بات اس آواز کے مخالف نہ سُنی جو بچپن سے میرے کان مین ڈالی گئی تہی۔

پہلی مخالف آواز

لیکن جب کہ مین نارمل اسکول لدہیانہ مین پڑہتا تہا۔ تو میرے مکان کے قریب ایک نصرانی پادری صاحب الگزینڈر نام رہتے تھی۔ ان سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ تو اونہون نے دو کتابین بنام میزان الحق وطریق الحیات نہایت خوبصورت جلد کی ہوئی مجھے دین ان کتابون سے مجھے پرانی تعلیم اور اس کے منشا کے برخلاف باتین معلوم ہوئین جس سے مجھے حیرت پیدا ہوئی۔ یہ پہلی صدا تھی جو اس کلمہ او تعلیم کے مخالف میرے کان مین پڑی۔ اسوقت میری عمر پندرہ سال سے کچھ زائد تہی

مزید مخالفتون کے آواز

اس کے بعد ایک بڑا دفعہ رہ گیا اہل حدیث و اہل فقہ کے باہم تخالف کے اسباب پر اطلاع مجھے پوری پوری مل گئی۔ پہر مین لکھنؤ مین تعلیم حاصل کرنے کے واسطے گیا۔ وہان مجھے شیعون کے عقائد اور اعمال کے دیکھنے اور سننے کا بڑا اتفاق ہوا۔ وہان اہل تشیع طلبۃ العلم ہی تھے۔ اور علما ہی تھے۔ سب کے حالات دیکھنے کا بخوبی موقعہ ملا۔ تب مجھے شوق ہوا۔ کہ مین تحقیقات کرون کہ دنیا مین کس قدر مختلف الخیال لوگ ہین اور ان مین باہمی کیا کچھ اختلاف ہے اور ان کے عقائد مین کیا فرق ہے اسوقت تک مجھ صرف دو فرقون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تہا ایک عیسائی دوسرے شیعہ۔ زیادہ کاوش کرنے سے معلوم ہوا کہ دو اور فرقے ہین۔ ایک اخباری اور ایک اصولی۔ پہر مجھے ہمیشہ یہ شوق رہا کہ دریافت کرتا رہون۔ کہ کس قدر عجیب خیالات کے لوگ اور دنیا مین ہین مگر اسوقت بسبب طالب علمی کے باتنا مد اس واسطے کہ آجکل کی طرح تبادلہ خیالات کا موقعہ نہ تھا۔ مجھے زیادہ اختلاف معلوم ہوئی

اسلامی فرقون مین چندان اختلاف نہین

پہر ایک اور موقعہ نکلا جس مین مسلمانون کے درمیان مختلف فرقون کے دیکھنے اور حالات معلوم کرنے کے ذرائع مجھے حاصل ہوئے تب مجھے معلوم ہوا کہ مسلمانون کے درمیان مقلد اور غیر مقلد۔ شرک و بدعت سُنّی وشیعہ اتباع الحدیث وغیرہ کے سبب ہی اختلافی مسائل مین یہ میدان بہت بڑا نظر آیا۔ لیکن جب مین نے اس پر غور کی نگاہ ڈالی۔ تو معلوم ہوا کہ اختلاف کوئی بہت بڑا نہ تہا اخباری ہون یا اُصولی۔ مقلد غیر مقلد۔ کہین سے کوئی ایسا بگولہ نہ اُٹھا۔ جو اس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پودے کو صدمہ پہونچاتا۔ جو ابتدا سے میرے دل مین لگایا گیا تہا۔ کیونکہ یہ سب فرقے اس کے قائل تھے۔ پس ابتدائی عقیدے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچا۔

علمی شوق کا نمونہ

انہین اختلاف مذاہب کے متعلق مجھے ایک کتاب کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اور مجھے پتہ لگا۔ کہ وہ ایک تاجر کتب کے پاس ملسکتی ہے مین اس کے پاس گیا اس نے کہا وہ کتاب قابل تلاش ہے اسوقت نہین ملسکتی۔ مین تلاش کر رکہونگا آپ کل آوین۔ مین دوسرے دن گیا اس نے مجھے کتاب دی۔ جس کے کل ۶۲ صفحات تھے اور ۵۰ صفحات کا اس کے ساتھ ضمیمہ تہا۔ چہاپے کی کتاب تہی۔ اور معمولی تہی۔ مین نے قیمت دریافت کی تو اوس نے کہا کہ پچاس ۵۰ روپے۔ اگرچہ زمانہ طالب علمی تہا۔ مگر میرے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے روپیہ موجود تہا اور کتاب کا شوق تہا۔ مین نے اُسے مبلغ ۵۰ روپیہ کا نوٹ نکال دیا اور کتاب اپنے قبضہ مین کی اور وہان سے چل پڑا۔ اس نے اصرار کیا کہ ٹہر جاؤ۔ کچھ بات کرنی ہے مگر مین نے کہا کہ مجلس واحد مین اقالہ کے متعلق فقہا کا اختلاف ہے۔ بعض تفارق قولی کے قائل ہین اور بعض تفارق جسمی کے اور مجھے ہے کتاب کا شوق اس لئے مین اٹھتا ہون کہ بالاتفاق آپ اقالہ نفرما سکین۔ مین فی الحال باہر جاتا ہون تاکہ یہ بیع بالاتفاق پختہ ہوجائے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد مین واپس آیا۔ اِدہر اُدہر کی باتون کے بعد اس نے کہا مین آپ کو کچھ دینا چاہتا ہون۔ کیا آپ قبول فرماوینگے مین نے کہا ہر ایک شخص کی مصلحت لینے اور دینے کی جدا جدا ہوتی ہے۔ جبتک کہ مجھے معلوم نہ ہو۔ کہ آپ کیا دینا چاہتے ہین۔ مین کچھ اقرار نہین کرسکتا۔ وہ بولا مین آپ کو مبلغ ۲۵ روپیہ واپس دیتا ہون کیونکہ مین نے کبھی کوئی کتاب کا ایسا عاشق نہین دیکھا مین نے کہا جب عشق ہوا تو عشق کے سامنے پچاس روپیہ کی کیا ہستی ہے۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقت اوتار ہنود

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

درخدمت بابرکت مکرم ومعظم بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش اینکہ۔ در دل بندہ بعض اوقات خواندن کتب متفرقہ ادیان عالم خیالات عجیب پیدا می شوند۔ چنانچہ بعضے ازان خیالات برکتب حاشیہ زیر مطالعہ خود تحریر مے نمائدو یا برلے وقتے دیگر گذاشتہ ازان درمیگذرد۔

دراین روزہا کہ کتب ادیان ہنود زیر مطالعہ اند چنین معلوم گردید کہ اینکہ کملائے اوشان گفتہ اند کہ جملہ مرسلان الٰہی خواہ از قسم پورن یا از قسم انش مے باشند دہ اند یعنی تلک عشرۃ کاملہ وآنہا را بہ مچھہ وکچھہ وبراہ ونرسنگھہ وبامنہ وپرسرام ورام وکرشن وبودہ وکلکی موسوم گردانیدہ۔ دراصل مراد اوشان آنست کہ از مچھہ گرفتہ تا نرسنگھہ دو عالم حیوانات بحری وبری بودہ است کہ با عالم انسانی ہیچ تعلق نداشتہ است لہذا ترتیب ان چنان گذاشتہ اند کہ اول اوتار یعنی ابتدائے اوتار کہ تعلق باموجودات بحری دارد مچھہ یعنے ماہی را قرار دادہ اند۔

ودوم ہمین عالم بحری را منتہی بہ کچھہ اوتار میکنند کہ مراد انتہائے خلقت آبی وشروع خلقت خاکی مے شود۔ چنانچہ ماہی انتہائے عالم معقول وابتدائے عالم محسوس بود۔ کچھہ نیز انتہائے عالم آب وابتدائے عالم خاک است۔ درینجا این رمز بے خبر نباید گذشت کہ نزد کملائے ہنود صاحب ہر انقلاب عظیم را منسوب بہ نفخ صور مے کنند ومظہر ہمین نفخ را اوتار میگویند۔ اذا وقعت الواقعۃ لیس لوقعتہا کاذبہ خافضۃ رافعۃ۔ ۱۲

ومرزا بیدل دربارۂ ظہور عالم آب کہ ابتدائے کیف وکم بآنست چہ خوش فرمودہ آنجا کہ فرمودہ۔

یعنی آن حسن یک جہان پردہ ＊ چہرہ نمود لیک خوئے کردہ
ازحیا آب درطبق آورد ＊ بسکہ بے پردہ شد عرق آورد[1]

[1] وازین جااست کہ دربارۂ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنے حضرت اقدس مسیح ومہدی آخرالزمان علیہ الصلوۃ والسلام آمدہ کہ درحالت گفتگو وخموشی چہرہ مبارک او عرق آلودہ خواہد بود چرا کہ نشان صادق ہمین است۔ درحالت بعثت و ظہور خود نیز از خفا وبطون کہ حیا عبارت ازانست عاری مے باشد

بعد ازان دو اوتار دیگر را کہ متعلق عالم حیوانات بری است پیش کردہ اند۔ وابتدائی آنرا براہ اوتار خوک مے کنند

استعمال کیا۔ انہون نے کہا ہم کیا کر سکتے ہین ہمارا کام یہ تھا کہ ہم مولوی صاحب کو اسٹیج پر کھڑا کر دین اب لوگون کو بٹھانا مشکل ہے۔ ہم کس کس کو مجبور کر سکتے ہین ایسا ہی ایک مباحثہ مین مولوی ثناء اللہ کا حال ہوا۔ جہاں وہ کھڑے ہوئے لوگون نے بھاگنا شروع کیا۔

مسیح کس طرح آسمان پر گیا جب مولویون کا ذکر آیا ہے تو مین ایک اور مولوی کا بھی کچھ حال بیان کرتا ہون۔ جس نے بتقریب مباحثہ کہارا مین مثنوی کے چند اشعار پڑھ دئے۔ جنہین سے ایک مین لفظ جست کا آتا تھا اس کا ترجمہ کیا کہ " مسیح بھڑک کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا کہ مسیح ٹپ کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا فخرالدین رازی وہ امام ہے۔ جسکی تعریف مین مولانا روم فرماتے ہین ؎

گر باستدلال کار دین بُدے ٭ فخر رازی ۔ رازدین بُدے

صدقہ و دعا سے علاج بعد نماز ظہر حضرت صاحب شیخ صاحب کے مکان سے خواجہ صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ اور نماز عصر وہین پڑی۔ میاں فضل کریم صاحب سیالکوٹی اور بھائی عبدالعزیز مغل نے درثمین کی چند نظمین خوش الحانی سے حضرت کے حضور مین پڑہین اور چند نو مرید بیعت مین داخل ہوئے۔ اُسوقت ایک شخص نے عرض کی کہ میری اولاد کچھ پاگل ہے اور کچھ نالائق ہے۔ فرمایا کچھ خیرات کرو اور دعا کرو اور استغفار کرتے رہا کرو اور ہرگز نہ تھکو۔ اللہ تعالیٰ سے نا امید نہ ہو۔ خدا اپنے فضل سے سب کام ٹھیک کر دیگا۔

فرمایا۔ ہمت ہارنا اور نا امید ہونا تو کفر ہے۔ مومن کا کام نہین کہ کبھی نا امید ہو جاوے بلکہ کوشش کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے۔

اہل لاہور کو نصیحت لاہور مین جن لوگون نے بیعت کی ان سب کو یہ نصیحت فرمائی۔ کہ غفلت کی صحبت سے بچتے رہو۔ اور اگر کوئی مجبوری پیش آوے تو استغفار بہت کرتے رہو۔ غالباً اسواسطے فرمایا کہ بڑے شہرون مین غفلت کے سامان بہت مُہیّا ہو جاتے ہین۔

ایک شیعہ کا خط اور اس کا جواب لاہور مین کوئی ایرانی شیعہ مولوی واعظ آئے ہوئے ہین۔ ایک شیعہ نے برادرم ملک غلام محمد صاحب احمدی کو کہا کہ ہمارے ایرانی مولوی صاحب قادیان جانا چاہتے ہین۔ اگر تمہارے خلیفہ صاحب ان کے ساتھ بات کرنا چاہین۔ ملک صاحب نے حضرت کی خدمت مین یہ بات پیش کی اور حضرت نے اجازت دی۔ جس پر اس نے پھر ایک خط لکھا۔ جو کہ ملک صاحب نے حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت مین لاہور مین پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا چنانچہ وہ خط اور جواب ہر دو درج ذیل کئے جاتے ہین۔

شیعہ صاحب کا خط

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا ابتدائی دعوے محدثیت اور پھر مجددیت اور بعد ازاں مثیل مسیح اور آخر الامر مسیح ابن مریم اور مہدویت و نبوت کا تھا جو ان کے رسالجات وغیرہ اشتہارات سے پایا جاتا ہے۔ جناب مولوی نورالدین صاحب اس کے معتقد ہین اور اسی بناء پر آپ قائم مقام اور خلیفۃ المسیح ہین۔ و نیز اس امر کا بھی اظہار فرما دین۔ کہ یہ خلافت منصوصی ہے۔ تو کس کی طرف سے۔ بعد تصفیہ مابہ النزاع صدر مقام لاہور مین واسطے مناظرہ تقریری عام جلسہ مین جس مین علمائے ہر فرقہ شامل ہون اور حکم مقرر ہون۔ ایک تاریخ مقرر کی جاوے۔ جس کا انتظام سرکاری بھی ہونا چاہیئے۔ اور اگر جناب مولوی صاحب چاہین تو دہلی مین بھی ایسا جلسہ قائم ہو سکتا ہے۔ احقر شیخ علی شاہ

جواب از جانب حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی

دہم کو تحقیق ہمیشہ مدنظر ہے اور اب میری عمر ستر سے متجاوز ہے بہرحال مرنا قریب ہے اگر ہمین کوئی حق کی راہ مل جائے تو ہم غلطی پر ہٹ نہ کرین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر حکم کس مذہب کا ہوگا اور اس پر کس طرح اعتماد ہوگا۔ نورالدین ؐ

لاہور سے روانگی ۲۵ کی شام کو ملتان جانے کے واسطے لاہور سے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر لاہور کے دوستون کی ایک بڑی جماعت مشایعت کے واسطے حاضر تھی۔ شام کا کھانا میان چراغ الدین صاحب کی طرف سے اسٹیشن پر پہونچایا گیا اور اُن کے فرزند عزیز حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حضور کے ہمرکاب ملتان آئے دوسری گاڑی مین میان معراج الدین صاحب عمر اور مرزا عبدالغنی صاحب بھی حضرت خلیفۃ المہدی کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے ملتان پہونچ گئے۔ صبح پانچ کے قریب گاڑی اسٹیشن ملتان پر پہونچی۔ بہت سے دوست استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ محلہ شاہ یوسف گردیزی مین مخدوم سید محمد شاہ صاحب گردیزی کا ایک مکان ہمارے قیام کے واسطے تجویز ہو چکا تھا۔ (باقی آئیندہ انشاء اللہ العزیز)

ارکانِ ستّہ کے عنوان سے نور افشاں مین ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔ جسے ہم نے کبھی قابل توجہ نہین سمجھا۔ کیونکہ جس قوم کی عقل و دانشمندی کا یہ حال ہو۔ کہ وہ ایک انسان کے بیٹے کو خدا قرار دیتی ہو اور جسکی دماغی قابلیت کا ثبوت تثلیث کے معنے (تین مین ایک۔ اور ایک مین تین) سے ملتا ہو اور جو بائبل جیسی ضخیم کتاب کو منجانب اللہ جزو ایمان قرار دے کر پھر اس کی شریعت کو لعنت بھی کہتی ہو۔ اور جس کی خود غرضی یہان تک بڑھ گئی ہو۔ کہ وہ اپنے نجات دہندہ کو تین دن دوزخ مین بھیجتی ہو۔ اور جو اس کے خون کو ہرایت وار بڑے مزے سے پیتی ہو۔ وہ جو کچھ کسی مذہبی امر مین لکھے گی وہ اُسی قدر قابل توجہ ہوگا۔ جسقدر خدا کے مقدس و بے مثل بیٹے کا بڑے جاہ و جلال کے ساتھ ایک گدھی کے بچّہ پر سوار ہو کر آنا۔

لیکن تاہم ایک غلط فہمی جو اس مضمون نویس نے ڈالنی چاہی ہے اس کا ازالہ کرتا ہون وہ لکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کے علم سے بالکل محروم رکھا گیا۔ حالانکہ قرآن مجید مین ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (۲) ذلك من انباء الغیب نوحیہا الیك جس سے ظاہر ہے۔ کہ جس قدر غیب ضروری تھا وہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بتایا۔ ان یسوع مسیح بھی فرماتے ہین کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہین جانتا۔ جتنا باپ نے یسوع کو بتلایا اس کو خبر تھی باقی کوئی غیب اس پر ظاہر نہ تھا۔

پھر لکھتا ہے کہ آپ " معصوم نہ تھے " حالانکہ " واللہ یعصمك من الناس " صرف آپ ہی کی ذات ستودہ صفات کے لئے نازل ہوا۔ یہ لفظ تو مسیح کے لئے بھی سارے قرآن مین نہین۔ اور کیونکر اس شخص کے لئے ہوتا۔ جو یہودیون کے ہاتھ سے کانٹون کا تاج پہنایا جا کر صلیب پر چڑھایا گیا اور خود اپنی اندرونی کمزوریون سے آگاہ ہونے کے سبب گوارا نہین کر سکتا کہ صرف نیک بھی کہلائے۔

پھر لکھتا ہے کہ معجزے سے محروم۔ اعجاز دیکھئے کہ جو آیتہ پیش کی ہے اُسی مین

ایک عظیم الشان معجزہ کا ذکر ہے ۔ وہ آیت یہ ہے ۔ وقالوا لولا انزل علیہ اٰیت من ربہ قل انما الاٰیات عند اللہ و انما انا نذیر مبین ۔ دیکھو سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بہت سی آیات (معجزے) اللہ کے پاس ہیں اور وہ انہیں اپنے اپنے وقت پر نازل کریگا ۔ چنانچہ میں ڈرانے والا ہوں ۔ ظاہر یعنی تم پر ایک عذاب آنے والا ہے جس سے تم تباہ ہو جاؤ گے ۔ چنانچہ تمام بت پرست تباہ و ہلاک ہوئے اور ان کے بت توڑے گئے باقی وہی بچے جو مسلمان ہو گئے ۔

پھر لکھا ہے کہ محض بشر تھا ۔ تو انسانوں کی عملی زندگی کا نمونہ اور کیا خدا ہوتا ؟ انما انا بشر مثلکم ۔ جو تم نے حوالہ دیا ہے اسی کے ساتھ "یوحیٰ الیّ" ہے ۔ جو دوسرے بشروں میں ممتاز کرتا ہے مگر بشر کے واسطے نمونہ بشر ہی چاہیئے تھا ۔

احمدی قوم کے بچوں سے ایک ضروری درخواست

۱۵ شعبان قریب ہے ، بدقسمتی سے بجائے عبادت یا روزہ کے اس رات کو آتشبازی چھوڑی جاتی ہے جس میں فضول خرچی اسراف (مال کا خطاری میں خرچ کرنا) تو ہے ہی ۔ مگر اس کے علاوہ خطرہ جان بھی ہے ۔ چنانچہ کئی بچوں کے ہاتھ پاؤں جل جانے میں بعض کی آنکھوں کو صدمہ پہونچتا ہے بعض تو جان ہی سے جاتے ہیں اس لئے میری آرزو ہے ۔ کہ ہمارے احمدی بچے اس قسم کی بدعت آمیز خطرناک کارروائی سے باز رہیں اور دوسرے بچوں کے لئے نمونہ بنیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی منع کریں ۔ میں امید کرتا ہوں ۔ کہ قوم کے سعادتمند بچے میری اس درخواست کو منظور کرلیں گے ۔ بلکہ میں ان کی اطاعت کے بھروسہ پر کہتا ہوں کہ وہ جس قدر رقم اس آتشبازی وغیرہ پر ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ۔ وہ یہاں دارالامان کے مسکین و یتیم بچوں کو بدر کی معرفت بھجوا دیں اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت اجر دے گا ۔ حاجتمند اور پاکیزہ دل ان کے لئے دعا کریں گے اور وہ خدا کے ہاں کئی گنا خوشی کا سامان لیں گے ۔ ایسے تمام بچوں کے نام جو خود بھی آتشبازی سے رکے رہیں اور اپنے بعض دوستوں کو روکنے میں کامیاب ہوں اور اپنی عیدی کی رقم بذریعہ ٹکٹ بدر میں ساکین و یتامیٰ کے لئے بھیجدیں ۔ اخبار میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائیں گے ۔ میں تاکید کرتا ہوں ۔ کہ ہر ایک احمدی باپ اپنے کم سن بچوں کو یہ مضمون سنا دے اور سمجھا دے ۔ جزاکم اللہ ۔

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام ۔

مفرح یاقوتی

یاقوت مرجان مروارید زعفران کستوری عنبر جدوار ریگماہی فولاد اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے ۔ دل دماغ اور روح کو تازہ کرتی انکو خاطر خواہ نشاط ...

بہم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ ۔ نولکھا لاہور سے طلب کرو ۔ (بدر پریس قادیان)

رسید زر

۶ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

- ۳۰۱ ۔ غلام نبی صاحب للعہ
- ۱۱۲۱ ۔ خواجہ جمال الدین صاحب للعہ
- ۹۹۹ ۔ قاضی عبد المجید صاحب للعہ

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

- ۱۰۹۲ ۔ فضل احمد صاحب عا
- ۱۳۴۴ ۔ ہدایت اللہ صاحب عا
- ۱۲۷۹ ۔ نبی بخش صاحب عا
- ۲۲۰۶ ۔ غلام قادر صاحب عا
- ۲۱۵ ۔ خادم علی صاحب للعہ
- ۹۱۶ ۔ ولی محمد صاحب للعہ
- ۲۲۱۳ ۔ محمد دین صاحب عا
- ۲۵۱۴ ۔ عبد القدوس صاحب سے
- ۲۳۱۵ ۔ نعمت اللہ صاحب للعہ
- ۱۴۲۱ ۔ فضل احمد صاحب عہ
- ۱۷۷۶ ۔ عزیز الدین صاحب عا
- ۲۵۱۲ ۔ غلام محی الدین صاحب سے
- ۲۱۹۸ ۔ عبد اللہ صاحب للعہ
- ۱۶ ۔ محمد بخش صاحب عا
- ۳۲۷ ۔ نیاز بیگ صاحب للعہ
- ۱۱۰۱ ۔ کریم بخش صاحب للعہ

۸ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

- ۳۴۸ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب عا
- ۲۱۰۷ ۔ محمد دین صاحب للعہ
- ۳۹ ۔ حبیب الرحمان صاحب للعہ
- ۲۲۹۰ ۔ عبد الرحیم صاحب للعہ
- ۱۰۲۲ ۔ فضل الدین صاحب للعہ
- ۱۳۱۸ ۔ عبد الحکیم صاحب للعہ
- ۳۲۳ ۔ صادق حسین صاحب للعہ
- ۲۱۶۴ ۔ غلام حیدر صاحب عا
- ۶۴۰ ۔ منگل خان صاحب سے
- ۲۵۴۹ ۔ نبی بخش صاحب للعہ
- ۲۲۷۵ ۔ عبد الرحمان صاحب للعہ
- ۹۹۱ ۔ مظفر خان برائے ابراہیم صاحب للعہ
- ۱۷۲ ۔ گلاب خان صاحب عا
- ۲۲۶۸ ۔ حکیم دین صاحب للعہ
- ۱۲۸۲ ۔ ابو عطاء اللہ صاحب عا

۹ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

- ۵۴۷ ۔ فضل کریم صاحب للعہ
- ۲۳۵۷ ۔ عنایت اللہ صاحب للعہ

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں ۔ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہی گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑا اور تلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۶ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے ۔ اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا بدہضمی تلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ ۔ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگاکر ملاحظہ کیجئے ۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہو کہ کمترین نے ایک اشتہار اخبار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس ۲ مقرر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں شرائط حسب ذیل ہیں ۔ (۱) صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ دیسی و چونہ صرف ۱۵ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مشتہر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا ۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال احمدی ۔ موضع جھنڈا والی سب آفس (کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع لائلپور)

رسید زر

- ۸۰۱ غلام رسول صاحب عا
- ۱۱۰۳ اخوند رمضان صاحب سے
- ۵۵۴ میر اکبر صاحب عا
- ۲۱۷۷ / ۱۰۹۱ چوہدری پیر اندتہ صاحب ۳
- ۲۴۶ خدا بخش صاحب عا
- ۷۵۵ محمد شاہ ولی الٰہی صاحب عا
- ۷۴۵ امام الدین صاحب عا
- ۹۱۱ حامد حسین صاحب للعہ
- ۲۳۷۸ قاسم علی صاحب عا
- ۱۳۹۱ امیر اللہ خاں صاحب للعہ
- ۱۹ محمد حسین لائلپور للعہ
- ۲۵۳۴ ناصر علی صاحب للعہ
- ۲۱۴ عنایت علی خانصاحب للعہ
- ۲۲۴۹ میران بخش صاحب عا
- ۲۰۷۷ طالب علی خانصاحب عا
- ۱۵۶۶ محمد شاہ نواز صاحب للعہ
- ۲۳۷۰ محمد نور صاحب للعہ
- ۱۶۵ محمد ایوب خاں صاحب للعہ
- ۷۲۴ امام الدین صاحب عا
- ۲۵۰۹ فضل الٰہی صاحب سے
- ۱۴۷۷ حاجی احمد صاحب سے
- ۷۹۵ محمد ابراہیم صاحب عا
- ۵۷۹ چاند خاں صاحب سے
- ۵۴۴ ولی داد خاں صاحب عا
- ۲۳۷۳ محمد علی صاحب عا
- ۲۲۰۲ حکیم احسان الٰہی صاحب سے
- ۴۲۴ منصب علی خاں صاحب للعہ
- ۱۷۸۴ اللہ دتا صاحب عا
- ۱۰۷۹ محمد اشرف صاحب عا
- ۲۳۵۴ محمد شریف صاحب عہ
- ۱۲۹ نور بخش صاحب عا
- ۲۰۲۵ غلام قادر صاحب عہ

۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

- ۱۹۴۰ راجن شاہ صاحب عا
- ۱۸۹۷ ملک غلام احمد صاحب للعہ
- ۲۳۵۱ مولوی کرم الٰہی صاحب عا
- ۲۲۴۴ محمد شفیع صاحب للعہ
- ۲۳۵۸ خوشی محمد صاحب عا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ — مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہر سہ ان صد

No. 50

۱۲- شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۱۱ء

جلد ۹

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم
نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست
پاک قسمے مومن احسان العجاب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ ۳ع معہ ضمیمہ درس قرآن مجید ۳ع بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا اور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

(کاتب محمد حسین تفتہ)

ایڈیٹوریل

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچوں میں ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی سے اور نیز ایک ڈائری سے ایسی عبارتیں نقل کر چکے ہیں۔ جن میں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور اب ہم حضرت کی ڈائری سے اور کتابوں سے اس کے متعلق مزید عبارتیں نقل کرتے ہیں۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی سخت تاکید

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۲ء کو اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا صبر کرو اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا دار روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونیوالے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالیٰ کے لئے ہے تم اگر رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھیگا پاک جماعت الگ ہو تو پھر اسمیں ترقی ہوتی ہے۔

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبد اللہ صاحب عرب نے سوال کیا۔ کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں۔ فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اور انکو تبلیغ نہیں ہوئی فرمایا ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذب۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں۔ اور ہماری قوم شیعہ ہے۔

فرمایا تم خدا کے بنو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ اسکا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ کلام الٰہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنیوالے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جان لو کہ وہ مجھ میں سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خاں صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں۔ فرمایا اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالیٰ اسوقت چاہتا ہے۔ کہ ایک جماعت طیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔

حج میں احمدی کی نماز و کعبہ میں چار مصلّے

از حضرت مسیح موعود۔ حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے بعض ائمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقوے سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارہ نہ کیا۔ اور گھر میں پڑھتے رہے۔ [illegible] مصلے جواب [illegible] یہ نہیں سمجھتے رسول اللہ صلعم کے وقت ہرگز نہ تھے اس وقت ایک ہی مصلے تھا اور اب بھی جب تک چاروں ائمہ ایک ہی مصلے نہ ہوگا تب تک۔ ہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پھیلے گی۔

ایسی احمدی کی امامت جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لے

ایک شخص [illegible] ایک صوفی کا مرید ہے۔ وہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے۔ اور کبھی کبھی ہمارا امام بننے کا بھی اسکو اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جبکہ وہ لوگ ہم کو کافر [illegible] ہیں۔ اور کہتے ہیں اگر ان کو کافر کہتے ہیں ہم نادانی پر ہیں تو ہم خود کافر ہیں۔ تو اس صورت میں انکے پیچھے نماز کیونکر جائز ہو سکتی ہے [illegible] جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ جبتک وہ توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

مبارک نکاح

بروز پنجشنبہ بتاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۹۱۰ء سکینہ بنت مولوی عزیز بخش صاحب حافظ دفتر ڈیرہ غازیخاں کا نکاح میاں غلام محمد صاحب ولد خیر الدین صاحب مرحوم [illegible] کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر کے عوض قرار پایا اور مسجد مبارک قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے بموجودگی مولوی محمد علی صاحب و دیگر احباب بعد خطبہ مسنونہ کے نکاح پڑھا۔ اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نکاح کو جانبین کے واسطے موجب برکات کرے۔ آمین

چندہ عمارت

جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک اور قسط چندہ عمارت کی مبلغ [illegible] بدست حکیم محمد حسین صاحب قریشی وصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

درخواست جنازہ

سید عظیم الدین صاحب احمدی وکیل عثمان آباد علاقہ دکن اپنے مرحوم بھائی سید حسین صاحب احمدی کے لئے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ اور اسکی اولاد کو نیکی پر استقامت اور فلاح دارین عطا فرماوے

الخطبہ

ایک بیوہ لڑکی عمر پندرہ سالہ کے واسطے ایک ایسے احمدی کی ضرورت ہے جو لوہار ہو یا ترکھان متقی ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ کسب وار ملازم ۔ عمر پچیس سال سے کم ۔ پہلی بیوی نہ ہو ۔ نیک اخلاق ہو ساکن اضلاع گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ ہو ۔ درخواست کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ ہوں اور معرفت مینیجر بدر ہو ۔

(۲) ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری غیر احمدی کے واسطے ایک احمدی کشمیری لڑکے کی ضرورت ہے جو عمر بیس سال سے کم ہو اور باقی صفات مندرجہ نمبر ا سے متصف ہو درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہوں معرفت مینیجر اخبار بدر ہو ۔

(۳) ایک بیوہ عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری کے واسطے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے ۔ عمر بائیس سال کے قریب ۔ باقی صفات نمبر ا سے متصف ہو ۔ درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہوں خط و کتابت معرفت اخبار بدر ہو ۔

نوٹس جن صاحبان نے اب تک قیمت نہیں دی اور وی پی واپس کر دئے ہیں ان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں ۔ اگر اس نوٹس پر توجہ نہ ہوئی ۔ تو کسی اگلے اخبار میں ایسے صاحبان کو نام بنام مخاطب کرکے جگانا پڑے گا ۔

چٹھیں نئی چھپیں گی ۔ جن صاحبوں کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو مطلع فرماویں ۔

خط کا جواب جو صاحب اپنے خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرماویں ۔

ضرورت بدر میں ایک پریسمین کی ضرورت ہے ۔ جو ڈبل پتھر چھاپ سکے ۔

نیز ایک کاتب کی بھی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو خط عمدہ لکھ سکے ۔ اور نیز مصلح سنگ بھی ہو ۔

رسید زر

(آمد یکم اگست ۱۹۱۱ء تا ۱۴ اگست ۱۹۱۱ء تک)

۲۵۶۷ ۔ ملاں شیرزمان صاحب ۳
$\frac{۲۱۶۹}{۱۱۴۶}$ عبدالحی خان صاحب عہ
۸۲۹ ۔ جلیل احمد خان صاحب للعہ
۲۲۸۹ ۔ محمد ٹوٹ صاحب ۔
۲۱۵ ۔ عبدالخالق صاحب للعہ
۲۱۳۴ ۔ عبدالکبیر خان صاحب ۔
۱۲۹۷ ۔ محمد عمر صاحب للعہ
۲۰۵۵ ۔ غلام حیدر صاحب للعہ
۷۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۔
۲۲۹۲ ۔ اللہ دتا صاحب عصہ
نمبر ۵۸۷ ۔ فتح محمد صاحب ۔۔ عا

وفات اخبار بدر سے خرید کرو

سنت احمدیہ ۔ ۴ ۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ ۔ بجائے عہ کے صرف عصا ۔ سری نہہ کلنک اوتار ۔ ۸ ۔ کفارہ ۔ چشمہ مسیحی ۵ ۔ مبادی الصرف ۲ ۔ غلامی ۔ عصمت انبیاء ۷ ۔ سر الشہادتین ا ۔ الاستخلاف ۳ ۔ شہادت القرآن ۲ ۔ ظہور المسیح ۲ ۔ معیار الصادقین ۴ ۔ اسلام کی پہلی کتاب ۴ ۔ عیسائی مذہب ۸ ۔ معیار الحق ۸ ۔ ضرورت زمانہ ۸ ۔ مورکھ سیدھ ۴ ۔ کامن احمدی ۸ ۔ نظم مستورات ۸ ۔ احمدی کامن ۸ ۔ القول الصحیح فی تصدیق المسیح ا ۔ فتح الدین ۴ ۔ رباعی ۲ ۔ السر المکتوم ۵ ۔ البرہان الصریح ا ۔ شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۷ ۔ جنگ مقدس ۸ ۔ بیس پارے کے نوٹ عہ ۔ لیکچر مہرنگ ۸ ۔ ست سلاجیت گنگتی یک تولہ عصہ بھی درثمین اردو اگلے ہفتے بالکل طیار ہو جاویگی اور شرائط بیعت

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہیضے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے آو ۸/۱

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچتے تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال ۔ کہتے ہو یہ اصلی عرق کافور ، چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے ۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے ۔ پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار کا آنا ۔ بدہضمی متلی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں ۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵ ۔ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے ۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے

صدائے اقبال ۶/۸

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہے ۔ کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس عا کر دی ہے تاکہ غریب غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں ۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد دیگی و چرخ صرف ۵ منٹ میں تیار کرنیکی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ عا روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب معذور ۔ (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی ۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا ۔

المشتہر ۔ غلام محی الدین اقبال ۔ احمدی موضع جھنڈوالی ڈاکخانہ کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع لائلپور)

مفرح یاقوتی

یاقوت ۔ مرجان ۔ مروارید ۔ زعفران کستوری ۔ عنبر ۔ جدوار ۔ رگبا ہی فولاد اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے اور انکو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہونچاتی ہے ۔ اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے ۔ فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں ان کے دور کرنے کے لئے نہایت درجہ کی مفید ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ جسمیں ۵ تولہ مفرح یاقوتی ہے چار روپے (للعہ)

حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا لاہور

ایکسو پچیس برس کی جنتری

جسمیں از ابتدائے ۱۷۸۲ء لغایت ۱۹۰۷ء و ۱۱۹۶ھ لغایت ۱۳۲۵ھ و ۱۱۹۰ فصلی لغایت ۱۳۱۵ فصلی و ۱۸۳۹ لغایت ۱۹۶۴ بکرمی مفصل تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل اور مطابق اہل ملک کے فائدہ کے لئے جمع کرکے میاں معراج الدین عمر نے چھپوائی ہیں ۔ مبلغ تین روپیہ پر یہ جنتری مفصلہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہے ساہوکاروں اور اہل مقدمات کے لئے ازحد مفید ہے

پتہ ۔ میاں معراج الدین عمر ۔ معراج منزل نولکھا لاہور

اس مہارشی کے والد کا نام **وشنو یس** ہوگا۔ سنسکرت میں وشنو کے معنے الٰہ کے . . . اور یس کے معنے بندہ کے یعنے انکے والد کا نام **عبد اللہ** ہوگا اور انکی ماتا کا نام "سومتی" جنکے معنے معتمدہ یعنی **آمنہ** ہوگا۔ اور پھر مہاراج ویاس جی اپنی تصنیف کردہ بہوشک اتر پران میں فرماتے ہیں کہ آیندہ زمانہ میں جو اس سنسار کی گتی یعنی نجات دلانیکے لیئے آئیگا۔ اس مہارشی [illegible] (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا آہ [illegible] میں بہت دور جا گیا۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اپنے رشیوں کے بتائے ہوئے مارگ (صراط) پر چل کر اپنے آپ کو ان کا سچا چیلا ثابت کرے۔

منوسمرتی ادہیائے ۱۱ شلوک میں لکھا ہے۔ کہ سے پہلے لوگوں کو ایذا دینا شراب کا پینا دغا خلاف وضع فطری یہ جرائم ہیں جبکا مجرم ذات سے گر جاتا ہے۔

مگر اب یہ حال نہیں ان میں سے کوئی چیز ذات سے گرانے کے لیئے کافی نہیں فی الحقیقت ان مذکورہ بالا گناہوں کے سوا چور اور ڈاکو بھی سوسائٹی میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن بعض ایسی باتیں جن کو منو نے جرم بھی نہیں ٹہرایا۔ ذات کے گرانیکے لیئے کافی خیال کی جاتی ہیں۔ بدھوا بواہ غیر قوم سے کہانا پینا غیر ملکوں میں سفر کرنا اسی طرح کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو بعض ہندوؤں کے زعم میں ذات سے الگ کرتی ہیں

گوشت خوری بھی ہندو سوسائٹی میں یہی کام کرتی ہے۔ فی الحقیقت سب سے بڑا بہگت ہندو سوسائٹی میں وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو گوشت نہ کہائے اور حقارت سے وہ دیکھا جاتا ہے جو کہائے اسلیئے میں بھی صرف آخری امر کی بابت بحث کرونگا۔ یعنی یہ کہ گوشت کہانا پاپ ہے یا نہیں اور ہمارا یقین ہے۔ کہ

(۱) ہندو شاستروں میں گوشت کہانا جائز قرار دیا ہے

(۲) ہندو سوسائٹی میں اس کا استعمال مہابہارت کی لڑائی کے بعد جین دہرم کے غلبہ پر کم ہوا

(۳) سنسکرت یونانی اور یورپین اطبا کی بڑی بہاری کثرت نے اسے اعلیٰ قسم کی انسانی خوراک تبلایا ہے

(۴) اس کے پہیلانے میں قومی خوراک کی قسم اور مقدار میں ترقی ہوتی ہے۔

(۵) اس کا استعمال بڑہانے سے اسکی پیداوار بڑہیگی جس سے ہندوستان کو بڑی تجارتی منفعت ہوسکتی ہے کیونکہ وہ یورپ کی ماس منڈی میں اسٹریلیا کے ساتہہ مقابلہ کرسکتا ہے۔

(۶) اس کا [illegible] سے خوراک کا بوجہہ ہلکا کرکے سوسائٹی [illegible] بڑے حصہ کی حالت کو بہتر بناسکتا ہے۔ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم انشاء اللہ اپنے کسی آیندہ پرچہ میں ناظرین کے آگے اس سوال کے سب پہلو کہول کر دکہلا ئینگے لیکن اسوقت ہمارا مقصد صرف یہ دکہلانا ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا مقنن اس بارے میں کیا بتلاتا ہے۔

"**منو**" کے مان اور پرمان کے بابت دو رائیں نہیں ہوسکتیں ہمالہ سے رامیشورتک اور کراچی سے آسام تک جہاں ہندو آبادی ہے۔ وہاں منوسمرتی اتنی ہی تعظیم سے دیکھی جاتی ہے جتنی کسی مذہبی کتاب کو دیکھنا ممکن ہے پرانے ہندو مصنف بھی اس کو نہایت عزت سے دیکھتے ہیں۔ چہاندوگیہ برہمن میں لکھا ہے۔ وہ اپنشدوں کی اوشدی ہے۔ برہسپتی لکھتا ہے کہ منو جی کچہہ کہتا ہے۔ ویدوں کے مطابق کہتا ہے۔ خود منوسمرتی میں ادہیائے ۲ شلوک ۷ میں لکہا ہے۔ کہ جو دہرم منو نے کہا ہے وہ ویدوں کے مطابق ہے۔ وہ سب ویا جانتا تہا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہندوؤں کے مشہور مقنن ا[illegible] منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔

اگر حیوانات اور نباتات دونوں میں روح ہے اور دونوں گیان رکھتی ہیں۔ اور سکہہ دکہہ ہو سکتی ہیں تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا مرغ مارنے میں فرق نہیں دیکھہ سکتا بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ (آٹھہ ۲/۱۵)

پہر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔ **شرادھ** کے بارے میں مذکور ہے۔ کہ پتر ان کو مچہلی کے گوشت سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے تین مہینے گوسپند کے گوشت سے چار مہینے پرند کے گوشت سے پانچ مہینے اور گینڈے کے گوشت سے بارہ برس تک کے لیئے ملاحظہ ہو منوسمرتی ادہیائے ۱۰ شلوک ا سے ۴ تک اور ادہیائے ۷ ۶ شلوک ۴ انیز وششٹ سمرتی ادہیائے گیارہ شلوک ۹ سے ۴۰

پہر آگے چل کر لکہا ہے کہ اپت کال میں تو کسی قسم کی خوراک بہی ممنوع نہیں اس کے متعلق وام دیو اور وشوامتر کو بطور نظیر ٹھہرا کر ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپت کال میں کتے کا گوشت کہایا تہا۔ ملاحظہ ہو دس ۴ ۱۰ سے ۱۰۸ تک

پہر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ کوئی شخص دودھ مچہلی گوشت سبزی وغیرہ لینے سے انکار نہ کرے (چار ۲۵۰)

گوشت بیچنے والے چمڑے کا بیوپار کرنے والے سوسائٹی کا ایک ضروری جزو ہیں ملاحظہ ہو آٹھہ ۲۵۹ سے ۲۶۷

پہر آپستمبہ گرہ سوتر پرش اکہنڈ نیز وششٹ سمرتی ادہیائے ۱۱ شلوک سے لیکر ۶۳ تک میں لکہا ہے۔ کہ برہمن کالے ہرن کی کہال چہتری چتکبرے ہرن کی ویش گائے یا بکری کی اور بہیڑ کی کہال ہر کوئی پہن سکتا ہے۔ پہر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ

ساکن جاندار متحرک جانداروں کی خوراک ہیں۔ بن دانتوں والے دانتوں والوں کی بن ہاتہوں والے ہاتہوں والوں کی بزدل دلیروں کی (دیکھو ۲۹) جو شخص ہر روز زندہ جانداروں کا گوشت کہاتا ہے۔ اسے کوئی دوش نہیں کیونکہ کہانیکے لائق جاندار اور کہانیوالے دونوں ایشور نے بنائے ہیں (۳۰)

یگیہ کے تحت گوشت کہانا دیوتاؤں کا طریقہ ہے ودہی کے مطابق جو گوشت [illegible] جو اسے نہیں کہاتا۔ وہ

کتب سے بہی) آریہ ورت کی اخلاقی اور روحانی انوتاک حالت کا نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ جو کہ قبل اسلام تہی مگر مضمون کی از حد طوالت کے باعث ہم گزشتہ حوالوں پر ہی اکتفا کرکے دوسرے ممالک خصوصاً عرب کی حالت کا نقشہ پیش کرنا چاہتے ہیں اخبار پرکاش کے متعصب اڈیٹر کو یہ تو سوجہا۔ کہ ملک عرب کے خدا پرست فرقوں کے بارے میں مختلف حوالے پیش کرے یا ویدوں کے من مانے ترجمہ کرکے ان سے وحدانیت کا ثبوت پیش کرے مگر اسے اتنا سمجہہ نہ آیا۔ کہ اسلام نے کب سابقہ الہامی کتب یا صحف انبیاء کو وحدانیت سے خالی بیان کیا ہے۔ اصل مطلب جو درکار تہا۔ یہ تہا کہ آیا اسلام کے نزول تک آریہ ورت یا کسی اور ملک میں مکمل وحدانیت کی تعلیم رائج تہی۔ یا لوگ اس سے بیزار تہے۔ آریہ ورت کا نقشہ تو ہم نے مختصراً کہینچ دیا اور اس کے ایک دینی بہائی کی تحریر سے ناظرین کے سامنے رکہدیا ہے۔ آریہ ورت کے مصلح بیچارے یا تو ویدوں سے ہی منکر ہو گئے جیسے بدھ یا ویدوں کی جگہ آپ شلوکوں کو وید سمجہکر ان کی تعلیم کا پرچار کرتے رہے جیسے شنکر اچاریہ ہم دیانندیوں سے پوچہتے ہیں کہ ویدوں کی وحدانیت نے پانچہزار سال قبل اسلام کونسا کرشمہ اپنے منجانب اللہ ہونیکا دکہایا۔ کونسا سنسکرت کے عالم وفاضل بال برہمچاری درودان ہوا وید ان کے وجود سے ہی ناواقف رہے۔ اور گائے کی بجائے بکری کو گائے سمجھتے رہے ہم نے دیانندی تعلیم کے رو سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ بدھ و دوانت ویدوں کی تعلیم قربانیاں اور گہوڑے کیساتہ عورتوں کا ہم صحبت ہونا وغیرہ فضول رسومات سمجہیں شنکر اچاریہ نے اسی دوسرا پہلو اختیار کرلیا۔ اور ہر چیز کو خدا بنا بیٹھا افسوس کہ پانچہزار سال کے عرصہ میں کسی بزرگ عالم نے وید کی

وحدانیت پر پردہ نہ کہولا۔ اب اسلام کی روز روشن جیسی وحدانیت کی تعلیم کو دیکہکر اگر کوئی ویدک مصلح ویدوں سے وحدانیت کا دعوے کرے تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس کے قابل قبول نہ ہونے پر ایک زبردست دلیل اور بہی ہے کہ جبتک ایسے مدعی کو مسلمانوں کے ساتہہ مقابلہ نہیں پڑا وہ باوجود علمیت وید کے خود بہی بت پرستی اور شومت کا پیرو رہا۔ اور اپنی عمر کے ۲۱ سال ایسے ایسے فرقوں کی تائید اور ترویج میں بسر کئے۔ پہر ایسے شخص کی تعلیم وحدانیت دوسروں کیلئے حجت ہو سکتی ہے۔ جس نے اپنی عمر کا معتدبہ حصہ گہناؤنے شرک میں گزارا ہو

اسلام کا جو اعتقاد وید اور دیگر کتب کے بارے میں ہے وہ ہم آگے چل کر لکہینگے۔ اسجگہ ہم ملک عرب کے مختلف فرقوں کے عقاید کا بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین ضرورت اسلام کے وجود کو اچہی طرح سمجہہ لیں کہ آیا قرآن کا یہ دعویٰ کہ اسکا نزول ایسے وقت ہوا جبکہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ تمام دنیا دیکہہ رہی تہی اور کامل حدنیت کے مٹجانے کے باوجود دنیا اسی

اڈیٹر پرکاش نے ۸ جون سنہ ۱۹۱ء کے پرچہ میں سر سید کے حوالہ پر زمانہ جاہلیت کے چار خدا پرست فرقوں کا حوالہ دیا ہے جو کہ بقول اڈیٹر مذکور قرآن کی توحید کا آئینہ ہیں اور کہ اسلام کی پیش کردہ کل کی کل تعلیم وہاں عرب میں موجود تہی وہ مذاہب جن سے اسلام نے بقول اڈیٹر پرکاش خوشہ چینی کی یہ ہیں۔ مذہب عیسائی مذہب ابراہیمی یہودی نصاریٰ علاوہ ازیں زمانہ جاہلیت کے عربوں میں بہی خدا پرست عرب دو قسم کے موجود تہے اس معترض کے تمام حوالوں اور تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ توحید کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تہا جو آنحضرت نے ہی عرب میں پہیلایا ہے۔ اور پہلے اسکے کسی کو اسکا علم بہی نہ ہو اور بت پرستی کا استیصال اور خدا تعالیٰ کی معرفت آپ کو یہودیوں کی تعلیم سے حاصل ہوئی۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب تہے جنہوں نے بت پرستی کے خلاف

وعظ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہوا ہے کیونکہ آپ کے ظہور سے پہلے عربوں میں دو قسم کے خدا پرست فرقے موجود تہے۔

یہ وہ باتیں ہیں جن کے وجہ قبل از بعثت نبی کریم ؐ سے اڈیٹر پرکاش اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ عرب اس حد تک وحدانیت کے قائل اور بت پرستی سے متنفر تہے کہ ان کو کوئی حقیقت اسلام کی ضرورت نہ تہی گویا اسلام سے پہلے ہی وہ تمدن اور معاشرت کے اعلیٰ اصول سے واقف اور مذہبی پہلو میں بہی تہذیب کی روشنی سے مالا مال تہے اسلام نے صرف وحی اور آنحضرت ؐ کی پیغمبری کو ہی اسپر مستزاد کیا۔

اس بات کے ثابت کرنے کے لیئے کہ اسلام سے پہلے عرب میں تہذیب کی روشنی اور مکمل وحدانیت موجود تہی۔ اور ویسی ہی موجود تہی جیسے کہ اسلام کے بعد جیسا کہ معترض کا خیال ہے۔ اسکا فرض تہا کہ یہ ثابت کرتا کہ علوم دینی و دنیاوی میں عربوں کی ترقی اس درجہ تک پہنچی ہوئی تہی تمدن اور معاشرت میں بہی عجیب قوانین انکے ہاں موجود تہے ملکی حالات ان کے فلاں اعلیٰ اصول پر مبنی تہے۔ اور مذہبی پہلو میں وہ اس اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تہے۔ اگر وہ ان باتوں پر غور کرتا جنکا ہونا تہذیب کے لیئے ضروری ہے۔ اور پہر اس کے بعد ممتاز اور عرب کی تاریخ پر ایک نظر ڈالتا تو اپنی دعوے بے دلیل کی بیہودگی کا خود ہی قائل ہو جاتا اور اسے پتہ لگجاتا۔ کہ تہذیب کے معاملہ میں ہندیوں (ویدیوں) اور عربوں کی حالت اسوقت نہایت پستی میں تہی ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ ان میں کوئی بہی نیک اخلاق یا عمدہ اوصاف نہ پائے جاتے تہے کیونکہ عربوں کی مہمان نوازی آزادی کی محبت دلیری اور جوانمردی۔ قومی وفاداری فیاضی اور سخاوت وغیرہ کئی اوصاف میں وہ اپنی نظیر نہ رکہتے تہے۔ مگر تنہا ان اوصاف کے پائے جانیکا نام تہذیب نہیں کہا جا سکتا۔ اور علاوہ بریں جہاں یہ نیکیاں موجود تہیں اسکے ساتہہ ہی بدیاں بہی تہیں۔ جو انکے نیک اثر کو کالعدم کر دیتی تہیں

جن دنوں میں بندہ حضرت مسیح موعود کے حکم سے چشمہ معرفت کے لیئے گرنتھ اور جنم ساکھی سے شلوک نکال رہا تھا۔ ان دنوں میں آپ نے بندہ کو ایک نوازشنامہ میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ میری خواہش ہے کہ آپ سکھوں میں اشاعت حقہ کے لیئے گورمکھی اور اردو کی کتابیں لکھو۔ سو خداوند تعالے اپنے پیارے کی خواہش کو پورا کرنیکے لئے سامان مہیا کر رہا ہے۔ فدایان قوم کو اس نیک تحریک میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔

ضرورت ہے

دفتر تشحیذ الاذہان میں ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی جو کہ احمدی ہو دینی علوم کے علاوہ اردو لکھنے میں بھی خاصی مہارت رکھتا ہو سلسلہ کے ساتھ انس ہو۔ قادیان کی زندگی کو ترجیح دیتا ہو۔ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان

خدا بچائے

لڑائی کی نار سے مطلب کے یار سے انجام کے عیار سے اور نادہند خریدار سے اور بیماریوں کا علاج تو میسر آسکتا ہے مگر نادہند خریدار کی مرض قریباً قریباً لاعلاج ہے۔ کیونکہ جب نادہند خریدار کا وی۔ پی واپس ہو کر آتا ہے اور اس سے استفسار کیا جاتا ہے کہ یا تو حساب صاف کرو ورنہ اخبار بند تو اسکی طرف سے ایک حیرت جواب ملتا ہے۔ کہ میں یہاں نہ تھا اخبار واپس ہو گیا اب دو تین ماہ کے بعد وی پی بھیجدینا وصول کر لونگا مجھ کو آپکے اخبار سے سخت محبت ہے۔ دو تین آدمیوں کو اور بھی ترغیب دلائی ہے۔ امید کہ وہ بھی عنقریب خریداری کی درخواست بھیجینگے یہ پڑھکر اخبار نویس انکے جھانسے میں آجاتا ہے کہ بھلا مانس جھوٹ تو بول ہی نہیں رہا آخر یہ بھی اخبار کا خریدار ہے چلو تین ماہ کے بعد وصول ہو جائیگا غم ہی کا ہیکا۔ مگر جب تین ماہ کے بعد پھر وی۔ پی کیا جاتا ہے تو پھر انکاری لفظ سرخی سے لکھکر واپس کیا جاتا ہے

جب پھر پوچھو۔ پھر وہی رجسٹرڈ جواب موجود۔ کہ میں یہاں نہ تھا۔ واپس ہو گیا۔ غرضیکہ یہ حضرات اس طرح بلائے بے درمان کی طرح اخبار نویسوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں کہ جبتک کسی اخبار کا دیوالہ نہیں نکالدیتے انہیں چین نہیں آتا خدا ان زبردستوں کے دلوں میں رحم ڈالے اور وہ انسانی شرافت کے اصلی جوہر کو محسوس کریں۔

مفت خوروں کا نام موٹے حروف میں

اسی طرح کے چند مفت خورے نور سے بھی نظر لڑا رہے ہیں۔ مگر نور ان موٹے موٹے اور تازے تازے بھٹلے ایماندار وں کے نام ایکدفعہ اور وی۔ پی بھیجکر بصورت انکاری جسقدر وہ موٹے ہیں اسی قدر موٹی قلم سے انکے نام مفت خوروں کی فہرست میں لکھکر شایع کریگا تاکہ دوسرے اخبار نویس سبق حاصل کریں تنگ آمد بجنگ آمد آخر نور بھی اپنی جلالی کرنیں دکھلا کر انکی نظروں کو چکاچوند کرنیکو تیار ہوگا۔

اسلام کیوں کمزور ہے

اسلام ہمیشہ سادہ آدمیوں کی سادہ زندگیوں سے پھیلا اگر ہم اسلام کی ابتدائی حالت کو دیکھیں جبکہ لوگ گروہ در گروہ اسلام کی پوتر تعلیم کی طرف امڈے چلے آتے تھے اسوقت اسلامی پرچارکوں (واعظوں) کی زندگیاں نہایت سادہ تھیں وہ جلتی اور تپتی ہوئی ریت میں پیدل چلتے تھے۔ اگر کسی پھٹے ہوئے کپڑے کو پیوند لگانیکی ضرورت پیش آتی۔ تو چمڑے کا ٹکڑا لیکر ببول کے کانٹوں سے لگا دیتے انکی دلکش اور روحانی زندگیاں ایسی قدسیت اور پاکیزگی کو لیئے ہوئے تھیں کہ انکا دیکھنا نمونہ ہی سو وعظوں کا ایک وعظ تھا۔ مگر آجکل ہم نے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا۔ واعظ سیکنڈ کلاس انٹر کلاس میں سفر کریں اور پہننے کے لیئے زیبائش سے قورما پلاؤ اور مرغن غذائیں پکوائیں اور جتنے روز وعظ کے لیئے ٹھہریں اتنے روز کی اپنی مقررہ روپیہ فیس پائی پائی بیباکی سے وصول کریں۔ بھلا جو اس قدر حرص و ہوا کے غلام بن گئے ہوں۔ انکے وعظ کیوں نہ موثر ہوں کیوں نہ انکے کلمات طیبات لوگوں کے جنم جنم کے پاپ دھو سکیں۔

ہائے دنیا کا مذاق بھی کچھ ایسا بے طرح بگڑ گیا ہے کہ اگر کوئی انگریزی خاں کوٹ پتلون ڈاسنٹے کالر لگائے نکٹائی جمائے رپ رپ کرتا ہوا پلیٹ فارم پر آکر دو ایک ورڈسورتھ یا شیکسپئیر یا ہکسلے کے مقولے پڑھتا ہے تو جھپ جھپ ہرے سے تالیوں کی آواز سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر کوئی شرعی مولوی اپنی سادہ وضع سے ممبر پر آکر قرآن شریف کی تلاوت کرے تو لوگوں کے چہروں پر اداسی چھا جاتی ہے اے خدایا تو ہماری حالت پر رحم فرما اور ہم لوگوں کے بگڑے ہوئے مذاقوں کی اصلاح فرما تو ہی ہے جو ایسی حالت میں ہمارا بازو پکڑے۔

اس تنگدلی کی بھی کوئی حد ہے!

"نور" اپنی سنہری کرنوں سے اپنے شیدائیوں کو برابر منور کر رہا ہے۔ مگر نور کے شیدائی نور کی کرنوں کو اوروں تک پہنچانیمیں سخت بخیلی سے کام لے رہے ہیں۔ خدا کے لیئے اس تنگدلی کو چھوڑ دو۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم نور کا ہر ایک خریدار اپنے ایک اور بھائی کو نور کی کرنوں سے منور کر دے پھر دیکھو کہ خدا کے فضل سے نور کس طرح سورج کا ہمسر ہو کر چمکتا ہے۔

کچھ صبر کرو

اس ہفتہ میں متعدد خطوط دفتر میں موصول ہوئے کہ کیا وجہ سال ختم ہو گیا اور نور ہفتہ وار نہیں کیا جاتا۔ پندرہ روز کی انتظاری ہمیں سخت شاق گزرتی ہے خدا کے لیئے بہت جلد ہفتہ وار کرو۔

[illegible] خطوط کے پڑھنے سے [illegible] خوشی ہوئی

ہر کر نور کے ناظرین نور سے کس قدر ہیں۔ مگر جب تک اس کی اشاعت کم ازکم ... نہیں ہولیتی ہیں اس کے ہفتہ وار کرنے ... قابل ہے۔ اگر نور کے ناظرین کم ازکم ایک ایک اور خریدار پیدا کرین تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اندر ہی ہفتہ وار کرنیکو تیار ہیں دیکھیں اس عالیہ ہم کی کسوٹی پر کون کون پورا اترتا ہے۔

ہم باز آئے

اب کی دفعہ جن جن مہربانوں نے از راہ حوصلہ افزائی وی۔ پی واپس فرمادئے ہیں۔ یکم نومبر کو انشاء اللہ تعالیٰ پیران کی خدمت میں وی پی بھیجے جائیں گے۔ اگر ان دوستوں نے ازراہ نوازش وی پی وصول فرما لیئے تو بہتر ورنہ تنگ آمد بجنگ آمد ہمیں ایک معاملہ ہتوڑے سے خریدار ان ہزار انشاء اللہ خریداروں سے ہزار درجہ اچھے ہیں جو ہر وقت قومی قربان گاہ کی دہلیز پر اپنی گنہگاری سے قومی آرگنوں کا سر اڑانے کے لیئے بروقت مستعد رہتے ہیں۔

ذیل اطلاع

گذارش ہے کہ جن زبردستوں نے اب کی دفعہ نور کا وی۔ پی واپس کر دیا ہے یکم نومبر کو نور پیر وی۔ پی کی صورت میں جلوہ گر ہوگا۔ اگر کسی مہربان کو وی۔ پی وصول کرنے میں کوئی عذر مانع ہو تو وہ خدا کے لیئے ایک ہفتہ پہلے پہلے مطلع فرمادیں ورنہ اپنے سکوت سے اس قومی خادم کو خواہ مخواہ زیر بار نہ فرمادیں کیونکہ ہنوز اسکا الڑ پن ہے۔ ع

اسے شوخیاں آ چلی آتے آتے

ایک سنسنی خیز واقعہ

اس اسف انگیز اور سنسنی خیز واقعہ نے ہندو اور مسلم پریس کو سخت حیرت میں ڈال دیا ہے اور ہندو پریس نہایت افسوس سے اپنے کالموں میں اسکا ذکر کر رہے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کو مسٹر فلپس ڈسٹرکٹ افسر کی عدالت میں ایک خاکروب کی شہادت محض اس اختلاف پر ہتھکڑی لگائی گئی کہ ڈاکٹر کی شہادت مہتر کی شہادت سے کچھ اختلاف رکھتی تھی ڈاکٹر کا بیان ہے کہ تلی کے وزن کرنیکے لیئے پانچ منٹ میں اسے ہاتھ سے رکھو اور مہتر کا بیان تھا کہ پینے اپنے ہاتھ سے رکھے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسے معاملہ میں ڈاکٹر اور مہتر کا اختلاف اسقدر سنگین تھا کہ مسٹر فلپس کو خاکروب کے ساتھ ایک گزیٹڈ افسر کو اکٹھا جکڑ دینے کی مجبوری پیش آئی جو ایک سخت افسوس ناک امر ہے ایک تو لارڈ مارلے اور وائسرائے اپنے عہدہ داروں کو رعایا سے عمدہ سلوک کی ہدایت فرما کر انگلش راجیہ کی ہردلعزیز حکومت کی جڑوں کو پتال تک پہنچا رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف بعض ناتجربہ کار احکام اپنی نازک مزاجی اور نامناسب سختی سے امن پسند غریب رعایا کو دکھا کر ان میں نفرت کا بیج بوتے ہیں بہرکیف یہ معاملہ احکام بالا کی فوری توجہ کا مستحق ہے اور ہمیں بے لوث احکام کی مسلمہ انصاف پسندی سے قوی امید ہے کہ وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرکے کامل انصاف کا ثبوت دیں گے۔

ریویو

پنجاب ریویو اس نام کا رسالہ حال ہی میں کرم آباد ضلع گوجرانوالہ سے زیر ایڈیٹری مولوی ظفر علی خان بی۔ اے شایع ہونا شروع ہوا ہے اسکا پہلا نمبر ہمارے پاس بھی بغرض ریویو پہنچا ہے۔ مضامین اعلیٰ اور عبارت سلیس ہے۔ اور اگر یہ رسالہ اسی طرز پر قائم رہا تو ہمیں امید واثق ہے۔ کہ کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ لٹریچر "زمانہ" اور مخزن سے پیچھے نہیں رہیگا۔ مگر اس کے لیئے استقلال کی ضرورت ہے۔ اور ہماری دعا ہے۔ کہ جس شان بان کیساتھ ایڈیٹر صاحب نے یہ رسالہ نکالنا شروع کیا ہے خدا انہیں استقلال اور ہمت بھی عطا فرمائے۔ مگر ہم ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ نامہ نگاروں کے مذہبی مضامین کو ایک نکتہ چین نگاہ سے دیکھکر درج فرمایا کریں۔ کیونکہ بعض اوقات نامہ نگار اپنی بلند پروازیوں میں دائرہ اعتدال سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ قیمت خاص ۶؎ عام ۴؎ ہے۔ مقام اشاعت کرم آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

اسرار شریعت

میں نے اس کتاب کو سرسری نظر سے پڑھا ہے۔ میرے نزدیک مخالفان اسلام کے اعتراضات کے لیئے جو دینی مسائل پیدا کرتے ہیں۔ اس میں کافی شافی جواب دئیے گئے گو اسلام کی خوبیوں کا بیان کرنا ایک فرد بشر کا کام نہیں۔ تاہم مصنف نے اپنی طاقت سے بڑھکر مختلف کتابوں کے مطالعہ سے اپنا جوہر دکھلایا ہے مباحثہ کرنیوالوں کے لیئے اسکا رکھنا لازمی ہے۔ قیمت ۸؎ ملنے کا پتہ

ویدوں کے ظہور میں فتور

یہ چھوٹا سا پمفلٹ منشی ظہیر الدین صاحب نے لکھا ہے۔ اس میں آریوں کے خاص خاص عقاید پر نہایت فیاضی سے برقی روشنی ڈالی گئی ہے ویدوں کے تیاگنے والوں اور راستی کے گرہن کرنے والوں کے لیئے اسکا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۱؎ ملنے کا پتہ مولوی محمد الدین صاحب حکیم گوجرانوالہ دروازہ سیالکوٹ

اطلاع

جو احمدی بھائی امرتسر میں دیوالی کے موقعہ پر منڈی میں مویشیوں کی خرید فروخت کرنا چاہیں شیخ نور احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ہماری معرفت خرید یں انشاء اللہ انہیں نسبتاً فائدہ رہیگا۔

پتہ طرف ہاتھی دروازہ متصل چبوترہ سادھواں گھوڑ منڈی نور احمد دلال

اطلاع

خط وکتابت کیوقت نمبر رجسٹر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل معاف

کہ وہ نور کی توسیع اشاعت میں غیر معمولی توجہ سے کام لیں اور ہر ایک پڑھے لکھے مسلمان کے ہاتھ میں اس نور کو پہنچائیں نہ صرف مسلمانوں تک ہی بلکہ اپنے پیارے بچھڑے ہوئے سکھ بھائیوں کو بھی نور کی کرنوں سے منور کریں جیسا کہ مخدومی حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور نے دس سکھوں کے نام نور جاری کروا کر نور سے عملی پریم کا ثبوت دیا ہے۔ اس موقعہ پر ہم زیادہ زور دینا مناسب نہیں سمجھتے۔ آپ خود ہی خیال فرما دیں کہ سکھوں میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کی اشاعت کی کسقدر ضرورت ہے۔

میرے دوستو! آپ خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے خوش نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لیئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاک اللہ کہہ اٹھیں۔

آرین اخباروں کا کپ

اگر کوئی مسلمان اخبار نویس غلطی سے کبھی نیوگ کا نام لے بیٹھتا ہے۔ تو آرین اخبار بلائے بے درمان کی طرح اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ مسلمان فحش نویس ہیں ایسے ویسے ہیں اسوقت انہیں اپنی ڈکشنری سے جو گندے سے گندہ لفظ مل سکتا ہے۔ وہ مسلمان اخبار نویسوں پر چسپاں کرنے سے نہیں جھجکتے اس روز روز کا جھگڑہ چکانے کے لیئے ہم آرین ہمعصروں کی خدمت میں ایک گذارش کرتے ہیں کہ وہ ایک عام میٹنگ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ نیوگ کا مسئلہ ہمارا مذہبی مسئلہ ہرگز ہرگز نہیں۔ اور نہ ہی ویدوں میں اسکا کوئی ذکر ہے۔ اسلیئے کوئی غیر آریہ مسلمان یا عیسائی وغیرہ خواہ مخواہ اس مسئلہ کو آریہ سماج کی طرف منسوب نہ کرے پھر کسی غیر آریہ کی کیا مجال ہو سکتی ہے کہ وہ نیوگ کا نام لیوے اور اگر آریہ سماج بروئے اجلاس اس مسئلہ سے کنارہ کشی کرنیکے لیئے تیار نہیں تو پھر آپ پر واجب ہے کہ نکتہ چین گروہ پر نیوگ کے فضائل اور برکات بیان کر کے انکا منہ بند کرو۔ صرف یہ کہار کا انصاف ہے کہ آپ مسلمان اخبار نویسوں کے منہ سے نیوگ کا نام سنکر آپے سے باہر آ جاؤ۔ اور انپر تبرے بھیجنے شروع کر دو۔

اور اگر تمہارے نکتہ خیال میں کوئی آدمی محض نیوگ کے نام لینے یا اس کی تشریح کرنیمیں فحش نویس اور گندہ دہن ہو سکتا ہے تو پھر وہ لوگ جو اس مسئلہ کے مرتکب ہوتے اور روح رواں ہیں جو کہ عملی طور پر اسکا پرچار کرتے ہیں اس کے لیئے کونسا لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔ امید کہ پرکاش یا ہندوستان اس مسئلہ کو حل کریگا

پانچ روپیہ کا انعام

یہہ بات طے شدہ ہے کہ جو مسلمان بچے آج سکول کی بنچوں پر بیٹھکر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کل کو وہی قومی رکن بنینگے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر رواجی مدرسوں کے تعلیمیافتہ طلبا یہاں مذہبی عقائد سے بالکل کورے رہتے ہیں وہاں قوم کے لیئے بھی وبال جان ہوتے ہیں اس لیئے اگر یہ مذہبی روح ان طلباء کی سکول لائف کے زمانہ سے ہی ان میں پھونکی جائے۔ تو اس سے نہایت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جتنا پودا جس طرف کو جھکایا جاتا ہے۔ ہمیشہ اسی طرف کا ہو رہتا ہے۔ اسلیئے سادہ سنگت کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً طلباء کے انعامی مضامین کے لیئے اشتہارات دیئے جاتے رہینگے فی الحال اسوقت پانچ روپیہ کا انعام اس طالب علم کو دیا جائیگا۔ جو اسلام اور سکھ ازم پر سب سے اعلیٰ مضمون لکھیگا۔ مضمون خواہ اردو میں ہو یا انگریزی میں مگر خوشخط اور سلیس عبارت میں

ہوں اور ۱۲ نومبر تک دفتر نور میں پہنچ جانے چاہئیں۔

مسلمانو بھائیو اٹھو!

اور ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ آریہ سماج اور عیسائی مذہب کے مرد تو ایک طرف رہے عورتیں کس طرح کس طرح مذہبی میدان میں دوڑ رہی ہیں اور اس دوڑ دھوپ میں وہ اپنے تن من اور دھن کو کس طرح قربان کر رہی ہیں۔ شریمتی سردارنی سدا کور جی پچیس برس سے آریہ سماج کی اشاعت میں سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔ آپ بڑی دولتمند ہیں علاقہ بہرائچ میں آپکے ۱۴ گاؤں ہیں۔ اور ان کے تمام رشتہ دار تت خالصہ ہیں انکے رشتہ داروں نے سردارنی کو از حد تکلیف دی مگر نہایت دلیری سے ان مصائب کو برداشت کرتی رہیں۔ انکے خاوند نے آپکو کہا کہ تم یا تو اپنے خیالات سے باز آؤ یا میرے گھر سے نکل جاؤ۔ سردارنی نے گھر سے نکلنا قبول کیا۔ گھر کو خیرباد کہکر سہارنپور گوجرانوالہ [illegible] اور موکل وغیرہ میں آپنے آریہ پتری پاٹھشالائیں قائم کیں۔ . . . .

جن میں ہزاروں روپے آپکے خرچ ہوئے۔ موکل میں یہاں خواب میں بھی کوئی آریہ نظر نہ آتا تھا۔ مگر ایک عورت کی ہمت سے وہاں آج بھی آریہ بن گئے۔ پھر اس بہادر عورت نے اپنی ہمت کو یہانتک ہی محدود نہیں کیا۔ بلکہ ممالک متوسط آگرہ ناسک حیدر آباد دکن ملتان وغیرہ میں متعدد دورے کئے پھر کیا تم کو معلوم نہیں کہ رامابائی نے عیسائی ہو کر کسقدر کام کیا ہے ایک برہمن عورت تھی عیسائی ہو گئی۔ [illegible] تو [illegible] سے پہلی ہے۔ ایسی عورتیں جو کسی مذہب میں ہوں قابل تعظیم ہیں اسوقت میں مسلمان ہو تا تو نون سے تو کو [illegible] نہیں چاہتا۔ کیونکہ ان سچائیوں کو تو کب سے پہنچنے سے

ہی فرصت نہیں ملتی۔ البتہ مردوں کو ضرور کہونگا۔ اور پھر مردوں سے بھی ان مردوں کو جنہوں نے اشاعت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہؤا ہے وہ ذرا اپنے کام کا مقابلہ ان عورتوں کے کام سے کریں پھر انکو معلوم ہوجائیگا کہ اس میدان میں ہم ہمسایہ قوموں سے کسقدر پیچھے ہیں بھائیو! اٹھو سستی کو چھوڑو کیا تم عورتوں سے بھی گئے گذرے ہو؟

آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کس طرف جارہا ہے!

پرکاش لکھتا ہے کہ پنڈت بھوجدت ایڈیٹر مسافر آگرہ کی جو تازہ چٹھی موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرکاش کے ساتھ ملک بھر کے آریہ پرش حوصلہ افزائی اور مالی امداد سے سچی ہمدردی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جس سے امید ہے کہ مسافر اسی ماہ کے اندر اندر نہایت آب وتاب سے شائع ہوگا۔ جدید ڈیکلریشن دیدیا گیا ہے۔ آگے چل کر پرکاش لکھتا ہے۔ کہ اس خبر سے جہاں آریہ بھائیوں کو خوشی ہوگی وہاں اسلامی ہمعصروں کے گھر میں ماتم چھاجائیگا پرکاش کے جن الفاظ کو ہمنے جلی کردیا ہے۔ وہ اس پر کماحقہ روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ آجکل آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کسطرف کو جارہا ہے۔ بجائے اسکے کہ پرکاش اس نا عاقبت اندیش جو شیلے بھائی کو یہ سکھ مت دیتا کہ آئندہ کے لیے عاقبت اندیشی سے کام لیتا بلکہ الٹا اسکی پیٹہ ٹھونکتا ہے۔ ہم مسافر کو پہلے ہی سے اکسا رہا ہے اگر تم نے مسلمانوں کے متعلق نہ بھی لکھنا ہو تو بھی لکھو آہ! جس ملک میں ایسے اخبار نویس ہوں اگر اس ملک کی حالت نیم مردہ نہو تو اور کیا ہو۔

ہمعصر جیون تت کی غلط فہمی

ہمعصر جیون تت تو اس بات کا خود ہی معترف ہے۔ کہ سکھوں کے متعلق ہماری تحریریں صلح جوئی اور محبت کو لیئے ہوئے ہیں ہاں اگر کچھ کہا جا سکتا ہے۔ تو ان تحریرات کے متعلق جو گلے کے طور کی کرنیں آریہ سماج کے کیمپ میں پڑتی ہیں مگر کیا شریمان پنڈت دیوورتن جی آریہ سماج کی خطرناک سپرٹ سے ناآشنا ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ پہل کس طرف سے ہے اگر ڈیفنس کرنا بھی پاپ ہے۔ تو بیشک اس ارتکاب کو تو ہم مرتکب ہیں۔ ورنہ شریمان پنڈت دیوورتن جی ہماری کوئی تحریر آریہ سماج کے متعلق ایسی دکھا دیں جس میں ہمنے پہل کی ہو۔ اسلام تو صلح جوئی اور امن عامہ کی تعلیم دیتا ہے۔ امن عامہ اور شانتی کا سہرہ اسلام کے ہی سر پر ہے۔ جو اپنے پیراؤں کو پیشقدمی کی قطعی ممانعت کرتا ہے اور پھر ڈیفنس میں بھی "لا تعتدوا" کی شرط لگاتا ہے۔ اگر شریمان پنڈت دیورتن جی ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرینگے تو وہ نہایت عمدگی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ درحقیقت زیادتی کس فریق کی ہے۔

پیچ کی بجے

پھر آگے چل کر شریمان پنڈت دیورتن جی بادا نانک رح سے اسلامی رنگت اتارنے کے لیئے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ بادا نانک رح کی بانیوں یا ان کے کہے ایسے بچنوں میں جو شلوک وغیرہ اسلامی رنگ میں رنگین پائے جاتے ہیں ان کے دو وجوہات ہوسکتے ہیں۔ اول جیسا کہ لالہ ملکراج بھلہ نے بھی اپنے تحقیقات کے دوران میں ظاہر کیا ہے۔ گورو صاحب کی مختلف یا متضاد عقاید کی بانیاں انکی زندگی کے مختلف حصوں کی رچی ہوئی ہیں۔ اور جوں جوں انکے خیالات میں تبدیلی آتی گئی توں توں وہ انکا صدق دل کے ساتھ اپنی سرل بھاشا میں اظہار فرمانے لگے۔ اور دوم ایکصورت اور شاید اغلب صورت یہ ہو سکتی ہے کہ شری نانک دیوجی بیراگ بھگتی اور ہندو مسلمان فقرا کے ساتھ یکساں کٹ وہ دلی کیک تہ اپنے قطعی میل ملاپ رکھنے کیوجہ سے ہو۔"

ہمارے ہمعصر کی دوسری دلیل توسقدر بودی ہے کہ وہ انسان جس کے دل میں ذرا بھی سچائی کا انگ ہو وہ ہرگز ہرگز کسی خاص وقت میں کسی خاص سوسائٹی کے زیر اثر آکر اپنے ست دہرم کو جس پر اسے پورا یقین ہو۔ چھوڑنے کے لیئے تیار نہیں ہوسکتا۔ یہ تو ان رکابی مذہبوں کا کام ہوتا ہے جو پیٹ پوجا کے لیئے گنگا گئے تو گنگا رام جمنا گئے تو جمنی داس اگر ہندؤں کے مجلس میں گئے تو لمبا تلک لگاکر سیتا رام جے سیتارام کہتے پھرے اور اگر مسلمانوں میں گئے تو تسبیح ہاتھ میں لے کر الله هو الله هو کا نعرہ بلند کرنے لگے۔ اور پھر بادا نانک رح پر یہ گمان کرنا ایک اعلیٰ درجہ کی طاقت کا خون کرنا ہے۔

ہاں یہی بات بے شک واقعات صحیحہ سے ٹکر کہاتی ہے۔ چونکہ بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے حج کعبہ شریف پچھلی عمر میں کیا افغانستان علاقہ خوست میں بادا نانک رحمۃ اللہ نے مسلمانوں کے ہاں اپنی شادی پچھلی عمر میں کی اور اگر بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شلوک کہا۔

دیٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول
نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سبھ بھول

تو پچھلی عمر میں اگر ملتان پاک پٹن اجمیر اور سرہند وغیرہ میں اسلام کے مشہور اولیا اور صلحاء کے مقابر پر بغرض استفادہ روحانی چلے گئے۔ تو پچھلی عمر میں آخر وہی جو انجام اچھا۔ ان باتوں کی موجودگی میں کون ہے جو بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام سے انکار کرے ہاں ایک بات ہوسکتی ہے کہ زمانہ پلٹ جائے تمام واقعات صحیحہ ملیا میٹ ہو جائیں گرنتھ اور جنم ساکھی سے یہ شلوک نکالے جائیں۔ تو شاید کچھ بات بن سکے

یہہ مبارک کام ہے

پیچھے کسی جگہ جو میں گرنتھ صاحب کی شرح کی نسبت ایک نوٹ لکھہ آیا ہوں اس کی نسبت حضرت اقدس کی خدمت میں بھی عرض کیا گیا آپ نے بہت پسند فرمایا۔ اور کہا کہ یہ مبارک کام ہے۔ خدا برکت ڈالے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR - QADIAN

قیمت پیشگی عہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہ مرزا غلام احمد | Reg. No. L CCLXXXV | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرا

جلد ۹ | ضمیمہ درس قرآن مجید | مورخہ ۹ - شوال ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱ ؁ء مطابق ۲۸ اسوج سمت ۱۹۶۷ | نمبر ۴۸ و ۴۹

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

ہمارے امام علیہ السلام کی عید

سوال - جناب میرزا صاحب عید کے روز نماز کیونکر پڑھتے تھے - بعد نماز گلے ملنے کی رسم ان کے ہان تھی یا نہین؟ اظہار مسرت کے لئے اور کیا طریقے استعمال فرماتے تھے - احباب و اقارب سے اس دن کیونکر ملتے تھے - سیر و تفریح مین اس روز کوئی جداگانہ خصوصیت ہوتی تھی؟ عید کے دن کچھ خاص اعمال یا اشغال بھی کرتے تھے؟ خود آپ کا کیا معمول ہے -

جواب - جناب کا استفسار پڑھ کر دیر تک مین متعجب رہا - اور دنیوی عجائبات کا مطالعہ کرتے کرتے قریب تھا کہ میری حالت وجد مین آجاوے - بلکہ ایک قسم کا وجد رہا - اس وقت مجھے افاقہ ہے -

مولانا فقہائے کرام نے جس قدر قیاس اور استحسان سے مسائل اور حوادثات پر باریک بینون سے کام لیا ہے - اسکو اگر ایک کتاب مین لکھا جاوے اور صوفیائے کرام کی تحقیقات اور مکاشفات اور حالات وجد کو ساتھ ملادین - اور ایک پلڑے مین رکھین - اور ڈیڑھ سو آیت قرآن جو اصل اور سرمایہ احکام فقیہہ ہے - اور ڈیڑھ سو صحیح حدیث جو کہ مدار احکام فقیہہ علاوہ قرآن کریم کے ہے کو ایک طرف رکھا جاوے تو ان لوگون کے انصاف پر جو مرزا صاحب کے دعاوی کی نسبت فتاویٰ تیار کر رہے ہین کیا وجد آسکتا ہے کہ نہین -

مرزا صاحب کے متعلق مین [illegible] کو ہم مین نے ان کی زبان سے علی [illegible]

بزہد و ورع کوش و صد [illegible]

ولاکن میفزائے بر [illegible]

اس شعر کے بعد جناب کا جواب کافی سے زیادہ ہو سکتا ہے مگر پاس خاطر سے عرض ہے - عید کے دن مرزا صاحب غسل فرماتے اور تجدید لباس کرتے اور خوشبو لگا کر مع احباب کے عیدگاہ [illegible] تے تھے اور گاہے اس [illegible] لوگ [illegible] پڑھتے مین وہان بھی عید پڑھ لیتے تھے -

عید کا خطبہ ہمیشہ یہ خاکسار پڑھ دیتا تھا یا مولوی عبد الکریم والیس [illegible] دوسرے رستے سے گھر مین تشریف لاتے تھے - صدقۃ الفطر پہلے جمع کیا جاتا تھا اور قربانی کی عید مین نماز کے بعد معاً قربانی کرتے تھے -

مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ آپ کسی کے گلے لگے ہون یا کسی کو لگا لیا ہو - عیدگاہ مین ہی سنتے آئے ہوئے دوست مصافحہ کر لیتے تھے - سیر و تفریح کے لئے کہین نہین جاتے تھے کوئی خصوصیت نہ تھی - اقارب سے بھی کوئی خصوصیت کی ملاقات اسدن نہین کرتے تھے - راستہ مین لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ پڑھنے کی عادت تھی - مگر آہستہ پڑھتے اور بعض لوگ ابتداً آواز سے پڑھتے تو روکتے نہ تھے - والعبد من متبعیہ - مکرر عرض ہے - کہ معانقہ عام طور پر قطعاً [illegible] ست مین [illegible] سلام - نور الدین

سوال آیا تار خبر پر عید ہو سکتی ہے یا نہین - جواب از امیر المؤمنین تار خبر معتبر ہے (عید کرلی جاوے)

نیم ملان - ایک شخص نے ایک ملان سے کہا میرا بھائی قریب المرگ ہے روزہ افطار کرے کہا جائز نہین استنے مین وہ مر گیا جنازہ کے لئے عرض کیا گیا تو ملان بولا حرام موت مرا ہے اس مرنے والے کے بھائی نے اسے بھی قتل کر دیا - یہ واقعہ تحصیل چنیوٹ کا ہے (سراج)

حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

حال مین پنجاب پلیگ کمیٹی کی جانب سے رپورٹ شائع ہوگئی ہے جسمین مرقوم ہے کہ آجتک [illegible] سات لاکھ روپیہ صرف ہو چکا لیکن سب حیلہ ثابت ہوا طاعون کی دوا نہین ہی پلیگ کا مریض ڈاکٹر کے گھر نہین جاتا دوا و دیگر طریقے سے جراثیم کا تلف کرنا محال ہے چوہون کا مارنا بھی بے فائدہ ہے -

یہ ہمارے مسلمان ایڈیٹر ہین

"نور جہان کے مقبرہ اور تاج کے اوپر علاوہ گل و گلزار کے روشنی کا وہ عالم ہے - کہ فرشتوں کی آنکھین دیکھتے دیکھتے ششدر اور چکا چوند ہو رہی ہین" سراج الاخبار اس پر ندامت کا اظہار کرے -

خلاف سنت کارروائی

مولوی محمد فیروز الدین صاحب نے (جہلم مین) پہلے بہت دیر تک وعظ فرمایا - پھر [illegible]

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا -)

حل چیستان کا معاملہ

مجلس اتحاد المسلمین کے ممبر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی خدمت مین بذریعہ تحریر ہذا گذارش ہے ۔ ایک عرصہ ہوا ۔ کہ آپ نے ایک مضمون بعنوان چیستان میرزا شائع کیا تھا ۔ اور جس کے حل ہو جانے پر ایک معقول رقم انعامی دینے کا وعدہ تھا آپ کے اعلان کے مطابق راقم سطور کی طرف سے اوسکا حل اونہی ایام مین جناب کی خدمت مین پیش کر دیا گیا تھا ۔ نہ معلوم کن عذرات کی بناء پر آپ نے وہ رقم نہین بھیجی ۔ اور اس وقت تک ادائیگی روپیہ کا معاملہ ملتوی چلا آتا ہے ان دنون آپ کے اخبار مین ایک مجلس اتحاد المسلمین کا اعلان پڑھ کر جس کے آپ بھی ممبر ہین ۔ اور جس کے اغراض مین یہ بات شامل ہے ۔ کہ اندرونی تنازعات کا تصفیہ اوس کے ذریعہ سے ہو ۔ مجھے خیال آیا کہ یہ معاملہ ادائیگی روپیہ کا جو میرے اور آپ کے درمیان متنازع ہے ۔ کیون نہ اس مجلس اتحاد مین پیش کیا جاوے ۔ کیا آپ اس بات پر میرے ساتھ اتفاق کرتے ہین ۔ کہ یہ معاملہ اس مجلس مین پیش ہو ۔ اور میرا اور آپ کا ایک پرانا تنازع تصفیہ پا جاوے ۔ فضل الدین (نونی) تزئین قادیان

مدینۃ المسیح

(۱) ماہ رمضان المبارک بخیر و عافیت گذر گیا ۔ ان ایام مین تدارس قرآن کی سنت کو بہ تحریک حضرت امیر نہایت محبت و شوق سے ادا کیا گیا ۔ خود جناب امیر باوجود ضعف و بیماری کے ایکسپارہ کا روز درس دیتے رہے مین انشاء اللہ مع نوشتہ پارہ ۲۹ و ۳۰ کے نوٹ اگلے ہفتے [illegible] مسجد مبارک مین حافظ تصور حسین صاحب نے پہلی رات قرآن سنایا ۔ جو اکیسوین کو ختم ہو گیا ۔ اس کے بعد لوگ اپنے اپنے طور پر تہجد پڑھتے رہے اور مسجد اقصیٰ مین حافظ محمد ابراہیم صاحب اول رات بیس رکعت مین قرآن سناتے رہے ۔ جو ستائیسوین کو ختم ہوا ۔ سید عبد الستار شاہ صاحب کے دو لڑکے حافظ قرآن ہین ۔ انہون نے بھی چند راتین قرآن شریف سنایا ۔ بلکہ مسجد نور مین بھی ایک لڑکا قرآن سناتا رہا ۔

(۲) مسجد مبارک مین صاحبزادہ میرزا محمود اور چودہری غلام احمد صاحب کریام [illegible] نصیب صاحب محرر دفتر سکرٹری اور میان محمد حسن صاحب دفتری میگزین مع عبد الرحمان صاحب نومسلم لاہوری اور مسٹر محمد فقیر اللہ صاحب بی ۔ اے اور مسجد اقصیٰ مین سید ولی اللہ شاہ صاحب اور خان محمد رفیع خان صاحب طالب علم ویٹرنری اور شیخ عبد الرب صاحب نومسلم معتکف رہے ۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانون کو منعم علیہم گروہ کے برکات سے متمتع کرے ۔ مین نے یہ نام صرف یہ دکھانے کے لئے لکھے ہین ۔ کہ اس زمانہ کے عظیم الشان مجدد کی تعلیم اور قوت قدسیہ نے کہان تک آجکل کے پڑھے ہوؤن پر بھی مذہبی رنگ چڑھا دیا ہے ۔

(۳) مرزا خدا بخش صاحب کے گھر مین لڑکا پیدا ہوا اس کا نام عبد الرحمان رکھا گیا ہے ۔ اللہ مبارک کرے ۔

(۴) شیخ غلام احمد صاحب حسب الحکم ۔ منٹگمری ۔ شاہ پور ۔ لائل پور ۔ کی طرف وعظ کرنے تشریف لاتے ہین ۔ احباب ان کے مقصد مین معاون ہون ۔ اور ان کے لئے تبلیغ کے مواقع مہیا کرنے مین ساعی ہون ۔

(۵) باہر بورڈنگ کے کمرون پر چھت پڑ گئی ہے ۔ فرش بچھنا باقی ہے ۔ پھر انشاء اللہ بورڈنگ باہر منتقل ہو سکیگا ۔

(۶) مفتی محمد صادق صاحب مکرم ۔ مولوی محمد سرور صاحب اور ماسٹر صدر الدین صاحب خواجہ کمال الدین صاحب کی معیت مین شریک ہونے کے لئے گئے ہین ۔ اللہ انہین فائز المرام واپس لائے ۔

(۷) صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہین ۔

(۸) ۵ ستمبر سے عصر کا درس قرآن بند تھا ۔ ۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء سے پھر شروع ہو گیا ہے ۔

(۹) میر ناصر نواب صاحب بانی انجمن ضعفاء ماہ رمضان سے پہلے دورہ پر نکلے تھے ۔ تاحال آپ دورہ پر ہین آجکل کٹک کی طرف ہین ۔ اللہ تعالیٰ ان کے مساعی جمیلہ کو مشکور کرے

(۱۰) ایک انجمن بنام تجہیز بہ تحریک منشی فخر الدین صاحب صادق ملتانی قائم ہوئی ہے ۔ جس کا اجلاس ہفتہ وار ہوتا ہے ۔ مذہبی مضامین پر تقریرین کرنے کی مشق کرنا ۔ اس کا مقصد ہے

(۱۱) ماسٹر عبد الرحمان صاحب اپنے دیگر بھائیون کے ساتھ تقریباً ہر شب رات کو کوٹھون پر قرآن سناتے ہین ۔ تبلیغ کے لئے بہت عمدہ طریق ہے ۔ باہر ارد گرد کے دیہات مین بھی جاتے ہین ۔

(۱۲) پیر غلام غوث محمد صاحب گوئیکی اور حافظ احمد اللہ صاحب حسب الحکم مع چند دیگر احباب کے حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے ہین ۔ اللہ تعالیٰ انہین بخیر و عافیت واپس لائے ۔

ریویو کتب

تحفۃ العرب ۔ ہمارے سید محمد عبد الحی الحویزی صاحب ہمت بلند کی ایک مثال ہین ۔ باوجود بے سروسامانی کے مین نے دیکھا ہے کہ وہ بڑے بڑے حجم کی کتابین چھپوا لیتے ہین ۔ اور اپنے وقت کا بہت سا حصہ تصنیف و تالیف مین خرچ کرتے ہین ۔ چنانچہ حال مین آپ نے تحفۃ العرب ایک ۴۴ صفحہ کا عربی رسالہ نہایت ہی عمدہ چکنے و چمکدار کاغذ پر ڈبل اجرت خرچ کر کے چھپوایا ہے جسے دیکھ کر دل مین آرزو پیدا ہوتی ہے ۔ کہ اس کا خط بھی ایسا ہی خوشخط ہوتا ۔ آپ نے اسمین وفات مسیح کے لئے ۳۵ آیات دی ہین ۔ اور پھر ہر ایک کے معنون کی توضیح کے لئے اگلے مفسرین کی تفسیرون سے عبارتین نکال کر درج کی ہین ۔ پھر سلف صالحین کے اقوال دربارہ وفات مسیح جمع کئے ہین پھر حضرت مرزا علیہ السلام کے موعود ہونے کا ثبوت مختصر لفظون مین دیکر جناب امام مہدی کے کلام نثر و نظم (معجز نظام) کا نمونہ دیا ہے ۔ ۳/ قیمت ہے ۔

ملنے کا پتہ ۔ عرب عبد الحی ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور

ویدکے ظہور مین فتور — مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین صاحب ساکن اروپ ۔ آپ نے نہایت متانت کے ساتھ آریہ عقائد متعلقہ ظہور وید کی تردید کی ہے ۔ اور قرآن جدید کے نام سے جو مسلمانون کی دل آزاری کی گئی ہے ۔ اس خصوص مین بھی نہایت لطیف جواب دیا ہے ۔ کہ وید کے بعد الہام تمہارے اصول کے خلاف ہے ۔ صفحہ ۳۲ ۔ قیمت ۱/

آزادی کا راج — صوفی لچھمن پرشاد بکنگ کلرک بھٹنڈہ نے امن اور ہندو و مسلمان کے باہم اتفاق کے متعلق اہل ملک کو مفید مشورہ دیا ہے ۔ بارہ صفحہ کا رسالہ مفت شائع کیا ہے ۔

سومنگلا — ایک مذہبی ناول جسمین تناسخ کے شرمناک نتائج کو قصہ کے پیرایہ مین دکھلایا گیا ہے ۔ لٹریچر کا خاص طرز ہے ۔ مصنفہ ۔ ایڈیٹر صاحب "نور" ۔ قادیان قیمت ۲/ حجم [illegible] صفحہ

نعرۂ حیدری حصہ اول و دوم / ذو الفقار علی — نعرۂ حیدری حصہ اول و دوم کا مین نے بخوبی مطالعہ کیا ۔ ان ہر دو حصہ مین سوا لچر اور بیہودہ اعتراض کے مصنف صاحب نے کوئی عالمانہ بحث نہین کی قرآن شریف کی کسی دلیل کو توڑ کر نہین دکھایا حضرت محمد صاحب کی ذات بابرکات پر جو حملے کئے ہین اندھا دھند ہی کر دئے ہین ۔ کوئی تاریخی ثبوت پیش نہین کیا ۔ مصنف صاحب مین کوئی علمی لیاقت نہین پائی جاتی ۔ آریہ سماج مین ناموری کی خاطر ذلیل ہو رہے ہین ۔ امید نہین کہ مصنف صاحب نے قرآن شریف دیکھا بھی ہو ۔ قرآن شریف مین جو جو باریکیان ہین اور جس قدر روحانی نظائر ہین اور جس قدر فلاسفی اکمل ہین مصنف صاحب کو ان سے ذرا بھی مس نہین ۔ افسوس حسد اور تعصب نے اس قدر زہریلے بخار اُگلے ہین کہ جن کو پڑھ کر ایک عقلمند انسان سوا افسوس کے اور کوئی چارہ نہین دیکھتا ۔ ان ہر دو حصون سے ظاہر ہوتا ہے کہ سادہ لوگون کو دام مین لانے کے واسطے مصنف صاحب نے بہت کوشش کی ہے ۔ مگر اس کی یہ تدبیر کارگر ہوتی نظر نہین آتی ۔ کیونکہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر صاحب الحق دہلی نے اس کے جواب مین ایک رسالہ شائع کیا ہے ۔ جس کا اسم گرامی ذو الفقار علی ہے میر صاحب نے نہایت محققانہ پیرایہ مین جواب لکھا ہے اور عبارت شستہ اور پاکیزہ ہے اور جواب دیتے وقت میر صاحب نے پوری دلیل اور ثبوت سے کام لیا ہے اور میر صاحب نے معترض کے اپنے ہی بیان سے اسکو لازم کر دیا ہے میری ہر ایک صاحب سے التماس ہے کہ اس رسالہ کو بلا لحاظ مذہب و ملت ایک دفعہ ضرور ملاحظہ مین لاوین رسالہ ہذا واقعی نوراً علیٰ نور ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ بائیسواں

(رکوع ۱)

(سورۃ الاحزاب رکوع ۴)

مورخہ ۴۔ اگست ۱۹۱۰ء

واعتدنالھا رزقاکریماً۔ اس میں معرفت کا نکتہ ہے۔ کہ جو بی بی فرمانبردار ہوگی اسے رزق کریم دیا جاوے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کو اس رزق سے بہرہ وافی ملا جس سے ثابت ہوا۔ کہ وہ بہت فرمانبردار تھین۔

فلا تخضعن بالقول۔ حضرت عائشہ کھل کر بات کہہ لیتی تھین یہ اس ارشاد کی تعمیل ہے۔

ولا تبرجن۔ حضرت عائشہ کو ایک جنگ بھی پیش آگیا مگر اس مین جاہلیۃ الاولیٰ کی صورت نہین۔

لیذھب عنکم الرجس۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ماریہ پہلے عیسائی تھی۔ اور صفیہ یہودی۔ اس قسم کے تمام عقیدون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین پاک ہوئین۔

مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۲۔ سورۃ الاحزاب رکوع ۵)

المسلمین۔ فرمان بردار

القنتین۔ قرآن پڑھنے والے۔

انعم اللہ علیہ۔ "زید" یہ شخص ایک لڑائی مین قید ہوکر خدیجہ کی بہن کے حصہ مین آیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اپنے پاس رکھا۔ آپ نے اس کی شادی پھوپھی زاد بہن سے کردی چونکہ وہ تیز تھی۔ اس لئے وہ ان (زید) کو حقارت سے دیکھتی جس کا انجام یہ ہوا کہ زید نے طلاق دے دیا۔

تخفی فی نفسک۔ دلداری کا ایک پہلو یہ سوچتا کہ مین نکاح کرلون۔

تخشی الناس۔ نبی پہ بے جا اعتراض کرکے قابل عذاب نہ ہون یہ ڈر تھا۔ حضرت موسیٰ کی نسبت بھی ارشاد ہوا۔ کہ لا تخف انک انت الاعلیٰ۔ یہ شکست کا ڈر نہ تھا۔ بلکہ اس کا کہ لوگ مرتد ہوکر ہلاک نہ ہوجاوین۔

زوجنا کھا۔ یہ مراد نہین۔ کہ اللہ ہی نے نکاح پڑھا دیا۔ ظاہر مین کوئی بات نہین ہوئی۔ بایں وجوہات کہ نا سے حسب محاورہ قرآنی وسائط کا پتہ ملتا ہے۔ (ب) آپ نے ولیمہ کیا (ج) جب یہ ایک رسم کے مٹانے کے لئے تزویج ہوئی۔ تو پھر نکاح ظاہر مین علی رؤس الاشہاد کیون نہ ہوتا۔

ولا یخشون احداً الا اللہ۔ وتخشی الناس کے معنے اس آیۃ سے حل ہوتے ہین اور جو معنے مخالف کرتے ہین وہ غلط ثابت ہوئے۔

وخاتم النبیین۔ نبیون کی مُہر۔ آپ کی مُہر لغیر اب کوئی حکم شرعی نافذ نہین سمجھنا چاہیئے۔

مورخہ ۸۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۳۔ سورۃ الاحزاب رکوع ۶)

اذکروا اللہ۔ کھڑے۔ بیٹھے۔ لیٹے۔ بروبحر مین لیل ونہار۔ ظاہر وباطن۔ دکھ سکھ۔ لڑائی۔ سفر۔ حضر۔ صحت وسقم مین اللہ ہی یاد ہو ان سب مقامات وحالات واوقات کا ذکر قرآن مجید کی آیات مین ہے۔

وملئکتہ۔ اللہ کے ذکر سے ملائکہ کے تعلقات بڑھتے ہین۔

شاھداً۔ گواہی دینے والا کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ کے ہین۔

نذیراً۔ نافرمانون کے لئے۔

سراجاً منیراً۔ روشنی دینے والا سورج

لکیلا یکون علیک حرج۔ جیسے بیبیون کو پیچھے اجازت دی ہے کہ چاہو الگ ہوجاؤ چاہو بیبیان بنی رہو۔ ایسے ہی نبی کو بھی اجازت دی کہ جسے چاہو رکھو۔

ترجی من تشاء منھن۔ یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ جب طرفین کو علیحدگی کا اختیار ہو تو اب رضامندی سے جو چاہے رہے اور جسے چاہو رکھو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تقر اعینھن۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی سے دین کے لئے رہین۔

مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۴۔ سورہ احزاب رکوع ۷)

غیر نظرین انٰہ۔ ایسے وقت مین جانا کہ کھانا ابھی پک رہا ہو۔ منع ہے اس مین کئی خرابیان ہین۔ (۱) شدت حرص (۲) میزبان کھانا پکوائے یا تمہاری خاطرداری مین مشغول ہو۔

یؤذی النبی۔ جب نبی ایسے وسیع دل باحوصلہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو دوسرے کا کیا ٹھکانا۔ امیر خسرو نے اپنے مرشد کے ارشاد پر بہت خوب شعر پڑھا تھا۔ ؎

نان کہ خوردی خانہ برو ؛ نہ کہ گرو انہ گرو

ایک اور بزرگ نے مکان کا قبالا پیش کر دیا تھا۔ کہ یہ تم لے لو۔ ہم کوئی اور مکان

ڈھونڈ لینگے یہ سب قرآن مجید کی اطاعت تہی۔ کہ یہ بزرگ لطیف طرز مین سمجھاتے جس سے بُرا بھی نہ لگے۔

یصلون علی النبی۔ صلوٰۃ کے معنے حمد و ثنا (۲) دُعا (۳) اعلیٰ مرتبہ کی وہ دعا مانگنا جس سے گناہ کا تصرف انسان پر باقی نہ رہے (۴) رحمت خاصہ

مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۵ احزاب رکوع ۸)

یدنین علیھن من جلابیبھن۔ لٹکا دین اپنے اُوپر اپنی چادرون کو یعنے گھونگٹ کو چہرہ پر بڑھا کر رکھین۔

ثم لا یجاوردونک فیھا۔ قریب تیرے نہ پھٹکنے پائین گے۔

یہ آیۃ کریمہ شیعوں کے لئے قوی حربہ ہے۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ مدینہ سے نہین نکالے گئے۔ بلکہ بعد الموت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے مین دفن کئے گئے۔ گویا حیات و ممات مین آپ کی معیت کا شرف حاصل رہا۔

عن الساعۃ۔ وہ گھڑی جسمین منافق نکال دئے جائین گے۔

لعل الساعۃ تکون قریبا۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اس وقت وحی ہوئی اور آپنے نام بنام منافقین کو نکالدیا۔

مورخہ ۱۲۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۶۔ سورہ احزاب رکوع ۹)

آذوا موسیٰ۔ فرعون نے دُکھ دیا۔ وہ ہلاک ہُوا۔ قارون نے دکھ دیا۔ وہ ہلاک ہُوا۔ تورات مین لکھا ہے۔ کہ آپ کو عورتون کے متعلق تہمت دی گئی۔ حقیقی بہن بھی اس الزام دینے مین شامل تھی اس کو جذام ہوگیا۔

الامانۃ۔ احکام

فابین ان یحملنھا۔ انکار کیا اس سے کہ خیانت کرین۔

حمل الامانۃ عربی زبان مین خیانۃ کو کہتے ہین۔

حملھا۔ انسان نے ان مین بہت خیانت کی۔ کیونکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنیوالا اور بہت جاہل۔

یہان سورہ احزاب کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۂ السباء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۷۔ سورہ السبا رکوع ۱)

سورہ احزاب مین جس حالت کا ذکر ہُوا۔ وہ مسلمانون کی مشکلات کے متعلق ہے تظنون باللہ الظنونا۔ (۲) بلغت القلوب الحناجر (۳) ھنالک ابتلی المؤمنون۔ مگر ساتھ ہی پیشگوئی ہے۔ کہ احزاب شکست یاب ہون گے غزوہ احزاب کے بعد مسلمانون پر فتح مندی کا زمانہ آتا ہے۔ لیکن چونکہ راحت و آسائش مین خدا بھول جاتا ہے اس لئے ایسے لوگون کے واقعات مسلمانون کی عبرت کے واسطے بیان کئے۔ جن کو ہر طرح آسائش دی گئی اور وہ خدا کی عبادت سے غافل ہوگئے تو سزایاب ہوئے۔

مایلج فی الارض۔ یہ آیات سمجھاتی ہین کہ جیسے کروگے ویسا پاؤگے۔ جو بوؤگے وہی نکلیگا۔ نیک اعمال کا نتیجہ نیک اور بد کا بد انجام۔

ما ینزل من السماء۔ اس مین احکام بھی شامل ہین

مایعرج فیھا۔ نیک اعمال خدا کے حضور چڑھتے ہین۔

الا فی کتٰب۔ کتاب کے معنے حفاظت۔

الی صراط العزیز الحمید۔ پس وہ راستہ موجب ذلت و مذمت نہین کیونکہ وہ عزیز و حمید کا رستہ ہے۔

ان نشاء نخسف بھم الارض۔ اگر ہم چاہین گے تو اسی زمین مین ذلیل کردین گے۔

کسفا من السماء۔ ایک وقت آسمان کے بادلون کے ذریعے نشان ظاہر ہوگا۔ چنانچہ ایک جنگ مین مینہ کے ذریعے مومنون کے قدم ثابت ہوئے اور کفار بھاگے۔

مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۸ سورہ السبا رکوع ۲)

اس رکوع مین دو گواہیان پیش کی ہین۔ آل داؤد۔ آل سبا۔ داؤد و سلیمان کو سب مسلمان جانتے ہین۔ مگر سلیمان کے پوتے کا نام کوئی نہین جانتا۔

یجبال۔ اے پہاڑی لوگو۔ اور پہاڑو

والطیر۔ اور پرندے۔

قدر فی السرد۔ زرہ جو بناؤ ایک اندازہ رکھو۔ حلقے چھوٹے چھوٹے ہون سب ایک ہی اندازہ کی ہون (۲) دنیا کے کامون کو ایک اندازہ سے کرو یعنی ایک وقت مقرر کرو۔ پھر دین کے لئے بھی کچھ کرو۔

الریح۔ طاقت۔ نفاذ امر۔ حکومت۔

غدوھا۔ مشرق مغرب کی حدود مین آپ کی سلطنت کی مسافت ایک مہینہ کی راہ تہی۔

دوم یہ کہ آپکے جہاز چلتے۔ جو ایک مہینہ کی مسافت صبح سے دوپہر تک طے کر لیتے

دابۃ الارض۔ جلے کرسیہ جسد اسے اس کے معنے حل ہوتے ہین یعنی سلیمان کے تخت پر جو بیٹھا۔ وہ جسد ہی جسد تہا۔ روحانیت سے بے بہرہ تہا پس سلیمان کی موت پر آپکے بیٹے نے ولالت کی۔ نالائق ہُوا۔ سب برکات (حکومۃ نبوت) جاتی رہین۔

الجنّ ۔ اس ملک کے شریر لوگ

کان لسبأٍ ۔ سبا ایک شخص کا نام تھا اس کے دس بیٹے تھے ۔ اسی کے نام پر ایک شہر تھا ۔ یمن میں ۔

سیل العرم ۔ طغیانی جو بڑی تیز ہو ۔

اثل ۔ پنجابی (پھروان) عرب میں ایک نسل ہے ۔ تفرقت ایدی سبا یعنی فلان ایسا تباہ ہوا ۔ جیسے سبا ۔

الّا الکفور ۔ کافر سے مراد کافر باللہ نہیں بلکہ کافر نعمت ۔

قریً ظاھرۃ ۔ ایک گاؤں سے دوسرا گاؤں نظر آتا اور دوسرے سے تیسرے

بٰعد بین اسفارنا ۔ اپنے اعمال اور زبان حال سے یہ آرزو کی ۔

صبّار ۔ جو اپنے آپ کو بدیوں سے روکتے ہیں

شکور ۔ اور پھر خدا کی نعمتوں کی قدر کرتے اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو اس کے حکم کے مطابق خرچ کرتے ہیں ۔

مورخہ ۱۶ ۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۹ ۔ سورہ السبا رکوع ۳)

قل ادعوا ۔ یہ مشرکان مکہ کو خطاب ہے ۔ کہ بُت تمہارے کام نہیں آئیں گے اور نہ ان کی سفارش مفید ہوگی ۔

یجمع بیننا ۔ ایک مٹھ بھیڑ کرے گا (بدر کی پیشگوئی)

ثُمّ یفتح ۔ وہ مٹھ بھیڑ کھلا کھلا فیصلہ کرنے والی ہوگی ۔

متیٰ ھذا الوعد ۔ اس سے ثابت ہوا کہ مکہ والے یجمع بیننا کی پیشگوئی کو سمجھ گئے ۔ تبھی پوچھا کہ ایسا کب ہوگا ۔

ایک اور مقام پر بھی اس کا ذکر ہے ۔ ویقولون متیٰ ھذا الوعد کے جواب میں فرمایا ۔ قل عسیٰ ان یکون ردف لکم ۔ یعنی میں جب یہاں سے چلا جاؤں گا تو وہ واقعہ میرا ردیف ہوگا ۔ یعنی میرے بعد آئے گا ۔ ویقولون متیٰ ھذا الفتح ان کنتم صادقین ۔ یہاں وعدے کی بجائے فتح کا لفظ صریح ہے ۔ اس کے جواب میں فرمایا ۔ قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانھم ۔

میعاد یوم ۔ میرے بعد ہوگا اور ایک سال بعد ۔ یوم سے مراد الہامی زبان میں سال بھی ہوتا ہے ۔

مورخہ ۱۸ ۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ ۔ رکوع ۱۰ ۔ سورہ السبا رکوع ۴)

لن نؤمن ۔ کافر شوخی کی راہ سے یہ کہتے ہیں ۔ یہ ہوا نہی میں سے ہیں ۔ کیونکہ تمام کتب الٰہیہ کا اجماعی مسئلہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے وحی ہوتی ہے مگر یہ لوگ کہتے ہیں ۔ کہ دروغ مصلحت آمیز ہے ۔ یہ مذہب نیا نہیں تفسیر کبیر

میں ہے ۔ کہ برا ہمہ منکر للنبوّت ہیں ۔

الظالمون ۔ سب سے بڑھ کر ظالم دو شخص ہیں ۔ ایک مفتری علی اللہ دوم جو نبیوں کا انکار کرے ۔ فمن اظلم ممّن کذب علی اللہ وکذّب بالصدق اذ جاءہٗ الیس فی جھنّم مثوًی للکٰفرین ۔

مکر الیل والنھار ۔ جو تدبیریں تم نے دن رات ہمارے لئے کیں اور اپنی باتوں سے ہمیں راہ حق سے روکا ۔

یبسط الرزق ۔ یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ عنقریب اس کے لئے رزق کے وارث مسلمان ہوں گے ۔

مورخہ ۲ ۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ ۔ رکوع ۱۱ و ۱۲ سورہ السبا رکوع ۵ و ۶)

ہر چیز کے قرب کا کچھ نہ کچھ سامان ہوتا ہے ۔ مثلاً ریل کے جس درجے میں بیٹھنا ہو اسی درجہ کا ٹکٹ خریدنا پڑے گا ۔ اسی طرح خدا کے تقرب کے جو سامان ہیں وہ یہاں بیان فرماتا ہے ۔

من اٰمن وعمل صالحاً ۔ سچے علوم پر کامل یقین (۲) پھر ان کے مطابق عمل ہو ۔ پس یہ تقرب الی اللہ کے سامان ہیں ۔

لھم جزاء الضعف ۔ جزا ۔ بڑھ بڑھ کر ملیگی ۔

فھو یخلفہ ۔ دیکھو ۔ حضرت ابو بکر و عمر نے اگر ایک مکان اللہ کے لئے چھوڑا تو اس کے عوض میں ان کو کتنے وسیع علاقہ کی سلطنت ملی ۔

ابو جہل کا بیٹا مسلمان ہوا ۔ حضرت ابو بکرؓ نے اُسے ایک سپاہ کا جرنیل بنا کر بھیجدیا ۔ اور فرمایا فلان قوم پر تا عمد و رحکم حملہ نہ کرنا اس نے مخفی اسباب سے حملہ کر دیا اور شکست کھائی ۔ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے فضل سے ہوتا ہے ۔

للملٰئکۃ ۔ ملائکہ سے یہاں مقدس لوگ مُراد ہیں ۔ ان ھذا الا ملک کریم سے ثابت ہے کہ پاک لوگوں کو بھی عربی زبان میں ملائکہ کہہ لیتے ہیں ۔

یعبدون الجنّ ۔ یہاں جن کو جنّ فرمایا ان کو اس سے پہلے رکوع میں الذین استکبروا فرمایا ۔ اس سے پہلے اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ۔ فرمایا ۔

سحرٌ مبین ۔ دلربا باتیں کرتا ہے ۔ جو ہمیں اپنی قوم سے کٹوانے والی ہیں ۔

یقذف بالحقّ ۔ حق کے ذریعے اس باطل کا سر توڑ دیگا ۔ یہ پیشگوئی ہے اسی لئے علام الغیوب صفت کا ذکر ساتھ ہی کر دیا ۔

مورخہ ۲۱ ۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲ رکوع ۱۲ ۔ سورۃ السبا رکوع ۶)

مذہبوں میں اختلاف ہے ۔ مگر حق کا پا لینا مشکل امر نہیں ۔ مثلاً بُت پرست ہیں ۔ صرف اتنا غور کافی ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر جس کی پرستش کرتے ہیں ۔ وہ خود اپنے

ہاتھ سے گھڑتے ہیں۔

بھر نبیوں کے منکر ہیں۔ وہ دیکھیں۔ کہ نبی پہلے اکیلا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی غریب لوگ شامل ہوتے ہیں۔ مگر ہر نبی ضرور اپنے بڑے بڑے مخالفوں کے مقابل میں کامیاب ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ راستبازوں کی جماعت حق پر ہے۔

نبی پر جنون کا شبہ بہت ہی کمزور ہے۔ کیا مجنون ایسی اعلیٰ تعلیم لا سکتا ہے اور ایسے قوانین وضع کر سکتا ہے اور اپنے کاموں کے نتیجے اپنی آنکھوں کے سامنے بارآور دیکھ سکتا ہے۔

بین یدی عذاب شدید۔ یہودی مسیح کے وقت اتنا زور رکھتے تھے کہ پلاطوس کو ان کی ماتحت کام کرنا پڑتا۔ مگر ایک وقت آیا۔ کہ یہودی انھی عیسائیوں کے ہاتھ سے مذموم و مدحور ہو گئے۔

دما یعید۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ مکہ میں پھر کبھی ایسی بت پرستی نہ ہو گی۔

داخذ وا من مکان قریب۔ پکڑے جاؤ گے۔ ایک مکان میں جو قریب ہے۔

چنانچہ بدر میں ایسا ہوا۔ پھر مکہ میں۔ چنانچہ وہاں انہی منکروں نے آمنا کہا۔

ویقذفون بالغیب۔ یہ بکواس کرتے ہیں کہ یہ نبی کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ اس کی اولاد کوئی نہیں۔ تم غیب کی باتوں سے بہت دور کے مکان میں ہو۔

مریب۔ ہلاک کرنے والا۔

یہاں سورۃ السبا کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۃ فاطر رکوع نمبر ۱

پارہ ۲۲ رکوع ۱۳

مورخہ ۲۲۔ اگست ۱۹۱۰ء

اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے۔ وہ حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات۔ صفات۔ اسماء کی نسبت ہمیں اتنا ہی علم ہو سکتا ہے۔ جتنا وہ خود اپنے انبیاء۔ اولیاء کی معرفت بتلائے۔ پس اللہ کی ذات و صفات۔ ملائکہ۔ قبر۔ حشر۔ دوزخ۔ جنت۔ پلصراط کے متعلق ہمارا علم وہی صحیح ہو سکتا ہے۔ جو خود اس نے فرما دیا۔ اور اسی حد تک ہمیں ان میں گفتگو کرنے کی اجازت ہے۔

اولی اجنحۃ۔ یہ اللہ نے فرمایا کہ فرشتوں کے پر ہیں ان سے کیا مراد ہے۔ یہ اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ پھر وہ جنھوں نے فرشتوں کو بچشم خود دیکھا جس نے کچھ نہیں دیکھا۔ ان بے وقوفی ہے۔

لا الٰہ الا ھو۔ وہی کامل قدرتوں والا غیر محتاج ہے۔ جو کچھ کسی کو دیا گیا وہ اس کی عطا ہے اور پھر محدود آئندہ کے لئے۔ پھر محتاج کا محتاج۔

مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۴۔ سورہ فاطر رکوع نمبر ۲)

زین لہ سوء عملہ۔ جنکو برے اعمال خوبصورت نظر آتے ہیں۔

فراٰہ حسناً۔ پھر اس بدعملی کو اچھا جانتا ہے۔

فان اللہ یضل من یشاء۔ خدا کی طرف سے گمراہی کا فرد جرم انہی پر لگتا ہے۔ جو ضلالت کی راہ عمداً اختیار کرے۔

والعمل الصالح یرفعہ۔ سمجھایا کہ نیک باتوں کے ساتھ نیک اعمال بھی ضروری ہیں۔

من عمرہ۔ اس ہ کا مرجع کیا ہے اس سے ایک مسئلہ حل ہوتا ہے۔ یہ ضمیر اس معمر کے مثل کی طرف جاتی ہے۔ (* مسیح سے مراد مثیل مسیح)

ومن کل تاکلون۔ یعنی جس طرح ملح اجاج سے بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں اسی طرح انہی گندے لوگوں سے نیک بن کر اسلام میں آجائیں گے۔

مورخہ ۳۔ ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۵۔ سورہ فاطر رکوع ۳)

الفقراء۔ امیر سے امیر انسان اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ ایک دم کا ایسا احتیاج ہے۔ کہ یہ زندگی و موت کا سوال ہے اور پھر احتیاج بھی عجیب طور پر ہے۔ کہ ایک طرف سے ہوا کے داخل ہونے کا احتیاج ہے۔ تو دوسری طرف ہوا کے خارج ہونے کا۔ ایک طرف پانی پینے کا احتیاج ہے۔ تو دوسری طرف اس کے اخراج کی حاجت ہے۔

انسان حق کا بھی محتاج ہے۔ اور حق کے علم پر عمل کرنے کے لئے توفیق کے حصول کا بھی ویسا ہی محتاج ہے۔ اگر خدا کا فضل نہ ہو تو بڑے بڑے عالم فسق و فجور میں مبتلا ہو جاویں۔

مورخہ ۴۔ ستمبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۶۔ سورہ فاطر رکوع ۴)

باپ کے تقریباً ایک برس کے خیالات کا اثر نطفہ میں پڑتا ہے۔ پھر وہ ماں کے پیٹ میں جاتا ہے۔ تو ماں کے اور اس کے گھر میں آنے جانے والوں کا اثر پڑتا ہے۔ پھر ہم صحبتوں۔ ہم نشینوں۔ دعائیں کرنے والوں وغیرہم کا اثر ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ ۱۸۔ برس تک۔

انزل من السماء ماءً۔ یہی حال وحی الٰہی کا ہے۔

ثمرات۔ کھجور۔ انگور۔ ۱۲۰ قسم کے ہوتے ہیں۔ جس طرح پانی ایک ہی ہے، مگر بیجوں اور زمینوں کے لحاظ سے مختلف ثمرات پیدا ہوتے ہیں اسی طرح خدا کی پاک وحی (قرآن) کا اثر بھی مختلف طبائع پر مختلف ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجد میں اس کے نام کے ذکر سے روکے۔ اور اس کی بے آبادی کے درپے ہو ان لوگوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ بے خوف دل کے ساتھ آئیں جاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے اس دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے

(قرآن شریف پارہ اوّل سورۃ البقرہ)

مسلمانان لنڈھور غور فرمائیں

کہ ایک مسافر تمہارے شہر میں گیا۔ تو تم نے اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا دین اسلام نے تم کو ایسی ہی مسافر نوازی سکھلائی ہے۔ آہ۔ کہاں گیا اس نبی عربی محمد مصطفےٰ والمجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہمان نوازی کا پاک نمونہ جس کے گھر میں ایک کافر نے رات بھر آرام کیا اور کھانا کھایا اور بستر کو پلید کر گیا۔ تو آنحضرت نے (میری جان آپ پر فدا ہو) اس بستر کو اپنے دست مبارک سے صاف کیا۔ اور باوجود اس کافر کے دوبارہ واپس آنے کے اُسے ملامت تک نہ کی۔ یہ مہمان نوازی کے مقدس اخلاق تھے جنھوں نے کافروں کو مسلمان بنا دیا۔ مگر آج مسلمانوں کے وہ اخلاق ہیں۔ کہ خود اسلامی بچوں کو عیسائی اور آریہ بنا رہے ہیں۔ میں نے کلھڑی بازار کی مسجد میں وعظ کیا۔ بہت سے سامعین موجود تھے۔ وعظ دین اسلام کی تائید میں اور آنحضرۃ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے ان اعتراضات کے رفع کرنے میں تھا جو غیر مذاہب کے لوگ آپ پر کرتے ہیں۔ سامعین اس سے محظوظ ہوئے۔ اور بعض نے مجھے ملکر اظہار شکریہ کیا۔ باوجود اس کے تم لنڈھور سے جو اس مسجد سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے دوڑے ہوئے آئے۔ تاکہ دوسرے دن کے وعظ کو بند کر دیں اور ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب کو جاکر تکلیف دی کہ مسجد انجمن کے سپرد ہے اس میں ان کا وعظ نہ ہو۔ ورنہ فساد کا اندیشہ ہے۔ صاحب مجسٹریٹ نے جو حکم دیا۔ وہ بالکل ٹھیک ہے جب کہ خود مسلمان ایک تائید اسلام کے لیکچر پر فساد کا اندیشہ ظاہر کرتے ہیں تو ان کا فرض تھا کہ وہ اس رات اُس مسجد میں لیکچر نہ ہونے دیتے اور خوب ہوا کہ وہاں لیکچر نہ ہُوا۔ ورنہ جن لوگوں نے مخالفت میں اس قدر شور مچایا۔ اور صریح لفظوں میں لکھ دیا کہ فساد کا خوف ہے۔ اگر لیکچر اس جگہ ہوتا تو معلوم نہیں کہ وہ کیا کرتے۔ وہ تو شکر ہے کہ اس وقت ایک عادل گورنمنٹ برطانیہ کا اس ملک میں راج ہے۔ جس کے سبب سے ہر شخص امن سے زندگی بسر کر رہا ہے۔ ورنہ تم لوگ تو شاید ہم کو شہر میں بھی نہ رہنے دیتے بلکہ دنیا سے ہی خارج کرتے۔ پر جس کو خدا نہ خارج کرے اُسے کون خارج کر سکتا ہے۔

غرض ہم نے اس کے عوض میں اپنے مکان کے اندر ایک تقریر کر لی۔ اور وہی لوگ جو مسجد میں جمع ہونے کو آئے تھے۔ ان میں سے بعض وہاں آگئے جہاں میں نے ایک وعظ کیا۔ جس کا سامعین پر بہت اثر ہُوا۔ اس طرح جو بات مسجد میں ہونی تھی۔ وہاں ہوگئی۔ اور ہم کسی نقصان میں نہیں رہے۔ پر تم لوگ غور کرو۔ کہ تم نے اس معاملہ میں کیسی کمزوری دکھلائی۔ **اوّل**۔ تو تم اس مسجد میں کبھی نماز پڑھنے نہیں آتے وہ مسجد تمہارے گھروں سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جو وہاں کے نمازی ہیں۔ وہ پہلے لیکچر میں موجود تھے۔ ان میں سے کوئی معترض نہ ہُوا بلکہ سب خوش ہوئے اور کون مسلمان ہے جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب سننے سے ناخوش ہو۔ **دوم**۔ تم نے ایک اسلامی وعظ کو بند کرا کر اپنی مسلمانی کا خوب نمونہ دکھلایا۔ **سوم**۔ اگر بالفرض میں کسی ایسی بات کا بھی ذکر کرتا۔ جو کہ آپ کے خیالات کے مخالف ہے (اگرچہ نہ میں نے کیا اور نہ میرا ارادہ تھا کہ کرتا) تو آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ آپ اُسے غور سے سنتے۔ اور اس پر توجہ کرتے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ ڈرتے ہیں اور خوف کھاتے ہیں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی تقریر میں ایسی تاثیر ہے۔ جو لوگوں کو حق کی طرف کھینچ کر لاتی ہے۔ اسی طرح سے عرب کے لوگ ابتدا میں عوام کو مسلمانوں سے ملنے نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ جو کوئی ان سے ملیگا اس پر جادو ہو جائے گا۔ اور وہ مسلمان ہو جائے گا۔ برخلاف اِس کے اس پاکوں کے سردار اور نبیوں کے سرور کے اخلاق کو دیکھو۔ کہ جب نجران کے عیسائی ... آپکے پاس آئے تو آپنے ان کو اتوار کے دن اپنی مسجد میں گرجا کر لینے کی اجازت دی سبحان اللہ کیا تو وہ وقت تھا۔ کہ عیسائی مسجد میں گرجا کرے۔ تو مسجد کا کچھ نہ بگڑتا تھا۔ اور اب اسلام پر وہ کمزوری کا وقت ہے کہ ایک احمدی کا وعظ بھی مسلمانوں کو گوارا نہیں کہ اس میں ہو سکے۔ گویا کہ ان کا اسلام ہندوؤں کے مذہب کی طرح ایک کچا تاگہ ہے جو ذرا سی چھوت کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے۔ آہ! ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ دنیا میں اسلام پھیلانے کے واسطے صحابہ نے اپنے خون پانی کی طرح بہا دئے اور ایک یہ زمانہ ہے۔ کہ مساجد میں سے ذکر الٰہی کو روکنے کے واسطے خون پسینہ ایک کیا جاتا ہے۔ اور جس شخص کو یہ لوگ کافر قرار دیتے ہیں اسے مسجد کے اندر کلمہ پڑھنے سے بھی روکتے ہیں۔ اگر ہم لوگ آپ کے نزدیک ایسے ہی بُرے ہیں تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ہم مسجد میں داخل ہو کر کلمہ شہادت پڑھنے کو طیار ہو گئے ہیں ایمین ناراضگی کی کیا بات تھی۔ مگر ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کہ وہ بات پوری ہو جو پہلے بندگان دین کہہ گئے ہیں۔ کہ مہدی کے وقت مسجدوں سے لوگوں کو روکا جائے گا۔

میرے بھائیو! آپ اپنے حال پر پھر غور فرما دیں۔ میں نے روز روز منصوری نہیں جانا اور نہ مجھے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ میں آپ کی مساجد میں وعظ کروں میرے ہاتھ میں تو خدا تعالےٰ نے وعظ کا ایک ایسا ہتھیار دیا ہے۔ کہ میں ہر ہفتہ کئی ہزار آدمیوں کو اپنا وعظ تحریری بھیجدیتا ہوں۔ جس میں آپ کے ممبر بھی شامل ہیں ہدایت تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ نہ ہونی تھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابوجہل کو بھی نہ ہوئی۔ باوجودیکہ اس قدر کوشش کی گئی۔ ... خدا جس کو چاہتا ہے۔ نیک باتیں اس کے دل میں ڈالدیتا ہے ہمارا کام سمجھانا اور بتانا ہے رسول ہم کرتے ہیں۔ مسجد کے لوگ نہ سُنیں گے۔ تو منڈروالوں کو جاکر سنائیں گے۔ منصوری مولوی لوگ خفا ہوں گے۔ تو بادریوں کو جاکر تبلیغ کریں گے۔ اگے ہما ... انتہی۔

پر مبنی ہے اور خدا تعالیٰ اس مین راضی ہے۔ تو وہ خود بخود پھیلے گا اور بڑھے گا ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اس قدر عداوت ہوئی تھی۔ تیرہ سال تک آپ کو مسجد سے برابر روکا جاتا تھا۔ بلکہ بارہا ایذا دیکر مسجد سے نکالدیا تھا اور دشمنی ایسی بڑھی تھی۔ کہ آپ کو شہر سے ہجرت کرنی پڑی۔ مگر آخر آپ کی جیت ہوئی اور وہ مسجد آپ کی ہوگئی۔ تو بتائیے آنحضرتؐ کا کیا نقصان ہوا۔ ع

جیتین گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

مین تو حیران ہون کہ وہ کون سی بات ہے۔ جس نے آپ لوگون کو ہم پر ایسا ناراض کردیا ہے۔ اگر ہم وفات مسیح کے قائل ہین۔ تو کیا مسیح کی حیات کو ماننا شرائط ایمان مین داخل ہے۔ کیا وہ لوگ جو ہندو سے مسلمان ہوتے ہین ان سے کلمہ طیبہ کے ساتھ یہ بھی کہلایا جاتا ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر ہے۔ کیا بعض پہلی تفاسیر مین بھی حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر نہین ہے۔ کیا بخاری شریف مین متوفیک کے معنے ممیتک نہین لکھے۔ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہوکر نہ فرمایا تھا۔ کہ جیسا سب نبی پہلے مرگئے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فوت ہوگئے ہین۔ پھر بتاؤ ہم نے کون سی نئی بات کی ہے جس سے آپ صاحبان برافروختہ ہوگئے۔ کیا آپ ہم پر اس واسطے ناراض ہین کہ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح و مہدی مان لیا ہے۔ سو میرے بھائیو! سنو اور پھر غور سے سنو۔ کہ مرزا صاحب کوئی ہمارے رشتہ دار نہین تھے۔ ہم نے حدیث مین پڑھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا۔ ہم نے قرآن و حدیث مین مسیح مہدی کے جو نشان لکھے تھے۔ وہ پورے ہوتے ہوئے دیکھ لئے طاعون پڑی۔ ریل جاری ہوئی۔ اونٹ بیکار ہوئے۔ زلازل آگئے۔ حج مین روکاوٹ ہوئی۔ اِدھر اُدھر سے آدمیون کا میل جول بکثرت ہوا۔ دریا چیرے گئے رمضان شریف مین کسوف خسوف ہوا۔ سب نشان پورے ہوئے۔ خود مرزا صاحب نے جو پیشگوئیان کی تھین۔ وہ پوری ہوئین۔ اوس نے ہم کو تقوےٰ سکھلایا۔ خدا کی عبادت مین لگایا۔ ہماری روحون مین نیکی کی قوت پیدا کی۔ اس جیسا کوئی قرآن شریف کے حقائق و معارف بتلانے والا نہ ملا۔ اگر یہ شخص مہدی مسیح نہین تو صدی کا سرا تو گذر چکا ہے۔ تم کوئی اور مدعی دکھاؤ۔ جو اس سے بہتر ہو۔ ہم اس پر غور کرنے کے واسطے طیار ہین۔ ورنہ خدا کے کلام اور نبی کی حدیث کی متابعت سے ہم کو نہ روکو اور ناحق ہمین دکھ نہ دو۔ خدا سے خوف کھاؤ۔ اپنے اعمال کو درست کرو۔ پرہیزگاری کی راہون پر چلو تاکہ خدا تم سے پیار کرے اور تم کو ہدائت کی راہ دکھلائے۔ ہم تو باوجود تمہاری اس ایذا دہی کے تمہارے حق مین کوئی کلمہ سخت نہین بولتے۔ کیونکہ باوجود ان باتون کے ہم جانتے ہین کہ آخر آپ بھی ہم سے نبی کے ہی کہلاتے ہین۔

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعوےٰ حُبِّ پیمبرم

الراقم

خادم - محمد صادق عفی اللہ عنہ - قادیان

(ذرا غور فرماوین کہ ان مین کونسی بری بات ہے جسکی وجہ سے تم ہمارے مخالف ہوئے)

سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کی شرائط

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانونکو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بہ قضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑدیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔ فقط

کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال ۔ دل مین اٹھتا ہے مرے سو سو ابال
مومنون پر کفر کا کرنا گمان ۔ ہے یہ کیا ایماندارون کا نشان
ہم تو رکھتے ہین مسلمانون کا دین ۔ دل سے ہین خدام ختم المرسلینؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہین ۔ خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہین
سارے حکمون پر ہمین ایمان ہے ۔ جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا ۔ ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
تم ہمین دیتے ہو کافر کا خطاب ۔ کیون نہین لوگو تمہین خوف عقاب
کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا ۔ تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ (مسیح موعودؑ)

۱۰ ستمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۵ رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ و السلام

کیا دُعا والا اشتہار پیش کرنے کا کوئی حق مولوی ثناء اللہ صاحب کو حاصل ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

برادرم مکرم حافظ صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق مین آپ کو اپنے گذشتہ خط مین اختصاراً لکھ چکا ہون۔ اب مفصل عرض کرتا ہون۔ آپ لکھتے ہین۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو لکھا گیا تہا کہ اگر ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ جھوٹ ہے۔ تو تم نالش کرو سارا خرچہ عدالت مین دونگا۔ اس پر مولوی صاحب نے مقدمہ کی تکلیف اور عدیم الفرصتی کا عذر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر مین نے ایسا اشتہار دیا تہا۔ تو دکھاؤ۔ سو برادرم اوّل تو مین آپکے واسطے دُعائے خیر کرتا ہون۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے سلسلہ حقہ کی صداقت کے واسطے ایک سچا جوش عطا کیا ہے۔ اور آپنے اس عاجز پر اس حسن ظن سے کام لیا۔ جو کہ ایک مومن کو دوسرے پر کرنا چاہیئے آپکی ایسی ہی کوئی نیکی اس بات کا ذریعہ ہوئی ہے کہ آپ کو سلسلہ حقہ کی طرف کھینچ کر لائی۔ ورنہ اس ظلمات کے زمانہ مین سچائی کو قبول کرنا ایک بہت مشکل امر ہے اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک زمانہ مین خدا کے برگزیدہ آدمی ناپاک لوگون کے ہاتھون سے دُکھ دئے جاتے ہین۔ سو مین آپ کو مبارکباد کہتا ہون کہ اس میدان مین یہ آپ کی پہلی فتح ہے۔ کہ آپنے ایک حق کے دشمن کو کئی ہزار روپے اپنے پاس سے دینا منظور کیا کہ وہ اپنی سچائی کا ثبوت دے سکے۔ مگر اس سے بن نہ پڑا۔ اور اوسکو جرأت نہ ہوئی۔ کہ اس کو قبول کرتا۔ الاعمال بالنیات۔ عمل نیتون پر موقوف ہین۔ گو مولوی صاحب نے قبول نہ کیا۔ مگر آپ کا تو ثواب ہو ہی گیا مولوی صاحب کا عذر دراصل عصمت بوبی از بے چادری والا معاملہ ہے۔ جب کہ ان کا دل ان کو ملزم کر رہا ہے تو وہ عدالت مین کیون کر جاوین۔ آخر سرکار انگریزی کی عدالت ہے۔ کوئی سکھا شاہی تو ہے نہین۔ علاوہ اس کے خود مولویصاحب کے اپنے الفاظ جو اس جماعت کے متعلق اور اس کے مقدس امام کے متعلق وہ اپنی اخبار مین چہاپتے رہے ہین۔ ان کی وہ درافشانیان ان کو بخوبی یاد ہین اور وہ جانتے ہین کہ ان کے وہ بکھیرے ہوئے کانٹے عدالت مین جا کر انہین کس طرح بیلنے پڑین گے۔ پھر یاد رکھین۔ کہ یہ دنیا تو چندروزہ ہے اور آخر یہ سب کچھ ان کے سامنے آہی جائے گا۔ اور جو کچھ انہون نے لکھا اور بولا ہے اس کی جوابدہی انکو کرنی ہی پڑیگی۔

اب مین آپ کو بتاتا ہون۔ کہ مولویصاحب نے اس جواب مین کیا چالاکی اختیار کی ہے اور پبلک کو کس قدر دہوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ جن دنون مین حضرت اقدس مرزا صاحب مرحوم و مغفور نے مولویصاحب کو دُعا کے ذریعہ سے فیصلہ کر لینے کے واسطے لکھا تہا ان ایام مین مولوی صاحب نے اخبار مین جواب لکھنے کو علاوہ کئی ایک اشتہار اپنے مطبع اہلحدیث مین چھپوا کر الگ بھی شائع کر دئے تھے۔ اخبار اہلحدیث مین جو کچھ سخت گوئی اور بدزبانی کا وہ استعمال کیا کرتے ہین۔ وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے مگر انہون نے اس سے بڑھ کر ایک درجہ بدزبانی کا رکھا ہوا ہے اور اس کے واسطے ان کا ہتھیار ان کا ایک نائب اور ان کی انجمن نصرت السنہ کا سکرٹری ہے جس کا حکیم محمد دین نام ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے۔ کہ اخبار مین مضمون لکھنے سے ماقبل ایک نہایت ناپاک الفاظ کا بہرا ہوا اشتہار میان محمد دین کے نام پر شائع کرا دیتے ہین۔ مثلاً اسی محمد دین کے نام پر انہون نے ان ایام مین ایک اشتہار شائع کرایا تہا۔ جس کے بعض الفاظ نمونتہً یہ ہین۔

"کرشن قادیانی بغلین جہانکنے لگے ..... آخر اشتہار دیا کہ مین دُعا کرتا ہون کہ جھوٹا طاعون سے مر جائیگا ...... ایسے طاعون سے مرنا کونسی بڑی بات ہے ...... بتلاؤ اگر تم طاعون سے پہلے مر گئے۔ تو ...... کیا تمہاری قبر پر آنکر ...... کرینگے۔ .... تف۔ کرشن جی کے اشتہار کا مفصل جواب اخبار اہلحدیث مین نکلیگا" ایسا ہی ان ایام مین انہون نے میان محمد دین کے نام پر ایک اشتہار شائع کرایا تہا جسمین یہ الفاظ ہین۔

"یہ کرشن جی ہمیشہ کہا کرتے ہین ...... کہ جھوٹا سچے سے پہلے ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ..... مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوےٰ کیا تہا ...... جو آنحضرتؐ کے بعد زندہ رہا ...... کرشن جی کی چالین تو ایسی ہین ...... مختصر یہ ہے۔ کہ موت اور زندگی کا وقت خدا کے علم مین ہے۔ ...... جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مین اس کے جواب مین مفصل مضمون لکہا ہے" ایسا ہی انہون نے ایک اشتہار اسی مضمون کا اپنے اوسی حکیم محمد دین کے نام پر شائع کیا تہا۔ جسمین لکہا ہے۔ کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔ مین نے اپنے مضمون اخبار مین یہ لفظ نہین لکھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے وہ اشتہار اپنے نام پر شائع کیا تھا بلکہ مین نے یہ لکہا ہے کہ مولویصاحب نے ایسا اشتہار شائع کرایا تہا۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب مین صفائی کے ساتھ یہ نہین لکھا کہ مین نے کوئی ایسا اشتہار شائع کیا یا کرایا نہین بلکہ ایک پیچ دار بات کی ہے۔ کہ وہ اشتہار دکہاؤ۔ جسمین انہون نے یہ سوچا ہے۔ کہ جب اشتہار دکہایا جاوے گا۔ تو ہم کہدینگے کہ یہ میرے نام پر نہین۔ مولویصاحب اگر سیدہی راہ اختیار کرتے۔ اور فی الواقع وہ اشتہار ان کا نہ تہا تو انہین چاہیئے تہا۔ کہ صفائی سے یہ حلف کہاتے۔ کہ کوئی اس مضمون کا اشتہار نہ مین نے لکہا نہ لکھایا۔ نہ اہلحدیث کے کارخانہ مین چھپا۔ اور نہ اسمین کوئی میرا مشورہ ہے اور نہ مین اس کا ہمخیال تہا ہون۔ اگر مولویصاحب ایسا لکھتے تب تو بات صاف ہو جاتی۔ مگر آجکل کے مولویون مین تقوےٰ کہان۔ اور اگر تقوےٰ ہو بھی۔ تو بقول مولوی ثناء اللہ صاحب تو جھوٹ بول کر بھی انسان متقی کا متقی رہتا ہے۔ پہر انہین کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ سچ کو اختیار کرین اور سیدہی چال چلین۔

اب بھی اگر مولویصاحب مین کچھ انصاف کی بو باقی ہو تو فیصلہ کی راہ آسان یہ ہے۔ کہ وہ حلف اٹھا کر اپنے اخبار مین لکھ دین۔ کہ ان ایام مین میان محمد دین کے نام پر جو اشتہار کارخانہ اہلحدیث مین چھپے تھے۔ جن کے رد سے حق و باطل کے مقابلہ کے وقت پیچھے تک زندہ رہنا کوئی صداقت کی نشانی نہین بلکہ لمبی عمر پانے والا تو مسیلمہ کذاب اور حرامزادہ تا ہوتا ہے وہ اشتہار نہ مین نے لکھے نہ لکھائے اور نہ میرے حکم یا [illegible] رضے

لکھے گئے تھے اور نہ تیھے ان کے مضمون کے ساتھ کوئی اتفاق تہا۔ نہ اب ہے۔ بلکہ حضرت میان محمد دین ان کے مضمون کا ذمہ دار ہے۔ اگر مولوی صاحب موصوف ایسی حلف شائع کر دین۔ تو پھر ہم ان اشتہارات کا کبھی کوئی ذکر نہ کرینگے اور نہ ان کی بنا پر مولویصاحب کے بالمقابل اپنی کسی تحریر مین کوئی استدلال کرینگے۔ مگر مین ہرگز امید نہین کرتا۔ کہ مولویصاحب کبھی ایسی حلف کہا سکین۔ کیونکہ باوجود ان شوخیون کے جو ان سے ظاہر ہوتی ہین۔ ان کا دل ان سب باتون کو بخوبی سمجھے ہوئے ہے۔

یہ تو ان اشتہارات کی بات ہوئی۔ اب مین ان کے اخبار اہلحدیث کا حوالہ دیتا ہون۔ جس کے رو سے اس معاملہ مین مولوی صاحب نے ایسے الفاظ شائع کئے جو حرامزادہ سے بڑھ کر نہین۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ کالم ایک مین ایک فٹ نوٹ دیا گیا ہے۔ جسمین صاف لکھا ہے۔ کہ عمر کی مہلت پانے والا۔ بدکار۔ مفسد۔ دغاباز جھوٹا اور نافرمان ہوتا ہے۔ ہم نے جس اشتہار کا حوالہ دیا تھا۔ اس مین تو ایک ہی لفظ سخت تہا اور وہ بھی کچھ ایسا بہت سخت نہین۔ کیونکہ بقول ڈوئی۔ مدعی نبوت در امریکہ کسی کی پیدائش اس کے اختیار مین نہین لیکن اس فٹ نوٹ مین تو پانچ خطاب ایسے شخص کو دئے گئے اور یہ نوٹ بھی حضرت مرزا صاحب کے اسی اشتہار دعا پر لگائے گئے ہین۔ جس کو اب مولویصاحب لئے پھرتے ہین۔ کہ دیکھو مرزا نے میرے حق مین دعا کی ہے۔ بندہ خدا جب کہ تم خود اسی دعا کے اشتہار کے متعلق یہ عقیدہ ظاہر کر چکے ہو۔ کہ دعا فیصلہ کن نہین ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کو عمر کی مہلت ملجاتی ہے۔ وہ بدکار۔ مفسد۔ جھوٹا اور دغاباز اور نافرمان ہوتا ہے۔ تو اب آپ ہی کے شائع شدہ عقیدہ کے مطابق آپ کیا ہوئے۔ مین ان الفاظ کو آپ کے حق مین دہرانا نہین چاہتا۔ مولوی صاحب خود سمجھ لین ان اس جگہ بھی ممکن ہے۔ کہ مولویصاحب ایک عذر تراشین۔ کہ یہ فٹ نوٹ [illegible] بلکہ میرے نائب ایڈیٹر کا ہے۔ اور نائب ایڈیٹری رائے کا میں ذمہ [illegible] ن۔ یا بالفاظ دیگر مولویصاحب موصوف [illegible] سکرٹری انجمن اشاعۃ السنہ کے عقائد

کے مطابق مسیلمہ کذاب اور اس خطاب کے مستحق ہین اور ان کے نائب ایڈیٹر کے عقائد کے مطابق ان مذکورہ بالا پانچ خطابون کے مستحق ہین اور یہ انکا قصور نہین۔ بلکہ ان کی خوبی قسمت کا ذمہ ہے۔ جو انہین ایسے سکرٹری اور ایسے نائب ملے۔ لہذا ہم اس نائب کے نوٹ سے بھی درگذر کرتے ہین۔ بشرطیکہ مولوی صاحب ویسی ہی حلف جو اوپر ذکر کیگئی ہے۔ اس نوٹ کے متعلق کہائین۔ کہ وہ اس نوٹ کے ساتھ نہ تو متفق الرائے تھے اور نہ ہین۔ اور نہ ان کے علم سے یہ نوٹ شائع ہوا اگرچہ انصاف کی بات تو یہ ہے کہ مولوی صاحب سے یہ مطالبہ کیا جاوے۔ کہ اگر وہ اشتہارات اور یہ نوٹ آپ کے صریح عقیدہ کے مخالف تھے۔ تو اول تو آپ نے اپنی انجمن کے سکرٹری کے نام سے ان کو کیون شائع ہونے دیا۔ دوم اپنے مطبع مین ان کو کیون چھپایا۔ سوم۔ آپ نے ان کی تردید کیون اپنے اخبار مین نہ کی لیکن ہم اس بات کو بھی چھوڑتے ہین۔ اور اگر اب بھی مولوی صاحب صاف لفظون مین ان کی تردید کر دین۔ اور حلف کہالین۔ تو ہم حلفیہ اقرار پر شائع کر دینگے۔ کہ ہم اس نوٹ اور ان اشتہارات کا جو کچھ ذکر کر چکے سو کر چکے کیونکہ آج تک مولوی صاحب نے انکی کوئی تردید شائع نہین کی۔ اب ان کا آیندہ ذکر نہ کرینگے۔ لیکن اگر مولوی صاحب نے حلف نہ کہائی تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہی عقیدہ رکھتے ہین۔ کہ صادق کے مقابلہ مین بروقت تحدی لمبی عمر پانے والا .. .. اور مسیلمہ کذاب اور جھوٹا اور بدکار اور مفسد اور دغاباز ہوتا ہے۔ اور خدا تعالے نے ان کے اپنے عقیدہ کے مطابق انکو ملزم کر کے دکہا دیا ہے۔ اور ہمارا حق ہوگا۔ کہ جب کبھی مولوی صاحب اس معاملہ مین کچھ تحریر کرین۔ ہم ان کے سامنے ان کے یہی عقائد پیش کرتے رہین۔

اس کے بعد اب مین یہ دکہانا چاہتا ہون۔ کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب اس دعا کے متعلق جو حضرت مرزا صاحب نے شائع کی تھی۔ اپنے اخبار اہلحدیث مین کیا رائے ظاہر کر چکے ہین اس رائے سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ اس دعا کو پیش کرنے کا اب انہین کوئی حق حاصل ہے یا نہین۔ مولویصاحب موصوف نے اپنی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴-۵ پر اس دعا کو نقل کر کے اس کا جواب جو لکھا ہے۔ وہ لفظ بلفظ یہان نقل کر دیتے ہین۔ اور بعض الفاظ کو توجہ دلانے کے واسطے جلی کر دیتے ہین۔

جواب :۔ اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے خلاصہ یہ ہے۔ کہ کرشن جی دعا کرتے ہین۔ کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے۔ اس جواب مین آپ نے کئی طرح کے دجل اور فریب سے کام لیا ہے۔

(اول) یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہین لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔

(دوم) یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہین کیا بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مر گئے تو تمہارے دام اوفتادہ بہ خس کم جہان پاک یہ کہکر یہ عذر کرینگے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہین تہا بلکہ محض دعا تہی۔ یہ بھی کہدینگے۔ کہ دعائین تو بہت سے نبیون کی بھی قبول نہین ہوئین۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤن مین بہت سی مثالین دیدینگے۔ کہ قبول نہین ہوئین۔ آپ نے تین سال کے اندر فیصلہ ہو جانے کی دعا کی تہی جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تہا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی۔ تو مین اپنے آپ کو کافر۔ مردود کذاب اور دجال سمجھونگا۔ جس کی تفصیل گذشتہ نمبر مین ہو چکی ہے۔

سوم۔ یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر مین مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگون پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ جبکہ (بقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم۔ مولوی اسمٰعیل علیگڑہی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مرگئے ہین۔ تو کیا لوگون نے آپ کو سچا مان لیا ہے؟ ٹھیک۔ اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا۔ تو کیا نتیجہ؟

چہارم۔ آپ نے بڑی چالاکی یہ کی۔ کہ یہ دیکھا کہ ان دنون طاعون کی شدت ہے خصوصاً صوبہ پنجاب مین سب صوبون سے زیادہ ہے بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور مین جو امرتسر سے بہت قریب ہے۔ یہ کیفیت ہے۔ کہ مردون کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے ایسی صورت مین ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے اور کوئی آج اگر ہے۔ تو کل کا اعتبار نہین۔ اور دیکھنے مین

بھی ایسا ہی آیا ہے کہ وہ ہے ۔ تو یہ نہیں میرے تو وہ نہیں ۔ ایسے وقت مین طاعون ۔ ہیضہ وغیرہ کی موت کی دُعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے ۔ جب اوس نے دیکھا ۔ کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہدیا کہ مجھے الہام ہوا ہے ۔ جہاز نہین ڈوبیگا ۔ جس سے اسکی یہ غرض تھی ۔ کہ اگر ڈوب گیا ۔ تو سب مرجائین گے ۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دیگا ۔ اور اگر بچ رہا ۔ تو سارے معتقد ہوجائین گے یہی چال تمہاری ہے ۔ اگر مخالف مرگیا تو تمہاری چاندی ہے ۔ اور اگر خود بدولت خس کم جہان پاک ہوگئے ۔ تو کوئی قبر پر لات مارنے آئیگا

پنجم ۔ تمہاری یہ دعا کسیصورت مین فیصلہ کن نہین ہوسکتی ۔ کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہین ۔ پھر وہ کیون تمہاری دُعا پر بھروسہ کرکے طاعون زدہ کو کاذب جانینگے ۔

ششم ۔ آپنے ایک چالاکی یہ کی ۔ کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دُعا کی ۔ مگر اخیر پر آکر یہ بھی کہدیا کہ یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو ۔ مبتلا کر ۔ اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے ۔ جو آتھم کے معاملہ مین آپنے ظاہر کی تہی ۔ کہ موت کی پیشگوئی جب جھوٹی نکلی ۔ تو بات بنالی ۔ کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروزپور تک چلا گیا ۔ اور چھپ کر رہا ۔ پس یہی موت کے برابر ہے ۔ چہ خوش ؂

من خوب می شناسم پیران پارسا را

ہفتم ۔ آپنے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹ ۔ اپریل کے فقرہ نمبر ۴ مین لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہین اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے ۔ کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت مین نہ پڑے ۔ مگر اب کیون آپ میری ہلاکت کی دُعا کرتے ہین ۔

مرزائیو ! بتلا سکتے ہو ۔ یہ تہافت اور تخالف کیون ہے ایک ہی ہفتہ مین اتنا اختلاف کیون ہوا ۔ سچ ہے ؟ لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً +

مختصر یہ کہ مین تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو طیار ہون ۔ اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہین اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کرسکتا ہے ۔

مرزائیو ! تمہارا گروہ اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہین ۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفون کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے ؟ بتلاؤ تو انعام لو ۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو ۔ شیم ۔ شرم ۔ شیم ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی اس تحریر مین جو ان کے سکرٹری یا نائب کی نہین بلکہ خاص انہی کی ہے حضرت مرزا صاحب کے دعا والے فیصلہ کو نو دلائل سے نامنظور کیا ہے ۔ اوّل ۔ مولوی صاحب کی اس پر منظوری نہ تہی ۔ دوم ۔ وہ الہامی دُعا نہ تہی ۔ سوم ۔ مولوی صاحب کا مرجانا کسی کے واسطے حجت نہین ۔ چہارم ۔ طاعون کا خوف مولویصاحب کو تہا ۔ پنجم ۔ یہ دُعا فیصلہ کن نہ تہی ششم ۔ اس دُعا مین صرف موت ہی نہین ۔ بلکہ سخت آفت کا ذکر تہا ۔ ہفتم ۔ رسول تو رحیم کریم ہوتا ہے ۔ پھر مولویصاحب کی ہلاکت کی دُعا مرزا صاحب کیون کرنے لگے ۔ اس کو منظور کرنا طریق منہاج نبوت نہ تہا

اب مین مولویصاحب سے پوچھتا ہون ۔ کہ باوجود ان تحریرون کے کیا اب آپ کو کوئی حق حاصل ہے ۔ کہ اس دُعا کو پیش کرین ۔ کیا یہ کسی مومن موحد کا کام ہے کہ ایک فیصلہ کو خود ہی بڑے پُر زور الفاظ مین رد کرے اور پھر اسی کو اپنی تائید مین پیش کردے کیا وہ عقیدہ جو سنہ ۱۹۰۷ء مین آپکے نزدیک دجل اور فریب اور نادانی اور خلاف منہاج نبوت تہا ۔ سنہ ۱۹۱۰ء مین عین صداقت اور حق اور دانائی اور طریقہ شریعت ہوگیا ہے ۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر مین آپ کی خدمت مین وہی بات عرض کرتا ہون ۔ کہ آپ حلف اٹھا کر اپنے اخبار مین شائع کردین ۔ کہ مین اپنے پرانے عقائد سے جو مین نے اپریل سنہ ۱۹۰۷ء مین اپنے اخبار مین ظاہر کئے تھے ۔ توبہ کرتا ہون ۔ وہ سب جھوٹ اور بہتان تہا ۔ اگر صادق اور کاذب کا مقابلہ ہوجائے ۔ اور ایک دوسرے کے سامنے میدان مین آجائے ۔ اور صادق کاذب کے حق مین ہلاکت کی یا سخت آفت کی بد دُعا کرے ۔ جیساکہ مرزا صاحب نے میرے حق مین کی تھی ۔ تو ایسی دعا مین صداقت حق اور مطابق منہاج نبوت ہے ۔ اور ایسا کرنے سے کسی رسول کے رحم وکرم مین کوئی فرق نہین آتا ۔ اور جو کچھ مین نے پہلے لکھا تھا ۔ وہ سب جھوٹ افترا اور بہتان تھا ۔ اس عقیدے کو اب ترک کرتا ہون ۔

اگر مولوی صاحب موصوف حلفیہ ایسا بیان شائع کر دین ۔ تو پھر ہم ان کی اس تحریر کا حوالہ دینا بھی چھوڑ دینگے جو کہ ہم نے اوپر اہل حدیث مین سے نقل کی ہے ۔

سردست مین اس کے متعلق اتنا ہی لکھنا کافی سمجھتا ہون اور اس خط کو اخبار مین شائع کرکے مولوی صاحب سے وہ مطالبات کرتا ہون ۔ جو اوپر درج کئے گئے ہین اور ان کے جواب کا انتظار کرتا ہون ۔

مگر مین آپکو یقین دلاتا ہون ۔ کہ ان کا جواب بجز گالیون کے اور فحش گوئی کے اور چند ایک اشعار لکھ دینے کے اور کیا ہوگا ۔ ہم تو ان کی گالیان سننے کے عادی ہو گئے ہین اور نہ گالیون مین ان کا مقابلہ کرنا پسند کرتے ہین ۔ بلکہ گالیون کے عوض مین بھی ان کے واسطے دُعا ہی کرتے ہین ۔ کہ خدا تعالیٰ انہین توبہ نصیب کرے کیونکہ وہ خود بھی باوجود اس قدر تڑپنے کے دعا والے اشتہار کے جواب مین رسول کے رحم وکرم کے حضور مین اپیل کرتے ہین ۔ کہ میرے واسطے ہلاکت کی دُعا کیون کی جاتی ہے ۔ ہم تو نہین چاہتے ۔ کہ وہ اس گمراہی کے گڑھے مین گرے رہین ۔ اور ان کی گالیان سُن کر بھی گالی نہین دیتے ۔ ان کی عادت ہے ۔ کہ بجائے کسی معقول جواب کے فوراً دشنام دہی پر آجاتے ہین آپ کو شاید معلوم ہوگا ۔ کہ مین حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کو ان بڑے بڑے احسانات کے سبب جو آپنے مجھ پر کئے ہوئے ہین ۔ آپ کو ابی المکرم کرکے لکھا کرتا ہون ۔ اس لفظ کو پکڑ کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے بارہا مجھے نیوگ زادہ لکھا ہے کہ مولوی صاحب تمہارے حقیقی باپ تو نہین ۔ پس نیوگ کے سبب تمہارے باپ ہونگے ۔ یہ ہے اہلحدیث کے ذہن رسا کا نمونہ ۔ گویا ان کے نزدیک یہ بات اصل مین داخل ہے ۔ ۔ ۔ سوائے نکاح یا نیوگ کے اور کسی تعلق پر بولا نہین جاسکتا ۔ مجھے ۔ دوست ۔ نے کہا کہ تم بدر مین لکھ دو ۔ کہ مولوی محمد حسین

مولوی ثناء اللہ کو اپنا بیٹا کہا) کرتا ہے۔ تو پھر وہ کن معنوں سے
ہے۔ مگر میں نے کہا۔ کہ میں ایسے جواب دینا پسند نہیں
کرتا۔ اور نہ ایسی باتوں کے جواب کی کوئی ضرورت ہے
عاقل خود جانتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کیسے ایسے الفاظ ان
کے کن اخلاق کو ظاہر کر رہے ہیں۔ حق کی مخالفت نے
ان کے اندر سے سنجیدگی اور تہذیب کو نکال دیا ہے۔
وہ نہیں جانتے کہ ایسی کلام کا ان کے حق میں کیا نتیجہ
ہوگا۔ عداوت نے انہیں دیوانہ بنا دیا ہے۔ چند روز کا
ذکر ہے۔ ہمارے ایک دوست نے جو حیدرآباد دکن
میں رہتے ہیں۔ اور ان کا نام میر فضل علی ہے۔
اہلحدیث کی ایسی ہی بد زبانیوں سے جل کر کہ اس نے
ایک دفعہ بدر کو بد دیکھا۔ اور ایڈیٹر الحکم کو ابوالحکم لکھا
ایک مضمون ہمارے پاس بھیجا۔ جس میں انہوں نے دکھایا!
کہ ابوجہل عمر بن ہشام۔ جو ابوالوفا ثناء اللہ ہر دو کے
اعداد حروف بہ قدر ابجد برابر ہوتے ہیں۔ مگر ہم نے
مناسب نہ سمجھا کہ اُسے چھاپیں۔ کیونکہ ہم نے جب کہ
اس سخت تاریکی کے زمانہ میں حق کو قبول کر لیا ہے تو
ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم سب سختیاں اُٹھائیں۔ اور
ہر ایک قسم کا سخت کلام سنیں۔ اور کسی بدگو کا جواب
بدگوئی سے نہ دیں۔ ع

گالیاں سن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اب میں اس دعا پر اس خط کو ختم کرتا ہوں۔ کہ
اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کو استقامت
عطا کرے۔ کہ آپ صحابہ کرام کا نمونہ بنیں اور بہتوں
کے واسطے ہدایت کا موجب ہوں۔ آمین

خادم۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ اڈیٹر اخبار بدر

حاشیۃ اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء جلد ۴ نمبر ۵ صفحہ ۴ کالم اول

آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لہم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور یمدھم فی طغیانہم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ سے اس دعویٰ کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! (۱) ...آباءھم حتی طال علیہم العمر

(پ ۱۷ ع ۴) ہیں کے صاف یہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے
دغاباز۔ مفسد۔ اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے
تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں۔ پھر تم کیسے
من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں
ملتی۔ کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح۔ کرشن۔ اور محمد۔ احمد
بلکہ خدائی کا ہے۔ اور قرآن میں یہ لیاقت! ذالک مبلغہم
من العلم۔ (نائب ایڈیٹر)

خطبہ عید الفطر

مدینۃ المسیح میں عید الفطر ۵؍ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو ۹½ بجے
پڑھی گئی۔

اس دفعہ بیرونجات (لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ) سے
احباب شامل نہ ہو سکے۔ کیونکہ ہلال کے متعلق اختلاف
ہو گیا۔

نماز حضرت امیر المومنین نے پڑھائی۔

بعد از نماز۔ آپ نے سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ
پر خطبہ پڑھا۔ جو درج ذیل ہے۔

آدمی کو اللہ نے بنایا ہے اور اس کے لئے دو قسم
کی چیزیں ضروری ہیں۔ ایک جسم جو ہمیں نظر آتا ہے۔
اس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے۔ کھانے پینے پہننے
مکان کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کا یار و غمگسار ہو۔
اس کی ضرورت ہے۔ دور دراز ملکوں کی۔ دریاؤں کے
اس پار اُس پار جانے کی ضرورت ہے۔ زمیندار کو
کھیتی کی ضرورت ہے۔ کیا زمین انسان بنا سکتا ہے
پھر ہل کے لئے لکڑیاں چاہئیں۔ مضبوط درخت ہو
جب جا کر ہل بنتے ہیں۔ ہل کے لئے لوہے کی بھی
ضرورت ہے۔ پھر اوزار بھی لوہے کے ہوتے ہیں
لوہے کا بھی عجیب کارخانہ ہے۔ لوہا کانوں سے
آتا ہے جس کے لئے کتنے ہی مزدوروں کی ضرورت
ہے۔ پھر اور کئی قسم کی محنتوں اور مردوں کے بعد ہل
بنتا ہے۔ مگر یہ ہل بھی بے کار ہے جب تک جانور
نہ ہوں۔ پھر جانوروں کے لئے گھاس چارہ وغیرہ
کی ضرورت ہے۔ پھر اس ہل چلانے میں علم۔ فہم
اور عاقبت اندیشی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انہی کی
مدد سے چھوٹے جتنے پیشے بنتے ہیں

وہ عالی شان بنتے ہیں۔

مثلاً چکی پیسنا ایک ذلیل کسب تھا۔ علم کے ذریعے ایک
اعلیٰ پیشہ ہو گیا۔ یہ جو بڑے بڑے ملوں کے کارخانے
والے ہیں۔ دراصل چکی پیسنے کا ہی کسب ہے۔ اور کیا ہے
ایسا ہی گاڑی چلانا کیا معمولی کسب تھا۔ گاڑی چلانے
والا ہندوستان میں لنگوٹ باندھے ہوتا تھا۔ اب گاڑی
چلانے والے کیسے عظیم الشان لوگ ہیں۔ یہ بھی علم
ہی کی برکت ہے

حجام کا پیشہ کیسا ادنیٰ سمجھا جاتا۔ یہی لوگ مرہم پٹی کرتے
اور ہڈیاں بھی درست کر دیتے۔ اسی پیشے کو علم کے
ذریعے ترقی دیتے دیتے سرجنی تک نوبت پہونچ گئی
ہے اور سرجن بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے۔

میں نے تاجروں پر وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ سر پر
بوجھ اُٹھائے وہ پھرتے پھرتے ہیں۔ رات کسی مسجد میں
کاٹتے ہیں۔ مگر اب تو تجارت والوں کے علیحدہ جہاز
چلتے ہیں۔

وہ حکومت بھی دیکھی ہے۔ کہ دس روپے لینے میں اور
ایک زمیندار سے وصول کرنا کتنی مشکل ہوتی ہے۔ یا اب
منی آرڈر کے ذریعے مالیہ ادا کر دیتے ہیں۔ سنسان۔
ویران جنگلوں کو آباد کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی علم ہی کی
برکت ہے۔ کہ اس سے ادنیٰ چیز اعلیٰ ہو جاتی ہے
لیکن اللہ تعالیٰ نے اس جسم کے علاوہ کچھ اور بھی عطا
کیا ہے۔ یہ آنکھیں نہیں دیکھتیں۔ جب تک اندر آنکھ نہ
ہو۔ زبان نہیں بولتی۔ جب تک اندر زبان نہ ہو۔ کان نہیں
سنتے جب تک اندر کان نہ ہوں۔ مگر یہ تو کافر کو بھی حاصل
ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور آنکھ و زبان و کان بھی ہے
جو مومن کو دئے جاتے ہیں۔ یہ وہ آنکھ ہے۔ جس سے
انسان حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے۔ حق و باطل کا شنوا
ہو سکتا ہے۔ حق و باطل کا اظہار کر سکتا ہے۔ اگر انسان
حق کا گویا و شنوا و بینا نہ ہو۔ تو صم بکم عمی کا فتویٰ
لگتا ہے۔

اللہ جلشانہ کسی کو آنکھ دیتا ہے۔ وہ ایسی آنکھ ہوتی ہے کہ
اس سے خدا کی رضا کی راہوں کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر ایک آنکھ اس
سے بھی تیز ہے جس سے مومن اللہ کی راہ پر علیٰ البصیرت
چلتے ہیں۔ پھر اس سے بھی زیادہ تیز آنکھ ہے جو اولوالعزم
رسولوں کو دی جاتی ہے۔ ان حواس کے متعلق اللہ اپنے
پاک کلام میں وعظ کرتا ہے۔ دیکھو آج لوگوں نے کچھ کچھ

اہتمام ضرور کیا ہے۔ غسل کیا ہے لباس حتی المقدور عمدہ دنیا پہنا ہے۔ خوشبو لگائی ہے۔ پگڑی سنوار کر باندھی ہے یہ سب کچھ کیوں کیا۔ صرف اس لئے کہ ہم باہر بے عیب ہو کر نکلیں۔ بہت سے گھر ایسے ہوں گے۔ جہاں بیوی بچوں میں اسی لئے جھگڑا بھی پڑا ہو گا۔ اور اس جھگڑے کی اصل بنا یہی ہے کہ بے عیب بن کر باہر نکلیں۔

جس طرح فطرت کا یہ تقاضا ہے۔ اور انسان اسے بہر حال پورا کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں تمہارا مربی میں تمہارا محسن ہوں۔ جیسے تم نے اپنے جسم کو مصفی و مطہر بے عیب بنا کر نکلنے کی کوشش کی ہے۔ ویسے ہی تم اپنے رب کے نام کی بھی تسبیح کرتے ہوئے نکلو اور دنیا والوں پر اس کا بے عیب ہونا ظاہر کرو۔ ادنے مرتبہ تو یہ ہے۔ کہ مومن اپنی زبان سے کہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان ربی العظیم۔ پھر وہ کلمات جن سے میں نے اپنے خطبہ کی ابتدا کی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد۔ اس میں بھی اس کی کبریائی کا بیان ہے پھر اس سے ایک اعلےٰ مرتبہ ہے۔ وہ یہ کہ یہ تسبیح دل سے ہو۔ کیونکہ یہ جناب الٰہی کے قرب کا موجب ہے۔ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ الحمد للہ۔ اور فرماتا ہے۔ کہ ولاکن ینالہ التقویٰ منکم۔ پس ضرور ہے۔ کہ یہ تسبیح جو کریں۔ تو دل کو مصفا کر کے کریں۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اللہ کے فعل پر ناراض نہ ہوں اور یہ یقین کریں۔ کہ جو کچھ خدا کرتا ہے۔ بھلائی کرتا ہے اور جو کچھ کرے گا وہ بھی ہماری بھلائی و بہتری کے لئے کرے گا۔

ہمارے مربی و محسن پر اللہ رحم فرمائے۔ کہ اس نے میری کانوں میں اچھی آواز پہونچائی۔ اور مجھے مشق کے لئے یہ شعر لکھ کر دیا

سرنوشت ما ز دست خود نوشت
خوشنویس است و نخواہد بد نوشت

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ اس اللہ کو جس کی ذات اعلیٰ اور تمام قسم کے نقصوں و عیبوں سے بالاتر ہے۔ رنج و راحت عسر و یسر میں بے عیب یقین کریں اور یہ یقین رکھیں۔ الشر لیس الیک والخیر کلہ فی یدیک۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک جمعہ میں۔ میں نے اپنی طرف سے الوداعی خطبہ پڑھا۔ کیونکہ میری حالت ایسی تھی۔ کہ تھوک کے ساتھ بہت خون آتا۔ اندر ایسا جل گیا تہا۔ کہ خاکستری دست آتے اور میں رات کو جب سوتا۔ تو یہی سمجھتا۔ کہ بس اب رخصت

اسلمت نفسی الیک۔ گھر والے بعض وقت ہمدردی سے مجھے ملامت کرتے کہ تم پرہیز کرتے۔ بہت وعظ کرتے ہو۔ سبق بدستور پڑھائے جاتے ہو۔ تو میں کہتا ہے تمہاری جس قدر نقص و عیب ہیں میری طرف منسوب کر لو۔ میرا مولیٰ تو جو کچھ کرتا ہے بھلائی کرتا ہے۔ سچ ہے۔ والخیر کلہ فی یدیک۔

غرض تم زبان سے سبحان اللہ کا ورد کرو۔ تو اس کے ساتھ دل سے بھی ایسا اعتقاد کرو۔ اور اپنے دل کو تمام قسم کے گندے خیالات سے پاک کرو۔ اگر کوئی تکلیف پہونچے۔ تو سمجھو۔ کہ مالک ہماری اصلاح کے لئے ایسا کرتا ہے۔

پھر اس سے آگے اللہ توفیق دے۔ تو اللہ کے اسماء پر۔ اللہ کے صفات و افعال پر اللہ کی کتاب پر اللہ کے رسول پر جو لوگ اعتراض کرتے اور عیب لگاتے ہیں انکو دور کرو۔ اور ان کا پاک ہونا بیان کرو۔

ہمارے ملک میں اس قسم کے اعتراضوں کی آزادی حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد میں شروع ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کے دربار میں وسعت خیالات والے لوگ پیدا ہو گئے۔ اس آزادی سے لوگوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اور مطاعن کا دروازہ کھولدیا۔ ان اعتراضوں کو دور کرنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے بہت کوشش کی ہے۔ چنانچہ شیخ الشائخ حضرت شیخ احمد سرہندی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی بہت کوشش کی ہے۔ جلال الدین اکبر نے جب صدر جہان کو لکھا۔ کہ چار عالم بھیجیں۔ جو ہمارے سامنے ان اعتراضوں کے جواب دیا کریں۔ تو یہ بات حضرت مجدد صاحب کے کان میں بھی پہونچی۔ انہوں نے صدر کو خط لکھا۔ کہ آپ مہربانی سے کوشش کریں۔ کہ بادشاہ کے حضور صرف ایک ہی عالم جائے۔ چار نہ ہوں۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ مگر ہو ایک ہی۔ کیونکہ اگر چار جائیں گے۔ تو ہر ایک چاہے گا۔ کہ میں بادشاہ کا قرب حاصل کروں اور باقی تین کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر چاروں گئے تو بجائے اس کے کہ دین کا تذکرہ ہو ایک دوسرے کو روکے چاروں ذلیل ہو جاوینگے اور یہ لوگ اپنی بات کی ترجیح میں بادشاہ کو ملحد کر دینگے۔ یہ تو اس وقت کا ذکر ہے جب اسلام کی سلطنت تھی۔ اسلام کے متوالے دنیا میں موجود تھے۔ اس وقت کا بیج بویا ہوا اب تین

برس کے بعد ایک درخت بن گیا ہے۔ کیسے دکھ کا زمانہ ہے۔ کہ نبی کریم کے سوانگ ڈراموں میں بنائے جاتے ہیں۔ عجیب عجیب رنگوں میں لوگ دہوکہ دیتے ہیں۔ جس سے متاثر ہو کر بعض لڑکوں نے غنیمت کی آیت پر لکھ دیا۔ محمد لٹیرا تہا۔ اگرچہ اس کا جواب بہت دیا گیا۔ کہ نقل اعتراض تہا مگر یہ داغ مٹتا نہیں اور میں سراج القضاء کا مسئلہ خوب جانتا ہوں۔ اسی کی ماتحت اس کو لاکر اس کا ذکر کرتا ہوں۔

پس میری سمجھ میں یہ وقت ہے۔ کہ جہاں تک تم میں کسی سے ہو سکے۔ اللہ کے اسماء۔ صفات افعال اللہ کی کتاب۔ اللہ کے رسول۔ اللہ کے رسول کے نواب و خلفاء کی پاکیزگی بیان کرے اور ان پر جو اعتراض ہوتے ہیں۔ انہیں بقدر اپنی طاقت کے سلامت روی و امن پسندی کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کریں۔

یہ مت گمان کرو۔ کہ ہم ادنے ہیں وہ طاقت رکھتا ہے کہ تمہیں ادنے سے اعلےٰ بنا دے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ خلق فسوّیٰ والذی قدر فہدیٰ۔ جو ان پڑھے ہیں۔ انہیں کم از کم یہی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے چال و چلن سے خدا کی تنزیہ کریں۔ یعنی اپنے طرز عمل زندگی سے دکہائیں۔ کہ قدوس خدا کے بندے پاک کتاب کے ماننے والے پاک رسول کے متبع اور اس کے خلفاء اور پھر خصوصاً اس عظیم الشان مجدد کے پیرو ایسے پاک ہوتے ہیں۔

ضعف بہت ہے اور مجھے زیادہ بولنے سے تکلیف بڑھ جانے کا احتمال ہے اس لئے اسی پر بس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خدا تعالیٰ کی تسبیح کی زبان و دل و قلم سے توفیق دے۔

دلکشا میں دلربا نماز

الحمد للہ رب العالمین بعد اس دعا کے کمترین کہتا ہے کہ نماز عید الفطر کی برحمت پروردگار خیر و برکت کے ساتھ بامامت میاں عبد العزیز صاحب مورخہ ۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء مجاریہ بوقت ۹ بجے دن کے ہوئی اور آلم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون۔ پر نہایت دلچسپ وعظ فرمایا۔ باغ کے چرند اور پرند کہ جہاں نماز ہو رہی تھی خاموش تھے۔ پھر جب علم ارتضی علی نے وعدہ جمہوری

کچھ بھی نہیں

لوگ کہتے ہیں کہ اکمل کی زباں کچھ بھی نہیں
ہم نے دیکھا قادیاں میں نورِ دین مصطفےٰ
کوئی دیکھے آ کے میرے سینۂ پُر داغ کو تو
لوگ دوڑے جاتے ہیں کیوں پیر خانوں کی طرف
خوبیٔ اسلام بھی جس سے ہوئے مفتوح ملک
میں نے پوچھا مفتری ہو کر مرے یوں کامیاب؟
ہے کہاں مٹی کہاں آتھم کہاں ہے لیکھرام
بلبلوں نے دی گواہی چند روزہ ہے بہار
طور پر موسیٰ نے جو دیکھا وہی دیکھیں یہاں تو
زندگی اس عمر میں ہے جو خدا کی رہ میں ہو
دل نثارِ شاہ خوباں کر چکے مدت سے ہم
چشم گریاں دل ہے بریاں رنگ زرد اور آہ سرد
تیرے فضلوں ہی سے بیڑا پار ہو تو ہو مرا
ملِ مدہ الّا بدلدار سے کہ حسنش دائم است
آ رہی ہے گورِ عیسےٰ سے صدا کشمیر میں
بندۂ مسلم ہو اس کے ہاتھ میں قرآن ہو
مرشدِ برحق وہی ہے جس کی صحبت سے ہوں نیک
تجھ کو لا کہوں عیب امام پاک میں آئیں نظر
صاحب اسلام ہیں یا کافر بےدین ہیں
جلوۂ مولیٰ جو دیکھا دار پر منصور نے
خاک ان کے منہ میں جو بیباک ہو کر یوں کہیں
ایک وہ دن تھے کہ جاں قربان کرنی پڑتی تھی
تم بڑھے جاؤ پہنچ جاؤنگا میں بھی ایک دن
ایک وہ ہیں جن کے پاؤں چلنے کے قابل نہیں
زندہ مذہب ہے اگر کوئی تو وہ اسلام ہے
ہائے اک دل تھا سو وہ بھی خون ہو کر بہہ چکا

ٹھیک ہے اس پر بجز آہ و فغاں کچھ بھی نہیں
جھوٹ بکتے ہیں جو کہتے ہیں یہاں کچھ بھی نہیں
سامنے اسکے بہارِ بوستاں کچھ بھی نہیں
ڈھونڈتے ہیں یہ وہاں ہے کچھ جہاں کچھ بھی نہیں
ظاہری تیر و کماں۔ تیغ و سناں کچھ بھی نہیں
چپ رہا ملاں۔ نہ بولا۔ ہاں نہ ہاں کچھ بھی نہیں
کشتگانِ تیغ مرزا کا نشاں کچھ بھی نہیں
پھاڑ کر گل پیرہن بولا کہ ہاں کچھ بھی نہیں
دل کے اندھوں کی نظر میں قادیاں کچھ بھی نہیں
چند روزہ عیش اے زندہ دلاں کچھ بھی نہیں
مل گیا ہے جانِ جاں بھی جانِ جاں! اب کچھ بھی نہیں
مجھ کو مت چھیڑو مجھے اے دوستاں کچھ بھی نہیں
روح ہے کمزور جسم ناتواں کچھ بھی نہیں
عارضی حسنِ بتانِ مہ رخاں کچھ بھی نہیں
یہ تنِ خاکی باوجِ آسماں کچھ بھی نہیں
اس کے آگے شوکتِ صاحبقراں کچھ بھی نہیں
اور بھی جو کند کر دے وہ فساں کچھ بھی نہیں
غور سے دیکھو اگر اے بدگماں کچھ بھی نہیں
تھوڑی مدت دیکھ یاں رہ کر زیاں کچھ بھی نہیں
وہ نہ دیکھو تو کہو دار الاماں کچھ بھی نہیں
میرزا صاحب مسیحائے زماں کچھ بھی نہیں
اب تو دینِ حق میں ایسا امتحاں کچھ بھی نہیں
طاقتِ رفتار مجھ میں ہمرہاں کچھ بھی نہیں
ایک وہ ہیں جن میں شاکی زیرراں کچھ بھی نہیں
اور مذہب مردہ ہیں روحِ رواں کچھ بھی نہیں
صبر کر باقی ہے چشم خونفشاں کچھ بھی نہیں

قصۂ اکمل سنا تو بول اٹھے سب بے ساختہ
وامق و فرہاد والی داستاں کچھ بھی نہیں۔

المفتی

(۲۳) پھیرو: یہ کی قسم کا سونڈ دار جانور ہے کیا وہ حلال ہے۔ جواب۔ حرمت کی وجہ نہیں۔

(۲۳) مردہ بیل کی چربی یا گھوڑے خچر کی مردہ صابن بنانے کے واسطے استعمال کرنی جائز ہے یا نہیں۔ جواب۔ کوئی ممانعت نہیں۔

(۲۴) جوروں نصف شعبان کا ہے جس میں حلوا و سیویاں کھائی جاتی ہیں اور آتشبازی چلائی جاتی ہے فضیلت … جواب۔ یہ سب باتیں لغو ہیں۔ شریعت میں اس کا کوئی اصل نہیں۔

دلائل ہستی باری تعالےٰ

(ماخوذ از کلام امیر)

تمام راستبازوں کا اس بات پر کامل اتفاق سے ایمان کہ "اللہ" ہے۔ جتنے راستباز مختلف ملکوں میں ہوئے ہیں ان کے حالات سے ظاہر ہے کہ وہ راستی کے بڑے ہی بھوکے پیاسے تھے اور وہ حق بات کے اظہار میں سارے جہان کی مجموعی مخالفت سے بھی نہیں ڈرتے تھے اور صرف یہی ایک قوم ہے جن کو دلا یخشون احداً الا اللہ کا سرٹیفکیٹ ملا ہے۔

(۲) پھر یہ لوگ رسم و مجارٹی کی رائے کے (جو کثرت سے پیدا ہو) بھی قائل نہیں ہوتے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ بت پرستی کی تردید نہ کرتے حالانکہ بت پرست دنیا پر زیادہ ہیں۔ باوجودیکہ یہ لوگ آپس میں ملے بھی نہیں۔ پھر بھی ان کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ ایک اللہ ہے۔

بس جیسا کہ ہم لنڈن کا وجود بہت سے سچ بولنے والوں کی شہادت سے تسلیم کرتے ہیں۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ بھی ضرور ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ جو بات یہ لوگ خدا سے اطلاع پا کر کہتے ہیں۔ وہ ضرور واقع ہوتی ہے۔ حالانکہ آئندہ کے واقعات معلوم کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی ذرائع نہیں ہوتے۔ دنیاوی تدابیر سے کام لینے میں نپولین سکندر سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ مگر یہ دونوں ناکام مرے ہیں۔ جتنے کہ نپولین کی قوم فرانسیسی کا باوجود بہت خرچ کرنے کے شرق میں کچھ بھی نہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے۔ کہ خدا کے چشمے سے نکلی ہوئی مخلوق ایک دوسرے کی تکذیب نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا سرچشمہ ایک ہے اور وہ ایک ہی ہستی کے ارادے کے تحت میں ہے۔ آنکھ جو رنگ مشرق میں دیکھتی ہے۔ وہی مغرب میں یقین کرتی ہے۔ اور پھر کان اس کی تکذیب نہیں کرتے۔ غرض نظام عالم ایک حد کے اندر باقاعدہ چلتا ہے۔ ایک کتاب کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کا مؤلف کوئی ضرور ہے۔ مگر اتنے بڑے شیرازہ عالم کے مؤلف کا یقین نہ کرنا کیسی بے وقوفی کی بات ہے۔ باجرے کا ایک خوشہ لے کر اس میں سے ایک دانہ نکال کر پھر اس جگہ لگا کر تو دکھاؤ۔ تربوز ریتے میں ہوتا ہے۔ مگر کیا مجال ہے کہ اس کے اندر ایک ذرہ بھی جائے۔ پھر کیسا شیریں ہوتا ہے۔ توت (بیدانہ) کو دیکھو۔ آندھیوں کے موسم میں ہوتا ہے۔ مگر اس پر گرد نہیں۔ گولر کے اندر کس قدر کیڑے ہوتے ہیں۔ غرض نظام عالم کی ہر ایک چیز باوجود کمال بے تعلقی تعلق کمال رکھتی ہے۔ اور ہر چیز کا ایک حد کے اندر ایک ضابطہ کے ساتھ کام دینا ایک مرتب و منتظم کا یقین دلاتا ہے۔

چوتھی دلیل جو ہے۔ سب سے زبردست اور میرے اپنے ذوق کی ہے۔ کہ خدا کی آواز پہنچ جائے۔ کہ میں ہوں۔ چنانچہ میں نے بھی سنی۔ اس نے فرمایا۔ کہ قرآن کی آیت کا منکر کوئی ہو۔ اور وہ مشکل سے مشکل آیت کے متعلق کوئی سوال کرے

اور مجھے نہ آتا ہو۔ تو معاً اس کا علم مجھے سکھا دیں گے یہ خدا کا وعدہ ہے اور میں بڑے زور کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ کہ تمام جہان بھی اگر مل کر کسی آیت قرآنی کے معنے پوچھے اور اعتراض کرے۔ تو اگر وہ منکر آیات قرآنی ہوگا تو مجھے ضرور جواب سمجھا دیا جاوے گا۔ میں ایک عاجز انسان ہوں۔ میرا علم اتنا بڑا نہیں۔ پس میں اتنا دعوے جو کرتا ہوں یہ اس باری تعالیٰ سے ہے۔ جسکی ہستی کی دلیل طلب کی جاتی ہے۔

بدر - دیو سماج کے گورو بھگوان دستیانند اگنی ہوتری و جیون تت کے اڈیٹر صاحب اس پر غور فرماویں۔

اسلام کی اعلیٰ التعلیم

فرمایا۔ تمام مذاہب عالم میں سے یہ مابہ الامتیاز اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اس کے اصول کی منادی پانچ بار بآواز بلند کوٹھوں کی چھت پر چڑھ کر کی جاتی ہے۔

اللہ اکبر سے بڑھ کر اللہ کے لئے تعظیم کا لفظ کونسا ہو سکتا ہے۔ اشہدان لا الہ الا اللہ میں اگر توحید از روئے افعال و ذات وصفات کے مسئلے کو لیا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی حقیقی معبودیت کا اعلان کیا ہے۔ پھر

اشہدان محمداً رسول اللہ میں مسئلہ رسالت و نبوت کا اعلان کرتے ہوئے تمام انبیاء کے کمالات کے جامع کا نمونہ بطور شہادت پیش کیا ہے۔

حی علی الصلوٰۃ۔ میں عبادات کی جامع نماز کی طرف بلایا ہے اور

حی علی الفلاح میں تمام ایسے فضائل کی طرف آنے کی ترغیب دی ہے جو انسان کی کامیابی کا مدار ہیں پھر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کو دہرا کر بتایا ہے کہ اصل مدار نجات توحید ہی ہے۔

ایمان باللہ۔ ایمان ملائکہ۔ ایمان کتب۔ ایمان رسل۔ ایمان یوم آخر۔ ایمان قدر خیر و شر۔ فضائل کر لینا۔ رذائل سے بچنا۔ یہ سات اصل الاصول ایمان میں۔

علم الرؤیا

فرمایا۔ علم الرؤیا بھی ایک بڑا عجیب علم ہے اللہ تعالیٰ ہی جسے اس کی سمجھ دے۔ قرآن مجید میں نبی کی خواب کا بھی ذکر ہے۔ کافر کی خواب کا بھی۔ فاسق و فاجر کی خواب کا بھی۔ غرض ہر قسم کے آدمیوں کی خواب کا ذکر ہے تا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ علم بہت ہی باریک اور عجیب در عجیب ہے۔ آجکل کے پڑھے ہوئے اسے محض خیال قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ غلطی پر ہیں افسوس کہ مسلمانوں نے اب اس کی طرف توجہ کم کر دی ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو اپنے خوابوں کے متعلق یادداشت رکھیں اور رجوع رویا ان کے سچے نکلیں۔ وہ جمع کرتے جائیں تاکہ عجائبات قدرت کا علم ہو۔ رویا کبھی تو بعینہ ویسے ہی پوری ہوتی ہے۔ جیسے انی ارانی اعصر خمرا۔ چنانچہ وہ اسی خدمت پر مامور ہوا۔

(۲) یا آدھی ویسے ہی اور آدھی دوسرے رنگ میں جیسے اس نے دیکھا کہ میرے سر سے روٹیاں پرندے کھاتے ہیں۔ اس کا سر ہی روٹیاں بن گیا۔

(۳) کبھی صرف نمونہ کے طور پر ایک چیز دکھائی جاتی ہے جیسے کئی سال کے قحط کا نظارہ خشک بالوں میں دکھایا گیا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ایک ہی دجال کا ذکر ہے اور تم نے اس سے قوم کی قوم کس طرح سمجھ لی وہ اس پر غور کریں۔ کہ رویا کے معاملات ایسے ہی ہوتے ہیں۔

ابن سیرین کے آگے کسی نے بیان کیا میں نے رویا میں اذان سنی ہے آپنے اسے کہا تو چور قرار دیا جاکر پکڑا جائیگا دوسرے نے یہی خواب بیان کیا۔ تو کہا تم حج کرو گے تیسرے نے بیان کیا۔ تو فرمایا۔ تیرا دشمن خائب و خاسر ہوگا۔ لوگوں نے تعجب کیا کہ ایک ہی خواب اور تعبیریں مختلف۔ کہا تینوں قسم کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔ میں نے ہر ایک چہرے کی فراست سے تبلا دیا ہے۔

(۱) اذن موذن ایتہا العیر انکم لسارقون (۲) اذن فی الناس یوم الحج الاکبر (۳) اذان من اللہ و رسولہ۔

نبی جتھے کا منتظر نہیں ہوتا

فرمایا جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں نبی جتھے کا منتظر رہتا ہے۔ اور پھر لڑائی کرتا ہے۔ جب صحابہ میں سے اکثر بھاگ گئے۔ تو اس وقت نبی اکرم نے پکار کر کہا۔ انا النبی ولا کذب انا ابن عبد المطلب۔ کہ دعوے کرنے والا تو میں ہوں۔ کوئی اگر بھاگتا ہے۔ تو بھاگے۔

احسن القصص سے کیا مراد ہے

فرمایا۔ لوگوں نے غلطی سے احسن القصص کے معنے بہتر سے بہتر قصہ کئے ہیں۔ قرآن مجید میں ہرگز قصے نہیں۔ اساطیر الاولین تو کفار کا قول ہے۔

یہ بھی غلط ہے کہ یوسف کا قصہ ہی سب سے اچھا قصہ ہے۔ خلاصہ سورہ تو یہی ہے۔

(۱) بھائیوں نے آپسے دشمنی کی (۲) اسکی وجہ والد کی محبت تھی (۳) آخر اپنے بھائیوں پر غالب آئے معاف کر دیا۔ (۴) ایک عورت کی ناجائز درخواست کی پروا نہ کی۔

حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اس سے بھی زیادہ عجیب ہیں۔ بجائے چند گنتی کے بھائیوں کے سارا جہان دشمن۔ (۲) اس کی وجہ کسی کی محبت نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ کی توحید کا جوش۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے قوم نے خود کئی حسین عورتیں پیش کیں۔ مگر آپنے خدا کے مقابلہ میں ان کی پروا نہ کی۔ پھر صرف بھائیوں پر نہیں۔ بلکہ سارے عرب پر غالب آئے اور ان کو معاف کر دیا۔

شاعر و نقاش

فرمایا۔ جو کام مصور و نقاش قلم سے لیتا ہے۔ شاعر الفاظ میں اس کی تصویر کھینچتا ہے۔

باپ بیٹے میں فرق

فرمایا۔ یوسف اور یعقوب میں اس بات سے ظاہر ہے کہ یوسف نے یغفر اللہ لکم کہہ دیا۔ مگر باپ کہتا ہے سا ستغفر لکم۔ یہ لوگ خدا کے حکم کے بغیر دعا بھی نہیں کرتے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہرگز حکومت کی خواہش نہ تھی۔ فرماتے ہیں۔ اے ابوذر میں تیرے لئے وہی چاہتا ہوں۔ جو اپنے لئے میرے دل میں کبھی دو آدمیوں پر بھی حکومت کرنے کی خواہش ہرگز پیدا نہیں ہوئی۔

امر بالمعروف

فرمایا مسلمانوں پر ادبار اسی وقت سے آیا ہے جب سے انہوں نے امر بالمعروف نہی عن المنکر چھوڑ دیا ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ملانوں کا کام ہے اور ہم کسی کو امر بالمعروف کریں تو ہماری پوزیشن میں فرق [illegible] ہے حالانکہ ایک عظیم الشان کام ہے کہ سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اسے کیا۔ قرآن مجید پڑھ [illegible] دیکھ لو۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر ہی ہے اور امت محمدیہ [illegible] ہی جس سے چنانچہ فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر

مہاتما منشی رام جی کی رائے

ڈاکٹر چرنجیو اور مہاشہ دھرمپال کے مقدمہ کے متعلق

مہاشہ دھرم پال کو جاگنا چاہیئے

مہاشہ دہرم پال کے باعث مجھے بہت ہی بدنام ہونا پڑا مگر میری قلم اور میری آواز دونوں رُکی رہیں۔ اس کی وجہ بتلانے کا وقت اب آیا ہے جبوقت "میرے پیارے عزیز" دھرم پال نے ڈاکٹر چرنجیو بھار دواج کو بدنام کرنے کے لئے طوفان مچایا تہا اس کے ساتھ اس نے تمام لوگوں کو اس ہوکے میں ڈالنا شروع کیا کہ اس نے سب کچھ میری پریرنا اور میری مَتی سے لکھا ہے اسوقت میری صحت بہت بگڑی ہوئی تہی اور مین آرام کے لئے کوئیٹہ جا رہا تھا۔ مگر اداے فرض کے خیال نے مجھے راستے مین روک لیا اور مین نے شریمان رام کرشن جی پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو پریرنا کی کہ جھوٹ کی تردید کرنا میرا اور ان کا فرض ہے۔ ہم دونوں اکٹھے لاہور پہونچے دہرمپال ہمین سب سے پہلے ریلوے سٹیشن پر ملا۔ اور کہنے لگا۔ "کہ آپ لوگ کوئی اعلان نہ نکالین۔ میرا ڈاکٹر بھاردواج کے آچرن پر کوئی حملہ نہین۔ مین خود معاملہ صاف کردونگا۔" میرا جواب یہ تہا۔ کہ "مجھے تجھ پر اعتبار نہین۔ تو صاف کرتے ہوئے لوگون کو شاید کسی اور بھرم مین ڈال دیوے۔ مین نے بھی ڈاکٹر جی پر لگائے ہوئے شرمناک الزام کے بارے مین وہی الفاظ کہے تھے۔ جو آج مجسٹریٹ نے صاف اپنے فیصلے مین لکھدئے ہین۔

میرے اور پردہان جی کے اعلان کا نتیجہ بہت اچھا ہوا۔ اور دہرم پال کے ہاتھ پاؤن مارنے پر مین اصلیت کو پبلک کے سامنے رکھنے کو تیار رہا۔ کہ ڈاکٹر جی نے یہ معاملہ آریہ پرتی ندہی سبھا مین پیش کردیا۔ بس مجھے پھر اپنی بدنامی ہوتے دیکھ کر چپ ہی رہنا پڑا۔ کیونکہ جو معاملہ زیر غور ہو اس پر لکھنا مین خلاف اصول سمجھتا ہون۔ جب سبھا کی ہتک کرکے دہرم پال نے پردھان آدمی پر حملے کئے اور اس سبھا کو اس کام سے ہاتھ دہونا پڑا۔ تب میرے لکھنے کا وقت آیا اور مین نے اس وقت تک کے تمام حالات پر آزادی سے لکھا میرے لکھنے سے پہلے ہی دہرم پال نے اپنے "ہند" نامی اخبار مین (شاید یہ سنکر کہ مین خود لکھنے والا ہون) مان لیا تہا کہ اس کی تحریرون سے میرا کوئی تعلق نہین اس کے بعد جب ڈاکٹر جی نے نالش کی اور مین نے اس کو اپنے سامنے ... اور ... اور مجھ سے

الگ ہوکر اوس سے اُلٹا ہی کہتے دیکھا۔ تو بہت مرتبہ خبردار کیا اور زیادہ ملنا بھی بند کردیا۔ پھر جو کچھ ہوا۔ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ گو وہ ساری کہانی ٹھیک طور پر ثابت کرسکتی ہے کہ دہرم پال ہر ایک بات میں میرے ساتھ وشواس گھات کرتا رہا اور اپنے ہر ایک مضمون مین آریہ سماج کو ہانی پہونچاتا رہا۔ دہرم پال کے جیون چرتر کو مین اچھی طرح جانتا ہون اور اس لئے جب وہ پریکٹس مین کبھی مسیح کبھی لوتھر اور کبھی بدھ دیو کا ہم پلہ بنتا تہا کبھی ڈپٹی کے مقدمہ کا خاتمہ کرانے والا اور آریہ سماج کے متعلق گورنمنٹ کے شکوک کو دور کرانے والا اور اپنے آپ کو پرسدھ کرتا تہا تو مجھے کشٹ ہوتا تہا اسی پرکار جب آریہ سماج کے لٹریچر پر پنجاب مین برٹش گورنمنٹ کے حکام کبھی اعتراض نہین کرسکتے تھے اس کو اتنا گرایا کہ "منشر" اور "مجدد" جیسے ننگون کے ساتھ ایک آریہ سماج کے اخبار نویس سے بھی مضامین کے روک تھام کی پرتگیان گئی اور جب اس کو دہرم پال نے اپنی "عظیم الشان فتح" کے نام سے پرسدھ کیا تب بھی مجھے لکھنے سے اس مقدمہ نے ہی روکا جس کا فیصلہ ۱۲ ستمبر کو ہوا ہے اور جس مین یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر بہاردواج کو آچرنون پر جھوٹے حملے کرنے کے باعث دہرم پال کو پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دیجاتی ہے۔ جب دہرم پال نے ارجن کا پہلا پرچہ ہی نکالا۔ تو مین نے اسے خبردار کرنے کے لئے ایک خط بھیجا تھا۔ اس کا جو جواب آیا اس کو پڑھ کر مین نے پھر مفصلہ ذیل خط لکھا۔

از پٹیالہ مورخہ ۳۰ جنوری مہاشے دہرم پال جی نمستے

آپ کا خط پہونچا۔ ارجن کا دوسرا پرچہ پڑھکر بھی کوئی اطمینان نہ ہوا۔ صفحہ ۳ پر میان آلہی بخش کی برخورداری۔ میان زاہد علی کا زہد۔ محمدی پولیس سلطان الحمید قید مین۔ صفحہ ۴ پر داؤد خان کی سعادت مندی۔ غلام حسین کی برخورداری طاہر آفندی کی طہارت کے علاوہ صفحہ ۱۱ و ۱۲ کے کچھ مضامین بھی پھر سے پڑھیئے ان سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیا آریہ سماجی سب پارسا ہو گئے ہین جس قسم کے مضامین کی اسوقت ضرورت ہے ان سے عوام تو خوش نہ ہون گے اور اخبار بھی کم بکیگا۔ لیکن ویدک دہرم کی واقعی رکھشا ہوگی .... جہان مین مہاشے دہرمپال کو ایسے خط لکھ رہا تھا وہان لوگون مین پرسدھ کیا جا رہا تھا کہ دہرم پال جو کچھ کرتا ہے مجھ سے پوچھ کر کرتا ہے۔ پھر ۱۸۔ پھاگن کو مین نے مفصلہ ذیل خط ارجن مین چھپنے کو بھیجا مگر جب مجھے یہ تبلایا گیا کہ اس سے مہاشے دھرمپال کو مقدمے

مین نقصان پہونچنے کا امکان ہے تو مین نے انہین اختیار دیدیا کہ وہ اسے نہ چھاپین۔

مورخہ ۱۸۔ پھاگن سمت ۱۹۶۶ بکرمی شانتی بھون۔ جالندہر شہر۔

شریمان دہرم پال جی بی۔ اے ایڈیٹر ارجن لاہور۔ نمستے۔ آپنے اپنے ۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء کے پرچے مین جو مہوست دہرم پرچار کے بند کرنے سے پیشتر دوبارہ غور کرنے کی تاکید کی ہے اس کے لئے آپکا ازحد مشکور ہون آپنے ۱۲۔ پھاگن کے پرچارک مین اسی سلسلے کا ایک دردناک مضمون پڑھ لیا ہوگا جو میرے اخبار کے مینجر نے مجھ بلا دریافت کئے چھاپدیا........ آپکے نوٹ متذکرہ بالا کے آخری حصے کی نسبت مین نے کچھ عرض کرنا ہے جسے اُمید ہے کہ آپ بلا کم و کاست اپنے اخبار مین جگہ دینگے۔ آپنے مجھ پر اپنی پبلک اور پرائیویٹ حقوق کا اس سلسلہ مین خاص طور پر ذکر کیا ہے جس سے عوام یہ نتیجہ نکال سکتے ہین اور نکال رہے ہین۔ کہ آپکے طرز عمل زندگی اور آپکی تحریرون کے ساتھ نہ صرف میرا اتفاق ہی ہے بلکہ آپ جو کچھ کرتے ہین۔ میری صلاح سے کرتے ہین جس طرح آپکے دربار عام مین ہرکس و ناکس کو دسترس ہے کیا میری بھی وہان پہنچ ہو سکتی ہے اگر ہوسکتی ہے تو کیا آپ میرے وہ دونون خطوط جو مین نے اخبار ارجن کے بارہ مین آپکو پٹیالے سے لکھے تھے مع اپنے ایک خط کے جو میرے پہلے خط کے جواب مین آپنے بھیجا تہا بجنسہ چھاپدینگے دوران مقدمہ مین مین نے کئی بار راضی نامہ کرانے کا پرتین کیا پہلے تو شری ڈاکٹر بہاردواج اسبات پر برابر زور دیتے رہے کہ جب تک دہرمپال یہ نہ مان لیوے کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے محض کینہ سے لکھا ہے تب تک وہ اسے معاف نہین کرین گے۔ مگر جب میرے دہرم سالہ جانے سے پہلے مسٹر وائیٹ ہیڈ صاحب مجسٹریٹ نے مجھے اس معاملہ مین راضی نامہ کرانے کو لکھا اس وقت پہلے سب کچھ مان کر دہرم پال نے ہی (نہ جانے کس کے بہکانے پر) راضی نامے ... کر دیا۔ مین ڈھونڈ کے ... دلاتا تہا اب ... دینے پڑے۔ مین (... میلشس ...) لفظ کو ہٹواتا تہا اب ثابت ہوگیا کہ ملزم نے جان بوجھ کر مجرمانہ نیت سے شری ڈاکٹر بہاردواج پر جھوٹا الزام لگایا تہا۔ خیر۔ مگر اب بھی دہرم پال کے اندر کوئی پشیمانی کا بھاؤ ہے؟ نہین۔ پانچسو روپیہ جرمانے پر بھی وہی مونچھون پر تاؤ ہے؟ اور پھر وہی لائبل کہ اگر ڈاکٹر جی کی دہرم پتنی وغیرہ کو عدالت مین بلواتا تو صاف چھوٹ جاتا۔ مجھے دہرم پال کی اس ڈھٹائی پر افسوس ہوتا ہے کیا اسے یہ نشچہ ہوگیا ہے کہ جس طرح وہ عوام کو اپنی تحریرون سے پاگل بنالیتا ہے اسی طرح اس منصف حقیقی کو بھی دہوکہ دیسکیگا۔ مہاشے دہرم پال سعادت اسی مین ہے کہ اپنی بھول مانو آریہ سماج کے نناشک بننے کی بجائے پھر سے شیشہ بنو اور

عدالت برطانیہ پر ایک بدنما داغ

صاحب وزیر ہند اور وائسراے ہند کی گورنمنٹ تو رات دن اسی کوشش میں ہے - کہ عدل و انصاف بلکہ رحم و شفقت کے نمونے قائم کرکے رعایائے ہند کے دلوں کو اپنے ہاتھ میں لے اور وہ بہت کچھ اپنے ارادے میں کامیاب ہو رہی ہے - لیکن افسوس ہے کہ بعض نوجوان تیز طبیعت حکام درمیان میں گاہے گاہے ایسے آجاتے ہیں - جو اکابر ضابطہ کی دلشکن نظیر قائم کرکے گویا ملک اور رعایا کو

سکھا شاہی کا نمونہ

دکھانا چاہتے ہیں - چنانچہ حال میں سرگودہ کے ایک اسسٹنٹ کمشنر مسٹر فلبی صاحب بہادر نے ایک ایسی خلاف قانون کارروائی کر دکھائی ہے - کہ ملک میں شور مچ گیا ہے - کم ہی کوئی اردو اخبار ہوگا جس نے

قانون انگریزی کی اس ہتک

کو افسوس کے ساتھ اپنے اخبار میں ذکر نہ کیا ہو - جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ساتھ بدسلوکی کرنے میں ہوئی - اس کی تفصیل بہت سے اخبارات میں چھپ چکی ہے - چنانچہ اخبار عام اور وطن وغیرہ میں جو مضمون چھپا ہے - اس کو ہم درج ذیل کرتے ہیں -

۱۷ - اگست ۱۹۱۱ء کی صبح کو بھیرہ میں ایک شادی کے موقعہ پر کچھ خیرات فقیر فقرا کو تقسیم کی جا رہی تھی کہ ایک فقیر لڑکا مسمی دربار علی عمر سولہ سال کے کچھ چوٹ آنے سے بہت خراب حالت ہوگئی - مدعیان یعنے دربار علی مذکور کے رشتہ داران کا بیان ہے - کہ تقسیم کنندۂ خیرات نے جو قوم خواجگان بھیرہ میں سے ایک شخص تھا - فقیر مذ دربار علی کو غصہ میں آکر دو تین خصیوں پر اور ایک لات پیٹ پر ماری - جس سے وہ بے ہوش ہوگیا - اور گر پڑا - وہاں سے وہ اٹھا کر ہسپتال میں قریب ۹ بجے کے لے گئے - اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر بشارت احمد نے دیکھا - تو لڑکا مر چکا تھا - چنانچہ انہوں نے دربار علی کے رشتہ دار کو کہا کہ اسے تھانے لے جاویں - تھانہ سے قریب ساڑھے گیارہ بجے لاش واپس ہسپتال پوسٹ مارٹم معائنہ کے لئے بھیجی گئی - بموجب بیان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب چونکہ اس وقت کمپونڈر بیمار تھا اس لئے انہوں نے اسی وقت معائنہ نہ کیا آخر ۴ بجے ایک مصلی کمان کو ساتھ لے کر معائنہ کیا - اسی دن مسٹر فلبی اسسٹنٹ کمشنر و سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب خود بھیرہ میں موجود تھے - انہوں نے بیانات وغیرہ قلمبند کئے - اگلے دن اسسٹنٹ سرجن بشارت احمد کی شہادت معائنہ ڈاکٹری کے متعلق ہوئی - انہوں نے بیان کیا کہ معائنہ پر انہوں نے تلی کو دو جگہ سے پھٹا ہوا پایا اور تلی وزن میں ۴۳½ اونس تھی اور کہ پیٹ میں تلی کے پھٹنے کی وجہ سے خون جمع تھا اور موت تلی کے پھٹنے سے واقع ہوئی - اور کوئی ضرب کا نشان جسم پر نہیں پایا گیا - پولیس کی رپورٹ بھی اسی امر کی مظہر ہے - کہ جسم پر کسی جگہ بھی ظاہری نشان ضرب کا نہیں تھا - مجسٹریٹ صاحب نے مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند یکمایولیس سے چالان مرتب کرا کر مقدمہ سشن سپرد کر دیا سشن جج صاحب نے ملزم کو ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا اور یہ حکم لکھا کہ سرکاری وکیل کو نوٹس دیا جاوے کہ کیوں رپورٹ سپردگی کو منسوخ کرنے کے لئے مسل چیفکورٹ میں نہ بھیجی جاوے اس کے بعد مسٹر فلبی نے سشن جج کو لکھا کہ وہ کچھ نئی شہادت اور مرتب کرکے ایزاد کرنا چاہتے ہیں - جس پر مسل واپس بھیجی گئی اور ملزم پھر حوالات میں کر دیا گیا - ۴ - ستمبر ۱۹۱۱ء کو یعنے واقعہ موت سے اٹھارہ دن بعد مسٹر فلبی معہ سول سرجن کے بھیرہ میں پہونچے اور قبر کو اکھاڑ کر حسب بیان سول سرجن صاحب تلی نکلوائی گئی اور کاٹ کر سپرٹ میں رکھ لی گئی اور اگلے دن یعنے ۵ ستمبر کو بمقام سرگودہ پہونچ کر تولی گئی - ۱۶ ستمبر حال کو سول سرجن صاحب نے عدالت میں یہ بیان دیا - کہ ۵ ستمبر کو تولنے کے وقت تلی وزن میں ۱۲ - اونس سے کم پائی گئی - ان کی رائے میں غالباً ۱۰ یا ۱۱ اونس کے درمیان ہوگی - سول سرجن صاحب نے اپنی شہادت میں یہ بھی بیان کیا - کہ جب انہوں نے لاش کو دیکھا - تو اس وقت انتڑیاں بالکل گل چکی تھیں اور کہ انہوں نے تلی کی جھلی پر کوئی تلی کے پھٹنے کا نشان نہیں پایا - اور کہ ان کی رائے میں اس جھلی کے اندر ۴۳ اونس مادہ نہیں آسکتا - مگر زیادہ سے زیادہ وزن ۳۰ - اونس اس میں آنا ممکن تھا صحت کی حالت میں اس لڑکے کی عمر کے لحاظ سے تلی کا وزن سول سرجن صاحب کی شہادت کے مطابق ۶ - اونس ہونا چاہیئے تھا - اس کے بعد اسسٹنٹ سرجن بشارت احمد کی شہادت دوبارہ لی گئی اور انہوں نے بیان کیا کہ تلی کا وزن ۴۳½ اونس تھا - کمان خاکروب نے بھی تلی کا وزن اس قدر بیان کیا - بیانات گواہان وغیرہ قلمبند ہوکر جب کل کے کل گواہ عدالت سے جا چکے تھے - تو صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اسسٹنٹ سرجن بشارت احمد کو دوبارہ بلاکر ان کو اور کمان خاکروب کو ہتھکڑی لگانے کا حکمدیا - اس بنا پر کہ ہر دو ملزم زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے - چنانچہ اسسٹنٹ سرجن اور خاکروب کو ہتھکڑی اکٹھی لگائی گئی - ڈاکٹر صاحب نے ضمانت کے لئے زبانی درخواست کی - مگر مجسٹریٹ صاحب نے کہا کہ ہم ضمانت نہیں لیتے - یہ واقعہ سالانوالی کا ہے - جو سرگودہ سے آگے ایک سٹیشن ہے - اس وقت مجسٹریٹ صاحب ڈاکٹر اور خاکروب کو ہتھکڑی لگائے ہوئے سٹیشن پر پہونچے - جہاں دیوان دولت رائے وکیل اصل ملزم مقدمہ موجود تھے - دیوان دولت رائے نے اسی وقت درخواست ضمانت لکھ کر پیش کی - اور مجسٹریٹ کو کہا کہ جرم قابل ضمانت ہے - ضمانت لیکر اسسٹنٹ سرجن کو رہا کیا جاوے - اور مجسٹریٹ کے استفسار پر کہ کون ضمانت دیگا - خود ضمانت دینے کی آمادگی ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ اور ضامن بھی موجود ہیں - اور تحصیلدار صاحب بھیرہ جو اس وقت پلیٹ فارم پر موجود ہیں - تصدیق جائداد بھی کر سکتے ہیں - مگر مجسٹریٹ صاحب نے درخواست لینے سے بھی انکار کیا - چونکہ سشن جج صاحب رخصت پر تھے اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کوہ شملہ پر تھے - اس لئے کوئی مزید کارروائی اس وقت ضمانت کے لئے نہ ہوسکی - اور ڈاکٹر صاحب کو سرگودہ لے جا کر حوالات میں رکھا اور اگلے دن بلا ضرورت سارا دن اسی طرح خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی لگائے ہوئے کچہری میں حاضر رکھا اور اسی شام کو حکمدیا - کہ اسی حالت میں انہیں شاہ پور جو بیس میل کے فاصلہ پر ہے پیدل لیجایا جاوے جہاں وہ ۱۸ - ستمبر کو بعد دوپہر جیل میں داخل کئے گئے ۱۹ ستمبر کو وکیل نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بمقام شملہ درخواست کردی - جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے فی الفور ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر ڈاکٹر صاحب کو چھوڑنے کا حکمدیا - مسل مقدمہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہے اور ابھی تک کوئی مزید کارروائی نہیں ہوئی - اس حیرت انگیز مقدمہ سے تمام باشندگان بھیرہ میں سنسنی چھا گئی - اور ہر خاص و عام ان واقعات کو سن کر انگشت بدندان رہ سکتا ہے - (محمد علی وکیل) بہ عام

اس مقدمہ میں ہم گورنمنٹ برطانیہ کے اعلےٰ احکام کو مفصلہ ذیل امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا بیان تازہ لاش کے پوسٹ مارٹم پر تھا۔ اس کے ساتھ اختلاف کا بیان اس معائنہ پر مبنی تھا۔ جو لاش کے اٹھارہ دن تک زمین کے اندر گلنے اور سڑنے کے بعد کیا گیا۔

(۲) مسٹر جوڈسے دن کا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ساتھ ایک اختلاف رائے تھا۔

(۳) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اور بھنگی کو ہر دو کو ایک وقت میں ایک ساتھ ہتھکڑی اس بنا پر لگائی گئی۔ کہ ان کی شہادت کے بیان میں کچھ اختلاف تھا۔ حالانکہ اس اختلاف میں ضرور تھا کہ ایک غلطی پر ہو تو دوسرا صحت پر۔ اسواسطے ہر دو کو ہتھکڑی لگا دینا کیونکر درست ہو سکتا تھا۔

(۴) اگر صرف اختلاف بیان کی وجہ سے بغیر کسی مزید تحقیقات کے دو شاہدوں کو حوالات پر کر دینا جائز تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ تیسرے شاید مسٹر جوڈسے دن کو بھی ایسے ہی اختلاف کے سبب ساتھ ہی نہ رکھا گیا۔

(۵) ڈاکٹر بشارت احمد کو شہادت کے بعد خرچہ دے کر رخصت کیا گیا۔ اور جب سب لوگ عدالت سے چلے گئے۔ تو پھر دوبارہ شام کے وقت طلب کر کے فوراً ہتھکڑی لگا کر عدالت برخواست کر دی گئی تاکہ موقعہ ضمانت نہ ہو۔

(۶) باوجودیکہ جرم قابل ضمانت تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے ضمانت کے واسطے زبانی درخواست کی۔ تو مسٹر فلبی نے کہا کہ ہم ضمانت نہیں لیتے۔

(۷) دیوان دولت رائے صاحب وکیل نے تحریری درخواست ضمانت کے لئے پیش کی اور پچیس ہزار روپیہ تک ضمانت دینے کے واسطے طیاری ظاہر کی اور اسٹیشن پر تحصیلدار موجود تھا۔ جو دیوان صاحب موجود کی لاکھوں روپے کی جائداد کی تصدیق کر سکتا تھا۔ مگر مسٹر فلبی نے بغیر حکم لکھنے کے درخواست واپس کر دی۔

(۸) ایک معزز سرکاری ملازم ڈاکٹر بشارت احمد کو ایک خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی [illegible] گئی۔

(۹) ہتھکڑی لگا کر [illegible] سے گذارا گیا تاکہ اسکی [illegible] بے عزتی ہو۔

(۱۰) دوسرے [illegible] ن بے فائدہ کئی گھنٹے اسی طرح ہتھکڑی لگائے ہوئے عدالت کے برآمدے میں پبلک کے سامنے بٹھائے رکھا۔

(۱۱) حکم دیا کہ اسی طرح ہتھکڑی لگائے پاپیادہ سرگودہ سے شاہ پور لے جاؤ۔ جو بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

یہ سلوک کس کے ساتھ ہوا

(۱۲) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو تیرہ سال سے نہایت نیک نامی کے ساتھ گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہے۔

(۱۳) ایک ایسے ہر دلعزیز کے ساتھ جس کے واقعہ کو دیکھنے اور سننے والے ہزاروں آدمی اس کے ساتھ ہمدردی کے سبب چشم گریاں ہو رہے ہیں۔

(۱۴) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو بسبب اپنی دینداری کے ہر جگہ لوگوں کے درمیان واعظ رہا ہے اور ہمیشہ اپنے وعظوں کے درمیان گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور وفاداری کا وعظ بڑے زور شور سے کرتا رہا ہے۔

(۱۵) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو ہندوستان کی گذشتہ بے چینی کے ایام میں گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بڑے جوش سے حصہ لیتا رہا ہے۔ اور مفسدانہ خیالات کی بیخ کنی کرتا رہا ہے۔

(۱۶) ایک ایسے شخص کے ساتھ جو اس فرقہ کا معزز ممبر ہے جس فرقہ نے گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور وفاداری ملک میں پھیلانے کے واسطے بیسیوں کتابیں اور اشتہارات اب تک چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ دیگر اخبارات میں اس واقعہ کے متعلق جو رائے زنی ہوئی ہے ان میں سے بعض الفاظ بطور نمونہ اب ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

آریہ اخبار پرکاش اسسٹنٹ کمشنر نے ڈاکٹر صاحب جیسے ذی عزت شخص کو ہتھکڑی لگا کر نہ صرف کمال ناتجربہ کاری کا اظہار کیا ہے بلکہ صریحاً لارڈ مارلے کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے جن کی رو سے زیر تجویز قیدیوں کو ہتھکڑی لگانا ممنوع ہے۔ یہ حکم بھی کچھ کم واجب نہیں تھا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کو ایک بھنگی کے ساتھ ہی ہتھکڑی لگا کر صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے ایسا فعل کیا ہے۔ جس کو مشرقی نکتہ خیال سے جس قدر معیوب سمجھا جائے تھوڑا ہے۔

ہندوستان مسٹر فلبی اسسٹنٹ کمشنر کے ایک گزیٹڈ آفیسر کو ایک خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی لگانے اور ایک قابل ضمانت جرم (دفعہ ۱۹۳) میں ضمانت نہ منظور کرنے اور ڈاکٹر بشارت احمد کو ایک خاکروب کے ہمراہ رات بھر حوالات میں رکھنے اور دوسرے روز اسی حالت میں بیس میل پیدل چلا کر شاہ پور جانے کے حکم نے سے لوگوں میں ایک عجیب حیرت۔ بے چینی اور پریشانی پیدا ہو رہی ہے۔

الحکم میں ایک غیر احمدی نامہ نگار ڈاکٹر بشارت احمد صاحب موصوف صداقت اور راستبازی۔ شرافت و نجابت کی زندہ مثال ہیں۔ اگر کسی نے اخلاص و دیانت کو مجسم شکل میں دیکھنا ہو۔ تو وہ ڈاکٹر صاحب کو دیکھے۔ اگر ضبط نفس استقلال اور ایثار کا نمونہ دیکھنا ہو تو ڈاکٹر صاحب کی زیارت کرے۔ مختصر یہ کہ مکارم اخلاق کا مجسمہ ہیں اور اخلاق احمدی کا مرقع۔ ان بزرگوار ڈاکٹر پر جو ناگہانی آفت ایک نو وارد اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول کے ہاتھوں ۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو نازل ہوئی اُسے کوئی انصاف پسند طبیعت متاثر ہوئے بغیر نہ پڑھ سکے گی۔ **انصاف کا خون ہوا ہے اور آزادی تہ تیغ کر دی گئی ہے۔**

زمیندار ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہ معاملہ ہے جس میں ملک کے تمام اخبارات بلا تفریق مذہب و ملت متفق الرائے اور متحد البیان ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کی عزت و آبرو کو بلاوجہ و بلا سبب خلاف ضابطہ جو صدمہ پہنچایا گیا ہے۔ اسے تمام ملک ایک قومی صدمہ سمجھتے ہوئے امید کرتا ہے کہ حضور سر لوئی ڈین کی گورنمنٹ اس معاملہ میں بعد تحقیقات کامل اپنی مسلمہ داد گستری کا ثبوت دیگی۔

سرگودہا کے سب ڈویژنل افسر صاحب شاید یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ قانون مطابع کے اجرا سے اخبار نویسی کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا ہے۔ اور ہر حاکم بلا اس خوف کے کہ اس کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی جائے گی۔ کھلے بندوں جس بے عنوانی کا چاہے ارتکاب کر سکتا ہے اور عجب نہیں کہ اسی خیال سے انہوں نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ایک بھنگی کے ساتھ ہتھکڑی لگانے۔ ملزم کے وکیل کی طرف سے درخواست ضمانت کے پیش ہونے پر باوجود اس نکتہ کے سمجھا دئے جانے کے کہ جرم منسوبہ قابل ضمانت ہے۔ ضمانت قبول نہ کرنے۔ ملزم کو حوالات میں بھیجکر دوسرے دن بلا ضرورت تمام دن خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی لگے ہوئے کچہری میں حاضر رکھنے اور اسی شام کو شاہ پور تک جو بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے پیدل لے جانے کا وہ حکم دیا جس سے برٹش انصاف کی پیشانی عرق انفعال سے تر ہو گئی اس قسم کے افسروں کو ہم ملک اور حکومت کی سلامتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودہویں صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت

حال میں "چودہویں صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت" کے نام سے عالی جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب حنفی نقشبندی مجددی کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے نہایت بے انصافی کے ساتھ احمدیہ جماعت کے امام کے الہام متعلقہ طاعون پر تمسخر اڑایا ہے۔

میں نے اس رسالہ کو بہت غور سے پڑھا۔ مگر مجھے ایک جگہ بھی ایسی معلوم نہیں ہوئی جس میں اس مقرر نے عدل [illegible]

[illegible]

پہلا جھوٹ تحریر فرماتے ہیں جب یہاں [illegible] اس ملک ہندوستان میں سب سے پہلے پہل شروع ہوئی۔ تو مرزا قادیانی نے بھی اس سے فائدہ اٹھانا چاہا اور جھٹ یہ کہنا شروع کر دیا۔ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

اصل بات حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ آپ نے طاعون سے بہت پہلے جب طاعون کا اس ملک میں نام و نشان بھی نہ تھا۔ طاعون کے آنے کی خبر دی تھی چنانچہ دیکھو۔

براہین احمدیہ ۱۸۸۴ء میں طاعون کی پیشگوئی براہین صفحہ [illegible] کا کلام درج [illegible] انت مبارک فی الدنیا [illegible] آخرۃ۔ امراض الناس [illegible] ان ربک [illegible]

[illegible] ہے جس [illegible] کان امنا [illegible] ظاہر ہے کہ ان وبائی ایام میں مسیح موعود کا مکان [illegible] ہوگا۔

پھر ۱۸۹۱ء میں ایک اشتہار میں طاعون کی پیشگوئی اشتہار بیعت دیا۔ اس میں الہام درج ہے۔ کہ اصنع الفلک باعیننا و وحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ ایک طوفان کے آنے کی اطلاع دی گئی اور اس کے لئے ایک کشتی کی تیاری کا حکم دیا گیا جس قسم کی کشتی حضور امام نے بنائی اس سے ظاہر ہے کہ طوفان سے ایک وبائی مصیبت مراد تھی جو اپنی شدت و تباہی میں طوفان نوح سے مشابہ تھی۔

نور الحق حصہ دوم ۱۸۹۴ء میں طاعون کی پیشگوئی ان الکسوف والخسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا فھو تھدید شدید من الرحمان واشارۃ الی ان العذاب قد تقرر واکد من اللہ لاھل العدوان۔ یعنی کسوف خسوف میں تہدیدی اشارہ ہے کہ عذاب سرکشوں کے لئے مقرر ہو چکا۔

حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۸۹۴ء میں طاعون کی پیشگوئی فلما طغی الفسق المبید السیل تمنیت لو کان الوباء المبید۔ فان ھلاک الناس عند اولی النھی احب

[illegible] تعالیٰ میں درخواست کی کہ [illegible]

سراج المنیر صفحہ ۵۹ ۱۸۹۷ء میں طاعون کی پیشگوئی ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضب من ربھم وذلۃ فی الحیوۃ الدنیا وکذالک نجزی المفترین وہ غضب گوسالہ پرستوں پر کیا تھا اس کا ذکر توریت خروج باب ۳۲ آیت ۳۵ میں ہے کہ وہ طاعونی وبا تھی۔ پس ضرور تھا کہ اس زمانہ کے گوسالہ پرستوں کے لئے بھی وہی عذاب آوے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کذالک نجزی المفترین اور اس میں کیا شک ہے کہ [illegible] لوگ اپنے خدا کو ایسا مانتے ہیں کہ وہ اب کلام [illegible] کرتا وہ گوسالہ پرست ہی ہیں۔

اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں طاعون کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ طاعون کے متعلق حضور علیہ السلام نے پندرہ سولہ سال پہلے اطلاع دی اور اس کا علاج بھی بتایا کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انہ اوی القریۃ یعنی جب تک دلوں کی وباء معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہ ہوگی اور اخیر میں فرمایا ؎

پر تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کا اس اطلاع سے کوئی ذاتی مطلب نہ تھا بلکہ آپ کو مخلوق پر شفقت مقصود تھی اور آپ خلق اللہ کی بھلائی چاہتے تھے اور انہیں نیکی۔ تقویٰ کی زندگی کے آرزو مند تھے۔

دوسرا جھوٹ آپ تحریر فرماتے ہیں "پھر یہ جال پھیلایا کہ جو میرا مرید ہو جاوے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اسی لئے کشتی نوح دافع البلاء وغیرہ کتابیں اور اشتہارات شائع کئے"

یہ کیسا سیاہ جھوٹ ہے کہ حضرت امام کا دعوےٰ تھا کہ جو مرید ہو جائے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ میں اس قساوت قلبی پر حیران ہوں جس نے یہ افتراء تراشا۔ اور حق کا ذرا بھی پاس نہیں کیا۔

کشتی نوح صفحہ ۲ میں صاف لکھا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ بے باک معترض نے کشتی نوح کو پڑھا ہے کیونکہ اس نے ایک نامکمل حوالہ دیا ہے چنانچہ اس میں بھی اس کے اس قول (جو مرید ہو طاعون سے بچایا جائیگا) کی تردید موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ "جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل اطاعت اور پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے" دیکھئے پیشگوئی مشروط بہ شرط ہے اور وہ ہے بیعت کرنے والے کا۔ کامل اطاعت۔ پیروی۔ سچے تقوےٰ سے تجھ میں محو ہو جانا" اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ سب مریدوں کے محفوظ رہنے کے متعلق وعدہ نہیں۔ پھر اسی عبارت کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی ہے۔ جو معترض چھوڑ گیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو اس پیشگوئی کے متعلق شبہ میں ڈال سکے "ایک مدت سے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے

شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤنگا - بشرطیکہ اس گھر کی چار دیوار میں ہو گا - بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خودسر اور خودپسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو - اور اس نے مجھے مخاطب کرکے یہ بھی فرمایا کہ **عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئیگی** جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جاویں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں - مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہینگے۔ **مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا انکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو - جو خدا کے علم میں ہے - ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے** - مگر انجام کار - لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے - کہ **نسبتاً و مقابلتہً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے** - اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہیں ۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴ پر سیدنا الامام ارشاد فرماتے ہیں کہ "یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی ہے - کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر **مخلص لوگوں** کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے تکبر نہیں کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اس سلسلہ کا خاص فضل رہے گا - گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو - کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں کیس ہو جاوے - سو شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے۔"

اخیر میں خلاصۃً تحریر فرماتے ہیں کہ:-

میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے **مخلص لوگ** اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا **تمام سلسلہ** نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی - اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئیگی۔"

یہ عبارت اپنے مطالب میں نہایت واضح ہے اور ان میں مفصلہ ذیل دعوے ہیں -

(۱) خود موعود ذاتی - امام الانام حضرت مرزا علیہ السلام طاعون سے محفوظ رہینگے۔

(۲) جو لوگ گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں وہ بچائے جاوینگے۔

(۳) روحانی چار دیواری (حلقہ بیعت) میں مخلص ہیں کامل اطاعت - پیروی - سچے تقویٰ - سے بچے ہیں جو مخالفانہ ارادوں سے دستکش - اخلاص - اطاعت انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل - کسی طور سے متکبر سرکش - مغرور - غافل - خودسر - خودپسند نہ ہو - عملی حالت موافق تعلیم ہو - وہ بھی بچیں گے - پھر کسی وجہ مخفی سے - ایمانی قوت کے ضعف - **نقصان عمل** - اجل مقدر - کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو - یہ صورتیں مستثنیٰ ہیں - جن میں سے پہلی اور دوسری صورت میں وعدہ مخالف بھی جانتے ہیں کہ پورا ہوا - حضرت اقدس اور دار کے اندر رہنے والے ہی طاعون سے محفوظ رہے اور یہ محفوظ رہنا عظیم الشان نشان تھا کیونکہ آپ نے خدا سے اطلاع پاکر شائع کیا تھا کہ "انی احافظ کل من فی الدار" و احافظک خاصۃ - ترجمہ اسکا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا - اور خاص کر تجھے۔

چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام الٰہی کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں - جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر - اور بالخصوص قرآن شریف پر - اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے - **پس اگر کوئی شخص** مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں - ولعنت اللہ علی من کذب وحی اللہ - جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے - ولعنت اللہ علی من افتریٰ علے اللہ - تو میں [illegible] بعد ہر کو کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے ... منقول از تتمہ)

تو اس پر باوجود نام بنام مخاطب کرنے کے کسی کو جرأت نہ ہوئی - کہ یہ مباہلہ کرے - دوسری طرف یہ بھی شائع کر دیا - کہ جس سے خود معترض نے بھی نقل کیا ہے کہ "ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں - خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں - اگر وہ قسم کھا کر کہے گا کہ **اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائیگا**۔

اس پر بھی سب کو سانپ سونگھ گیا - پس **حضرت اقدس کا** باوجود دعوے وحی والہام و دعویٰ پر از تحدی کہ میں طاعون سے محفوظ رہونگا - اور جو قسم کھا کر اس بات کا افترا کہے گا وہ پکڑا جاوے گا - محفوظ رہنا - اور اسی طرح آپ کے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والوں کا محفوظ رہنا اور اس کے بالمقابل کسی ایسے مقام کا ضرور دبا زدہ ہو جانا جسکی نسبت یہ دعوے کیا گیا ہو کہ یہ طاعون سے محفوظ رہے گا ایک بے نظیر نشان ہے اور یہ خصم بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ چار دیواری کے اندر باوجود اس بات کے کہ کئی دفعہ قادیان میں طاعون پڑا - کوئی کیس ہوا۔

باقی رہی دو باتیں - ایک یہ کہ (۱) قادیان کی نسبت کیا پیشگوئی تھی (دوم) احمدیوں کی نسبت عام طور سے کیا پیشگوئی ہے -

قادیان میں طاعون کی نسبت کیا پیشگوئی تھی

سو جاننا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی جو عبارتیں میں نے نقل کی ہیں - ان میں صاف لکھا ہے - کہ قادیان میں **سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی** - **سخت** اور **بربادی افگن** - یہ دو لفظ آپ یاد رکھئے تاکہ میں آپ سے سوال کر سکوں - کیا قادیان برباد ہو گیا یا دن بدن آباد ہو رہا ہے - پھر آپ فرماتے ہیں - طاعون کی **خوفناک آفت** جو تباہ کر دے - پس کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کیا قادیان تباہ ہو گیا - حالانکہ کئی گاؤں [illegible] سے جا سکتے ہیں - جو تباہ [illegible] بعد میں نہیں بنائی گئی - بلکہ [illegible] السبلا میں حضور علیہ السلام تسطیر فرماتے ہیں (دیکھو صفحہ ۵ حاشیہ) - وہ طاعون سخت بربادی بخش [illegible] ہے جسکا نام طاعون جارف ہے یعنے جھاڑو دینے والی - جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں - اور کتوں کی طرح مرتے ہیں (اور آپ نے اس کی مثال میں ایک دفعہ فرمایا تھا دس میں سے پانچ بلکہ اس سے زیادہ سات کا مرجانا) اور فرماتے ہیں - کہ

قبائل میں - عذاب دی جاتی ہیں کہ فلان فلان مخالفت
لیون نہ کرتا - یہ ادقیہ ان اپنے دعاوں کا مصداق بنتا - ہو
آکابر بزرگان [illegible] سے کہ ان کی موت حسرت کی موت ہو
اپنی قوم کو بد انجام دیکھ کر اپنی تمام کوششوں اور کارروائیوں
کو بے کار جاتے دیکھ کر مرے ہیں تاکہ ان کی موت حسرت کی
موت ہو [illegible] کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کئی عذاب
آتے [illegible] - مثلاً [illegible] طاعون - طوفان - سانپ - نقصان
[illegible] (قرآن) اور [illegible] اخیر میں مراسلہ کذاب اور اسود
کئی اشرار الناس زندہ موجود تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فوت ہوئے - پس یہ اعتراض بہت ہی کمزور ہے -

یوں بھی جب کوئی عذاب آتا ہے مثلاً طوفان یا توپ
بڑے چھوٹے ہی مرتے ہیں اور سیلاب میں بڑے بڑے لوگوں
کی تو پیچھے ہی باری ہے - غریبوں کی جھونپڑیاں پہلے برباد
ہوتی ہیں - پھر اسی قرآن شریف میں جس پر تمہارا ایمان ہونا
چاہیئے اس قسم کے سوالوں کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے
(۱) من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدّاً
(۲) یمدھم فی طغیانہم یعمھون - (۳) انما نملی
لھم لیزدادوا اثما - (۴) بل متعنا ھؤلاء وآباءھم
حتی طال علیھم العمر - جو بہت بڑا مجرم ہو - اس کا مدت
بہت مدت تک زیر تجویز رہتا ہے - اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی کہ
بعض مخالفین انبیاء کو کیوں مہلت ملتی ہے - پھر انبیاء کے
تمام مخالفوں کا مر جانا ضروری ہے - یہود کا قیامت تک رہنے کے
تا قیامت رہنے کا تو قرآن شریف میں ذکر ہے -

پھر معترض نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ طاعون
مرزا صاحب کے لئے نہیں - گویا اس پردے میں خدا تعالیٰ اور اس
کے رسول کریم کے کلام کی تکذیب کرنی چاہی ہے کیونکہ طاعون
تو مسیح موعود کا نشان ہے اور اس کی پیش گوئی قرآن و حدیث
میں ہے [illegible] - ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل
یوم القیٰمۃ [illegible] عذاباً شدیداً - کان ذالک
فی الکتاب مسطوراً - [illegible] عذاب کی خبر ہے
ایسا عذاب کہ اس سے ابتر بستیاں نابود ہو جائیں گی - اور
اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض
تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون (جب لوگوں پر
حجت پوری ہوگی - تو ہم زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے - جو ان کو
کاٹے گا - اس وجہ کہ لوگ ہمارے نشانوں پر یقین نہ
لاتے تھے) اس میں اس عذاب کی نوعیت بھی بتا دی کہ وہ طاعون
ہوگی اور اس وقت کوئی نشان دکھانے والا بھی ہوگا جس کے

نشانوں کی تکذیب کی پاداش کی - جمہور مفسرین اس بات پر
اتفاق رکھتے ہیں - کہ دابۃ الارض مسیح موعود کے زمانے
کا نشان ہے - پس جب دابۃ الارض (طاعون) ظاہر ہو
گیا - تو ضرور ہے کہ مسیح موعود بھی موجود ہو - پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی انقاب المدینۃ ملائکۃ
لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال - جس میں دجال و طاعون کا
یکجا ذکر صاف ظاہر کرتا ہے کہ طاعون اس دجال کے
زمانے میں آئیگا جس کا فتنہ دربارہ مذہب مسیح کی دعا
سے دور ہوگا - پھر لکھا ہے کہ فیرغب نبی اللہ
عیسیٰ واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی
رقابھم - یعنے جب اللہ کا نبی مسیح اور اس کے مرید
جناب الٰہی میں توجہ کریں گے - تو کیڑا ان کی گردنوں میں
پیدا ہوگا -

پس طاعون کے عذاب الٰہی اور اوس کے مسیح موعود کے
نشان ہونے کا انکار - خدا اور رسول کا انکار ہے اب اس
بے باک نقشبندی کو اپنے اس قول سے شرم آنی چاہیئے
کہ "دنیا پر طاعون اس (مرزا) نبانی مہدی اور طاعونی مسیح
کی برکت ہے - قرآنی وحی کے برخلاف ہے" -
کیونکہ یہ طاعون تو اس تمہارے مزعومہ مسیح کے زمانے
میں آنی ضروری ہے - پس اسے ہی گویا تم لوگ طاعونی مسیح
کہتے ہو اور ایک صادق کو ایسا کہنا کفر ہے کیونکہ یہ شان نبوت
میں ہتک ہے - انا تطیرنا بکم کہنے والے پہلے بھی ہو چکے
مگر ان کو یہی جواب دیا گیا - کہ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل
انتم قوم مسرفون -
توبہ کرو - کیونکہ یہ خدا کی بادشاہت کے دن ہیں - جو ذرہ بھر
بھی اپنے دماغ میں نخوت رکھتا ہے وہ ذلیل کیا جائیگا -
اور جو گستاخی اور شوخی سے کام لیتا ہے ضرور ہے کہ وہ
خدا کے حضور جواب دہ ہو - اسی واسطے تو میرے آقا
نے لکھا ہے "اصل بات یہ ہے کہ محض انکار اس بات کا
موجب نہیں کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا میں کوئی
تباہی [illegible] جاوے بلکہ اگر لوگ شرافت اور تہذیب سے
خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور
بدزبانی نہ کریں - تو ان کی سزا قیامت میں مقرر ہے
اور جس قدر دنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی
ہے وہ محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے
اسی طرح [illegible] ہی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدی اور
اپنی خباثتوں سے باز آ جاویں گے - اور شریفانہ برتاؤ

ان میں پیدا [illegible] تب یہ [illegible] اٹھائی جائیگی
ودافع البلاء [illegible] یہ ایک دھوکا
ہے - جو کمزور دل انسانوں کو پھانسنے کے لئے دیا
جاتا ہے" [illegible] جو خدا کے برگزیدہ
نہیں اور اسپیشل [illegible] اپنا نجات دہندہ کہتا کیونکہ
تمام انبیاء نجات [illegible] ہیں - چنانچہ حضرت
نوح نے کہا - ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون
یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّی -
معترض [illegible] یہ بھی کمزور دلوں کے پھانسنے
کے واسطے دھوکا ہوگا -

آج تک جس قدر علاج تجویز کئے گئے ہیں وہ سب یکے بعد
دیگرے بے سود ثابت [illegible] اور انہیں چھوڑا گیا ہے
پس وہ وقت قریب ہے کہ تمام انسانی حیلے حوالوں سے
تھک کر قومیں یا مسیح الخلق عدوانا کہتی ہوئی آئیں اور
خدا کے برگزیدہ مسیح کا جلال دنیا پر ظاہر ہو - اللہ تعالیٰ
اس تحریر کو سعید روحوں کے لئے نفع بخش کرے -
(اکمل)

غزل

(صوفی تصور حسین صاحب [illegible] قادیانی)

نشور نور احمد سے ہے جان [illegible] جہاں روشن
زمین و آسماں روشن مکیں روشن مکاں روشن
طفیل اس کے ہے ہر شو [illegible] دارین میں پھیلی
ادھر روشن ادھر روشن [illegible] روشن وہاں روشن
ہوا جب جلوہ فرما تخت دل [illegible] احمد کا
دل و جاں ہوگیا روشن [illegible] روشن زباں روشن
منور فیض سے اس کے ہوا ہے ظاہر و باطن
عذار گلرخاں روشن [illegible] مومناں روشن
وہی ہم گمرہوں کے واسطے شمع ہدایت ہے
اسی سے خاصگاں کے دل میں ہے باغ جناں روشن
یہ تازہ نور افشانی ہی اس کی دیکھ لی سب نے
نہاں تاریکیٔ اسلام کی اس نے کیا روشن
مٹا کر ظلمت کفر و ضلالت نور پھیلایا
کہ ہر دم عارفاں روشن ہے راہ سالکاں روشن
الٰہی نور سے اپنے منور کر [illegible] سینہ
وجود نور دیں سے جس طرح ہے قادیاں روشن
الٰہی روز افزوں نور نور الدیں رہے ہر دم

رہے تاحشر عالم میں ترا نوری نشاں روشن
بیاں کس طرح سے ہو اس کے اوصاف حمیدہ کا
کہاں سے لاؤں مضمون سزاوار ... زباں روشن
دعا ہے ہر گھڑی حق سے تمنا اس کی بر آئے
وہ نور دین سے دیکھے ہر اک پیر و جواں روشن
دعائیں مستجاب اس کی ہمارے حق میں کہ یارب کو
طفیل اس کے ہمیں مل جائے راہ دوستاں روشن
الٰہی دور کر دے ہم سے یکدم سستی و غفلت
کہ محراب عبادت میں رہیں ہم شمع ساں روشن
الٰہی دل حزیں پر کھولدے رحمت کے دروازے
الٰہی مثل جان عارفاں کر اس کی جاں روشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانوں کے تنزل کا باعث

مسلمانوں کو روز افزوں تنزل میں دیکھ کر اکثر فرقہ ہائے اسلام کے مدبروں لیڈروں اور سربرآوردہ لوگوں نے اپنی اپنی قوم کو اس امر سے دکھ محسوس کرکے متنبہ کیا۔ اور اس میں بتایا۔ کہ اس تنزل کے اسباب کیا ہیں اور کس طرح تنزل دور ہو کر ترقی ہو سکتی ہے اس غرض کے لئے بعضوں نے بڑے بڑے آرٹیکل و رسالے لکھ مارے اور بڑے زور شور سے لوگوں کے کانوں تک وہ آواز پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

مگر میں افسوس سے لکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے تنزل کا جو اصل باعث ہے اور یقیناً وہی اصل باعث ہے اس کی طرف کسی نے اشارہ تک نہیں کیا اور نہ ہی قوم کو اس طرف توجہ دلائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وہ سبب کسی معمولی انسان کا بتایا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی کسی معمولی تصنیف میں اس کا ذکر ہے۔ میں اس وقت کوئی لمبا مضمون لکھنے نہیں بیٹھا بلکہ بہت مختصر طور پر وہ اصل باعث مسلمانوں کے تنزل کا پیش کر دیتا ہوں۔ خدا کرے کہ کسی مسلمان کی سمجھ میں آجاوے اور وہ اس پر عملدرآمد کرے۔ سو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود اپنے رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک پر وحی فرمائی۔ جو قرآن شریف میں سپارہ انیس ۱۹ کے رکوع اول میں موجود ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی قوم کی ہلاکت تباہی اور تنزل میں دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔

یارب ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجوراً

اے میرے رب میری قوم نے قرآن جیسی پاک کتاب کو چھوڑ دیا اور اس پر عملدرآمد نہ کیا اس لئے اس حد تک تنزل کو پہونچے ہیں اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی امت کو برے حال میں دیکھ کر کیسا دکھ اور قلق پیدا ہوتا ہے اور درد سے بھرے ہوئے الفاظ میں عرض کی۔ پس ہر ایک مسلمان جانتا ہے۔ کہ خدا کی ہستی سے بڑھ کر کوئی ہستی نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل نہیں۔ اور قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی معتبر کتاب نہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اس کے ماننے میں کسی مسلمان کو شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔

تاریخ بھی اس آیت کریمہ کی تصدیق کرتی ہے عظیم الشان اسلامی سلطنتوں میں کب سے زوال شروع ہوا جب سے مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑا اور جمعہ کو ترک کیا اور مسجدوں میں جاکر امام بننا اور باجماعت نماز پڑھنے کو ذلت سمجھی۔ حالانکہ اس سے پہلے بادشاہ خود امام ہوتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر امراء نے نماز ہی ترک کر دی۔ حکومت اور تسلط کب سے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلنا شروع ہوا جب سے انہوں نے آپس میں السلام علیکم کہنا چھوڑ دیا۔ اور بڑے نے چھوٹے کو اور امیر نے غریب کو سلام کہنا اپنی ذلت اور تنزل سمجھا حالانکہ خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ سلموا علیٰ انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبرکۃ طیبۃ۔

چونکہ خداوند کریم کی سنت ہے کہ جو چیز کوئی شخص خدا کی رضا کے لئے چھوڑے تو خدا تعالےٰ اس رنگ کی اعلیٰ سے اعلےٰ چیز انعام کے طور پر دیتا ہے اور جس رنگ کی کوئی نافرمانی کرے اسی رنگ کا عذاب دیتا ہے اس لئے جس صورت میں کہ انہوں نے اپنے پاک مذہب کو اختیار کرنا اپنی ذلت سمجھی اور اسے چھوڑ دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنزل دکھایا۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ صحابہ کرام نے جو کچھ خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑا۔ سب کچھ بڑھ چڑھ کر پایا۔ عزیز چھوڑے۔ تو مسلمانوں کی بڑی وفادار اور ہمدرد قوم پائی۔ وطن چھوڑا تو ملکوں کے فاتح ہوئے اگر بیبیاں بیٹنے کی پرواہ نہ کی اور وہ خ... ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے نکاحوں میں شاہ... یاں کر دیں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زیادہ سے زیادہ ایک کنال کا مکان چھوڑا ہوگا۔ مگر کیا ملا؟ بادشاہی۔ حضرت عمر رض کی خلافت اور سلطنت کا اندازہ ان کے اپنے ایک قول سے لگ سکتا ہے۔ ان کو خود خدا تعالےٰ کی نصرت پر حیرت تھی۔ ایک روز وہ اپنی جانثار جماعت کے ساتھ جنگل میں جا رہے تھے کہ چلتے ہوئے ایک درخت کے نیچے ٹھہر گئے۔ بعض صحابہ کرام نے کھڑے ہونے اور پھر تدبر کرنے کا سبب دریافت کیا۔ فرمایا کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک روز میں یہاں اونٹ چرا رہا تھا۔ اور کسی بات پر میرے باپ نے مجھے اس درخت کے نیچے سخت کلامی کی تھی۔ اور آج میں دیکھتا ہوں۔ کہ جہاں تک میری نظر کام کرتی ہے میرے ساتھ مسلمانوں کی جماعت ہے اور خدا تعالےٰ نے مجھے اس کا سردار بنایا ہے۔ اللہ اکبر سوچنے کا مقام ہے کہ صحابہ کرام کو خدا تعالےٰ نے وہ کچھ دیا۔ جو انہوں نے اور ان کے باپ دادوں نے خواب میں بھی نہ دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طفیل تھا اور خدا تعالےٰ کا فضل۔ اور دوسری مثال اس طرح پر ہے۔ کہ قوم لوط نے جس قسم کی نافرمانی کی اسی رنگ کا عذاب دیکھا۔ وہ بدبخت قوم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے زنا کرتی تھی یعنی الٹی راہ اختیار کرتی تھی۔ حالانکہ آدمی کو خدا تعالیٰ نے اعلیٰ بنایا ہے۔ وہ زیر کرتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کی بستی کے اوپر کے حصہ کو نیچے اور نچلے حصہ کو اوپر کر دیا۔ جیسے کہ اللہ کریم نے فرمایا۔ جعلنا عالیہا سافلہا اور آج تک وہ نشان قائم ہے۔ یعنے اس بستی کی جگہ ایک جھیل ہے جس کا نام جھیل مردار ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ مسلمانوں کی ذلت اور ادبار کا باعث قرآن شریف کو چھوڑنا ہے اور وہ عروج بھی عود کر سکتا ہے۔ کہ مسلمان پہلے کی طرح قرآن کریم کو لازم پکڑیں۔ پس جو چاہتا ہے کہ اسلام کا عروج دیکھے۔ اسے چاہیئے کہ ... ان ... اور اس پر عملدرآمد ... ے۔ اور دوسر ... عملدرآمد کرنے کے تاکید کرے اور یہ پہلے ... ے پہونچاوے یہ نسخہ میرا بتایا ہوا نہیں ... نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔

والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ
خاکسار محمد نصیب ۔ قادیان

قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی۔ جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانیوالی ہوتی ہے۔

پس اب ہم معترض سے پوچھتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا سال پیش کرے جس میں قادیان میں طاعون آیا ہو اور اس کے دس میں سے سات یا کم از کم نصف آدمی ہی مر گئے ہوں۔ یا [illegible] کہ قادیان کو ویران کر دیا ہو۔ اور اسے کھا گئی ہو۔ اگر وہ ایسی صورت نہیں پیش کر سکتا۔ تو اسے اعتراض کرنے سے شرم کرنی چاہیئے۔ انہ اوی القریۃ۔ جو طاعون کے پہلے اشتہار میں الہام درج تھا۔ اس کے معنوں سے ظاہر ہے کہ ضرور قادیان میں طاعون پڑے۔ چنانچہ اوی عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور اس کی مثال میں۔ الم یجدک یتیما فآوی اور آویناھما الی ربوۃ دو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح بھی ایک مصیبت میں گرفتار ہوئے اور تکلیف اٹھائی۔ اور ان کو سخت درد اور ورطہ اٹھانے کے بعد پناہ دی گئی۔ اور اسی طرح آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ ہوا۔ پس ضروری تھا کہ قادیان بھی طاعون میں مبتلا ہو۔ جو تباہی اور انتشار کے قریب قریب ہو۔ پھر بھی یہ نشان ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ کہ لولا الاکرام لہلک المقام۔ اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا۔ تو یہ مقام اس قابل تھا۔ کہ بالکل نابود کر دیا جاتا پس نابود ہونے سے بچایا جانا ہی ایک نشان ہے۔ اور انی احافظ کل من فی الدار سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں طاعون آنا ہے۔ ورنہ دار* کی حفاظت کی خصوصیت کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ اسی ذکر خاص سے لازم آتا ہے کہ قادیان میں تو طاعون آئے پر دار والے محفوظ رہیں کہا جا سکتا ہے اور لوگ بھی محفوظ رہے۔ گر دعویٰ قبل از وقت کرے کہ کسی گھر کا محفوظ رہنا [illegible] بات ہے اور کسی مصلحت الٰہی کی ماتحت کسی کی حفاظت [illegible] پیدا ہوتے ہیں۔ موتیں آتی ہیں۔ بلکہ [illegible] طوفان بھی آتے ہیں۔ مگر یہی واقعات اگر کسی [illegible] ہوں تو وہ نشان بن جاتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ تحریر اس اعتراض کے جواب میں طالب حق کے واسطے کافی ہے کہ قادیان میں طاعون آیا یا کہ منشی محمد افضل صاحب یا ان کی شل لڑکی اور صاحب طاعون سے شہید کیوں ہوئے۔ کیونکہ ایسا استثنا پہلے ہی [illegible]

پیشگوئی میں موجود ہے۔ اور صرف غیر مخلص ہونا ہی نہیں بلکہ اجل مقدر۔ مخفی وجہ جو خدا کے علم میں ہو۔ نقصان عمل بھی وجوہات ہیں۔ اور یہ تقویٰ و اخلاص کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہی بہتر جاننے والا ہے۔

پھر معترض نے جو یہ بات پیش کی ہے۔ کہ حضرت علیہ السلام طاعون کے خوف سے باغ میں جا رہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

زلزلہ آیا۔ جس سے مکانوں میں رہنا منع [illegible] اسلام میں ثابت ہے کہ زلزلہ کے وقت مکان سے نکل جانا چاہیئے۔ اس لئے آپ باغ میں جو گاؤں سے ملحق ہے جا رہے طاعون کی کوئی بات نہیں کیونکہ اس سے زیادہ طاعون پڑا۔ مگر آپ اسی دار میں رہے۔

پھر یہ باغ میں رہنا تو ایک پیشگوئی کے ماتحت تھا جو براہین احمدیہ میں یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ کی عبارت سے چھپ چکا تھا۔ بلکہ اور لوگوں کو بھی اس میں پناہ دی اور جب آپ نے کشتی نوح میں لکھ دیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا دے یا کوئی دوا بتلا دے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ حارج نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جس کی طرف سے وہ نشان ہے (صفحہ ۵) تو سرکہ اور جدوار کی گولیوں پر تمسخر اڑانا کس قدر ظالمانہ فعل ہے۔ کیا علاج منع ہے کیا حفظ ماتقدم شریعت میں ممنوع ہے۔ کیا حضرت لوط عذاب کے وقت اس بستی سے نکل نہیں گئے تھے۔ تمہاری فطرت کا معترض وہاں بھی کہہ دیگا کیوں بھاگ گئے۔ جب وہ نیک تھا اور خدا کا وعدہ حفاظت تھا تو ضرور بچایا جاتا اور عجب نہیں کہ وہ نوح کے کشتی بنانے پر بھی اعتراض کرے۔ کہ جب صرف ظالموں نے غرق ہونا تھا۔ تو کشتی کی کیا حاجت تھی۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "زرہ پہن کر میدان جنگ میں جانے" پر بھی زبان اعتراض کھول دے۔ کہ ان کی نسبت یعصمک من الناس کی صریح وحی الٰہی تھی۔ یہ کیسی سنت انبیاء اور سنت اللہ سے بے خبری ہے۔ جو کبھی شفاخانہ پر اعتراض ہے کبھی گولیوں پر۔ کبھی مرہم عیسیٰ پر۔

عام احمدیوں کے بارہ میں طاعون کی کیا پیشگوئی تھی۔

اب ایک مسئلہ رہ گیا کہ عام احمدیوں کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں کہ "یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون۔

پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جن کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پا وینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص و تطہیر کا موجب ٹھہریگی۔

اس عبارت سے اور کشتی نوح کے مندرجہ کالم عبارت سے یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تمام بیعت کرنے والوں کی نسبت کوئی وعدہ نہیں رہا۔ وعدہ یہ ہے۔ جو کشتی نوح کے صفحہ ۲ سطر ۱۶ و ۱۷ میں ہے۔ کہ میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا۔ کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتاً طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا۔

پس بارہ سال سے طاعون کا زور ہے۔ خوب حساب لگا کر دیکھ لو۔ کہ یہ جماعت احمدیہ دوسری تمام جماعتوں سے نسبتاً و مقابلتاً محفوظ رہی ہے اور طاعون کا نتیجہ ہمارے حق میں خیر و برکت کا رہا ہے۔ یعنی جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ "کہ بجائے اس کے کہ طاعون آپ کے اتباع کی تعداد کو گھٹاتی طاعون کے آنے سے ان کی تعداد میں اور بھی نمایاں ترقی ہوگی" یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور اس نے حیرت انگیز ترقی کی۔ دو فوجیں آپس میں جنگ کرتی ہیں۔ مرتے دونو طرف سے ہیں۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ اس جنگ کا نتیجہ کس کے حق میں ہوا۔ اور وہی فریق فاتح و مظفر و منصور قرار دیا جاتا ہے۔

اگر یہ بات ہوتی کہ جو اس سلسلہ میں بیعت کرتا وہ بچایا جاتا۔ تو پھر ایمان بالغیب کیا رہتا اور اس طرح تو گندے لوگ بھی اس میں آشامل ہوتے پس ضرور تھا کہ کچھ نہ کچھ ابتلاء ہو۔

اس نشان کے متعلق اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب احمدی ہی طاعون سے مر سکتا ہے۔ تو نشان کیا ہوا۔ سو اس کے جواب میں پہلے تو میں ہی عبارت پیش کرتا ہوں کہ حضرت نے فرمایا نسبتاً و مقابلتاً میری

* دار (الدار) کی چار دیواری کا مفہوم [illegible]

حفاظت محفوظ رہے گی اور وہ ملامتی جرات نہ پائی جائیگی۔ اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی۔ (صفحہ ۴ کشتی نوح)

پھر سنو! کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر خدا نے فرمایا۔ کہ سیصیب الذین اجرموا صغار عند اللہ و عذاب شدید۔ اور ادھر سے متی ہذا الوعد کا سوال ہو رہے تھا تو خدا نے فرمایا۔ کہ یستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمّی لجاءہم العذاب ولیاتینہم بغتۃ وہم لا یشعرون (یہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں اگر مدت مقررہ ہوتی۔ تو ضرور عذاب آتا) پھر عذاب کی نوعیت کے متعلق ارشاد کیا۔ کہ ہو القادر علیٰ ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم بأس بعض۔ وہ عذاب جنگ ہے اور اس کے لئے۔ قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون۔ سے ایک سال مدت بھی بتا دی۔ پھر بدر کی جنگ ہوئی۔ یہ عذاب حسب پیشگوئی تھا اور حق بھی کفار کے لئے۔ مگر کس کو اس بات سے انکار ہے کہ کئی صحابی بھی اس میں شہید ہوئے بلکہ جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت قریبی عزیز بھی مارے گئے لیکن پھر بھی یہ ایک عذاب تھا جو کفار کے لئے تھا کیوں؟ ان جنگوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک قوم غالب ہو گئی اور دوسری مغلوب۔ مسلمان اس جزیرہ عرب میں بڑھ گئے اور مشرکین کا قلع قمع ہو گیا۔ دیکھو ایک ہی تلوار تھی جو کفار کے سر پہ پڑ کر انہیں قتل کرتی اور صحابہ پر پڑ کر انہیں شہید بناتی پس طاعون بھی خدا کی ایک تلوار ہے۔ اگر کوئی احمدی اس کا وار کھاتا ہے۔ تو یہ اسکی تمحیص و تطہیر کے لئے ہے یا بوجہ اجل مقدر یا اور کوئی مخفی وجہ۔ دیکھنا تو ہم نے جیسا کہ کشتی نوح میں لکھا ہے۔ "نسبتاً و مقابلتہً" ہے۔ اور بلحاظ نسبت کے کیونکہ کسی نسخہ پر اثر کا معیار بھی یہی ہے کہ وہ اکثر موقعوں پر مفید ثابت ہو یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک مریض اس سے اچھا ہو۔

اس نسبتی و مقابلتی امتیاز کی مثال قادیان میں ہی موجود ہے ایک طرف ہمارا سلسلہ تھا دوسری طرف بالمقابل آریہ جنہوں نے ایک مردانہ اور ایک زنانہ سکول کھولا۔ ایک اخبار بھی جاری کیا اور ہمارے جلسوں کے مقابل پر جلسے بھی کرنے لگ گئے ..... کو طاعون نے لقمہ بنایا نہ وہ اخبار رہا نہ وہ مدرسے رہے نہ وہ جلسے رہے نہ وہ آریہ رہے۔ اور ایک عقلمند کی غور کے لئے یہ واقعہ کافی ہے۔

پھر میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کی مخفی در مخفی حکمتوں کو کون پا سکتا ہے اور کون اس ذات سے زیادہ کسی کے دل کے حالات سے واقف ہے۔ احمدی قوم کا معاملہ جانے دو ہم ایسا ہی قول لیں کہ طاعون کی وجہ عام بدکاری اور بے ایمانی ہے درحقیقت حال یہ ہے کہ وبائیں قحط اور زلزلے خدا وند تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور عدول حکمی اور گناہ اور گناہ کی ترقی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پھر قرآن شریف میں ہے کہ وما کنا مہلکی القریٰ الّا واہلہا ظالمون۔ اور فرمایا۔ اذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ اپنے ہی ضلع میں دیکھیں جو لوگ طاعون میں مبتلا ہو کر مر چکے ہیں وہ آپ کی نظر میں باقیماندہ لوگوں سے زیادہ مشرک زیادہ بدکار زیادہ ظالم تھے؟ اور کیا آپ ان کے متعلق کوئی معیار پیش کر سکتے ہیں آپ ہی کے نقشہ بندی بھائیوں سے کئی طاعون سے مرے ہونگے اور ان کے بالمقابل کئی مشرک ہندو محفوظ رہے ہوں گے اور پھر یہ اخبار کا اعتراض ہی آپ کے غور کے قابل ہے کہ بلاد یورپ میں زیادہ شرک فسق و فجور ہے یا ہند میں۔ وہ بار دہائیاں پڑی یہاں ..... پڑی باہر کوٹھیوں میں رہنے والے۔ شراب پینے والے۔ خدا کو نہ ماننے والے تو محفوظ ہیں اور نمازی مسلمان طاعون کے مرتے ہیں ان باتوں کا آپ کے پاس کیا جواب ہے۔ جو آپ خدا کے حضور شوخی و گستاخی سے نہ ڈرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "طاعون کے فرشتے کچھ ایسے باولے ہو گئے ہیں۔ کہ وہ راستہ بھول کر مرزائیوں کے گھروں میں گھستے پھرتے ہیں" پس ان سوالات پر غور کرتے ہوئے ہی آپ سوچ لیں کہ بعض احمدی بھی کسی گاؤں میں طاعون پڑنے سے کیوں مر جاتے ہیں۔ پھر یہ سوچئے۔ کہ جب طوفان باد و باران آتا ہے تو چڑیا اور اس قسم کے غریب جانور بھی ساتھ ہی مارے جاتے ہیں۔ جیوان تت کا ایڈیٹر تو ایسے امور کو ظلم قرار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا نہیں۔ کہ خدا کی عمیق در عمیق کیا مصلحتیں ہوتی ہیں اور وہ واقف نہیں۔ آیہ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ کو ایسے کیا ..... کہ جب قوم کا ..... فاسق و فاجر ہو جاوے تو نیک بھی بوجہ اس کے کہ ان کے ساتھ رہتے سہتے ہیں کچھ میل جول رکھتے ہیں۔ اس عذاب کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے لڑنے سے انکار کیا۔ تو صرف چالیس سال خود محروم رہی بلکہ حضرت موسیٰ بھی (چونکہ انہی کے ساتھ رہ پڑے) اسی جنگل میں فوت ہوئے یہ خدا کے عجائبات قدرت ہیں۔ اور ایک دو انچ کی کھوپری اس لامحدود ذات کے بھیدوں کو کیا پا سکتی ہے۔

ایک وقت تھا کہ لوگ کہتے۔ روس۔ فارموسا۔ سانفرانسسکو میں کیوں عذاب نہیں آتا۔ حالانکہ وہاں فسق و فجور انبیاء کا انکار زیادہ ہے لیکن جب وہاں عذاب آئے۔ تو وہی لوگ پکار اٹھے وہاں کیوں عذاب آیا خدا جانے ان لوگوں کا کیا دین و ایمان ہے۔ کہ کسی ایک بات پر قائم نہیں رہ سکتے ایک سوراخ سے سر نکال کر پھر دوسری سے جا نکلتے ہیں۔ خود ہی قرآن شریف کی آیت لکھی ہے کہ۔

اذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔ اور پھر خود ہی جاپان۔ سانفرانسسکو اور فارموسا کے زلزلوں پر معترض ہے گویا قرآن پر اعتراض کرتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آجکل نئی اور پرانی دنیا کے ملک بوجہ تار۔ ریل۔ جہاز وغیرہ کے ایک علاقہ کا حکم رکھتے ہیں۔ حضرت صالح۔ ہود وغیرہ کی مخصوص بستیاں تھیں۔ مگر اس خدا کے مرسل کی رسالت تمام جہان کے لوگوں پر ہے اور سب کو پیغام پہونچا یا گیا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ دنیا کی تمام قوموں اور تمام ملکوں کو متنبہ کر دے اس لئے اس نے مختلف آفات و عذاب بھیجے تاکہ سب خواب غفلت سے بیدار ہوں اور ان کو فکر پیدا ہو کہ یہ کیا بات ہے اور وہ تضرع پیدا کریں۔ مجھے بڑا تعجب ہے۔ کہ ما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اہلہا بالباساء والضراء لعلہم یضرعون۔ سے معترض یہ سمجھتا ہے۔ کہ عذاب انہی لوگوں کو ہوتا ہے۔ جن کے اندر وہ نبی موجود ہوتا ہے۔ خدا جانے اندر موجود ہونے سے کیا مراد ..... مسیح موعود نذیر ہو ..... کر دنیا میں ..... ہمکو بھی اسی دنیا میں موجود ..... اض کیا ہوا۔ یہ مقامات بوجہ نافرمانی عذاب کے مستحق ..... جب ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کی بات پوری ..... تو ان پر عذاب آگیا اور یہ کہاں سے ثابت ہے کہ صرف وہی گاؤں پکڑا جائیگا جس میں نبی ہو۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہے کہ ما کنا مہلکی القریٰ حتیٰ نبعث فی امہا رسولا یتلوا علیہم آیاتنا وما کنا مہلکی القریٰ الا و اہلہا ظالمون۔ نبی تو ایک بستی میں آتا ہے جو مرکز قرار دیا جاتا ہے۔ پھر دوسری بستیاں بھی جو خدا کے علم میں غ ...

وطن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ابتلار اور تحقیر و تذلیل ناواجب و ناروا کا مختصر ذکر پچھلے پرچہ میں درج ہوچکا ہے۔ بادی النظر ہی میں یہ کارروائی ایسی دردناک اور ہندو کے باتفاق اس پر کمال حیرت و استعجاب اور تاسف و افسوس کا اظہار کرکے باادب مگر زور کے ساتھ ہز آنر سر لوئیس ڈین بالقابہم کو فوری توجہ دلائی۔ تو اسی طرح سربرآوردگان ملک میں سے بھی اکثر نے فوراً کسی نہ کسی پیرایہ میں اعلےٰ حکام کو اس تشویش سے آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھا۔ جو اس افسوس ناک خبر سے طبعاً تمام اخبار خوان دنیا اور خاص کر شرفار ملک میں محسوس ہونے لگی تھی اگر پبلک کو اطمینان ہے۔ تو زیادہ تر اس امر سے کہ وہ بخوبی جانتی ہے کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ کی نصفت پسندی اور بیدار مغزی پر کامل بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اگر حالات اور واقعات متقاضی ہوں۔ تو واثق یقین ہے۔ کہ سر لوئیس ڈین بہادر اس معاملہ میں سر ڈینس فٹز پیٹرک کے نقش قدم پر چلنے سے دریغ نہ فرماوینگے۔ کیونکہ اگر حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو مسٹر ہیرلین کے معاملہ کے زمانہ میں غالباً ہمارے موجودہ حکمران ہی سر ڈینس کے دست راست اور مشیر خاص اور پنجاب گورنمنٹ کے روح رواں یعنے چیف سکرٹری تھے۔

مسٹر نلبی فیصلہ میں لکھتے ہیں کہ بشارت احمدؐ اور کرم دین جرم زیر دفعہ ۱۹۳ سے (جھوٹی گواہی دینا) کے مرتکب ہوئے ہیں لہذا میں زیر دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ ضابطہ فوجداری حوالات میں کرکے ان کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ اگر صاحب ممدوح مقدمہ کی خود ہی تجویز فرمائیں تو بہت مناسب ہوگا تاکہ کسی کو کسی طرح کا حرف رکھنے کا موقعہ نہ ملے۔ وجوہ یہ درج ہیں۔ (۱) سول سرجن تلی کا وزن ۱۱۔ اونس بتاتا ہے اور بشارت احمدؐ ۴۴ اونس (۲) سول سرجن کسی شگاف کا نہ ہونا بیان کرتا ہے۔ اور بشارت احمدؐ نے دو شگاف بتائے (۳) بانٹ رکھنے کے متعلق کرم دین و بشارت احمدؐ کا اختلاف (۴) پیٹ کے خون کے متعلق اختلاف۔ دس سالہ اسسٹنٹ سرجن ایسے افسر کو حوالات میں کردینا۔ چوہڑے کے ساتھ اس کو ہتھکڑی لگوانا۔ معقول ضمانت سے انکار کردینا بازاروں میں پھرایا جانا برآمدہ میں بٹھایا جانا پیدل جانے کا حکم دیا جانا وغیرہ وغیرہ حیرت افزا اور رنجدہ امور سے قطع نظر اس تمام کارروائی میں جو جو صریح بے ضابطگیاں اور اہم قانونی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں وہ اعلےٰ حکام اور خاص کر سر لوئیس ڈین پر چشم زدن میں واضح ہوگئی ہوں گی۔ تاہم آگاہی عام کے لئے اس موقعہ پر یہ درج کردینا نامناسب ہوگا۔ کہ کوئی عدالت زیر دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ کسی شخص کے برخلاف حلف دروغی کا مقدمہ قائم نہیں کرسکتی۔ جب تک کہ اصل مقدمہ کا آخری تصفیہ نہ ہوگیا ہو۔ دیکھو ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۷۶۔ مدراس ہائیکورٹ رولنگ جلد ۱ صفحہ ۲۱۔ اس اصول کا بیان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے کہ دیوانی مقدمات میں بھی اس کی تعمیل ضروری سمجھی گئی ہے جیساکہ بمبئی لارپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۷ سے ظاہر ہورہا ہے۔ نیز فیصلجات ذیل سے پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۵۰۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۲۔ الہ آباد جلد اول صفحہ ۴۹۷ وجلد ۵ صفحہ ۳۸۷ اور یہاں ابھی سشن نے مقدمہ کی باضابطہ سماعت بھی شروع نہیں کی۔ دوسرا بڑا سقم یہ ہے کہ کوئی عدالت باختیار خود زیر دفعہ ۱۹۵ عمل پیرا نہیں ہوسکتی اس کے لئے لازمی ہے کہ کوئی پرائیویٹ شخص جس کو مزعومہ حلف دروغی سے نقصان پہونچا ہو۔ درخواست دے اور اجازت استغاثہ حاصل کرے۔ سوم ان دونوں شرطوں کے پورے ہو جانے کے باوصف کوئی حکم کوئی عدالت ان دونوں دفعات کے رو سے نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ حلف دروغی کے ارتکاب کے متعلق تمہیدی تحقیقات سے اطمینان نہ کرلیا جاوے دیکھو الہ آباد لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۸ و ۱۰۱ وجلد ۵ صفحہ ۶۲ و مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۸۱ اور پھر یہی نہیں کہ چالان پا سپردگی سے پہلے الگ الگ تمہیدی تحقیقات ہو بلکہ یہ کہ اس تحقیقات میں ملزم کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ دیکھو کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۔ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۸۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۲۴ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر حاضری ہی ضروری نہیں بلکہ یہ کہ ملزم کو یہ ظاہر کرنے کا موقعہ دیا جاوے۔ کہ کیوں اس کے برخلاف اجازت یا حکم ارجاع مقدمہ نہ صادر کیا جاوے۔ دیکھو مدراس ہائیکورٹ پروسیڈنگ مورخہ یکم ستمبر سنہ ۱۸۸۸ء مدراس لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۔ کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۵ وغیرہ وغیرہ۔ یہاں نہ کوئی سرسری یا تمہیدی تحقیقات ہوئی نہ ملزم کا بیان لیا گیا نہ اُسے موقعہ دیا گیا۔ نہ اصل مقدمہ کو ختم ہونے دیا گیا اور پھر سب سے عجیب یہ کارروائی کہ دونو گواہوں کو یکسان ملزم بنا دیا حالانکہ ان میں سے ایک کا بیان ضرور سچا تہا۔ اور اگر محض اختلاف ہی کافی وجہ مواخذہ سمجھی گئی ہے۔ تو سول سرجن کے بیان کے اختلاف از بیان بشارت احمدؐ وغیرہ کو اس کلیہ سے کیوں مستثنیٰ کیاگیا۔ مگر کامل یقین ہے کہ سر لوئیس ڈین اور ہز اکسلنی لارڈ منٹو کے عہد میں قانون کی ایسی بے حرمتی سے ہرگز درگذر نہیں فرمایا جائے گا۔

اطلاع ہمارے ایک احمدی بھائی میں شیخ نور احمدؐ نام۔ ساکن کوہاٹ۔ وہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ منڈی اسپان امرتسر میں۔ میں دلالی کا کام کرتا ہوں۔ سب احباب میری معرفت خرید و فروخت کریں۔ انشاء اللہ نقصان سے محفوظ رہ کر فائدہ اٹھائیں گے ان کے پاس گولیاں دافع امراض اسپان بھی برائے فروخت ہیں۔ بطرف ہاتھی دروازہ متصل چبوترہ سادھوواں۔ امرتسر منڈی اسپان میں ملیں گے۔

ضرورت ہے ایسے دو پٹواریوں اور ایک قانون گو کی جو بندوبست میں عنقریب کام کرچکے ہوں۔ پرائیویٹ جائداد کے متعلق حفاظت حقوق کے لئے۔ درخواستیں مع اسناد بذریعہ ایڈیٹر صاحب بدر بہت جلد آنی چاہئیں۔ تنخواہ کا تصفیہ بذریعہ خط وکتابت۔ احمدی کو ترجیح دی جاوے گی۔ پنشنر یا ریٹائرڈ بھی لئے جاسکیں گے۔

سکھا دو مجھ کو دندان سازی کا علم اچھی طرح سے طور پر ہے کیا کوئی صاحب احمدی اس کی تکمیل کا ذمہ لیتے ہیں۔ میں اپنی دندان سازی کی آمدنی کا ۵ فیصدی انشاء اللہ قادیان دیا کرونگا۔ چراغ الدین معرفت ایڈیٹر بدر۔

پتھیروں کی ضرورت صدر انجمن احمدیہ نے عمارت شفاخانہ اور تکمیل عمارت بورڈنگ کے لئے بھٹہ کا جاری کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس کام کے لئے پتھیروں کی ازحد ضرورت ہے۔ ازراہ کرم واقف کار اصحاب پتھیروں کے بہم پہنچانے میں مدد دیکر ثواب دارین سے بہرہ ور ہوں۔ اور اس معاملہ میں خط وکتابت انچارج دفتر تعمیرات قادیان سے کریں۔ والسلام۔

درخواست دعا میاں عبدالحق صاحب سب پوسٹماسٹر (۲) منشی احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر (۳) دختر زادہ مہرالدین صاحب گرد اور بیمار ہے (۴) منشی عبدالرشید صاحب برادر منشی عبدالعزیز صاحب (۵) شاہ ولی صاحب ٹبل کالڑ کا بیمار ہے۔

جنازہ غائب۔ اہلیہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سابق ایڈیٹر المنصور (۲) زوجہ عبدالمجید صاحب لاہوری (۳) ہمشیرہ غلام محی الدین

اصلاح السلام علیکم۔ گذارش آنکہ۔ در اخبار نمبر ۴۳ بدر مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۱۰ء بتحریر مضمون حقیقت اوتاران ہنود دو جا غلطی کاتب شد۔ ... نکہ در سطر ۱۰

اناللہ وانا الیہ راجعون

سید عبد الحی صاحب عرب مہاجر قادیان کی اہلیہ نے (جو ہمشیرہ عبد الغنی خان صاحب مہتمم توشہ خانہ ٹیالہ ہے) پیر کے روز اپنے وطن میں مع اپنی نوزائیدہ لڑکی کے انتقال کیا۔ مرحومہ۔ غریب مزاج اور نیک شریف عورت تھی۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت نصیب کرے۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیویں۔

(۲) برادر محمد زاہد صاحب ساکن خیرام پور (اڑیسہ) کی والدہ صاحبہ ام الحسنات کا جنازہ غائب بھی پڑھ دیں۔

"کوریا میں ایک مشرقی طاقت"

وتمت کلمۃ ربک صدقاً وعدلاً

الحاق کوریا۔ جاپان نے قریب ترین ہمسایہ کا ملک کوریا کس عمدہ قابلیت اور حکمت عملی سے ملحق کیا۔ کہ خود فرمانروائے کوریا نے (جو شہنشاہ یا امپرر کے خطاب سے پکارے جاتے تھے) خوشی سے اپنی دست برداری قبول کی۔ وہ جاپان سے معقول گذارہ پائیں گے۔ اور ذاتی طور پر شہنشاہ ہی پکارے جاویں گے۔ اگرچہ شیر قالین اور ہے۔ شیر نیستان اور ہے تو بھی دل کے خوش کرنے کو صاحب یہ خطاب اچھا ہے۔ اب حال میں میکاڈو ے جاپان نے کوریا کے لئے ضابطہ انتظام نافذ فرمایا۔ یہاں ایک گورنر جنرل فرمانروا ہوگا۔ جنرل ٹیرونتی کو یہ اعزاز منصب دیا گیا ہے۔ آپ کو تمام قانون اور آئین مرتب کرنے کا اختیار ہوگا وہ میکاڈو ے جاپان کی منظوری کے محتاج ہوں گے۔ میکاڈو ے جاپان ان کے وزیر اعظم اور پریوی کونسل وہاں کے انتظام کی محافظ اور ذمہ وار ہوگی۔ (عام)

پرتگال میں جمہوری سلطنت

پرتگال کے معزول شاہ مانوئل معہ اپنی ملکہ اور نیز والدہ و دادی کے بخیریت جبرالٹر میں پہونچے۔ یہاں کے برٹش جنگی جہازوں نے توپوں کی سلامی سر کی۔ گورنر صاحب نے استقبال کیا۔ عزت برقرار ہے۔ پرتگال میں ہر جگہ جمہوری حکومت کا اعلان کیا گیا رعایا خاموش۔ بحری و بری فوجیں متفق۔ سینر براگہ جو نیا وزیر اعظم ہے برٹش سفیر کو دوستی و عزت کا یقین دلایا۔ تمام مخالفت مغلوب کی گئی ہے۔ شاہ کے تمام حامی مقابلہ میں قتل ہو گئے لیکن وفادار فوج کو سخت مقابلے کے بعد مجبوراً ہتھیار دکھنا پڑا۔ فوج کے افسران اندر سے جمہور لیڈروں سے ملے تھے۔ اگر وہ رہنمائی کرتے۔ تو جمہور فوج ضرور مغلوب ہوتی۔ تمام سرکاری کاروبار اور بنک جمہور کے قبضے میں ہیں۔ شاہی طرفدار جابجا بے ہتھیار کئے گئے۔ شہر میں ۳۰ گھنٹہ تک جنگ رہی۔ سلحخانے کے تمام ہتھیار عوام کو تقسیم کئے گئے۔ شاہی کا خاتمہ شاہی جھنڈے کے پرخچے اڑا دئے۔ اس کو پیروں تلے کچل ڈالا۔ شاہ نے آخر وقت مصلحہ کا ثبوت دیا الخ

الٹی میٹم بھیجا۔ کہ تخت سے مستعفی ہوں وہ آدھی رات کو محلات کے پچھواڑے سے مجبوراً بھاگ گئے ان کی عمر صرف ۲۱ برس کی ہے۔ ان کو شیروں نے دھوکے میں رکھا ان کے ساتھ تمام یورپ کی ہمدردی ظاہر ہے۔ جمہور پسند کا غلبہ کامل ہے کاروبار جاری کئے گئے۔ فوج نے انقلاب کیا۔ شاہی حکومت ناممکن ہے بعض کے خیال میں جمہور وزرا میں ناچاقی کا خوف ہے اور کیا عجب سپین کی طرح پھر شاہی ہو لیکن موہوم یورپین طاقتیں دخل نہ دینگی۔ اگر جمہوری حکومت اہل پرتگال کو قبول ہوگی تو یورپ میں تسلیم کی جاوے گی۔ ترکی و ایران کے بعد پرتگال نے انقلاب کا ثبوت دیا۔ سپین و یونان میں ہی اس کا خوف کیا جاتا ہے۔

سعی مشکور

حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور کی کوشش سے لاہور سے ایک سو دو سو پیہ عمارت فنڈ میں ۱۱۲ روپیہ عید الفطر فنڈ میں اور ایک سو پچاس ماہواری چندہ میں ہوا۔ صرف احمدی جماعت نے بدھ کو عید پڑھی۔

ضرورت

ایک آدمی کی جو عربی سے بھی واقفیت رکھتا ہو اور اردو میں بھی مضامین لکھ سکتا ہو حساب کتاب کے کام کی بھی نگرانی کر سکتا ہو۔ مذہب سے سچی ہمدردی اور محبت رکھنے والا ہو اور خدا تعالیٰ کے راہ میں کچھ قربانی کرنے کی ہمت بھی رکھتا ہو۔ وما التوفیق الا باللہ تنخواہ اور کام کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جو کہ ایڈیٹر رسالہ ہذا سے کرنی چاہیئے۔ قادیان کی سکونت چاہنے والے احباب خصوصیت سے توجہ فرماویں۔ درخواستیں بہت جلد ہوں۔

مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

پتھر کا کوئلہ ¼

جناب من امیرے کارخانہ میں ہر قسم کا پتھر کا کوئلہ کفایت سے بہت عمدہ ملتا ہے چونکہ میرے یہاں لوڈنگ کا بہت بڑا انتظام ہے کہ خریداروں کو کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا حسب منشاء مہربان خریداروں کو کوئلہ روانہ کیا جاتا ہے۔ اب مہربانوں کو تحریر ہے کہ کم از کم دو ایک گاڑی کوئلہ منگاکر آزمائش کر لیں۔ دربارہ نرخ مینیجر کارخانہ سے دریافت فرماویں شرط اول ہمراہ آڈر قیمت کوئلہ روانہ فرماویں۔ کم از کم نصف قیمت ضرور باقی روپیہ بذریعہ ویلیو پی ایبل وصول کیا جاویگا۔ شرط دوم جس وقت گاڑی یہاں سے روانہ کی جاوے گی اوس وقت آڈر منسوخ نہیں ہو سکتا ہے۔

اسم فسٹ کلاس بڑا بڑا۔ اسم سکنڈ کلاس بہت عمدہ بڑا بڑا۔
دومت کون فسٹ کلاس چمکدار ۔ سامک کون بہت عمدہ
سوفٹ کوک برابر پوفت
ہارڈ کوک فسٹ کلاس بڑا بڑا اسفید ٹکڑہ
ہارڈ کوک نمبر ۲ بہت عمدہ

المشتہر۔ ایس۔ ایم۔ تقی تلوں کا پتہ کمپنی تقی دھن باد ضلع مانبھوم
(بعد بریس قادیان)

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

سنت احمدیہ ۴ر۔ مجموعہ فتاوے احمدیہ بجائے عہ کے صرف عہ۔ سری نہ کلنک اوتار ۸ر۔ کفارہ ۳ر۔ چشمہ مسیحی ۴ر۔ مباحثہ العصمت ۲ر۔ غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۷ر۔ سر الشہادتین ا۔ الاختلاف ۳ر۔ شہادت الفرقان ۲ر۔ ظہور المسیح ۲ر۔ معیار الصادقین ۳ر۔ اسلام کی پہلی کتاب ۲ر۔ عیسائی مذہب ۔ معیار الحق۔ ضرورت زمانہ ۸ر۔ مورکھ سدھ ۲ر۔ کامن احمدی ۔ نظم مستورات ۔ احمدی کامن ۔ القول الصحیح فی تصدیق المسیح ار۔ فتح الدین ۴ر۔ رعایتی ۳ر۔ السر المکتوم ۵ر۔ البرہان الصریح ار۔ شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۷ر۔ جنگ مقدس ۸ر۔ بس باسے کے نوٹ پر لیکچر مہرنگ۔ در ثمین اردو ۳ر۔ مجاہد ۳ر۔ مباحثہ رام پوری ۲ر۔ صحیفہ آصفیہ ۳ر۔ کتاب الصیام۔ روزے کے متعلق تمام مسائل ار۔ شرائط بیعت۔ جلد منگاؤ۔ روپیہ کی ۱۲۵ مدکی ۵۰ ۴ر کی ۲۰ ۔ فی جلد ۔

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ⅛

یہ خضاب خالص مہندی اور وسمہ کے جوہر سے بلا آمیزش کسی دیگر اجزا کے بصورت تیل تیار کیا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لیپانے کی ضرورت نہ ٹھاٹھ باندھنے کی حاجت۔ ادھر لگاؤ۔ ادھر خشک ہو جاتا ہے۔ ۲ منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلتے ہو۔ سردیوں میں دھونے اور نہانے کی تکلیف سے کیسی عجیب نجات دینے والا خضاب ہے۔ نمونہ خضاب ہر قیمۃ بالمقطع پر ارسال ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو سال کے لئے کافی ہے عا روپیہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئیں۔ وہ بھی بنظر خیر الناس من ینفع الناس ہو سکتی ہیں۔ نمونہ کے لئے ہر قیمت لیجاوگی۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ۔ حبوب آتشک فید حبیں عہ حبوب بواسیر خونی و بادی۔ قیمت فید حبیں عہ روپیہ۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ روپیہ۔ سفوف جریان فی ڈبیہ عہ۔ حبوب ممسک فی درجن عا روپے۔

خضاب منگوانے کا پتہ

مینجر کارخانہ قدرتی خضاب ٹونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

"موت" دو
ونقصان کا کوئی دفـ
مقرر نہیں اس لئے
ہے۔ کہ آج ہی خط لکھو اور
پروف آہنی مضبوط
الماری منگاکر اپنی محـ
کی کمائی ہوئی دولت
حفاظت کرو۔ مختصر
نرخنامہ باتصویر فرمائش
مشہور عالم کارخانہ
کپنی گوجرانوالہ سے
نذر ہوگی۔

اصول تجارت دفتر
سکھانے اور دولت
کے راستے بتانیوالی قابل
کتاب ۔ ۱۳۶ صفحہ
قیمت ۸ر

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

مورخہ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء مطابق

(جلد ۱۰) (نمبر ۴)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

اسلام میں توحید

آریہ مسافر ۲۰ میں ایک نوٹ "اسلام میں شرک" کے عنوان سے دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا کہ جس دین کا اصل الاصول ہی لا الٰہ الا اللہ ہو۔ اس میں شرک کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک جاہل سے جاہل مسلمان کو بھی پوچھو کہ تم مسلمان ہو۔ تو وہ اس کے ثبوت میں فوراً الحمد للہ پڑھتا ہوا کہے گا۔ لا الٰہ الا اللہ بخلاف اس کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں جسکا معمولی فرد بھی اپنے مذہب کے اصول بتلا سکے۔ میں نے تو بڑے لوگوں سے پوچھ کر دیکھا ہے وہ میرے اس سوال کا جواب ٹال گئے۔ کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں نے جیون تت کے ایڈیٹر صاحب کو لکھا کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ تو جواب میں مجھے دس گیارہ کتابوں کا نام لکھ دیا۔ لیکن یہی سوال اگر ایک جاہل مسلمان سے بھی ہوتا۔ تو وہ لکھ بھیجتا۔ لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہے۔ جو اپنے اصولوں کا اعلان دن رات کو چھتوں پر چڑھ کر پانچ دفعہ بہ آواز بلند کرتا ہے یعنی اذان میں۔ وہ مذہب میرے دوستو اسلام ہے۔ پھر باوجود اس علم کے کہ اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔ ہمارا دین ہے۔ یہ کہنا کہ اسلام میں شرک ہے کس قدر بے انصافی کی بات ہے۔ قرآن مجید سارا اسی توحید کی تعلیم سے بھرا ہے۔ اس کی ایک سورۃ۔ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ ایسی سورۃ ہے جو جاہل سے جاہل مسلمان کو یاد ہے۔ اور دن میں تقریباً ۳۲ دفعہ اس کو دہراتا ہے۔ پھر باوجود اس کے ہمیں مشرک سمجھنا۔ اگر از راہ شرارت نہیں تو نادانی کی انتہا ہے۔ کیا لوگوں کو حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعلان بھول گیا کہ یا ایھا الناس ان کنتم فی شکٍ من دینی فلا اعبد الذین تعبدون من دون اللہ۔ ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم وامرت ان اکون من المومنین۔ وان اقم وجھک للدین حنیفاً۔ ولا تکونن من المشرکین ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذاً لمن الظٰلمین۔ وان یمسسک اللہ بضرٍ فلا کاشف لہ الا ھو۔ وان یردک بخیرٍ فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہٖ وھو الغفور الرحیم۔

اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کی نسبت شک میں ہو تو سن لو۔ کہ اللہ کے سوا ان کی پرستش نہیں کرتا جن کی تم پرستش کرتے ہو بلکہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں۔ جو تمہاری جانیں قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ اور یہ کہ اپنی تمام توجہ سے یکسو ہو کر دین پر قائم ہوں۔ اور تو مشرکوں سے نہ ہو اور نہ پکار اللہ کے سوا انہیں جو نفع نہ دے نہ ضرر۔ اگر تو ایسا کرے تو ظالموں سے ہے۔ اگر تجھے کوئی دکھ پہونچے۔ تو اللہ کے سوا اس کا کوئی ہٹانے والا نہیں اور سکھ پہونچائے۔ تو اس کے فضل کو ہٹانے والا کوئی نہیں۔ جس پر چاہے اپنے بندوں سے فضل کرے وہ غفور و رحیم ہے۔ کیا ایسی پاک تعلیم والا مشرک ہو سکتا ہے (۲) پھر سنو۔ قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر ولکن اسجدوا للذی خلقھن۔ کیا اس قسم کی کوئی وید کی شرتی بھی پیش کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔

اسلام شرک کی بیخکنی میں تو ایسا مشہور ہے۔ کہ خود مخالفوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ پرکاش مطبوعہ ۸ نومبر میں لکھا ہے کہ:-

(سیدنا) محمد صاحب (صلعم) کے دھرم سمبندھی کاموں کے لئے ہمارے ہردیہ میں بڑی عزت ہے ان کے ظہور سے پورب عرب دیش نواسیوں کی دھارمک اوستھا بہت ہی نیچ تھی وہاں وام مارگ کی لہر بڑے زوروں پر تھی۔ بھیروی چکر بڑے ویگ سے چلتا تھا۔ غرضیکہ شراب کباب و بھچار اور بت پرستی کوئی ایسی اخلاقی برائی نہ تھی۔ جو اس وقت اہل عرب میں موجود نہ ہو۔ اس وقت (سیدنا) محمد صاحب (صلعم) نے بت پرستی کے برخلاف

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

ردست آواز اٹھائی اور نسند یہہ عربی پیغمبر کے یہ
یدی سورج اور چاند بھی میرے ہاتھوں پر رکھ دو۔ تو
ی مین بتون کا کھنڈن نہین چھوڑ سکتا۔ بڑے اچپہ بھاد دوا
شبد مین۔ اور ان شبدون کو پڑھ کر یک لخت ہمارے ہردیہ
سے پیغمبر کی پرستشا نکلتی ہے۔ آپنے بت پرستی کو ہٹاکر
عرب دیش مین ایک واحد پرماتما کی پوجا چلائی "
باقی یہ کہنا کہ آپ نے اپنا نام ساتھ جوڑ دیا۔ نہائت
نافہمی کی بات ہے۔ دنیا مین ایک ہی ہادی ہے۔ جس کو یہ
امتیازی درجہ حاصل ہے۔ کہ اس کی قوم نے اس کی
پرستش نہین کی۔ کیونکہ مسلمان جہان اشہدان لا الہ الا اللہ
پڑھتا ہے۔ اسی کے ساتھ اشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ
ہے۔ یعنی اللہ کی الوہیت کے ساتھ (حضرت) محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبودیت کی گواہی دیتا ہے۔ کیا ہمارا
معترض بھول گیا کہ رامچندرجی اور کرشن جی کی پوجا ہوتی
ہے۔ کیا وجہ ہے یہ تعلیمی نقص ہے۔ وہ خدا کے راستباز
بندے ہادی خلق تھے۔ مگر لوگون نے انھین خدا سمجھا اور
خدا بنایا۔ مگر الحمد للہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے متعلق اس کی قوم کو یہ غلط فہمی نہین۔ مسئلہ شفاعت سے
کسی قسم کا شرک سمجھنا بہت گری ہوئی بات ہے۔ شفاعت
کی فلاسفی تم لوگ نہین سمجھ سکتے۔ حالانکہ دنیا کے جتنے کام ہین
وہ بھی شفاعت ہی سے ہوتے ہین۔ اگر کسی انسان مین یہ دو صفتین
موجود ہون کہ ایک خدا سے تعلق شدید ہو اور دوسری طرف
مخلوق سے بھی محبت اور ہمدردی کا تعلق ہو۔ تو بلا شبہ ایسا
شخص ان لوگون کے لئے جنھون نے عمداً اس سے تعلق
نہین توڑا۔ دلی جوش سے شفاعت کرے گا۔ اور وہ شفاعت
منظور ہوگی۔ کیونکہ جس شخص کی فطرت کو یہ دو تعلق عطا کئے گئے
ہین ان کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ خدا کی محبت تامہ کی وجہ سے
اس فیض کو کھینچے۔ اور پھر مخلوق کی محبت تامہ کی وجہ سے وہ
فیض ان تک پہونچائے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جسکو دوسرے
لفظون مین شفاعت کہتے ہین۔ جیسا کہ چاند سورج کے
مقابلہ مین ہوکر ایک قسم کا اتحاد اور جوڑ اس سے حاصل کرتا
ہے۔ تو معاً اس نور کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو آفتاب مین ہے
اسی طرح روحانی شفیع کا معاملہ ہے۔ جب ایک انسان سچے
دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہے
اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و
صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے
یہان تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام

تک پہنچ جاتا ہے۔ تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپ کے
ساتھ ہو جاتا ہے۔ وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر اُترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے اور
پھر اُس نور سے قوت پاکر اعلےٰ درجہ کی نیکیان اس سے
ظاہر ہوتی ہین۔ اور اس کے ہر عضو مین سے محبت الٰہی کا
نور چمک اُٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلی دور ہو جاتی ہے
اور علمی رنگ سے بھی اس مین نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی
رنگ سے بھی۔ آخر ان نورون کے اجتماع سے گناہ کی
تاریکی اس کے دل سے کوچ کر جاتی ہے۔

بس جناب یہ ہے شفاعت کی حقیقت۔ خدا جانے
آپ کیا سمجھے ہین۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ مجرمین مین
یکدم اندھا دھند بہشت مین ڈالدئے جادین گے۔ خدا تعالےٰ
فرماتا ہے۔ یتساءلون عن المجرمین۔ ما سلککم
فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک
نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین۔ و
نکذب بیوم الدین حتیٰ اتٰنا الیقین فما
تنفعھم شفاعۃ الشافعین۔

تم کو دوزخ مین کس چیز نے پہونچایا۔ کہین گے۔ ہم
نمازی نہ تھے۔ مسکین کو کھانا نہ کھلاتے۔ بے ہودہ
بکواس کرتے۔ عملی حالت سے قیامت کو جھٹلاتے۔
یہان تک کہ موت آگئی۔ پس ان کو شفاعت کرنے والون
کی شفاعت نفع نہ دے گی۔

آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت یا ایھا الناس
اتقوا ربکم واخشوا یوماً لا یجزی والد عن ولدہٖ
ولا مولود ھو جاز عن والدہٖ شیئاً کے نزول پر
فرمادیا تھا۔ اے قریش اپنی خلاصی ڈھونڈو۔ مین تمہارے
کچھہ کام نہ آؤنگا۔ اے بنی عبد مناف اے عباس اے
صفیہ محمد کی پھوپھی اور اے فاطمہ محمدؐ کی بیٹی۔ اللہ کے
معاملہ مین مین کیا کام آسکتا ہون۔ اگر تمہارے عمل اچھے
نہ ہون گے۔

پھر ایک اور آیت سے ٹھوکر کھائی۔ جو سورۃ اعراف
مین ہے۔ جعلا لہ شرکاء فیما
اتٰھما فتعلی اللہ عما یشرکون۔ آپ کہتے ہین کہ
بابا آدم علیہ السلامؑ و مائی حوا نے شرک کیا۔

مین تعجب کرتا ہون۔ کہ آدم کا بیان پہلے ہولیا۔ پھر
اور پیغمبرون کا ذکر آیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دشمنون کا ذکر ہے۔ اب یہان آدم و حوا

کس طرح سمجھ لئے گئے۔ کیا جعل منہا زوجہا سے مگر
یہ تو ان کی خصوصیت نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن آیاتہٖ
ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً۔ کہ خدا نے تمہین سے
تمہاری بیبیان بنائین۔ کیا دُعا سے؟ مگر دُعا تو مشرکین بھی
کر لیتے ہین۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ دعوا اللّٰہ
مخلصین لہ الدین لئن انجیتنا من ھذہٖ لنکونن
من الشاکرین۔ کیا صالحؔ سے؟ وہ کون ماں باپ ہے جو نہ
چاہے کہ میری اولاد چنگی بھلی تندرست پیدا ہو۔ کیا عما
یشرکون قرینہ کافی نہین۔ کہ حضرت آدم و حوا یہان مراد نہین
بلکہ مشرکین عرب کو خطاب ہے اور نفس واحدہ سے مراد عربون
کا جد مشترک ہے۔ جس سے ان سب کی نسل چلتی ہے یا نفس واحدہ
سے ہر ایک مشرک مخاطب کا جد مراد ہے۔ حضرت آدمؑ
کے دانہ کھا لینے کا ذکر تو کئی جگہ ہے۔ مگر اس بات کا ذکر
نہین آیا بلکہ سورہ طٰہٰ مین ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ
وھدیٰ فرماکر بتادیا۔ کہ پھر آدم علیہ السلام سے کوئی معمولی
کمزوری بھی ظاہر نہین۔ چہ جائیکہ شرک۔ اُمید ہے اسی
قدر کافی ہوگا۔

مدینۃ المسیح

جناب امیر المومنین علامہ نور الدین سلمہ رب العالمین جمعہ کے روز ۱۸ نومبر

خان محمد علی خان صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑی
کے بدکنے سے الحکم پریس کے پاس نیچے آرہے۔ ابرو کے اوپر
ایک زخم آیا۔ ہڈی پر ضرب نہین آئی اور کچھہ چوٹین بھی لگین مگر
الحمد للہ خیریت گذری۔ بہت سال ہوئے حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب مین دیکھا۔ کہ مولوی نور الدین
صاحب گھوڑی سے گر پڑے۔ جس سے آپ کی صداقت اور
اس تعلق شدید کا پتہ چلتا ہے۔ جو حضور کو مولوی صاحب
موصوف سے تھا۔ آپ کی طبیعت رو بہ صحت ہے حالات
تشویش انگیز نہین۔ احباب یہان آنے کی تکلیف نہ کرین بلکہ
گھر ہی مین صبر و سکون کے ساتھ دُعا کرین۔

جھنگ سیال کا پیغام تناسخی کو اگر اصول ہی کی پوچھتے ہو تو پھر کچھ
پوچھو۔ اپنے اصول اپنے ہی کلمون
سے ڈھونڈ لو۔ آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ آپنے اوتار کس لئے لیا
تھا اور اب کرتے کیا ہو۔

اعلان گورنمنٹ بابت مردم شماری ۱۹۱۱ء اس امر کی ہدایت رکھنی چاہیئے
کہ جینیون اور سکھون کو ہندو
درج نہ کیا جاوے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین سکھ ہون تو صرف اس وجہ

قرآن مجید کی سورتوں کا خلاصہ

(فرمودہ حضرت امیر المومنین سلمہ رب العالمین)

۱ - سورۂ بقرہ - توجہ دلاتی ہے کلام آلہی پر اور اسکی ضرورت پر اور اس کے فوائد پر - ان فوائد میں سے بڑا فائدہ اصلاح جنگوں کی ہے - کلام آلہی سے غرض کیا ہے اور علامات کیا ہیں اور بطور مثال کے جہاد پر بیان کرتی ہے - یہود کے ساتھ مناظرہ اسمیں زیادہ ہے نصارٰی کے ساتھ کم ہے -

۲ - سورۂ آل عمران - اسی مضمون کو دہراتی ہے اور نصارٰی سے مباحثہ زیادہ کیا گیا ہے -

۳ - سورۂ نساء - جنگوں سے اگر فرصت ہو - تو معاشرت اور تمدن کے طریق سکھاتی ہے - ملک گیری ہو چکی - اب ملک داری کی تعلیم ہے اور اشارہ مناظرہ اور جہاد کا ذکر کرتی ہے -

۴ - سورۂ مائدہ - معاشرت اور تمدن ہے اور مناظرہ عیسائیوں سے زیادہ اور معاہدات کی طرف توجہ دلائی ہے - کہ ملک داری میں معاہدات کا لحاظ رکھنا ضروری -

۵ - سورۂ انعام - رسالت اور رسولوں کی تسلیم کی بحث ہے -

۶ - سورۂ اعراف - وہی رسالت اور تعلیم ہے - مگر نظائر کو بڑھایا ہے کیونکہ ان کے سوا بات صاف نہیں ہوتی -

۷ - سورۂ انفال - میں نظائر کے ساتھ واقعات کی طرف توجہ دلائی ہے - مثلاً بدر -

۸ - سورۂ توبہ - میں واقعات میں خصوصیت سے مکہ والوں اور منافقوں کو خطاب کیا ہے -

۹ - سورۂ یونس - میں نبی کریمؐ کے ساتھ جو آپکے دشمنوں کا تعلق اور اس کا نتیجہ ہے اسکا ذکر کیا ہے -

۱۰ - سورۂ ھود - میں وہی مضمون دُھرایا ہے -

۱۱ - سورۂ یوسف - میں بتایا ہے کہ انبیاء کی ابتدائی حالت قبل نبوت کی مخالفت بھی ناکامی کا موجب ہوتی ہے - چہ جائیکہ تکمیل نبوت کے بعد مخالفت - مگر اس میں ظاہری مخالفت کے امور کا بیان ہے -

۱۲ - سورۂ رعد - میں ظاہری باطنی شرارتوں کا ذکر ہے -

۱۳ - سورۂ ابراھیم - میں پھر ظاہری شرارتوں کا ذکر کیا ہے پھر بتایا ہے کہ قرآن شریف چونکہ جامع ہے اس کا مقابلہ تمام انبیاء کا مقابلہ ہے -

۱۴ - سورۂ نحل - میں خطرناک جھڑکی دی ہے اور وجوہ جنگ بتائے ہیں - مگر سورہ نحل میں اہل مکہ کی طرف توجہ ہے -

۱۵ - سورۂ بنی اسرائیل - میں یہود کی طرف زیادہ توجہ ہے

۱۶ - سورۂ کہف - نصارٰی - یہود اور مجوس کو لیا ہے -

۱۷ - سورۂ مریم - میں آپ کی قبولیت دُعا کی تسلی ہے -

۱۸ - سورۂ طٰہٰ - میں اس قبولیت دُعا پر زیادہ زور دیا ہے

۱۹ - سورۂ - انبیاء - میں عظیم الشان فتوحات کا بیان کیا ہے اور یہ بتایا ہے - کہ جن انبیاء کا ذکر کیا ہے ان کے ملکوں میں ہماری سلطنت جائے گی

۲۰ - سورۂ حج - میں عنقریب فتح ہونیوالی ہے - یہود نصارٰی مجوس کو بیدار کیا ہے -

۲۱ - سورۂ مومنون - میں فتح کو مشروط کر دیا ہے یعنی یہ بتایا ہے کہ فتوحات کس شرط پر مشروط ہیں -

۲۲ - سورۂ نور میں خلفاء راشدین کا بیان ہے -

۲۳ - سورۂ فرقان - میں تبلایا ہے - کہ کل دشمنوں کا تختہ اُلٹ دینگے -

۲۴ - سورۂ شعراء - میں مکہ کے بڑے بڑے نو دشمنوں کا ذکر کیا ہے -

۲۵ - سورۂ النمل - خلافت کے بعد سلطنت کا رنگ ہو جائیگا - اور جب آسودگی بڑھ جائے گی - تو شریر بادشاہ بھی ہوں -

۲۶ - سورۂ قصص - بنی اُمیہ کی سلطنت خواہ شام خواہ سپین میں

۲۷ - سورۂ عنکبوت - عباسیوں کا ابتدار اور بنو اُمیہ کا انجام

۲۸ - سورۂ الروم - میں ملک شام کی عام حالت بیان ہوئی -

۲۹ - سورۂ لقمان - عباسیوں کا عہد اور حکمت کے تراجم کا ذکر -

۳۰ - سورۂ السجدہ - میں اُس کے بعد کی سُستیوں کا ذکر ہے -

۳۱ - سورۂ - احزاب - اس بات کا ذکر ہے کہ پھر منافق بہت زیادہ ہو جائیں گے -

۳۲ - سورۂ سبا - مسلمانوں کی عیش پرستی کا ذکر ہوگا - کہ ترقی کرکے اُنھوں نے کس طرح عیش پرستی کی -

۳۳ - سورۂ فاطر - میں اس کا نتیجہ -

۳۴ - سورۂ یٰس - میں تمام پچھلی کارروائی کو دُہرا کر اس کا نتیجہ بیان کیا ہے -

دوسرا سوال

دیکھو ۱۰ نومبر سنہ

کیا انبیاء علیہم السلام وحی آلہی کے معانی اور مطلب سمجھنے میں غلطی کر سکتے ہیں ؟ اِس کی نظائر بھی تبلا دیں -

جواب - اصل میں وحی اور الہام آلہی کی دو قسمیں ہیں - ایک تو وہ جو کسی شریعت کے معاملہ کے متعلق ہو - یعنی ایسا الہام ہو جسمیں کوئی حکم ہو جس کی بجا آوری لوگوں پر فرض ہو تو اُس الہام کے معنے غلط سمجھنے میں چونکہ شریعت کی تکمیل کا حرج ہے - اِس لئے ایسے الہامات کے معنوں میں غلطی ناممکن ہے - مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق جو الہامات قرآنی ہیں اگر ان کے معانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کھلتے تو شریعت کی تکمیل نہ ہو سکتی تھی - اور (معاذ اللہ) آیت الیوم اکملت لکم دینکم غلط ٹھہرتی - اور نماز روزہ حج وغیرہ ہم انکی اصلی ہیئت میں خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق کبھی ادا نکر سکتے اِس لئے ایسے الہامات کے معنوں میں ذرہ بھر بھی خفاء انبیاء پر نہیں رہنا چاہیئے - کیونکہ اگر ایسا خفا وقوع میں آئے تو پھر انبیاء کی اصل غرض یعنی تکمیل دین پوری نہیں ہو سکتی اور جب اصل غرض پوری نہ ہوگی تو پھر (معاذ اللہ) لغو کام ہو جاتا ہے - اِس لئے ناممکن ہے کہ احکام و شرائع کے الہامات میں غلطی لگے - اب رہے ایسے الہامات جو احکام دینی کے متعلق نہیں انکی کئی قسمیں ہیں - اُن میں بعض تو ایسے ہیں جن میں آئندہ کے متعلق بشارتیں اور وعید پائے جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ملہم کی کسی موجودہ حالت کے اظہار کے لئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کسی گذشتہ واقعہ کے متعلق ہیں - اب جبکہ ہم پر یہ ثابت ہو گیا کہ شریعت کے احکام کے سوا اور کئی قسم کے الہام ہوتے ہیں اور یہ بھی ہم صاف بات پاتے ہیں کہ اگر ایسے الہاموں کے معنے ملہم نبی پر نہ کھلیں تو کوئی حرج نہیں ہو سکتا کیونکہ اس الہام میں کوئی شریعت کا حکم تو ہے نہیں کہ جس پر عملدرآمد نہ ہونے سے یا غلط عملدرآمد ہونے سے گناہ واقعہ ہونے کا اندیشہ ہو سکے - پھر اُس کے بعد ہم دیکھتے ہیں الہامی کتابوں میں ہزاروں استعارے اور مجاز مستعمل ہوتے ہیں اور ہزاروں جگہ ایسے الفاظ استعمال میں لائے جاتے ہیں کہ جنسے متعدد معانی خیال میں آ سکتے ہیں - اِسیطرح خود قرآن شریف فرماتا ہے کہ قرآن شریف جیسی مفصل کتاب کا ایک معتد بہ حصہ متشابہات آیات سے ہے - اب ایک اور طرف نظ[illegible] ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ بعض الہام ایسے بھی ہوئے ہیں جن کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا - تو صاف نتیجہ نکل آتا ہے کہ اگر تمام الہاموں کے درست اور عین ٹھیک پورے ہونے والے معنی ہی انبیاء کو معلوم ہوتے اور لوگوں کے سامنے بیان کر دیا کرتے تو پھر لوگوں کو کس قسم کا شبہ پیش آ سکتا ہے - وہ یہ بات

عین بدیہیات سے معلوم ہوتی ہے کہ ضرور شراویت کے احکامات کے سوا اور جو الہامات ہوں اُن کے وہ معنے جو کہ واقعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء کی نظر سے بھی بعض دفعہ پوشیدہ رہجایا کریں تاکہ جلد باز اور موٹی نظر والے لوگوں کے لئے بہ سبب اُن کی اپنی ہی کج فہمی اور جلد بازی کے باعث ابتلا ہوں اور ان لوگوں کے لئے جو بُردباری اور عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہیں ہدایت اور رشد کا موجب ہوں۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ تمام کے تمام الہام اپنے اصل وقوع کے لحاظ سے نبی پر ظاہر ہوتے ہیں اور نبی سے کسی قسم کی بھی غلطی الہام کے معنی کرنے میں نہیں ہو سکتی تو میں حیران ہوں کہ پھر اس الہام کے وقوع کے بعد لوگوں کو کس طرح کسی قسم کا بھی شک شبہ ہو سکتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء نے پیشگوئیاں کیں اور وہ پوری بھی ہو گئیں اور لوگوں نے اعتراض بھی کئے تو اگر اُن پیشگوئیوں کے اندر ان کے فہم کی غلطی کا کسی قسم کا احتمال نہیں ہوتا تو پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگ کس مُنہ سے اعتراض کرتے ہونگے پس اُن لوگوں کے اعتراضوں اور شبہات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ پیشگوئی ضرور پوری ہوتی ہو مگر انبیاء کا فہم بعض موقعوں پر واقعہ کے لحاظ سے درست نہیں ہوتا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دین کے تمام مسائل اس رنگ سے واقع ہوئے ہیں کہ باوجود اُن کے اَصفیٰ اور اَجلیٰ ہونے کے پھر بھی ایک گونہ خفاء پایا جاتا ہے۔ اس لئے کچھ لوگ جو فکر اور عقل و فہم سے کام لیتے ہیں وہ تو اُن مسائل کی حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں۔ اور اُنپر دل سے ایمان لے آتے ہیں اور چند ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں (بلکہ اکثر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں) جو بسبب اپنی کم علمی اور خوف الٰہی کے نہ ہونے کے اُنکا انکار کر دیتے ہیں اور اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے کہ الہام اور وحی کے معانی میں ذرہ بھر بھی خفاء انبیاء [illegible] نہ تو پھر لوگوں کو الہامات اور وحی پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں ہونا چاہیئے اِس لئے کہ ایک بدیہی اور سورج کی طرح روشن بات کو مان لینا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ دُنیا میں سورج اور چاند اور ستاروں پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں ملتا۔ اِس لئے کہ یہ تمام چیزیں بالکل عیاں ہیں اور برعکس ان کے فرشتوں پر ایمان لانے سے ثواب عظیم ہوتا ہے کیونکہ وہ عیاں نہیں بلکہ پوشیدہ ہیں اور برکس دنیا کسی کو نظر نہیں آتے۔ اور بغیر تفکر و تدبر کے معلوم نہیں ہو سکتے۔

سو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان الہامات اور وحی میں جو شریعت کے احکام کے سوا ہیں بعض دفعہ ضرور کچھ نہ کچھ خفاء رہجانا چاہیئے تاکہ مومنوں کے لئے اُن کے تفکر پر عمدہ نتائج مرتب ہوں اور منکروں کے لئے بسبب اُن کے عدم تفکر کے سزا مہیا ہو۔ اِس لئے اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف سے چند آیتیں اس مضمون کی لکھوں کہ جن سے ناظرین پر واضح ہو جاوے کہ بعض الہام ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی مصلحت الٰہی کیوجہ سے اُن کا اصل وقوع انبیاء پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور وہ صورت وقوعہ جو واقعہ کے لحاظ سے بسبب تھوڑے سے فرق کے درست اور صحیح نہیں ہوتی۔ انبیاء سمجھ لیتے ہیں جس سے منکروں اور منافقوں اور منکروں کے لئے فتنہ مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ

آیت اول وَاِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ

ترجمہ۔ یعنی خدا تعالیٰ کے الہامات اور وحی کے معانی و مطالب بعض دفعہ بعض مصالح کی وجہ سے بدلجاتے ہیں۔ اور صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ الہام جو اُتارا ہے کس طور سے پُورا ہوگا۔ مگر مُنکر لوگ جو باریک بین نہیں ہوتے وہ الہام کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ بسبب اصل الہام کو نہ سمجھنے کے جاہل ہیں تو کہدے کہ یہ الہام تو روح القدس نے تیری رب کے پاس سے اُتارا ہے۔ میری اجتہادی غلطی سے اِس الہام کی سچائی پر کیا دھبہ آ سکتا ہے۔ اس الہام کی اصل غرض تو یہ ہے کہ مومن ہدایت پاجائیں اور خوشخبری پائیں تاکہ مومنوں کا دل ثابت و قائم رہے۔

اب دیکھئے کہ اس آیت شریفہ سے کس طرح صاف طور سے ثابت ہو گیا کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ الہام اور وحی کے معنے جو وقوعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ انبیاء علیہم السلام بسبب مصالح الٰہی کے اور کچھ معانی سمجھ لیتے ہیں اور بمطابق آیت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ اِس الہام کا اصل وقوع کس طرح پر ہوگا۔ پھر جب وہ الہام پُورا ہوتا ہے اور نبی کے اجتہاد کے خلاف ہوتا ہے تو بمطابق آیت قَالُوا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ منکر لوگ بجائے نبی کے فہم کی غلطی کیطرف دھیان کرنے کے یہ بات کہدیتے ہیں کہ الہام ہی جھوٹا نکلا اور یہ نبی کا اپنا افترا ہے۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔ یعنی یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ الہام میں کونسا نقص واقع ہُوا۔ ہاں نبی کا اجتہاد غلط نکلا مگر اس سے الہام پر کیا جرح ہو سکتی ہے۔

پھر دوسری جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

آیت دوسری فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ آيَاتِهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ وَاِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ○ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ۔

یعنی وہ الہام جو انبیاء کو ہوتے ہیں اِن کے معنے اور وقوعہ کے لحاظ سے اصل مطلب بعض نبیوں کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ واقعہ کے لحاظ سے غیر درست مطلب خیال میں آجاتا ہے مگر جب وہ الہام پُورا ہوتا ہے اور اس طور سے پُورا ہوتا ہے جسطور پر کہ انبیاء کو خیال نہیں ہوتا تو وہ معنی جو انبیاء وقوع سے پہلے خیال کرتے ہیں وہ منسوخ ہو جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے معنے جو انبیاء علیہم السلام الہام سے پیشتر خیال کئے ہوئے ہوتے ہیں منسوخ ہو کر مُنافق اور سخت دل لوگوں کے لئے شک و شبہ و برگشتگی کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر اہل علم لوگ اِس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ یہ الہام وقوع کے لحاظ سے سچا ہے گو کہ انبیاء مصلحت الٰہی سے اصل معنی معلوم نہ کر سکے۔ پس وہ اہل علم لوگ اِس الہام پر ایمان لے آتے ہیں اب دیکھئے کہ اِس مذکورہ آیت قرآنی سے معاملہ کیسا صاف ہو گیا کہ بعض دفعہ بعض مصالح الٰہی سے الہام اور وحی کے معانی جو وقوعہ کے لحاظ سے درست ہوتے ہیں انبیاء علیہم السلام پر ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے قریب قریب اور معانی انبیاء علیہم السلام کے خیال میں آجاتے ہیں۔ پھر جب وہ الہام انبیاء کے قیاس کے خلاف پُورا ہوتا ہے تو منافق اور سخت دل یعنی جو لوگ باریک بین نہیں ہوتے کہنے لگتے ہیں۔ کہ یہ الہام جھوٹا ہوا۔ مگر غور بین نظر اور علم والے لوگ کسی شک و شُبہ میں نہیں پڑتے بلکہ ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ الہام درست ہے گو کہ اِس کے معنے قبل از وقوعہ اور کچھ خیال کئے گئے تھے۔

اب ان باتوں کے بعد میرے خیال میں کسی حق پسند انسان کے

کے لئے ضرورت نہیں رہتی کہ کسی اور حوالہ کا خواہشمند ہو کیونکہ قرآن شریف سے ایک چھوڑ دو جگہ پر میں اس مضمون کو دکھلا چکا ہوں

واللہ اعلم لا علم لنا الا ما علمتنا

اس کے بعد معترض صاحب کے دوسرے اعتراض کی شق پیش کرتا ہوں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

" انبیاء سابقین کی نظیر بتلا دیں جنکو الہام الٰہی کے سمجھنے میں غلطی لگی ہو"

جواب اول۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ جب اس بات کو ہم قرآن شریف سے ثابت کر آئے ہیں کہ بعض الہاموں کے معانی سمجھنے میں بسبب مصلحت الٰہی کے انبیاء کو بعض مواقع پر غلطی ہو جاتی ہے تو پھر نظیر بیان کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ قرآن شریف کے آگے کسی اور دلیل دینے کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔

مگر تاہم اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے اور اس مضمون کو تمام افہام کے واسطے مفید بنانے کے لئے میں انبیاء سابقین کی ایسے معاملوں میں نظیر بیان کرونگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

نظیر اول۔ قرآن شریف فرماتا ہے و نادی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین قال یا نوح انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاہلین ؀

(ترجمہ) حضرت نوح نے عرض کی کہ اے اللہ میرا معزوق بیٹا میرے اہل میں داخل تھا تیرا وعدہ بہرحال پورا ہونا ہے کیونکہ تو تمام حاکموں کا حاکم ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے نوح تیرا بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں تھا کیونکہ وہ بُرے عملوں والا تھا۔ پس تو مجھ سے ایسے سوال مت کیا کر جن میں تجھے غلطی لگا کرے۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تو جاہلوں میں سے نہ ہو جائیو۔ اب ناظرین غور فرمائیں کہ یہ اس معاملہ کی کیسی عظیم الشان نظیر ہے اور اس کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت نوح کی قوم نے حضرت نوح کا انکار کیا اور آپکو الہام ہوا کہ یہ ہلاک ہو جائینگے اور آپ نے کشتی بھی بنانی شروع کی تو بشارت کے طور پر یہ الہام ہوا کہ تیرے اہل وعیال سلامت رہینگے۔ مگر حضرت نوح نے اس الہام کے سمجھنے میں یہ غلطی کھائی کہ آپ نے اپنے معزوق بیٹے کو بھی اس الہام کے ماتحت اہل وعیال میں سمجھ لیا لیکن جب طوفان آیا اور وہ بیٹا بھی غرق ہو گیا تو حضرت نوح بڑے حیران ہوئے اور جناب الٰہی میں سوال کیا کہ تو تو احکم الحاکمین ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے الہام کے موافق کیا ہوگا مگر میرا بیٹا تو میرے اہل وعیال میں سے تھا اور ضرور تھا کہ وہ بھی بمطابق الہام کے طوفان سے سلامت رہتا لیکن کیا وجہ ہوئی کہ وہ غرق ہوا تو خدا تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ یہ الہام کہ تیرے اہل وعیال سلامت رہینگے بالکل سچا ہے۔ مگر تو نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور تو نے غلط سمجھ لیا کہ یہ الہام تیرے بیٹے کے متعلق بھی ہے اور تو نے اس الہام کے معنی اجتہادی غلط سمجھے۔ اور خیال کر لیا کہ تیرا بیٹا بھی اس الہام میں شامل ہے۔ اب دیکھئے کہ حضرت نوح جیسے عظیم الشان نبی نے وحی الٰہی اور الہام خدائی کے سمجھنے میں کیسی غلطی کھائی یہانتک کہ خدا تعالیٰ نے انی اعظک ان تکون من الجاہلین جیسے الفاظ تا دیبًا فرمائے۔

گو کہ حق پسند آدمی کے لئے یہی نظیر کافی ہے۔ مگر چونکہ مختلف مذاقوں کے آدمی ہوتے ہیں اس لئے دو تین اور عرض کرتا ہوں۔ سنئے

نظیر دوئم۔ ایک اور جگہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔ فلما ذہب عن ابراہیم الروع وجاءتہ البشریٰ یجادلنا فی قوم لوط ۝ ان ابراہیم لحلیم اواہ منیب ۝ یا ابراہیم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربک وانہم آتیہم عذاب غیر مردود

(ترجمہ) پس جب ابراہیم سے خوف دور ہوا اور اس کے پاس بشارتیں پہنچ چکیں تو ہم سے قوم لوط کے بارے جھگڑنے لگا تحقیق بُردبار نرم دل رجوع کرنے والا تھا اے ابراہیم اس بات سے اعراض کر بیشک یقینًا تیرے پروردگار کا حکم آچکا اور یقینًا اُن پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو واپس نہیں کیا جائیگا۔

اب ناظرین دیکھیں کہ یہ دوسری نظیر ہے اور یہ بھی اپنے بیان میں کامل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو فرشتوں کے ذریعے وحی ہوئی اور وہ سمجھے کہ وہ عذاب جو اس الہام سے معلوم ہوا ہے شاید ٹل جاوے۔ سو یہ ان کا اجتہاد غلط خیال کر کے حضرت ابراہیم خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرنے لگے یعنی حضرت لوط کی قوم کی سفارش کرنے لگے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سفارش آپ کی نرم دلی پر دلالت کرتی ہے۔ اور آپ نے الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ عذاب جو اس الہام سے سمجھا جاتا ہے شاید ٹل جاوے۔ لیکن یہ بات ہرگز نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ عذاب غیر مردود ہے یعنی کسی صورت سے بھی ٹلنے والا نہیں ہے۔ اب ناظرین خود ہی خیال کریں کہ عذاب کا الہام سچا تھا یا نہیں؟ اور یہ بھی سوچیں کہ وہ عذاب غیر مردود یعنی نہ ٹلنے والا تھا یا نہیں۔ اور پھر یہ بتا دیں کہ حضرت ابراہیم نے عذاب کے الہام کو معمولی سمجھنے میں غلطی کھا کر دعا مانگی تھی یا نہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی بھی عقلمند شخص اس بات کا انکار کرے کہ حضرت ابراہیم نے اس الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی اس کے بعد میں ایک اور نظیر پیش کرتا ہوں

نظیر سوئم۔ جہانتک قرآن شریف سے میری واقفیت ہے وہانتک تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو جو خوابیں آتی تھیں وہ وحی اور الہام ہوتی تھیں جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں لڑکے نے کہا کہ اے میرے باپ کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو عنقریب تو مجھے صبر کرنیوالوں میں سے پائیگا پس جب دونوں مطیع ہوئے اور ابراہیم نے اپنے فرزند کو پیشانی کے بل گرایا اور ہم نے ابراہیم کو آواز دی کہ اے ابراہیم تحقیق تم نے خواب کے حکم کو پورا کیا۔

اب ناظرین خود ہی غور سے دیکھیں کہ حضرت ابراہیم نے لڑکے کی قربانی دکھائی دی۔ مگر حضرت اسمٰعیل کہتے ہیں کہ افعل ما تؤمر یعنی چونکہ میرے ذبح کا حکم ہو گیا۔ اس لئے مجھے ذبح کر دو۔ تو معلوم ہوا کہ انبیاء کی خوابیں الہام اور وحی ہوتی ہیں اسی لئے تو حضرت ابراہیم کی خواب پر ان کے لڑکے [illegible] با کہ امر الٰہی کو پورا کرو آپ کی یہ خواب چونکہ امر الٰہی ہے اس لئے اسے پورا کرو۔

اب جبکہ قرآن شریف سے یہ بات اچھی [illegible] ثابت ہوگئی کہ انبیاء کی خوابیں بھی وحی ہوتی ہیں [illegible] اصل کو ہاتھ میں لیکر ناظرین کے سامنے وحی اور الہام کے معانی سمجھنے میں غلطیوں کی ایک نظیر بیان کرتا ہوں۔

نظیر چہارم۔ بخاری شریف جو قرآن مجید کے بعد

دنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ صحیح اور زیادہ واجب التعظیم ہے - اس میں ایک حدیث آئی ہے اسکو نقل کرتا ہوں

حدیث قال ابو موسیٰ عن نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رئیت فی المنام انی اُھَاجِرُ من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب

(ترجمہ) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کروں مکہ سے ایک زمین کیطرف جس میں کھجور کے باغ ہوں - پس گیا میرا اجتہاد اس بات کیطرف کہ وہ جگہ یمامہ نام مقام ہے یا ہجر نام گاؤں ہے -

مگر آخر معلوم ہوا کہ وہ مدینہ تھا - اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کا فقرہ ہے ویسا ہی آپ کا ہے - چنانچہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انی اری فی المنام انی اذبحک اور ایسا ہی فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے رئیت فی المنام انی اھاجر - یعنی مجھے خواب میں ارشاد ہوا کہ میں ہجرت کروں اور جیسا کہ حضرت ابراہیم کی خواب وحی الٰہی اور امر الٰہی تھی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب بھی وحی الٰہی تھی - اور اس میں ہجرت کا حکم تھا - جیسا کہ دوسرے مقام بخاری شریف ہی میں آتا ہے - اُمِرَ بالھجرۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تھا - سو صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وحی کیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس وحی میں ہجرت کا حکم تھا - مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی غلطی لگی اور آپ نے مدینہ طیبہ کی جگہ یمامہ اور ہجر نام مقام سمجھ لیا - اب ناظرین ہی انصاف سے دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھلائی گئی لیکن آپ نے اجتہادی غلطی سے بجائے مدینہ طیبہ کے یمامہ اور ہجر خیال کیا - مگر جب ہجرت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اجتہاد واقعہ کے لحاظ سے غلط ثابت ہوا - اس کے بعد میں پھر الہام الٰہی کے معنی نہ سمجھنے کی ایک مثال قرآن شریف سے بیان کرتا ہوں -

نظیر پنجم - حضرت یونس جیسے عظیم الشان نبی اور رسول کے متعلق قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت یونسؑ کی قوم انکار اور اباء میں حد سے بڑھ گئی تو آپ کو الہام ہوا کہ یہ قوم چالیس روز کے بعد تباہ ہو جاویگی - اس الہام کو سنکر آپ نے اپنی قوم کو عذاب کی خبر سے آگاہ کر دیا اور آپ خود وہاں سے بھاگ کر ایک اور مقام پر چلے گئے - اور اس الہام سے یہی سمجھ لیا کہ اب یہ عذاب اُن کی قوم سے کسی صورت سے بھی نہیں ٹلے گا - اور آپ ہر آئے گئے سے اپنے گاؤں کا حال معلوم کرتے رہے یہانتک کہ چالیسواں روز گذر گیا اور عذاب نہ آیا - جب آپ کا گاؤں اور آپ کی قوم سلامت رہی تو آپ وہاں سے کہیں اور بھاگ گئے اور حدیث شریف میں ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا لن ارجع الیھم کذابا یعنی اب میں کبھی اپنی قوم کیطرف واپس نہیں آؤنگا - کیونکہ میرا الہام بتائی ہوئی صورت کے خلاف نکلا اب ناظرین غور فرمائیں کہ اس واقعہ سے حضرت یونس کی دو اجتہادی غلطیاں ثابت ہوتی ہیں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ آپ نے عذاب کے الہام کے یہی معنی سمجھ لئے کہ اب خواہ یہ قوم توبہ و زاری کرے یہ عذاب ضرور آئیگا اور کسی صورت سے بھی نہ ٹلیگا مگر واقعہ ایسا نہیں ہوا - اور قوم نے تضرع و زاری کی خدا تعالیٰ نے عذاب دور کر دیا - اور حضرت یونسؑ کا اجتہاد غلط نکلا - یہ ہوئی پہلی اجتہادی غلطی - دوسری غلطی اجتہادی یہ ہوئی کہ جب آپ کی قوم عذاب سے بچ گئی تو آپ نے اس الہام کو جو آپ کو ہوا تھا بتائی ہوئی صورت کے خلاف سمجھ لیا اور خیال کیا کہ میرا الہام بتائی ہوئی صورت کے خلاف نکلا - حالانکہ وہ الہام الٰہی تھا اور بالکل سچا تھا کیونکہ عذاب کے الہام کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اگر اُنھوں نے توبہ نہ کی تو عذاب آویگا - ورنہ نہیں - مگر حضرت یونسؑ نے اپنی اجتہادی غلطی سے اپنے سچے اور درست الہام کو غلط سمجھ لیا - حالانکہ وہ بالکل ٹھیک تھا اور اس طرح پر حضرت یونسؑ کے تمام واقعہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دو جگہ اجتہادی غلطی کھائی -

نظیر ششم قرآن شریف ایک جگہ فرماتا ہے کہ

لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذالک فتحا قریبا

(ترجمہ) بیشک تحقیق سچا خواب دکھلایا تھا - اللہ نے اپنے رسول کو کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے - انشاء اللہ امن و امان کیساتھ - سروں کو کٹوائے اور منڈوائے ہوئے - تم کو کسی کا خوف نہ ہوگا - پس اللہ کو وہ بات معلوم ہے جو تم کو معلوم نہیں - پس اس مقام سے پہلے ایک فتح دی تمکو - یہ تو ہوا ترجمہ - اب اس اجمال کی تفصیل اسطرح ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بشارت ملی کہ آپ تمام صحابہ کے ساتھ بلا خوف و خطر حج کرینگے جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے

لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق

اس خواب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتہادی غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ یہ بشارت اس سال میں پوری ہوگی - اسپر آپ نے تمام صحابہ کو طیاری کا حکم دیا اور حضور خود سپہ سالار قافلہ بنکر ہزارہا صحابہ کی جمعیت کے ساتھ بڑی دھوم دھام کے ساتھ مطابق اس الہامی بشارت کے حج کے ارادہ سے نکلے - مگر جب آپ حدیبیہ نام مقام پر جو بیت الحرام سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پہنچے تو کفار مکہ نے آگے سے راستہ بند کر دیا - اور آگے چلنے سے روک دیا اور برسر پیکار ہوئے - گو کہ مسلمانوں نے ان کو کہا کہ ہم صرف حج کے لئے آئے ہیں - اور حج کر کے بغیر کسی جنگ و جدال کے واپس چلے جاوینگے - مگر کافروں نے صاف کہدیا کہ اس سال تو ہم کسی صورت سے بھی حج کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے - آخر اس تمام بحث و مباحثہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان دس سالہ معاہدہ ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کی معیت میں حج کئے بغیر واپس آگئے - اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس الہام کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہوئی - کیونکہ الہام میں تھا کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے - مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر داخل ہونے کے واپس آئے پھر الہام الٰہی میں تھا کہ آمنین مگر وہاں تو جا کر امن جاتا رہا اور جنگ و جدال کا خطرہ تھا - پھر الہام الٰہی میں تھا لا تخافون مگر وہاں تو حضرت عثمانؓ کے قتل کا خوف تھا پس ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی اور وہ سچی بھی تھی جیسا کہ خود قرآن شریف فرماتا ہے صدق اللہ الآیۃ - اور جیسا کہ فتح مکہ کے دن پوری بھی ہو گئی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئی روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چوبیسواں ۲۴

رکوع نمبر اوّل

(سورۃ الزمر رکوع ۴)

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۱۰ء (بدھ)

تمہید۔ قرآن کریم کی تعلیم سے واضح ہے۔ کہ دنیا میں دو قسم کے لوگ سب سے بڑھ کر بدکار ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا بیان ذکر کرتا ہے۔

(۱) وہ جو اللہ پر افترا کرے۔ الہام و وحی وخواب نہ ہو اور کہے کہ مجھے ہوا ہے۔ یا جھوٹی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرے۔ قرآن شریف کی کسی آیت کے معنے سچائی کے لئے نہیں بلکہ اپنے مطلب کے لئے شرارت سے کچھ اور کرے۔

(۲) وہ جو صادق کی تکذیب کرتا ہے۔

مایشاؤن۔ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

محسنین۔ یہ بات پیچھے نہیں رہ گئی۔ بلکہ آئندہ بھی ہر محسن کے ساتھ ایسا ہی نیک سلوک ہوگا۔

لیقولن اللہ۔ ان کی فطرت بھی جواب دیگی۔

اعملوا علیٰ مکانتکم۔ تم سب کھڑے ہو کر میرا مقابلہ کرو۔ منصوبے کرلو۔ مددگار بنالو۔ سارا زور لگالو۔

مورخہ ۳۔ نومبر ۱۹۱۰ء (جمعرات)

(پارہ ۲۴ رکوع ۲۔ سورۃ الزمر رکوع ۵)

یتوفی۔ قبض کرتا ہے جان کو۔ روح کے معنے عربی میں کلام کے ہیں۔

اشمأزت۔ نفرت کرتے ہیں۔ برا مناتے ہیں۔ انکار کرتے ہیں۔

قل اللھم۔ جب ایسے لوگوں کی کثرت ہو۔ کہ ذکر توحید کو برا سمجھیں۔ تو دعا کرنی چاہیئے۔

یستھزءون۔ ھزء سے نکلا ہے۔ کسی کو خفیف بنانا اور سمجھنا۔

خولناہ۔ ہم عطا کرتے ہیں۔

مورخہ ۵۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ چوبیسواں رکوع ۳۔ سورہ الزمر رکوع ۶)

خدا تعالیٰ کے حضور پہونچنے کے لئے دو بازو ضروری ہیں۔ ایمان۔ عمل صالح

اسرفوا۔ خطاکاری۔

وانیبوا۔ یہ اس یغفر الذنوب جمیعاً کے لئے بطور شرط ہے۔ اللہ کی طرف جھکو

اسلموا لہ۔ اس جھکنے کا نشان یہ ہے۔ کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔

احسن ما انزل الیکم۔ مثال کے لئے سنو! دو حکم ہیں۔ کہ کسی کی ایذا رسانی کا بدلہ لے لو۔ دوسرا یہ کہ چشم پوشی کرو۔ اب یہ عفو احسن ما انزل ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ صفت کاشفہ ہے یعنی جو کچھ رب نے اتارا ہے وہ احسن ہی ہے۔

فرطتُ۔ تفریط کے معنے کمی کرنے کے ہیں۔

لمن الساخرین۔ آجکل ایسے لوگ بہت ہیں۔ جو مذہبی امور کو تمسخر میں اڑاتے رہتے ہیں۔

من المتقین۔ دکھوں سے بچنے والے ہوتے۔ دراصل تمام دکھوں کا اصل بدصحبت ہے۔ اس سے بچو۔

مقالید السموات والارض۔ مثلاً کامیابی کی راہیں۔

مورخہ ۶۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴ رکوع ۴۔ سورۃ الزمر رکوع ۷)

تمہید۔ قرآن شریف ایک بے نظیر کتاب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سوا کسی کو کتاب مانا ہی نہیں۔ افسوس کہ اب مسلمانوں میں قرآن شریف کی عظمت بہت کم رہ گئی ہے۔ قرآن شریف زندوں کو سنانے کے لئے تھا۔ اب مردوں کو سنایا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے اگلی قوم کو تمام جہان سے غنی کر دیا۔ مگر اب قرآن شریف سے ٹکڑے کمائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید راستی قائم کرنے کے لئے آیا۔ مگر اب قرآن شریف ہاتھ میں لے کر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ گویا یہ جھوٹ پھیلانے کا آلہ ہے۔ قرآن مجید اللہ کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے تھا۔ لوگ اس کی آیتوں سے مخلوق کی محبت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ۔ والذین آمنوا اشد حبًّا للہ۔ کا عمل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہی آیت اس بات کی تردید کرتی ہے۔ کہ مخلوق میں سے کسی کی محبت میں فنا ہو جاوے۔

نفخ فی الصور۔ بگل بجایا جاویگا۔

الکتب۔ نامۂ اعمال۔

مورخہ ۷۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ چوبیسواں ۲۴ رکوع ۵۔ سورۃ الزمر رکوع نمبر ۸)

جھنم۔ دوزخ ایک مقام ہے۔ اس کی صورت ایسی ہے۔ جیسے بعض بیماروں کو حمام میں علاج کے واسطے بھیجا جاتا ہے۔ سرسام کا علاج سانپ کے ڈسوانے سے کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی وہاں بھی روحانی بیماریوں کے معالجہ کے واسطے ایسی زہریلی مخلوق ہے۔

الذین اتقوا۔ جن کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ ہیں۔ رنج و راحت عسر و یسر میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار رہتے ہیں۔

حول العرش۔ اللہ کی تجلی گاہ میں۔

اِس جگہ سورۃ الزمر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۂ المؤمن رکوع ۱

(پارہ ۲۴ رکوع ۶)

مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۱۰ء

حٰمٓ۔ حمید مجید بادشاہ۔ حق کی طرف سے یہ کتاب آئی ہے۔

غافر الذنب۔ غلطیوں کو معاف کرتا ہے۔ اگر تم باز آؤ۔

قابل التوب۔ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ کوئی شخص اپنا ذاتی کمال نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں غنی ہے اور اس کا کوئی مثل نہیں۔

الیہ المصیر۔ پھر اس کی طرف لوٹنا ہے۔

لیاخذوہ۔ تاکہ پکڑیں اور انبیاء کے مقابلہ میں نامراد ہونا ثابت کریں۔

عقاب۔ اللہ تعالیٰ انسان کو جو دکھ دیتا ہے۔ یونہی نہیں دیتا۔ بلکہ نافرمانی کے بعد بطور اس کے نتیجہ کے اس پر سزا مرتب ہوتی ہے۔ اسی واسطے اس کا نام عقاب فرمایا۔

الفوز العظیم۔ فوز بمعنے پاس ہونا۔

مورخہ ۹۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ چوبیسواں رکوع ۷، سورۂ المومن رکوع ۲)

اگر کوئی شخص اپنی چھوٹی سی غرض کے لئے کسی اپنے بڑے محسن و مربی کو ناراض کرتا ہے تو وہ فطرت کے تقاضا کے خلاف کرتا ہے۔

پس اللہ سے بڑھ کر کون محسن و مربی ہے۔ کیونکہ دنیا کے عارضی محسنوں کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ ایسے علیم حکیم کی بات کو اگر نہ مانا جاوے۔ تو دنیا و آخرۃ میں دکھ کا موجب ہے۔

لمقت اللہ۔ اللہ کی ناراضی یا اللہ کی لعنت۔

اثنتین۔ ایک ہم کچھ نہ تھے۔ خدا نے بنایا۔ پھر موت کی تیاری ہے

دعی اللہ وحدہٗ۔ جن لوگوں میں کچھ نہ کچھ شرک ہے۔ جب محض اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا ذکر کیا جاوے۔ تو انھیں برا معلوم ہوتا ہے۔

مخلصین لہ الدین۔ تمہارا دین خدا کے لئے ہو جاوے۔

الکافرون۔ غیر اللہ کے پرستار۔

یلقی الروح۔ روح سے مراد کلام الٰہی ہے۔

جان۔ سول کو عربی بولی میں نفس کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں روح کے معنے کلام ہی کے ہیں۔

مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴۔ رکوع ۸۔ سورہ المومن رکوع ۳)

دنیا میں بڑی بڑی سلطنتیں ہو گزری ہیں۔ مگر اب ان کے نام و نشان بھی باقی نہیں ہے۔

ان یبدل دینکم۔ قوم کے دینداروں کو اس طریق سے اکسایا ہے۔

یظھر فی الارض الفساد۔ یہ قوم کے امیروں کو برانگیختہ کیا ہے۔ کہ دیکھو تمہاری امارات چھن جائے گی۔

انی عذت بربی۔ بڑے سے بڑے زبردست دشمن کے مقابلہ میں خدا کی پناہ میں آجانا بڑی بات ہے۔ ہر مشکل کے وقت دعا سے کام لو۔ دعا کے یہ معنے نہیں کہ اسباب مہیا نہ کریں۔ بلکہ جس قدر اسباب اپنی طاقت سے مہیا کر سکتے ہیں۔ وہ تو کریں مگر چونکہ کئی باریک در باریک امور ہوتے ہیں۔ اور کئی عجیب موانع جو کامیابی میں سدراہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دعا کی جاتی ہے۔ نیز صحیح اسباب مرادمندی کا علم بھی خدا کے فضل ہی پر موقوف ہے۔ میں نے بڑے بڑے گھمسان کے مباحثوں میں جہاں میں تن تنہا تھا۔ اور ہزاروں مخالف ہی مخالف۔ اس عذت بربی کے جلوے دیکھے ہیں۔

مورخہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۴۔ رکوع ۹۔ سورہ المومن رکوع ۴)

یکتم ایمانہ۔ اس وقت تک (تقریر) اس نے اپنے ایمان کو مخفی رکھا تھا

ان یقول ربی۔ کیا عمدہ پیرایہ نصیحت ہے۔ کیسے دلاویز طریقے سے شرم دلائی ہے۔

ظاھرین فی الارض۔ طاقت و غلبہ والے ہو زمین میں۔

یوم التناد۔ ایک دوسرے کو پکارنے کا دن۔ جیسا کہ مصیبت کے وقت کرتے ہیں

یضل اللہ۔ اللہ۔ تباہ۔ ہلاک کر دیتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید کے نوٹ

پارہ تیئسوان (۲۳)

رکوع نمبر ۱۳

(سورہ ص ۔ رکوع ۴)

مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

تین علم عبرت کے لئے لوگون نے تصنیف کئے ہین ان مین سے ایک علم تاریخ ہے اس علم تاریخ کے لکھنے مین بھی مسلمانون نے سب سے زیادہ کوشش کی ہے ۔مسلمانون اور عیسائیون کی علم تاریخ مین فرق ہے ۔کہ عیسائی کسی واقعہ کو دیکھ کر اس کا سبب بھی خود تلاش کرتے ہین ۔حالانکہ ضرور نہین کہ وہ اصل سبب اس واقعہ کا ہو ۔ دوسرا نقص یہ ہے کہ وہ اپنے ملک پر سب کا قیاس کر لیتے ہین ۔حالانکہ ہر ملک مین کچھ نہ کچھ مبالغہ ہوتا ہے ہمارے ملک مین یہ زیادہ ہے ۔ اب وہان بھی یہ نقص عام پیدا ہوا ہے ۔کہ ناول کو بھی اصل واقعہ سمجھتے ہین ۔ ہمارے مورخین زیادہ تر شیعہ ہین ۔شیعون مین تقیہ جائز ہے ۔پھر اس تقیہ کی ان کو خوب مشق ہے ۔ اور تبرے کے یہ اب تک شروع سے عادی ہین ۔ تبرے بازی کی اکل سیکھنی ہو تو ان سے سیکھے ۔ وقائع نعمت خان کو دیکھو۔ جس کا نمک کھایا ہے اُسی کے حق مین کہین گالیان ہین۔

خافی خان تو ہنستا بھی جاتا ہے اور تبرا بھی ۔ مورخ جب شیعہ ہوتا ہے ۔ تو وہ سنیون کی خوب خبر لیتا ہے ۔ تاریخون مین بڑے عبرت کے مقام ہوتے ہین ۔سینکڑون جلدین مطالعہ کر جاؤ ۔بعض اوقات سمجھنے مین بڑی مشکل ہوتی ہے ۔ دوسرا حصہ جو بہت نیک حصہ تھا ۔مین نے علم حدیث مین حدثنا مالک حدثنا فلان وغیرہ پڑھا ۔ ہمارے یہان بہت سے شخصون نے اس کو چھوڑ کر عن رسول اللہ پڑھانا شروع کر دیا ۔اس سے مدعا یہ تھا ۔کہ ان راویون کی پرہیزگاری اور تقوے اور پاک نمونون کی اتباع ہو اس سلسلہ اسناد مین بیان کئے جائین ۔لیکن ہمارے ملک مین اِس قدر نہ اُستادون کو فرصت ہے اور نہ شاگردون کو ۔ مین نے بعض اوقات بڑے بڑے اُستادون سے دریافت کیا ہے کہ اسناد کے سلسلہ کی کتابون مین سے پانچ مستند کتابون کا صرف نام تو لے دو ۔ تو نہ لے سکے ۔

تیسری بات قرآن کریم ۔ قرآن کریم مین بہت سے انبیاء کا ذکر موجود ہے ۔ لوگ جھگڑے کرتے ہین ۔کہ خضر ۔ آدم ۔لقمان بھی تھے یا نہ تھے ۔حالانکہ اس بحث کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ اس شخص کی باتین جو قرآن کریم نے خوبی کے طور پر بیان کی ہین ۔ ہم کو چاہیے کہ ان باتون پر عمل کرین۔

ایک شخص نے سورہ یوسف مین بیان کیا ہے ۔کہ عشق و حسن تو خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔

احسن القصص مین قَصص ۔ قاف کی زبر سے قصہ کی جمع نہین ہے ۔جمع و در اصل ق کی زیر سے ہے ۔سورہ یوسف مین در اصل بیان ہے ۔کہ ایک نوجوان آدمی گھر کی سردار عورت سے کس طرح برتاؤ کرے ۔کس طرح صبر کرے ۔کس طرح سلوک کرے ۔

قرآن کریم ہر موقعہ پر اس قسم کی نصائح بیان فرماتا ہے ۔مسلمانون نے قرآن کریم کے بیانات کی تاریخ نہین رکھی۔

حضرت داؤد کے قصہ مین خداوند تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک خطرناک سفر سے اطلاع دی ہے۔

واذکر عبدنا ایوب ۔ یاد کرو ہمارے ایک بندے کو جس کا نام ایوب تھا۔

ضغث ۔ وہ چار دس پانچ پتلی پتلی قمچیان ۔جس مین پتے بھی آخر پر ہون ۔اونکو ایک جگہ کرنا ۔مثلاً جھاڑو ۔

والابصار ۔ بڑی بصیرت والے ۔ فلاسفر اور نبی مین یہ فرق ہوتا ہے ۔کہ فلاسفر تو اپنی تحقیقات مین غلطیان پاتا ہے ۔اور دوسرے لوگون کو منع کرتا ہے ۔کہ تم اس غلطی مین نہ پڑنا ۔ یا ہلاک ہو جاتا ہے ۔ تو دوسرے لوگ اس سے بچتے ہین ۔لیکن ایک نبی کو کبھی ایسا کرنے کی ضرورت نہین پڑتی ۔

جنّت عدن ۔ کے متعلق توریت مین لکھا ہے ۔جہان سیحون جیحون ۔ دجلہ ۔ فرات بہتے ہین ۔

قٰصرات الطرف ۔کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ۔کہ کسی صحابی کی عورت بدکار بنی ہو ۔کسی لڑائی مین کسی دشمن کے قبضہ مین گئی ہو ۔

غسّاق ۔ بہت سرد پانی ۔

مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

(پارہ تیئسوان ۔ رکوع نمبر ۱۴)

(سورہ ص ۔ رکوع نمبر ۵)

ماکان لی من علم ۔ انبیاء کے دل مین ذرا بھر بھی خواہش نہین ہوتی کہ ہم نبی بنین ۔

طین ۔کیچڑ ۔ پانی اور مٹی ملی ہوتی ہے ۔طین مین یہ خاصیت ہوتی ہے ۔کہ اس کو جس سانچہ مین ڈھالنا چاہین ۔ ڈھل جاتی ہے اور ہر شکل کو قبول کر لیتی ہے ۔ جو آدم کا بچہ ہے وہ تو طین سے بنا ہوا ہوتا ہے ۔ ایک جگہ فرمایا ہے ۔ من تراب ۔ یعنی مٹی سے بنایا ۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے ۔ من ماءٍ تم کو پانی سے بنایا ۔ اِس لئے مٹی اور پانی ملا کر کیچڑ ہی ہوئے ۔ حضرت مسیح بھی فرماتے ہین کہ مین طین سے تجویز کرتا ہون

اگر تم مین کوئی طائر کی صفت ہو۔

فاذا سویتہ ۔ جب اپنے کمال کو پہونچ جاوٗ۔ جس قدر پاک رُوحین ہوتی ہین۔ سب فرمان بردار ہوتی ہین۔ جسطرح وہ طین سے بنا۔ اِسی طرح شیطان آگ سے بنا۔ سانپ اور طاعون کے کیڑے کو شیطان اور جن اِسیوجہ سے کہا گیا۔

ایک وقت آتا ہے کہ انسان نیکی کرتا کرتا ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ خود اس کا کفیل ہوجاتا ہے۔ پھر انسان بدی کرتے کرتے ایسے مقام تک پہونچ جاتا ہے۔ کہ خدا اس کی ہدایت سے ہاتھ کھینچتا ہے۔

(یہان سُورہ صٓ کے نوٹ ختم ہوئے)

(آغاز سُورہ الزمر رکوع اوّل)

(پارہ تیئیسوان ۔ رکوع نمبر ۱۵)

مورّخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

لوگ معزّزوں اور حکیموں کی بڑی قدر کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔ عبادت۔ اعلیٰ سے اعلیٰ محبت معبود کی۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی عظمت معبود کی۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تذلل معبود کی خدمت مین۔ جس سے پرے کوئی درجہ نہ ہو۔

ایک برہمو نے مجھ سے کہا کہ آپ تو مکہ معظمہ کی پرستش کرتے ہین۔ مینے کہا کہ پرستش کے کیا معنی ہین بتاوٗ۔ اس نے کہا پُوجا۔ مین نے کہا پُوجا کس کو کہتے ہین۔ تب اُس نے پرستش کے معنے بتائے۔ کہ اس کو کہتے ہین۔ جسمین دھیان ہو۔ عظمت ہو۔

مین نے ایک شخص سے کہا کہ ذرا نماز پڑھ کر دکھاوٗ۔ اس نے نماز پڑہی۔ مین نے اس برہمو سے دریافت کیا کہ بتاوٗ اس مین مکّہ معظمہ کا کوئی دھیان یا عظمت ہے۔ یا دُعا کہ اختلاف کے دُور کرنے کے لئے سب سے بڑی چیز دُعا ہے یہ دُعا کا ہتھیار تمہارے ہاتھ مین ہے۔ اعلیٰ درجہ کے ہتھیار کے لئے زبردست ہاتھ کی بھی ضرورت ہے۔ ورنہ چھوٹے آدمی کی دُعا قبول نہین ہوتی۔ ناشکر کی بھی دُعا قبول نہین ہوتی۔ تم مین سے ہر ایک کو بڑی نعمتون کے حصّے ملے ہین۔ شکرگزار بنو۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہین ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے بیٹے کے یہ معنے ہین کہ وہ کسی کو معزز بنائے۔

کفر۔ کے معنے نا شکری کے ہین۔

مورّخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۳۔ رکوع ۱۶ ۔ سورہ الزمر رکوع ۲)

خداوند تعالیٰ کے اوامر کا پابند بنا اور نواہی سے اپنے آپ کو بچانا یہ بھی تقویٰ کے ایک معنی ہین یہ نہایت لغو خیال ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندون کو دنیا مین ذلیل ہی رکھتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لِلّٰہِ العزۃ ولرسولہ۔ سُکھ دنیا مین سات قسم کے ہوتے ہین۔ ایک سکھ انسان کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔ مثلاً اگر انسان مین حرص نہ ہو۔ تو یہ ایک سُکھ ہے۔ ایسے ہی اگر غضب کا مادہ ہم مین نہ ہو تو سُکھ ہے۔ اِسی طرح شہوت نہ ہو۔ تو بد نظری اور خیالات سے آزاد۔ مین نے جریان کے مریضون مین فیصدی ۵۵ ایسے دیکھے جو بد نظری اور خیالی جماعون کے باعث مبتلا ہوئے۔ جھوٹ نہ بولے تو بے اعتباری کا داغ اس سے اُٹھ جاتا ہے۔ کاہلی اور سستی کو چھوڑے دوسرا سُکھ یہ ہے کہ بیوی نیک ہو غمگسار ہو تیسرا سُکھ ماں باپ بہن بھائی وغیرہ رشتہ دارون کی طرف سے۔ چوتھا سُکھ۔ برادری کے ساتھ تعلقات اچھے ہون۔ پانچوان سُکھ غیر قوم اور اپنی قوم سے۔ چھٹا۔ بادشاہ سے تعلق اچھا ہو یعنے گورنمنٹ کی اعلیٰ خدمات انجام دین۔ ساتوان مرتبہ سُکھ کا یہ ہے کہ حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ سے تعلقات اچھے ہون۔ جہان انسان کا دین مذہب اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بگڑتے ہون۔ تو انسان کو چاہیئے کہ اس مکان کو یا اس شہر یا اس ملک کو چھوڑ دے۔

پس اگر تم اپنی ذات اپنی بیوی ماں باپ اپنی قوم اپنے خدا کے نزدیک بڑا بننا چاہتے ہو تو اپنے تعلقات کو سُدھارو۔

مورّخہ یکم نومبر ۱۹۱۰ء

(پارہ تیئیسوان رکوع ۱۷ ۔ سورہ الزمر رکوع ۳)

تمہید۔ دل تین طرح کے ہوتے ہین (۱) سچّی بات معاً قبول کرنے والے (۲) مفید و بابرکت بات کا فوراً انکار کرنے والے (۳) اندر سے منکر بظاہر موافقت دکھا کر غیبت مین ہنسی اُڑانیوالے۔

اس رکوع شریف مین اوّل قسم کا ذکر ہے جن کو انشراح صدر حاصل ہوا۔

نور من ربہ۔ تین قسم ہے (۱) کتاب آلہیہ جس مین معروف و منکر کا ذکر ہوتا ہے۔ (۲) ارشادات نبوی۔ جس سے راہ نمائی حاصل ہوتی ہے (۳) نور ایمان۔ جس سے قوت ممیزہ حاصل ہوتی ہے۔

متشابھا۔ ایک جیسی آیت ایک دوسرے کی مصدق ہین۔ مخالف نہین۔

مثانی۔ ایک ہی امر کو بار بار مختلف رنگون مین بیان کرنے والی۔

للنّاس۔ لوگون کی بھلائی کے واسطے۔

یتّقون۔ دُکھون سے بچین۔

مثلاً۔ جو صرف اللہ کو اپنا معبود بناتا ہے وہی سُکھی رہتا ہے۔

انک میت۔ موت تو بے شک تجھ پر آنے والی ہے۔ لکن انا لہ لحافظون خدا تعالیٰ اِس کتاب اور دین اسلام کا محافظ ہو گا۔

یہان تیئیسوین پارے کے نوٹ ختم ہوئے

اور نہ ہی کوئی کہہ سکتا ہے۔ رسول اللہ کا تسلط کسی جابر کا تسلط تھا۔ امام بخاری کا ترجمہ تو عین قرآن شریف کے منشاء کے مطابق ہے۔ کعبہ اگر بیت العتیق نہ ہو۔ تو حج کیسے ہو سکے اگر اس پر اس کے قوانین سے ہی انتظام نہ کیا جاوے۔ تو امن کی جگہ کیسے رہے۔ اب آپ ہی فرمائیے۔ کہ کیا حجاج اور ابن زبیر نے کعبہ پر قرآن شریف کے حکموں کے مطابق عمل کیا تھا یا خود ساختہ قانون چلائے تھے۔ حجاج کعبہ کی ایسی ہی تعظیم کرتا تھا جیسی کہ ابن زبیر کرتا تھا۔ اور حجاج نے بیت اللہ کو تعمیر کرایا ہے۔ اور پھر حجاج کوئی بادشاہ نہ تہا۔ بلکہ عبد الملک کا سپاہ سالار حکم کے مطابق جنگ کرتا تھا۔ اور اس کی جنگ ابن زبیر کے ساتھ تھی۔ جہاں عبد اللہ ابن زبیر ہوتا وہیں وہ اس کے ساتھ جنگ کرتا۔ اگر ابن زبیر مکہ کو چھوڑ جاتا۔ تو حجاج مکہ پر چڑھائی نہ کرتا۔ ان کی جنگ میں کعبہ کے عتق میں فرق نہیں آیا۔ کعبہ کبھی اسیر نہیں ہوا۔ یہ لڑائی کعبہ کی خدمت کے لئے تھی۔ نہ کہ مالک بننے کے لئے۔ اب بھی اگر کعبہ کے متولی شریر ہو جاویں تو متقی مسلمان کیا کریں گے۔ اور اگر کعبہ کو شریروں کے ہاتھ سے چھڑانے کی ضرورت پڑے۔ تو کیا اسی جنگ میں کعبہ کے عتق میں فرق آجاوے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بناء پر مشرکوں سے کعبہ چھین کر مسلمانوں کو دیا تھا۔ ان اولیاؤہ الا المتقون آپ یہ خوب سمجھئے۔ کہ حجاج اور ابن زبیر کی جنگیں جابروں کی جنگیں نہیں بلکہ خادموں کے جھگڑے ہیں۔

یہاں میرے کلام میں شریر کا لفظ سن کر ایسا خیال نہ فرما لینا۔ کہ نعوذ باللہ میں حضرت ابن زبیر کو شریر خیال کرتا ہوں۔ ایسا نہیں۔ بطور تمثیل کہا ہے۔ نیز عبد الملک اور حجاج دونوں ابن زبیر کو سلطنت کا باغی یقین کرتے ہیں۔ تیمور۔ قادیان

حفظ ما تقدم طاعون ہیضہ	اجوائن ولیسی آدھ حصہ۔ کھانے کا نمک ایک حصہ دونوں کو باریک کرکے سفوف کرکے چھان کے رکھیں اور صبح و شام اس کی ایک ایک چٹکی کھا کر اوپر سے ایک گھونٹ پانی پی لیا کریں۔

صدقہ۔ دعا۔ خیرات۔ استغفار۔ لاحول۔ خشوع

مردم شماری میں ہندو

ہندوؤں سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ہندو کی تعریف کریں اس امتحان میں ہندو قوم جس طور پر فیل ہوئی ہے۔ وہ ایک تمدن و تہذیب کا دعوے کرنے والی قوم کے لئے موجب شرم ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی تعریف ہے کہ جو کہے کہ میں ہندو ہوں وہ ہندو ہے یا جو مسلمان و عیسائی نہیں وہ ہندو ہے۔ بعض آریہ مہاشے تو ایسے گھبرائے۔ کہ انہوں نے یہاں تک لکھدیا "جہاں تک مذہبی عقائد و رسوم کا تعلق ہے۔ چمار تو ایک طرف رہے ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ بھنگی بھی ہندو مذہب میں شامل ہیں۔"

پھر لطف یہ کہ اس ندامت کو مٹانے کے لئے مسلمانوں پر اعتراض شروع کر دئے۔ کہ مسلمان کون ہیں۔ حالانکہ ایک جاہل سے جاہل مسلمان بھی اپنے مذہب کا اصل الاصول جانتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ کوئی چھپی بات نہیں۔ بلکہ کوٹھوں پر چڑھ کر دن میں پانچ دفعہ اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ بھلا تم لوگ بھی کوئی اپنے لئے معیار تو قائم کرو۔ دیکھو مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو ایک اور اس کے برگزیدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول و خاتم النبیین نہ مانتا ہو۔ یہ کہنا کہ احمدی مرزا غلام احمد صاحب کو پیغمبر مانتے ہیں۔ . . . کوئی ان کو اسلام سے جدا نہیں کرتا کیونکہ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد معبوث ہوتا ہے اور ایسے لوگ اس امت میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو خدا سے شرف مکالمہ حاصل کریں۔ مگر شریعت نئی کوئی نہیں لائے گا۔ اور اخیر میں ایک مہدی مسیح آنے والا ہے۔ اب یہ علیحدہ بحث ہے کہ اس خطاب کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد تھے یا نہیں۔ اصول میں کوئی جھگڑا نہیں۔ پھر یہ بھی کوئی تفریق نہیں کہ مغل اور جولاہے آپس میں رشتہ نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ رشتہ نہ کرنا بھی اسلام ہی کے حکم کی ماتحت ہے۔ ایک لڑکی جس نے ایک اعلےٰ حیثیت و حالات میں پرورش پائی ہے اسے ایک ادنےٰ حیثیت و حالات میں بھیجدینا اس پر ظلم کرنا ہے اور سب سے پہلے ذاتوں کی عداوت انگیز تفریق مٹانے والا تو یہی اسلام ہے جس نے فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اعلان صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱) اس وقت مردم شماری کا کام گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہے۔ اس موقعہ پر احمدی احباب کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی قومیت لکھاتے وقت اپنے آپ کو احمدی فرقہ میں لکھاویں۔

+ تمام احباب کے لئے (جو یہ نوٹس پڑھیں) ضروری ہے کہ وہ اپنے احمدی دوستوں آشناؤں بھائیوں کو جہاں تک ان کا حلقۂ واقفیت وسیع ہے۔ یہ ہدایت کریں کہ وہ التزام سے اپنے تئیں اور اپنے نابالغ بچوں کو بھی احمدی لکھاویں اور خوب خیال رکھیں کہ بعض وقت لکھنے والے بغیر پوچھنے کے ہی سنی ...

(۲) بعض جگہ سے احباب صدر مقام قادیان سے واعظ یا لیکچرار سالانہ جلسوں میں بلا بھیجتے ہیں۔ مگر ساتھ ان کے اخراجات سفر نہیں بھیجے جاتے۔ جو صدر انجمن کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس قسم کا خرچ مل ملا کر صدر انجمن پر ایک معقول بوجھ پڑ جاتا ہے اس لئے انجمنوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جو احباب جس قدر واعظ یا لکچرار صدر مقام سے بلاویں ان کا خرچ آمدورفت کا ادا کرنا چاہیئے۔ اور وہ کوشش کریں کہ یہ رقم مقامی چندہ یا یکمشت چندہ سے ادا ہو۔

محمد علی سکرٹری

رام مورتی اور عصمت اللہ

کچھ عرصے سے ہمارے یاران وطن نے پروفیسر و ڈاکٹر کو ہندو مسلم سوال بنا رکھا ہے اخبار عام نے اپنی مشہور و قابل تعریف پالیسی کے مطابق اس پر خوب محاکمہ کیا ہے اور آریوں کو شرم دلائی ہے۔ کہ ایک طرف سے ہمارے سماجی ریفارمر مورتی پوجا کو بت پرستی کہہ کر اس پر دولتیاں جھاڑتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایسی شرمناک نمائش اپنی بت پرستی کی پیش کی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس کے برابر تاریک اور مکروہ بت پرستی کیا ہو سکتی ہے۔" انہیں ڈاکٹر عصمت اللہ یا پروفیسر کریم بخش غلام ربانی مرادآبادی کے کرتب دکھانے سے اگر خوشی ہوتی ہے۔ تو وہ اس پہلو میں ہے۔ کہ اسلام پر اس رنگ میں ایک حملہ کیا گیا تھا کہ برہمچریہ اور گوشت نہ کھانے کے سبب رام مورتی بھیم اور ارجن ہے (گو اخبار عام کے نزدیک کوئی سچا ہندو ایسی بے وقوفی نہیں کر سکتا) تو خدا نے اسی رنگ میں جواب دے دیا۔ کہ متاہل شخص۔ گوشت کھانے والا بھی یہ کرتب دکھا سکتا ہے۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام کے اصول اور مسائل بالکل حق ہیں۔ اور دنیا میں و آخرۃ میں جسمانی و روحانی ترقیات کے سرچشمے۔ ولِلّٰہ الحمد۔

عینک کی شناخت

تھوڑی سی ہلدی لیکر ایک پتھر پر رگڑئے جب پیلا اپنی رنگ نکل آوے۔ تو اسی پتھر پر عینک کے تال یعنی لینز کا ایک کنارہ رگڑیے یعنی گھسیے۔ اگر وہ تال پتھر کا ہوگا۔ تو ہلدی کے رنگ میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی اور ...

منگھیر کا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ سلسلہ احمدیہ - نبوت محمدیہ کے اثبات میں دلائل مفصل بیان کئے گئے ہیں۔ بہت نیک اثر ہوا۔ کئی ایک مخالف نرم ہوئے۔ بعض اتنے قریب ہوئے۔ کہ بیعت کے واسطے تیار ہیں۔ ایک نوجوان پہلے سخت مخالف تھا اس نے توبہ کی۔ اور بیعت کا خط لکھ دیا ہے۔

مفتی صاحب و شاہ صاحب سورج گڑھ اور یں ہوتے بھاگلپور گئے۔ جہاں لکچر ہوا۔ اب بنارس الہ آباد سے ہوتے واپس آتے ہیں۔

درخواست نکاح ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت۔ بائیس سال عمر احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب بدر ہووے۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر۔

دوسری آواز انصار بدر مضمون پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں میرے خیال میں نمبر ۳ میں وہ لوگ شامل ہونے چاہئیں۔ جن کو پچاس روپے ماہوار سے زیادہ اور سو سے نیچے ہو۔ اور ان سے پانچ روپے لئے جاویں۔ چونکہ عاجز کو اس پرچہ سے بہت ہی محبت ہے اس لئے باوجود تیس روپے ماہوار تنخواہ ہونے کے عہ ماہوار کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے نام پانچ روپے ماہوار کا وی پی ارسال فرمائیں

محمد رشید گوجرانوالہ

صدائے اقبال ۲۴

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی۔ اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے موجب فیس ۳ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھٹی و چونہ صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنیکی عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۳ روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب (۳) اگر میری بتائی ہوئی کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیدی جاوے گی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال احمدی - موضع جنڈولی سب آفس ڈکھوڑ ریالوالہ تحصیل و ضلع لائل پور)

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام ۱۲

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے منگالو۔ (۱) پانچ پانچ حروف اور ۸ وسٹ ہندسے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر۔ چمٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی۔ فی بکس دس آنے (۱۰ر)

المشتہر - جیون لال کمپنی - گوجرانوالہ (پنجاب)

کتاب طب روحانی

اس کتاب میں جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل الترب یا علوم توجہ یا مسمریزم کے بہت مشرح مندرج ہے عبارت اس کی آسان اردو ہے اور ادنےٰ استعداد والا بھی اس کو پڑھ سکتا ہے اور بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے جہاں تک ہو سکا ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی گئی تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کریں اس علم کو سیکھ کر فائدہ اٹھاویں اور بیماریوں کا علاج کر کے ثواب حاصل کریں۔ پھر اگر کوئی بات اس کے متعلق پوچھنا چاہیں اور اپنے معلومات کو بڑھانا چاہیں یا اول اول تجربہ کرنا چاہیں۔ تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ قیمت اس کی ایک روپیہ ہے اور محصولڈاک ۲ر ہے۔ راقم سے طلب فرماویں۔

م - ح - معرفت اخبار بدر - قادیان - گورداسپور

کشتہ و سرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ صرف اس لئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو یہ لوگ فائدہ اٹھاویں۔ **کشتہ مرجان** اعنی دہات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ عہ بدرقہ و محصول ڈاک ہے۔ **سرمہ** - کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزا ممیران و موتی ہیں یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ع محصولڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر عبد الرحمان کاغانی احمدی قادیان

بیعت نامہ بزبان پنجابی - پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - صرف ۳۰ - ۴۰ جلد باقی ہیں مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے طلب کرو۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہیضہ واکٹر برمن کا عرق کافور سے آؤ ۱/۲

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سو ہو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصول دوا ہے گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک سے چار شیشی ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کریں

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۱/۸

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے۔ بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے۔ صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لیپنے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت۔ ادھر لگاؤ ادھر خشک ہوتا ہے چار منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلتے بنو۔ سردیوں میں نہانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ ۲ - علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئیں۔ وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ مجرب آتشک فیدرجن سے مجرب بواسیر خونی و بادی۔ قیمت فی ڈبیہ عہ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ سفوف جریان ۱۲ مجرب مہی فیدرجن دو روپے۔ نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے۔ محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

مینیجر کارخانہ قدرتی خضاب انہ تلونڈی موسیٰ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انصار بدر کی خدمت مین التماس

بدر کے معزز مددگارو! باوجود ان کمزوریون کے جو بسبب بعض معذریون کے بدر کی اشاعت کے سال نہم کے لاحق حال رہی ہین - بدر نے آپ کی خدمت مین مناسب موقعہ وقت روحانی غذا کے پہونچانے مین اپنی طرف سے کوتاہی نہین کی - مالک و کارکنان اخبار آپ صاحبان کے مشکور ہین - کہ آپ نے وقت پر قیمت ادا کر کے اور نیز نئے خریدار بنا کر بدر کی اعانت کی - اللہ تعالے آپ کو جزائے خیر دے لیکن جن صاحبان نے قیمت کے ادا کرنے مین تساہل کیا - ان کے سبب سے بدر کو جو ہرجہ ونقصان ہوا - اس کا اثر نہائت افسوس ہے - کہ ان خریدارون پر بھی پڑا جو بروقت قیمت دے چکے تھے - ہماری قومی حالت ایسی نہین - کہ ہم ایک بڑی رقسم بطور راس المال کے لے کر کسی کام کو شروع کرین - یہان تازہ آمد پر صبح و شام کا گذارا ہے - اخبار کی قیمت کے سوائے اور کوئی آمد کا ذریعہ بھی نہین - پروپرائیٹر صاحب بھی ایسے مالدار نہین - کہ ہر سال اس مین ڈالتے جاوین - آج تک انہون نے اخبار کے فنڈ سے کوئی فائدہ تو حاصل کیا نہین بلکہ سینکڑون روپیہ اسپر خرچ کیا ہے - اور صرف ایک دینی خدمت کے لحاظ سے اس کام کو نبھائے چلے جاتے ہین - زیادہ تر دقت ایسے ہی خریدارون کی طرف سے ہوتی ہے - جو قیمت ادا نہین کرتے اور اخبار برابر وصول کرتے جاتے ہین - وی پی کیا جاوے تو فوراً واپس کر دیتے ہین - ایک دفعہ نہین کئی کئی دفعہ وی پی واپس کرتے ہین - اور پھر اخبار بھی جاری رکھنا بہرصورت چاہتے ہین - ایسے خریدارون کی طرف تقاضا اس وقت فریا

تین ہزار روپیہ

ہے - اس قدر ہرج اور نقصان اٹھا چکنے کے بعد کیا مناسب ہوگا کہ آئندہ کے واسطے ایسے خریدارون کے نام اخبار بند کیا جاوے اور صرف ان صاحبان کے نام اخبار روانہ ہو جن کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے - اعنی صرف ان صاحبان کے نام اخبار روانہ کیا جاوے - جو یکم دسمبر ۱۹۱۱ء کا

وی پی وصول کرلین

اس مین شک نہین کہ ایسا قاعدہ بنانے سے خریدارون کی تعداد مین کمی ہونے کا اندیشہ ہے - لیکن جو خریدار قیمت ہی نہین دیتے - اون کے رکھ چھوڑنے سے بھی کوئی فائدہ نہین - اس معاملہ مین ہمارے معزز ناظرین کا

کیا مشورہ ہے

امر دوم - جو مین عرض کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے - کہ ہمارے ذیقدرت احباب کی بہت توجہ اس امر کی طرف ہو کہ وہ اخبار کی مالی امداد کرین - ایک غریب آدمی کے واسطے جہان ایک روپیہ کا دینا بھی مشکل ہوتا ہے وہان ایک وسعت والا انسان سو روپیہ بھی خرچ کرنا کچھ بوجھ نہین سمجھتا اس واسطے ہم چاہتے ہین - کہ اخبار کی شرح مین صاحبان مقدرت معاونین اضافہ فرماوین - اور آئندہ قیمت اخبار بمعہ ضمیمہ مفصلہ ذیل ہو -

درجہ اوّل - مبلغ تین سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی والے معززین سے - مبلغ عہ

درجہ دوم - مبلغ سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی والے معززین سے - مبلغ صمہ

درجہ سوم - اس سے کم کے واسطے مبلغ للعہ

درجہ چہارم - اس کے بالعوض ان برادران سے جن کی ماہوار آمد پندرہ یا اس سے کم ہو - صرف سے سالانہ چندہ لیا جائے گا -

جو صاحب ضمیمہ نہ لینا چاہین ان سے درجہ اوّل مین معہ درجہ دوم للعہ - درجہ سوم و چہارم عا چندہ سالانہ لیا جاوے

امید ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اس بات کی اجازت دینگے کہ یکم دسمبر کو ہر اخبار وی پی کیا جاوے - وہ اسی نرخ کے مطابق ہو - (ایڈیٹر)

نرخ مذکورہ بالا کے مطابق وی پی ہونگے

ہان اس کے ساتھ ہم ایک سہولت ان خریدارون کو دینا چاہتے ہین - جو تمام قیمت یکبارگی نہ دے سکتے ہون اور وہ سہولت یہ ہے - کہ قیمت باقساط پیشگی وصول کی جاوے مثلاً ایک ایک روپیہ ماہوار - یا جسطرح وہ پسند کرین - اس کے متعلق خط وکتابت کرلینی چاہیئے -

ایک التماس ہم نامہ نگارون کی خدمت مین بھی رکھتے ہین - مگر وہ انشاء اللہ تعالے اگلے اخبار مین دی جائے گی -

ضرورت

مددگار - قادیان مین ایک احمدی دوکاندار کو ایک مددگار ساتھی کی ضرورت ہے - جو بصورت ملازمت یا شراکت اس کے ساتھ رہے - تاکہ وہ نماز دین وغیرہ دینی ضروریات کو بہ آسانی پورا کرسکین درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے -

محرر - ایک محرر کی ضرورت ہے - جو انگریزی اور اردو خوشخط لکھ سکتا ہو - نمونہ خط آنا چاہیئے درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ ہو -

ملازم - گھر کے کام کاج کے پورا کرنے کیواسطے ایک ملازم کیضرورت ہے - درخواست جوابی کارڈ پر ہو -

الخطبہ - ایک لڑکی شریف خاندانی ، عمر سترہ برس اردو لکھنا پڑھنا - سینا پرونا جانتی ہے اس کے واسطے ایک لائق نوجوان احمدی قوم ککےزئی کیضرورت ہے - درخواست معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - اور درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہون -

ایک مسلمان گریجوایٹ کا نماز کے برخلاف لیکچر

انجمن ہمدرد اسلام سری نگر کے ایک معمولی جلسے مین ایک نہائت افسوسناک بحث ہوئی - وہ یہ کہ پریزیڈنٹ جلسہ خان صاحب شیخ امام الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تحریک کی - کہ ممبرون کو پابند صوم وصلاۃ ہونا چاہیئے - اس پر ایک دو صاحبون نے نہائت گرمجوشی سے کہا کہ کیا نماز کے بغیر ہم مسلمان نہین رہ سکتے اور یہ کہ نماز نہ پڑھنے سے ہم اسلام سے خارج نہین ہو سکتے - یہ بھی سنا گیا ہے کہ کسی سابقہ جلسہ مین ایک نوجوان گریجوایٹ علیگڈہ ہی نے جو یہان ایک معزز عہدہ پر ملازم ہین نماز کے برخلاف لیکچر دیا تہا اور اپنے زعم مین نہائت تبدومد سے یہ ثابت کیا تہا کہ نماز کوئی ایسی ضروری چیز نہین ہے اللہ اللہ یہ زمانہ بھی آنے والا تہا - کہ خود مسلمانون کے منہ سے نماز کے برخلاف آوازین نکلین - جب نماز جیسے فرض کی نسبت جسکی تاکید مین سراپا قرآن شریف بھرا ہوا ہے - عدم ضرورت کی بحث کی جاوے تو اور ارکان اسلام کا خدا حافظ - جب ہم نے خدا کو کلام (قرآن)

کلامِ امیر

جو نہ مانے اس کا کیا علاج

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مفصلہ ذیل سوالوں کا جواب حضرت مولانا جناب مولوی صاحب سے لیکر جلدی روانہ فرماویں - تو مشکور ہونگا۔

(۱) جماعت میں اگر دو آدمیوں کی باہم عداوت ہو تو جماعت کو یا جماعت کے مسلم سرگروہ کو کیا کرنا چاہیئے۔

(۲) اگر جماعت یا امام کا کوئی مسلم سرگروہ دونوں کو صلح کرنے کا حکم دے اور ایک شخص صلح سے باوجود بار بار کہنے کے انکار کرے - تو جماعت کو یا اس مسلم سرگروہ کو اس شخص کے متعلق کیا کرنا چاہئیے۔

(۳) کیا اس زمانہ میں جماعت کے باہمی اندرونی سیاست کے واسطے بھی کوئی قانون قاعدہ ہے یا نہیں - یا یہ کہ ممبر جو چاہے کرے اور جماعت اس سے محبت اور برادری کا تعلق برابر قائم رکھے۔

جوابات میں اگر کوئی قرآن شریف کی آیت یا حدیث کا حوالہ ہو - تو بہتر ہوگا۔

مندرجہ بالا خط کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل دیا

(۱) ان کو نصیحت کریں - الدین النصح - اور نہ تھکیں اور پھر دعا کریں یستغفرون للذین امنوا۔

(۲) بعد نصیحت اور دعا کے پھر اس کے لئے بالا دست لوگوں کو اطلاع دی جاوے اور اگر پھر نہ مانے - تو اس کو جماعت سے الگ یقین کریں - آیۃ - وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کافی ہے۔

(۳) قواعد کا نفاذ حکومت پر موقوف ہے یا رعب پر۔ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ۔

کیا ہم پھر وچھووالی میں جا سکتے ہیں

وچھووالی کی آریہ سماج کے پرنسپل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا - کہ خواجہ صاحب ان کے جلسہ پر ایک لیکچر دیں - جس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

مکرم معظم پرنسپل صاحب بالقابہ وآدابہ - خاکسار پورے طور پر بحمد اللہ مذہب اسلام سے آگاہ - اور اسلام کے اصول بآواز بلند با تحدیث سنائے جاتے ہیں۔

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ - قرآن کریم کا کلمہ ہے اس کا ترجمہ - ہے - مت گالی دو ان کو جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا - اس حکم کے مطابق ہم کسی کے معبود کو برا کہنے کے مجاز نہیں۔

پھر صرف دنیا میں ہماری جماعت ہے - جس نے پیغام صلح لاہور میں دیا - مگر میرے معزز اور شریف انسان - ہمیں وچھووالی کا حال ایکبار پورا سبق دیچکا ہے - میں خود اس لکچر میں تھا جس میں مہمانوں کا ذرا لحاظ نہ ہوا۔

پھر اس وقت ہماری جماعت ایک شخص کے ماتحت ہے اور ممبران آریہ سماج آزادی میں پوری ڈگری لے چکے ہیں - وہ جماعت کسی خاص مقتدا کے ماتحت نہیں۔

خاکسار نور الدین - ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

چکڑالوی

ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چکڑالہ کے مولوی سے تو ملنے کا موقعہ نہیں ہوا - کہ اسے دریافت کروں مگر میں نے اس کے مقرب لوگوں سے پوچھا ہے - کہ تم لوگ کلمہ پورا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اس لئے اکٹھا نہیں پڑھتے - کہ قرآن کریم میں ایک جگہ موجود نہیں - یہ نماز کہاں کہاں سے اکٹھی کرکے جوڑی ہے پھر ان میں تین رسالہ نکلے ہیں - سب کی نماز الگ الگ ہے۔

دوم - نماز کے وقت مونہہ کو قبلہ کی طرف کرنیکا حکم قرآن کریم میں کہاں ہے - مگر آج تک کسی نے کچھ نہیں بتلایا۔

اسلام اور ایمان کہیں تو ایک معنے میں آتے ہیں اور کہیں اسلام وسیع معنے میں آتا ہے۔

ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں صلی اللہ علیہما وبارک وسلم (آمین) عظیم الشان رسول ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل فرمایا ہے - مگر وسعت کا فرق دونوں میں ہے - اس لئے وسیع معنے والا لفظ بڑے کے لئے اور دوسرے کے لئے دوسرا تجویز ہوا ہے - ولعل اللہ یحدث بعد ذلک۔

نور الدین - ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

ہمارا کام فتویٰ لگانا نہیں

ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے والے کے حق میں کیا فتویٰ دیا جاوے - حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ہمیں یا آپ کو یا کسی مفتی کو کیا ضرورت ہے - آپ اس معاملہ کو حوالہ بخدا کریں - اللہ تعالیٰ کے مامور کو جو نہیں مانتا - اللہ تعالیٰ خود اس معاملہ کا انتظام کر سکتا ہے۔

خاکسار نور الدین - ۱۹ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

چند سوالوں کے جواب

ایک شخص کے سوالات کے جواب میں حضرۃ خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا۔

سوال (۱) کیا آپ اپنے مریدوں کو اچھا جانتے ہیں یا کہ کسی دیگر عاجز مسکین کو بھی۔

جواب (۱) میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو اچھا سمجھتا ہوں۔

سوال (۲) کیا آپ اپنے مریدوں کی التجا منظور کرتے ہیں - یا کہ کسی دیگر عاجز کی بھی۔

جواب (۲) بقدر طاقت میں التجا کسی کی ہو - پورا کرنا چاہتا ہوں

سوال (۳) کیا آپ اپنے مریدوں کا چندہ منظور کرتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کا بھی۔

جواب (۳) سب کا چندہ لیتا ہوں منظور کرنا اللہ کا کام ہے۔

سوال (۴) کیا آپ اپنے مریدوں کو زیر نظر رکھ کر گناہوں سے بچانا چاہتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی۔

جواب (۴) گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہی بچا سکتا ہے میرا کام نہیں

سوال (۵) کیا آپ اپنے مریدوں کی درخواست منظور کرتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کی بھی۔

جواب (۵) بقدر امکان درخواست ہر شخص پر توجہ ہے۔

سوال (۶) کیا آپ اپنے مریدوں کے عریضہ کا جواب دیتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی۔

جواب (۶) جواب بقدر طاقت دیتا ہوں۔

نور الدین - ۲۱ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

دوائی میں حل شدہ شراب

سوال - کسی دوا کو شراب میں حل کرکے اسکو آگ دے کر بعدہٗ اس کو کسی مرض میں کھلانے کا کیا حکم ہے۔

جواب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - شراب جب آگ میں جل گیا - تو اسکا حکم حرمت باطل ہوگیا - بلکہ جب شراب کا سرکہ بن جاوے - تو پھر جائز ہو جاتا ہے - والسلام

نور الدین - ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

چٹوں کی درستگی

گذشتہ ہفتہ سے جو اخبار روانہ ہوتا ہے اس پر نئی چٹیں لگائی جاتی ہیں سب خریدار اپنی چٹ پر ایک نگاہ ڈالیں - اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس سے مطلع فرمائیں

اخبار کی جلد دہم کی وصولی کیواسطے یکم دسمبر ۱۹۱۰ء کا پرچہ وی پی روانہ کیا جائیگا سب خریدار مطلع رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکفرین کے ایک اشتہار کا جواب

(رقم زدہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب)

مدرسہ اصلاح دارین کے چند مہتمان کی طرف سے ایک فتویٰ اس مضمون کا شائع ہوا ہے۔ کہ جو احمدیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور اس فتوے کے آخر میں چند باتیں لکھی ہیں۔ کہ یہ احمدیوں کے کفر پر دلیل ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس اشتہار میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کا جواب نہ دیا جا چکا ہو۔ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں۔ بیسیوں دفعہ ان سوالوں کا جواب بہت شرح و بسط سے دیا جا چکا ہے۔ مگر پھر وہی اعتراض دہرائے جاتے ہیں۔ خلاصہ اعتراضات یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ انبیاء کو گالیاں دیتے تھے۔ چنانچہ آپنے یسوع کو گالیاں دی ہیں۔ دوسرے یہ کہ مرزا صاحب چند پیشگوئیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ پوری ہو گئی ہیں اور حالانکہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مثلاً دجال اور یاجوج و ماجوج کی پیشین گوئیاں۔ اور تیسرے یہ کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ ہے کہ مسیح موعود جس کی قرآن شریف اور احادیث میں خبر دی گئی ہے اس کا منکر کافر ہے۔ یہ تینوں سوال ایسے بھدے اور کمزور ہیں کہ ان کے جواب کے لئے باریک دلائل کی کچھ ضرورت نہیں۔

اول سوال یہ ہے کہ حضرت صاحب انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں اور یہ کہ مسیح کی نسبت آپنے بہت کچھ برا بھلا کہا ہے۔ سو یاد رہے کہ مخالف سے اس کے معتقدات کے مطابق گفتگو کی جاتی ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تو ایک ہی ہے۔ مگر اسکی نسبت مختلف مذاہب اس کی طرف مختلف صفات منسوب کرتے ہیں۔ مسیحی اسے رحم سے عاری سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک رحم مسیح کی صفت ہے۔ اور آریہ اسے کل موجودات کا خالق ہونے سے جواب دیتے ہیں۔ تو اب جبکہ مسیحی سے ہم گفتگو کرینگے۔ تو لازماً ہم کو کہنا پڑے گا۔ کہ وہ خدا جو تم پیش کرتے ہو وہ ناقص ہے۔ حالانکہ انکا خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے صرف ان کے معتقدات میں اس کی طرف کچھ ایسی صفات منسوب کی جاتی ہیں۔ کہ جو خدا تعالیٰ میں پائی نہیں جاتیں۔ تو ہمارے اس قول سے خدا تعالیٰ کی شان میں کچھ گستاخی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہم نے اگر نقص منسوب کیا ہے۔ تو اس نباوٹی خدا سے کیا ہے کہ جو رحیم نہیں ہے۔ اسیطرح آریہ کو اگر ہم کہیں کہ تمہارا خدا ناقص ہے۔ کیونکہ وہ خالق نہیں۔ تو اس سے یہ تو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ہم نے گستاخی کی ہے۔ کیونکہ آریوں کا خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے بلکہ ہمارے قول سے نقص اسی ان کے ذہنی خدا کو لازم آتا ہے کہ جو خالق نہیں۔ پس اگر اسی اصل کے ماتحت حضرت صاحب نے یسوع کی نسبت مسیحیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی الفاظ استعمال کئے۔ تو کیا غضب ہو گیا۔ مسیحی اعتقاد رکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ یسوع کی بعض نانیاں فاحشہ عورتیں تھیں۔ اور وہ مانتے ہیں کہ ان کا امتحان شیطان نے لیا تھا۔ اور قریب تھا کہ وہ اس کے پیچھے لگ جاتا۔ اور اسیطرح اور بہت سے عیب اس کی ذات سے منسوب کرتے ہیں۔ سو حضرت صاحب نے انکو الزام دیا ہے کہ جب اس کی نسبت تم ایسے گمان رکھتے ہو۔ تو پھر وہ خدا کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور یہ بات کچھ ایسی نہ تھی۔ کہ اس پر شور مچایا جاتا۔ اصل میں یہ بھی ایک تحریف ہے۔ جو مسیحیوں نے مسیح کی ذات میں کی ہے۔ اور جسطرح انھوں نے اپنی کتابوں کو ترجمہ در ترجمہ کرکے تحریف کی ہے۔ اسی طرح اپنے نبی کے واقعات میں بھی بے سروپا باتوں سے کام لیا ہے چنانچہ باوجود اس کے کہ قرآن شریف نے توریت و انجیل کو خدا کا کلام کہا ہے۔ پھر بھی ان کے بہت سے مسائل کی ہمارے مخالف علماء تردید کرتے ہیں۔ اور اگر پوچھا جاوے۔ تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ انجیل تو تحریف شدہ ہے۔ اس لئے ہم اس انجیل کی تردید نہیں کرتے جو الٰہی کلام ہے۔ بلکہ اس انجیل کی تردید کرتے ہیں۔ جو کہ انسان کا کلام ہے۔ سو اسیطرح مسیحیوں نے مسیح کے وجود میں بھی تحریف سے کام لیا ہے اور وہ مسیح جو خدا کا نبی تھا۔ اور نیک اور پاک اور بزرگ تھا اور شیطان اس کے امتحان پر قادر نہ تھا۔ اُسے بدلکر ایک اور مسیح اس کی جگہ کھڑا کر دیا۔ جو خدائی کا دعوےٰ کرتا ہے جسکا امتحان شیطان لیتا ہے اور جو کفارہ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔ اور تمام مقدس بزرگوں کو چور و بٹ مار کہتا ہے۔ پس اگر اس مسیح پر ہم اعتراض کریں۔ تو ہم پر کیا الزام ہو سکتا ہے جبکہ خود ہمارے مخالفین تحریف شدہ انجیل پر اعتراض کرنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے۔ تو اگر کوئی تحریف شدہ مسیح پر اعتراض کرتا ہے تو اُس پر کیوں الزام لگاتے ہیں۔ جیسے مسیح خدا کا نبی ہے۔ ویسے ہی انجیل بھی خدا کا کلام ہے۔ پس اگر اس انجیل پر اعتراض کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ تو مسیحیوں کے پیش کردہ مسیح پر اعتراض کرنا جائز ہو سکتا ہے جیسے خدا نے انجیل کو اپنا کلام مانا ہے اور اُسے محرف اور مبدل قرار دیا ہے۔ اسی طرح مسیح کو بھی اپنا نبی اور مسیحیوں کے پیش کردہ مسیح کو محرف مبدل تسلیم کیا ہے جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ پس جیسا کہ اس محرف و مبدل انجیل پر اعتراض کرنے سے اس انجیل کی ہتک نہیں ہو سکتی۔ جو خدا نے اوتاری تھی۔ اسی طرح مسیحیوں کے پیش کردہ مسیح پر اعتراض کرنے سے اس مسیح کی جو خدا کا نبی تھا کوئی ہتک نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اگر حضرت صاحب نے مسیح کے بارہ میں کچھ لکھا ہے۔ تو وہ ہمیشہ مسیحیوں کے برخلاف لکھا ہے۔ کوئی ثابت تو کرے کہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے بھی حضرت نے مسیح کی نسبت ایسی باتیں لکھی ہوں۔ اگر وہ مسیح کو ذاتی ایسا برا سمجھتے (نعوذ باللہ) تو مسلمانوں کے برخلاف بھی اس کو اسی رنگ میں پیش کرتے۔ مگر جب آپنے یسوع کی نسبت کوئی لفظ لکھا ہے۔ تو وہ مسیحیوں کو مخاطب کر کے ان کے معتقدات کے مطابق لکھا ہے۔

پھر میں حیران ہوں کہ حضرت صاحب مسیح کو برا کہہ بھی کسطرح سکتے تھے۔ آپ کا کل فخر اور دعوےٰ تو یہی تھا۔ کہ میں مثیل مسیح ہوں۔ تو اگر آپ مسیح کو ایسا برا جانتے تھے۔ تو اس کے مثیل کیوں بنتے۔ کوئی جب اپنی بہادری جتانے لگتا ہے۔ تو اپنے آپ کو شیر سے مشابہت دیتا ہے یا بکری سے؟ پھر جو فخر کرے کہ میں شیر کی طرح ہوں۔ کیا اس کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ وہ شیر کو بزدل سمجھتا ہے اس قدر لوگوں سے مخالفت برداشت کی۔ گالیاں سنیں تکلیفیں برداشت کیں اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ اپنے آپ کو مثیل مسیح کہتے تھے۔ پھر اگر آپ مسیح کو نعوذ باللہ برا جانتے تھے۔ تو اس سے مشابہت کا دعوےٰ کیوں کرتے۔ مثلاً کوئی شخص اعتراض کرے۔ کہ رسول اللہ نے نعوذ باللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ تو ہم قطع نظر اور واقعات کے اُسے کہیں گے۔ کہ تو احمق ہے آپ تو اپنے آپ کو مثیل موسےٰ کہتے تھے۔ پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ آپ حضرت موسیٰ کو گالیاں دیتے۔ اسیطرح جب کہ حضرت صاحب اپنے آپ کو مثیل مسیح کہہ کر دعویٰ کرتے تھے کہ میں خدا کی نظروں میں معزز ہوں۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ آپ مسیح کو برا سمجھیں۔

دوسرا یہ اعتراض ہے۔ کہ آپنے بعض پیشگوئیوں کی

نسبت لکھا ہے۔ کہ یہ پوری ہوگئی ہیں۔ میری سمجھ میں ترکیا اعتراض نہیں آیا کہ اس کا کیا مطلب ہے کیا ہمارے مخالفین کا یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ کی کسی پیشگوئی کو پورا نہ ہونے دیا جاوے۔ اگر وہ یہ چاہتے ہیں تو سخت غلطی پر ہیں۔ جو پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں ہم تو انکا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جبکہ دجالی صفات پادریوں میں ہم پاتے ہیں اور اس کے گدھے کی صفات ریل میں موجود ہیں۔ اور انگلش اور روسی قوم کے یاجوج اور ماجوج ہونے میں کلام کی گنجائش نہیں اور دابۃ الارض کے معنے علماء کا گروہ ثابت ہیں۔ تو پھر اس کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ خواہ مخواہ ان پیشگوئیوں کے پورا کرنے کے لئے عجیب الخلقت مخلوقات کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان کو دین اسلام سے کچھ تعلق نہیں بلکہ عجائبات کے دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ اگر انہوں نے ایسی بات پر زور دیا۔ تو رسول اللہ نے جو دو کڑے اپنے ہاتھ میں دیکھے تھے اور اس کے معنے مسیلمہ اور اسود عنسی کئے گئے تھے۔ اس کی کیا تاویل کرینگے۔ کیا رسول اللہ پر بھی نعوذ باللہ تاویلوں کا الزام دیں گے۔ سچی بات یہ ہے۔ کہ الٰہی کلام میں ایک غیب ہوتا ہے جو اپنے وقت پر جا کر ظاہر ہوتا ہے اور اس وقت تک لوگ کچھ کا کچھ ہی سمجھتے رہے ہیں۔ جیسے کہ ابھی میں ایک مثال دے چکا ہوں اور اسیطرح رسول اللہ نے دیکھا۔ کہ بہشت میں ابوجہل کے لئے ایک انگور کا خوشہ رکھا ہے۔ تو آپ حیران ہوئے مگر عکرمہ کے اسلام قبول کرنے پر آپ کو اسکی اصل حقیقت معلوم ہوئی۔ پس جبکہ رسول اللہ کو جو کل مخلوقات پر فضیلت رکھتے ہیں بعض پیشگوئیوں کا حال پیچھے جاکر کھلا۔ تو آپ لوگ کس حساب میں ہیں۔ کہ جو کچھ اپنے ذہن میں بٹھالیں۔ خدا تعالیٰ اسی کے مطابق ظہور میں لائے۔ اس کو کسی کی پرواہ کیا ہے۔ جبکہ ہم صریح دیکھتے ہیں۔ کہ جو صفات دجال میں بتائی گئی ہیں۔ وہ پادریوں کے گروہ میں ہیں اور لغت ہم کو بتاتی ہے۔ کہ دجال کے معنے ایک ایسا گروہ ہے۔ کہ جو ملکوں ملکوں میں تجارت کرتا پھرتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی مذہب کے پھیلانے والے کل دنیا میں تجارت کے زور سے ہی پھیل رہے ہیں پھر وہ الٰہی علوم کی آنکھ سے بھی محروم ہیں۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ ہم تو اصل آنکھ کا کانا دجال ہی تلاش کریں گے۔ تو یہ مشکل پڑے گی۔ کہ قرآن شریف میں جہاں صم بکم عمی آیا ہے وہاں بھی یہی معنے کرنے ہوں گے۔ کہ کل کفار عرب کی جسمانی آنکھیں اور کان روز بانیں نہ تھیں۔ اور بہرحال اگر یہ مان بھی لیں۔ کہ یہ معنے غلط ہی ہیں۔ تو اس سے کفر کے فتوے کا جواز کہاں سے ثابت ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ متورع اور الٰہی کلام کا سمجھنے والا کون ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے ابن صیاد کے دجال ہونے پر قسم کھائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اس بات سے روکا نہیں۔ چنانچہ بہت سے صحابہ اُسے دجال ہی مانتے رہے جس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ پیشگوئیوں کی بعض باتوں کو پورا ہوتے دیکھ کر باقی کو حوالہ بخدا کر دیتے تھے اور سمجھتے تھے۔ کہ اس کی کوئی اور حقیقت ہوگی۔ ورنہ حضرت عمر اور ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ ابن صیاد کو دجال کیوں جانتے حالانکہ اس کی دونوں آنکھیں موجود تھیں۔ اور اس کے پاس کوئی عظیم الشان گدھا نہ تھا۔ وہ مدینہ میں رہتا تھا۔ جہاں دجال کو جانا منع ہے جس سے معلوم ہوا۔ کہ صحابہ ضروری نہ جانتے تھے۔ کہ وہ جسمانی آنکھ سے کانا ہوگا۔ اور ایک عظیم الشان گدھا اس کے پاس ہوگا۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے اور معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ تبھی تو باوجود ابن صیاد کی دونوں آنکھوں کے اور گدھے کی غیر موجودگی کے اور مدینہ میں رہنے کے انہوں نے اُسے دجال قرار دیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ دوسری بات اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان باتوں پر کفر کا فتوے نہیں لگ سکتا۔ ورنہ ایسے جلد باز لوگ تو اس کفر کے فتوے کو دور تک پہونچائیں گے اور شاید اپنی حماقت کی وجہ سے کہہ بیٹھیں۔ کہ حضرت عمر اور صحابہ کی ایک جماعت نے ابن صیاد کو دجال بنایا تھا۔ اس لئے یہ فتوے نعوذ باللہ ان پر بھی چل سکتا ہے مگر ایسا کہنے والا شخص حق سے دور اور سخت غلطی پر ہو خود رسول اللہ نے ان کو کافر نہیں ٹھہرایا بلکہ ان کی بات پر سکوت اختیار کرکے ایک حد تک ان کی تائید کی ہے۔ پس حضرت صاحب نے اگر ان پیشگوئیوں کی نسبت کہا ہے کہ وہ پوری ہوگئی ہیں تو ان پر کفر کا فتوے دینا دالا نہ صرف آپ پر بلکہ بہت سے صحابہ پر بھی اپنی زبان کی چھری چلاتا ہے۔ مگر مومن کو کافر کہنے سے جو نقصان جلد باز اٹھاتا ہے وہ احادیث سے ظاہر ہے اسی طرح یاجوج ماجوج کا بھی حال ہے۔ کیونکہ اگر وہ دجال سے الگ ہیں تو بھلا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی زمانہ میں دنیا پر حکومت کرینگے۔ پھر وہ کیونکر ہوگا یہ کسطرح ممکن ہے۔ کہ دجال بھی سب دنیا پر پھیلا ہوا ہو اور یاجوج ماجوج بھی حاکم ہوں۔ اگر یہ معنے کئے جاویں۔ تو احادیث میں کوئی تطبیق نہیں رہتی۔ پس لازمی طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی قوم کے مختلف گروہوں کا نام ہے۔ پھر دابۃ الارض کے متعلق تعطیر الانام میں صریح طور سے لکھا ہے۔ کہ دلّ ظهورها في العالم على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ونصر الموحدين وهلاك المنافقين۔ پس اگر حضرت صاحب نے اس سے مراد علماء کا گروہ لیا تو انبیاء کے علوم کی عین پیروی کی۔ اور صالحین کے گروہ کا تتبع کیا۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر ہمارے مخالف مولویوں کا کیا نقصان ہے۔ اور کیوں وہ ان کو پورا ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے۔ عجائبات دیکھنے کے لئے اور مختلف ذرائع ہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ رسول اللہ کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے۔ اور اس کو چھپایا جاتا ہے۔ کیا یہ کچھ کم تعجب کی بات ہے۔ کیا یہ کوئی چھوٹا سا معجزہ ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور نشان ہو سکتا ہے۔ کہ رسول اللہ آج سے تیرہ سو سال پہلے اس زمانہ کا ہو بہو نقشہ کھینچ کر بتاتے ہیں۔ کیا اس زمانہ کے وحشی یورپ کی نسبت اس قدر ترقیات کی خبر دینا کوئی چھوٹی سی پیشگوئی ہے۔ کیا اس وقت جبکہ گھوڑے اور اونٹ کے سوا سواری ہی کوئی نہ تھی۔ ریل کی اطلاع دینی معمولی سی بات ہے۔ ہمیں گدھے دیکھنے یا کسی کانے انسان کی شکل دیکھنی مقصود نہیں۔ رسول اللہ اور دین اسلام کی سچائی کے نظارے دیکھنے کا شوق ہے۔ سو آپ کے نہ غلط ہونیوالے کلمات اور نہ ٹلنے والی پیشگوئیوں نے ہمارے دل کی اُمید پوری کر دی اور الٰہی فوجیں اپنے پورے زور سے کفر کے مٹانے پر طیار ہو گئیں۔ اور اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی خوشی نہیں۔ خدائے وحدہ لاشریک کا نام دنیا میں بلند ہو اور رسول کریم کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو اور تقوے اور طہارت پھیلے اور یہی ہمارا مقصود اور مطلوب ہے۔ فالحمد للہ کہ وہ حاصل ہو رہا ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئیاں بڑے زور سے پوری ہوکر دین اسلام کی سچائی پر مہر لگا رہی ہیں باقی جو کچھ حضرت صاحب کے دعاوی اور آپ کے الہامات کی نسبت اعتراض اس اشتہار میں درج ہیں ان کی نسبت اس قدر کہنا ہی کافی ہے کہ ہمارے مخالف آنے والے مسیح کی نسبت جو کچھ فتوے دیتے ہیں اور اس کے الہام کا جو رتبہ مقرر کرتے ہیں اور اس کی شان کی نسبت جو کچھ کہتے ہیں اور اس کے منکرین پر جو فتوے دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کہتے بلکہ شاید حضرت صاحب کے دعاوی اس سے کچھ کم ہی ہوں۔ تو پھر جبکہ آپکا مثیل مسیح ہونیکا دعوے تھا تو آپ اپنے کو اور کس سے مشابہت دیتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا

القرآن فی رمضان

سورۃ المعارج سال سائل"۔ اس قسم کے سوال تمسخر و گستاخی میں داخل ہیں۔

خمسین الف سنۃ ۔ خدا کی بادشاہت اتنی وسیع ہے کہ کہ اس کی طرف ترقیات کے مراتب طے کر کے پچاس ہزار سال میں پہنچتے ہیں۔ ایک کتاب میں پچاس درجے لکھے ہیں۔ قرآنی آیات ترقی کا ذرائع ہیں (۲) درود شریف صلی وسلم کے ساتھ بارک بھی کہو۔ حضرت صاحب یہی پڑھتے تھے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں ؎

روح پدرم شاد کہ گفت باستاد

فرزند مرا عشق بیاموز دگر ہیچ

سورۃ نوح یؤخرکم الی اجل مسمی ۔ اس میں اور اذا جاء اجلھم میں یہ توفیق ہے کہ جب اجل آجائے تو پھر نہیں رکتی۔

اطیعون ۔ ردفرقہ چکڑالویہ ۔ نبی اپنی اطاعت کا حکم دیتا ہے

دعوت قومی لیلاً و نہاراً ۔ تم بھی راتوں کو وعظ کرو اور خدا کا کلام پہنچاؤ۔

سورۃ جن استرق ارید ۔ یہ صیغہ مجہول بوجہ ادب ہے۔ فلا یظھر ۔ ظہور غیب کہ گنجائش تاویل نہ رہے مختص بہ انبیاء ہے

من رسول ۔ من بیانیہ ہے

سورۃ مزمل سورہ مزمل میں اپنے نفس کی تکمیل کا ذکر ہے اور المدثر میں دوسرے نفوس کی تکمیل کا۔ لوگ نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ و رتل القرآن ترتیلا ۔ کو منسوخ قرار دیتے ہیں حالانکہ جمہور کا اس پر عمل بھی ہو۔ مطلب صرف یہ ہے کہ رات کا نصف یا تہائی یا آدھی سے زیادہ جاگو تو اس میں درس تدریس کرو ۔ مغرب سے لیکر عشاء تک اور پھر پچھلی رات یہ تمام وقت ملا کر اتنا ہو جاتا ہے ۔ مسلمان بالعموم اتنا وقت جاگتے ہیں۔ مگر افسوس کہ بیہودہ مواقع میں خرچ ہوتے ہیں ۔ (۲) ریاضت کی راہ تسبیح ۔ تہلیل ۔ قرآن اور کسی کے برا کہنے پر صبر کرنا

سورۃ مدثر ثیابک فطھر ۔ تبلیغ کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا نمونہ نیک بنائے۔

تسعۃ عشر ۔ ایک صوفی نے لکھا ہے کہ ۵ ظاہری حواس (کان ۔ ناک ۔ آنکھ ۔ لمس ۔ ذوق) اور ۵ باطنی اور جاذبہ[11] ماسکہ[12] ہاضمہ[13] ۔ دافعہ[14] ۔ نامیہ[15] ۔ غاذیہ[16] ۔ مولدہ[17] ۔ شہوت[18] و غضب[19] ۔

بس یہی ہیں جن کے اعتدال پر رکھنے سے انسان دوزخ سے محفوظ رہتے ہیں۔

سورۃ قیامہ ولا اقسم بالنفس اللوامہ ۔ جزا و سزا کے مسئلہ کا ثبوت نفس لوامہ سے دیا ہے کسی برے کام پر دل ہی دل میں ملامت ہونا اسبات کو ثابت کرتا ہے کہ جزا و سزا ضرور ہے۔

بما قدم و اخر ۔ کیا چیز آگے بھیجی جو نہیں بھیجنی چاہیے اور کیا پیچھے رہ گیا جو بھیجنا چاہیے تھا۔

ولو القی معاذیرہ ۔ اگر بدی خلجان نہیں کرتی اور جزا و سزا کوئی نہیں تو پھر انسان اپنی برائی پر پردے کیوں ڈالتا ہے

سورۃ دہر کان مزاجھا کافورا ۔ مومن کو ابتدائی حالت میں بہت سے جذبات بد کو دبانا پڑتا ہے۔

ولدان مخلدون ۔ بادشاہوں کے بڈھے لڑکے۔

طھورا ۔ نہ صرف خود پاک ۔ بلکہ پاک کر دیتا ہے۔

سورۃ مرسلت ہوا کی مختلف قسمیں ہیں۔ آہستہ چلتیں زور سے چلتیں ۔ بیج پھیلاتیں اور اللہ کا وعظ سناتی ہیں۔

الم نجعل الارض کفاتا ۔ عیسٰی کے آسمان پر نہ جانے کا ثبوت۔

ظل ذی ثلث شعب ۔ یہ مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ ثلث شعب کی تفسیر آگے ہے لا ظلیل[1] ۔ ولا یغنی[2] من اللھب ۔ انھا ترمی بشرر[3] ۔ نہ خود سایہ ہو نہ سایہ سے بچائے ۔ بلکہ شرارے چھوڑے۔

سورۃ النباء فلاسفروں میں اختلاف ہے ۔ مگر انبیاء میں باوجود اختلاف ملک و قوم و حالت و وقت کے اختلاف نہیں ۔ یہان کی صداقت کی دلیل ہے۔

ہمارے نبی کا یہ اعجاز ہے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار کے قریب صحابی ۔ اور کسی کتاب سے ثابت نہیں ہوگا کہ روایت میں کبھی کسی نے جھوٹ بولا ۔ ایسا راستباز جو اتنے لوگوں کو راستباز بنا دے جو خبر دے وہ صحیح ہے ۔ قیامت کے متعلق جو آپ نے فرمایا سچ فرمایا ۔ اس سوال کا جواب دیا کہ یہاں کیوں قیامت نہیں ہوتی ۔ فرمایا کہ (اشتراک) ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں الم نجعل الارض سے شروع فرماتا ہے۔

تناذون افواجاً ۔ دنیا پر ہمارا حملہ اور ہم مارس کی ہیں۔

فتحت السماء ۔ بادل برسینگے۔

الواباً ۔ باب جہاں سے کسی چیز کا ظہور ہو۔

غساقاً ۔ سخت سرد چیز کو بھی کہتے ہیں

وفاقاً ۔ زنا کی سزا میں سوزاک ۔ افیون امساک کیلئے کھاتے ہیں ۔ پھر قوت باہ ہی زائل کر دیتی ہے۔

سورۃ النزعت دانیال کی کتاب میں پانچ ہواؤں کا ذکر ہے ایک شرقی[1] (بابل کے لوگوں نے یہود کو تباہ کیا) شمالی[2] کیقبادی خاندان نے بابلیوں کو تباہ کیا) مغربی[3] ۔ رومیوں سے سکندر نے دارا کو مارا پھر ان میں پھوٹ کی ہوا[4] چلی۔ پھر جنوب[5] سے اسلام کی ہوا چلی ہے۔ میرے نزدیک مومن بننے کی ترکیب بتائی۔ اور پانچ شرطیں جو حصول کمال کے لئے ہیں۔

(۱) جو کام کرنا ہے ہر طرف سے نکل کر اسمیں غرق ہو جائے یہ والنزعت غرقا کے معنے ہیں۔ (۲) پھر خوشی خوشی اس کام میں داخل ہو ۔ والنشطت نشطا (۳) تیسرے اس کام کو رکیں اٹھاوے ۔ والسبحت سبحا ۔ ایسا جانے جیسے تیرنے والا (۴) بڑھنے کا بھی شوق ہو ۔ والسبقت سبقا (۵) کمالات کے حصول کے لئے تدبیریں سوچیں فالمدبرات امرا۔

سورۃ تکویر ستاروں کی نسبت فرمایا ۔ خنس چھپنے والے ۔ ستارے دن کو چھپے رہتے ہیں۔

(۲) الجوار ۔ سات کو چلنے والے (۳) الکنس اپنی جگہ نظر آنے والے۔

ضنین ۔ متہم

وما تشاؤن ۔ وحالیہ ہے۔

التطفیف صوفی کہتا ہے خلقت کا حق جو تباہ کرے اس کی یہ سزا ہے کہ اس کے لئے ویل ہے تو پھر جس نے سب کچھ دیا ہے یعنی خالق اس کی کیا سزا ہو گی۔

سورۃ انشقاق واذا الارض مدت ۔ پھیلائی جائے بہ لحاظ وسعت آبادی۔

سورۃ البروج ذات البروج ۔ روشن ستاروں والا۔

شاھد ۔ وہ ذات پاک جو موجود ہے۔

مشھود ۔ جو لوگ موجود ہونگے۔

سورۃ طارق ذات الرجع ۔ بادل کی قسم مینہ

برستا ہے

بین الصلب والترائب - یہ تہذیب کا اعلیٰ طریق ہے کہ ایک چیز کا نام ایسے عمدہ طریق سے لیا جاوے

سورۃ اعلیٰ ان نفعت الذکریٰ ضرور نفع دیتی ہے نصیحت

سورۃ الفجر جس فجر میں حاجی مکہ سے چلتے ہیں (۲) وہ دس راتیں جو حج و عمرہ میں خرچ ہوتی ہیں (۳) جب اکا دکا آدمی عرفات کو جاتے ہیں (۴) وہ رات جس سے منیٰ میں آتے ہیں - یہ یاد دلایا کہ مکہ سے باہر تو امن نہیں پر تم ہو ایسے گھمسان کے وقت بھی امن ہے - لیکن جب کہ مکہ سے باہر والے بدامنی پھیلا کر نہیں بچے جیسے عاد و فرعون وغیرہ تو تم مکہ میں جو امن کا گھر ہے فساد کے مرتکب ہو کر سزا سے بچ سکتے ہو - ہرگز نہیں

سورۃ بلد وانت حل بھذا البلد - تو ضرور ایک دن اس شہر میں آکر داخل ہوگا - (پیشگوئی)

ما ادراک ما العقبۃ - دیکھو اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ روحانی معنی اور ہوتے ہیں - پہاڑ یا گھاٹی سے پہاڑ یا گھاٹی ہی مراد نہیں -

سورۃ الشمس اس میں تم لوگوں کے لئے عبرت ہو جو ایک جانور اللہ کا ہو تو اسکو چھیڑنے سے یہ عذاب آتا ہے کہ قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے پس اگر اللہ کے رسول کو ایذا دیجائے تو اس کا نتیجہ کیسا خراب ہوگا

سورۃ اللیل سب سے پہلے قسموں کی فلاسفی اس سورۃ کے ذریعے خدا کے فضل سے مجھپر کھلی - قسم کو تمام قوموں نے فیصلہ کا ایک ذریعہ تسلیم کیا ہے - حتیٰ کہ یورپ میں سے ایک قوم کو نکلنا پڑا کہ وہ قسم نہیں کھاتی - ان پڑھ ہوں - تو اس طرح فیصل کن ہے کہ انکا اعتقاد ہے - کہ ان الایمان تدع الارض بلاقعا - ملک کو ویران کر دیتی ہیں پس محمد رسول اللہ صلعم نے اتنی قسمیں کھائیں باوجود اس کے وہ آباد ہوئے - اور بڑے پھولے پھلے - پھر قسمیں بطور شہادۃ کے ہیں - دیکھو اس میں رات دن اور ذکور و اناث کے فرق کو بتاکر دلیل پکڑی ہے کہ اسیطرح تمہارے اعمال کے نتائج مختلف ہیں - گندم از گندم بروید جو زجو قسموں پر اعتراض نادانی سے ہے یا عمداً جسقدر مہذب سلطنتیں ہیں ان میں فیصلہ مقدمات کے لئے قسم ہے

یہانتک کہ اعلیٰ عہدہ داروں سے بلکہ بادشاہ سے قسم لیجاتی ہے

سورۃ الضحیٰ کہ ضحیٰ کے وقت فتح ہوا - اور غزوۂ احزاب میں لیل کے وقت نصرت الٰہی ہوئی ان دونوں سے ثابت ہے ما ودعک ربک تو تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا - للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ - ہر گھڑی جو آتی ہے وہ نبی کریم کے لئے پہلی سے ترقی کی ہوتی ہے - آپ کے سوانح دیکھو - پھر اب بھی جسقدر مسلمان نیک عمل کرتے ہیں انکا ثواب بحکم الدال علی خیر کفاعلہ آپ کو بھی ملتا ہے ضالاً کے معنے واما السائل سے حل ہوتے ہیں کیونکہ الم یجدک یتیماً کے مقابل فاما الیتیم آیا اور ضالاً کے مقابل اما السائل فرمایا

سورۃ الانشراح نبی کریم کے فضائل بیان فرماتا ہے -

سورۃ والتین التین - تین میں آدم کا معاملہ یاد دلایا اور الزیتون میں نوح کے طوفان کا طور سینا میں موسیٰ کے واقعہ کو

الانسان - بعض انسان

سورۃ القدر مجددوں کے ظہور میں ۸۳ سال ۴ ماہ کا فرق ہوتا ہے الف شہر کے یہی معنی ہیں -

والروح - کلام الٰہی یہی معنی ہیں -

سورۃ العصر جیسے عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ایسے ہی اب کوئی نبوت نہیں

سورۃ فیل پرندوں کی عادت ہے گوشت نوچ کر پھر کسی اگلے پتھر پر مار کر کھاتے ہیں - ترمیھم بحجارۃ کے یہی معنی ہیں - تمھاری لاشیں پرندے نوچینگے

سورۃ اللہب یدا - دو کوششیں - لڑائی - لونڈی - مال -

سورۃ الاخلاص عرب کے لوگوں کو سمجھایا کہ تم شتاء و صیف میں سفروں کے لئے نکلتے ہو یہاں بھی اجتماع ہوتا ہے لوگوں کو توحید کا سبق دیدیا کرو - اور یہ معیار دوسروں کی صداقت ہے -

کچھ ابتدائی نمونہ

(۱) الحمد شریف - قرآن شریف اللہ - رحمن - رحیم کے ناموں سے شروع ہوا ہے - سب صفات اور افعال الٰہی صفات کے ماتحت ہیں - (۲) الحمد للہ میں ہدایت نامہ کے لئے ہے - (۳) مالک یوم الدین - مالک نہیں چاہتا کہ اپنے ملوک کو تباہ کرے - (۴) عبادت - اعلیٰ سے اعلیٰ محبت اعلیٰ سے اعلیٰ فرمانبرداری - اعلیٰ سے اعلیٰ اپنی محتاجی کا اقرار - اپنے دکھوں اور سکھوں کا ملجا و ماوا - (۵) انعمت
صالحین[1] شہدا[2] - صدیق[3] - نبی[4] -

(۶) مغضوب علیھم - جنکو غضب ہو (یہودی) علم پر عمل نہو - ضالین - جنکو محبت ہو اور علم الٰہی سے بیخبر ہو - (۷) شدہ مد سلطنت لمبی اور سخت ہوگی - تفسیر مولوی عبداللطیف مرحوم (۸) الم - انا اللہ اعلم - جسطرح بسم اللہ میں تین نام ہیں - سورہ بقرہ کا نام بھی ہے -

(۹) ذٰلک الکتاب - یہی کتاب ہے - اپنی آنکھوں نے دوسری کتاب کو نہیں دیکھا بوجہ ادب - قل فاتوا بالتورٰۃ - معلوم ہوا کہ کہ آپ کے پاس نہ تھی - (۱۰) متقی - دنیا میں جو کوئی متقی گذرا ہے اُس کا ہدایت نامہ اس کتاب میں موجود ہے - (۱۱) (۱۱) غیب - جو سمجھ میں نہ آئے اسکو بطور غیب کے مان لے تردد نہ کرے - (۱۲) الصلوٰۃ - عمل بھی کرنا چاہیئے - ایمان کا اثر جان پر بھی (۱۳) ما انزل الیک - سب سے پہلے رسول اپنے کلام پر دیا - (۱۴) یخدعون محروم رکھنا - (۱۵) مرض - مسائل میں قوت فیصلہ نہیں - قوت مقابلہ نہیں (۱۶) بما کانوا یکذبون جھوٹ کا انجام نفاق ہے - (۱۷) شیطن - شیطن البشر - (گھر کا کنواں) جو خدا سے اور نبی کی صحبت سے دور ہو (۱۸) استہزء خفیف سمجھنا - بنانا - (۱۹) فما ربحت تجارتھم - انگریز تاجر بڑے ہیں - ملک کی فتوح بھی تجارت کے اصول پر مگر تجارت کرتے ہوئے ہدایت نہیں سیکھتے - بہت ملکوں میں پھرتے ہیں - مکہ والوں کے یہاں بھی تجارت تھی - انکو بھی سمجھایا اسلام جیسا کہیں مذہب ہے ؟ (۲۰) مثلھم کمثل الذی استوقد نارا کنتم علی شفا حفرۃ من النار (۲۱) من السماء - اصل میں (۲۲) او - دو قسم کے منافق (۲۳) برق - بعض مسائل جنکی خلاف ورزی سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے - (۲۴) ظلمت بعض مسائل جن سے تکلیف اور مشکلات ہوتی ہیں - (۲۵) حذر الموت جیسے جنگ (۲۶) اعبدوا ربکم - علی نفاق کا علاج (۲۷) نعل و عسیٰ - بیان الحکام تفسیر کبیر
ازواج مطہرات جنگوں میں محفوظ (۲۹) ثمار دنیا و آخرۃ میں - (۳۰) مسائل شریعت کے پہنچانے میں دلیر (۳۱) بعوضہ یہ بیان دنیا و جنت کا وہی نسبت رکھتا ہے نعماء جنت سے جو بعوضہ ہاتھی سے -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رحمۃ للعالمین ہونے کا ایک نمونہ

نامہ نگار اپنی تحریر کے خود ذمہ دار ہیں

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ۔ یہ جملہ ہے۔ خداوند تعالےٰ کے پاک اور مقدس کلام کا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور پھر مجدد صدی ہذا حضرت مرزا صاحب علیہ التحیۃ والتسلیم پر الہام کیا۔ جملہ مدعیان اسلام اس کو جانتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے رحمۃ للعالمین ہوئے۔ اور آپ کی کیسی رحمتیں لوگوں پر ہوئیں۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ بھی رحمۃ للعالمین ثابت ہوئے یا نہیں اور حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام کیسا پورا ہوا۔ زمانہ شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں پر کیسی غفلت دین کیطرف سے چھا رہی ہے چنانچہ جو واعظین اشاعت اسلام کے مدعی ہیں۔ وہ بھی اسلام کی بیخکنی میں مصروف ہیں اور بہ سبب ناواقفیت کے نیم ملّان خطرۂ ایمان کے مصداق ہو رہے ہیں۔ عموماً وعظ جو عام طور سے مولوی لوگ کرتے ہیں۔ وہ محض دنیا کمانے کے لئے ایک ڈھنگ ہے۔ اور ایک دوکانداری مقرر ہوگئی ہے۔ مگر بسبب اس کے کہ یہ نیم ملّاں لوگ حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی دوکانداری میں کمی واقع ہوگئی ہے مگر خدا تعالےٰ رازق ہے۔ حیوانات کو بھی رزق دیتا ہے کفار کو بھی دیتا ہے۔ فاسق فاجر کو بھی دیتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس ایسے واعظوں کو بھی دیتا ہے اور ہر ایک کے لئے وسائل پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا۔ جبکہ دین و دنیا دونوں کا امساک تھا تاکہ آپ رحمۃ للعالمین ہوں اور دنیا ہر طرح سے فائدہ اٹھائے۔ آپ مبارک اور خدا پرست انسانوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان واتقوےٰ ہوئے۔ اور دنیا پرست لوگوں کے لئے ذریعہ معاش اور بے روزگاروں کے لئے ذریعہ شغل ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ من یرد ثواب الدنیا نؤته منها و من یرد ثواب الآخرة نؤته منها۔ یعنے جو دنیا کی خواہش رکھتا ہے اُسے ملجاتی ہے اور جو آخرت کی خواہش رکھے اُسے مل جاوے گی۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں طرح سے رحمت ہیں۔ آپ کے وسیلہ سے کوئی دین کی بادشاہت لیتا ہے۔ کوئی دنیا حاصل کر لیتا ہے۔ فیروزپور کے لئے بھی آپ رحمت ہوئے۔ سنہ ۱۹۰۱ء سے میں ان وقتاً فوقتاً آتا رہا ہوں۔ جبکہ میں نینی تال میں ملازم تھا۔ اور جب کبھی آتا جاتا۔ تو یہاں چند روز ٹھہرتا۔ کیونکہ میرے والد صاحب مرحوم کے یہاں مُرید تھے۔ ان کی درخواست سے ان کو مل کر جاتا۔ اور یہاں کی حالت دیکھ کر افسوس ہوتا تھا۔ پارسال جب ملازمت چھوڑ کر مجھے یہاں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو یہاں کے لوگوں کی حالت ابتر دیکھ کر اشاعت اسلام میں اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے لئے میں نے کوشش کی چنانچہ اس وقت میرے اس طور پر لوگوں کو ہدایت دینے پر یہاں کے بعض آدمیوں نے ایک اشتہار شائع کرایا تھا اور اشتہار کا مضمون لکھ کر مجھ کو دکھایا تاکہ میں ان کو اس کے متعلق رائے دوں۔ اور وہ اشتہار کا مضمون یہ ہے۔

"یوں تو زمانے کے ایمان سوز اثر نے ہر فرد بشر خصوصاً مسلمانوں کو اپنی چالبازی کے رنگ میں رنگ کر دین کی جانب سے انتہا درجہ کا غافل کر دیا ہے۔ مگر جس انتہا درجہ کی غفلت ہمارے شہر فیروزپور میں مسلمانوں پر طاری ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسری جگہ مشکل سے نظر آئے گا یہاں نہ تو کوئی ایسا عالم ہی موجود ہے۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پاک اور تاکیدی فرض کو ادا کرے نہ کوئی اور معزز اور با اثر شخص تھا۔ جو اپنے سیاست یا مثال سے رہبری کا باعث ہو گویا یہ شہر روحانی بیماری میں مبتلا تھا۔ اور زبان حال سے روحانی باران کے نزول کا التجا کر رہا تھا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے اس کی التجا سن لی۔ اور اپنی باران رحمت نازل فرمائی۔ اور غیب سے ایک ایسا مبارک وجود بھیجدیا۔ جو کہ اخلاص سے خدا کے پاک فرائض کو قولی اور عملی طور پر بجالانے پر مستعد اور آمادہ ہے یہ پاک شخص ایک خوش شکل اور صالح نوجوان ہے۔ جو کہ اسم بامسمیٰ مولوی مسیح دین یعنے دین کا زندہ کرنے والا ہے اور موضع کوٹھا بالیت ضلع پشاور کا باشندہ ہے۔ آپ اپنے مُریدوں کو ملنے اور ہدایت کرنے کی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے مگر یہاں کی ابتر حالت دیکھ کر انہوں نے یہاں قیام فرمایا اور درس وتدریس اور وعظ ونصیحت سے خلق خدا کو ہدایت کرنے لگے۔ جو باشندگان فیروزپور کے لئے باعث فخر ہے۔ مولوی صاحب موصوف روزمرہ قرآن مجید کا ترجمہ سُناتے ہیں اور ہفتہ میں دو بار مفید مضامین کا وعظ بیان فرماتے ہیں۔ مقامی انجمن اشاعت تعلیم فیروزپور نے مولوی صاحب کا اخلاص اور سعی دیکھ کر مولوی صاحب کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ مولوی صاحب انجمن کے طلبا کو علاوہ دینی وعظ کے اخلاقی وعظ بھی فرمایا کرینگے مولوی صاحب موصوف خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس اشتہار سے یہ غرض ہے۔ کہ مولوی صاحب کا مقصد اور منشا سب کو معلوم ہو جاوے تاکہ وہ تبلیغ اسلام میں مولوی صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ اور وعظ کے نیک کام میں ان کی مثال کی پیروی کریں۔

المشتہران ۔ خیر خواہان اسلام منشی محمد عمر نقل نویس و ماسٹر عبد الرحمان ٹیچر ۔ ایچ ۔ ایم ہائی سکول فیروزپور"

میں نے اس اشتہار کو لے کر اپنے پاس رکھا۔ اور کہا کہ اب اس کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ جب کچھ کام کر کے دکھائیں گے۔ تب شائع کرینگے۔ ابھی تو ابتدا ہے چنانچہ میں نے محلہ محلہ وعظ کیا اور شرک و بدعت کی تردید کی کوشش کی۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر پر زور دیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ ہمارے اعمال شرک و بدعت کی تردید کرتا ہے۔ جسکو وہ عبادت جانتے تھے۔ انہوں نے یہ شور مچانا شروع کیا کہ مولوی وہابی معلوم ہوتا ہے۔ اس کا وعظ مت سنو۔ اس اثنا میں جماعت احمدیہ نے یہاں سالانہ جلسہ کیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحمت کا فوارہ ادھر منعکس ہوا لوگوں کی مرضی کے برخلاف میں اس جلسہ میں شریک رہا۔ اور جملہ مضامین کو غور سے سُنا۔ تب لوگ اور بھی مخالف ہوئے اور کہنے لگے یہ مرزائیوں سے ملتا ہے۔ اس سے مت ملو اس جلسہ کے بعد مجھ جماعت احمدیہ سے محبت ہوئی اور اس طرف تحقیق حق کی غرض سے میلان ہوا۔ خدا کے فضل سے منشی فرزند علی صاحب جو میرے معزز اور مکرم دوست ہیں اون کو امداد الٰہی ملی۔ اور انھوں نے بیعت کی اور مجھے تبلیغ کی اور مجھے تحقیق کا موقعہ ملگیا۔ ان کے اخلاص سے مجھ ہدایت ملی۔ میں نے ۱۹۰۹ء کے سالانہ جلسہ پر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جس کا مفصل حال میں نے اپنے رسالہ تحفۂ مسیح میں لکھا ہے۔ جو عنقریب مکمل ہوکر چھپوایا جائے گا۔ منشی فرزند علی صاحب کی کوشش سے ان کی اہلیہ نے اور منشی علی بخش صاحب اور بابو عبد السبحان صاحب اور چودھری محمد صدیق صاحب اور ان کے بھائی بابو عبد العزیز صاحب نے بھی بیعت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ دونا ثابت ہے۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کرتی ہے۔ مگر یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر ایک موسیٰ کے مقابل فرعون بھی ہوا کرتا ہے۔ یا یون کہئیے۔ کہ روشنی کے دشمن اُلو اور چمگادڑ بھی ہوا کرتے ہین۔ جب رحمۃ للعالمین کا نور یہان چمکا۔ تو غیر احمدی چمگادڑون نے شور مچایا۔ اور اس نور پر خاک ڈالکر چھپانا چاہا۔ بقول اللہ تعالےٰ کے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم۔ واللہ متم نورہ ولوکرہ الکافرون۔ چنانچہ اونہون نے ایک مخالفت مین جلسہ کیا۔ اور ایک شخص مسمی محمد عظیم کو اس جگہ ... قائم مقام ثناءاللہ کے مدمقابل کھڑا کیا اس نے حضرت مرزا صاحب کو تمسخرانہ اور رذیلانہ الفاظ مین یاد کیا۔ اور اس طرح سے جس شخص کی دوسری جگہ پیش بھی نہ ہوتی تہی۔ یہان اس کی پرستش ہونے لگی۔ اور اس کے روزگار نے یہان خوب ترقی کی۔ چنانچہ اب تک فیروزپور اس کا مرکز بنا ہوا ہے اور وہ سوائے فیروزپور کے کسی طرف رُخ نہین کرتا۔ چند روز کے لئے جاتا ہے پھر آن موجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سچے وعدے کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام اس کے لئے بھی رحمت ہوئے اور اس کے معاش کے ترقی کا ذریعہ ہوئے۔

مولانا صاحب محمد عظیم نے اپنے روزگار کی ترقی کے لئے ایک رسالہ چودہوین صدی کے مسیح کی ایک زندہ کرامت کے نام سے مہینون تک چندہ مانگ مانگ کر شائع کیا۔ جو اس کی راستبازی کا نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کرے۔ من یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا کے مطابق تو اس کی دُعا قبول ہوگئی۔ مگر ہم تو اس کے لئے دُعا کرتے ہین کہ خدا تعالےٰ اسے ہدایت دے۔ رب اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ مولانا صاحب موصوف موضع گکھڑ کے رہنے والے ہین۔ اور دراصل ایک کاتب ہین۔ مگر آجکل عالی جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب نقشبندی مجددی حنفی ہین۔ اور کیون نہ ہو۔ وہ انسان ہی کیا۔ جو ترقی نہ کرے ؎

سال اوّل مطرب و سال دوم خواجہ شود
غلہ گر ارزان بود امسال سید میشود

تقریباً ایک ماہ سے منشی عزیز علی صاحب قادیان تشریف لے گئے ہین اور دین حاصل کر رہے ہین اور جناب مولوی صاحب یہان رونق افروز ہین اور دنیا کما رہے ہین۔ یہ واقعات ثابت کر رہے ہین۔ کہ حضرت مرزا صاحب رحمۃ للعالمین ہین نہ صرف اون کے لئے۔ جو آپ سے خدا کے لئے محبت رکھتے ہین۔ بلکہ اون کے لئے بھی جو آپ کے مخالف ہین۔ چنانچہ اور بھی اکثر مخالفین جیسے مرتد ڈاکٹر وغیرہ آپ کی مخالفت سے فائدہ اُٹھاتے ہین۔ اور مولوی ثناءاللہ و مولوی ابراہیم وغیرہ آپکے طفیل سے روٹیان کہاتے ہین۔ اس طرح سے ہم کو اس الہام کی تصدیق کا ثبوت ملتا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔

کمترین مسیح الدین ساکن کوٹھہ شریف تحصیل صوابی ضلع پشاور۔ حال وارد فیروزپور۔ صدر بازار

بیت العتیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جو معنے لفظ عتیق کے کئے ہین وہ بہت صحیح ہین۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کے منشا کے مطابق ہین۔ کعبہ کا عتیق جبابرہ کے ہاتھ سے کئی طرح ثابت ہے صلیبی جنگون کی تاریخ آپنے شائد پڑہی ہو۔ ساری یورپ کی سلطنتین ملکر یوروشلم کو چھڑانے اور بیت اللہ کو ہدم کرنے کے لئے آئی تھین۔ اور ایک ... روح مدینہ پرانہی جنگون کی اثناء مین فوج لے کر چڑھ آئی تھی۔ صرف دو دن کا سفر باقی تھا۔ اور اس کا ناپاک ارادہ یہ تہا کہ حرم کی سخت بے حرمتی کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا اور کسی کا کعبہ پر تسلط نہ ہونے دیا۔ اب آپ کیا سمجھتے ہون گے۔ کہ کعبہ کی حفاظت کون کرتا ہے۔ سلطنت عثمانیہ جو اپنے آپ کو خادم حرمین کہتی ہے۔ یورپ کی سلطنتون کے مقابلہ مین ایک بیمار بکری کی طرح ہے۔ پھر بھی کعبہ آزاد ہے۔ اور حاجیون کے لئے امن کی جگہ ہے۔ یوروشلم گنگا (ہردوار) بنارس متھرا کی طرح نہین۔ کیا آپ کو کبھی فکر پیدا نہین ہوئی۔ کہ بیت اللہ کیسے خطرے مین ہے۔ اور پھر محفوظ ہے۔ اگر آپ ساری آیت قرآن مجید کو پڑھتے۔ تو آپ کو یہ مشکل نہ معلوم ہوتا۔ قال اللہ تعالیٰ۔ واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فکلوا منہا واطعموا البائس الفقیر ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق۔ غور فرمائیے۔ کہ ان سب مناسک حج کے پورا کرنے کے لئے کعبہ کو کیسا ہونا چاہئیے پابندیون اور حکومتون کے نیچے ہونا چاہئیے یا آزاد۔ میرا مطلب یہ ہے کہ غیر قومون کے قوانین کے ماتحت ہونا چاہئیے یا معتق من تسلط الجبابرۃ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد ذلک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات وما فی الارض وان اللہ بکل شیئٍ علیم۔ کعبہ ہمیشہ محترم مقام رہیگا لوگون کے قیام کا موجب ہوگا۔ حرمت کا مہینہ قربانی اور گانین بھی ہمیشہ رہینگی۔ یہ اس لئے بتایا گیا ہے۔ کہ تا تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ آسمانون اور زمینون مین کیا تغیرات آنے والے ہین اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔ یہ پیشگوئی ہے۔ کہ کعبہ ہمیشہ عتیق رہے گا۔ ہمیشہ جبابرون کے ہاتھ سے آزاد رہے گا ہمیشہ محترم رہے گا۔ ہمیشہ قربانین ہوتی رہینگی۔ اور یہ پہلے سے بتا دینا کہ ایسا ہوگا۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے جس کو آسمان اور زمین کا سب علم ہے اور کسی کا کام نہین۔ یہ پیشگوئی تیرہ سو سال سے پوری ہوتی چلی آئی ہے۔ کعبہ ہمیشہ تسلط غیر سے محفوظ رہا ہے۔ ہمیشہ حج ہوتے رہے ہین اس کے حاکم ہمیشہ اپنے آپ کو خادم حرم کہہ کر فخر کرتے آئے ہین۔ آپ خیال فرمائیے۔ کہ عبداللہ ابن زبیر اور حجاج کون تھے۔ کیا وہ خادمان کعبہ نہ تھے۔ کیا انہون نے کعبہ کی حرمت کو توڑا تھا۔ کیا انہون نے حج کو بند کر دیا تھا۔ بلکہ دونون اپنے آپ کو خادم کعبہ اور رسول اللہ کے متبع یقین کرتے تھے۔ اور یون تو رسول اللہ نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو جو فتح مکہ کے بعد عین کعبہ کے اندر بیت اللہ کے غلاف مین چھپا ہوا تھا۔ قتل کروایا۔ مگر کعبہ کی حرمت مین فرق نہ آیا

احباب وصول فرماکر مشکور کرین۔

سنہ ۱۹۱۱ء کے چندہ سالانہ کے لئے یکم دسمبر ۱۹۱۰ء کا پرچہ وی پی ہوگا۔

بدر

BADR — QADIAN

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بہر این صد

مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ ... سنہ ۱۹۱۰ء

(جلد ۱۰)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

... مصطفےٰ پاؤ گے تم

خطبہ جمعہ

۱۸ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء حضرت امیر المومنین نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی وینھٰی عن الفحشاء والمنکر والبغی پر تقریر فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ عدل ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ شیعہ نے بھی باوجود اللہ کی تمام صفات سے بے پرواہی کرنے کے اسے ارکان اربعہ (توحید۔ عدل۔ نبوۃ۔ امامت) میں شمار کیا ہے۔

عدل کیسا اچھا ہے۔ اس کا اندازہ شاید تم لوگ نہ کر سکو کیونکہ تم میں سے کم ہیں جنھوں نے وہ زمانہ دیکھا جب کہ حکام کو بھی ننگ وناموس کا خیال نہ تھا۔ رعیت کے کسی فرد کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں کس چیز کا مستحق ہوں اور بادشاہ کس کا۔ باپ کا بدلہ نہ صرف بیٹوں سے بلکہ ملک والوں سے بھی لیا جاتا تھا۔ مگر اب امن کا راج ہے اور عدل ہو رہا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر چاہیئے۔

ہر شخص اپنے نفس پر غور کرے کہ وہ نہیں چاہتا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کو کوئی دکھ دے یا ان کے ساتھ بے جا سختی کرے پس وہ آپ بھی کیوں کسی کے بیٹے یا بیٹی کو دکھ دے یا اکل مال بالباطل کرے یا کسی کی حق تلفی کا مرتکب ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ کہ مومن ہی نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے

لئے بھی وہی پسند نہ کرتا جو اپنے لئے کرتا ہے تم غلام سے بڑا کام لیتا یا ... میں۔ ... مخلوق سے ہوں یا خدا سے عدل مدنظر رکھو۔ اور میری آرزو ہے۔ کہ میں تم میں سے ایسی جماعت دیکھوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولا نے مجھ پر بلا امتحان اور بغیر میری محنت کے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اور بغیر میرے مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔

وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے۔ اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے۔ اور آپ ہی آرام دیتا ہے اس نے مجھے بہت سے مکانات دئے۔ بیوی بچے دئے۔ مخلص اور سچے دوست دئے۔ اتنی کتابیں دیں۔ اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت صحت۔ علم اور سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا کہ تم میں سے اللہ کی محبت رکھنے والے۔ اللہ کے کلام سے پیار کرنے والے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ ... کے کلام ... کے فرمانبردار ... کے سچے متبع ہو ... پر چلنے والی ہو اور میں دنیا سے رخصت ہوں۔ تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرا دل ٹھنڈا ہو۔

دیکھو! میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا نہ تمہارے نذر ونیاز کا محتاج ہوں۔ میں تو اس بات کا امیدوار بھی نہیں کہ کوئی تم میں سے مجھ سلام کرے۔ اگر چاہتا ہوں تو صرف یہی کہ تم اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ۔ اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہو کر دنیا کے تمام گوشوں میں بقدر اپنی طاقت وفہم کے امن وآشتی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پہونچاؤ۔

اطلاع ضمیمہ درس قرآن اس ہفتہ شائع نہیں ہوا۔ اطلاعاً تحریر ہے تیئس ۲۳ پارے کمل تیار ہیں ان کی قیمت دو روپے چھ آنے ہے۔

تیسری آواز مجھ بدر کی جدید سکیم کی قیمت پر اس کی خریداری منظور ہے اور اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل اور خاص نصرت اس کے شامل حال ہو۔ (غلام رسول ... ہوگا)

چوتھی آواز جناب من! آپ کا اپیل منظور ہے سال آئندہ کیلئے اخبار بدر معہ ضمیمہ کے دس روپے اوا کرونگا (محمد امیر ...)

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر وپرنٹر وپبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

پنجاب میں سنہ ۱۹۱۱ء کی عدالتی چھٹیاں

۲ر جنوری کو یوم اعلان اور ۱۰ و ۱۱ر مارچ کو کارروائی مردم شماری کے متعلق رکھی گئی ہیں اور دس عیسائیوں کی تعطیلیں ۔ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ مارچ کو گوڈ فرائیڈے ۔ شنبہ ماقبل ایسٹر و دوشنبہ ایسٹر اور ۲۳ سے ۳۰ دسمبر تک بڑے دن کے ہفتہ کی بابت منظور ہوئی ہیں ۔ مسلمانوں کی ۱۴ چھٹیاں ہیں ۔ جن میں سے پانچ ۔ ۲ سے ۲ جنوری تک محرم ۔ ۱۴ مارچ کو بارہ وفات ۔ ۱۰ اگست کو شب برات ۲۲ دسمبر کو جمعۃ الوداع ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو عید الفطر ۔ یکم اور ۲ دسمبر کو عید الضحیٰ کے واسطے مخصوص کی گئیں ہندوؤں کو ۱۵ تعطیلیں دوران سال میں ملی ہیں ۔ جو ۴ فروری کو بسنت پنچمی ۔ ۷ فروری کو شیوراتری ۔ ۱۴ مارچ کو ہولی ۔ ۶ اپریل کو درگا اشٹمی ۔ ۱۳ اپریل کو بیساکھی ۔ ۷ جون کو نرجلا اکادشی ۔ ۱۱ جولائی کو بیاس پوجا ۔ ۱۰ اگست کو سلونو ۔ ۱۷ اگست کو جنم اشٹمی ۔ ۷ ستمبر کو اننت چودس ۔ ۲۹ و ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو دسہرہ ۔ ۲۱ اکتوبر کو دیوالی ۔ [illegible] برکو یم دوت [illegible] ۱۰ اگست کو سلونو و شب برات ایک روز آپڑنے سے ۲۹ رہگیا ہے مگر حیرت ہے ۔ کہ سکھوں کا کوئی تہوار اس میں شامل نہیں ۔ (پرچہ)

ایک عمدہ تحریک

کلام پاک کے وہ خاص خاص حصے جنمیں ارکان مذہب کی تعلیم سے اور جن میں خدا کے وجود اور توحید کے متعلق موجودات سے ثبوت دیا گیا ہے ۔ ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں اردو اور بھاشا کے ترجموں اور مختصر شرحوں کے ساتھ طبع کرا کر تقسیم کرانا چاہیئے (۲) خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ اور خلفاء راشدین اور قرن اول کے خاص خاص مسلمانوں کے وہ حالات زندگی جن سے ان کی عبدیت اور نیابت الٰہی کا ثبوت ملتا ہو ۔ چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرنا ۔ (۳) اسلام کے اصول اور اس کی خوبیاں اور اس نے نوع انسان کے اخلاق اور تمدن پر جو عمدہ اثر ڈالا ہے ۔ ان امور کو چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اردو اور بھاشا میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا ۔ (۴) مخالفین اسلام جو اعتراضات کرتے ہیں ان کی تردید مہذب الفاظ میں لکھ کر رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کرانا ۔ (۵) جہاد ، غلامی ۔ اور مسئلہ ازدواج وغیرہ کے متعلق جو اعتراضات مخالفین اسلام یا دیگر مذاہب کے علماء نے کئے ہیں اور ان کے جو جوابات ہماری قوم کے علماء اور اکابر نے دئے ہیں ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں طبع کرا کر عام طور پر اور خاص کر تعلیمیافتہ گروہ میں تقسیم کرنا (۶) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشن کا کام محض وعظ اور لکچر پر محدود نہیں رہنا چاہیئے ۔ اور نہ مشنریوں کو محض دورہ پر قناعت کرنا چاہیئے

مشنریوں کے فرائض

بلکہ ہونا یہ چاہیئے ۔ کہ جس مقام اور نواح میں اس کام کی ضرورت معلوم ہو ۔ وہاں جا کر آپ کے مشنری قیام کریں اور وہاں کے لوگوں میں رہ کر نہ صرف وعظ و تلقین کے ذریعہ سے بلکہ اپنی اسلامی زندگی کی مثال سے ان پر اثر ڈالیں خوب یاد رکھنے کہ محض دورہ کرنے اور دعوت کی روٹیاں کھانے سے مشن کا کام نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا ۔ عام لوگ توحید اور اسلامی شریعت کی خوبیوں کو محض منطقی دلائل کے ذریعہ سے نہ کبھی سمجھے ہیں اور نہ اب سمجھیں گے ۔ البتہ اگر توحید اور اسلامی شریعت کو ذاتی عمل کے دلائل سے جاہل لوگوں کے دل و دماغوں کے سامنے پیش کیا جاوے تو ضرور اثر ہوگا ۔ آپ کے مشنری مختلف مقامات [illegible] بیماری میں مدد کریں ۔ ان کے روزانہ کاروبار میں ان کو نیک صلاح دیں ۔ ظالم عہدہ داروں کی سختی سے ان کو پناہ دینے کی کوشش کریں ۔ غرضیکہ اپنے برتاؤ اور طرز عمل میں عبدیت اور نیابت الٰہی کا ثبوت دیں ۔ (صاحبزادہ آفتاب احمد علیگڈھ)

انجمن راجپوتان

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے ۔ جماعہ احمدی راجپوت بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ اس جلسہ پر سب کے سب احمدی راجپوت بھائی تشریف لاویں اور پچھلے سال میں انجمن راجپوتان کی بنیاد حسب ارشاد چند معزز احمدی راجپوت بھائیوں کے ڈالی گئی تھی اسی سے اس سال عملی طور پر حصہ لیا جاوے ۔ انجمن راجپوتان کے مینجنگ کمیٹی کے ممبران کے نام پہلے بذریعہ چھپے ہوئے فارم اغراض و مقاصد انجمن اور اس کے بعد بذریعہ کارڈوں کے اطلاع دے دی گئی ہے کہ جملہ ممبران اپنے اپنے علاقہ سے چندہ جمع کر کے لاویں اب اسی اخبار کے ذریعہ سب ممبروں کی خدمت میں التماس ہے کہ جلسہ پر تشریف لاتے وقت اپنی قومی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے چندہ انجمن راجپوتان کا خیال دل سے نہ بھلاویں والسلام بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی ۔ سکرٹری انجمن راجپوتان

جلسہ کی تاریخیں ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر مقرر ہوئیں

مدینۃ المسیح

سیدنا امیر المومنین کو آہستہ آہستہ صحت ہو رہی ہے ۔ پہلے سے بہت آرام ہے ۔ زخم میں انگور آرہا ہے اس ہفتہ آپ کو بخار بھی ہو جاتا رہا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب [illegible] جہد و اخلاص کے ساتھ معالجہ کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت بخشیگا احباب بہت بہت دعائیں کریں ۔

جن احباب نے آپ کی مزاج پرسی فرمائی ہے آپ نے ان کے ناموں کی فہرست سنکر فرمایا کہ ہماری طرف سے ان تمام دوستوں کا جن میں عظیم الشان انسان سید محمد احسن صاحب امروہوی ہیں شکریہ ادا کر دیا جائے اور یہ کہ ہم انشاء اللہ اس کے بدلے میں ان کے لئے دعا فرمائینگے ۔

(۲) مفتی محمد صادق صاحب مہتمم ۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے ساتھ ۲۶ ۔ نومبر یوم الجمعہ بخیر و عافیت واپس تشریف لائے ہیں ۔ اس سفر میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی ہے ۔ کئی سعید روحیں بیعت کے لئے تیار ہو گئیں [illegible] آپ کے موعظہ حسنہ کو سن کر بیعت کی ۔ چنانچہ ایک مخالف جو بذریعہ تار فیس مقررہ بھیجکر مولوی ثناء اللہ صاحب کو منگوانا چاہتا تھا آپ کی مجلس وعظ میں کھڑا ہو گیا ۔ اور ایسا متاثر ہوا اور خدا کے فضل نے ایسی دستگیری کی کہ وہیں بیعت کا خط لکھا اور وہ صلبہ سلسلہ احمدیہ میں خروج کا ارادہ کیا ۔ آپ نے اس سفر میں پیشگوئیوں کے پورا ہونے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور نبی کریم کی صداقت کا ثبوت دیا اور لوگوں کو سمجھایا کہ مسیح موعودؑ اور اس کے زمانے کے نشانات بھی دراصل نبی کریم صلے اللہ ہی کی پیشگوئیوں کا ظہور ہے پس ان پر ایمان لانا گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہے اور ان سے انکار اسی سید المرسلین کی تکذیب ہے اس ہزار میل کے سفر کے مفصل حالات آپ خود ہی لکھیں گے اور بہتر ہے کہ اس کا نام الف سیلہ ہو فی الحال یہ اطلاع ہی کافی ہے کہ ۸ ۔ روانگی ۹ ۔ بدھ ۔ شاہجہانپور ۔ ۱۰ ۔ جمعرات ریل میں گزر گیا ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ مونگھیر ایام جلسہ ۔ ۱۵ ۔ ریل میں ۔ ۱۶ ۔ سورجگڑھ ۔ اور یں ۔ ۱۷ و ۱۸ بھاگلپور ۔ ۱۹ ۔ ریل ۔ ۲۰ ۔ بنارس ۔ ۲۱ ریل ۲۲ چڑیاکوٹ ۔ ۲۳ الہ آباد لکچر ۔ ۲۴ ریل ۔ ۲۵ ۔ قادیان

مبارک

جناب اخوانصاحب پیر فرمانشاہ صاحب کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے نیک اور

کلامِ امیر

فرمایا۔ اسلام میں ہزاروں تصانیف ہوئی ہیں۔ اکسیر فی اصول التفسیر میں لکھا ہے۔ کہ تیرہ سو تفسیر قرآن مجید کی ہے۔ یہ تو اس کے علم کی بات ہے۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ اس سے زیادہ بھی لکھی گئی ہوں جب تفاسیر کا یہ حال ہے۔ تو اور علوم کی کتب کا کیا حساب کیا جاوے۔ مگر مسلمانوں نے ان سے کہاں تک فائدہ اٹھایا جو سب مجھے بار بار کہتے ہیں۔ کہ تم تصنیف کیوں نہیں کرتے۔ وہ اس پر غور کریں۔ مجھ سے جو سوال کئے جاتے ہیں۔ ۹۵ فیصدی ان میں سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے جواب میں اپنی کتابوں میں دے چکا ہوں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ کتابیں کم دیکھتے ہیں۔

مجھ کو جہاں تک خدا نے توفیق دی ہے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ساری دنیا میں ایک مذہب نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی اس بے نظیر کتاب (قرآن مجید) کے پہچاننے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کافی نمونہ ہے۔ آپ کے کمالات کا احاطہ اس قدر وسیع ہے کہ اگر میں ساری عمر بھی آپ کے کمالات کے بیان کرنے کی راہ پاؤں تو ایک شمہ نہ ادا ہو سکے۔ ایک ایک بات آپ کی ایک ایک حرکت آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے دعاؤں میں کاموں میں تعلقات میں اقوال میں افعال میں سو سو اعجازی نشان پائے جاتے ہیں۔ یہ شعر جو کہا گیا ہے ؎

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

میرے ہی محبوب کے لئے ہے۔

اسلام جیسا کوئی مذہب۔ قرآن جیسی کوئی کتاب اور نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا کوئی رسول نہیں۔ آپ کی کامیابی کی نظیر نہیں ملتی۔ کوئی تاریخ کسی ولی کی کسی نبی کی کسی فلسفی کی کسی حاکم کی کسی شہنشاہ کی ایسی کامیابی نہیں دکھاتی۔

پھر آپ پر کتاب وہ اتری۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ حوض کوثر کا پانی پی کر کوئی پیاسا نہیں ہو گا۔ مگر میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اس کتاب کو دیکھ کر مجھے کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔

رافضی کہتا ہے یہ قول عمر کا ہے کہ حسبنا کتاب اللہ۔ مگر کیا قرآن مجید میں نہیں۔ اولم یکفہم

غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا کوئی کامیاب انسان نظر نہیں آتا۔ مگر ساری دنیا کو آپ نے بھی مسلمان نہ بنایا۔ پھر ہم کیوں پریشان ہوں کہ فلاں مسئلہ کی پوری تحقیق نہیں سوالوں کو سن کر گھبرا جانا اور ایسی پریشانی دکھانا مومن کو جائز نہیں۔ صحابہ کے پاس کتنی کتابیں تھیں۔ جن کی مدد سے وہ مباحثہ کیا کرتے۔ میں نے (ستر برس سے میری عمر متجاوز ہے) کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے علم پر بھروسہ نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ دعا سے کام لیا۔ اور خدا کے فضل سے جیتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک امیر کی محفل میں مجھ کو بلایا گیا اور وہاں چند علماء بیٹھے تھے۔ اور انھوں نے مجھ سے سوال کیا کہ اذان کے بعد کیا دعا مانگنی چاہیئے۔ جب میں نے دعا سنائی۔ تو چونکہ حدیث میں وارزقنا شفاعتہ نہیں ہے۔ اس لئے میں نے وہ لفظ نہ پڑھے۔ تو انھوں نے ازراہ شرارت کہا کہ یہ شفاعت کا منکر ہے اور ان علماء نے دلائل الخیرات اپنے پاس رکھی تھی۔ جس میں وارزقنا شفاعتہ لکھا تھا۔ وہ موقعہ ایسا بھی نہیں تھا۔ کہ دلائل الخیرات کا انکار کر دیا جاوے۔ آخر میں نے دعا کی اور اس کتاب کو اس عالم کے ہاتھ سے لے کر کھولا۔ تو خدا کی قدرت سے وہ صفحہ نکلا۔ جس پر دعا کے بعد اذان لکھی تھی۔ مگر اس میں وارزقنا شفاعتہ بالکل نہیں تھا۔ اور میں اسے نشان سمجھتا ہوں جیسا کہ روایت میں ہے۔ کہ ایک یہودی لڑکے کو پڑھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کاٹ دیتا تھا اور وہ پھر ابھر آتا۔ پس میں اٹھا اور خوب زور سے کہا۔ کہ دیکھو تمہاری دلائل الخیرات میں بھی یہ فقرہ نہیں۔ جس پر وہ سب نادم ہوئے۔

پھر مجھ سے سوال ہوا کہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے پیران ... کی دوسری شرارت تھی۔ میں نے کہا پہلے تم یہ بتاؤ کہ آپ یقین کے ساتھ عبد القادر جیلانی کو جنتی سمجھتے ہو۔ وہ بولے نہیں کیونکہ عشرہ مبشرہ کے سوا۔ ہم کسی کے جنت میں ہونے کا حکم نہیں دے سکتے۔ تب میں نے کہا کہ دیکھو یہ تو عبد القادر جیلانی کو جنتی بھی نہیں سمجھتے۔ اور آپ مجھ سے یا شیخ کے جواز کا مسئلہ پوچھتے ہو۔

پھر میں نے کہا ہماری بخاری میں لکھا ہے کہ آپ یقیناً جنتی تھے۔ کیونکہ اس میں ہے۔ کہ ایک میت گزری۔ سب نے اس کی صفت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وجبت۔ گویا مومنوں کے ایک گروہ کثیر کی گواہی کسی کے جنتی ہونے کا ثبوت ہے۔ اور سید عبد القادر وہ انسان ہیں کہ کئی صدیوں سے مومنوں کا ایک کثیر گروہ ان کی ولایت و اتقاء کی شہادت دیتا آیا ہے اس پر وہ سب دم بخود ہوئے اور خدا نے مجھ کو مظفر و منصور کیا۔

مکتوبِ امیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد۔ فالسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم بالکل دنیا سے بے خبر ہو اور تم کو کوئی خبر نہیں ایسے بے دین دنیا میں پھرتے ہیں۔ اور غریبوں کا خون پیتے ہیں۔ نماز کا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پہلے صفحہ پر موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویقیمون الصلوٰۃ۔ اور فرماتا ہے واقیموا الصلوٰۃ اور روزہ کا حکم قرآن کریم میں صاف صاف موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کتب علیکم الصیام۔ فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ۔

المفتی

ع ۲۳ السلطان ولی من لا ولی لہ۔ جہاں تک مجھ کو علم ہے نابالغ طلاق نہیں دے سکتا جہاں اندیشۂ زنا ہو امر مستثنیٰ ہے ہاں جیسے مجھ کو اوپر حدیث کا ایک فقرہ ملا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے اختیار میں یہ بات ہے۔ پھر بھی جستجو کرونگا۔ جمعہ میں ایک امام اور ایک مقتدی کافی ہے صدقہ فطر گیہوں دھڑ سیر اور جون سیر۔

ایک تاریخی غلطی

عام طور سے یہ مشہور ہے کہ جب سلطان محمود غزنوی سومنات میں گئے۔ تو وہاں بت کے پجاریوں نے بہت سے جواہرات پیش کئے کہ یہ لیجئے اور بت نہ توڑیئے مگر سلطان محمود نے ان کی بات نہ مانی اور جب بت توڑے تو اس کے پیٹ سے اتنے جواہرات نکلے جو اس پیش کردہ مال سے دگنے چگنے تھے۔

سوم کہتے ہیں چاند کو۔ ناتھ مالک کو۔ اور یہ شوجی ہیں ہندوستان میں شوجی کے لنگ کی پوجا ہوتی ہے۔ لنگ ایک مضبوط ٹھوس جسم ہے اس میں خول کہاں۔ جہاں جواہرات بھرے ہوتے۔ پس یہ قصہ ہی غلط ہے ایسا ہی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مصرع ہے۔ کہ دیدم بت عاج در سومنات۔ حالانکہ ہاتھی دانت مذہبی طور سے ان ہندوؤں میں ممنوع ہے۔ اس کا بت کب بنانے لگے تھے۔

ہمارا فرض

فرمایا ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعا کریں۔ نمازوں میں بھی۔ تنہا اپنے گھروں کے دروازے بند کر کے اور باہر جنگل میں جا کر (۲) ہر ایک فرد اپنی اپنی ہمت کے مطابق امن و راستی سے لا الٰہ الا اللہ کی تبلیغ کرے اور جو اعتراضات مخالفین سے اللہ کے کلام پر۔ اللہ کے رسولوں پر ہوتے ہیں انکی تردید میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے یا تقریر کرے اور جو ان پڑھ ہے وہ اپنا نمونہ ہی نیک بنائے اور اس طرح مجسم وعظ بنے۔

ردِ شیعہ

جناب مکرمی ایڈیٹر صاحب بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ افسوس ہے کہ ایک عرصہ سے کوئی مضمون ارسال خدمت نہیں کرسکا۔ اہل خانہ کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان رہا جس کے لئے آپ اور دیگر معزز ناظرین سے استدعائے دعائے شفا ہے۔

عدیم الفرصت اب بھی ہوں۔ مگر بخوف غیر حاضری طویل اپنے رسالہ تحقیق واقعات کربلا سے ہی ایک دو صفحے نقل کرکے بھیجدیتا ہوں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہوجائیگا کہ آجکل کے شیعہ جو زبانی جمع خرچ کرکے اپنے کو غلامان حیدرؑ و فدایان علیؑ میں شمار کرتے ہیں۔ اور صحابہ کرام پر بحث عہد و عدم ایفا اور فرار کے طعن لگاتے ہیں خلفاء راشدین کی وہ بے نظیر خدمات اسلامی ماںیثار مال وجان آجتک اُن کی نظر میں جچتا نہیں اور ہر وقت وہ شیعان علی اور جناب علی کی تعریف میں ہی رطب اللسان رہتے ہیں تو قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا جانے جناب علی اور اُن کے زمانہ کے شیعہ کیسے بہادر کرار غیر فرار تابعدار جاں نثار نبرد آزما پسینے کی جگہ لہو گرا دینے والے ہونگے۔ سو اس بارہ میں بخوف طوالت میں اپنی طرف سے کچھ حاشیہ نہیں چڑھاتا رسالہ کی بعینہ عبارت انشاء اللہ کفایت کریگی۔

امیر معاویہؓ کے مقابلے میں جناب علیؓ جیسے کرار غیر فرار امام کو جو شکست اور عدم کامیابی نصیب ہوئی وہ بھی شیعہ کی پہلی اُمت کی بیوفائی اور دُنیا طلبی کی وجہ سے ہوئی جو خارجی ہے وہ بھی پہلے شیعہ تھے۔ عبد الرحمن ابن ملجم قاتل جناب شیر خدا بھی پہلے شیعہ تھا اور بیعت کرچکا تھا۔ جناب علی نے بمقابلہ امیر معاویہ جب اپنے شیعوں کے نفاق سے تنگ آکر ثالثوں کا فیصلہ منظور فرمالیا تو وہی شیعہ جنھوں نے ثالثی قبول کرنے پر جناب کو مجبور کرایا تھا اس وقت اپنے برگزیدہ امام کی امامت سے ہی شک میں ہوگئے یہانتک کہ جماعت شیعہ سے خارج ہوگئے اسواسطے خارجی کہلائے۔ کسقدر بے انصافی ہے کہ مابعد اور آجکل کے شیعہ بیچارے اہل سنت کو خارجی کا لقب دیا کرتے ہیں۔

ہاں جو باقی رہگئے تھے وہ بھی بدعہد بیوفا نکلے چنانچہ جناب علی اپنی زندگی میں ہی اُن سے بیزار ہوچکے تھے اور امامت اور خلافت کے جھگڑوں سے گھبرا کر اپنے مرجانے کی آرزو فرماتے تھے۔ چنانچہ ملا باقر مجلسی فرماتے ہیں (ترجمہ) حدیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جب جناب امیر نافرمانی ونفاق وشقاق اصحاب سے دل تنگ ہوئے اور لشکر معاویہ نے اطراف ونواحی ملک آنحضرتؑ پر غارت گری شروع کی اور اصحاب نے مددگاری نہ کی تب جناب امیرؑ نے بالائے منبر فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں ان سے تنگ آگیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آگئے ہیں میں ان سے ملول ہوں اور یہ مجھ سے ملول ہیں۔ خداوند مجھے ان سے راحت عطا کر اور ان کو اس شخص کے ہاتھ مبتلا کر کہ یہ بعد اس کے مجھے یاد کریں۔" مولف تاریخ روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ اولیا کی یہ دعا منظور ہوکر رہی کہ اسی رات حجاج بن یوسف ثقفی پیدا ہوا۔ وازو بہ کوفیاں رسید آنچہ رسید (جلد ۲ صفحہ ۵۲۴)

پھر فروع کافی کتاب الجہاد میں ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ ملا باقر مجلسی نے کتاب حلیۃ المتقین کے آخر میں لکھا ہے ابتدائی حدیث میں جہاد کی فضیلت اور جہاد نہ کرنے والوں کی مذمت ہے۔ پھر جناب علی اپنے اصحاب کی بزدلی کی شکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر گرم موسم میں تم کو کہتا ہوں کہ جنگ کے لئے نکلو تو کہہ اُٹھتے ہو کہ بڑی سخت گرمی ہے۔ ہمکو مہلت دیجئے کہ گرمی کم ہو۔ اور اگر سردی کے موسم میں کہتا ہوں کہ نکلو تو کہتے ہو سخت سردی ہے ہمکو مہلت دیجئے کہ سردی کم ہوجائے۔ جب تم سردی سے بھاگتے ہو تو تلوار سے زیادہ بھاگوگے۔ اے لوگو جو لڑکوں اور عورتوں کی سی عقل رکھتے ہو کاش کہ میں کبھی تم کو نہ دیکھتا اور نہ تم کو پہچانتا۔ میرے دل کو پیپ سے اور میرے سینے کو غصہ سے تم نے بھر دیا ہے۔ اور تم نے سخت نافرمانی کی ہے۔ میری رائے کو تم نے ضائع کردیا۔ قریش کہتے ہیں ابو طالب کا بیٹا بہادر تو ہے مگر جنگ کے ڈھنگ سے واقف نہیں۔ مجھ سے زیادہ جنگ میں کون ماہر ہے۔ اور کون ہے جس نے مجھ سے زیادہ جنگ کئے ہوں۔ ابھی ۲۰ برس کا نہ تھا کہ جہاد کو شروع کیا اور اب ساٹھ برس سے اُدھر کا ہوں لیکن جس شخص کا حکم نہ مانیں اس کی رائے کیا فائدہ دے"۔

پھر قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین میں فرماتے ہیں کہ "حاصل کلام آنکہ دراں ایام آنحضرت را (جناب علی) نام خلافت بیش نہ بود ہموارہ از فقد تمکن وتقاعد القصار وتخاذل اعوان شکایت مینمودند" یعنی اُن دنوں میں حضرت علی کی خلافت برائے نام تھی۔ ہمیشہ اپنی کمزوری اور مددگاروں کی خانہ نشینی اور دوستوں کی ذلت کی شکایت فرمایا کرتے تھے" (مجلس اول صفحہ ۲۲۴)

پھر اس کتاب میں لکھا ہے کہ قاضیوں نے جب آپ سے پوچھا کہ فتوے کس طرح دیا کریں اور فیصلے کس طرح کیا کریں تو آپ نے جو مایوسانہ جواب دیا وہ مسیح کے آخری کلمات ایلی ایلی لما سبقتانی۔ مندرجہ انجیل متی سے کم افسوسناک نہیں ہیں آپ نے فرمایا اقضوا بما تقضون حتی یکون الناس جماعۃ او اموت کما مات اصحابی۔ یعنی جس طرح فیصلہ دیا کرتے ہو دیئے جاؤ۔ یہانتک کہ لوگ میری خلافت پر اتفاق کریں یا پھر میں بھی مرجاوں "جس طرح میرے اصحاب مرگئے"

انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر حضرت امام حسن علیہ السلام سے ملا باقر مجلسی نے ایک خطبہ اپنی کتاب جلاء العیون میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں اسی طرح پدرم امیر المومنین نے بعد وفات حضرت رسول اپنے اصحاب سے استغاثہ اور طلب یاوری کی اور جب کوئی یاور نہ پایا خلافت سے دست بردار ہوئے اور اگر یاور پاتے بیشک جہاد کرتے اور خدا نے انھیں معذور رکھا"۔ (دیکھو جلاء العیون باب ۴۔ فصل ۵۔)

روایات مندرجہ بالا سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ وہی جناب علی جو رسول خدا اور صحابہ کرام کے زمرہ میں بلحاظ اپنی بے نظیر شجاعت اور قوت ارادی کمالات علمی سے ممتاز اور کفار ومشرکین کے مقابلہ میں کرار غیر فرار کا لقب پاچکے تھے بعد وفات رسول صلعم کے یکایک ان اوصاف سے بیگانہ ہوگئے۔ حالانکہ یہی وقت اُن کے اظہار کمالات ظاہری و باطنی کا تھا۔ اور جیسا کہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ جناب علی ہی ایک منصوص و مامور من اللہ خلیفہ بلا فصل تھے خداوند کریم کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے مامور کی امداد وتائید بروقت مقابلہ مخالفین .. اسی طرح اپنی کمال قدرت اور عدم عجز کے رنگ دکھاتا جس طرح کہ پہلے منصوص خلفا، واوصیاء کے مشکلات کے وقت دکھاتا رہا۔ اور جس کا ذکر بڑی شد ومد سے جابجا قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ تا کہ جناب علی کے منصوص اور منجانب اللہ خلیفہ ہونے پر حجت ہوتی۔ لیکن جیسا کہ واقعات نے گواہی دی وہ اپنے مخالفین پر غالب نہ آسکے۔ بلکہ اپنے انصار واعوان سمیت ہی اُلٹے مغلوب وشاکی ہوکر میدان کو خالی چھوڑ گئے۔ تو لا محالہ ماننا پڑیگا کہ جناب علی کے سارے کمالات ذاتی بہت کم تھے بلکہ وہ سارا فیض جناب رسول صلعم اور صحابہ کرام کے دم سے تھا۔ اور بس۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی زندگی میں وہی علیؑ قاتل المشرکین و غالب علی کل غالب و کرار غیر فرار کے معزز القاب سے ملقب ہوچکے ہیں اور پھر خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اُن کے ہی بروقت مشوروں اور حسن وتدابیر سے روم وفارس ومصر وغیرہ جیسی عظیم الشان سلطنتیں دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی ہیں لیکن وہی علی جب اپنی نوبت پر مطلق العنان اور خود مختار خلیفے بنے ہیں

اور گرد وپیش اُن کے شیعان علی خالص ومخلص ہزاروں کی تعداد تک علی ولی اللہ کے کلمے پڑھنے اور اہلبیت کرام پر جانیں قربان کرنے کو بھی موجود ہیں تو بالکل مایوس اور کمزور ہوگئے ہیں۔ گویا موجودہ مذاق زمانہ کے مطابق مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ آپ بحیثیت ماتحت اور سب آڈی نیٹ کے خوب کام کرسکتے تھے۔ اور بحیثیت ایک امام اور لیڈر ہونے کے کام کرنے کی قابلیت نہ رکھتے تھے۔ پس اُن کی خلافت بلا فصل کے لئے شیعوں کا شور ود نمل مدعی سُست اور گواہ چُست کا مصداق ہے۔

دوم جب شیعوں کے امام اول کی شجاعت ومردانگی کی اپنی نوبت پر یہ حالت ہے اور ساتھ ہی شیعہ کی پہلی اُمت نے اپنے امام کے ساتھ کوئی حق جاں نثاری ادا نہیں کیا اور بروقت امتحان کوئی استقامت بمقابلہ مخالفین اُن سے ظہور پذیر نہیں ہوئی تو مابعد کی شیعہ جماعت کا مہاجرین وانصار کی دُنیا طلبی اور بحث عہد کے مطاعن میں رات دن سرگرم رہنا اور ان ناگوار بحثوں پر اہل سُنت کو متوجہ کرانا بالکل بیجا ہے۔ اور ناحق تضیع اوقات کرنا ہے کیونکہ جو الزام وہ صحابہ رسول اللہ صلعم پر لگاتے ہیں وہی الزام بلکہ اس سے بڑھ کر اُن کے سلف صالحین پر بھی ثابت ومتحقق ہوچکا ہے۔ اور جو معیار صداقت وہ صحابہ کے لئے تجویز کرتے ہیں اس معیار پر اصحاب علی بھی پورے نہیں اُترے۔ اگر اُن میں ذرا بھی سمجھ کا مادہ ہو تو مطاعن صحابہ کا نام تک نہ لیں خصوصًا یہ دیکھ کر کہ اُن برائے نام مسلمانوں کی برکت سے تو اہل اسلام نے قرآن جیسی بےنظیر نعمت کو پایا۔ کفار ومشرکین کے املاک کے وارث ہوئے۔ لیکن برائے خدا ہمکو یہ بتلاؤ کہ اصحاب علی سے اسلام کو ظاہری یا باطنی کوئی فائدہ پہنچا اسلام کو نہ سہی خود اہل بیت کرام کو اُن کی ہمت سے کیا فائدہ ہوا۔ جناب صدیق کے خلیفہ رسول صلعم ہونے کے لئے تو اہل سُنت سے نص خلافت کا تقاضا ومطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور اُن کی خدمات کو اجماع پر مبنی ظاہر کرکے استہزا کیا جاتا ہے لیکن بتلاؤ کہ آپ کے منصوص خلیفہ نے بحیثیت خلیفۃ اللہ وخلیفۃ الرسول ہونے کے اسلام واہل اسلام کا کیا سنوارا۔ بلکہ تمہاری روایات کے بموجب تو سابقہ منصوص انبیاء واوصیاء اور رسول صلعم اور خود اپنی نفس کی وقعت وعظمت پر بھی تضحیک کروائی کیا منصوص خلفاء واوصیاء میں سے بھی کسی نے اپنی خلافت کو غصب کرایا تھا ہرگز نہیں اور کیا کسی منصوص خلیفہ نے محض بباعث انصار واعوان کی عدم موجودگی وعدم نصرت ... عوام کے جناب علی کی طرح ادائے فرائض منصبی سے ہمت ہار بیٹھنے کا غیر متوقع نمونہ دکھلایا ہے **سوم**۔ باوجود ان روایات کے جو اُن کے علمائے متبحر نے ائمہ کرام کی زبانی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں جن کے لفظ لفظ سے شیعان علی کی مذمت مترشح ہوتی ہے۔ وہ بدستور اُن کے بارے میں اغماض وچشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ کی حدیثوں پر جان ودل سے ایمان لائے ہوئے ہیں ہم نے کبھی کسی شیعہ سے شیعان واصحاب علی کے مطاعن نہیں سُنے۔ سچ ہے اصل شیعان علی جو تھے وہ تو دشمنان علی ثابت ہوگئے اور حضرت علی نے اُن کے ہاتھ سے دل تنگ ہوکر جیتے جی آرام نہ پایا اور سخت ناراض ہوکر فوت ہوئے پھر تعجب ہے کہ تم لوگوں کو شیعہ علی کہلا کر کیا خوشی حاصل ہوسکتی ہے۔ اور صداقت تشیع کا کونسا آپ کو سرٹیفکیٹ مل گیا ہے کہ مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے۔ اور صحابہ رسول صلعم پر طعن کرنے پر باز نہیں آتے۔ حالانکہ اُن کے مطاعن نسبتًا کمزور ہیں اور ساتھ ہی اُنکی خدمات اسلامی وتعظیم وتکریم اہل بیت رسول صلعم سے بھی تم منکر نہیں ہو۔ پس اے عدل کو اصول دین میں شامل کرنے والو یہ کہاں کا عدل وانصاف ہے کہ صحابہ رسول صلعم کو تو پانی پی پی کر کوستے جاؤ اور صحابہ علی علیہ السلام کی شرمناک اور صریح مخالف مقاصد اہلبیت کارستانیوں کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھو عدل تو اس امر کا مقتضی ہے کہ مخالفت اہلبیت کی وجہ سے خواہ مخواہ اگر صحابہ رسول کو بُرا کہتے ہو تو شیعان علی کو بھی بُرا کہو۔ اگر شیعان علی کو بُرا کہنے سے زبان رکتی ہے تو صحابہ رسول سے بھی تمکو عناد اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدل کو اصول دین سے خارج کرکے آئندہ سے تعصب کو اصول تجویز کروگے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

(خاکپائے امیر المومنین۔ خادم بھیروی احمدی۔)

آریوں میں گوشتخوری

یہ امر بآسانی متصور ہوسکتا ہے کہ پنجاب کے قدیم ہندو حیوانی غذا ابھی بافراط کام میں لاتے تھے۔ ہم اکثر اشارات گائے بھینسوں اور بیلوں کی قربانی کرنے اور گوشت پکانے کی بابت بھی پاتے ہیں۔ (۱ × ۱۶۲۱ × ۲ - ۷، ۵ × ۲۹ - ۷، ۸ × ۲ × ۱۷ - ۱۱، ۱۲ × ۲ - ۴۷، ۲ × ۲۸ - ۴، ۱۰ × ۲۷ - ۲، ۱۰ × ۲۸ - ۳، وغیرہ) یہ سب رگوید کے منڈلوں اور منتروں اور رچاؤں کے حوالے ہیں۔ دسویں منڈل کے منتر ۸۹ کی رچا ۱۴ میں اُس مسلخ کا ذکر ہے جہاں گائیں ذبح کیجاتی ہیں نیز اسی منڈل کے منتر ۹۱ کی رچا ۱۴ میں ایک اشارہ گھوڑے بیل اور مینڈھوں کی قربانی کا بھی دیکھا جاتا ہے۔ البتہ گھوڑوں کی قربانی کے اشارات نہایت قلیل نظر آتے ہیں (یعنی گائے وغیرہ کی قربانی کے اشارے وید میں زیادہ ہیں اور گھوڑے کے کم ہیں) جن سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ ابن وسطنتوز کو ہندوستان میں ابتدائی زمانہ کے آریوں نے جنکا موطن گھر وسط ایشیا میں تھا رواج دیا تھا تاہم گھوڑے کا گوشت مثل ایک کھانے کی چیز کے جلد معدوم الاستعمال ہوگیا تھا (یعنی قدیم ہندوؤں میں گائے وغیرہ کے گوشت کھانے کی رسم تو باقی رہی مگر گھوڑے کے گوشت کھانے کی رسم جلد معدوم ہوگئی۔ آخری زمانوں میں گھوڑوں کا بلی دان سوبیدہ کے وقت بڑی دھوم دھام کے ساتھ جبکہ کوئی طاقتور راجہ بعد اس کے کہ وہ اپنے ہمسایہ راجاؤں کو مغلوب کرکے ایسا خطاب اختیار کرے جو یورپ میں شاہی خطاب کے ہم پلہ سمجھا جاتا ہے اکثر ہوا کرتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس عظیم الشان شاہی رسم نے گھوڑے کی سادہ قربانی کو جس نے پُرانے زمانہ میں عملی حیثیت اختیار کی تھی جس زمانہ میں گھوڑا ایک بالکل خوردنی شے خیال کیا جاتا تھا بہت شاندار بنا دیا تھا۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۲۱ و ۲۲۔)

چوتھے باب میں رگ وید کے چھٹے منڈل کے منتر ۷۵ رچا ۱۱ کے اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے لئے جو گائیں ذبح کیجاتی تھیں اُن کے چمڑے کمانوں کے تسمے بنانے کے کام آتے تھے۔ بان کی تعریف میں وید مقدس کا ارشاد ہے کہ " وہ بان پردار ہے اُس کے دانت ہرن کی شاخ کے مانند ہیں وہ گائے کے تسمے سے خوب تنا اور کھچا ہوا ہے۔ وہ دشمن پر قضائے مبرم کی طرح نازل ہوتا ہے جہاں کہیں لوگ باہم کھڑے ہوتے ہیں یا تو وہ متفرق ہو جاتے ہیں یا وہیں بان اُن کی اُمیدوں کو قطع کردیتا ہے اور ساری آن بان مٹا دیتا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴)

صفحہ ۴۳ سے ۵۰ تک اُن لڑائی جھگڑوں کے تذکرے ہیں جو قدیم ہندوؤں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں (غیر ہندوؤں) سے پیش آتے تھے۔ اس ذیل میں غیر ہندوؤں کو (جن کی اولاد کو غلط فہمی سے آجکل ہندو مشہور کر رکھا ہے) ہزاروں بد دعائیں دی گئی ہیں۔ اور اُن کو کُشتنی وسوختنی وگردن زدنی بتایا گیا ہے۔ رگوید کے منڈل ۲ منتر ۲۰ کے چوتھی رچا میں ہے کہ " وہ اندر جس نے داترا (غیر ہندو قوم) کو قتل کیا اور جس نے قصبے کے قصبے اور گانوں کے گانوں تہ وبالا کر دیئے جو کالے داسوں (ہندوستان کے اصلی باشندوں) کی فوجوں کو تباہ کرتا ہے اور زمین اور پانی کو منو کے واسطے مرتب اور مہیا کرتا ہے وہ قربانی کرنیوالے کی خواہشوں کو بھرا

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

آریہ سماج جس کے لاڈلے فرزند مہاشہ دھرم پال جی کا ارجن ۲۵ ماہ بعد نکلا ہے اپنے مندرجہ ذیل انکشافات جن کی صحت واظہار کے وہی ذمہ وار ہین ۔ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہون گے ۔

نمبر ۱ ۔ جب خاوند بیوی کے پاس جاتا ہے ۔ توکیا اس وقت اس کے دل مین یہ خواہش ہوتی ہے ۔ کہ وہ بچہ پیدا کرنے لگا ہے ہرگز نہین اس کے دل مین ایک دوسری خواہش ہوتی ہے (الحمد للہ کہ اسلام مین یہ بات نہین دیکھو وہ دعا جو اس وقت پڑھی جاتی ہے) بچہ تو اس خواہش کا ایک کیمیکل نتیجہ یا بائی پروڈکٹ ہوتا ہے دنیا مین بہت تھوڑے انسان ہون گے جو بچون کو بلاتے ہین ورنہ بچے توبیچارے سب کے سب ناخواندہ مہمان ہین ۔ جو کہ دنیا کے سٹیج پر آتے ہین ۔

نمبر ۲ ۔ وندھیاچل کے دامن مین ایک دیوی کا مندر ہے اس مین ہمارے جانے سے چند گھنٹے پہلے ہی ایک تازہ بھینسا دیوی پر کاٹا گیا تھا اور اس کا خون اور گوبر چارون طرف مندر مین پھیل رہا تھا ۔ پنڈون نے کہا کہ اس دیوی مین خاص شکتی ہے کہ اس مندر مین مکھی نہین آسکتی ۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ چارون طرف خون پر مکھیان بھنبھنا رہی تھین اور سخت بدبو آرہی تھی یہان تک کہ وہان پر چند منٹ سے زیادہ ٹھہرنا مشکل ہو رہا تھا ۔ آخر مین مین نے سوال کیا کہ دیوی پر کس کس جانور کی قربانی کی جاتی ہے ۔ جواب ملا کہ بھیڑ ۔ بکری ۔ سوئر ۔ مرغا ۔ مرغی بھینسا وغیرہ سب کی قربانی ہوتی ہے ۔ جب مین نے پوچھا کہ بھینسا کا گوشت تم کھاتے ہو یا نہین تو جواب ملا کہ مہاراج دیوی کا پرشاد ہے ۔ ہم کیون نہ کھائین ۔

نمبر ۳ ۔ صرف پنڈت ر ..... جی کے ہی نہین بلکہ کئی دیگر ایڈیٹر بھی ہین ۔ جو بظاہر کھان پان مین آزادی کے برخلاف لکھنے مین وہ اصولاً اس سے اتفاق کرتے ہین لیکن ۲۰ کروڑ ہندوؤن کو ساتھ رکھنے کی وجہ سے وہ اخبارات مین اس کی مخالفت کرتے ہین ۔ اسوقت تک جتنے ایڈیٹرون سے بحث مباحثہ کرنے کا موقعہ ملا اُن سب نے اصولاً اتفاق کیا ۔ مگر اخبارات مین ظاہر کئے گئے خیالات کی محرک وجہ یہی بتلائی کہ ہندو ہمارا ساتھ نہین دین گے ۔ مین کم از کم اس سے اس نتیجہ پر پہونچا ہون ۔ کہ ہندوستان مین ایڈیٹر کے دل مین دودل کام کرتے ہین اور وہ دو قسم کی ضمیر رکھتا ہے ایک ضمیر وہ ہے ۔ جو اس کی زبان مین رہتی ہے اور دوسری وہ جو ان کی قلم مین رہتی ہے ان دونون مین اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ اس ملک مین پریس کی طاقت ایک ابتر حالت مین ہے ۔

نمبر ۴ ۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان بھائی جو کہ ہندی ساہتیہ سمیلن پر بطور ڈیلیگیٹ کے آئے تھے ایک دوست کے ہان ٹھہرے ۔ اُنھون نے اس مسلمان مہاشے کو اپنے ہان اتارا اور اپنے گھر مین اپنے ہی برتنون مین بلا کسی قسم کی تمیز کے بھوجن کھلاتے پلاتے رہے ۔ وہ بھی پکی نہین بلکہ کچی روٹی ......
مین نے شری پنڈت کیشب دیوجی نے اس نظارہ کو دیکھ کر بڑی خوشی حاصل کی ۔ اس موقعہ پر جبکہ ایک دن مین اور شری پنڈت کیشب دیوجی ایک مسلمان بھائی اور ایک پارسی جنٹلمین اور ایک امریکن لیڈی اور دو تین دیگر احباب ایک ہی گول میز کے اردگرد بیٹھے ہوئے بھوجن پا رہے تھے ۔

نمبر ۵ ۔ مین ۔ ہان بتا سکتا ہون ۔ ہمارے دہرم کا ایک اصول یہ ہے کہ انسان گئے کا پیشاب اور گوبر کھانے پینے سے پاک ہو جاتا ہے مسز والس کا چہرہ میری بات کو سن کر نفرت سے بدل گیا اور وہ سخت حیرت زدہ ہو کر بولین کیا یہ ٹھیک ہے ۔
مین ۔ ہان ہمارے عالم ہم کو ایسا ہی بتلاتے ہین اور ہم چاہتے ہین ۔ کہ ہم اس دہرم کا امریکہ مین جا کر پرچار کرین ۔ مسز والس ۔ مین ایسے مذہب کو جو ایسی غلیظی (ناپاک) چیزون مین پاکیزگی مانتا ہو نجات کا ذریعہ بنانے کی بجائے جہنم مین جانا پسند کرونگی
مین ۔ ہم اون کے برخلاف جنگ کر رہے ہین ۔

نمبر ۶ ۔ راستہ مین ایک گاؤن آیا ۔ مین نے یکہ والے کو وہان کھڑا کیا اور گاؤن مین پانی پینے کے لئے گیا ایک درخت کے نیچے چند چھوٹی چھوٹی لڑکیان اور ایک مرد بیٹھا تھا ۔ مین نے اس سے پانی مانگا اس نے کہا کہ وہ چمار ہے ۔ مَینے کہا اے خدا کے برگزیدہ بندے تو میرے لئے پانی لا ۔ تیرے ہاتھ کا پانی مجھ بہت میٹھا لگیگا ۔

نمبر ۷ ۔ مین اس جگہ پہونچا جہان کہ گنگا کے رُخ کو موڑنے کے لئے نیا بند باندھا گیا ہے ۔ اگر تمام موقع پر جا کر دیکھا جاوے تو ایک سادھارن آدمی بھی اس نتیجہ پر پہونچیگا کہ اس بند کی کامیابی کے یہ معنے ہون گے ۔ کہ نہ صرف وہ جگہ جہان آجکل گوروکل کی عمارتین دریا برد ہو جاوے گی ۔ بلکہ وہ جگہ بھی جہان کہ کانگڑی گاؤن ہے ۔ دریا کی بھینٹ ہو جاویگی

نمبر ۸ ۔ اس طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس ذاتی جھگڑے کو آریہ سماج کا جھگڑا بنا کر آریہ پبلک کا روپیہ جو کہ ویدپرچار کے لئے دیا جاتا ہے ۔ نہائت ہی بے دردی سے پانی کی طرح بہا دیا ۔ کہا جاتا ہے کہ ماسٹر لچھمنداس پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ۔ جہان تک قانون کی فایل کا تعلق ہے وہان تک تو یہی کہنا ٹھیک ہے ۔ کہ ماسٹر لچھمنداس پر جرمانہ ہوا ۔ لیکن جہان تک اخلاقی اور واقعات کا تعلق ہے ۔ اس صورت مین ہم یہ کہین گے ۔ کہ ماسٹر لچھمنداس پر نہین بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ہے ۔ بلکہ اگر یہ کہین کہ آریہ سماج پر پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ۔ تو مبالغہ نہین ہوگا ۔

نمبر ۹ ۔ آریہ پبلک کو معلوم ہوگا کہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا مین ایک کمیشن کی تجویز کی تھی ۔ وہ کمیشن یہ تھا کہ دہرم پال کے کیرکٹر کی چھان بین کی جاوے ۔ مین نے سبھا کی اس کاروائی کے برخلاف سخت واویلا کیا ۔ کیونکہ مین جانتا تھا کہ سبھا ایک کند چھری کے ساتھ میرا گلا کاٹنا چاہتی ہے ۔ مین جانتا تھا کہ سبھا ایک پاپ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور وہ نیائے کے نام سے ریائے اور دھرم کے نام سے ادھرم کرنے پر آمادہ ہے اور اس کا مقصد ایک نامعقول انسان کو جو کہ بدقسمتی سے آریہ سماج مین آگیا ہو تہ تیغ کرنا ہے ۔
احمق اور اندھا انسان ہے جو ان تمام واقعات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر نہ پہونچے ۔ کہ بے گناہ دہرم پال کو مارنے کے لئے پرتی ندھی سبھا کی متفقہ طاقت حرکت کر رہی تھی ۔ مگر جس کو پرماتما بچانا چاہتا ہو اس کو بڑی سے بڑی طاقت بھی نہین مار سکتی ۔

نمبر ۱۰ ۔ آریہ سماج نے دیوسماج کے ہاتھ سے ایک مہلک شکست کھائی یا دوسرے الفاظ مین آسمان نے ناسکون کے سامنے نیچا دیکھا اور بہت بری طرح نیچا دیکھا ۔

نمبر ۱۱ ۔ پنجاب کی آریہ سماجون مین عجیب اشانتی پھیل رہی گوروکل کانگڑی سے جو پچاس ساٹھ لڑکے نکل آئے ہین ۔ وہ ادہان کے ستر کھٹک جابجا آریہ پبلک کو مایوسی کے سمندر مین غرق کرتے پھرتے ہین الغرض چار اندر ہی اندر آریہ سماج کی امیدون پر پانی پھیرتا اور آریہ سماج کو غوطے دیتا چلا جا رہا ہے ۔ گنگا کی دھار نے گوروکل بھومی برداشت تیز کر لیا ہے ۔ گوروکل کے جھنڈے کا گنگا مین معہ درخت کے بیخ و بن سے اکھڑ کر بہ جانا ہندوؤن سے آئے ہوئے آریہ سماجیون کے لئے بڑی بدشگونی کے آثار دکھلا رہا ہے ۔ آریہ پترون اور آریہ اخبارات نے ہی آریہ سماج کو اس کی دہارمک بنیاد سے ہلا کر اس کو ایک نیشنل شکل دینی شروع کر دی ہے ۔ اس کی تمام تحریکون کو دھارمک بنیاد سے نیشنل یا قومی تحریک بنایا جا رہا ہے ۔ آریہ سماج مین اس وقت چارون طرف سکھا شاہی بلکہ بدچلا گردی ہو رہی ہے ۔ جو چیز جس کے ہاتھ آئی ۔ وہ اس کو دلوچتا چلا جا رہا ہے ۔

نمبر ۱۲ ۔ گوروکل مین جب فیس معاف کا ریزولیوشن پاس ہو چکا

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت۔ جس میں حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت وسائر ورج ہیں۔ عصہ کے ۱۲۵۔ ۸ کے ۵۰۔ ۴ کے ۲۵۔ اس سے کم فی کتاب منگوا کر تقسیم فرماویں۔

درثمین کامل اُردو۔ حضرت مسیح موعود کے ابتداء سے یوم الوصال تک کے تمام اُردو اشعار غیر مجلد ۳ مجلد ۵

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول۔ حضرت کے دعاوی کا ثبوت مُدلل قابل دید۔ ۳

ظہور المسیح۔ وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیر کن بحث ۲

کتاب الصیام۔ نماز روزے کے مسائل ۱

سنت احمدیہ۔ نماز روزے کے تمام مسائل قرآن وحدیث سے بالدلائل بیان کئے ہیں۔ ۴

کفارہ۔ کفارۂ عیسائیان کی تردید میں عقلی نقلی دلائل ۲

مباحثہ رام پوری۔ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲۔ دفتر بدر سے طلب فرمائیے۔

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف وسستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان تجارت کا راز دیا۔ فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ بھی دیوے صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دے جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال۔ موضع جنڈ والی (ڈسپ آفس کھوررڑ بانوالہ۔ تحصیل وضلع لائل پور)

خط۔ پتہ۔ نمبر۔ تاریخ۔ نام

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے۔ فوراً پتہ ذیل سے منگالو۔ (۱) پانچ پانچ حروف اور دو دستے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی وخود سیاہی دینے والی گدی۔ فی بکس دس آنے (۱۰)

المشتہر۔ جیون مل کمپنی۔ گوجرانوالہ۔ پنجاب

کشتہ و سرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دہوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اس لئے انکا اظہار کردیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں۔ **کشتہ جریان**۔ اعنی دہات جو شباب کے آگے پاچھو آتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ عہ بدرقہ محصول ڈاک ہے۔ **سرمہ**۔ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماميران وموتی ہیں۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید وبابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۲ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر۔ عبدالرحمان کاغانی احمدی قادیان گورداسپور

عید کارڈ اور رومال عید

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں۔ اس کا اندازہ صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں۔ انہیں بعد میں بذریعہ تار فرمائش بھیجنی پڑتی ہے۔ چونکہ عید آنے والی ہے۔ اس لئے آپ جلدی مینیجر عید کارڈ اندرون دہلی دروازہ سے طلب کریں رومال عید کپڑے کے موزون اشعار۔ احادیث ومناظر سے مزین عہ درجن۔

عید کارڈ قسم اعلیٰ لفافوں میں جانیوالے ۔۔ ۔۔ ۱۲ درجن

رومال کاغذی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۶ درجن

عید کارڈ پیسہ میں پوسٹ ہونے والے موزون اشعار واحادیث کے مناظر کے صرف شاک ختم کردینے کی غرض سے بجائے ہر درجن کے ۳ درجن

یادگار آفس لاہور

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا ہو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ کیجئے

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے۔ اس لئے اسم بامسمّی ہے۔ بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے۔ صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے۔ نہ منہ لپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت۔ ادہر لگاؤ ادہر خشک ہوجاتا ہے۔ چار منٹ میں فارغ ہوکر کام پر چلتے بنو سردیوں میں نہانے اور دہونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں ثابت ہوئی ہیں وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ حبوب آتشک فی درجن ۱ مے۔ حبوب بواسیر خونی وبادی۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ ایک روپیہ۔ سفوف جریان عہ۔ حبوب مبہی فی درجن دو روپے نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ چار آنے۔ محصول ڈاک وخرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار۔

مِلنے کا پتہ۔

مینیجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہ والی تحصیل وضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

و لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

ہمیت مشگی عہ ۔ بیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر

ضمیمہ درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

(جلد ۱۰)

مورخہ ۵ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۸ سنہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ ۔ دسمبر ۱۹۱۰ سنہ مطابق ۲۳ مگھر سمت ۶۷

(بروز جمعرات)

(نمبر ۶)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نُورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈون کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اُس پر بدر پریس مین مفصلہ ذیل عبارت مرتبہ قاضی اکمل صاحب چھپوائی ہے ۔ احباب ایسے کارڈ ۵ ر سینکڑہ کے حساب سے منگوائین اور خط و کتابت مین بھی کارڈ استعمال کرین ۔ ہم خرما و ہم ثواب جلد منگوالین ۔ کیونکہ تھوڑے سے کارڈ ہی چھاپے گئے ہین ۔

ابن مریم مرگیا ۔ آیت فلما توفیتنی ۔ اس مین مسیح کا اقرار ہے کہ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہین دوم یہ کہ مجھے کچھ خبر نہین ۔ دوبارہ آتے تو یہ نہ کہتے (۲) آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج عیسیٰؑ کو مُردون مین دیکھا (۳) حضرت ابوبکرؓ نے قد خلت من قبلہ الرسل پر خطبہ پڑھا ۔ سب صحابہؓ نے مان لیا کہ تمام نبی مر چکے (۴) فیہا تحیون وفیہا تموتون سے ثابت ہے کہ بشر آسمان پر نہین جاتا ۔

نزول بروزی ۔ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے ظاہر ہے ۔ کہ جس طرح سلسلہ موسوی کا آخری خلیفہ عیسیٰ نبی تھا اسی طرح خاتم النبیین کا آخری خلیفہ عیسیٰ ولی ہوا اور وہی نہ ہو ۔ کیونکہ مشبہ مشبہ بہ ایک نہین ہوتے (ب) عیسیٰ ناصری ۔ عیسیٰ محمدی کے حلیون مین بموجب حدیث اختلاف ۔ (ج) ایلیا کے آسمان سے آنے کا وعدہ یوحنا کی پیدائش سے پورا ہو (د) کسی صحیح حدیث مین آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہین ۔

نشانات ظہور مہدی ۔ (۱) دُختر کشی موقوف (۲) آدمیون مین میل ۔ (۳) اونٹنیان بوجہ ریل بے کار (۴) ماہ رمضان کی تیرھوین اور اٹھائیسوین کو چاند و سورج گرہن (۵) طاعون کا زور ۔ اخرجنا لھم دابۃ من الارض اور ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً ۔

نشان صداقت ۔ ۲۳ برس تک مؤکد بقسم وحی الٰہی کے نزول کی دعوے اور کامیاب فوت ہونا (۲) جو غیب کی خبر دی پوری نکلی ۔ (۱) تنہائی مین کہا کہ دُور دُور سے لوگ آئینگے ایک جماعت اسلام تابع ہوگی ۔ باوجود مخالفت ایسا ہی ہوا ۔ ہر مذہب کے مناظر کا مقابلہ مین آکر بموجب پیشگوئی مرجانا (۳) حلیہ مطابق حدیث ۔ اونچی ناک ۔ روشن پیشانی ۔ زرد چادرین دو بیماریان ۔ دنیا سے قطعی بے تعلقی ۔ چودھوین صدی ۔ ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی حدیث ۔ جہاد کی موقوفی پس ثابت ہوا کہ غلام احمد قادیانی ۔ مغفور سچے مسیح و مہدی تھے ۔ ۱۳۲۶

یہ تمام مضمون آدھے کارڈ پر درج ہے

ایک نادر موقعہ

حُسنِ اتفاق سے مندرجہ ذیل کتابون کی چند جلدین ہمارے پاس آگئی ہین ۔ جو رعایت کے ساتھ فروخت کی جاتی ہین ۔ جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہین وہ بہت جلد اٹھاوین ۔

سات پارے قرآن (۲۳ سے ۳۰) کی تفسیر مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اصل قیمت سات روپے ۔ رعایتی چھ روپے ۔

حضرت کی پُرانی تحریرین اصل قیمۃ ۲ مر رعایتی قیمت دو آنے

خط اور حضرت کی تقریر ” ۲ر ” ۱ر

لمکت مروارید حصہ اول و دوم ” ۸ر ” ۶ر

بابت احمدیہ (حضرت اقدس کے پُر معارف خطوط) ” ۸ر ” ۶ر

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الٰہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائش گاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے جسمین علاوہ اُن کی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا ۔ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کیمپ مین ملسکتا ہے ۔

مینیجر اخبار بدر ۔

احمدیہ بینک ۔ اس مین کچھ شک نہین کہ ضرورتین بعض وقت قرض لینے پر مجبور کرتی ہین مگر آجکل یہ مسئلہ مسلمانون کے لئے بالخصوص کچھ ایسا مشکل ہو رہا ہے ۔ کہ کچھ کہا نہین جاسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مذہب مین سود لینا اور دینا منع ہے اور سود کے بغیر روپیہ ملنا ناممکن نہین تو محال ضرور ہے ۔ زمیندارہ بینک سے ایسی مشکلات حل ہونے کا گمان ہوسکتا ہے مگر اس مین بھی یہی سود وجہ تامل ہے پس ضرور ہے کہ خیر القرون کے مسلمانون کی نظیر کم از کم احمدیہ جماعت مین قائم کی جاوے اور ایک کمیٹی ہو جسمین فی الحال ادنےٰ پیمانے پر کام چلایا جاوے ۔ روپیہ قرض دیا جاوے اور سہولت کے ساتھ حالات کے مطابق وعدہ پر واپس لیا جاوے ۔ لینے والے کی نیت صاف ہو اور

(بدر پریس قادیان دارالامان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہُوا)

(کتبہٗ محمد حسین عفی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟

سلسلہ کے لئے دیکھو

(پرچہ ۳ و ۱۰ ار نومبر ۱۹۱۰ء نمبر ۶ صفحہ ۲)

ہمیں غیر احمدیوں کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے امام نماز کے معاملہ میں ہم یہان تک محتاط ہیں کہ بعض وقت بعض احمدی بھی ایسے ہیں کہ ہم نماز میں ان کی اقتداء نہیں کر سکتے چنانچہ اخبار میں ذکر چھپا ہے۔ کہ جو احمدی کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھے اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جاوے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا حکم ہے۔ اب ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے دو خط نقل کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دست خاص سے ایک ایسے احمدی کے بارے میں لکھے جس نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی سے کر دیا ان کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم اس احمدی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھیں گے جس نے اپنی لڑکی کسی مخالف شدید سے نکاح کر دی۔ کیونکہ یہ حضرت امام علیہ السلام کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ اور اس سے قومیت باطل ہوتی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صرف اللہ پر بھروسہ رکھو دنیا روزے چند عاقبت کار با خدا او عزہ اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے کہ ایک کے جانے سے قوم بخشتا ہے۔ فرماتا ہے۔ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم۔ یہ اس کا فضل ہے........ امام مسجد ہیں۔ اور یہ لوگ بہت مکر و دھوکے ہیں۔ وہ مجھے فرماتے تو میں انشاء اللہ بہت تدبیریں کر دیتا۔ مگر آپ بات جانے دو وہ آپکے پیچھے چاہیں۔ تو نماز پڑھ لیں۔ ہم امام کے خلاف نہیں کر سکتے۔ قومیت باطل ہوتی ہے اور اس راز کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ اس لئے آپ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ان کے داماد اور ان کا کنبہ سخت دشمن ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ نور الدین۔

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صریح حکم حضرت امام کے خلاف کرنے والا ہمارا کیا لگتا ہے اور ہمارا اس سے کیا تعلق ہے۔ آپ اس کو ترک دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کوئی بہتر پیش نماز پیدا کر دیگا۔ نور الدین۔ ۲۳ر فروری ۱۹۰۹ء

آیۃ من آیات اللہ

میری روح وجد میں آجاتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی معاملہ ہے۔ جو منعم علیہم گروہ سے رہا اور اس کے مقابل میں ہمارے مخالفین وہی باتیں زبان پر لاتے ہیں اور وہی سلوک کرتے ہیں جو اس منعم علیہم گروہ کے مخالفین کرتے رہے

حضرت امیر گھوڑی پر سے گر پڑے اس پر المحدیث استہزاء کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔ کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت ہے آیات اللہ سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑیاں رکھتے۔ اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔ کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیا بیان کرتا ہے۔ کہ حضرۃ مولوی نور الدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے ہیں اور پھر خدا اسے ایسے وقت میں پورا کرتا ہے جبکہ آپ کو چوٹ آنا کسی معمولی انسان کا چوٹ آنا نہیں بلکہ چار لاکھ انسان کا قلب اس صدمہ کو محسوس کر رہا ہے۔ گویا علامہ فیضی نے یہ اشعار اسی شان میں کہے تھے۔

زخم بالائے دیدہ است اورا | چشم زخمے رسیدہ است اورا
زاں بابرو نہاد بند شکست | کہ کمان بر خمیدہ است اورا
سیکہ خون ز تیغ مژگانش | کس بایں رنگ دیدہ است اورا
گلشن جان بود کہ صد گل تر | پیش نرگس دمیدہ است اورا
دل خون گشتۂ شہیدانست | خون کہ بر رو دویدہ است اورا

حال فیضی ببین کز ابرویت
تیغ در دل خلیدہ است اورا

تو کیا یہ ایسا واقعہ تھا کہ اس پر کوئی آلو تمسخر کرے ہرگز نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا۔ کہ گردن خدا تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتی۔ مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہے کہ

بما کذبوا من قبل

ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً یہ خواب چھپ بھی چکا ہے تلاش سے مل جائیگا۔ اور نہ بھی ملے۔ تو بھی اگر صحابہ کرام کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رؤیا وکشوف والہامات کے بارے میں قابل تسلیم ہے اور ضرور ہے تو مسیح موعود کے خدام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی۔ اور سلیم الفطرت مانتے ہیں۔

ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیا کہ مولوی نور الدین صاحب گھوڑے سے گر پڑے۔ قبل اس واقعہ کے سنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا میں نے تو جنوری ۱۹۰۹ء سے پہلے پہلے سنا تھا اور اس کے متعلق میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔ صدر الدین ۷ر دسمبر ۱۹۱۱ء صاحبزادہ محمود احمد صاحب۔ مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ عبد الرؤف کلرک دفتر رسالہ۔ محمد اسمٰعیل (ابو الفاضل)۔ شیخ عبد الرحیم۔ غلام نبی۔ محمد اشرف عفی عنہ نعمت اللہ خان بدایونی۔ غلام محمد اسسٹنٹ ہیڈ ٹیچر۔ امیر حسین (قاضی)۔ منظور محمد ٹیر

عید اضحیٰ کے متعلق چند ضروری مسائل

یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں۔ (۱) اپنی آرائش (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑا۔ (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عید گاہ میں جلد جانا (۸) قربانی بعد از عید ہر وسعت والے پر نصاب مقرر نہیں۔ (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) جس راہ سے جاویں دوسری راہ سے آویں۔ (۱۱) تکبیر کہتے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد (۱۲) مستورات کا بھی عید گاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

طریق نماز سب سے پہلے نماز پڑھی جاوے۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ ثنا پڑھ کر پھر سات تکبیریں کہی جاویں اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک لے کر کھلے چھوڑے جاویں۔ ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں بھی پانچ تکبیریں کہیں ماسوائے اس تکبیر کے جو سجدہ سے اٹھتے کہی جائے پانچویں تکبیر کے ساتھ ہاتھ باندھ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبح اسم ہل اتاک حدیث الغاشیہ یا سورہ ق۔ اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ اور سب سنن خطبہ جمعہ کی طرح بیٹھ کر پھر نہیں اٹھتے۔ اور اس کے بعد دعا لوگوں کی تحریک سے حضرت اقدس ع فرمایا کرتے تھے۔

متفرق مسائل قربانی کرنے والا۔ شروع چاند حجامت نہ کرائے ناخن نہ کٹوائے اس کا ثبوت احادیث میں ہے (۲) غیر احمدی کی شراکت قربانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناپسند تھی (۳) بکری بھی بیل کی طرح دو سال کی ہو۔ مینڈھا یا بھیڑ بھی دو سال ہی کی ہو۔ ہاں دنبہ ایک برس کا جائز ہے (۴) اجرت قصاب کو علیحدہ دینی چاہیئے (۵) ۱۲ تاریخ تک قربانی جائز ہے (۶) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتے ہیں (۷) تین حصے ضروری نہیں۔ قربانی صرف اہراقۃ الدم کا نام ہے۔ کھال خواہ خود استعمال میں لاوے یا ہدیہ کر دے (۸) بعد از خطبہ مصافحہ اور معانقہ یہ کوئی امر مسنون نہیں۔ جیسا عام طور سے بہ تکلف کیا جاتا ہے (۹) قربانی کا جانور بے عیب ہو۔

وی پی والا جن صاحبان نے وی پی واپس کر دیا ہے ان کو اگر اس پرچہ کی ضرورت ہو۔ تو خط کے ساتھ موازی ۲ر بابت نقصان وی پی ارسال کرتے چاہئیں۔

ارشاد امیر

حضرت خلیفۃ المسیح باوجود اس قدر ضعف اور علالت کے وقتاً فوقتاً خدام کو وعظ فرماتے رہتے ہین اور اپنی پُر اثر کلام سے مستفید کرتے رہتے ہین۔ آج (۲۹ نومبر) کی صبح جب زخم پر ڈریسنگ ہوچکا تو فرمایا مجھے اٹھاکر بٹھاؤ۔ جب بٹھایا گیا۔ تو فرمایا۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون۔ میرا رب میرا پرودگار۔ تمام عالم کا رب فرماتا ہے۔ کہ کیا لوگون نے گمان کیا ہے کہ اتنے پر چھوڑ دئے جاوینگے۔ کہ صرف مونہہ سے کہہ دین ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی فتنہ نہ پڑے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ابتلاؤن کا آنا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہے کرم ہے۔ غریب نوازی ہے۔ جو بہت سی غلطیون پر پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور کسی کے ماتھے پر نہین لکھا جاتا کہ اس نے یہ گناہ کیا ہے۔ خوش قسمت وہ جو کہ ابتلا کے وقت شکایت نہین کرتے بلکہ خدا تعالےٰ کے شکرگذار ہوتے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ بدقسمت ہے وہ جو ابتلا کے وقت پیچھے ہٹتا ہے اور شکایت کرتا ہے۔ میرے پیارو! قرآن بڑی نعمت ہے اس تکلیف مین وہی میرا سہارا ہوا ہے۔ یہ زخم اور جو مین مجھے کوئی دُکھ نہین دیتین۔ مین تو سارا دن قرآن شریف کے عجائبات پر ہی غور کرتے کرتے بسر کردیتا ہون۔ میری تو زندگی ہی یہی ہے۔ اگر قرآن شریف جیسی نعمت میرے پاس نہ ہوتی۔ تو مین سخت دُکھ مین ہوتا۔ خدا تم پر رحم کرے تم پر کرم کرے۔ تم پر اپنی غریب نوازی دکھائے۔ تمہین قرآن کا فہم عطا فرماوے اور اس کی سمجھ دے۔ قرآن کو اپنے دلون مین لگاؤ۔ اس کو پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ یہ ایک جنت ہے اگر معنے نہین جانتے۔ تو اس کے لفظ ہی پڑھو۔

خطبہ جمعہ

۲ دسمبر ۱۹۱۰ء کو خطبہ جمعہ علامۂ زمن حضرت مولانا محمد احسن صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن نے انا فتحنا لک فتحا مبینا کی پہلی آیات پر پڑھا۔ مین دریا کو کوزے مین کس طرح بند کرون۔ جواہرات معانی کی کان کو ایک ہی دُرج مین کیون کر رکھ دون۔ بحر ذخار کو ایک قطرے مین کیسے لاؤن مطول کو مختصر کرنا بھی علامہ تفتازانی ایسے عالم عدیم النظیر کی شان کے شایان ہے۔ تاہم کچھ نوٹ لکھدیتا ہون۔

یہ خطبہ اس اعتبار سے "میرے جیسی مزاج کے لئے بالخصوص رقت انگیز تھا" کہ ہمین حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وہ زمانہ یاد دلاتا تھا جب مسجد مبارک مین یہ شیر نیستان حقیقت ضیغم بیشہ بلاغت اپنے پُرزور کلام سے ہمارے مسامع جان کو بہرہ اندوز کرتا ؎

یاد آتے ہین وہ دن جب جلوۂ جانانہ تھا
اور ہر مشتاق جام وصل سے مستانہ تھا

غرض حضرت احسن کا یہ خطبہ سنکر بے اختیار زبان سے نکلا۔ ؎ پس از مدت بیادم داد لذتہائے پنہان را

آپنے فرمایا کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی اور اس مین بروایت اصح الکتب بعد کتاب اللہ البارّی کچھ شرطین ایسی تھین۔ کہ بظاہر ان سے مغلوبیت مترشح ہوتی تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئین جس سے واضح ولائح ہوا کہ ماموران الٰہی کو جو چشم زخم کبھی پہنچے۔ تو وہ دراصل مقدمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ اس لئے اس صلح کے واقعات کو نہ صرف فتحنا سے تعبیر فرمایا۔ بلکہ اس کے ساتھ مفعول مطلق فتح مبین لایا۔

فتح مبین سے بعض علماء نے صرف فتح مکہ سمجھی ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جیساکہ اس سورۃ کے آخر ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی نسبت جمہور مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کے بارے مین ہے۔ اس فتح مبین کا دامن قیامت تک وسیع ہے اور نہ صرف فتح بلاد۔ بلکہ تمام قسم کے علوم کی فتح بھی اس مین شامل ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید مین اتنے علوم ہین کہ قیامت تک ان کی تفسیر ختم نہ ہوسکے گی۔ ما نفدت کلمات اللہ عجائبات قرآن کے متعلق آیا ہے اور جیسی آنحضرتؐ سیّد کائنات کی ذات ستودہ صفات مستجمع تھی جمیع کمالات انسانیت کی۔ اسی طرح ان کی کتاب مجموعہ ہے تمام علوم و فنون کا۔ اور مخزن ہے تمام معارف اور حقائق کا

اور یہان جو ذنب کا ذکر ہے تو یہ مشتق ہے ذنب سے جس کے معنے دم ہین۔ اور دم سر کے مقابل مین ہوتی ہے۔ پس جب عمل عزیمت پر کسی عذر سے نہ ہو۔ بلکہ رخصت پر ہو تو یہ بھی انبیاء کے لئے ایک ذنب ہے۔ اور ذنب ایک کلی مشکک ہے۔ ذنب کیا ہے تأخر ہے کسی عمل مین جو کسی وجہ شرعی سے ہو جاوے اور انبیاء کے لئے جہان ذنب آوے۔ ساتھ ہی کسی انعام الٰہی کا ذکر آتا ہے۔ کیونکہ انبیاء کا چشم زخم یا ابتلا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ فتح مبین کا۔ چنانچہ یہان بھی نصرت عزیز کا ذکر آیا ہے اور یہ سنت اللہ تمام انبیاء اور اس کے خلفاء و قائمقامون سے ہے چنانچہ اس وقت کے بیچ مین بھی ہمارے سردار و امیر مولانا مولوی نورالدین کو ایک زخم پہونچا ہے۔ اور یہ انشاء اللہ مقدمہ ہے کسی فتح مبین کا ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر او گنج کرم بنہادہ است

اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ جو واقعہ احد مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا۔ یہان تک کہ دندان مبارک شہید ہوا۔ اور خود سراقدس مین گھس گیا۔ اسی طرح بروز محمدؐ حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء سے اگر یہ واقعہ بسبب بعض مصالح الٰہی نہین ہوا۔ تو چاہیئے تہا کہ اس بروز محمدؐ کے سچے جانشین و خلیفۂ برحق سے ہو اور جیساکہ اس وقت ایک شیطان نے یہ خبر اُڑا دی تھی۔ کہ الا ان محمدًا قد قتل ایسی مماثلت بھی ہوگئی۔

یہ عاجز بھی باوجود پیری و بیماری و ضعف بصر و درد کمر جب بولتا ہے۔ تو کس قدر اللہ تعالےٰ نصرت عزیز فرماتا ہے یہ بھی اس لئے کہ یہ عبد خادم ہے ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کا۔

وی پی

باوجود اس کے کہ ہم نے قریباً ایک ماہ پہلے اطلاع کر دی تھی کہ یکم دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا اور سب صاحبان وصول فرماوین۔ پھر بھی جن صاحبان نے لکھدیا ہو کہ وی پی نہ کیا جاوے اور وہ خط وقت پر پہونچ گیا ہے ان کے نام وی پی نہین کیا گیا۔ ۳۰ نومبر کی شام تک بھی جو خط آیا اس کی تعمیل کر دیگئی۔ لیکن تعجب ہے کہ بعض صاحبان اتنی دیر مین خط لکھتے ہین۔ کہ تعمیل ہو ہی نہین سکتی۔ یکم دسمبر کو وی پی ڈاکخانہ مین چلے گئے اس واسطے اس کے بعد جس قدر خطوط ممانعت کے آئے ان کی عدم تعمیل کے واسطے ہم ذمہ وار نہین ہوسکتے۔ اُمید ہے کہ سب صاحبان وی پی وصول کر لین گے۔

خاص ارشاد

گذشتہ پرچے (یکم دسمبر) مین حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خاص فرمان علیحدہ کاغذ پر چھپوا کر بطور ضمیمہ کے اخبار کے اندر ڈالا گیا تہا۔ چونکہ وہ ایسے وقت مین حضور سے ہم کو ملا جبکہ اخبار نہ صرف چھپ چکا تھا بلکہ تہ کرکے بند کر دیا تہا۔ اس واسطے ضمیمہ بعد مین ڈالا گیا ممکن ہے۔ کہ کسی صاحب کے اخبار مین ڈالنا رہ گیا ہو۔ اس واسطے اطلاعاً لکھا جاتا ہے جو یکم دسمبر کا پرچہ ایک خاص پرچہ تہا شائقین ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سوال از جانب اہل کتاب

آیات تحدی قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ سوائے قرآن مجید کے دنیا بھر میں کوئی دوسری کتاب من عند اللہ مثل اسکے موجود نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ وغیر ذالک من الآیات الکثیرۃ لیکن آیۃ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منھما سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت بھی بوقت نزول قرآن مجید کے مثل اس کے اہدی ہونے میں اس کے شریک موجود تھی اور اب تک موجود ہے۔ کیونکہ منہما کی ضمیر جو تثنیہ کی ہے اس میں توریت بھی داخل ہے بلکہ انجیل بھی داخل ہے کیونکہ وہ یہ کہہ رہی ہے کہ میں توریت کا ایک نقطہ یا شعشعہ بھی منسوخ کرنے کو نہیں آئی اور یہ داخل ہونا توریت کا ضمیر منہما میں ظاہر ہے کیونکہ اوپر اس آیت کے اللہ تعالیٰ نے بابت توریت کے فرمایا ہے۔ ولقد آتینا موسیٰ الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ بصائر للناس وھدی ورحمۃ لعلھم یتذکرون اور یہ تو ظاہر ہے کہ مخاطبین مخالفین کوئی تیسری کتاب اہدی منہما نہ لاسکے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ پس اس بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اور توریت دونوں اہدی ہونے میں شریک ہیں۔ اندریں صورت قرآن مجید اہل کتاب پر حجت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ جواب میں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس ایک کتاب اہدی موجود ہے تو پھر ہم کو قرآن مجید کی کچھ حاجت نہیں۔ اور اگر کہا جاوے کہ توریت مبدل اور محرف ہوگئی ہے تو وہ کہیں گے۔ کہ پھر اس کو بوقت نزول قرآن اہدی کیوں فرمایا گیا۔ اور اگر فصاحت و بلاغت میں قرآن مجید کو بے مثل کہو تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ فصاحت اور بلاغت ایک علیحدہ امر ہے مقصود اصلی اہدی ہونا ہے جو ہم کو حاصل ہے۔ فقط۔

الجواب

واضح ہو کہ عہد عتیق اور عہد جدید میں ایک نبوت عظیم الشان کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان بشارات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبوت موعودہ خواہ اس کو کتاب اللہ کہو یا کلام اللہ کہو یا شریعت التی یا شریعت نوری جیسا کہ نسخہ بائبل عربیہ ۱۸۱۱ء فصل ۴۲ اشعیا میں لفظ شریعت نور کا موجود ہے۔ وہ عہد عتیق اور جدید سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ حتےٰ کہ اس کے مقابل میں عہد عتیق اور جدید واجب الترک ہو جاوینگی۔ ہم اس دعوے کو بائبل سے ہی ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ مخاطبین بھی اہل کتاب ہیں۔ دیکھو درس ۱۵ فصل ۱۸ سفر مثنی۔ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دہریو۔ ۱۸۔ اور میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا۔ اور جو کچھ میں اُسے فرماؤنگا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔ ۱۹۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سُنیگا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لونگا۔ ۲۰۔ وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ . . . . تو وہ نبی قتل کیا جاویگا (۲۱) اور اگر تو اپنے دل میں کہے۔ کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں (۲۲) تو یہ جان رکھ۔ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر۔ انتہیٰ۔

فوائد تفسیری۔ لفظ تیرے لئے جو لک کا ترجمہ ہے دیکھو ترجمہ عربی ۱۸۴۴ء کو انتفاع کے لئے آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ اور ان کی کتاب توریت کی کس قدر تصدیق کی ہے۔ کہ تمام قرآن مجید ان کی تصدیق سے بھرا ہوا ہے اس لئے انتفاع حضرت موسیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہے اور لفظ تیرے ہی درمیان سے چونکہ عام تھا۔ کہ وہ نبی خواہ بنی اسرائیل میں سے ہوتا۔ خواہ بنی اسماعیل میں سے۔ اس لئے اسکے تصریح کرنے کی ضرورت واقع ہوئی۔ کہ وہ اولاد اسرائیل میں سے نہ ہوگا بلکہ بنی اسماعیل میں سے ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ تیرے بھائیوں میں سے

اب دیکھو اسحٰق اور اسماعیل کا باہم بھائی ہونا تو ظاہر ہے لہٰذا بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہوئے پس اس قدر تو ثابت ہو گیا کہ وہ نبی اولاد اسرائیل میں سے نہیں ہوگا بلکہ اولاد اسمٰعیل میں سے مبعوث ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ بذریعہ قیدار کے حضرت اسمٰعیل تک پہنچتا ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور فصل ۴۲ اشعیا میں صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ النبوۃ فی العرب فی بنی قیدار۔ نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ء۔ یہ بائبل کا نسخہ تمام و کمال ہمارے پاس موجود ہے اور مماثلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ کے ساتھ جو ان درسوں میں مذکور ہے سو بہت سی وجوہ مماثلت کی علماء مفسرین نے تفاسیر میں تحریر فرمائی ہیں۔ جن کے بیان پر لکھنے سے طوالت ہوگی۔ خود اسکی تصدیق قرآن مجید میں اس طرح پر ارشاد ہے۔ کہ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ تفسیری معنے و مراد اس سے یہ ہے۔ کہ جس طرح پر حضرت موسیٰ نے بعد دکھلانے معجزات اور اتمام حجت کے فرعون اور فرعونیوں پر نزول عذاب کے لئے بطور ایک شاہد اور ایک گواہ کے ہو گئے تھے۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرعون ابوجہل اور اس کے متبعین پر مثل شاہد کے رسول برحق ہیں پس یہ معاندین بھی مثل فرعون اور فرعونیوں کی امواج عذاب الٰہی میں غرق کئے جاویں گے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ فاخذناہ اخذا وبیلا۔ اب دیکھو کہ جنگ بدر میں ایسا ہی کچھ واقع ہوا اور یہ جو فرمایا کہ میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا اس سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کا نام کلام اللہ ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ فاجرہ حتیٰ یسمع کلام اللہ۔ یہ فضیلت خاصہ بالفاظہا کلام اللہ ہونے کی جو اس کتاب اور اس نبی کے مونھ مبارک کو دی گئی ہے اور کسی کتاب اور کسی نبی کو حاصل نہیں یعنے یہ کہ کلام تو کرے نبی مونھ سے نبی اور وہ کلام ہو اللہ تعالیٰ کا۔ ہاں یہ تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک مگر یہ فضیلت خاصہ جو ان درسوں میں ہے وہ ثابت شدہ صفات نزدیک تمام انبیاء بنی اسرائیل کے نہ تھی۔ کما ثبت فی محلہ۔ نہ ابراہیم خلیل اللہ کو دی گئی اور نہ اسحٰق و اسمٰعیل کو۔ اور نہ موسیٰ وعیسیٰ کو۔ یعنے یہ کہ ان کے مونھ کے کلام کو کلام اللہ کہا جاوے پس کیسی سچی بات ہے۔ وہ حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی ولنعم ما قیل ؎

گرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است

اور اسی لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کلام معجزہ قاہرہ ہوگا

یہ ولہ نبی اپنے موںھ سے جو بولتا ہے۔ وہ بموجب اس درس کے اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور معجزہ وہی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا فعل ہو اس سے ثابت ہؤا۔ کہ جس قدر دعاوی قرآن مجید نے اپنی نسبت کئے ہین یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے اوصاف عظمہ بیان کئے ہین اور اہل اسلام اوراس کی نسبت اعتقاد رکھتے ہین وہ نہایت درجہ پر صحیح اور درست ہین۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت ایسی اعلےٰ درجہ کی ہے کہ کوئی انسان فصاحت اور بلاغت مین اس کا مقابلہ نہین کر سکتا۔ یعنی حد اعجاز کو پہونچی ہوئی ہے اس کی دلیل یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ جسکی قدرت غیر محدود ہے اور ظاہر ہے۔ کہ انسان ہر ایک طاقت کلام وغیرہ کی محدود ہوتی ہے یا مثلاً اس مین ایسے اسرار غیبی اور حقائق ودقائق لاریبی اور معارف دینی ولقینی درج ہین جن کے بیان کرنے پر ایسی مختصر عبارتون مین انسان قادر نہین ہوسکتا اس کی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ اس قادر مطلق کا کلام ہے جس کی قدرت غیر محدود ہے یا مثلاً اس مین ہزارون پیشگوئیان موجود ہین۔ جو کوئی انسان ایسی تحدی کے ساتھ کوئی ایسی پیشگوئی نہین کرسکتا کیونکہ یہ بھی بڑا معجزہ قاہرہ ہے اسکی دلیل بھی یہی ہے۔ کہ وہ ایسے علام الغیوب کا کلام ہے کہ جس کو ایک ذرہ ذرہ کا کامل علم ہے ؎

بر دعلم یک ذرہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا وپنہان بنزدش یکیست

یا اس مین تمام اولین اور آخرین کی ہدایات بحکم فیہا کتب قیمہ۔ کے موجود ہین کہ علم الاولین والاخرین۔ اور کوئی انسان اگرچہ کیسا ہی علم اس کو حاصل ہو اون تمام ہدایات اور علوم کو جو اس مین مندرج ہین حاصل نہین کرسکتا اور نہ کسی دنیا کی کتاب مین وہ تمام علوم اور ہدایات پائی جاتی ہین۔ اس کی دلیل بھی وہی ہے کہ وہ اس علیم اور خبیر کا کلام ہے جس کے آگے تمام علوم سمندر مین سے ایک قطرہ کے برابر بھی نہین ہین۔ یا مثلاً یہ استیفائی معانی بے حد بھی نہین ہوسکتا۔ کہ ایک چھوٹی سی کتاب تمام ضروریات دینی کو اون تمام دنیا کے لوگون کے لئے حاوی ہے۔ جو قیامت تک ازمنہ مختلفہ مین موجود ہون گی۔ یا تمام ان لوگون کے لئے جو تمام بسیط الارض پر مختلف قطعات اور مختلف ملکون مین پائے جاتے ہین کیون کہ وہ تو کلام اس قادر مطلق کا ہے۔ کہ اگر چاہے تو کیسے ہی مختصر الفاظ مین معانی کثیر التعداد کو لاسکتا ہے جیسا کہ اس کے مصنوعات سے بھی ظاہر ہے یعنی باوجودیکہ قدرتی اشیاء مین ہزارون خواص اور تاثیرات زمانہ ماضی مین معلوم ہوگئی ہین۔ معہذا اب حال مین ہی ہزارون معلوم ہوتی رہتی ہین۔ اور پھر

محدود نہین ہوسکتے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم وغیر ذالک من الایات۔ الحاصل کلام مجید ہر وجہ سے بموجب اس درس کے ایک معجزہ عظیم الشان ہے پھر ارشاد فرماتے ہین کہ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنیگا تو مین اس کا حساب اس سے لونگا۔ ان درسون مین مخاطب چون کہ اہل کتاب ہی ہین اس لئے ثابت ہؤا کہ اس کلام اللہ کا اہل کتاب پر بھی ماننا فرض ہے بلکہ کتاب موسوی کو اس کے مقابلہ مین ترک کرنا ضروری ہوگا کیونکہ حساب لینے سے مراد کتاب اعمال باب تین مین یہ لکھی ہے کہ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سُنے گا۔ وہ قوم مین سے نیست کیا جاوے گا۔ اور نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ء مین لفظ تستاصل من شعبہا کا موجود ہے جس کے معنے ہین۔ کہ بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ کر دنیا مین ہی تباہ کر دیا جاوے گا پس اس سے ثابت ہؤا۔ کہ حصر ہدایت کا اوسی کی اتباع مین ہوگا چنانچہ قرآن مجید بھی فرماتا ہے۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اور واقعات زمانہ محمدی شہادت دے رہے ہین۔ کہ اہل کتاب مین سے مثلاً بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع وغیرہم جنھون نے اس کلام اللہ کو نہ مانا اور برسر عداوت وعناد رہے۔ اون کا استیصال ہوگیا۔ پس کیسے صادق ہوئے یہ درس۔ چنانچہ موقعہ قرآن مجید مین بھی جابجا اس استیصال کی تصدیق موجود ہے۔ جیسا کہ بیبل مین بھی جابجا موجود ہے۔ دیکھو کتاب یشعیاہ نبی کے باب ۴۲ کو اور اس نبی کے زمانہ کو حواریان مسیح نے کتاب اعمال باب تین درس ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ مین درمیان زمانہ تشریف بری وبار دیگر تشریف آوری بکون محصور کردیا ہے۔ چنانچہ ہم نے رسالہ حقیقت کتاب اللہ والنبوت المحمدیہ مین شرح اور بسط کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے۔ فلیرجع الیہ۔ پس ان درسون اور ان کی تفسیر سے ثابت ہؤا کہ کتب عہد عتیق اور عہد جدید مین ایک ایسی کتاب موعود یعنے کلام اللہ کے نازل ہونے کی بشارت ہے۔ جو عہد عتیق اور جدید دونون سے اہدی اور افضل ہوگی۔ جس کے مقابلہ مین کوئی کتاب سابق ولاحق واجب الاتباع نہ رہے گی۔ ہان اصلی کتب بالضرور واجب الایمان ہین۔ لہٰذا آیت زیر جواب مین فرمایا جاتا ہے کہ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ ھو اھدی منہما۔ مطلب تفسیری یہ ہے۔ کہ وہ کتاب اہدی وافضل جو عہد عتیق اور جدید مین موعود تھے۔ وہ یہی کلام اللہ اور قرآن مجید ہے۔ اگر تم اس پر ایمان نہین لاتے۔ تو کوئی اور کتاب ایسی لاؤ۔ جو عہد عتیق

اور جدید سے بھی اہدی ہو۔ کیونکہ وہ دونون تو وعدہ کہتے ہین کہ ہم اس کے وقت مین متروک العمل اور مہجور ہوجاوین گے اور اہدی ہونے کا وعدہ اسی سے پورا ہوگا اور پھر اس قرآن مجید سے بھی اہدی ہو۔ کیون کہ تم اس کو وہ اہدی کتاب موعود تسلیم نہین کرتے اور جبکہ وہ ایسی کتاب نہین لاسکے۔ تو پھر بالضرور وہی لوگ متبعین اپنے اہوا کے ہین اور ظالم ہین۔ جن کی ہلاکت اور استیصال کتب مقدسہ اور ان درسون مین موعود ہے۔ دیکھو یشعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۲ کو۔ جسمین مخالفین یہود وغیرہ کی ہلاکت اور تباہی بطور پیشینگوئی کے اب تک لکھی ہوئی ہے اور انہین درسون سے ثابت ہؤا کہ جب نہ ماننے والے اس کلام اللہ کے ہلاک اور مستاصل کئے جاوین گے۔ تو پھر مخلوق مین سے کس مخلوق کی مجال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے برابر کوئی کلام بناسکے۔ وہو المدعا کما قال اللہ تعالیٰ۔ فان لم یستجیبوالک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدیً من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ اور کہین تورات مین اس کتاب کو برکت بھی فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ تورات کے بارہوین باب مین حضرت ابراہیم کے خطاب مین ارشاد ہے کہ اور دنیا کے سب گھرانے تجھسے برکت پاوین گے۔ یہ وعدہ بھی بذریعہ اسی کلام اللہ کی بوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہؤا۔ کما قال اللہ تعالےٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وغیر ذالک من الآیات اور کیون نہ واقع ہوتا۔ کہ حضرت ابراہیم نے بڑی تضرع اور زاری کے ساتھ یہ دُعاء ذیل کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اس آیت مین جو چار مراتب (یعنی تلاوت آیات۔ تعلیم کتاب تعلیم حکمت اور تزکیہ جو اعلےٰ ترین مراتب مذکورہ کا ہے جسکو دوسرے لفظون مین مرتبہ نبوت کہہ سکتے ہین۔ مذکور ہوئے ہین وہ قیامت تک جاری رہین گے۔ کیونکہ کلام اللہ مین جو ایک صفتہ من صفات اللہ ہے۔ تبدیل وتحریف وتغیر نہین ہوسکتی۔ بہین وجہ کہ وہ کلام اللہ ہے اسی لئے بصراحت ارشاد فرمادیا گیا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اور سورہ جمعہ مین بھی ان ہر چہار مراتب کو بیان فرما کر انہین ہر چہار مراتب کے اجراء وابقاء کے لئے قیامت تک ارشاد فرمایا گیا ہے واٰخرین منہم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

اور یہ چہار مراتب وہی ہیں۔ جو دوسری آیات میں دوسرے لفظوں میں یوں ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیّٖن والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ مراتب ثلثہ اخریٰ کے ابقار واجرا میں تو کسی کو کلام ہی نہیں ہے۔ کہ زمانہ خاتم النبیین سے لےکر اس وقت تک دائر و سائر ہیں۔ آگے رہا چوتھا مرتبہ تزکیہ کا جو مرتبہ نبوت والہام کا ہے وہ بھی بذریعہ اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے اُمت محمدیہ میں ہمیشہ جاری رہا۔ جس کو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بڑے زور و شور اور کثرت کے ساتھ واقع کرکر مشاہد کرا دیا۔ پس اب واقعات کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے اور کوئی کیوں کر کر سکتا ہے۔ مگر وہی جو محض لاالعقل ہو گیا ہو۔ پس کیسا صادق ہوا وہ درس توریت کا۔ کہ میں اپنا کلام اس کے مونھ میں ڈالوں گا۔ الیٰ آخرہ! پس ثابت ہوا کہ یہ کتاب وہی کلام اللہ ہے۔ جو عہد عتیق اور عہد جدید میں موعود تھا۔ اور ایسا موعود جو کل عہد عتیق اور عہد جدید سے افضل اور اہدیٰ ہے۔ کیونکہ کلام اللہ ہے۔ جو کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک میں ڈالا گیا۔ اسی لئے اس کی وہ شوکت ہے۔ کہ جس نے اس کو نہ مانا اور معاند رہا۔ وہ بیخ و بنیاد سے استیصال کیا گیا۔ دیکھو کتاب یشعیاہ نبی کے باب ۴۲ وغیرہ کو۔* اگر مجھ کو خوف طوالت نہ ہوتا۔ جو شاید ملالت ناظرین کا موجب ہو تو سورہ حشر کے واقعات کو جو یہود کی نسبت بیان ہوئے ہیں کتاب یشعیا کی پیشینگوئیاں مندرجہ بعض ابواب کے ایسا مطابق کرکر بحولہ و قوتہ دکھلاتا۔ جو مثل شبر الشبر کے مصداق ہوتا۔ یہ سوال اور اس کا جواب اگرچہ بطور ایک جملہ معترضہ کے اعجاز القرآن میں مذکور ہوا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن مجید بموجب اس بیان کے اہل کتاب پر تو ضرور حجت ہو گیا۔ مگر آریوں اور اس مرتد پر توریت کے ان درسوں سے کیوں کر حجت ہو سکتا ہے۔ تو مختصر جواب اس کا یہ ہے۔ کہ جبکہ حضرت موسےٰ کی پیشینگوئی جس کو تمام انبیاء و اصفیائے مابعد موسےٰ کے تسلیم کرتے چلے آئے اور اس پیشنگوئی عظیم الشان کے وقوع کے منتظر چلے آئے اور تخمیناً دو ہزار برس میں بڑے زور و شور کے ساتھ واقع ہو گئی۔ تو پھر اس کے عدم تسلیم کی کونسی وجہ موجہ ہے۔ بینوا و توجروا۔

پھر ہزاروں معجزات اس کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کے وقت نزول سے آج تک صادر ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔ تو پھر اس پر ایمان نہ لانا بجز عناد اور شیطانیت کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے۔ اس چودہویں صدی پر نظر کرو۔ کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دعویٰ الہامی والخیر کلہ فی القرآن پر کہ ہزاروں معجزات اس الہام کی صداقت پر صادر ہو چکے۔ دیکھو کتب حضرت اقدس کو۔ اب ہم فصاحت اور بلاغت قرآن مجید کی طرف بطور اختصار کے رجوع کرتے ہیں اور بعض آیات کی فصاحت اور بلاغت معجزانہ کو اس طرح پر بیان کرتے ہیں۔ جس کے سمجھنے کے لئے علم فصاحت و بلاغت میں کمال مہارت کی حصول کی ضرورت نہ ہو۔ مگر چونکہ بحکم تعرف الاشیاء باضدادہا کے کسی قدر مقابلہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم ایک مثل عربیہ کو جو قبل نزول قرآن مجید کے درمیان عرب کے فصیح اور بلیغ شمار کی جاتی تھی اس کو یہاں پر لکھتے ہیں اور پھر اس کے مقابلہ میں کلام الٰہی کو لکھیں گے تاکہ تقابل سے اہل بصیرت اپنی بصیرت سے سمجھ لیویں۔ کہ بالضرور قرآن مجید کی بلاغت معجزانہ ہے اور اگرچہ وہ مثل بھی فصیح و بلیغ ہے۔ لیکن حد اعجاز تک نہیں پہونچی ہے۔ وہ مثل یہ ہے۔ کہ القتل انفی للقتل۔ یعنی واقعات قتل کے لئے قتل ہی بڑا روکنے والا ہے۔ مطلب اس مثل کا یہ ہے کہ جب انسان کو یہ یقین ہووے کہ اگر میں کسی کو قتل کروں گا تو بالضرور میں بھی اس کے بدلہ میں قتل کیا جاؤنگا۔ تو خوف اس کو دوسرے کے قتل کرنے سے باز رکھیگا جس کے سبب مقدمات خون کے واقع نہ ہوں گے۔ جو باعث حیات انسانی ہے۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولکم فی القصاص حیٰوۃ یا اولی الالباب اوّل۔ ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مثل مختصر ہے مگر اندک غور و تدبر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کلام الٰہی ہی مختصر ہے کیونکہ القصاص حیاۃ کے دس حروف ہیں اور القتل انفی للقتل کے چودہ حروف ہیں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے۔ کہ کلام میں حتے الوسع اختصار ہو۔ دوم مثل میں لفظ قتل کا تکرار ہے اور کلام الٰہی میں تکرار نہیں اور عند البلغا کلام خالی از تکرار غیر مفیدہ عمدہ ہوتا ہے اس کلام سے جس میں تکرار ہو۔ ہاں بعض مواقع میں تکرار ہی میں بلاغت ہوتی ہے اس کو عرب عربا کا ذوق سلیم ہی سمجھ سکتا ہے۔ ثالثاً۔ ہر ایک قتل مانع قتل نہیں ہوتا۔ مثلاً ابتداءً جو کسی نے کسی کو قتل کیا ہو۔ تو یہ قتل تو اور باعث ہیجان قتال کا ہو جاتا ہے لیکن جو قتل قصاص میں واقع ہو۔ وہ ضرور مانع قتل ہے۔ رابعاً۔ قاتل کا قتل جو قصاص میں کیا جاتا ہے۔ وہی موجب حیات ہے اور یہ بات آیۃ میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے نہ مثل میں اور مقتضائے بلاغت یہی ہے کہ مقصود کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاوے۔ جو القصاص حیات میں بیان کیا گیا نہ مثل میں۔ خامساً۔ مثل سے مراد جب حاصل ہوتی ہے جب اس میں بموجب قواعد نحو کے چند محذوفات نکالے جاویں۔ اور تقدیر عبارت کی یوں ہو۔ کہ القتل قصاصاً انفی للقتل ظلماً من ترکہ۔ پس مثل میں پہلے قتل کے بعد قصاصاً محذوف ہے۔ اور قتل دوم کے بعد لفظ ظلماً محذوف ہے اور بہ سبب ہونے صیغہ افعل التفضل کے مفضل علیہ من ترکہ بھی محذوف ہے پس آیت میں تو مراد متکلم کی دو لفظوں سے ہی مفہوم ہو گئی اور مثل میں بغیر ماننے چند محذوفات کے وہ مراد معلوم نہیں ہوتی ہے۔ واین ذاک من ذاک۔ انتہیٰ من رسالۃ اعجاز القرآن مصنفہ سید محمد احسن امروہوی عفی اللہ عنہ ذنبہ الخفی والجلی

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وقت پر جلسہ میں شامل ہوں تاکہ باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۴ کی شام کو یا ۲۵ کی صبح کو پہنچ جانا چاہیئے۔

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے یعنے صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو یہ رعایت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دے کر آمد و رفت کا ٹکٹ ملسکیگا۔ درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعایت نہ ہوگی یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً ۱۲؍ یا اس سے زیادہ دینا پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں پس کنسشن سرٹیفکٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آنی چاہئیں۔ کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائیں گے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ایک سرٹیفکیٹ کئی آدمیوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے (۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کیلئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ بہت جلد دفتر ہذا

---

* ... کے لئے درس مذکور میں بخصیص موجود ہے۔ و شتان بینہما۔

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ چوبیسوان ۲۴

(بقیہ رکوع ۹ و رکوع ۱۰۔ سورہ المؤمن بقیہ رکوع ۴ و رکوع ۵)

مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۰ء

ابلغ الاسباب۔ تاکہ آسمانی اسباب پر پہونچ جائین۔ یہ اس نے بطور تمسخر کہا ہے۔ کیونکہ حضرت موسےٰ اسے کہتے تھے۔ کہ اس کی فوق الفوق حکومت ہے۔ فرعون نے شرارت سے ان تصرفات کو جسمانی بنا لیا۔ اور کہا کہ ایک محل بناؤ۔ تا موسےٰ کا خدا اُوپر پہونچ کر دیکھین۔

ایک دہریّہ نے مجھ سے کہا۔ کہ اگر زمین و آسمان کے درمیان پتھر بھر دیئے جادین۔ تو تمہارا خدا کچلا جائے۔ مین نے کہا احمق۔ کہ اندر زمانہ گذرتا ہے یا نہین۔ کہا۔ ہان۔ مین نے کہا۔ زمانہ تو مخلوق ہے۔ جب وہ نہین کچلا جاتا۔ تو زمانہ سی لطیف چیز پیدا کرنے والا تو بہت ہی لطیف ہے۔

الّا فی تباب۔ فرعون کی تدبیرون سے موسےٰ ہلاک نہین ہوئے۔ بلکہ خود فرعون ہی ہلاک ہُوا۔

خوب یاد رکھو۔ کبھی کسی راستباز کے مقابلہ مین نہ آؤ۔

اھدکم سبیل الرّشاد۔ فرعون نے وما اھدیکم الا سبیل الرّشاد کہا تھا۔ اس کی تردید مین فرماتا ہے۔

الی النجوۃ۔ اُونچے پر آجاؤ۔ جہان ہر قسم کے عذابون سے محفوظ رہو۔

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۱۔ سورۃ المؤمن رکوع ۶)

ساری خلقت جو میری نگاہ سے بذریعہ علم۔ کتاب۔ سماع۔ مشاہدہ گذری ہے۔ وہ یہی چاہتی ہے۔ کہ مین جیت جاؤن اور مجھے نصرت ملے۔ لوگ اپنے ننگ و ناموس کے قیام کے لئے جانون تک بے دریغ نثار کر دیتے ہین۔

اللہ تعالیٰ اس فطرت کے تقاضا پر فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ اسی ورلی زندگی مین رسُولون اور مومنون کی نُصرت کرین گے۔ تاریخ اس وعدہ کے ایفا اور اس نشان کے صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ہی معاملہ دیکھو۔ کہ آخر کار آپ ہی سلامت و مامون رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ مین مجوس تھے۔ مگر اس سب سے بڑے مخالف نمرود کا کچھ نشان نہین۔ مورخین اس کے بارے مین بحث کرتے ہین کہ آیا وہ تھا بھی یا نہین۔ تھا تو کون؟

اسی طرح حضرت موسےٰ حضرت مسیح کے دشمنون کا حال ہُوا۔ پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رہ گیا۔ اور کس عزت سے لیا جاتا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد تو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ مگر یزید کی نسل مین سے ہونا تو درکنار۔ اس کا ہمنام بھی کوئی کہلانا نہین چاہتا۔

بالعشیّ۔ پچھلے پہر۔

سُلطٰن۔ دلیل۔

ماھم ببالغیہ۔ متکبّر اپنی کبریائی کی حد کو کبھی نہین پہونچتا۔ اور کبھی کامیاب نہین ہوتا۔

مین نے ایسے نظارے خود دیکھے ہین۔ جوش تکبر مین جن پر ظلم کیا جنھین ذلیل سمجھا۔ آخر انہی کے ہاتھون بلکہ میخ والے جوتون سے پٹوایا گیا۔

ولٰکنّ اکثر النّاس لا یعلمون

خوب یاد رکھو۔ سیاپارٹی مذہب مین نہین چلتی۔

مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱۲)

(سُورۃُ المؤمن رکوع نمبر ۷)

لکم۔ تمہاری ہی بھلائی کے لئے۔

لتسکنوا فیہ۔ تاکہ تم اس مین آرام کرو۔

آرام بڑی دولت ہے۔ آرام سے صحت اچھی رہتی ہے۔ علم بڑھتا ہے۔ دنیا کی تمام چیزون کے لئے قدرتی طور پر ایک وقفہ مقرر ہے۔ انسان کے لئے بھی ضروری ہے کہ آرام کرے۔ مگر آرام خدا ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ ہم نے بیس روپے سے لیکر کروڑ روپیہ آمدنی تک کے لوگون سے پُوچھا ہے۔ تو انھون نے اپنے تئین دکھی بتایا ہے جس سے معلوم ہُوا۔ کہ سُکھ کی زندگی دولت پر موقوف نہین۔ بلکہ تمام جسم کے سُکھ اللہ کی فرمانبرداری مین ہین۔

قرارًا۔ آرام گاہ۔

فاحسن صورکم۔ یہ انسان کے تصویر کے عجائبات ہین۔ کہ ہاتھی۔ چیتے۔ شیر اس کے اشارہ پر چلتے ہین۔ پھر پہاڑ۔ بجلی۔ ہوا پر قابو ہے۔

من تراب ۔ یہی مٹی ہے ۔ جو اگر کپڑے کو لگے ۔ تو کپڑا میلا ہو جائے ۔ اور اسی مٹی سے انسان پیدا ہوتا ہے ۔
تعقلون ۔ بدیوں سے روکو ۔

مورخہ ۱۷ ۔ نومبر سنہ ۱۹۱۰ ع

(رکوع ۱۳ ۔ سورہ المؤمن رکوع نمبر ۸)

کسی کی عظمت ۔ خوبی ۔ جلال ۔ طاقت ۔ علم ۔ احسان دیکھنے کے لئے اس کے افعال ہی گواہ ہوتے ہیں ۔ پچھلے رکوع میں اسی بات کا ذکر تھا ۔ اب اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرنے والوں کا ذکر سنو!

انی یصرفون ۔ بت پرستوں کا معاملہ خصوصیت سے موجب تعجب ہے ۔ خود ہی اپنے ہاتھ سے تراشتے ہیں ۔ پھر خود ہی اسے معبود قرار دیتے ہیں ۔ اور اس کے آگے اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں ۔

فاما نرینک ۔ اما سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کی صورت کا علم اللہ ہی کو ہے اور اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے جس رنگ میں چاہے پوری کر دے ۔

مورخہ ۱۷ ۔ نومبر سنہ ۱۹۱۰ ع

(پارہ ۲۴ ۔ رکوع ۱۴ ۔ سورۃ المؤمن رکوع نمبر ۹)

اللہ کی کتاب ۔ اللہ کی عظمت سمجھانے ۔ قرب کی راہیں بتانے اور اس ذات سے حب کامل پیدا کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے ۔ اور یہ باتیں اس کے عجیب در عجیب احسانوں کے مطالعہ کرنے سے پیدا ہوتی ہیں ۔ جبلت القلوب علےٰ حب من احسن الیہ ۔ کامل علم والے ۔ کامل قدرت والے ۔ کامل احسانوں والے کی محبت خود بخود آ جاتی ہے ۔ اور پھر اس محبت کرنے والے میں فرمانبرداری پیدا ہوتی ہے ۔ جو تمام سکھوں کی موجب ہے ۔ پہلے اپنے احسان بیان فرماتا ہے

وعلی الفلک تحملون ۔ پہلے بری سفر کا ذکر کیا ۔ اب بحری سفر کے ذرائع بتائے ۔

ویریکم ایاتہ ۔ ایک مقناطیسی سوئی کی طفیل اندھیری راتوں میں بڑے بڑے سمندروں میں سفر ہوتا ہے ۔

افلم یسیروا فی الارض ۔ کتابوں کے ذریعے بھی سیر فی الارض ہو سکتا ہے ۔

فما اغنی عنھم ۔ تاتاریوں ۔ پٹھانوں نے کتنے ممالک فتح کئے ۔ پھر ایرانیوں نے اپنی ملک داری کا کہاں تک سکہ بٹھایا ۔ کہ اب تک اس کے آثار باقی ہیں ۔ فارسی زبان اب بھی گاؤں میں پڑھائی جاتی ہے ۔ مگر آخر تنزل آیا ۔ اب وہ طمطراق وہ شوکت وہ شان کہاں گئی ۔ عذاب مٹانے پر آیا ۔ تو وہ ساز و سامان کچھ بھی کام نہ آیا ۔

اس جگہ سورۃ المؤمن کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ رب العالمین کو

ریویو

فرزند علی بجواب ابراہیم

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ایک لیکچر پر مصنفانہ اور محققانہ تنقید۔ مولوی صاحب نے سیالکوٹ میں ایک لیکچر خلاف سلسلہ احمدیہ کے دیا تھا۔ جس کے جواب کے واسطے وہاں کے احمدی برادران نے ایک جلسہ کی تجویز کی تھی۔ مگر مولوی صاحب اس میں شامل ہونے کے لئے نہ ٹھہرے۔ اس واسطے یہ تنقید جو منشی فرزند علی صاحب نے لکھی ہے بصورت رسالہ شائع کی گئی ہے۔ اس میں بالخصوص حضرت عیسیٰ ع کے رفع الی السماء بجسد عنصری کی تردید نہائت معقول اور مہذب پیرایہ میں کی گئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ رسالہ اس قسم کے لوگوں کے واسطے بہت مفید ہوگا۔ جو ہنوز حضرت عیسیٰ کی وفات وحیات کے مسائل میں بیچاں ہیں۔ قیمت فی جلد ۳؍۔ دس جلد کے لئے ۲؍ سو جلد کے لئے ۱۰؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ۔ منشی فرزند علی صاحب۔ ہیڈ کلرک۔ قلعہ میگزین۔ شہر فیروزپور دسمبر کے اخیر تک منشی صاحب موصوف قادیان میں ہیں اس واسطے یہاں سے بھی مل سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رسالہ کی اشاعت کو پسند فرمایا ہے۔

گوشت خوری

مولفہ منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ۔ یہ رسالہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو کہ منشی صاحب موصوف نے آریہ سماج کی گھاس پارٹی کے مقابلہ میں ۱۹۰۴ء میں لکھے تھے۔ اب بصورت کتاب شائع کئے گئے ہیں اور بقیمت ۳؍ فی نسخہ دفتر انجمن احمدیہ شملہ سے ملسکتے ہیں ان مضامین میں گوشت خوری کے فوائد نہ صرف عقلی دلائل سے بتلائے گئے ہیں۔ بلکہ ویدوں کی عبارتیں اس کے جواز اور جواز سے بڑھکر فرضیت کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

پیدائش عالم

دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی کا گیارہواں رسالہ مولفہ منشی عمرالدین صاحب احمدی آریوں کی کوتاہ نظری نے انھیں جن الجھنوں میں ڈال رکھا ہے۔ ان میں سے ایک قدامت مادہ و روح کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کی حقیقت کو فلسفیانہ دلائل کے ساتھ اس رسالہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍ ہے۔ اور دفتر سبھا مذکور سے ملسکتی ہے۔

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز

مرتد غلام حیدر کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا جواب ہے۔ مصنفہ ابوالنصر مولوی سید ناصر علی صاحب اٹاوی۔ نعرۂ حیدری کا جواب ناظرین نے دیکھا ہوگا۔ پس اسی کے پہلو بہ پہلو رکھنے کے یہ رسالہ ہے۔ اگرچہ ہمیں اس بات کا افسوس ہے۔ کہ آریوں کی دریدہ دہنی سے جو گند نکل رہا ہے۔ اس سے ہمارے بعض نمازی بھائیوں کے کپڑے ناپاک ہونے لگے ہیں۔ مگر اس زمانے میں دیو یا بھوت ہی ایسا نکلا ہے۔ کہ بجز لاتوں کے نکلتا نہیں۔ تو پھر مسلمان کیا کریں یہ رسالہ بھی دفتر دیانندمت کھنڈن سبھا دہلی سے بقیمت ۱؍ ملسکتا ہے۔

✻

انصار بدر

والا مضمون پڑھ کر راقم ناکارہ بھی کمال شوق سے اخبار بدر کی امداد ازبس ضروری جان کر تائید کرتا ہے۔ کہ واقعی اور لاریب بدر کی کارگذاری اور خدمت دین اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ انصار بدر ضرور ضرور اس کی حمایت فرماویں ہر ایک خریدار حتی المقدور بقیہ قیمت پر اضافہ کردیں۔ آہ! بدر عین وقت پر ہر ایک بھائی تک رسید ہوتا ہے حتی کہ بعض اوقات کئی موانع لاحق حال بھی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بدر کو اس سے بھی کہیں بڑھکر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

ضرور ضرور بدر لائق تحسین اور قابل قدر ہے۔ اس کے منیجر صاحب اور اڈیٹران کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ راقم ایک رائیٹر کوئی سوداگر تاجر یا ملازم نہیں ہوں۔ مگر یہی دل چاہتا ہے کہ تن من دھن ہی جملہ اخبارات رسالجات سلسلہ احمدیہ پر قربان ہوجاوے تو کم ہے۔ واقعی مجھے خوشنودی ہوتی ہے۔ جب کہ اس قسم کی تحریک ہوتی ہے اس خطوط نویسی کی حیثیت میں بھی بحمد اللہ کئی رسالے عاجز کے پاس آتے ہیں۔ بعض کی ان میں سے ڈبل قیمت بھی ادا کرتا ہوں۔

الغرض راقم غریب الوطن کو لاریب خوشی ہے اور کہ بدر اپنی نظیر آپ ہے۔ اور قابل امداد ہے۔ لہذا معروض ہوں۔ کہ سال کا پرچہ ۵؍ جلد ۱۰ پانچ روپے بنام بندہ وی پی کریں اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ تو دل کھول کر ان کارہائے خیر میں دیا جاوے۔ محمد عمر الدین۔ رائیٹر۔ صدر بازار حیدرآباد سندھ

✻

درخواست دعا

حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے تو سب دوست دعا کرتے ہی ہیں۔ مگر برادر حامد حسین صاحب میرٹھی احباب کی خدمت میں اس درخواست کا ثواب خصوصیت سے لینا چاہتے ہیں کہ حضرت کی درازی عمر اور صحت و عافیت کے واسطے دعا کی جاوے۔

(۲) برادر خیرالدین صاحب احمدی مقدمہ مسجد کے معاملہ میں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

فروخت زمین

قریباً اکیس ۲۱ مرلہ سفید زمین بحساب ۲۰ روپے مرلہ میری مکان کے قریب ہے ایک دوست کی مملوکہ ہے قابل فروخت ہے۔ خط و کتابت میری معرفت ہو۔ ایڈیٹر

✻

المسیح مدینۃ

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے۔ زخم بھر رہا ہے بہت تھوڑا باقی ہے بخار نہیں ہوتا۔ کھانسی بہت کم ہے ضعف ہے مگر بہ نسبت سابق کم۔ کچھ غذا بھی نوش فرما لیتے ہیں احباب دعا کرنے کے ثواب میں شامل رہیں۔ حضور صبح شام کچھ حصہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا سنا کرتے ہیں۔

✻

ماہوار رسالہ احمدی"

شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۱۸ × ۲۲ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل کا زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا۔ اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم مغفور کے اعتراضات سابقہ وحال کا مکمل مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث اور مرقع قادیانی و الہامات مرزا پر نظر کی جاوے گی اور حسب موقعہ وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی۔ چکڑالوی۔ بٹالوی۔ لاہوری۔ شفیعہ گولڑوی۔ شاہجہانپوری۔ بھوپالوی۔ شہسوانی۔ میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف ۱۲؍ سالانہ مع محصولڈاک ہے احمدی برادران بہت ہی جلد بالخصوص درخواست پوری کردیں تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہوجاوے۔ المشتہر۔ عاجز قاسم علی احمدی اڈیٹر اخبار الحق دہلی

✻

دہوکہ سے بچو

گرلیکی کے خط سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص وہاں پہنچا اور بیان کیا۔ یعقوب شاہ میرا نام۔ سوات بنیر کی طرف مقام ہے قادیان گیا تھا۔ راہ میں لوٹا گیا۔ اس پر اسے چندہ کر کے دیا گیا۔ عجیب بات ہے۔ کہ راہ میں کوئی لٹے اور نقصان پورا کرنے کے لئے رستے کے شہر چھوڑ کر گرلیکی پہنچے۔ میں اگلی اشاعت میں اس کا حلیہ شائع کرونگا۔ احباب خود کیوں بیداری سے کام نہیں لیتے تاکہ ایسی فریب بازیوں سے محفوظ رہیں۔

قابل توجہ ناظرین

شرائط بیعت - جسمین حضرت اقدس کی تعلیم شرائط بیعت و سوانح درج ہین - عصر کے ۱۲۵ - ۸ر کے ۵۰ - سہ کے ۲۵ - اس سے کم فی کتاب - ر منگوا کر تقسیم فرماوین

دُرِّ ثمین اُردو کامل - حضرت مسیح موعود کے ابتدا سے یوم الوصال تک کے تمام اُردو اشعار - غیر مجلد ۳ر مجلد ۵ر

معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصُول - حضرت کے دعاوی کا ثبوت - مدلل قابل دید ۳ر

ظہور المسیح - وفات مسیح اور آیت استخلاف پر سیر کن بحث ۶ر

کتاب الصیام - نماز روزے کے مسائل ۱ر

سنت احمدیہ - نماز روزے کے تمام مسائل - قرآن و حدیث سے بالدلائل بیان کئے ہین - ۴ر

کفارہ - کفارۂ عیسائیان کی تردید مین عقلی نقلی دلائل ۳ر

مباحثہ رام پوری - حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر بے نظیر مع جواب مخالف ۲ر - دفتر بدر سے طلب فرمائے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - مبہی - مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف دستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے عنبر اخضر بلدہ سے بنا ہوا ہے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمۃ طلب پارسل ہوسکتی ہے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز ۲۴

صاحبان آپ پر روشن ہے - کہ کمترین نے ایک اشتہار جس مین بعنوان تجارت کا راز دیا - فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی - اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ عہ کردی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہوسکیں - شرائط حسب ذیل مین (۱) صابن امرتسری قسم اعلی بدون امداد آگ یعنی ہر جو نہ صرف چند منٹ مین تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو مین بذریعہ وی پی مبلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ بدونہ جواب کے جواب - (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلی تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس بھیجا دیگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ الی سب آفس کھوڑ پاٹوا ضلع لائل پور

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام ۹/۱۲

وغیرہ کی جو مُہر بنانا چاہو کوڑیون کی لاگت سے بن سکتی ہے - فوراً پتہ ذیل سے منگوالو - (۱) پانچ پانچ حروف اور دوست ہند سے مع دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی ڈالی گدی - فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی - فی بکس (۱۰ر)

المشتہر - جیون مل کمپنی گوجرانوالہ پنجاب

کشتہ و سُرمہ ۲۴

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائین ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہین - ہم کسی کو مجبور نہین کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہین - صرف اس لئے اشتہار دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاوین - **کشتہ جمیان** اپنی ذات میں بیتاب ہوگئے یا پیچھے آتی ہے - بفضلہ تعالیٰ اُسے اکسیر کا فائدہ بخشا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نورالدین صاحب مدظلہ کے مطب مین بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانون نے خدا کے فضل سے صحت پائی - قیمت فی تولہ مع بدرقہ و محصولڈاک (۱ ستلے ر)

سُرمہ - کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے - اس کے اعلیٰ اجزا ممیران و موتی ہین - یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا - قیمت فی تولہ ۱ر - محصول بذمہ خریدار

المشتہر - عبد الرحمان - کاغانی - احمدی - قادیان (گورداسپور)

الخطبہ

مشہدی سادات مین سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ دارون مین سے ہے ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے یہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہوگا - خط و کتابت حضرت کی خدمت مین یا معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوسکتی ہے۔

۲ - ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت - بائیس سال عمر احمدی جماعت مین نکاح کرنا چاہتی ہے - شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۱ر کے ٹکٹ بھیجکر۔

رسید زر

مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۰ء

جناب فیاض الدین صاحب ۱۲۹ للعصر جناب عمر بخش صاحب ۲۵۵ للعصر جناب عبد العزیز صاحب ۱۹۲۸ للعصر جناب عبد اللہ صاحب ۹۳۶ سے الیب احمد صاحب ۲۳۳۶ سے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بینہ ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آدُ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی پکار پڑجاتی ہے - اور گھبرا کر یہی کہتے ہین - اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا دوا ہو - تو یہ تکلیف کیون اُٹھانا پڑے - کیون نہین ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو - یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے - گرمی کے دست - پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ - محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنا چاہیئے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیون کی مانند رہتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے لائق کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہوجاتی ہین گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہین ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگا کر ملاحظہ فرماوین

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۸/۸

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمّٰی ہے بالون کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ مُنہ لپانے کی ضرورت اور نہ ٹھاٹھہ باندھنے کی حاجت - ادھر لگاؤ - اُدھر خشک ہوجاتا ہے چار منٹ مین فارغ ہوکر کام پر چلتے بنو - سردیون مین نہلانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے - قیمت فی شیشی جو ایک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے - علاوہ ازین حسب ذیل ادویات جو سالہائے سال کے تجربہ مین تیر بہدف ثابت ہوئین وہ بھی ہدیہ ناظرین ہین - سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ - حبوب آتشک فیدرجن سے ر - حبوب اسیر خونی و بادی قیمت فی ڈبیہ عصہ - سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ - سفوف جریان ۱ر - حبوب مبہی فیدرجن ۶ر - نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ ۱ر ٹکٹ آنے - محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت مین بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

مینجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ